ایک نئے پرسکون خوبصورت صبح کا آغاز ہو گیا تھا

صبح تو کب کی ہو چکی تھی لیکِن کوئی تھا جو ابھی تک نیند کی گہرائیوں

میں کھویا ہوا تھا۔۔

پورے گھر میں ہنسنے کی باتیں کرنے کی آوازیں گونج رہی تھیں

سوائے ایک کمرے کو چھوڑ کر اس کمرے میں

موجود شخص پرسکون سا گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔۔

روحی کی جگہ آج باسیل نے لی ہوئی تھی اب دیر تک سونے کا

ٹھیکہ اس کا ہو چکا ہے پر اس کے سکون کو برباد کرنے کے لیے اس کی

زندگی میں دو دو افلاتون موجود تھے جو کچھ دیر کا

سکون تو اس کو فراہم کر سکتے ہیں لیکن زیادہ دیر کا بلکل بھی نہیں

حال میں موجود سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم دونوں روحی کے ساتھ

باتوں میں مصروف ہوئی پڑیں تھیں۔

مصروف ہوتی بھی کیسے نا پورے گھر کی رونق ان سے پچھلے 4

سالوں سے دور جو تھی۔۔

روحی عالیان کو اپنی ماں کو دیے خود اپنی ساس

کی گود میں سر رکھے ہوئے ان سے عالیان کی باتیں کرنے میں

مصروف ہوئی پڑی تھی۔۔

بھائی آج کی تاریخ میں ناشتہ دو گے ہم بوڑھے لوگوں کو یا نہیں۔؟؟

فیروز صاحب سفید رنگ کے شلوار قمیض پہنے ہوئے

ہاتھ میں گھڑی باندھتے ہوئے حال میں سب کی طرف بڑھتے

ہوئے پوچھتے ہیں۔۔۔

اوئے ہوئے بابا کتنا ظلم ہو رہا ہے آپ پر۔۔۔"

روحی فیروز صاحب کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیسا ظلم۔۔۔؟؟؟

سلطانہ بیگم پوچھتی ہیں۔

امی بابا کا چہرہ دیکھیں کیسے مرجھایا ہوا ہو گیا ہے

کھانا نہیں دیتی میرے بابا کو آپ۔۔؟؟؟

روحی فیروز صاحب کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر ان کے پاس

صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہاں نہیں دیتی روحی۔۔۔"

فیروز صاحب روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

گاؤں کی سردارنی کیا بن گئ مجھے تو پوچھتی ہی نہیں ہیں۔۔

فیروز صاحب اپنی بیگم کی شیکایت اپنی بیٹی سے لگاتے ہوئے کہتے ہیں۔

ارے بابا امی کو کوئی تو چاہیے تھا۔

اپنا غصہ نکالنے کے لیے

پہلے میں تھی تو میں ہی تھی اب میں نہیں تھی

تو مجھے بچانے والے آپ پھر آپ ہی تھے ان کے پاس یہ ظلم تو برداشت

کرنا پڑے گا آپ کو۔۔۔

روحی فیروز صاحب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم میری سائیڈ ہو یا ان کی۔۔؟؟؟

فیروز صاحب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بابا میں آپ کی سائیڈ پہ ہوں لیکن ناشتہ ابھی امی نے بنانا ہے

پنگا لینا بھاری پڑ سکتا ہے۔۔

دونوں کو بھوکا پیاسا رہنا پڑے گا پورے دن پھر

روحی کھسپاتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔۔

ابھی تک ناشتہ نہیں بنا۔۔؟؟ فیروز صاحب کیچن کی طرف نظریں

دوڑاتے ہوئے بولتے ہیں۔۔

پھر تو سہی کہہ رہی ہو سردارنی یہاں بھی جاگ گئی تو مشکل میں

پڑ جائیں گے ہم دونوں میں اپنی شیکایت واپس لیتا ہوں۔۔

فیروز صاحب روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اور کہتے

ہی آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے سلطانہ بیگم کی طرف دیکھتے ہی

وہ چیل کی نظر سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔۔

بابا آپ گئے۔۔۔روحی سلطانہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی اٹھ کر جانے لگتی ہے۔۔

رک جاؤ کہاں جارہی ہو مجھے چڑیل کے جال میں پھنسا کر کہاں

جارہی ہو۔۔۔؟؟

فیروز صاحب روحی کو دیکھتے ہوئے جلدی جلدی میں

کہتے ہیں۔۔

اب تو یہ چڑیل آپ کو چمٹ چکی ہے اپنی بچت خود کروائیں میں

ان کے لپیٹے میں نہیں آنا چاہتی ہوں۔۔

روحی اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے سر کا

تھوک حلق سے اتارتی ہے۔

آخر کار سلطانہ بیغم ہی تو دنیا کی وہ واحد شخص تھی جس سے

روحی کو ڈر لگتا ہے

ورنہ باقی دُنیا کے لوگوں میں جو خود ایک گاؤں کی گنڈی بنی

پھرتی ہے۔۔

روحی باسیل کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ ہیرا بیغم ہنستے ہوئے روحی سے پوچھتی ہے۔

تائی امی وہ سو رہے ہیں ٹیڈی کے ساتھ پہلی بار

سوئے تھے تو اس نے رات کو سونے نہیں دیا تھا ان کو ابھی وہ

سوئے پڑے ہیں۔۔۔

روحی مسکراتے ہوئے عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا جاؤ اسے بھی اٹھا لاؤ سب ایک ساتھ ناشتہ کرتے ہیں۔

ہیرا بیغم ماحول کو گرم ہوتا دیکھ کر کہتی ہیں۔

جی تائی امی۔۔۔"روحی کہتے ہی اٹھ کر جانے لگتی ہے کہ اسے

دیکھ کر عالیان رو پڑتا ہے۔۔

ماما۔۔؟؟؟ عالیان روتے ہوئے روحی کو پکارتا ہے روحی کے آگے بڑھتے

ہوئے قدم رک جاتے ہیں اور وہ پلٹ کر عالیان کے پاس آکر اس کے

سامنے والے ٹیبل پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

ماما کی جان آپ گھر میں ہو نا۔۔۔؟؟

روحی اسے خود نہیں لیتی ہے اپنی ماں کے گود میں روتا

بیٹھ کر دیکھ کر اسے کہتی ہے۔۔

آپ ایسے رو گے تو آپ کے کون لے گا۔۔؟؟ نانو کے پاس پہلے

جانا ہوتا تھا اب نانو آپ کے پاس ہیں تو آپ

رو رہے ہو۔۔"

روحی آپ عالیان کو اپنی گود میں لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سارا دن تو ماما آپ کے پاس ہوتی ہیں جو نہیں ہوتا ہے اس کے

پاس بھی جاؤ۔۔

روحی کی گود میں آتے ہی عالیان چپ ہو جاتا ہے۔۔

روحی چلتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے فیروز صاحب کے پاس آتی ہے۔۔

بابا اسے لے کر واک کرلیں گارڈن میں تھوڑی دیر امی کے ہاتھوں

سے بچ جائیں گے ورنہ پھر تو

اللہ خیر ہی کرے۔۔

روحی عالیان کو فیروز صاحب کو دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو دے دو مجھے اس کو جیسے وہ ابھی بھی

مجھے گھور رہی ہیں میرا ہی ناشتہ بنا کر سب کو کھلا دے گی

تمہاری ماں"

فیروز صاحب کھڑے ہو کر عالیان کو روحی سے لیتے ہوئے سرسری

سی نظر سلطانہ بیگم پر ڈالتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

لاحولہ ولاقوتہ " کیا زمانہ آگیا پہلے شوہر گھورتے ہیں اب بیویاں

غصے میں گھورتی ہیں۔۔

ٹیڈی آپ میرے بابا ہے پاس روکو میں آپ کے بابا کا تھوڑا سا

جینا حرام کرکے آتی ہوں بہت سکون

لے لیا انہوں نے۔۔

روحی کہتے ہی دوڑتے ہوئے سلیپرز پہننے ہوئے وہ سیڑھیوں سے

اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔۔

چلیں میری جان اس سے پہلے کہ میرا جینا حرام کردی یہ

ظالم عورت ہم کچھ ٹھنڈی ہوا لے کر آتے ہیں۔۔

فیروز صاحب عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے اسے

اپنے ساتھ باہر گارڈن میں لے جاتے ہیں۔۔

سلطانہ غصہ ٹھنڈا کرو اور آجاؤ گرم و گرم کھانا بناتے ہیں

فیروز کو تم حویلی جا کر سیدھا کر لینا

ہیرا بیغم سلطانہ بیغم کا ہاتھ پکڑ کر اسے کیچن میں لے جاتی ہیں۔۔

ظالم عورت۔۔؟؟ ابھی میں ظالم بنی نہیں ہوں اب بن کر دیکھاؤ گی

اس بڈھے آدمی کو۔۔

سلطانہ بیغم دانت بھینچتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

تم پہلے ہی بہت ظالم بن گئی ہو سلطانہ پورے گاؤں کی عورتوں پر تم

ایک بھاری ہو شوہر کو تو چھوڑ دو۔

ہیرا بیغم ہنستے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

میں اتنی بھی ظالم نہیں ہوں اب۔۔"

سلطانہ بیغم کیچن میں جاتے ہی ہیرا بیغم کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

تم ہو۔۔۔"کہتے ہی ہیرا بیغم کا قہقہہ بلند آواز میں لگتا ہے۔۔۔

بس آپ ہنس لیا کریں مجھ پر ہر وقت

سلطانہ بیغم ناراض لہجے میں کہتی ہیں اور کہتے ہی ناشتہ

بنانے لگتی ہیں۔۔۔

ہیرا بیغم بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے سلطانہ بیغم

کے ساتھ ناشتہ بنانے لگتی ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کی نیند برباد کرنے کے لیے روحی کمرے میں آپہنچی تھی

دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھے

وہ زور سے دروازے کو

کھولے باسیل کی نیند کو بیدار کرنے کی شروعات کرچکی تھی۔۔

گڈ مارننگ انکل۔۔۔۔"

روحی کمرے میں داخل ہوتے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل کوئی جواب نہیں دیتا ہے وہ منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر

آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔

یہ نہیں اٹھ رہے ہیں۔۔"روحی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے گیلری کی

طرف بڑھتی ہے۔

گیلری کے دروازے کے پردے ہٹائے روحی زور سے ریلنگ کے

دروازے کو بند کھول کرتے ہوئے شور کرتی ہے۔۔

پر شور کا باسیل کی ذاتِ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔۔

کون سی کم کرن کی نیند سو رہے ہیں یہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے

ہیں آج تو۔۔۔"

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

وہ اس کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل اٹھیں۔۔۔"روحی باسیل کے سرہانے کھڑی ہو کر

کہتی ہے۔۔

سونے دو گڑیا پہلے ہی کل پوری رات تم نے مجھے سونا نہیں دیا ہے۔

باسل کروٹ لے کر اپنا چہرہ تکیے میں چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کیا کیا ہے آپ خود ہی سونا نہیں چاہتے تھے چلیں اب

اٹھ جائیں نا میں نے کچھ دیکھانا ہے آپ کو

روحی باسل کے سرہانے کھڑی ہو اس کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے چہرے کے علاوہ صبح صبح میں نے

اور کچھ بھی نہیں دیکھنا ہے۔۔

باسل بند آنکھوں نے نیند کی گنودگی میں جواب دیتا ہے۔

آپ آنکھیں تو کھولیں آپ میرا چہرہ دیکھ لینا میں اپنی

بات کہہ دوں گی۔۔۔

باسیل کی کمر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں زبردستی اٹھ گیا نا تو میں تمہیں کچھ کہنے دوں گا نا کہیں

بی جانے دوں گا۔۔۔

باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

افہوو۔۔باسیل رومینس کی دنیا سے باہر بھی نکل جایا کریں آپ

روحی دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گندا سا منہ بنا کر

باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی مڑ کر کھڑکی کھولنے کے لیے

آگے بڑھتی ہی ہے کہ باسیل جھٹ سے مڑکر روحی کو کمر سے

پکڑے بیڈ پر گراتا اس پر جھکے راہ فرار بند کر چکا تھا۔۔

اچانک سے بیڈ پر گرنے سے روحی پھٹی آنکھوں سے باسیل کو دیکھنے لگتی

۔ب۔۔باسیل یہ کیا کررہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے دور کرتے ہوئے کہتی ۔

کچھ کہہ رہی تھی تم میرے رومینس کے بارے میں اب

قریب سے بولو۔۔

آنکھیں کھولتے ہی کبھی روحی کی آنکھوں میں تو کبھی

اس کے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔۔کچھ نہیں کہہ رہی تھی میں م۔۔۔میں بس آپ کو

اٹھانے آئی تھی۔۔۔

باسیل کی بہکتی ہوئی نگاہوں کو دیکھتے ہوئے بوکھلاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

بس اٹھانے آئی تھی مجھے لگا تھا کہ شاید شاور لینے میں میری

مدد بھی کرو گی۔۔۔

باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کچھ بھی مت بولیں اور چھوڑیں مجھے امی آجائے گی ورنہ

روحی کو اس سٹیویشن سے نکلنے کے لیے اور کوئی

بہانا نہیں مل رہا تھا۔۔

میرے روم میں بنا میری اجازتِ کے کوئی نہیں آسکتا ہے

تم بتاؤ شاور لینے میں مدد کرو گی یا نہیں۔۔؟؟

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے

دوبارہ پوچھتا ہے۔۔

بلکل بھی نہیں کروں گی آپ خود اتنے بڑے ہیں آپ خود جا کر

لے لیں۔۔۔

روحی اپنی سانسوں کو روکتے ہوئے غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بڑا تو ہوں میں لیکن وہ کیا ہے بیوی کے ساتھ شاور لینے کا

اپنا ہی مزہ ہے رومینس کا رومینس شاور کا شاور

دونوں کام ایک ساتھ نپٹ جائیں گے۔۔"

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی گردن کی طرف

جھکے وہاں اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے بہت بے شرم ہوگئے ہیں آپ۔۔

روحی باسیل کو اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

بنا میری بے شرمی دیکھے تم مجھے اس لقب سے نہیں نواز

سکتی ہو بیگم

n a Good Boy....

باسیل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ آپ گڈ بوائے ہیں یا بیڈ

میں آپ کی ہر سائیڈ جانتی ہوں۔۔۔

روحی بیڈ سے اترتے ہوئے اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے سر جھکائے

کہتی ہے روحی کے سارے بال اس کے چہرے پر

بکھر جاتے ہیں جو باسیل کو اس کا چہرہ دیکھنے سے روک رہے ہوتے ہیں۔

یہ۔۔یہ تمہارے بالوں کو کیا ہوا ہے۔۔؟؟؟

باسیل بیڈ سے اترتے جلدی سے روحی کو کمر سے پکڑتے ہوئے

اپنے سینے سے لگائے اس کے

بالوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیا ہوا میرے بالوں کو۔۔۔؟؟؟

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے حیرانگی سے اس

کا کیا سوال دہراتی ہے۔۔

یہ اتنے چھوٹے کیوں ہو گئے ہیں یہ تو لمبے لمبے تھے۔۔؟؟

باسیل مسلسل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ ایک دن سڑک پر واک کرنے جارہے تھے لڑائی ہوگئی تھی آپس میں

تو کاٹ پیٹ دیا ایک دوسرے کو۔۔

روحی سیریس فیس میں باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے

کہتی ہے۔۔

انسان کی بچی بن کر کبھی میری باتوں کا سیدھا جواب

نہیں دے سکتی ہو۔؟؟؟

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

آپ جیسا سوال کریں گے میں ویسا ہی جواب دوں گی یہ پچھلے دو

سال سے ایسے ہی ہیں نظر اب آرہا ہے آپ کو۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر غصہ میں کہتی ہے۔

تم پچھلے دو سالوں سے دھوکا دے رہی تھی مجھے

م۔۔مجھے لگا تھا یہ ویسے ہی ہیں۔۔"

باسل بے بس سا منہ بنا کر اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کب دھوکا دیا آپ کو جب کٹوائے تھے تب دیکھائے تو تھے

آپ کو۔۔۔

روحی کمر پر ہاتھ رکھ کر بڑی بڑی آنکھیں کیے گھورتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

کب دیکھائے تھے مجھے تو یاد نہیں ہے۔۔

باسل تھوڑا دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

انکل میں اب آپ کا سر پھاڑ دوں گی کس ماں کے ساتھ لگے

ہوئے تھے جو اپنی بیوی پر دھیان نہیں تھا آپ کا۔۔۔

روحی کا غصہ اس کے سر چڑھ رہا تھا وہ کاٹ کھا جانے والی

نظروں سے دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

تم مجھ پر شک کررہی ہو۔۔؟؟؟

باسیل بھی کمر پر ہاتھ رکھے اُسے آنداز میں پوچھتا ہے۔

شک نہیں کررہی ہوں مجھے پورا پورا یقین ہے باسیل یقیناً آپ نے

میرے لیے سوتا کا انتظام کر رکھا ہوگا پاکستان میں

روحی باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

کتنی خراب ہوگئی ہو تم شرم کرو شوہر ہوں میں تمہارا

باسیل روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے اپنی کمر سے ہاتھ ہٹاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں تو خراب نہیں ہوئی ہوں البتہ آپ کی نیت ضرور خراب

لگ رہی ہے۔۔

روحی کہتے ہوئے باسیل کے قریب آتی ہے روحی کو دیکھتے ہوئے

باسیل بڑی بڑی آنکھیں کیے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے

اور سر اٹھا کر اس کو دیکھنے لگتا ہے۔۔

میں ابھی نیچے تائی امی کو جا کر بتاتی ہوں ان کا بیٹا کتنا میسنا

ہو گیا ہے بیوی دور کیا ہوئی انہوں نے

دوسری پٹالی

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے لب بھینچتے ہوئے

غصہ میں کہتی ہے اور کہتے ہی لمبی گہری سانس لیتے

وہ روم سے باہر جانے کے لیے پلٹتی ہے کہ باسیل روحی کی کلائی پکڑ کر

اسے زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے

روحی سیدھا باسیل کی گود میں آگرتی ہے۔۔

انکل چھوڑیں مجھے۔۔۔

روحی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

صبح صبح ناراض ہوگئی مجھ سے۔۔؟؟

باسیل روحی کے بالوں کو کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

تو نہیں ہونا چاہیے مجھے لگا تھا کہ آپ مجھ سے دور ہو کر بھی

دور نہیں ہوئے پر آپ تو ہوگئے ہیں۔۔

روحی مایوسی سے کہتی ہے۔۔

انکل اپنی گڑیا کے علاوہ اور کہاں جائے گا میرا سب کچھ تو تم ہی ہو یہ 4 سال میں نے کیسے گزاریں ہیں تمہارے بغیر یہ میں ہی جانتا ہوں۔۔۔

باسیل روحی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے پیٹ کے گرد ان کو باندھتے ہوئے کندھے سے سر ٹیکائے ہوئے کہتا ہے۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔"

روحی اپنے ہاتھوں کو چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم سے جھوٹ بول سکتا ہوں میں۔۔؟؟

باسیل روحی کے ہاتھوں کو دوبارہ اپنے ہاتھوں میں قید کرتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

مجھے نہیں پتا پر تھوڑا تھوڑا سا لگ رہا ہے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

اپنا سر جھکا لیتی ہے۔۔

تھوڑا تھوڑا بھی مت لگاؤں باسیل سکندر روحی سکندر کے علاوہ

صرف اپنی ماں کا اور دوسرا اپنی اولاد کا ہے۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو پکڑے ہوئے پیار سے اس کے گال پر

اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پکا۔۔؟؟؟ روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

شک کی گنجائش ہے ابھی بھی۔۔؟؟؟

باسیل جواب دینے کے بجائے واپس سوال کرتا ہے۔۔

فلحال تو نہیں ہے مان لیتی ہوں میں آپ کی بات کیا یاد رکھیں گے آپ

روحی باسیل کی گود سے اٹھے الٹے قدم اٹھاتے

ہوئے کمر کے دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے تھوڑا

پیچھے کی طرف جھک کر روحی کو دیکھتے ہوئے مسکرارہا ہوتا ہے۔

ویسے انکل ایک بات یاد رکھیں گا روحی کا طور طریقہ بدلا ہے

روحی نہیں بدلی

ان کپڑوں سے مجھے انگریزوں کی چھوی موی لڑکی سمجھنے کی

ضرورت نہیں ہے میں آج بھی اپنے گاؤں کی

گنڈی ہوں جو دھوکے پر سامنے والے کا مار مار کر حشر کر سکتی ہے۔

روحی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دھمکی دے رہی ہو۔۔؟؟ باسیل بیڈ سے اٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں وارن کر رہی ہوں آپ کو میں آپ کا سچ میں حشر کر سکتی

ہوں یہاں تو میں جم بھی جاتی ہوں

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

ایسے تو تم مشکل میں پڑ جاؤ گی ڈاکٹر بننے سے پہلے ہی شوہر پر تشدد

کے کیس میں جیل میں پہنچ جاؤ گی تم

باسیل الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا شوہر بڈھا ہے تو

کیا ہوا جج بھی ہے کام کا اس عمر میں بھی چلتی ہے اس کی تھوڑی بہت

وہ مُجھے کیس سے رہائی دلوا دے گا نو ٹینشن

روحی کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

زیادہ گھمنڈ نہیں ہو رہا ہے تمہیں اپنے شوہر پر۔۔۔؟؟؟

باسیل اپنے لیے الماری سے بلیک کلر کا سوٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا ہے تو گھمنڈ تو بنتا ہے۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے اپنی ہنسی

کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے

پر نہیں کرپاتی اس کی بات پر دونوں ہنس پڑتے ہیں۔۔

جلدی آجائیں۔۔"روحی دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آرہا ہوں۔۔۔"باسیل واش کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کمرے کا دروازہ بند کیے سیدھا واپس حال میں آجاتی ہے

فیروز صاحب سے عالیان کو لیے وہ اس کو صوفے پر بیٹھا کر پہلے

ناشتہ کروانے لگتی ہے۔

ارے میرے ٹیڈی کو اتنی ساری بھوک لگی ہوئی تھی

روحی وائپ سے عالیان کا منہ صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور کھانا ہے ٹیڈی۔۔۔؟

روحی عالیان کو صوفے پر لیٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ٹیڈی جواب نہیں دیتا ہے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے منہ موڑ لیتا ہے۔

گندی اولاد کبھی منہ سے جواب بھی دے دیا کرو ساری زندگی اپنی

ماں کو اشارے ہی کرتے رہو گے کیا۔۔۔"

روحی غصے میں کہتی ہے ہر جلدی ہی وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرلیتی ہے۔

یہ ہی پر لیٹے لینا گرنا مت۔۔"روحی عالیان کی سائیڈ پر پلو

رکھتے ہوئے کہتی ہے اور بھاگ کر کیچن میں جاتی ہے تھوڑا سا ناشتہ

اپنی ماں کے ہاتھ کا بنایا ہوا اس کے لیے

لے کر آتی ہے۔

وہ کیچن میں ہوتی ہے اتنے میں باسیل بھی فریش ہو کر بلیک کلر کے

تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے جس کے کوٹ کے بٹن کھلے

ہوئے اور شرٹ کا شروع کا ایک بٹن بھی

عالیان کو لیٹا دیکھ کر باسیل شب کو سلام کرتا ہوا اس کے پاس

صوفے پر بیٹھتے ہوئے عالیان کو اپنی گود میں بیٹھاتا ہے۔۔

اتنے غصے میں کیوں ہو تم بھئی۔۔۔؟ ؟؟

باسیل عالیان کا چہرہ دیکھتے ہوئے اسی سے پوچھتا ہے جس کا

جواب عالیان نہیں دیتا ہے۔۔

بات سنو میری عالیان سکندر یہ سڑو لک تمہارے باپ یعنی کہ

مجھ پر سوٹ کرتا ہے تمہیں ابھی سے باپ جیسے بننے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔

ماں جیسا بھی بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں وہ تو بہت زیادہ

ہی خراب ہے۔۔

تم بس انسان بن جاؤ ٹھیک ہے ہنسو مسکراؤ کھیلو باتیں کرو تین سال کے

ہونے والے ہو لیکن مجال ہے جو کچھ بول لو اور

ہنس لو۔۔۔۔"

باسیل گندا سا منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہنس تو لو ایک بار تو ہنس لو۔۔

باسیل عالیان کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے

پہلے تو عالیان نہیں ہنستا ہے پھر وہ بھی

ہنس پڑتا اور وہ بھی زور سے

عالیان کے ہنسنے کی آواز پر جھٹ سے سب کی نظریں ان کی

طرف اٹھتی ہیں۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ہیرا بیگم دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہیں۔۔

اللہ پاک دونوں کو بری نظر سے ہمیشہ بچا کر رکھیں

آمین۔۔۔"ہیرا بیگم کے کہنے پر روحی اور سلطانہ بیگم دونوں بولتی ہیں۔

روحی مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے عالیان کے لیے

ناشتہ لے کر صوفے کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی کو آتا دیکھ باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی جیسے

وہ کنٹرول کر گیا تھا۔۔

روحی بھی باسیل سے عالیان کو لیتے اسے ناشتہ کروانے لگ جاتی ہے

جبکہ باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے روحی اور عالیان کو دیکھنے میں مصروف

ہو جاتا ہے۔۔۔

آج تم بلکل پاکستانی اما لگ رہی ہو۔۔۔

باسیل کی بات پر روحی گھورتے ہوئے ااس کو دیکھتی ہے۔

مطلب۔۔؟؟؟ روحی غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ کہ تم۔۔۔۔۔

باسیل اپنی بات مکمل کرنا چاہتا تھا پر روحی کے ہاتھ میں پانی

ہا بھرا اگلاس دیکھ کر وہ گہری سانس

لیتے ہوئے خاموش ہو جاتا ہے۔۔

چاچو کہاں ہیں۔۔؟؟ باسیل اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی

عزت بچاتے ہیں اپنا ٹوپک چینج کرلیتا ہے۔۔

وہ باہر گارڈن میں ہیں۔۔"

روحی گلاس سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں بھی وہی چلا جاتا ہوں اس سے پہلے کہ ماحول گرم ہو جائے

اور مجھے لینے کے دینے پڑ جائیں۔۔۔

باسل عالیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے اور اٹھ

کر گھر سے باہر گارڈن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسل باہر گارڈن میں فیروز صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتوں میں

مصروف تھا جبکہ روحی عالیان کے ساتھ کھیلنے میں

کھانا کھلا کر وہ اس کے ساتھ کھیلنے لگ جاتی ہے۔

سلطانہ بیگم اور ہیرا بیگم دونوں ہی ناشتہ بنا کر ٹیبل پر لگا رہی تھیں۔۔

سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوئے پڑے تھے۔۔۔

لندن کے مہنگے محلوں میں سے ایک جو صرف پارٹیوں کے

لیے استعمال ہوتا ہے وہاں اب ایک گھر کا ماحول بن چکا تھا۔

پورے گھر میں پاکستانی کے دیسی کھانوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی

تھیں باتوں کی قہقہوں کی آوازیں روحی کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

♡_____♡.....♡_____♡

وہی دوسری طرف دوسرے ملک کے ایک بے حد بے تحاشہ خوبصورت

مینشن میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

جرمنی کے سب سے مشہور حویلی ایک امیر معذب خاندان

جس کے چرچے ہمیشہ اچھے لفظوں میں کیے جاتے ہیں۔۔

جب بھی اس خاندان کا ذکر کیا جاتا ہے لوگوں کے چہروں پر

مسکراہٹیں ہی بکھیرتی ہیں۔۔

جون خاندان " جو ناجانے کتنی پشتون سے اسی حویلی میں

رہتے تھے۔

جو سفید رنگ کے رنگ میں چاروں طرف سے رنگی ہوئی تھی

اندر ہر چیز مہنگی سے مہنگی موجود تھی۔

دیواروں پر لگی تصویروں کے ساتھ ساتھ زمین پر رکھے ہوئے

دور میٹ ہر چیز مہنگی ترین تھی۔۔۔

یہ ایک بہت بڑی 5 کنال پر بنی ہوئی ایک بہت بڑی قبائل حویلی تھی

جس کے چاروں اطراف لمبے چوڑے 6 فٹ سے نکلتے ہوئے

چوڑی بوڈی کسرتی جسم کے گارڈز گارڈز کھڑے ہوئے تھے۔

جو اس حویلی میں رہنے والے لوگوں کی حفاظت کے لیے تھے اور واقع

میں ان کی ہر طرح سے حفاظت کرنے میں کبھی ناکام نہیں رہے۔۔

حویلی کے باہر گارڈن میں دروازے کے سارے ایک بہت بڑا

پانی کا فوارہ لگا ہوا تھا جو دن میں تو نارمل پانی دیتا تھا پر رات ہوتے ہی

خودبخود اس کے اندر کی لائٹس آن ہو جاتی تھیں۔۔۔

حویلی کے اطراف میں موجود تقریباً 100 سے زیادہ گارڈز تھے

جو ایک ہی 100 کے برابر ہوتا ہے۔۔

جتنے باہر مرد گھر کو چاروں طرف سے پروٹیکٹ کرنے والے

تھے وہی ان کی آدھی تعداد میں عورتیں حویلی کو

صاف رکھنے والی تھیں۔

جو دن میں دو بار صفائی کر کے پوری حویلی کی چمک کو

برقرار رکھتی تھیں۔۔

جون خاندان کے خاندان میں زیادہ لوگ نہیں تھے لیکن جتنے بھی

تھے وہ سب کسی نا کسی کام میں مہارت رکھتے تھے۔

جون خاندان کرسچن تھے جو ہفتے میں ایک بار ایک ساتھ چرچ ضرور

جاتے تھے یہ ہی وہ وقت ہوتا ہے جب وہ سب

ایک ساتھ ہوتے ہیں۔

کیونکہ آ سب کا ایک ساتھ ہونا نئے جنگ کی شروعات کا

اعلان کرتا ہے۔

دنیا کی نظر ایک معذب خاندان جو

ہمیشہ ایک ساتھ رہتے تھے لیکِن حقیقت میں وہ سب

ایک دوسرے کو ناپسند کرنے والے

دوغلی محبت نچھاور کرنے والے

اپنے مطلب کے کسی بھی گدھے کو باپ نہیں بادشاہ ہی

بنا لیتے ہیں لیکن مطلب نکلتے ہی پیروں تلے روندنے میں

زیادہ وقت نہیں لگاتے ہیں۔

10 بلیک کلر کی لینڈ کروزر ان کے پاس کھڑی ہوئی تھیں جن کے

باہر گارڈز اپنی گنوں کے ساتھ تعینات کھڑے کیے ہوئے تھے۔

ان گارڈیوں کے دوسری طرف گارڈن ہی سرسبز زمین پر تین افراد

کھڑے ہوئے تھے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دو ادھیڑ عمر کے اور ایک جوان لڑکی

ان سب کے علاؤہ کوئی بھی تھا ان کے خاندان کا حصہ ان کے خاندان کی

شاخِ جو چرچ ہے باہر نہیں اس کے اندر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے

آپس میں ہاتھ جوڑے ہوئے آنکھیں بند کیے پر سکون بیھٹے ہوئے یہ

شخص کوئی اور نہیں "دائیگو جون "

جون خاندان کے سب سے بڑے سربراہ 71 سالہ آدمی وہ واحد شخص

جن کے آگے پورے جون خاندان کا اور اس کے ساتھ ساتھ

پورے جرمنی کا سر ڈر سے نہیں عزت سے جھکتا ہے۔۔

سوائے ایک بھی وہ نا تو ڈر میں سر جھکاتا ہے اور نا ہی عزت میں

حقیقت میں اس سے بڑا کوئی کھلاڑی نہیں

اپنوں کی حقیقت کو وہ اتنی گہرائی سے جان چکا ہے کہ اب سر جھکانا

تو دور نظریں جھکانا اسے اپنی انا کا مسئلہ لگتا ہے۔۔

صرف دائیگو کو چھوڑ کر باہر کھڑے ہوئے لوگ ایک ساتھ جو

آج سب بھی اسی ایک ایسے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے

چرچ کے باہر کھڑے اسے شخص کا انتظار کررہے تھے

جنہیں وہ آج کل اپنی سلطنت کا بادشاہ بنائے ہوئے تھے۔۔

"اور وہ بادشاہ کوئی اور نہیں "دیریک جون تھا "

ایک ایسا بادشاہ جو ہر طرح کی حقیقت سے واقف تھا کون کس

مقصد کے لیے کو منافع کے لیے اس کو کس کس

طریقے سے استعمال کرنا چاہتا ہے۔

وہ ہر چیز سے واقف تھا واقف وہ

ہر چیز سے زیادہ لیکن وہ لبوں پر کفل لگائے

ہوئے اپنوں کے ہر رنگ کو قریب سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اپنی خاموشی کو اپنی کمزوری بنائے وہ

سب کی زندگی کا حصہ بن بیٹھا تھا انہیں خوشیاں دینے کے لیے

ی ان سے سب چھیننے کے لیے

وہ تو وقت ہی بتائے گا وقت نے اسے سب بتا دیا ہے اب وہ

وقت پر سب کو آئینہ دیکھائے گا۔۔۔

دائیگو جون کے بعد وہ حویلی بزنس اپنی ساری جائیدادوں کا اکلوتا

وارث جو تھا۔۔

ماں باپ نہیں تھے دیریک تھے جو بچپن سے ہی اپنے دادے کے ساتھ

اپنے باپ کے کزن کے ساتھ رہتا تھا یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ

وہ زبردستی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

سوائے دائیگو کے وہ پہلے سے ہی اس حویلی کا حصہ تھے

جو زبردستی رہنے آئے تھے اپنے جھوٹے مقاصد لے کر وہ دیریک کے

دائیگو کے بھائی کے بیٹے اور اس کی بیوی اور بیٹی تھی

جو پچھلے 15 سال سے ان کے ساتھ رہ رہے ہیں۔۔۔

پہلے ڈائیگو کے مرنے کے انتظار میں لیکن اب جب وہ سب جان

گئے ہیں ڈائیگو کے بعد اس پوری سلطنت پر راج کون کرے گا

اب اپنی ساری کوششیں اس شخص کو اپنا بنانے میں لگا چکے ہیں۔۔

پر انہیں کون بتائے جسے پھنسانے کے لیے چالیں چلی جارہی ہیں

وہ پھنستا نہیں وہ خود لفظوں کے ساتھ ساتھ شطرنج کا بہترین

کھلاڑی بازی کب پلٹنی ہے کیسے جتنا ہے وہ سب جانتا ہے

منتظر ہے تو صحیح وقت کا جو اسے ہزار بار ملے لیکن اس نے ان سب کو

ٹھکرادیا اور انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

new is he did someone tell him we are waiting for

n??..

کالے گڈھنوں تک کے گاؤن میں ملبوس 46 سالہ

خاتون اور سر پر بلیک کلر کی کیپ پہننے ہوئے اپنے پاس کھڑی ہوئی

25 سالہ لڑکی سے پوچھتی ہے۔

جو اسکین کلر کے ٹخنوں سے اوپر تک کے گاؤن میں ملبوس

چہرے پہ لٹیں بکھیرے ہوئے وہ ہوا سے اس کے چہرے پر بکھر جاتا ہے

لائٹ براؤن آنکھوں پر براؤن کلر کا چشمہ لگائے ہوئے

وہ چرچ کے دروازے کی طرف نظریں جمائے ہوئے دیکھ رہی ہوتی ہے۔

old him mama relax he'll definitely come....

ادینہ جون۔۔جون کا خاندان کا حصہ خاندان کی اکلوتی بیٹی

دیریک جون کے بابا کے کزن کی اکلوتی بیٹی اکلوتی ہونے کے

ساتھ ساتھ اب وہ

جون خاندان کی اکلوتی بہو کا سپنہ دیکھنے والی

دیریک جون کی بیوی بننے کی خواہش آنکھوں میں سجائے وہ اس کی

چمک اپنی زندگی کو چمک دار بنانے کی خواہش مند تھی۔۔

on't think he is coming we don't need to wait him for to

ng

t's go inside"...

50سالہ عمر کا آدمی ہینڈری جون بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ

میں ملبوس ادینہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

elax daddy..He'll come daddy he needs to come

old him I'm waiting for him....

ادینہ غصے میں اپنے ڈیڈ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ow you can be so sure about him if he

ants to come he'll

me look at the time he never be late like that before..

at's the mean hr doesn't wants to marry you

at's why he's not here

day in the Church to get the marriage date..

t's go inside now don't make me More angry"....

ہینڈری غصے میں ادینہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

n not going anywhere daddy he said he will come

needs to come here

ادینہ ضدی لہجے میں غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے گہری سانسیں

لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

t's go she's going to completely mad soon..

ہینڈری اپنی بیوی کی بازوؤں پکڑ کر اسے چرچ میں لے جاتے ہوئے تلخ

لہجے میں کہتا ہے۔۔

ادینہ ان کی باتیں سن کر اپنے چہرے سے چشمہ اتار کر زور سے زمین پر

پھینکتی تھی اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے کلچ سے

ادینہ فون نکال کر وہ دیریک کو فون ملانے لگتی ہے جو وہ نہیں اٹھتا ہے۔۔

ظاہر ہے جب وہ آگنور کرتا ہے تو بندہ کو اپنی ذات ہے ساتھ ساتھ اس کی سات پشتیوں کے وجود پر بھی شک کروادہی دیتا ہے۔۔

ادینہ کا غصہ اس کے سر چڑھنے لگا تھا فون بج رہا تھا پر وہ اٹھا نہیں رہا تھا۔

here are you".....

ادینہ فون کو غصے میں بھینچتے ہوئے فون پر اس کے گارڈ کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیریک کا کوئی آسسٹینٹ نہیں تھا صرف گارڈ تھا وہ بھی ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی اس کی ہر چیز کرتا ہے چاہیے پرسنل کام ہو یا پھر پروفیشنل جو کرتا ہے وہ ایک ہی کرتا ہے۔

دیریک کا بہترین دوست بھی وہی ہے اس کی جان کی

حفاظت کرنے والا شخص بھی وہی ہے۔۔

تامیر " 6 فٹ سے نکلتا ہوا قد چوڑی کسرتی باڈی ایک جسم

میں دو لوگوں کو جیسے سمایا ہو اتنا لمبا چوڑا

گورا کالی آنکھوں والا گارڈ "

حویلی میں دیریک کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑا ہوا اپنے فون پر

گیم کھیل رہا تھا اچانک سے دانیہ کی کال پر وہ گیم ہار جاتا ہے۔

ہار کے غصے میں وہ فون پھینکنے ہی لگتا ہے کہ۔دانیہ کا نمبر دیکھ کر

اس کی وجہ سے اپنی ہار دیکھ کر تامیر کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

پر غصے کو کنٹرول کیے وہ گہری سانس لیتے ہوئے دانیہ کا فون اٹھاتا ہے۔

here's Derek???.....

دانیہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے گارڈ ہو گاڑی سے باہر نکلے

خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے غصے میں پوچھتی ٹ۔۔۔

n.......he is busy..

تامیر کمرے کے بند دروازے کی طرف نظر گھوماتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

here ??..

دانیہ سیٹ بیلٹ لگاتے گاڑی کے دروازے کو بند کرتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

the room...

تامیر اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ne with someone ??...

دانیہ کو اس سوال کا جواب پتا تھا لیکن ہو پھر بھی پوچھ رہی تھی۔

on't know I'm not in his room...

تامیر اپنی کندھے اچکاتے ہوئے دیریک کے کمرے سے دور ہوتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

and tell him I'm coming...

ادینہ حکمانہ لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی فون کاٹ دیتی ہے۔۔

گاڑی کو اسٹارٹ کیے وہ اکیلی حویلی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

re...

فون بند ہوتے ہی وہ بول پڑتا ہے۔۔

having like that you're his wife and he is scared

th you"....

چچچ۔۔۔تامیر فون بند ہوتے ہی فون کی اسکرین کی

طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئ صبح کو کسی اور کے لیے شروع ہوگئی تھی ایک ایسی

صبح جس میں وہ بھوکا پیاسا کھڑا ہوا اپنی بیوی کے سرہانے اسے

دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

کھڑکی کھولی ہوئی تھی جہاں سے دھوپ کی روشنی پردوں سے

چھن کر کمرے میں آرہی تھی اور آتے ہی بیڈ پر لیٹی ہوئی آئمہ کے

چہرے پر لگ رہی تھی۔

اسے روشنی سے بچانے کے لیے بدر اس کے سرہانے کھڑا ہوا اسے دیکھے

جارہا تھا۔۔۔

آئمہ کو دیکھتے ہوئے بدر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اب وہ

اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے کی وجہ سے ہے یا پھر کسی

اور ارادے سے وہ تو بدر ہی جانتا تھا۔۔

اٹھ جاؤ کم کرن کی چھوٹی بہن

بدر کہتے ہوئے آئمہ کے سامنے سے ہٹتا ہے کہ دھوپ کی روشنی سیدھا

آئمہ کے چہرے پر آلگتی ہے۔۔

بدر تنگ مت کریں سونے دیں مجھے۔۔

آئمہ کروٹ لیتے ہوئے مڑ اپنی ننھی شہزادی میں اپنا منہ چھپائے

ہوئے کہتی ہے۔۔

پوری رات سوئی ہی تو ہو اٹھو کیا کیا ہے تم نے اب اٹھو

اور ناشتہ بنا کر دو مجھے

بدر سفید رنگ کے کارٹن کے کڑک شلوار قمیض پہنے ہوئے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے براؤن کلر کا کوٹ پہنتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر میں نہیں اٹھ رہی ہوں پوری رات آپ کی اولاد نہیں سونے

دیتی ہے اب صبح صبح باپ شروع ہو گیا ہے۔۔

آئمہ اپنے منہ تک کمبل اوڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

واہ واہ سارا الزام اب مجھ پر لگا لو اب تم کہہ دو کہ میرا کام کرتے ہوۓ

کچھ ہورہا ہے تمہیں۔۔۔"

بدر مڑ کر جلے بھنے انداز میں کہتا ہے۔

ہاں موت پڑ رہی ہے مجھے نہیں ہوتا ہے مجھ سے کوئی کام کام چور

ہوگئی ہوں میں اب۔۔۔

آئمہ منہ سے کمبل اوتارتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے نیند میں

بھری آنکھیں دھیرے دھیرے سے کھولتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چلو شکر ہے مان لیا تم نے خود ہی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں پڑی

بدر بالوں میں بکھرے ہوئے چھپے ہوئے آئمہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بدر جائیں یہاں سے تنگ مت کریں ورنہ گنجا کر دوں گی میں آپ کو

آئمہ بیڈ سے گدی اٹھا کر بدر کی طرف

پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔

صبح صبح دھمکیاں شروع ہوگئی ہیں تمہاری بندہ ٹائم تو دیکھ

لیتا ہے۔۔

بدر گدی کیچ کرتے ہوئے بولا

آپ کو بھی اب ٹائم نظر نہیں آرہا ہے آپ بھی تو صبح صبح

تنگ کرنا شروع ہوگئے ہیں۔۔

آئمہ غصے میں گھورتے ہوئے اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

بس ٹھیک ہے نہیں بنا پر دے رہی ہو تم مجھے ناشتہ میں ناراض

ہونے لگا ہوں تم سے

بدر منہ پھلائے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں جائیں ہو جائیں ناراض کچھ دیر مجھے سکون کی سانس

تو ملے گی۔۔

آئمہ گہری سانس لیتے ہوئے کہتی اور واپس منہ تک کمبل اوڑھے

لیٹ جاتی ہے۔

میں ہونے لگا ہوں ناراض۔۔۔"

بدر آئمہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بولا نا ہو جائیں نظر کے ساتھ ساتھ کان بھی خراب ہو گئے ہیں آپ کے

لگتا ہے مجھے۔۔۔

آئمہ کمبل اوڑھے ہوئے منہ چھپائے غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے آج کل کی بیویاں نا تو ڈرتی ہیں

اور نا ہی اب عزت کرتی ہیں۔۔۔

بدر ہاتھ میں پکڑی ہوئی گدی صوفے پر پھینکتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی کمرے سے باہر کی طرف نکلنے لگتا ہے۔

میں جا رہا ہوں نہیں دے رہا نا مجھے ناشتہ گناہ ملے گا تمہیں

ایک تو ہینڈسم اوپر سے گاؤں کا سربراہ کو بھوکا پیاسا رکھ رہی ہو

انشاء اللہ گناہ ملے گا تمہیں

چویا کی شکل کی۔۔۔

بدر دروازے کو کھولتے ہوئے آئمہ کی طرف پلٹ کر پیچھے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی کمرے کا دروازہ بنا بند ہے وہ کمرے

سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

آئمہ کی نیند تو وہ پہلے ہی برباد کر چکا تھا اب نیند اس کی آنکھوں

سے کوسوں دور ہو چکی تھی۔۔

بدر اللہ پوچھیں گے آپ کو گندے مسلی کہیں کے

آئمہ منہ سے کمبل ہٹاتے ہوئے غصے میں بیڈ سے اترتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

آئمہ بیڈ سے اتر کر اپنی بیٹی کے دونوں طرف اچھے سے تکیہ

سیٹ کیے اسے اچھے سے محفوظ کیے کمبل اوڑھا

کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا کیچر اٹھا کر بالوں کو جوڑا بناتے ہوئے پیروں میں

جوتی پہنتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

باہر نکلتے ہی اس کی نظر پہلی سیڑھی پر ریلنگ کے ساتھ

ٹیک لگائے ہوئے بدر پڑتی ہے جو موبائل میں لگا ہوا تھا اور آئمہ کے

آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

انسان کو اتنا بھی لالچی نہیں ہونا چاہیے کہ کسی اور کیا

خیال نا رہے۔۔

آئمہ بالوں میں کیچر لگاتے ہوئے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بدر کی

طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

لالچ ہو گیا ہے اب کیا کر سکتے ہیں بیوی نے اپنے ہاتھ کے

کھانے کا عادی کر رکھا ہے صبح کی شروعات اس کے ہاتھ کے ناشتہ

اور گرم و گرم چائے سے نا کی جائے

وہ دن خوشگوار نہیں گزرتا ہے۔۔۔

بدر آئمہ کو اپنے سامنے کھڑا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باتیں کروالوں بس۔۔۔"آئمہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے

کہتی ہے۔۔۔

میری گڑیا نہیں اٹھی۔۔؟؟ بدر آئمہ کے پیچھے پیچھے سیڑھیوں سے

اترتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں اٹھی اور خبردار اسے اٹھانے کے بارے میں سوچا بھی تو پہلے

ایک مصیبت سے فارغ ہو جاؤ پھر دوسرے کی طرف

بڑھوں گی۔۔

آئمہ مڑ کر انگلی اٹھائے وارن کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا میں نہیں اٹھتا اتنا غصہ تو نا کرو۔۔۔

بدر آئمہ کی انگلی کو نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویسے کچھ زیادہ سڑیل نہیں ہوگئی ہو تم۔۔؟؟؟

بدر گندا سا منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔

جب پریگنینٹ لیڈی کو سکون نہیں ملتا ہے و ایسی ہی ہوتی ہیں۔

اولاد میں ایک پیدا کی ہے لیکن آپ کو دیکھتے ہوئے لگتا ہے

ایک نہیں دو

بچیں ہیں میرے کبھی یہ کردو کبھی وہ لادو

کبھی کچھ بنادوں۔۔۔

سارا دن آپ کے کام ختم نہیں ہوتے ہیں ہوتے ہیں تو آپ کی

گڑیا کے شروع ہو جاتے ہیں میں کہاں جاؤں۔۔

آئمہ حال میں کھڑی ہوئی بدر ہو دیکھتے ہوئے غصے میں گن گن

کر بتاتی ہے۔۔

ادھر میرے پاس آؤ۔۔"

بدر آئمہ کی بازوؤں پکڑ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اسے اپنے

سینے سے لگائے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔

جانتا ہوں یہ سب مشکل ہے تمہارے لیے لیکن ایک دو دن کی

بات ہے پھر امی والے آجائیں گے

پھر ٹھیک ہو جائے گا سب اتنی ٹینشن نا لو تم۔۔۔"

بدر آئمہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ خاموشی سے اس کی باہوں میں قید بدر کے سینے

سے سر لگائے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔۔

بدر میں صرف ناشتہ میں پراٹھے ہی بناؤں گی مسکے مت ماریں

مجھے کچھ نہیں کرنے والی ہوں میں مزید

آئمہ بدر کے سینے پر سر رکھے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی بدر سے دور ہو جاتی ہے۔۔

یہ کیا بات ہوئی تم نے کہا تھا ناشتہ میں وائٹ کڑھائی بنا کردو گی

اب بنا کردو مجھے۔۔۔

بدر معصوم سی شکل بنا کر آئمہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے بولا نا صرف پر اٹھا ملے گا

کھانا ہے تو بتائیں ورنہ باہر سے جا کر کچھ کھا لینا

آئمہ اپنے ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پراٹھا بنا دوں ظالم عورت کبھی تو میری بات بھی مان لیا کرو تم

بدر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مان لو گی ایک دن۔۔۔" آئمہ کیچن میں جاتے فریج کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے ڈ دن کے آنے سے پہلے ہی میں اس دُنیا سے

رخصت ہو جاؤں گا۔۔

بدر پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آئمہ اس کی بات سنتی ہے جس پر وہ مسکرادیتی ہے پر جواب نہیں

دیتی ہے اور ناشتہ بنانے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسل اور فیروز صاحب بھی ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ناشتہ کر رہے

تھے سب ہنستے ہوئے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے

کافی پرسکون اور خوشگوار ماحول چھایا ہوا تھا۔۔

باسل فلائیٹ کب کی ہے۔۔؟؟

هیرا بیگم چائے پیتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

امی رات کی ہے۔۔"

باسیل پرسکون سے لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

کس کی فلائیٹ۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہماری بیٹا۔۔"فیروز صاحب جواب دیتے ہیں روحی کی بات کا

آپ لوگ جارہے ہیں۔۔؟؟ روحی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔"اب کی بار سلطانہ بیگم جواب دیتی ہیں۔

پر کل تو آئے تھے آپ لوگ اتنی جلدی کیوں۔۔؟؟

روحی رونے والی ہوگئی ہے وہ سب کے ساتھ رہنا چاہتی تھی

پرجو ناممکن لگ رہا تھا۔۔

کل آئے تھے تمہاری گریجویشن کو مکمل ہونے کے بعد اپنی بیٹی

کو اس کی مبارک باد دینے کے لیے

اور اپنے ناتی سے ملنے کے لیے

فیروز صاحب حال میں کار سے کھیلتے ہوئے عالیان کو دیکھتے

ہوئے کہتے ہیں۔۔

پر بابا اتنی جلدی کیوں ہے وہ جائیں نا میرے پیپیرز مل جائیں پھر سب

ساتھ واپس چلیں گے۔

روحی فیروز صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

تمہارے پیپرز میں وقت لگ جائے گا روحی گاؤں کے سربراہ ہیں یہ

گاؤں کی زمہ داری بھی پوری کرنی ہے ان سب کو

روحی کی روتلو سی شکل دیکھ کر باسیل پیار سے اسے سمجھاتا ہے۔۔

آپ بھی جائیں گے کیا۔۔؟؟

روحی نم آنکھوں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میں نہیں جارہا تمہیں ساتھ لے کر اور یہاں کے کام نپٹا کر جاؤں گا

ایک ساتھ تمہارے۔

باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر امی ابو تائی امی میں نے سوچا تھا پا سب کو پورا ملک گھوماؤ گی

اور باسیل کے بہت سارے پیسے خرچ کرواؤں گی

آپ سب نے میرے ارمانوں پر پانی پھیر دیا ہے۔

مجھے کیوں بیچ میں ڈال رہی ہو اور میرے پیسوں کے پیچھے

کیوں پڑ گئی ہو تم۔۔۔

باسیل سر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ میں آپ کو کنگال کرنے کا ارادہ ہے پر انہوں نے ارادہ برباد

کروادیا ہے میرا۔۔۔

روحی ہارا ہوا نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اچھا آپ لوگوں نے کب جانا ہے۔۔؟؟ روحی پراٹھے کا نیوالہ منہ میں

ڈالتے ہوئے اپنے بجتے ہوئے فون کی اسکرین

کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

آج رات کو 8 یا 9 بجے جانا ہے۔۔

سلطانہ بیگم روحی کو دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہیں۔

سلطانہ بیغم کہ بات پر روحی فون سے نظریں ہٹا کر اپنی ماں کو دیکھتی ہے۔۔۔

تو مطلب مجھے ابھی جانا پڑے گا 12:30 تو ہوگئے ہیں۔۔

روحی گردن موڑ کر حال میں لگی ہوئی گھڑیال کہ طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دیکھ تو وہ فون میں بھی سکتی تھی پر عالیان کو دیکھنے کے بہانہ وہ گھڑی کی طرف دیکھتی ہے۔۔

کہاں جانا ہے تم نے۔۔؟؟

باسیل چائے کا گھونٹ پیتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہماری ننھی شہزادی کے لیے ڈھیر ساری شاپنگ کرنے کے لیے

میں نے

ابھی تک بدر اور آئمہ کی بی بی کے لیے کچھ

بھی نہیں بھیجا وہ بھی اب تین سال کی ہونی والی ہے۔

میرے اور بدر کی طرح عالیان اور اس میں صرف 21 دن

کا فرق ہے۔

ہمارا تو پھر بھی دس دن کا تھا۔

روحی ہنستے ہوئے عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چلیں باسیل مجھے کارڈ دیں میں جلدی سے شاپنگ کرکے

آتی ہوں۔۔۔

روحی ہاتھ باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کون سا کارڈ بی بی۔۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے ہاتھ پر تھپڑ مار کر ہاتھ دور کرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

وہی جس پر آپ کالے سانپ کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔۔

روحی ہاتھ سے سانپ کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے لب بھینچے

باسیل کو بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرے پاس کچھ نہیں ہے تمہارے پاس بھی کارڈ ہے اس سے کرو جو

کرنا ہے۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے دانت

پیستے ہوئے دھیرے سے کہتا ہے۔۔

کنجوسی کی ایک ایک حد ہوتی ہے آپ نے تو ہر حدیں پار کر

رکھی ہیں۔۔

روحی گندا سا منہ بنا کر کہتے ہوئے کرسی سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھتی ہے۔

جب بیوی تمہارے جیسی ہوگی تو شوہر کو مجبوراً کنجوس ہونا

پڑے گا۔۔

باسیل روحی کو پلیٹ اٹھائے کیچن میں جاتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی باسیل کی باتوں پر سب نا ظاہر کرنے والی مسکراہٹ

چہرے پر سجائے ہوئے ناشتہ کررہے تھے۔۔

اب تو میں نے کچھ کیا ہی کہاں آپ کے ساتھ ابھی تو آپ کو کنگال

کرنا باقی ہے میرا جس کا میں پورا پورا ارادہ

کر چکی ہوں۔۔۔۔

روحی کیچن سے ہاتھ دھو کر باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

انسان بننے کا کیا لو گی۔۔۔؟؟؟

روحی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

زیادہ کچھ نہیں بس یہ 2 سے 4 کڑوڑ روپے دے دیں میں انسان بن

جاؤں گی۔۔

روحی ہاتھ آگے بڑھائے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مُجھے بیچ آؤ کہیں جا کر۔۔۔"

باسیل کوٹ کی جیب سے اپنا والٹ نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

بڈھوں کو کوئی نہیں لیتا ورنہ ارادہ یہ ہی تھا میرا آپ سے شادی

کے بعد۔۔

باسیل کے والٹ سے اس کا بلیک انلیمیٹڈ کیریڈٹ کارڈ

نکالتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایک تو روحی کی باتیں دوسرا اس کے ہاتھ میں بلیک کارڈ دیکھتے

ہوئے باسیل کارڈ پر نظریں جمائے ہوئے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں

بھینچے اپنے پیٹ کو دھیرے دھیرے سے مکہ مارنا لگتا ہے۔۔

باسیل کی حالت دیکھ کر روحی ہنستے ہوئے آنکھ ونک کرتے ہوئے

ہوا میں کارڈ کیے اپنے ماتھے سے لگاتے باسیل کے غصے کو ہوا دے رہی ہ

ہے۔

امی ٹیڈی کو تھوڑی دیر میں سلا دینا میں جلدی

آجاؤں گی۔۔

روحی سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں جاتے ہی انہیں کپڑوں

پر لونگ کوٹ پہننے ہوئے وہ ننگے پیر ٹھنڈے فرش پر چلتے ہوئے

سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے۔

روحی کو آتا دیکھ باسیل کی نظر اس کے چہرے سے پہلے

اس کے پیروں پر پڑتی ہے۔

باسیل کی آنکھیں روحی کے پیر پر بنے تل کو تلاش کرنے لگتی ہے۔

اپنا فون اٹھانے وہ جیسے ہی باسیل ہی طرف بڑھتی ہے۔

باسیل کو اس کے پیر پر بنا تل دیکھ کر دل میں سکون

اتارتا ہے جو اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہا تھا۔۔

یہ وہی تل پر جس پر اس کی نظر سب سے پہلے کچھ پلوں کے لیے

روحی پر روکی تھی۔۔

باسیل کو مسکراتا دیکھ کر روحی بھی مسکراتے ہوئے اپنا فون

کوٹ کی جیب میں ڈالے روحی مڑ کر عالیان کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی عالیان کے پاس جاتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں

میں پکڑے اس کے گال پر کس کرتے ہوئے

روحی دروازے کے لگی جوتوں کی الماری میں سے اپنے لیے

شوز لیے جو وہ پہن کر آئی تھی اسے پہنتے ہوئے روحی گھر سے باہر

نکل جاتی ہے۔۔

تمہیں اس کے ساتھ نہیں جانا چاہیے تھا۔۔؟؟

روحی بے جاتے ہی ہیرا بیغم باسیل کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

امی بچی نہیں ہے وہ دنیا میں چلنا آتا ہے اس کو

باسیل اپنی دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹیکائے ہوئے چائے کا کپ ہاتھ میں

اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر بھی بیوی ہے تمہاری زمہ داری ہے اس کے ساتھ جانا چاہیے تھا

ہیرا بیغم اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

زمہ داری ہے میری میری قیدی نہیں جس پر وقت میں مسلت

رہوں جہاں جائے اس پر نظر رکھوں

جب میں اسے 4 سال خود سے دور بھیج سکتا ہوں اکیلے تو میں ایک

ہی ملک میں رہ کر اسے اس کی آزادی بھی دے سکتا ہوں۔۔

باسیل نظریں جھکائے ہوئے چائے کا کپ واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے

آپ فکر مت کریں امی وہ جو کرنا چاہتی ہے کر لے

غلط کرے گی یا سہی میں اس کے ساتھ ہی ہوں وقتی دوری

سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔

باسیل اب کی بار ہیرا بیغم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر سلطانہ بیغم اور فیروز صاحب دونوں

فخریہ انداز میں گہری سانس لیتے ہیں

اور ایک دوسرے کی جانب سر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔۔

آخر کار انہیں اپنی بیٹی کے لیے ایک ایسا شخص جو ملا تھا

جو اس کی شرارتوں پر اس کی بچپنے پر اس کو روکتا

نہیں ہے اس کا ساتھ دیتا ہے۔۔

چہرے پر فخریہ مسکراہٹ کیسے نہیں آتی ان سب کے

مجھے بھی کچھ کام ہے میں کر کے جلدی آجاؤں گا۔۔

باسیل کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے ٹیبل پر پڑے ٹیشو بکس

میں سے ٹیشو لیے وہ اپنے ہاتھ

صاف کرتے ہوئے عالیان کی طرف بڑھتا ہے.

عالیان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے باسیل بھی گھر سے باہر نکل

جاتا ہے۔۔

باسیل بھی جس کام کو انجام تک نا پہنچادے اسے بھی سکون کہاں

ملنا تھا آدھی روحی کی یونیورسٹی تو وہ برباد کر چکا تھا

ٹرسٹی کے بیٹے کی وجہِ سے اب بچی کچی

بھی جانے سے پہلے وہ پوری برباد کرنے کے ارادوں میں تھا۔۔

جہاں بات روحی کی ہو وہاں باسیل کی نظر میں سامنے والے شخص کے لیے

معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی

جو شانط دیکھنے والا شخص ضرور ہے پر اندر اس کے بھی ایک

طوفان جو ہر وقت تیار رہتا ہے باہر نکلنے کو

پہلے بابا کی زمہ داریوں کو انجام دینے کے لیے وہ اپنے فرائض کو

کچھ وقت کے سائیڈ پر رکھ چکا تھا۔۔

اب بابا کی زمہ داریوں سے خود کو آزاد کیے وہ اپنے آپ کو اپنا

آپ واپس کررہا تھا ایک قابلِ جج کی

ایک قابل اور باوقار جج جو ہر طرح کے اچھے اور بروں کاموں کو

انجام دیتا ہے۔۔

ایک ایسا جج جو حقیقت میں ملک کی سیاست پر سیاستدانوں

کی گردنوں پر اپنے نام کا دباؤ بنائیں ان کی شناخت کو

پیروں تلے روندنے کے کام کرتا ہے۔۔

پر جو کرتا ہے وہ قانون کے دائرے میں رہ کر کہتا ہے۔۔

یا یہ کہہ سکتے ہیں قانون کو اپنے حساب سے اپنے دائرے میں

گھوماتا ہے جس جگہ جو داؤ لگ گیا اسی طرح اسی پل سامنے والے

کو پل میں نستو نعبود کر دیتا ہے۔۔

پچھلے 4 سالوں میں وہ ناجانے کتنے سیاستدانوں کو ان کے انجاموں پر

پہنچائے اپنی پوزیشن کو اپنا نام کو ان کے دماغ کے ہر کونے کونے میں

مضبوطی سے گاڑ چکا تھا۔۔

دنیا کے لیے وہ سیاست کی دنیا کا بے رحم شخص ہے جو اس پر سوال

اٹھاتا ہے اسے وہ دوسرا سوال کرنے کا موقع فراہم نہیں کرتا ہے۔۔

پر جو دنیا کے لیے ہے وہ اپنی دنیا اپنی روح ہے لیے وہ نہیں ہے

اس کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کو پورا کرنا اس کی ہر الٹی سیدھی

بات پر مسکرا کر جواب دینا اس کی ہر بات کو سر آنکھوں پر رکھنا

باسیل کے لیے اس کی روح سے محبت کی گواہی دیتی ہے۔۔

کب جب وہ اس کی باتوں پر سر جھکا کر ہنستا ہے

اسے اپنا آپ اپنی زندگی اپنی خوشیاں مکمل لگتی ہیں۔۔

اس کے ساتھ ہر حال میں کھڑا ہوتا ہے اس کی نادانیوں پر ڈانٹنے

کا نہیں پیار سے سمجھانے کا عادی جو تھا۔۔

دنیا ادھر کی اودھر ہو جائیں گی باسیل کا روحی پر یقین اس کی

ہر حرکت پر مسکرانا اسے دل سے ہر چیز کی اجازتِ دینا

اس سے اس کی محبت کبھی کم نہیں ہوگی۔۔

کوئی کچھ بھی بولے وہ خود سے بڑھ کر جس شخص سے محبت کرے اس

پر یقین نا کریں یہ باسیل کی پرسینیلٹی پر سوٹ نہیں کرتا ہے۔۔۔

باسیل عالیان کو پیار کیے گھر سے باہر نکلتے ہوئے دروازے کے پاس

الماری کی سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹیبن میں وہ بنا دیکھے ہوئے اس میں

صحیح نشانہ پر وہ ٹیشو کو اچھے سے ہاتھ میں

دبائے ہوئے وہ گھر سے نکل جاتا ہے۔۔۔

باہر نکلتے ہوئے وہ اپنے پاکستان میں موجود اس کے آسسٹینٹ کو کال

لگاتا ہے اور کال لگاتے ہوئے وہ اپنی بلیک کلر کی لینڈ کروزر باسیل کی

اب کی پسندیدہ گاڑی میں سوار ہو کر وہ گھر کے یا یہ کہیں کہ مینشن

کے بڑے سے جالی دار ڈیزائنگ گولڈن کلر کے دروازے سے

الٹی گاڑی چلاتے ہوئے وہ گھر سے باہر نکل جاتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ood morning D J"...

تامیر بنا کمرے کا دروازہ نوک کیے وہ کمرے میں داخل ہوتا

ڈی جے کے بیڈ پر سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔۔

سائیڈ ٹیبل پر دیوار پر لگے سیوچ بورڈ کے ساتھ لگے ہوا دو بٹن

کا بورڈ اسے دباتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بٹن دباتے ہی کمرے کے شیشے کی دیوار جو باہر گارڈن کے بلکل سامنے

دوسری منزل پر تھی اس پر لگے ہوئے پردے ہٹنے لگتے ہیں۔۔

پردے ہٹتے ہی پورے کمرے میں روشنی پھیلنے لگتی ہے

شیشے سے ہلکی ہلکی سی دھوپ کی کرنیں اس کے کمرے میں داخل

ہوتی ہیں پر بیڈ تک نہیں پہنچتی ہے۔۔

ut up"..

دیریک اپنے سر کے نیچے سے تکیہ نکال کر بنا آنکھیں کھولے مدے

منہ لیٹے ہوئے تامیر پر تکیہ پھینکتا ہے جیسے تامیر

کیچ کرلیتاہے۔۔

on't talk to me in that language I hate that

ou know it better than anyone...

ڈی جے بنا شرٹ کے کمبل میں لپیٹا ہوا تھا کمبل سے سیدھا ہاتھ

باہر نکال کر انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

which language you want me to use today

abic??...

ench???...

ssian???...

lian??...

maybe some other???....

پردے ہٹتے ہی تامیر دیریک کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا ہے

جتنا بڑا اس کا کمرہ تھا اتنی ہی بڑی ایک کمرے کے برابر اس کا

ڈرسینگ روم تھا۔

چپ ہو جاؤ۔۔۔"

دیریک غصے میں جھٹ سے مڑ کر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چہرے پر کالے گھنے سلکی بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے جس

سیدھا اس کی آنکھوں میں جا رہے تھے پر اس کی آنکھیں کھلنے

سے قاصر تھی وہ نیند کی گنودگی میں سیدھا ہو کر ایک پیر بیڈ سے

لٹکائے ہوئے دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے ہوئے اپنے ہاتھوں پر اپنا وزن دیے

وہ بند آنکھیں کیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

صرف ڈی جے کو ہی نہیں تامیر کو بھی اس کے ساتھ ان گنت زبانیں

آتی تھیں جو وہ دونوں زیادہ تر گھر والوں کے سامنے استعمال

کرتے تھے ان کی درمیان ہو کر بھی وہ ان کے درمیان نا ہونے کے لیے

اکثر وہ یہی طریقہ آزماتے تھے۔۔۔

مجھے لگا آنے والی مصیبت کے لیے آپ کو تیار دیا جائے۔

تامیر دیریک کے لیے ایک ہاتھ بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ اور

دوسرے میں ڈارک نیوی بلیو کلر کا سوٹ لیے اس

کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔۔

کون سی مصیبت۔۔؟؟؟ دیریک ہلکی سی ایک آنکھ کھول کر

تامیر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے اور پوچھتے ہوئے وہ اپنی دونوں

چھوٹی چھوٹی ہیزل آنکھیں کھولے ڈارک نیوی بلیو

کلر کے سوٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔

تامیر جھٹ سے سوٹ بیڈ پر رکھے ہوئے واپس ڈریسنگ روم کی

طرف بڑھتا ہے۔۔

وہی مصیبت جیسے آپ نا زندگی میں آنے دے رہے ہیں نا جانے دے

رہے ہیں۔۔"

تامیر دیریک کے اب کی بار دونوں ہاتھوں میں ڈائمنڈ کی

بنی ہوئی برینڈڈ گھڑیاں لیے کھڑے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

دیریک جون جرمنی کا ٹاپ فینس برینڈ ہے جس کے پاس ہر چیز برینڈڈ

ہی ہوتی ہیں پر وہ انہیں دیکھتا اسے ہے پہنتا ایسے ہے جیسے سب

کچھ اس پر بوجھ ہے اپنے خود کے پیسوں سے خریدی ہوئی چیزیں

تک اب اس کی ناپسندیدگی میں آنے لگی تھیں۔

کیونکہ جو وہ پہنتا تھا وہ کچھ ہی دنوں میں اس کے فینس اس کو

پسند کرنے والے لوگ یہاں تک کہ اکے ساتھ ایک بزنس میں

کام کرنے والے لوگوں کے جسم پر بھی اسے وہ چیزیں نظر آتی ہیں

جہاں جہاں اسے اپنے جیسے چیزیں نظر آتی ہیں وہ وہی اسی پل

اپنے آپ سے اسے دور پھینک دیتا تھا

پر لوگوں کی نظروں میں آئے بغیر وہ جتنی نفرت بھری نگاہوں سے

لوگوں کو دیکھتا ہے وہ صرف وہ ہی جانتا تھا

اس کے سامنے والا شخص اس کا ایک نظر خود پر دیکھ لینا زندگی

کی کوئی بہت بڑی کامیابی لگتی تھی انہیں۔۔۔"

دیریک سیدھے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

تامیر کو بڑی بڑی آنکھیں کیے دیکھتا ہے۔

اپنی بات صاف لفظوں میں بھی کہہ سکتے ہو تم اجازت ہے

اس کی یوں لفظوں کا جال مت بیچھایا کرو میرے سامنے

ڈیریک سیدھے ہوتے ہوئے اپنے اُوپر سے کمبل ہٹاتے ہوئے جھٹ سے

بیڈ سے اتر کھڑا ہوتا ہے۔

جانتا ہوں مجھے ہر چیز کی اجازتِ ہے پر یہ بھی جانتا ہوں

وہ مصیبت آپ کے صرف مصیبت ہی ہے اس کا

ذکر پسند نہیں ہے آپ کو۔۔"

تامیر ڈیریک کو شیشے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کہتے ہوئے وہ واپس اسے بورڈ کی طرف بڑھتا ہے

اور اب کی بار دوسرا بٹن پریس کرتا ہے بٹن دبتے ہی پورا شیشہ

سامنے سے ہٹنے لگتا ہے اس کے ہٹتے ہی ڈیریک کے چہرے پر

اس کے جسم تیز ہوا کا جھونکا لگتا ہے جیسے محسوس کرتے ہوئے وہ

اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

بلیک کلر کے ٹراؤزر میں بنا شرٹ کے وہ صبح صبح ہو تھوڑی سی ایکسائز

کیے مینشن کے باہر کھڑے ہوئے رپورٹرز کو اس کے

اٹھنے کی خبر پہنچا دیتا ہے۔۔

وہ یہاں کہ ہر ایک فرد کی رگ رگ سے واقف ہو گیا تھا۔

کسی کو طرح آزمانا ہے اپنا محبوب اپنا غلام بنوانا ہے وہ سب

طریقہ سمجھ چکا تھا۔۔

سمجھتا بھی کیسے نہیں اس فیلڈ میں 1 سال کا تجربہ خود کا تھا

اور باقی پوری زندگی اس کی ماں کا تجربہ وہ دیکھتے ہوئے آیا تھا۔

دیریک کی ماں اپنے وقت کی اپنے زمانے کی مشہورِ ایکٹریس ہوا کرتی تھی

اور یہ ہی وجہ تھی دیریک کی ان سے نفرت کی وہ جو خود کرتی تھی

وہ دیریک سے بھی کروانا چاہتی تھی جس کی تیاری وہ بچپن سے اسے

کروایا

کرتی رہتی تھی۔۔

اپنے خاندان کے نام کی وجہ سے وہ ایک سال میں ہی اس ترقی

پر پہنچ گیا تھا۔

جہاں کسی بھی عام ایکٹر کو پہنچنے کے لیے

دن رات محنت کرنی پڑتی ہے۔۔

جب پتا ہے تمہیں کہ مجھے اس کا ذکر نہیں پسند تو اسس کا ہی ذکر

میرے اٹھتے ہی مجھ سے کرنے کی ضرورت۔۔؟؟؟

دیریک آخری بار شیشہ سے باہر لوگوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے مڑ کر

دیریک سخت لہجے میں کولڈ نظروں سے تامیر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ وہ آپ کی طرف آنے کے لیے نکل چکی ہے کچھ ہی دیر میں وہ

یہاں آنے والی ہے۔۔۔

تامیر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

وجہ۔۔۔۔؟؟؟ دیریک سرسری سی نظر تامیر کے مسکراتے ہوئے

چہرے پر ڈالتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ آپ چرچ نہیں گئے ہیں۔۔"

تامیر دیریک کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتاہے۔

وہاں کیا تھا۔۔؟؟ واش روم کے دروازے میں کھڑا ہو کر تجسس

سے پوچھتا ہے۔

دو چیزیں تھیں۔۔۔پہلی آپ کے ماں باپ کے لیے پرے کا انتظام

جو کر گئے ہیں ان کا قصہ ختم ہے ان کے پرے کرنے سے کچھ نہیں ہو گا

جو انہوں نے کیا ہے وہ اس کو اوپر وہی بھگتے گیں

دیریک تامیر کی بات کاٹ کر اسے دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں بولا

دیریک کی بات پر تامیر دانت بھینچتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر سے لگائے

سر جھکا کر اب کی دوسری بات کہتا ہے۔

اور دوسرا آپ کی شادی کی تاریخ فادر سے لینی تھی آج۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ مڑ کر پیچھے شیشے کے آگے

صوفے کے سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے آئی پیڈ کو اُٹھاتے ہوئے کہتاہے۔

میری شادی۔۔؟؟؟ ڈیریک ہنستے ہوئے بات دہراتا ہے

اور بات دہراتے وہ واش روم میں گھس جاتا ہے۔

یہ شادی وادی میرے لیے نہیں بنی ہے ہم عام بشر ہیں جو عاشقی

نہیں دل لگی کرتے ہیں۔۔۔

ڈیریک ہنستے ہوئے بلند آواز میں واش روم میں شاور لیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

جب تک وہ شاور لیتا ہے اس کے روم میں تامیر کی موجودگی میں

گھر کی لیڈی سرونٹس آکر اسکا کمرہ صاف کرتی ہیں۔

وہ اپنے کام میں مگن ایسے کام کرتی ہیں جیسے اس کمرے میں

کوئی ہو ہی نا ڈیریک کی باتیں سنتی ضرور ہیں پر سمجھنے سے قاصر ہوتی ہیں۔

تم تو کسی سے دل لگی بھی نہیں کرتے ہو۔۔۔

تامیر دھیرے سے خود سے کہتا ہے۔

جب تک وہ شاور لے کر آتا ہے تامیر اس کا پورے دن کا شیڈیول

تیار کر چکا تھا اور گھر کی سرونٹس اس

کا روم صاف ستھرا کر چکی تھیں۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ٹاؤل میں ملبوس کمرے میں داخل ہوتا

ہے اور آتے ہی اسی حالت میں وہ اپنے آپ کو ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑے ہو کر شیشے میں دیکھتے ہوئے اپنے بالوں کو

ڈرائیر سے خشک کرتا ہے۔۔

بالوں کو خشک کرتے وہ اپنے ڈریسنگ روم میں جاتا ہے

اپنے چہرے پر کریم لگاتا بالوں کو جیل س سیٹ کرتا ہوا اپنے

پورے جسم پر بوڈی اسپرے کرتا واپس

کمرے میں آتا بیڈ سے کپڑے لیے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

کھڑے ہو کر تبدیل کرنے لگتا

صوفے پر بیٹھے تامیر پر نظریں جمائے ہوئے وہ اس کے خاموش

چہرے کو بڑے غور سے دیکھتا ہے۔۔

جیسے دیکھتے ہوئے وہ خود سوچ میں پڑ جاتا ہے۔۔

l avec to???..

کیا ہوا تمہیں۔۔؟؟؟

تامیر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اب کی بار فرینچ میں پوچھتا ہے۔۔

n, je vérifie juste quelque chose!!!...

نہیں کچھ نہیں بس کچھ دیکھ رہا ہوں۔۔"

تامیر دیریک کو دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے اور جواب دیتے ہی وہ

دوبارہ آئی پیڈ پر نظریں جما لیتا ہے۔۔

vrais-je m'inquiéter à ce sujet??.

کیا مجھے اس کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔۔؟؟

دیریک اب بھی فرنچ میں ہی پوچھتا ہے۔

دیریک مڑ کر تامیر کو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کی بازوؤں کے

کف لنکس بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔

need to worry about that know I'll handle

t"....

تامیر صوفے پر آئی پیڈ رکھے دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے بیڈ سے

اسکا کوٹ اٹھائے اس کو پہناتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں سنبھالنا پڑے گا میرے پاس فضولیات کے لیے وقت نہیں

ہے۔۔

دیریک دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوئے کوٹ پہن کر جوتے پہنتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آج کا شیڈیول۔۔؟ دیریک بیڈ پر بیٹھ کر پوچھتا ہے۔

مینیجرز کے ساتھ میٹنگ ہے اور پھر آپ کا فوٹو شوٹ ہے رات کو فلم

کی شوٹنگ ہے۔۔

تامیر دیریک کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہو کر کہتا ہے۔۔

میٹنگ کینسل کر دو موڈ نہیں ان سب کو صبح صبح دیکھنے کا اور

جو آرہی ہے اسے بھی۔۔"

دیریک کھڑے ہو کر گہری سانس لیتے ہوئے تامیر کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

6 فٹ سے لمبا قد چوڑی کسرتی بدن تھی دیریک کی پر تامیر کے

سامنے وہ پھر بھی چھوٹا لگ رہا تھا۔۔

آہ ہ۔۔۔ہٹو میرے سامنے سے اور کھانا پینا کم کرو دن با دن بڑے

ہوتے جارہے ہو۔۔۔

دیریک کہتے ہوئے فل بوسی انداز میں ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں

ڈالے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلتا ہے کمرے سے نکلتے ہی

اس کے بلکل سامنے سیڑھیاں آتی ہیں۔۔۔

دیریک کے پیچھے پیچھے تامیر آئی پیڈ اٹھائے کمرے سے باہر

نکل پڑتا ہے۔

دیریک پہلی سیڑھی پر ہی پہنچا تھا کہ سامنے سے آتی ہوئی

ادینہ کو دیکھ اس کے قدم وہی رک جاتے ہیں۔۔

یہ آ بھی گئی۔۔؟؟ دیریک کی سانسیں خشک ہونے لگی تھی

اس کو دیکھتے ہوئے

میں نے تمھیں کہا تھا میں نے اس کو نہیں دیکھنا۔۔"

دیریک مڑ کر تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جس کے چہرے کو دیکھنے

کے لیے اسے سر اٹھانا پڑتا ہے۔

دیریک نیچے اور تامیر اوپر جو کھڑا ہوتا ہے۔۔

پہلے تو تم نیچے اترو ساری عزت کا بیڑا غرق کردیتے ہو تم میری کل سے

بھوکے پیاسے تم جم جاؤ گے میرے ساتھ سمجھے۔۔؟؟

دیریک کو اوبسیشن اسکے قد میں بڑے لوگ اس کو سخت زہر لگتے

ہیں نا دولتِ میں اور نا ہی قد میں اس کو اس سے اونچا کوئی

چاہیے تھا۔

میں آلا دین کا چراغ نہیں ہوں جو آپ کے حکم پر اڑتا ہوا ادھر سے

اودھر ٹہلتا پھیروں گا۔اچھا کھاسا بڑا سارا آدمی

ہوں میں کہیں بھی آنے جانے میں وقت لگتا ہے۔۔

تامیر تنزیہ لہجے میں گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے سیڑھیوں

نیچے اترنے لگتا ہے۔۔

تم چاہتے ہو میں تمہیں ننگا کر کے اس فوارہ میں لگے آدمی کی

جگہ کھڑا کرو۔۔؟؟

دیریک تامیر کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتا ہے۔

کیوں بھئی کیا کیا میں نے۔۔؟؟

تامیر مڑ کر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ اپنے لمبے اور چوڑے جسم کا تانہ مارنے کے جرم میں

دیریک پیچھے سے تامیر کی کمر پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آیا بڑا مجھے ننگا کروانے والا جلتا ہے کمینہ میری بوڈی سے

تامیر منہ بسوڑتے ہوئے کھسپساتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے آخری

سیڑھی کے نیچے جا کھڑا ہوتا ہے۔

میں تمہاری جان لے لوں گا سانڈ یوں کھسپسایا مت کرو میرے

سامنے تم۔۔"

دیریک سامنے سے آتی ہوئی اپنی مصیبت کو دیکھتے ہوئے تامیر

سے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

فلحال اپنی جان کی حفاظت کریں آپ کا سر قلم ہونے والا ہے لگتا ہے۔

تامیر ادینہ کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی حال سے باہر نکل کر دیریک کی بلیک کلر کی and New B M W

گاڑی میں

سوار ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔

ادینہ ہاتھ میں فون کو بھینچتے ہوئے غصے میں دیریک کے سامنے

کھڑی ہوئی اس کو گھور رہی ہوتی ہے۔۔

دیریک ادینہ کو دیکھتے ہوئے اپنے منہ میں زباں کو گول

گھوماتے ہوئے گردن ٹیڑھی کیے کولڈ نظروں سے ادینہ کو دیکھنے

لگتا ہے۔۔

ou promised me"...

ادینہ اپنے غصہ کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

d I???...

دیریک آخری سیڑھی سے اترتے ہوئے تلخ انداز میں پوچھتا ہے۔

omise's is not made for me baby

orn to break them into a little little peices

ادینہ کے کندھے کے ساتھ کھڑے ہوئے گردن موڑ کراس کے چہرے کو

دیکھتے ہوئے ہاتھ سے بڑے سے چھوٹا چھوٹا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ave to go baby I need to do work for money

ou know na I don't have parents who can do everything

e I need to do that for my self!!!...

ہنستے ہوئے تنزیہ لہجے میں کہتا ہوئے وہ پل میں چہرے سے

مسکراہٹ غائب کیے ہوئے حال سے باہر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

u you know I love you that's why you're hurting me

srespecting me"....

ادینہ غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہیں اپنا فون زور سے

زمین پر پھینک مارتی ہے۔

ve really is there a something like that in the world??..

دیریک مڑ کر ادینہ کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ere's no love word in my dictionary

st like you stay away..

دیریک ایک قدم ادینہ کی طرف بڑھتا ہے پر رک جاتا ہے سخت

لہجے میں کہتے ہوئے وہ اپنے قدم روک لیتا ہے اور کہتے

ہی واپس مڑ کر باہر جانے لگتا ہے ۔۔

u don't like that word why you're interested in that

ople loves you respect you

hy are you toying with people's emotional.

ادینہ اپنی بات کررہی تھی پر سیدھی بے عزتی وہ

براداشت نہیں کرپاتی دیریک کے سخت لفظ اسے گراکر رکھ دیتے ہیں۔

cause that's I'm....

دیریک مڑ کر ہوا میں دونوں ہاتھ اٹھائے ادینہ کو غصے میں

دیکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

rek Jon...

اپنے نام پر زور دیتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں کو نیچے کرلیتا ہے اور

ادینہ کی طرف بڑھے اس کے قریب آتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ

hat I like I'll everything to have that whether it's a

orld love or maybe someone's"...

t let me Clear one thing you're not that I love in the

tside

orld but I Hate in my world....

ادینہ کے کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں کہتا ہوئے اس کے

کان کی لو چوم لیتا ہے اور اس سے دور ہوتے ہوئے اس کے گال

پر کس کرتا ہے۔

e....

ادینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی پلٹ ک کر کمر سے کوٹ ہٹا کر ہاتھ پینٹ کی جیب

میں ڈالے ہوئے وہ مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

ou need to love me or accept me in your world "D J"

cause I want you I want your power at any cost...

ادینہ گہری سانسیں لیتے ہوئے دیریک کو جاتے دیکھ خود سے کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کے مینشن سے باہر جاتے ہی ادینہ اپنے فوج کو دیکھنے کے لیے

نظریں دوڑاتی ہیں فون پ نظر پڑتے ہی وہ دوڑتے ہوئے جاتی ہے

اور فون اٹھائے کال لگاتے ہوئے حکمانہ انداز میں کہتی ہے۔

llow him if u find someone with him

ve me a call at the spot

kay????....

ادینہ حکمانہ لہجے میں کہتے ہوئے سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہے سیڑھیوں سے

ہی دوسرے فلور سے مینشن کے دوسرے حصے کے راستہ تھا

اندر اور باہر دونوں سے تھا لیکن ادینہ

زیادہ تر یہی پائی جاتی تھی کبھی دیریک کی گڈ بکس میں آنے کے

کیے کبھی دائیگو اس گھر کے سربراہ کی گڈ بکس میں

پر افسوس اس کا ہر انداز ہر کسی کی نظروں میں پانی کی طرح صاف تھا۔

دیریک کے پیچھے اسنے آدمیوں کی فوج لگائی ہوئی ہے اس پر نظر

رکھنے کے لیے اس کے ساتھ کسی لڑکی کو دیکھنے کے لیے

کیونکہ جون خاندان کا رول تھا کوارے لڑکے یا لڑکی کو اس سلطنت

کا حصہ دار نہیں بنایا جائے گا۔

جس کی بھی شادی ہوگی دیریک سے وہ ہی اس خاندان کا حصہ

بنی گی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی جائیداد کا بھی

بنا شادی کے کسی کے ساتھ رشتے میں رہنے کی اجازت نہیں تھی اگر

کوئی اس بات کو ماننے سے انکاری ہوتا ہے تو پوری جائیداد

خاندان کے دوسری اولاد کو دے دی جائے گی۔

اس بات کا دھیان دیریک خود سے زیادہ رکھتا تھا اسے یہ سب

چاہئے بھی اور نہیں بھی وہ سب کچھ چھوڑنا بھی چاہتا ہے

پر اپنے باپ کے کزن کو ادینہ کو اس کا حصّہ دار نہیں

بنانا چاہتا ہے اس لیے وہ ہر لڑکی سے ہر انسان سے دور رہتا ہے

اکیلا رہنا بھی پسند ہے اور وجہ بھی ہے اس کے پاس

سوائے تامیر کے وہ کسی سے باہر کی دنیا میں نظر ملا

کر بات تک نہیں کرتا ہے۔

تامیر بھی کام کے وقت اس کا اسٹینٹ ہوتا ہے اس کا بوڈی گارڈ

ہوتا ہے پر اس کے فری ٹائم وہ اس کا بہترین دوست بھی ہوتا ہے۔

ادینہ کو دیریک ہر حال میں چاہیے دیریک کی ماں کی طرح ایک

کامیاب عورت بننے کے لیے

پر دیریک اس کے ہر وار کو ہر بار ناکام بنا دیتا ہے۔

وہ دوبارہ اپنی ماں جیسی عورت اپنی زندگی میں نہیں چاہتا تھا

اپنے لیے تو بالکل بھی نہیں۔

اس لیے وہ اکیلا ہی رہتا تھا اپنے فلیڈ کے کام کے علاوہ

وہ ہمیشہ عورتوں سے دوری اختیار کیے رکھتا ہے۔۔

وہ نظروں میں رہتا تھا پر کسی پر نظر نہیں ڈالتا تھا اس کی ایک

جھلک خود پر پانے کے لیے ناجانے

کتنے لوگ بے چین رہتے ہیں پر وہ ان کی بے چینی کو ختم کرنے

کے بجائے ہمیشہ بڑھاتا ہی رہتا تھا۔۔

دیریک اپنے کام کے لیے تامیر کے ساتھ مینشن سے باہر نکلتا ہے کہ
اس کے پیچھے گاڑیوں کی فوج آجاتی ہیں۔

جیسے گاڑی کے سائیڈ میرر سے دیکھتے ہوئے وہ استہزیہ
مسکراہٹ چہرے پر سجاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کو شاپنگ پر گئے 4 گھنٹے ہوگئے تھے وہ لوٹی ہی نہیں تھی
اب تک باسیل بھی اپنے یہاں کے کام کے سلسلے میں
وہ لندن کے ہائے کورٹ میں قدم رکھ چکا تھا۔

لندن کے سب سے بڑے جو ملک ہے فیصلے کرتے ہیں ان کے ساتھ ان
ہی کے آفس میں بیٹھے ہوئے باتوں میں مصروف تھا۔

دونوں اچھے طریقے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے ایک ہی

فیلڈ کے دو بہترین لوگ تھے جان پہنچان قریب سے نا سہی پر کام کی

ترقی اور چرچے سے کافی اچھی پہنچان ہو چکی تھی۔

باسیل کے لندن آتے ہی اسے ہائے کورٹ آنے کا پیغام دیا گیا تھا جس پر

وہ پہلے غور نہیں کرتا ہر اب اسے یہ وقت مناسب

لگ رہا تھا اپنی کچھ شاخیں لندن میں پھیلانے کے لیے

e are really really greatful to you that you

me here in your precious time...

لندن کے قابل جج باسیل سے عمر میں 5 سال بڑے اس کو دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

o it's completely fine I also want to come here...

باسیل ابھی کہہ ہی رہا تھا کہ اس کا موبائل بج پڑتا ہے

فون پر ان نون نمبر دیکھ کر باسیل کال نہیں اٹھاتا ہے پر دوبارہ

بجنے پر اس بار وہ اٹھا لیتا ہے۔۔

ہیلو۔۔۔!!!باسیل فون اُٹھاتے ہی غصے میں کہتا ہے۔۔

انکل سنیں۔۔۔!!!دوسری طرف سے روحی کی آواز پر وہ تھوڑا سا

پرسکون ہوتا ہے اور اپنے غصہ کو ضبط کرتا ہے۔

یااللہ خیر۔۔۔

باسیل روحی کی بات سنیں سے پہلے ہی دل ہی دل میں بول پڑتا ہے۔

بولیں۔۔۔"گہری سانس لیتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے۔۔

کیا آپ یہاں آسکتے ہیں م۔۔میں پھنس گئ ہوں۔۔

روحی لڑکھڑاتے ہوئے اپنے اطراف میں نظریں گھوماتے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

کہاں پھنس گئ ہو اب تم۔۔۔؟؟؟

باسیل اپنی شرٹ کا بٹن کھولتے ہوئے باسیل کھڑکی کی طرف بڑھتے

ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

و۔۔وہ۔۔وہ م۔۔میں۔۔۔پ۔۔پولیس اسٹیشن میں حوالات کے

پیچھے پھنس گئ ہوں آپ آکر لے جائیں مجھے

روحی لڑکھڑاتے ہوئے دھیرے دھیرے سے کہتی ہے۔۔

کیاااا۔۔۔؟؟؟

روحی کی بات پر باسیل کو تقریباً ہرٹ اٹیک ہی آگیا تھا

اسے حیران پریشان دیکھ کر جج کی کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص اٹھ

کھڑے ہوتے ہیں۔۔

وہاں کیسے پہنچی پھر کسی کو پیٹ دیا۔۔؟؟

اور وہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟؟

باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول

کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ میں نے اندر سے کبھی باہر کے ملک کی حوالات نہیں دیکھی تھی تو

وہ دیکھنے آئی تھی۔۔۔

روحی چڑتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔۔؟؟؟ باسیل کھڑکی میں ہاتھ رکھے گہری

سانس لیے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

شروع کس نے کی تھی۔۔۔؟؟؟ روحی بھی اب کی بار غصے میں جواب

دیتی ہے۔۔

شاپنگ کرنے جیل میں تھوڑی آئی تھی میں یہ مجھے اٹھا کر لائیں ہیں

روحی جیل کے بالکل سامنے کھڑے کانسٹیبل کو دیکھتے ہوئے

گندا سا منہ بنا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ تو تم نے بھی کیا ہوگا اتنی شریف گو تم بھی نہیں ہو۔۔۔

باسیل سیدھا کھڑا ہو کر کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

م۔۔میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے۔۔۔م۔۔میں تو شرافت سے سڑک پر گاڑی چلارہی تھی اور بس۔۔۔

روحی کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے۔۔

اور بس کیاا۔۔؟؟؟

باسیل تجسس سے پوچھتا ہے۔

گاڑی کے سامنے کوئی آگیا تھا ٹکر ہوگئ تھی اس کی پر وہ زندہ ہے مرا نہیں ہے سچ میں زندہ ہے مرا نہیں ہے۔۔

روحی بینچ سے اٹھ کر گہری سانس لیتے ہوئے بتاتی ہے۔

ماردیتی۔۔۔ماردیتی اس کو بھی میری جان اور مجھے بھی ماردوں آکر

باسیل غصہ میں کہتا ہے اور کہتے ہ پلٹ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے

جج کو دیکھتا ہے جو اسی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

استغفرُللہ۔۔۔یہ کیسی باتیں کررہے ہیں آپ میں نے بھری

جوانی میں بیوہ نہیں ہونا ہے۔۔

روحی واپس بینچ پر بیٹھتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

بس اپنی ہی پڑی ہوئی ہے تمھیں جو تمھارے کرتوت ہیں اس کے بعد

میرا مر ہی جانا بہتر ہے

حد ہوگئی ہے اب بس یہ ہی رہ گیا تھا کہ میں اپنی بیوی کو جیل

سے چھوڑوانے جاؤں گا۔۔۔

باسیل سخت لہجے میں جج سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم روکو آج میں نے تمہارا سوفٹویئر اپڈیٹ نا کیا تو میرا نام بھی

باسیل سکندر نہیں۔۔۔

باسیل غصے میں کہتے ہوئے کال بند کیے کوٹ کی جیب میں ڈال ہی

رہا تھا کہ جج اس کے پاس آ کھڑا ہوتا ہے۔

everything Okay Basil???...

s everything is fine I have to go I need to attend

me urgent work

e'll meet soon inshallah"...

باسیل جج سے ہاتھ ملاتے ہوئے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی وہ ہائے کورٹ سے باہر نکلنے لگتا ہے۔

شام ڈھلنے لگی تھی اندھیرا چھانے لگا تھا اندھیرے کے ساتھ ساتھ

باسیل کا غصہ بھی اس کے سر چڑھنے لگا تھا۔

تم نہیں بچوں گی آج مجھ سے روحی۔۔۔"

باسیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کورٹ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی میں

سوار پولیس اسٹیشن کہ طرف بڑھتے ہوئے جاتا ہے۔

روحی فون پر بات کیے کانسٹیبل کا فون اسکو دے دیتی ہے اور جیل میں

اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وہ باسیل کے غصہ سے

بچنے کی کوشش کرتی ہے ۔

آج تک کی نادانیاں تو ٹھیک تھی لیکن آج جیل میں ہونا اپنی غلطی کی

وجہ سے روحی کو ڈرا رہا تھا باسیل کے ہونے والے رد عمل کا سوچ کر

اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وہ کب سے ٹہل رہی تھی۔۔۔

پکچھ ہی دیر میں باسل پولیس اسٹیشن میں داخل ہوا اس کی آواز

پر روحی جلدی سے جیل کی سلاخوں کے قریب آئے باسل کو دیکھ

رہی تھی۔۔

here's my Wife???...

باسل کے شرٹ کے دو بٹن کھلے پڑے تھے چہرے پر غصہ تھا ا

غصے میں وہ پولیس آفیسر کو اپنا جج کارڈ دیکھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

cle....

روحی دھیرے سے آواز لگاتی ہے پر اس کی آواز باسل تک پہنچ جاتی ہے۔

باسل جھٹ سے روحی کی طرف دیکھتا ہے اور غصے میں دیکھتے

ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

روحی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی طرف

بڑھاتی ہے اور دیورا سے جا لگتی ہے۔۔

باسیل جیل کا دروازہ کھلوائے اندر داخل ہوتے ہوئے روحی پر سخت

نظریں ڈالتا ہے جس کو دیکھتے ہوئے روحی کی

سانسیں خشک ہونے لگتی ہیں۔۔۔

روحی ڈر کے مارے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے باسیل کو

دیکھ رہی ہوتی ہے کہ باسیل اس کے قریب آئے ایک زور سے مکہ روحی

چہرے

کے قریب دیوار پر مارتا ہے جس سے اسی پل اسی کے ہاتھ سے

خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔۔۔

روحی کہ آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی۔۔

میرا دل چاہ رہا ہے ابھی اور اسی وقت تمہاری جان لے لوں

روحی۔۔۔

باسیل دانت بھینچتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔۔

روحی خاموش سی اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

اب سر جھکانے کی کیا ضرورت ہے کرنے سے پہلے سوچا نہیں جاتا

ہے تم سے کچھ۔۔۔؟؟

باسیل غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی دھاڑ پر باہر کھڑے پولیس آفیسر سب اس کی جانب دیکھنے

لگتے ہیں ان میں یاہ وہ شخص بھی تھا جس کا ایکسیڈنٹ

ہوا تھا۔۔

پولیس والے جلدی سے جیل میں آئے باسیل کو روحی سے دور

کرنے لگتے ہیں۔۔۔

روحی سر جھکائے اپنے ہاتھوں میں کوٹ کو مضبوطی سے پکڑے

ہوئے رونے میں لگی ہوئی تھی۔

روحی کو روتا دیکھ باسیل ہو اور غصہ چڑھ رہا تھا۔۔

رونا بند کرو روحی۔۔۔"

باسیل خون بہتا ہاتھ روحی کی طرف بڑھانے لگتا ہے وہ مارنے

لگا ہے اس ڈرامے روحی اس سے دور ہو جاتی ہے۔۔

باسیل اسے ڈرا ہوا دیکھ پل کے لیے خود بھی ساکت ہو جاتا ہے۔

lax sir there's no mistake her we just arrest her to listen

m but now we checked the CCTV footage

suddenly appear in front of her car...

پولیس آفیسر باسیل کے آگے لیپ ٹاپ کرتے ہوئے کہتا ہے باسیل اس

کی بات سنتے ہی روحی سے نظر ہٹاتے

لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔۔

روحی روتی ہوئی آنکھوں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے اسے کراس

کیے جیل سے باہر نکل جاتی ہے اور باہر جاتے ہی اس آدمی کو دیکھتی

ہے جو بے شرموں کی طرح اسے روتا دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔

روحی پر اس کی نظر دیکھ کر روحی کے جاتے ہی پیچھے سے باسیل

جیل سے باہر آتا ہے اور سب پولیس آفیسرز کے سامنے

ایہ زور دار مکہ اس آدمی کے منہ پر دے کر مارتا ہے جس سے وہ

اسی پل زمین بوس ہو جاتا ہے۔۔

on't you dare to look at my wife"....

باسیل زمین بوس ہوئے آدمی کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

d who arrest her???....

باسیل اکیلا ان سب پولیس والوں پر بھاری پڑ رہا تھا ایک تو پولیس

والوں کی غلطی اوپر سے باسیل خود جج کسی کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی

اس کو کچھ بھی بولنے کی۔

aid who arrest her???...

باسیل حلق کے بل دھاڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

e"....

ایک آفیسر کانسٹیبل کے پیچھے سے ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اس کی

آواز پر باسیل اس کی طرف بڑھتا ہے اور راس کے بالکل سامنے

اس کی آنکھوں میں اپنی غصے میں بھری وحشت زدہ آنکھیں

ڈالے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

ck your stuff I'll make sure to distroy your

reer as soon as possible.

کہتے ہی باسیل اس کے یونیفارم پر لگے اس کے نیم ٹیگ پر ہاتھ مارتے

نظر اس کے چہرے پر ڈالے پولیس اسٹیشن سے

باہر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

ahh I'm dead!!!.,.

باسیل کے جاتے ہی پولیس آفیسر گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

s you're"...

پولیس والے ساتھی ہنستے اس کی حالت پر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

ut up and look at him is he alive or Dead??..

آفیسر غصے میں جواب دیتا ہے اس کو اور زمین بوس ہوئے شخص

کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔۔

is breathing...

ساتھی آفیسر اس کی پلس چیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ank God"...

آفیسر گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی کرسی کی طرف

بڑھنے لگتا ہے۔۔

روحی۔۔۔؟؟؟

باسیل پولیس اسٹیشن سے نکل کر اسے اس کی گاڑی کی طرف بڑھتا

دیکھ زور سے آواز لگاتا ہے۔۔

باہر موجود لوگ اس کی ایک دھاڑ پر اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں

پر روحی نا رکتی ہے اور نا ہی پلٹتی ہے اپنے گاڑی میں سوار وہ

پولیس اسٹیشن سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

اس کی گاڑی کو جاتا دیکھ کر باسیل بھی اس کے پیچھے پیچھے اپنی

گاڑی میں سوار باہر نکل جاتا ہے--

روحی کے ذہین میں وہی منظر گھوم رہے تھے اس نے باسیل کا

ایسا رویہ کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا پر آج وہ دیکھ کر اس کا دل بھی رو رہا تھ

سلطانہ بیغم کے علاوہ کبھی کسی نے اس سے اونچی آواز میں

بات بھی کی تھی اور باسیل نے اسے مارنے کی بات تک کہہ دی تھی نا قابل

یقین تھا یہ منظر روحی جے لیے

وہ اپنی سوچوں میں گم سڑک پر اندھیرے میں گاڑی چلاتے

ہوئے آگے بڑھ رہی تھی کہ پیچھے سے اس کی

گاڑی کو کراسس کرتے باسیل اپنی گاڑی اس کے سامنے کے جاتا ہے

اور گاڑی کو ڈرفٹ مارتے ہوئے روحی کی گاڑی کے سامنے

اپنی گاڑی روکے اس کی لائٹس آن کیے روحی کی گاڑی بھی روک چکا تھا۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ مجھے سکون سے جینے دینا ہے یا نہیں۔۔؟

باسیل اپنی گاڑی سے نکلے روحی کی گاڑی کی

طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر روحی ہنس پڑتی ہے۔۔

سکون اتنا ہی پسند تھا ہا کو تو مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہیے تھی

پسند ہوں تو ٹھیک لیکن اب نہیں ہوں تو بھی ٹھیک

روحی اپنی گاڑی سے نکلے گاڑی کے بونٹ کے سامنے کھڑی ہو کر

غصے میں کہتی ہے۔۔

روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے باسیل اس کی گاڑی کے پاس جاتا ہے

اس کی گاڑی کی چابی نکالے وہ گاڑی کو بیچ سڑک پر لوک کر دیتا ہے۔

روحی غصے میں اس کو دیکھتی رہتی ہے۔

اب تم مجھے مزید غصہ دلا رہی ہو اس لہجے میں بات

مت کرو مجھ سے۔

باسیل روحی کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ایک کام کریں آپ مجھے چھوڑنے کے بجائے آپ مجھے چھوڑ ہی دیں

بہت بدتمیز ہوں میں بہت تنگ کرتی ہوں میں آپ کو تو سکون

چاہیے جو مجھ س تو ملے گا نہیں چھوڑ دیں مجھے

روحی باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں اپنی آنسوؤں سے

بھری آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

منہ بند کرلو اپنا ابھی اور اسی وقت ایک اور لفظ نہیں

سنا ہے میں نے۔۔

باسیل بھی روحی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

سنا تو پڑے گا آپ کو باسیل سکندر ہر بار آپ کی من مانیاں بھی نہیں

چلیں گی۔۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

روح خاموش ہو جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ

باسیل روحی کی بازوؤں مضبوطی سے پکڑے ہوئے کہتا ہے۔۔

دھمکی دے رہے ہیں اندر تقریباً مار دہی دینے والے تھے اوراب یہاں

چپ ہو جانے کی دھمکی۔۔۔۔؟؟

روحی کی آنکھوں میں نمی پھر سے بھرنے لگتی ہے۔۔

جو تم نے کسی تھاڈ کے بعد میرا ردعمل اس کے علاوہ اور کوئی

ہوسکتا تھا کیا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کی طرف بڑھنے لگتا ہے اس سے پہلے ہی وہ دور

ہوجاتی ہے۔

ہاں نہیں ہوسکتا تھا لیکن اس کی بھی امید نہیں تھی مجھے آپ سے

روحی روتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

سڑک پر گاڑیاں کراس کررہی تھی جو انہیں دیکھ رہی تھیں پر وہ

دونوں صرف ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

روح بات سنو۔۔۔۔"

باسیل ابھی اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑنے کی

کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے

باسیل کے ہاتھ دیکھتے ہوئے روحی گاڑی کی چابی اس کے ہاتھ

سے لے لیتی ہے۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے باسیل دور سے ہی بات کریں

پیچھے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی گاڑی کے دروازے

کی طرف بڑھتی ہے۔

بٹن سے گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ باسیل اسے کمر سے پکڑ

کر گاڑی کے دروازے سے پن کر دیتا ہے۔۔

ہاتھ بھی لگاؤں گا بلکل نزدیک بھی آؤں گا اگر تم پیچھے گئی تو

تمہارا سانس لینا محال کردوں گا۔۔۔

باسیل کا ایک دم الگ سا ہوزیووو غصیل روپ اب روحی کے سامنے

آرہا تھا باسیل کو ایسے دیکھتے ہوئے روحی کی سانس

لینا تو ویسے ہی محال ہوگئی تھیں۔۔۔

باسیل کو غصہ کسی اور بات پر تھا جو نکل اس وقت روحی پر

رہا تھا روحی کو مزید روتا دیکھ کر باسیل اسے ہاتھ سے پکڑے اپنی

گاڑی میں بیٹھائے اس کی شاپنگ کیے ہوئے بیگز کو لے جا کر

گاڑی میں پھینک دیتا ہے اور خود گاڑی اسٹارٹ کیے وہ

واپس گھر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

دونوں پورے راستے خاموش تھے روحی خاموشی سے گاڑی کی

سیٹ سے پشت ٹیکائے ہوئے وہ کھڑکی سے باہر

دیکھتی رہتی تھی۔

باسیل اس کو خاموش دیکھ کر خود بھی بامشکل سانس لے

پارہا تھا پر وحی کو کچھ بھی نہیں کہتا ہے۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے روحی گھر پہنچتے ہی

باسیل کے اترنے سے پہلے ہی گاڑی سے

نکل کر سامان لیے وہ اندر کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

باسیل گاڑی میں بیٹھے ہوئے روحی کو دیکھ رہا ہوتا ہے پر گاڑی سے

باہر نہیں نکلتا ہے۔۔

روحی اپنے آپ کو کنٹرول کیے مسکراتے ہوئے وہ اپنے گھر والوں سے

جا ملتی ہے۔۔

گھر والوں کے جانے کا وقت ہو گیا تھا روحی اپنے ایک

سوٹ کیس میں ساری شاپنگ بیگ رکھے ہوئے اپنے آپ کو اپنے آنسوؤں

کو ضبط کرتی ہے۔۔

ہاتھ لڑکھڑانے لگ گئے تھے اس کے پر وہ کسی کو محسوس

نہیں ہونے دیتی ہے۔۔

اپنے آپ کو قابو میں رکھنا اس اچھے سے آتا تھا۔

امی یہ بیگ سارا آئمہ کے لیے آپ اسے دیے دینا

روحی گہری سانس لیے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے بولتی ہے۔

اتنا سب کچھ لے آئی باسیل کے کتنے پیسے خرچ کروادیے

ہیں تم نے۔۔؟؟؟

سلطانہ بیغم ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

فکر مت کریں امی ان کے پیسے لوٹا دوں گی ان کو جو مجھ پر خرچ

کیا ہے اور جو میں نے کیا ہے سب لوٹا دوں گی

روحی سر جھکائے بالوں کے پیچھے چہرہ چھپائے کہتی ہے

بیگ بند کرتے ہوئے اس کے آنسوؤں سوٹ کیس پر جاگرتے ہیں۔۔

روحی کہہ کر خاموش ہی ہوئی تھی کہ پیچھے سے باسیل

گھر میں داخل ہوتا ہے۔۔

سب روحی کی بات کو مذاق میں لے جاتے ہیں ہنستے ہوئے بات

ٹال دیتے ہیں صرف روحی باسیل ہی اس کی بات کا مطلب جانتے تھے۔۔

چلو باسیل آگیا ہے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔

فیروز صاحب دروازے میں روحی کے پیچھے کھڑی ہوئے باسیل کو

دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

ہیرا بیگم کی گود میں عالیان کو دیکھ کر روحی بنا باسیل کی

طرف دیکھے وہ مسکراتے ہوئے ہنستے ہوئے اپنے ماں باپ سے جا ملتی ہے۔

ہیرا بیگم سے ملتے ہوئے روحی عالیان کو ان سے لے لیتی ہے۔۔

باسیل گھر والوں کے بیگ لیے گاڑی میں رکھے ہوئے

گاڑی کے پاس باہر جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

روحی سب کو چھوڑنے کے لیے عالیان کا ہاتھ پکڑے اسے

دروازے تک لاتی ہے وہی سے سب کو

رخصت کرتی ہے۔۔

باسیل گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے ایک نظر روحی ہر

ڈالتا ہے پر وہ اس کو نہیں دیکھ رہی ہوتی ہے۔

ٹیڈی بائے بائے کرو سب کو میری جان

روحی سر جھکا کر عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر عالیان ہاتھ ہوا میں کیے لہرانے لگتا ہے۔

سب اس کو دیکھتے ہوئے گاڑی سے ہاتھ لہراتے ہوئے بائے بائے

کیے وہ گھر سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔

اُنہیں جاتا دیکھ کر روحی بھی عالیان کو لیے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

عالیان کو اس کا نائٹ سوٹ پہنائے خود بھی چینج کیے بالوں

کو جوڑا بنائے عالیان کو لیے و بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اسے سلاتے سلاتے

وہ خود بھی کب سوجاتی ہے اسے پتا ہی نہیں چلتا ہے۔

گھر والوں کو چھوڑ کر باسیل واپس آتا یے اپنا کوٹ ہاتھ

میں لٹکائے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے روحی عالیان

کو سوتا دیکھ کر باسیل درد بھری گہری سانس لیے

اپنے لیے ٹراوزر شرٹ لیے وہ واش روم میں گھس جاتا ہے

کپڑوں سمیت وہ شاوٗر کے نیچے جا کھڑا ہوتا ہے

اس کے ہاتھ پر جما ہوا خون پانی کے ساتھ زمین پر پھیلنے لگتا ہے۔

شاور لیے وہ کپڑے چینج کیے بنا بالوں میں ٹاوٗل مارے

باسیل روحی ہے پیچھے آلیٹتا ہے اس کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں

رکھے روحی کی کمر سے سر ٹھکائے وہ بھی اپنی آنکھیں بند

کرلیتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک اور تامیر دونوں شوٹنگ ختم کیے ہوئے ایک ریسٹورنٹ میں

ڈنر کررہے تھے ساتھ ہی ساتھ کان میں بلوتھوتھ لگائے ہوئے

وہ ادینہ کی باتیں سن رہے تھے۔

ادینہ کے فون میں ہیکنگ ایپ انسٹال کیے ہوئے وہ اس کے

ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ پر بھی نظر رکھتے تھے۔

دونوں فرائز کھاتے ہوئے اس کی باتوں کو سن رہے تھے جہاں ابھی اس

مے اس کے پیچھے لگائے ہوئے گارڈز میں سے ایک کو کی تھی۔۔

d you saw him with someone today??..

ادینہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھے ہوئے فون اسپیکر پر کیے

وہ اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

o ma'am we saw him with just his guard"..

گارڈ جو ریسٹورنٹ کے باہر سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

Really..?? not even a single girl???...

ادینہ حیرانگی سے کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑی ہو کر

کمرے کی گیلری کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

s ma'am no girl"....

گارڈز پر یقین کے ساتھ کہتا ہے۔

گارڈ کی بات پر دیریک خوشی سے فخریہ انداز میں چوڑا ہو کر

صوفے پر بیٹھتا ہے اور فراز کے ساتھ کولڈ ڈرنک پینے کے لئے

لبوں سے لگاتا ہے۔۔

ow is this possible is he gay??..

ادینہ عجیب و غریب تاثرات سے پوچھتی ہے۔۔

اس کی بات پر دیریک کے منہ میں گئی ہوئی بوتل فوارہ کی طرح

سامنے بیٹھے ہوئے تامیر کے منہ پر جاگرتی ہے۔۔

یہ۔۔۔یہ مجھے کھسرا سمجھ رہی ہے۔۔؟؟

دیریک بوتل کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے حیرانگی سے تامیر کو

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہاں مجھے بھی یہ ہی لگ رہا ہے۔۔"

تامیر اپنی بازوؤں سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لعنت میری زندگی پر دنیا میری پرسینیلٹی پر مرتی ہے اور یہ مجھے

کھسرا سمجھ رہی ہے۔

دیریک کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے ادینہ کی بات پر۔

لعنت ہی ہو ایسی پرسینیلٹی پر

تامیر اپنی ہنسی دباتے ہوئے بولے دھیرے سے کہتا ہے۔

میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا چڑیل کی شکل کی میرا کردار

مشتوق بنا رہی ہے۔۔

دیریک صوبے سے اٹھ کر غصے میں ریسٹورنٹ کے باہر کھڑے

ہوئے گارڈز کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اب کچھ نہیں ہوسکتا ہے کردار ہوگیا ہے مشتوق ٹھنڈے ہو جاؤ اب

تم اور مبارک ہو نئ پرسنیلٹی سوٹ کرے گی تم پر

تامیر اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے پر دیریک کی شکل دیکھ

کر وہ نہیں کر پاتا ہے اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

محبت کرلیں کسی سے لوگوں نے کردار مشتوق سمجھنا شروع کر دیا ہے

تامیر دیریک کو کھڑا دیکھ کر سر اٹھا کر سنجیدگی سے کہتا ہے

محبت میرے بس کی نہیں ہے

مجھے ذلیل نہیں ہونا کیس کے لیے"

دیریک بوتل کا گلاس اٹھائے ریسٹورنٹ کے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہوئے وہ پھولوں سے سجی ہوئی بالکنی کی طرف

بڑھنے لگتا ہے۔

محبت سکون بھی دیتی ہے۔

تامیر بھی اب دیریک کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بول پڑتا ہے۔

سکون یہ تب دیتی ہے جب یہ ہر چیز سے آزما چکی ہوتی ہے

جب مزید درد نہیں دے پاتی ہے جو بھیک کی طرح سکون دیتی ہے۔

دیریک کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

محبت میں بھیک مانگی تو کیا خاک محبت کی

محبت میں انسان کو خاص طور پر مرد کو ہر طرح سے جھکنا پڑتا ہے

اپنی انا کا قتل کر کے ایک ایسے شخص سے محبت کرنا

جیسے ٹھیک سے جانتے بھی نا ہو محبت تو پھر ہی ہوتی ہے۔۔

تامیر دیریک کے ساتھ بالکنی کی گیلری میں کھڑے ہو کر آسمان کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

مرد محبت نہیں کرتا ہے۔وہ دل لگی کرتا ہے استعمال کرتا ہے

جب دل اور دل کی لگی ختم ہو جاتی ہے وہ چھوڑ دیتا ہے سامنے والے

تب تک کیا احساس رکھتے ہیں اسے زارا فرق نہیں پڑتا ہے

دیریک تامیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم چاہتے ہو میں اپنے لالچ میں اپنی دل لگی میں کسی کو تباہ کروں۔؟

میں لوگوں کو تباہ کیسے کرتا ہوں تم واقف ہو اس سے

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا پتا دل کی لگی اس بار جا ہو سچ میں دل کسی سے لگ جائے اور

زندگی پرسکون ہو جائے۔۔؟؟

تامیر سوالیہ نظروں سے دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے محبت پر اعتبارِ نہیں میں نے محبت کی نہیں تو کیا ہوا

میں نے دیکھا ہے لوگوں کو اس میں خود کو برباد کرتے ہوئے

انسان سے جانور بنتے ہوئے۔جانور سے پاگل کتے کا سفر طے کرتے ہوئے یہ

محبت کچھ نہیں دیتی ہے میں نہیں کروں گا کسی سے بھی محبت

میری دنیا پرفیکٹ ہے۔

میرے پاس پیسہ ہے اور جس کے پاس پیسہ ہوتا ہے اس کے پاس

دنیا ہوتی ہے۔۔۔

دیریک سیدھا کھڑا ہو کر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے گہری سانس

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

پیسہ دنیا دیتی ہے سکون نہیں اور آپ کو پیسے نہیں سکون چاہیے

تامیر اس کی ان الفاظوں کی وضاحت کرتا ہے

جیسے وہ چاہ کر بھی بول نہیں پا رہا تھا۔

سکون۔۔؟؟؟ ایسا اس دُنیا میں کچھ ہے۔۔؟؟؟

دیریک تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔۔

ہاں ہے۔۔"تامیر پر یقین سے جواب دیتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں محبت کروں گا تو مجھے سکون ملے گا۔۔؟؟

دیریک تامیر کی طرف رخ موڑ کر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

سوال کرتا ہے۔۔

ہاں مل جائے گا۔۔۔"تامیر مختصر سا جواب دیتا ہے۔

آگر نا ملا پھر۔؟؟اگر اس نے بھی برباد کر دیا مجھے تو پھر۔۔؟؟

اگر وہ بھی لالچی ہوئی تو پھر۔۔۔؟؟؟

میری دنیا میں لالچ رشتوں سے زیادہ اہم ہیں دیکھا تو ہو گا تم نے

میں ایک اور لالچی انسان کو اپنی زندگی میں لا کر سب

کچھ خود سے تباہ کر دوں۔۔؟؟؟

دیریک بوتل پکڑے ہوئے ہاتھ سے ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی ہوئی

گاڑیوں کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہر شخص ایک جیسا نہیں ہوتا ہے۔۔"دیریک کے ہاتھ سے نظریں

پھیرتے ہوئے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم آج محبت کے وکیل کیوں بنے ہوئے ہو۔۔؟؟

دیریک تھوڑا سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ میں اب آپ کو خوٗش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔

تامیر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نے بہت برداشت کیا ہے جھوٹے رشتوں کو اب آپ کو ایک سچے اور

اچھے خوبصورت رشتے میں دیکھنا چاہتا ہوں

ایک پرسکون زندگی کے ساتھ۔۔۔

تامیر دیریک کے ہاتھ سے اس کا بوتل کا گلاس لیتے ہوئے کہتا ہے

کیونکہ دیریک اس پر گرفت مضبوط کیے اکو

توڑنے کی کوشش میں جڑ گیا تھا۔۔

تامیر کی بات پر دیریک قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے میری

خوشی میرا سکون کسی کی محتاج نہیں ہے۔۔

میں کبھی کسی سے محبت نہیں کروں گا میں نفرت کرتا ہوں اس دُنیا

سے اس دُنیا میں رہنے والے ہر شخص سے

ہر محبت کے اس دعوے دار سے جو محبت کے وعدے کرتا ہے

مرد ہو یا عورت محبت کوئی کسی سے نہیں کرتا یہ جسموں کی حوس

ہوتی ہے جو ایک دوسرے کے قریب کھینچ لاتی ہے

ایک دوسرے کو اور اسے محبت کا نام دیتی ہے۔۔

میں لالچی ہو سکتا ہوں پر میں حوس پرست انسان نہیں ہوں عورتیں

نہیں پسند پر اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ میں

انہیں حوس کی نظر سے دیکھوں

دیریک تامیر کو غصے میں دیکھتے ہوئے اپنی باتوں پر زور دیتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں دنیا کے سامنے نظر اس لیے نہیں اٹھاتا کہ میں کمزور ہوں بلکہ میں

اس لیے نظر نہیں اٹھاتا کیونکہ میں ہر کسی کی بے باک اداروں سے

ان کے ہر نقوش سے واقف ہو چکا ہوں۔۔

نفرت ہے مجھے استعمال کرنے والے لوگوں سے سخت نفرت

اور محبت بھی صرف استعمال کرتی ہے۔

دیریک غصے میں گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

فرض کریں اگر ہوگئی محبت کسی سے پھر بھی جھٹلائیں گے اس کو۔۔؟؟

تامیر بالکل پرسکون انداز میں پوچھتا ہے۔

اس دُنیا میں ایسی لڑکی بنی ہی نہیں ہے جو مجھے خود سے محبت کروا سکے

دیریک تامیر سے نظریں ہٹا کر ریسٹورینٹ کے باہر کی طرف

قدم قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اور اگر کوئی ہوئی اور ہوگئی محبت تو کیا کریں گے۔۔؟؟

تامیر دیریک کو آگے جاتا دیکھ سؤال کر بیٹھتا ہے۔

تامیر کی بات پر دیریک کے قدم رک جاتے ہیں۔۔

کبھی نہیں ہوگی یقین ہے مجھے میں کسی سے محبت نہیں کروں گا

کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔۔

دیریک رک کر دھیرے سے تامیر کی بات کا جواب وہ خود کو دیتا ہے۔

اور کہتے ہی وہ ریسٹورینٹ سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

ہوگئ مجھے تو یقین ہے محبت ہوگی اور جس سے ہوگی اس دن

دنیا دیریک جون کا ایک نیا روپ دیکھی تھی تب اس کی جھکی نظریں

بھی اٹھیں گی اور دھماکے بھی ہونگے۔

تامیر ہنستے ہوئے دیریک کو جاتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی

گہری سانس لیے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔

....

سلطانہ بیغم ہیرا بیغم اور فیروز صاحب سب واپس گاؤں پہنچ چکے تھے

بدر اسے آسلام آباد سے لے آیا تھا۔۔

اب سب حویلی میں آرام کر رہے تھے سب ہی پر سکون نیند سوئے

پڑے تھے۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کمرے میں بیڈ پر عالیان کے ساتھ سویا پڑا تھا رات ہوئی

لڑائی سے روحی نے باسیل کو بلایا تک نہیں تھا اسے ہاتھ تک نہیں

لگایا تھا۔۔

وہ بھی خاموش ہوگئی تھی باسیل کا ایسا سخت سرد رویہ دیکھ

کر اس کے سر پر تو آسمان گر پڑا تھا جو اس کے وجود کو کرچیوں میں تبدیل کر رہا تھا پر وہ خود کو ضبط کیے ہوئے تھی۔۔۔

روحی صبحِ صبح تیار ہوئی اپنا فون بھی گھر پر چھوڑے ٹیکسی میں وہ گھر سے باہر جا چکی تھی۔۔

اس وقت وہ ٹیکسی میں سوار اسی ہائے کورٹ کے سامنے تھی جہاں کل رات باسیل تھا۔۔

am we arrived"...

ڈرائیور روحی کو پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی آواز پر روحی جلدی سے اپنے اطراف میں دیکھتی ہے۔

h.. wait here for me I'll be back in few minutes"..

روحی ڈرائیور کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اپنا بیک بیگ لیے وہ

گاڑی سب باہر نکل کر سیڑھیوں پر چڑھنے سے پہلے کچھ پہل وہی ٹھہر کر

اس کو دیکھتی ہے۔۔

سفید کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس پیروں میں پینسل ہیل

پہنے ہوئے سفید کوٹ پر مسٹرڈ کلر کا ایک لونگ کوٹ اوپر سے

پہنے ہوئے روحی گاؤں کی ایک چل بل لڑکی سے ایک قابل اور سیریس

لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے ایک

روم کی طرف بڑھتی ہے جو کورٹ میں داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ کے

طرف آتا ہے۔

i Roohi"...

روحی جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولتی ہے سامنے کھڑا شخص

خوشی سے مسکراتے ہوئے ہوا میں ہاتھ بلند کیے

کہتا ہے۔

روحی اسے ایک نظر کولڈ نظروں سے اسے دیکھتی ہے اور

آگے بڑھتے ہوئے وہ کندھے سے بیگ اتار کر

ٹیبل پر پھینک مارتی ہے۔

dn't I tell you don't do anything when

y husband come???...

روحی بیگ ٹیبل پر پھینکے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے غصے میں

پوچھتی ہے۔

h you get that??...

سامنے کھڑا لڑکا سر جھکا کر کہتا ہے۔

ut up just close your mouth...

روحی غصے میں حلق کے بل دھاڑتے ہوئے سامنے کھڑے ہوئے شخص

کو غصے میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

ریلیکس روحی۔۔۔"روحی کے پیچھے سے شیزا دروازے سے اندر

داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

تم جانتی تھی۔۔؟؟ روحی سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔!!"شیزا پرسکون سا جواب دیتی ہے۔

میں نے منا کیا تھا کہا تھا نا پیپرز کے آؤں گی پولیس اسٹیشن سے

میں پھر میری گاڑی سے اس آدمی کا ایکسیڈنٹ کیوں کروایا۔۔؟؟؟

روحی شیزا سے سخت لہجے میں پوچھتی ہے۔

یہ کام ہے روحی اس فیلڈ کا حصہ بنا ہے تو ایسی مشکلات کا

سامنا کرنا پڑے گا۔۔

شیزا پرسکون سا جواب دیتی ہے اور روحی کے ٹیبل پر

پھینکے بیگ کی طرف دیکھتی ہے۔

بھاڑ میں گئی تمہاری فیلڈ شیزا میں نے تمہارے کہنے پر تمہاری مدد

کی اور کرتی آرہی ہوں پچھلے ایک سال سے

پر تم نے مجھے صرف استعمال کیا ہے باسیل کی موجودگی میں

مجھ یہ سب کروانے کا کیا مقصد تھا تمہارا۔۔؟

روحی شیزا کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مقصد صرف اِتنا تھا کہ ہم تمہارے ارادے دیکھ سکے

کہ تم اب اپنے شوہر کی موجودگی میں ہمارا ساتھ دو گی یا نہیں۔۔؟؟

نہیں۔۔۔"شیزا کی بات مکمل ہوتے ہی روحی بول پڑتی ہے۔

میں نہیں دوں گی شاید تم بھول رہی ہو میری بات میں یاد کروادیتی

تم جب ایک سال پہلے آئی تھی میرے ساتھ رہنے

تب ڈیل کیا ہوئی تھی۔۔

روحی شیزا کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ ہی نا کہ میں باسیل کے آنے سے پہلے تک اس فیلڈ میں

تمہاری مدد کروں گی اور۔۔۔۔

اور اس کے پیسے لوں گی۔۔"

شیزا روحی کی بات کاٹ کر خود بول پڑتی ہے۔

ظاہر ہے جب محنت اور رسک ہو گا تو اس کی قیمت بھی ہو گی

روحی واپس پیچھے کی طرف بڑھتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے

شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل کے آنے کے بعد میں کچھ نہیں کروں گی یہ میں نے صرف کہنے

کے لیے نہیں کہا تھا۔۔

میں یہاں تک ہی مدد کر سکتی تھی اب میں اپنا گھر اپنے مزے کے

لیے اور پیسوں کے لیے خراب نہیں کرنا چاہوں گی

ویسے بھی بہت جلد میں پاکستان جارہی ہوں تو یہ آخری کیس تھا

تمہارا جس پر میں نے تمہاری مدد کی اب اور مزید کچھ بھی نہیں۔۔

روحی ٹیبل پر پڑے بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

وہ باہر کہ جانب بڑھنے لگتی ہے۔

ڈیل کا ٹائم ختم نہیں ہوا ہے ابھی۔۔،"

شیزا بلند آواز میں کہتی ہے۔

وہ تو ہوگئی ہے کہ رات اسی پل جب تم نے مجھے باسیل کے سامنے

ایکسپوز کرنا چاہا۔۔۔

روحی مڑ کر شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایک بات بتانی بھول گئی میں۔۔"

روحی کہتے ہوئے واپس پلٹ کر شیزا کے پاس آتی ہے اس کے کوٹ

کے کالر کو ٹھیک کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔

جو ارادے بنا رہی ہو ترک کردو باسیل پر اب کی بار نگاہ بھی مت ڈالنا

کیونکہ نا تو ہم اب گاؤں میں ہیں اور نا ہی تم میری مہمان

گاؤں میں رشتوں میں بندھی ہوئی تھی مجبوراً تمہیں عزت دینی پڑتی تھی

لیکن اب کی بار تم مجھ سے واقف ہو حشر کروانا ہو تو باسیل کی

طرف ضرور قدم بڑھانا اب کی بار نا رعایت ہوگی اور نا ہی

کم ظرف لوگوں کی عزت

باسیل میرے تھے اور ہمیشہ میرے ہی رہیں گے ہمارے درمیان

آنے والے ہر شخص کو حشر نشر کر دوں گی میں اب کی بار

ایک ہی کہانی بار بار نہیں دہراؤں گی۔۔

"باسیل میرے ہیں بات ختم۔۔۔"

روحی شیزا کے کالر کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے غصے میں

کہتی ہے۔

تمہیں اب بھی یقین نہیں ہے کہ مجھے اب وہ نہیں چاہیے۔

شیزا اپنے کالر کو سیٹ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ان کے معاملہ میں مجھے کسی پر یقین نہیں ہے۔۔

صرف یقین ہے تو اس بات پر باسیل میرے شوہر ہیں جو مجھے جان

سے زیادہ عزیز ہیں۔۔۔

روحی شیزا کی آنکھوں میں مسکراتے ہوئے دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

خدا حافظ۔۔"روحی کہتے ہی مسکراتے ہوئے باہر نکل جاتی ہے۔

روحی کو جاتا دیکھ کر شیزا بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر چل پڑتی ہے۔۔

اووو ناٹنکی ہو گیا غصہ ختم۔۔۔؟؟

شیزا کورٹ کے پیکر کے ساتھ ٹیک لگائے روحی کو پہلی سیڑھی پر

کھڑے دیکھتی ہوئی پوچھتی ہے۔۔

ابھی کہاں وہ جس کا ہے اسی پر جب تک نہیں ملے گا سکون کہاں آئے

گا مجھے۔

روحی معصوم سی شکل بنائے مڑ کر شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل سے لڑائی میں کب تک مجھے پیسنے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔؟؟

شیزا کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتی ہے۔۔

کب تک مجھے ان کی کسی نئی محبوبہ کا نام نہیں پتا چلتا ہے تب تک

میں تمہیں اس میں پیسوں گی۔۔

روحی دونوں کوٹ کمر س ہٹائے کمر پر ہاتھ رکھے ایک ائیبرو

اُٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں اس کی نئی محبوبہ کے انتظار میں ہو اور اگر اس کا الٹا ہوگیا تو۔۔؟؟

شیزا روحی کے سامنے اس سے دو سیڑھی اوپر کھڑی ہوئی

پوچھتی ہے۔

مطلب۔۔؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ میری جان کیا پتا آپ کا کوئی عاشق اب نکل آئے

جس طرح کی قیامت تم اب لگنے لگی ہو

باسیل کیا میری خود کی نیت کبھی کبھی تم پر خراب ہو جاتی ہے۔

شیزا روحی کو سر سے پیر دیکھتے ہوئے

آہیں بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

پر افسوس تم صرف آہیں ہی بھر سکتی ہو یہ لڑکی الریڈی بکڈ

ہو چکی ہے کسی کے لیے

اور جس کے لیے ہوئی وہ مجھے مجھ سے زیادہ عزیز ہے۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے واپس جیسی ہی مڑتی ہے شیزا اس کا

ہاتھ پکڑ کر اس کو روک دیتی ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟ روحی ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مڑو مت تصویریں لے رہا ہے کوئی۔۔"

شیزا ٹیکسی کے آگے کھڑی کالی گاڑی میں سے کیمرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کی بات پر روحی گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھنے

لگتی ہے پر شیزا روک دیتی ہے۔

پر پھر بھی روحی کی سائیڈ پروفائل کی تصویر لے لی جاتی ہے۔

روکو۔۔۔"شیزا کہتے ہوئے گارڈز کو گاڑی کی طرف بڑھنے کا اشارہ

کرتی ہے اور خود بھی دوڑتے ہوئے جاتی ہے۔

روحی پرسکون سی کھڑی دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے

اپنے سامنے کے مناظر دیکھنے لگتی ہے۔

یہ سب اس کے لیے پہلی بار نہیں تھا وہ پہلے بھی کہیں بار یہ مناظر

دیکھ چکی تھی۔۔۔

شیزا کو گارڈز کے ساتھ آتا دیکھ گاڑی میں سوار لوگ فل اسپیڈ میں

وہاں سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔

روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے اب کی بار نیچے اُترنے لگتی ہے۔۔

چلے گئے ہیں ریلیکس۔۔"روحی شیزا کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہے

تھے کون یہ کہیں وہ ہی تو نہیں جس نے کل رات تمہارے

پیچھے آدمی بھیجا تھا وہ ایکسیڈنٹ والا۔۔۔"

شیزا روحی کو یاد دھیانی کروانے لگتی ہے۔

وہ تم نے نہیں بھیجا تھا۔۔؟؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

نہیں ہم لوگ کیوں بھیجیں گے۔۔؟؟

شیزا کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اسی کے کام ہونگے جو نہایت چاہتے یہ کیس ری اوپن ہوئے

شیزا نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

کیس ہے کس کا یہ۔۔؟؟؟ روحی شیزا کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

تم نے اسٹڈی بھی نہیں کیا ابھی تک۔۔؟؟

شیزا حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔رات کو کرتی ہوں پر باسیل سے لڑائی ہوگئی تھی تو دماغ خراب

ہوا پڑا تھا کچھ بھی نہیں دیکھا اور ابھی بھی ان کے

اٹھنے سے پہلے میں یہ لے آئی۔۔

روحی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ جرمنی کے س سے امیر خاندان کا کیس ہے

ایک کرسچن فیملی کا

جون خاندان کا کیس "

شیزا روحی کو دیکھتے ہوئے اسے بتاتی ہے۔۔

آہ ہ۔۔۔رہنے دو رہنے دو مجھے نہیں جاننا مجھ سے اپنا چھوٹا سا خاندان

نہیں سنبھالا جاتا ہے کسی اور کے خاندان کے بارے میں

جاننے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے۔۔

روحی شیزا کی بات کاٹتے ہوئے بول پڑتی ہے۔۔

میں گھر جا رہی ہوں باسیل ٹیڈی اٹھ گئے ہونگے دونوں باپ بیٹے بھوکے

ہونگے ایک ماں اور بیوی کی زمہ داریاں بھی پوری کرنی ہیں

پھر کوئی اور کام۔۔۔"

روحی ٹیکسی کو اپنی طرف انکا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا سنو۔۔؟؟ شیزا اسے گاڑی کا دروازہ کھولتا دیکھ کر بولی

آج شام کو ہم سب تمہارے گھر آئیں گے کھانے کا انتظام کرلینا

اور۔۔۔"

شیزا کہتے کہتے رک جاتی ہے اور روحی کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

اور کیا۔۔؟؟ روحی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تھوڑی سی ہیلپ بھی چاہیے مجھے تمہاری۔۔"

شیزا دھیرے سے کہتی ہے۔۔

کیس کے سلسلے میں۔۔؟؟ روحی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

نہیں شادی کے و۔۔سہ میں نے شادی کا ارادہ کر لیا ہے دو دن میں

میرا بندہ آنے والا ہے تو پھر شادی کرنی ہے میں نے۔۔"

شیزا شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں شادی مت کرو زندگی عذاب ہو جائے گی

پھر تم میری طرح پاگل ہو جاؤں گی اور میں بھی تو تم سے لڑ نہیں

پاؤں گی پھر۔۔۔"

روحی شیزا کو بازوؤں سے پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اوہووو لڑتی رہنا تم مجھ سے تمہاری لڑائی کے چکر میں کرواری

مر جاؤں گی ایسے۔۔"

شیزا اپنے آپ کو روحی کی بازوؤں سے آزاد کرواتے ہوئے کہتی ہے۔

چل ٹھیک ہے شام کو آجا گھر میں اچھے سے ڈنر کا اہتمام کردوں گی

تیرے لیے کیا یاد رکھے گی مہرین کو اور ان کے میاں کو بھی لے آنا

ٹیڈی ہو مس کر رہے ہونگے وہ بھی

روحی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

بائے۔۔"شیزا کہتے ہی واپس کوٹ میں چلی جاتی ہے اور روحی بھی گھر کی

طرف بڑھتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

زور لگالو بھالوں کھانے اور سونے پر زور لگتا ہے تمہارا بس

باسیل نیچے حال میں کیچن کی سید میں دائیں جانب موجود بنے ہوئے

کمرے میں ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے ڈمبل اٹھائے وہ

پل اپس کررہا تھا باسیل کی گود میں اس کے پاس عالیان اس کے

ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈمبل کو ہاتھ لگائے اس کے

ساتھ ساتھ پل اپس کررہا تھا۔۔

باسیل ہنستے ہوئے عالیان کے ساتھ لگا ہوا تھا کہ روحی گھر میں داخل

ہوتی ہے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر روحی کی نظر سیدھا

باسیل اور عالیان پر جاتی ہے۔۔

باسیل کو سرسری سی نظر دیکھ کر روحی اپنا لونگ کوٹ اتارے

صوفے پر پھینکے وہ سفید کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے

کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

باسیل روحی کو آتا دیکھ اسے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے ہاتھ میں پکڑے

ہوئے ڈمبل وہی اسی پوزیشن میں وہ کافی دیر پکڑے

رہتا ہے۔

روحی کوٹ کے بٹن جیسے ہی کھولتی ہے اس نے انر جرسی کی

وائٹ بنا بازوؤں کی شرٹ پہنی ہوئی تھی وہ اس کے جسم کے ساتھ لگی ہ

تھی۔

باسیل کی تو سانسیں ہی روکنے لگی تھی روحی کو ایسا اس نے

کبھی نہیں دیکھا اب دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔

ماما۔۔"عالیان روحی کو دیکھتے ہوئے بینچ سے اتر کر روحی کی طرف

دوڑتے ہوئے جاتا ہے۔۔

روحی عالیان کو آتا دیکھ کر جھک کر زمین پر گڈھنوں کے بل

بیٹھے ہوئے عالیان کو اپنی باہوں میں اٹھا لیتی ہے۔

روحی سرسری سی نظر باسیل پر ڈالتی ہے اس کی نظر اپنی طرف اٹھتی

دیکھ باسیل کے ہاتھ سے ڈمبل چھوٹ جاتا ہے۔

اور نظریں بھی جھک جاتی ہیں۔

روحی عالیان کو گود میں اٹھائے اپنے ساتھ کمرے سے باہر لے جاتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی باسیل اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہری سانس

لیتا ہے جیسے ہو اسے ناجانے کب سے روکے ہوئے تھا۔۔

کچھ کھایا آپ نے۔۔؟؟ روحی عالیان سے پوچھتے ہوئے اسے کیچن

کے سامنے ٹیبل پر کے جا کر بیٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

دودھ۔۔"عالیان مختصر سا جواب دیتا ہے۔

دودھ پیا ہے۔؟؟ روحی اپنا وائٹ کوٹ اتارتے ہوئے پوچھتی ہے۔

عالیان ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

اب کیا کھاؤ گے۔۔؟؟ پر اٹھا۔۔؟؟ یا پھر فروٹس۔۔؟؟

یا پھر آپ کے اوٹس۔۔؟

روحی کیچن میں جائے بالوں میں جوڑا بناتے ہوئے جوڑے کو چیچ

سے بند کرتی ہے.

روحی جوڑا بنا رہی ہوتی ہے کہ باسیل کمرے سے نکل آتا ہے

ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے وہ عالیان کے پاس پڑی پانی کی بوتل سے

پانی گلاس میں ڈالے ہوئے وہی کیچن کے سامنے والی کرسی کھینچ

کر پانی کا گلاس لبوں سے لگائے روحی کو اسے ان کپڑوں میں ملبوس

بنا پلک جھپکائیں مسلسل دیکھنے لگتا ہے۔۔

روحی کو باسیل کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا تھا وہ عالیان

سے باتیں کرتے ہوئے فریج سے ناشتے کا سامان نکالنے لگتی ہے۔۔

وہ جیسے ہی شیلف کی طرف آتی ہے باسیل کو دیکھتے ہوئے روحی کے قدم رک

جاتے ہیں پر روحی باسیل کو آگنور کرتے ہوئے وہ

ناشتے بنانا شروع کرتی ہے۔

باسیل گلاس ٹیبل پر رکھے عالیان کا رخ اپنی طرف کرتے

اس کے ہاتھ میں کھالی پانی کی بوتل پکڑائے باسیل

کیچن میں روحی کے پاس جاتا ہے۔

جو فریج سے دودھ نکالنے گئی تھی باسیل اس کے پیچھے کھڑے

ہوکر اسے پیٹ سے پکڑ کر پہلے اپنے سینے سے لگائے وہ

فریج کا دروازہ بند کرتے ہوئے

روحی فریج سے پن کر دیتا ہے۔

باسیل۔۔۔؟؟ روحی غصے میں کہتی ہے اور کہتے ہی گردن

موڑ کر عالیان کو دیکھتی ہے۔

روحی کی نظر عالیان پر جاتی ہے اور باسیل کی اس گردن پر

اس کے کندھے پر ایک اسٹریپ تھی چوڑی تھی پر زیادہ نہیں

جو اس کی شرٹ کی ہوتی ہے ۔

یہ کیا کررہے ہیں۔۔؟؟

باسیل کے لبوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے

ہوئے تلملاتے ہوئے کہتی ہے۔

وہی میری جان جو تم مجھ سے کروانا چاہتی ہو وہی کررہا ہوں۔

باسیل اس کی گردن پر انگلی پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی ہوں چھوڑیں مجھے ابھی اور اسی وقت

روحی باسیل کی قید سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل کی

گرفت اتنی ہی اس کے کمر پر مضبوط ہونے لگتی ہے۔۔

ابھی تو صرف ایک ہی کس کیا ہے ابھی سے چھوڑدوں۔۔؟؟

باسیل روحی کی کمر پر گرفت اور مضبوط کرتے

روحی کو اپنے سینے سے لگائے وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے

ہے۔۔

باسیل مت کریں چھوڑیں مجھے۔۔۔۔"

روحی اس کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس

کرتے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے دور

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آگر نہیں چاہتی کہ میں ایسے تمہارے قریب آؤں تو یہ کپڑے

نہیں پہننے چاہیے تھے تمہیں۔۔۔!!

باسیل اس کی اسٹریپ کو اپنی انگلی سے پکڑتے ہوئے کندھے

سے نیچے کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔

اب میں کپڑے بھی آپ کی مرضی سے پہنو گی۔۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرتے ہوئے غصے کہتی ہے۔

میرے سامنے کمرے میں تو انہیں پہننے کی ضرورت نہیں ہے پر کمرے سے باہر دھیان رکھنا چاہیے نا۔۔"

میری نیت خراب ہونے لگتی ہے تم پر پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

باسیل دونوں ہاتھ کمر پر باندھے روحی کو مسکراتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی نیت تو پہلے ہی خراب ہے مجھ پر اب میرے کپڑوں کو

وجہ مت بنائیں اس کی۔۔۔

روحی فریج سے دودھ لیے چولہے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

نیت تو میری پہلے دن سے ہی خراب ہے تم پر اب 4 سال

کے فاصلے نے اس کو حد سے زیادہ بڑھا دیا ہے

اب کیا میں کیا کروں۔۔۔

باسیل چلتے ہوئے روحی جے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے اس کے

کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔۔

کیچن سے باہر نکلیں۔!!روحی چاقو اسٹینڈ سے چاقو نکال کر

باسیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مار ڈالو گی مجھے۔۔۔؟؟؟ باسیل روحی کے نزدیک آتے ہوئے

کہتا ہے۔

اب مزید قریب آئے تو یہ بھی آپ کے قریب آ جائے گا۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

باہر جائیں۔۔۔"روحی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔

سوری۔۔۔!!!باسیل روحی کی بڑی بڑی گرین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجی

سے

کہتا ہے۔۔

باسیل جائیں۔۔۔"روحی حکمانہ انداز میں کہتی ہے۔۔

معاف نہیں کرو گی۔۔۔؟؟؟

باسیل روحی کو غصے میں دیکھ دھیرے سے پوچھتا ہے۔

نہیں۔۔!!!روحی گہری سانس لیے کہتی ہے اور دوبارہ اپنے کام میں مصروفِ

ہونے لگتی ہے۔۔۔

وہ بس ہوگیا تھا میرا ایسا ارادہ نہیں تھا۔

باسیل اپنی صفائی پیش کرتا ہے جبکہ اس کی باتوں پر روحی اسے

گھور کر دیکھتی ہے۔۔

میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے۔۔؟؟

روحی سخت لہجے میں پوچھتی ہے۔

تمہیں صفائی پیش کرنا ضرور ہے لڑ لو بے دل مت مت ہو مجھ سے

باسیل روحی کی بازوؤں پکڑ کر اس کا رخ

اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

میری اتنی فکر وجہ۔۔۔؟؟؟ روحی بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

بیوی ہو اس سے بڑی وجہ بھی کوئی ہو سکتی ہے۔

بیوی تو میں کل رات بھی تھی آپ کی تب تو یہ یاد نہیں آیا تھا

جب اتنے لوگوں کے سامنے چیخ کر میری جان لینے کا کہہ رہے تھے۔

باسیل کی بات کاٹ کر روحی نم آنکھوں سے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

جانتا ہو زیادہ بول گیا تھا احساس ہورہا ہے نا مجھے اب

باسیل سر جھکاتے ہوئے کہتا ہے۔

سر مت جھکائیں آپ باہر جائیں باسیل مجھے عالیان کے لیے

ناشتہ بنانا ہے ہماری لڑائی میں اپنے بچے کو بھوکا نہیں رکھ سکتی ہوں۔

روحی اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے چولہ پر دودھ چڑھاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

میرا بھی تو ہے اپنا اپنا کہتی رہتی ہے بس۔۔

باسیل بڑبڑاتے ہوئے کیچن سے باہر نکل کر عالیان کو ٹیبل سے ایک

بازوؤں میں اٹھائے اسے اپنے ساتھ صوفے پر لے جاتا ہے۔۔

سنو۔۔۔۔؟؟؟

تمہاری ماں ناراض ہے مجھ سے منانے میں مدد کرو گے۔؟؟

باسیل صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے عالیان کو بلی کی طرح ایک بازوؤں

میں پکڑے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں۔۔۔!!!!عالیان کو تو جیسے مل رہے تھے وہ ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

گندی اولاد ویسے تو بولتے نہیں ہو بولتے ہو تو سیدھا انکار

ایسا بولتے ہو۔۔

باپ ہوں تمہارا تھوڑی سی تو مدد چاہیے تمہاری۔۔۔

باسیل عالیان کو صوفے پر کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔۔"

عالیان کہتے ہی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور صوفے کی بیک سے پشت

ٹیکاتا ہے۔۔۔

کیوں تمہارا بل آتا ہے۔۔؟؟

باسیل عالیان کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کی طرف رخ

موڑے عالیان کے ساتھ ساتھ روحی کو بھی

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بابا گندے انکل ہیں۔۔۔!!عالیان دھیرے سے بڑبڑاتے ہوئے بولا

اوئے دو فٹ کے اوگتے ہوئے پودے آنکل میں صرف تمہاری ماں کے

لیے ہوں شرفت سے میری بات مان جاؤ ورنہ آئیس کریم بند کردوں

گا میں تمہاری

باسیل حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔۔

باسیل کی آوازیں روحی کو کیچن میں صاف سنائی دے رہی

تھیں جس پر و اپنے غصے کو کنٹرول کررہی تھی۔۔

عالیان کے معاملے میں وہ خود بہت پوزیوو تھی اس نے سامنے اس

کا خود کا باپ ہی کیوں نا ہو کوئی غصے میں اس سے

بات نہیں کرسکتا ہے پر خود بھی اس کے باپ سے غصے میں ہے تو

کچھ کہتی نہیں ہے بس غصے کو کنٹرول کرتی ہے۔۔

کردیں آپ ماما لادیں گی مجھے۔۔۔

عالیان گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

عالیان کی حرکت پر باسیل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

تمہاری ماں بھی میرے بینک پر ہی ڈاکا ڈالتی ہے

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے۔۔

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں۔۔۔!!!ماما کے پاس بہت پیسہ ہے ماما امیر ہیں۔۔

عالیان سر اٹھا کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہیں۔۔۔؟؟؟ لوگوں کو مارنے کی سپاریاں تو نہیں لینے لگ گئی ہے

ویسے بھی گنڈی بننے کا بہت شوق ہے اس کو۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے عالیان سے نظریں ہٹائے کیچن میں ہاتھ میں چاقو

پکڑے چھوٹی چھوٹی آنکھیں باسیل کو ہی دیکھتی

ہوئی روحی کو دیکھتا ہے۔۔

باسیل کو آج پہلی بار سچ میں کسی سے ڈر لگا تھا روحی کو

اس روپ میں دیکھے باسیل کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں

ماتھے پر ٹھنڈے پسینے بھی آنے جگ گئے تھے۔۔۔

e's Dangerous.....

میری بیوی تو خطرناک لڑکی ہے میں تو ایسے معصوم سمنج ہے رہا تھا۔

انکل ڈرے مت ماما اچھی ہیں۔۔"

عالیان باسیل کے حیران پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اووو۔۔اہوووو اماں کے لگتے۔۔۔

چلو اٹھو جا کہ پہلے ماما کا غصہ ٹھنڈا کرتے ہیں پھر کچھ

اور کریں گے۔۔۔"

کیا کروں میں۔۔"عالیان کھالی ہاتھ باسیل کے آگے بڑھاتے ہوئے

معصوم سی شکل بنائے معصومیت سے پوچھتا ہے۔

اس ہاتھ میں اپنی ماما کا ہاتھ جا کر پکڑو اور اسے اوپر کمرے میں

لے کر جاؤں۔۔۔۔"

باسیل عالیان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

مجھے کیا ملے گا پھر۔۔۔؟؟؟ عالیان صوفے سے الٹا ہو کر اترتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔۔

مفت میں کر دو۔۔۔!!باسیل سر بلکل جھکائے چھوٹے سے

عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ماما کہتی ہیں مفت میں کچھ نہیں کرنا چاہیے۔

عالیان روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باپ کے لیے تو کرسکتے ہو اور لالچ برے برا ہوتی ہے ایسے لالچ

نہیں ہیں پہلے کام پورا کرو پھر تمہیں چھوٹی سی گاڑی

BMW

والی لا کر دوں گا اب جاؤ مناؤ اس کو پہلے۔۔۔

باسیل عالیان کو کیچن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے اور خود کمر پر ہاتھ

باندھے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

عالیان بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے کیچن میں روحی کے پاس

جاتا ہے روحی ناشتے میں مصروف عالیان کو آتا ہوا نہیں

دیکھ پاتی ہے عالیان اس کی ٹانگ کے پاس آکر اس کی ٹانگ پر ہاتھ

مار کر اسے اپنے ہونے کا احساس کرواتا ہے۔

ٹیڈی کیا ہوا۔؟؟؟ روحی فوراً سر جھکا کر پوچھتی ہے۔۔

ماما ہاتھ دیں۔۔۔"عالیان اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے ہاتھ کا کیا کرنا ہے۔۔؟؟

روحی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو کہیں لے کر جانا ہے۔۔"

عالیان کیچن سے باہر روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے کر جاتا ہے

باہر نکلتے ہی روحی کی نظر باسیل پر پڑتی ہے

جیسے دیکھ وہ سمجھ جاتی ہے۔۔

باسیل دونوں ہاتھ کمر پر باندھے کندھے اچکاتے ہوئے روحی کو

دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

سیڑھیوں کے سامنے کھڑا ہوکر عالیان سیڑھیوں سے اوپر

دیکھتا ہے۔۔۔

ماما۔۔؟؟؟ عالیان کی آواز پر روحی کی نظریں باسیل سے ہٹتی ہیں

اور عالیان پر آتی ہیں۔۔

روحی سیڑھیاں دیکھ کر عالیان کو گود میں اٹھانے ہی

والی ہوتی ہے کہ باسیل پیچھے سے آکر عالیان کو گود میں اٹھائے

روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ سیکنڈ فلور پر لے جاتا ہے۔

روحی باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے تجسّس سے اپنے

اطراف میں دیکھتی ہے۔

آس پاس کچھ نا دیکھ کر روحی مایوسی کا منہ بنائے کمرے میں

جیسے ہی داخل ہوتی ہے اس کی آنکھیں کھولی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔

پورے کمرے کو مکمل تبدیل کردیا گیا تھا فرش پر گلابوں کی پتیوں سے

اس کے لیے سوری لکھے ہوئے ہر طرف پھولوں کی خوشبوؤں مہک

رہی تھی کمرے کا پورا نقشہ تبدیل کر دیا گیا تھا۔۔

روحی کی تو آنکھیں کھلے کی کھلی رہ گئیں تھیں اپنے سامنے کے خوبصورت

مناظر کو دیکھتے ہوئے

باسیل کمرے میں آتے عالیان کو نیچے اتارے اس کے ہاتھ میں گلاب

کا پھول پکڑائے ہوئے ایک پھول وہ خود اپنے ہاتھ میں پکڑے

روحی ے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کمرے کا نظارہ دیکھتے ہوئے روحی کچھ قدم آگے کی طرف بڑھاتی

ہے اور پھولوں سے لکھے ہوئے سوری پر جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

روحی گہری سانس لیے جیسے ہی پیچھے مڑتی دونوں باپ بیٹے ایک ایک

ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے دوسرے ہاتھ سے روحی

کی طرف پھول بڑھائے ہوئے کھڑے تھے۔۔

سوری۔۔۔"باسیل اور عالیان دونوں ایک ساتھ روحی کو دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

باسیل نے اسے منانے کے لیے لفظوں سے زیادہ اس کی خواہشات کو

پورا کرنے پر دھیان دیا تھا اس کے بن کہے اس کرائے کے گھر کو وہ

اپنا گھر بنانے کی کوششوں میں جڑ گیا تھا۔۔

روحی کو کرائے کے گھر نہیں پسند اور چھوٹی سہی پر رہنے کے لیے اپنی جگہائ

پسند تھیں باسیل نے صرف گھر ہی نہیں پورا

کمرہ کم وقت میں اس کی مرضی کے مطابق سجا دیا تھا۔

روحی کی پسندیدہ لال گلاب سے کمرے میں خوشبوؤں کے ساتھ ساتھ

فرش پر بچھائے اس کی

چمک کو بھی بڑھا رہا تھا۔۔۔

روحی یک جان ہوئے دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے ہوئے وہ گہری سانس

لیے اپنا رُخ دوسری طرف موڑتی ہے اور اور پھر دونوں

ہاتھ کمر پر

باندھے باسیل کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔

مجھے اب ان جیسوں سے فرق نہیں پڑتا ہے باسیل یہ پھول

آپ کہ کہے ہوئے لفظوں پر مرحم کا کام نہیں کرتے ہیں اب۔۔

روحی باسیل کے ا ہاتھ میں پھول دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنے سخت لفظ تھے تم انہیں نکال نہیں پارہی ہو اپنے ذہین سے

باسیل اپنا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

پوچھ رہے ہیں یا بتارہے ہیں۔۔"

روحی عالیان کے ہاتھ سے پھول لیے اسے دروازے کے ساتھ دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی عالیان کو اپنی گود میں اٹھا لیتی ہے۔۔

شکریہ اس سب کا پر کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔

روحی عالیان کو لیے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

یہ ایسے نہیں مانے گی۔۔۔باسل بھی کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتا ہے۔

روحی سیڑھیوں کے پاس پہنچی ہی تھی کہ دروازے کے باہر بلیک کلر کی 5 سے 6 لینڈ کروزر گھر میں داخل ہوتی ہیں اور دروازے کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔۔۔

روحی حیران کن نظروں سے ان سب کو دیکھ رہی ہوتی ہے

گاڑی سے بلیک کلر کے سوٹ بوٹ میں ملبوسس آدمیوں کی فوج

گھر کے دروازے کے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پیچھے سے ایک اور وین آتی ہے جس میں سے بھی بلیک کلر کے کپڑوں میں

ملبوس مرد اور عورتیں اندر داخل ہوتی ہیں۔۔

روحی دو سیڑھیوں پر پہنچی ہی تھی کہ باسیل پیچھے سے آکر اس

کے آگے والی سیڑھی پر کھڑا ہو جاتا ہے۔

....

wake up....

تامیر جلدی بازی میں کمرے میں داخل ہوئے کمرے میں سائیڈ

ٹیبل کے پاس لگے ہوئے بورڈ کی طرف بڑھتے ہوئے شیشہ کے پردے اور

شیشے کو بھی ہٹا کر پورے کمرے میں روشنی کرتا ہے۔۔۔

t now!!!!!....

تامیر الٹا ہو کر لیٹتا ہے اپنے سر سے تکیہ نکلا کر اپنے منہ پر رکھ

رکھتے ہوئے نیند میں دھیرے سے کہتا ہے۔

ease hurry up I need to show you something very

portant

تامیر دیریک کے سرہانے کھڑے ہو کر بے صبری کے ساتھ

کہتا ہے۔۔

mer not now please I want to sleep...

دیریک کا اٹھنا کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

سوتے رہ جاؤ گے تو سب کچھ شروع ہو کر ختم بھی ہو جائے گا۔۔

تامیر اب کی بار بھاری بھرکم آواز میں کہتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں صبح صبح شروع ہو گئے ہو۔۔۔؟؟؟

دیریک جھٹکے سے بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

اپنی آنکھیں مسلنے لگتا ہے۔۔۔

تمہارے ماں باپ کی موت کا کیس ری اوپن ہو رہا ہے۔۔

تامیر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جس کے ہاتھ تامیر کی بات پر

رک گئے تھے۔۔

کیاا!۔؟؟؟ ڈیریک کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

ہاں وہ کیس ری اوپن ہو رہا ہے میں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی

پر اس پر کام کرنے والے لوگ بہت تیز ہیں وہ فائل پولیس اسٹیشن سے

لے گئے تھے ہائے کورٹ میں لندن میں۔۔۔

تامیر آئی پیڈ ڈیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ڈیریک آئی پیڈ پکڑے بیڈ سے اتر کر دوسرے ہاتھ سے بالوں کو

ماتھے سے ہٹاتے ہوئے وہ شیشہ کی طرف بالکنی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

کہاں رہ اوپن ہو رہا ہے یہ کیس۔۔۔؟؟؟؟

ڈیریک آئی پیڈ پر کیس کو ری اوپن کرنے کی نیوز چلتی دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

لندن میں ہائے کورٹ میں

انہوں نے اس کیس کے لیے اسپیشل ٹیم اپوئنٹ کی ہے اس بار

تامیر دیریک کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے---

کس کے کہنے پر---؟؟؟ دیریک مڑ کر تامیر کی آنکھوں میں اپنی

آنکھیں گاڑھے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے--

ڈائیگو کے کہنے پر آپ کے دادا اس کیس کو ری اوپن کروانا چاہتے ہیں

اپنے بیٹے کی موت کی وجہ جاننے کے لئے

تامیر دیریک کے ہاتھوں سے آئی پیڈ لیے اس پر کیس ری اوپن کے

اونر کا نام اور ڈیلٹیز دیکھاتے ہوئے کہتاہے--

اپنی موت کے آخری سیڑھی پر قدم رکھنے والے ہیں اور دوسروں کی موت

کی وجہِ تلاش کر رہے ہیں۔۔

دیریک آئی پیڈ میں دیکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے اور کہتے ہی آئی

پیڈ کو زور سے زمین پر دے مارتا ہے۔۔

کہاں ہیں وہ۔۔۔؟؟؟ دیریک تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

لائیبریری میں۔۔!!

تامیر پرسکون سا جواب دیتا ہے۔

کتابیں پڑھ رہے ہیں۔۔؟؟؟ کتابیں پڑھنا کا شوق ہے تو وہ پڑھے میرا ماضی

پڑھنے کا شوق نہیں پالنا چاہیے تھا ان کو۔۔۔

دیریک کہتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے نکلے ننگے پیر

اے سی کی وجہ سے برف جیسے ٹھنڈے فرش پر

ننگے پیر چلتے ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترے دائیں ہاتھ کی جانب

بنا دروازے کی لائبریری کی طرف دیکھتے ہوئے

وہ غصے میں آگے بڑھتا ہے۔۔

hat are you going now????.....

دیریک اپنے دادا کو دیکھتے ہوئے غصہ میں گھورتے ہوئے پوچھتا ہے۔

st Reading!!!...

ڈائیگو ریلکس سا جواب دیتے ہیں بنا دیریک کی طرف دیکھے

n not talking about that why are you creating fuss

my life again???....

ڈیریک زور سے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مارتے ہوئے کہتا ہے۔

n not able to do anything in that age only you can

stroy your life because what you're doing

ou don't have to do that....

اب کی بار ڈائیگو نے کتاب سے نظر اٹھا کر ڈیریک کو دیکھا تھا صرف

نظر ہی اٹھائی تھی سر ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھا۔

dn't I tell you do not interfere in my life???...

ڈیریک ٹیبل سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے غصہ

کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

s you told me and I accept your decision

t you didn't told me that I need to interfere in my son's

e or not????....

ڈائیگو کتاب ٹیبل پر رکھے کھڑے ہو کر آنکھوں سے نظر کا چشمہ

اتارتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

d I believe I don't need your permission in that"...

کہتے ہوئے دیریک کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی بولتی بند

کر دیتے ہیں۔۔۔

دیریک اپنے دادا کو دیکھتے ہوئے ہنس پڑتا اپنے زبان منہ میں

گھوماتے ہوئے وہ سخت تیش بھری نظروں سے

ڈائیگو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا ہے۔۔

ay... let's do it again you want to distroy me again

allah know I'll distroy your all Generation..

my promise to you"....

's promise*...

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک اپنے دادا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سخت کولڈ نظروں سے

چہرے پر ٹیڑھی سمائل جلادینے والی مسکراہٹ

سجائے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔

n not gonna tell you again to

op that"....

ڈیریک ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے ہوئے دو ٹوک لہجے

میں کہتا ہے۔۔

n also not gonna tell you about that again I'm not going

stop that..

ڈائیگو مکمل انکاری ہوئے واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ny...??? What exactly you want from me??..

ڈیریک غصے میں ٹیبل پر پڑی چیزوں پر ہاتھ مارے انہیں زمین پر

پھینکتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

othing"...

سائیکو پرسکون انداز میں جواب دیتے ہیں اور دیتے ہی دیریک

کو دیکھتے ہوئے اپنی دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھے اپنے ہاتھوں

کو آپس میں جوڑے انگلیوں کو آپس میں الجھائے ہاتھوں کی مٹھیاں

بنائے اس ہو اپنا چہرہ ٹیکائے دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

mmmm maybe your marriage"...

ڈائیگو ابھی بھی پرسکون انداز میں جواب دیتے ہیں۔

n not going to marry someone!!...

دیریک اپنے دائیں ہاتھ کا مکہ بنائے ٹیبل پر مارتے ہوئے کہتا ہے۔

u are not doing that that's okay I'll try to do

mething something in your life..

ڈائیگو ٹیبل سے بازوؤں ہٹائے کرسی سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتے ہیں۔

y life is mine don't make me to hate you more..

دیریک اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے مزید تلخ لہجے کا استعمال نا کرنے

اے خود کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

u want to hate me more than hate me

t if u want to stop me there's only one thing you can do

arry someone or make me shut my mouth..

ڈائیگو ائیبرو اچکاتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے ک

ہیں۔۔

kay marrying me is only a reason to make your mouth

ut okay I will marry someone...

"...

ڈیریک اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے ڈائیگو کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی وہ لائیبریری سے نکلنے کے لیے آگے بڑھتا ہے وہ آگے

جاتا ہے اور سامنے سے نوکر گولڈن کی ٹرے میں شراب کی بوتل اور

ایہ گلاس رکھے جس میں کچھ گھونٹ شراب ڈائیگو کے لیے

ڈال کر لا رہے ہوتے ہیں ڈیریک باہر کی طرف بڑھتے ہوئے ٹرے میں

شراب کا

گلاس اسے ہاتھ میں پکڑے ہوئے واپس اپنے کمرے کی طرف

بڑھتا ہے۔

ابھی وہ غصے میں پاگل ہوتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ

کمرے میں چلتی ہوئی ایل ای ڈی پر اس کی باتیں

ہورہی تھیں۔

دیریک سرسری سی نظر ایل ای ڈی پر ڈالتا ہے اور اسے نظر انداز

کیے وہ آگے بالکنی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ اب کی بات پر اس کے

قدم رک جاتے ہیں۔۔

s he Definitely like her mom....

e all know that his mom is a wonderful Actor in the

orld

d his mom is second wife of DJ father....

t who's his first wife???...

بالکنی کی طرف منہ کیے ہوئے دیریک اس کی ہر بات کا باآسانی سے

سن رہا تھا وہ اس کا دماغ خراب کرنے میں اہم کردار ادا

کر رہی تھیں۔۔

مجھے جاننا چاہتی ہو۔۔۔؟؟؟

دیریک شراب کا گلاس لبوں سے لگاتے

ہوئے صوفے پر آبیٹھتا ہے اور اپنے فون سے تامیر کو کمرے میں

بلاتا ہے۔۔

آپ نے بلایا۔۔۔؟؟ تامیر ایک منٹ سے پیلے پہلے اس کے بلانے پر

اس کے کمرے میں حاضر ہو چکا تھا۔۔

ہاں ایک کام ہے۔۔'دیریک اپنے فون میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نی بولیں کیا چاہیے۔۔۔'

تامیر دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے پوچھتا ہے۔

ایک لڑکی چاہیے ابھی اور اسی وقت چاہیے۔۔۔

دیریک کی نظر ابھی بھی اس کے فون پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔

کیاا۔۔۔؟؟؟ تامیر کو دیریک کی بات پر شاکڈ لگتا ہے وہ حیرانگی سے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیوں نہیں لا سکتے ہو۔۔؟؟؟ دیریک فون سے نظریں ہٹا کر تامیر

کو دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں پوچھتا ہے۔

لا سکتا ہوں پر کیوں چاہیے۔۔؟؟؟

تامیر دیریک کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

شادی کرنے کے لیے۔۔"دیریک واپس فون پر نظریں جمائے گہری سانس

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

شادی۔۔۔؟؟؟ تامیر کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے دیریک کی بات پر

اچانک سے کیوں آپ تو شادی ہی نہیں کرنا چاہتے تھے پھر کیوں۔۔؟؟

تامیر دیریک کے سامنے پیش والے

صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

پہلے نہیں کرنی تھی پر اب کرنی ہے آج کرنی ہے اور ابھی اور اسی

وقت کرنی ہے۔۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے فون صوفے پر پھینکے صوفے سے

اٹھتے ہوئے سامنے ٹیبل سے شراب کا گلاس اٹھائے اسے لہراتے ہوئے کھڑکی

کی طرف بڑھتا ہے۔۔

پر میں اتنی جلدی لڑکی کہاں سے لاؤں گا اور چاہیے کون سی لڑکی۔۔؟؟

تامیر دیریک کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بالکنی کی طرف بڑھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

وہ چاہیے۔۔۔"دیریک مڑ کر ٹی وی نیوز کی اینکر کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتا ہے جو اسی کی تعریف میں قصیدے

پڑھ رہی ہوتی ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر وہ۔۔۔۔؟؟؟

تامیر لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کہتے خاموش ہو

جاتا ہے کیونکہ دیریک کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا۔

جاؤ اور لے کر آؤ اسے مجھے جاننے کا بہت شوق چڑھا ہے نا اس کو آج کی

رات قریب سے جاننے گی یہ مجھے بے حد قریب سے

دیریک کہتے ہی واپس اپنا رخ بالکنی کی طرف موڑ لیتا ہے۔

پر ایک مسئلہ ہے۔۔"

تامیر اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیسا مسئلہ۔۔؟؟دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

اس کی تو شادی ہو رہی ہے آج۔۔۔"

تامیر ٹی اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے جہاں اسے

شادی کی مبارکباد پیش کی جا رہی تھیں۔۔۔"

تجسّس مجھے جاننے کا یہ اور شادی کسی اور سے کر رہی ہے۔۔؟

اس کی بارات کا جنازہ تو میں نکالوں گا۔۔۔

دیریک ہاتھ میں پکڑا شراب کا گلاس جس میں چند شراب کی گھونٹ

ابھی باقی تھے زور سے اپنے ہاتھ سے

توڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پتا لگاؤ اس کا کہاں کی ہے اور کہاں ہے ابھی جہاں بھی آج

رات اس کی شادی کو ماتم میں نا بدلہ تو میرا نام بھی

"دیریک جون" نہیں۔

چہرے پر مسکراہٹ ہونٹوں پر کفل کیا لگا لیا سب نے مُجھ پر سوال

اُٹھانا شروع کر دیے ہیں۔۔۔

عزت کسی کو راس نہیں ٹھیک ہے پھر سکون کی زندگی کے نہیں

بربادی کے منتظر ہیں تو پھر یہ ہی ٹھیک

آج کے بعد دیریک جون دنیا کو بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی

اپنے اصل روپ سے ملوائے گا۔۔۔

خاموشی کی زبان نہیں سمجھتے ہیں اب ان کے حلق سے ان کی

آوازیں نا چھین لی تو میں بھی دیریک نہیں۔۔۔۔"

پتا لگاؤ اس کا یہ آج مرے گی"

دیریک حکمانہ انداز میں ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ اس لڑکی کی زندگی تباہ کرنے کا فیصلہ کرچکا تھا

جس کی اس نے صرف آواز سنی ہے اس کا چہرہ تک نہیں دیکھا ہے

جس کو دیکھا نہیں اس کی بربادی بننے وہ لوگوں کی بربادی

کی شروعات اس سے کرنے لگا ہے۔۔۔۔

دیریک کے کانوں میں اس لڑکی کی ہنسی کی آواز گونج رہی جیسے سنتے

ہوئے وہ مزید غصے میں پاگل ہوتا جارہا ہے۔۔۔

ایک اور کھکھلا کر ہنسنے کی آواز آتی ہے اور دیریک بالکنی کی دیوار

کے ساتھ پڑا ہوا پھولوں کا واس اٹھا کر شور سے ایل ای ڈی کی

طرف پھینکتا ہے جیسے وہ ٹکڑوں میں تقسیم ہوتی زمین پر جاگرتی ہے۔

ایک طرف ایل ای ڈی کے ٹکڑے تھے اور دوسری طرف

دیریک کے خون کے قطرے زمین پر گر رہے تھے سانسیں پھولی ہوئی تھی

آنکھوں میں غصے تھا

تامیر پہلی بار دیریک کو اس طرح دیکھ رہا تھا اور دیکھتے

ہوئے وہ حیران نہیں خوش ہو رہا تھا۔۔

دیریک کو دیکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے نیوز اینکر کی

معلومات اکٹھی کرنے کے لیے

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل مت کریں یہ آپ ہر بار یہ سب کرکے میرا غصہ ٹھنڈا نہیں

کرسکتے ہیں۔۔۔

روحی باسیل کی قید سے نکلنے کے لیے پھڑپھڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے دوسرا طریقہ بھی آزمایا تھا اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے پر تم

نے ہر بار کی طرح مجھے ہی الجھا دیا خود میں

باسیل روحی کے دونوں ہاتھ اس کے سر کے اوپر بلند کیے اپنے ایک

ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے دروازے سے پن کیے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔

جو آپ نے کیا تھا اس کے بعد میرا آپ سے بات کرنے کا دل بھی نہیں

کر رہا ہے معاف کرنا تو دور کی بات ہے۔۔

روحی لگاتار اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے وہ سب غصہ میں کیا تھا

تمہیں ڈانٹنے تک کی اجازت میں خود کو نہیں دیتا ہوں

تمہیں ہرٹ کرنا تو دور کی بات ہے۔۔

پر آپ نے کیا ہے میں نے بھی نہیں سوچا تھا آپ مجھ سے اتنے

تنگ ہو جائیں گے اور اتنی جلدی

روحی اب کی بار نم آنکھوں سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

اسے روتا دیکھ کر باسیل اس کے ہاتھوں کو

آزاد کر دیتا ہے۔۔

میں تنگ کیوں ہونگا تم سے میری جان تمہیں دیکھنے کے تمہیں

پاس آنے کے لیے میں نے کتنا انتظار کیا ہے

باسیل روحی جے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار

سے کہتا ہے۔

اور اس انتظار نے آپ کو اتنا بدل دیا ہے کہ اب لوگوں کے سامنے

مجھے بے عزت کریں گے۔۔؟؟

روحی باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے اس لیے غصہ نہیں کیا تھا گڑیا مجھے تمہاری حرکتیں نہیں

تمہارا اتنے مردوں کے درمیان اکیلا ہونا پاگل کر رہا تھا۔

تمہیں میں نے ہر حال میں ہر چیز کے ساتھ قبول کیا ہے تمہیں

بے عزت کیسے کر سکتا ہوں میں۔۔

میں جانتا ہوں غصہ حد سے زیادہ ہو گیا تھا پر یقین مانو تمہاری

وجہ سے نہیں تمہارے لیے تھا

میں تمہیں تکلیف میں کسی بھی مشکل میں نہیں دیکھنا چاہتا ہوں

میں چاہتا ھوں تم خوش رہو جیسی ہو ویسی رہو

پر مصیبتوں سے دور میں نے تمہیں قریب سے دیکھنے کے لیے بہت

انتظار کیا ہے اب دیکھ رہا ہوں تو کسی اور چیز کو

تمہارے پاس نہیں دیکھ سکتا ہوں میں بھی۔۔۔

باسیل دوبارہ روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے اس کے

گالوں سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی خاموشی سے بس اسے سننے جارہی تھی اور روئے جارہی تھی۔

تم پر کسی کی نظر برداشت نہیں ہے مجھے اور وہاں سب مرد تھے

میں کسی ایک کو برادشت نہیں کرسکتا اتنے ساروں کو

کیسے کرتا اور یہ سوچ سوچ کر کیسے پاگل نا ہوتا میں۔۔۔؟؟

جانتا ہوں حد سے زیادہ پوزیو ہورہا ہوں میں پر

مجھے ایسا کرنے والی بھی تو تم ہی ہو

آگر تم نے 4 سال کا وعدہ نا لیا ہوتا تو باسیل یقیناً پہلے والا ہوتا

اب ایک جنونی شخص نا ہوتا۔۔۔

روحی کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ گہری سانس لیے کہتا ہے۔

اب مجھے جنونی بنانے والی تم ہو تو کرو برداشت میرا

جنون بھی۔۔۔۔

باسیل روحی سے ایک قدم دور ہوتے ہوئے اسکے چہرے کو

آزاد کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اس میں بھی میری غلطی ہے۔۔؟؟؟ روحی گردن موڑ کر اپنے بالوں

میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری ہی ہے پہلے جو تم تھی تب مجھے خود سے عشق کروایا تھا تم نے

اب تم جو بن گئی ہو یہ مجھے تمہارے لیے جنونی بناتا جارہا ہے کیا

کروں میں۔۔۔

باسیل روحی کے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے قریب آئے

پیٹ پر ہاتھ رکھے روحی کو دروازے سے واپس

پن کر دیتا ہے۔۔

کپڑوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے باسیل انسان جو ہوتا ہے وہ

ہر کپڑے میں ویسا ہی دیکھتا ہے۔

روحی باسیل کا ہاتھ پیٹ سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے اور ساتھ ساتھ

اس کی ٹھوڈی کے نیچے انگلی رکھے اس کی آنکھیں اپنی

آنکھوں سے ملاتی ہے۔

فرق تو بہت پڑتا ہے پہلی تم مجھے خوبصورت لگتی تھی اور اب

باسل کہہ رہا تھا کہ روحی اس کے منہ پر اپنے دونوں ہاتھ

رکھ کر اسے خاموش کروا چکی تھی۔

کچھ مت بولیں میں بدل لیتی ہوں انہیں۔۔۔"روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے

باسل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی باسل کا ہاتھ پیٹ سے ہٹاتے الماری کی طرف بڑھنے کے لیے

قدم ہی اٹھاتی ہے کہ باسل روحی کے پیٹ سے ہاتھ

لے جاتے اس کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے

ہوئے اسے خود سے لگائے دروازے سے پن کر دیتا ہے۔۔۔

ابھی نہیں پہلے مجھے کچھ کرنے تو دو خود کے ساتھ

باسل روحی کے کندھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل نہیں عالیان انتظار کر رہا ہو گا۔۔"

روحی اسے روکنے کی ایک ناکام کوشش کرتی ہے۔

عالیان کھیل میں مصروف ہو گا تم اس کی ٹینشن مت لو میری

ٹینشن لو۔۔۔"

باسیل کہتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھے اس کے چہرے کے

قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل بندہ وقت تو دیکھ لیتا ہے آپ کبھی بھی شروع ہو جاتے ہیں۔

روحی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تمہارے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے ہر وقت صحیح لگتا ہے

باسیل کہتے ہوئے روحی کے لبوں پر جھکے دھیرے دھیرے اس کی شدت

کر بڑھاتا جارہا تھا۔

روحی کی سانسوں پر قابض ہوئے وہ اسے مکمل خود میں سیراب

کرنے لگتا ہے۔

باسیل کے کندھے پر ہاتھ مارے روحی اسے روکے خود سے دور کرتے

گہری سانس لینے لگتی ہے۔۔

ہوگیا یا اور کرنا ہے ابھی۔۔۔؟؟ روحی گہری سانس لیتے ہوئے

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟؟ باسیل دوسرا ہاتھ بھی اس کی کمر پر رکھے روحی کو خود

کے سینے سے لگائے ہوئے پوچھتا ہے۔

رومینس آنکل رومینس کرلیا آپ نے یا اور کرنا ہے ابھی۔۔؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر اٹھا کر پوچھتی ہے۔

ابھی تو کرنا ہے ابھی تو میں نے اسٹارٹ کیا ہے۔

باسیل دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھکنے والا ہوتا ہے کہ روحی باسیل کے ماتھے پر انگلی رکھے اسے روک دیتی ہے۔

آپ ختم کب کرتے ہیں ہر وقت تو آپ کے سر پر رومینس چڑھا رہتا ہے۔

روحی اپنا رخ دوسری طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا کروں تمہیں دیکھ کر مجھ سے کنڑول ہی نہیں ہوتا ہے دل چاہتا ہے تمہیں ہر وقت اپنی باہوں میں قید رکھوں

باسیل گردن جھکا کر روحی جے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل بس کردیں اب آپ چھوڑیں مجھے

روحی سینے پر ہاتھ رکھ دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ابھی نہیں تھوڑی دیر بعد چھوڑ دوں گا۔۔

روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر بھی چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے آپ کہتے ہیں تو ہم دن رات

یہ ہی کرتے رہتے ہیں۔۔

روحی تنزیہ لہجے میں دانت بھینچتے ہوئے بولی

ہائے اللہ سچی۔۔۔"۔باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

غصے مت دلائیں چھوڑیں مجھے اس سے پہلے میں آپ کو گنجا کردوں

منہ دکھانے کے لائق نا چھوڑوں۔۔۔

روحی اب کی بار باسل کے سینے پر زور سے ہاتھ رکھے

اسے دور دھکیلتے ہوئے کہتی ہے۔

اس سٹیویشن میں تمہیں تھوڑا شرمانا نہیں چاہیئے غصہ کرنے

کے بجائے۔۔؟؟

باسل ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اب اس بات پر میرے منہ سے کیا سننا چاہتے ہیں۔۔؟؟

روحی باسل کو کراس کرتی الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں اس منہ سے اس وقت کچھ سننا تو نہیں چاہتا بس ابھی اور

اسی وقت خود میں قید کرنا چاہتا ہوں۔۔

باسل جھٹ سے روحی کے قریب آئے کمر سے پکڑے اس کا

رخ اپنی طرف متوجہ کرتے الماری سے پن کرتا وہ اس کے ہونٹوں پر قابض

ہو چکا تھا۔۔۔

باسیل بس کرجائیں۔۔۔

روح جھٹ سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ابھی کچھ کسی ہی نہیں میں نے۔۔"باسیل معصومانہ انداز

میں کہتا ہے۔

کمرے سے باہر جائیں اگر نہیں چاہتے ہیں کہ میں انہی کپڑوں میں

گھر میں دندناتی پھیروں۔۔۔"

روحی غصے میں دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

جارہا ہوں دھمکیاں تو نا دیا کرو۔۔۔"

باسیل اس کا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاتھ مت لگائیں باہر جائیں باسیل۔۔۔"

روحی حکمانہ انداز میں کہتی ہے۔۔

جارہا ہوں پر تم کپڑے چینج کر کے ہی آؤ گی اگر نہیں کیے تو

اگلی بار نا سانس ملے گی نا سکون کے لیے وقت۔۔۔"

باسیل کمرے سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بڑھاپے میں انہیں جوان مردوں والے شوق چڑھ رہے ہیں حالت چیک

کرو ان کی حد ہے بھئی۔۔۔"

روحی الماری سے اپنے لیے کھلے سے لائٹ سوفٹ گیرے کلر کے

ٹراوزر شرٹ نکالے

وہ اس کا ڈارک کلر کا کوٹ بیڈ پر پھینکے ہوئے

واش روم میں گھس جاتی ہے۔۔

.....

یونیورسٹی کا مالک مل گیا۔۔؟؟؟ باسیل کولڈ لہجے میں حال میں

کام کرتے ہوئے لوگوں کو دیکھتے ہوئے سیڑھیوں سے

اترتے ہوئے وہ سمیر سے پوچھتا ہے۔۔

نہیں پتا چل رہا ہے اس کا سر بہت کوشش کی جارہی ہے پر پتا نہیں

وہ کس کونے میں جا چھپا ہے جبکہ اسے

ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔

سمیر باسیل کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھتے ہوئے اس کی بات

کا جواب انتہائی پرسکون انداز میں دیتا ہے۔

جس کونے میں بھی ہے وہ اسے ڈھونڈو مجھے وہ چاہیے۔۔

باسیل کہتے ہوئے سمیر کے آگے چلتے ہوئے وہ اسی روم کی طرف بڑھتا

ہے جہاں وہ کچھ دیر پہلے عالیان کے ساتھ

ورک آؤٹ کررہا تھا۔۔

اس روم میں داخل ہوئے واش روم کے دروازے کے علاوہ

براؤن کلر کے بڑے سے دروازے کو کھولے وہ اندر داخل ہوتا ہے۔۔

ایک بہت بڑا روم جتنا بڑا وہ باہر سے جم روم تھا اتنا ہی بڑا وہ اندر سے

تھا باسیل اپنی کلائی کو مسلتے ہوئے اس روم میں داخل ہوتا ہے۔

پورا روم اس کے لیے آفس کی طرح سیٹ تھا جہاں کتابیں اور کمپیوٹرز

رکھے ہوئے تھے باسیل ان سب کے درمیان موجود ٹیبل اور اس کے

پیچھے بڑی سی کرسی پر آبیٹھتا ہے۔

لیپ ٹاپ آن کیے وہ اپنے پاکستان آفس کی فائلز کو دیکھنے لگتا ہے۔

سر ایک بات پوچھوں۔۔؟؟؟

سمیر باسیل کے سامنے ٹیبل کی دوسری طرف کھڑا ہوا اس سے

پوچھتا ہے۔۔

پوچھو۔۔"باسیل لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے دھیرے سے کہتا ہے۔

یونیورسٹی کے مالک کو پتا کیوں چاہیے آپ کو

روحی بی بی کو جس نے غلط کہاں تھا اسے سے آپ نے سزا دے دی تھی

اب اس یونیورسٹی کے پیچھے کیوں پڑے ہوئیں ہیں۔۔؟؟

سمیر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اس کی بات پر باسیل کی لیپ ٹاپ پر چلتی ہوئی انگلیاں رک جاتی ہیں۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے سمیر کو دیکھتا ہے اور دیکھتے ہوئے

وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اپنے پیچھے کھڑکی کے

دروازے بند کیے وہ کھڑکی کے دروازے کے پیچھے ہی ایک چھوٹا

سا بٹن پریس کرتا ہے۔۔

بٹن دباتے ہوئے باسیل واپس ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے دراز سے

ایک بلیک کلر کا ریموٹ نکالے وہ کھڑکی کی طرف رخ موڑے ہوئے

کھڑا ہو کر سمیر کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا ہے۔

باسیل اشارہ کرتے ہی واپس سامنے دیکھتا ہے تو ایک پروجیکٹر

آن ہوتا ہے پر بنا کسی پروجیکٹر ڈیوائس کے

باسیل کے اشارہ پر سمیر اس کے برابر میں آ کھڑا ہوتا ہے اور حیرانگی

سے اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے پروجیکٹر کو ڈھونڈتا ہے۔

لندن کی ٹاپ یونیورسٹیز میں سے ایک یہ یونیورسٹی بھی ہے

جہاں اس وقت 3767 اسٹوڈنٹس پڑھتے ہیں۔۔

پر پڑھتے کیا ہیں۔۔؟؟؟ باسیل سمیر کی طرف سوالیہ نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میڈیسن۔۔۔"سمیر جھجھکتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

بلکل میڈیسن پڑھتے ہیں لیکن وہ پڑھنے کے بعد ان اسٹوڈنٹس کے

ساتھ کیا ہوتا ہے۔۔؟؟

باسیل ایک اور سوال کرتا ہے۔۔

پھر اسٹوڈنٹس کی ہاسپٹلرز میں انٹرن شپ کا ٹیسٹ ہوتا ہے۔

سمیر پروجیکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بلکل ایسا ہی ہوتا ہے پر دوسری یونیورسٹیز میں اس میں نہیں

باسیل کہتے ہوئے ٹیبل سے دور ہوتا ہے اور پروجیکٹر اسکرین

کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اس یونیورسٹی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے یہاں کے لائق فائق

اسٹوڈنٹس جن کے ٹیسٹ میں اچھے نمبر آتے ہیں

اُنہیں یہ اپنے ہاسپٹلرز میں انٹرن شپ کی آفر دیتے ہیں۔۔

باسیل اسکرین کے سامنے کھڑے ہو کر کہتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟؟سمیر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مطلب سمپل ہے آن لائن بزنس کرتے ہیں دنیا بھر سے اچھے اسٹوڈنٹس

کے کیریئر کو برباد کیے ان کی زندگیوں کو رکس میں ڈالے

یہ اپنا بزنس کرتے ہیں۔

اس یونیورسٹی کا مالک اس کو دنیا کی نظروں سے اوجھل ہوئے

اس آن لائن کام کو ٹرسٹٹیز کے حوالے کیے اس کو

انجام دیتا ہے۔۔

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے

ہوئے کہتاہے۔۔

لیکن سر آگر یہ یونیورسٹی اچھی نہیں تھی تو آپ نے روحی

بی بی کو یہاں اکیلے کیوں آنے دیا۔۔؟؟؟

سمیر باسیل کی پیٹھ دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیونکہ مجھے اس یونیورسٹی تک پہنچنا ہے یہاں آنے کی اس میں

داخل ہونے کی وجہِ چاہیے تھی جو بن مانگے

مجھے روحی نے دی تھی۔۔

مجھے اس یونیورسٹی میں آنا تھا میں یہاں آنے کا سوچ رہا تھا

وجہ تلاش کررہا تھا اور اس یونیورسٹی والوں نے روحی کو یہاں

بلواکر مجھے بن مانگے وہ وجہ دے دی

میں اس موقع کو ضائع تو نہیں کرسکتا تھا۔۔

باسیل مڑکر سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر آتے جاتے

تجسس و حیرانگی کے رنگ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو سر کیا روحی بی بی کو بھی پتا ہے اس بارے میں کیا وہ جانتی

ہیں یہاں کیریئر نہیں بنتا ہے یا صرف زندگی تباہ ہونے کے لیے

تیار کی جاتی ہیں۔۔۔؟؟

سمیر ٹیبل سے ہٹ کر باسیل کی طرف ایک قدم بڑھائے

اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔

باسیل کی نظریں دوبارہ اس پروجیکٹر بورڈ پر تھی جس پر یونیورسٹی

کا پورا بلیو پرنٹ گول گول گھوم رہا تھا۔

روحی نہیں جانتی ہے وہ یونیورسٹی کے بارے میں آگر جانتی ہوتی

تو یقینا وہ مجھے بتا چکی ہوتی

میری بیوی صرف زبان کی تیز ہے باقی وہ پوری معصوم قر سید ھی

سی ہی ہے اس طرح کی چیزوں کی پہنچ سے دور ہے وہ "

باسیل بلیو پرنٹ کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے

مجھے اس کا مالک چاہئے اس ملک کے وہ کسی بھی کونے میں ہے اس کو

ڈھونڈو مجھے وہ ہر حال میں چاہیے

لوگوں کے ساتھ لکا چھپی کھیلنے کا بہت شوق ہے اس کو ایک کھیل

تو پھر ہم کھیل سکتے ہیں ان کے ساتھ

اسی گھومتی ہوئی یونیورسٹی کی طرح اگر اس کو نا گھوما کر

خاک کیا تو میرا نام بھی باسیل سکندر نہیں "

ڈی جے لڑکی کا پتا چل گیا۔۔۔؟؟

مینشن سے باہر نکلتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا دیکھ کر تامیر دیریک کے قریب آتا ہوا کہتا ہے۔

تامیر کی بات پر دیریک کوئی جواب نہیں دیتا ہے اور نا ہی اس کی طرف دیکھتا ہے۔

وہ لندن میں ہے۔۔۔"تامیر کی آواز پر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

اب ہر چیز سے یہ پھر انکار کردے گا۔۔

تامیر دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔

ٹکٹس کرواؤ آج آفس کی بورڈ میٹنگ کے بعد ہم جائیں گے۔۔

دیریک گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اپنے ڈارک نیوی بلیو کلر کے تھری پیس

کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا انکار نہیں کرو گے اب ہر بار تم جوش میں آتے ہو پھر سب

بیچ میں چھوڑ دیتے ہو۔۔

تامیر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

ارادہ بن گیا ہے اب میرا اب کوئی نہیں بدل سکتا ہے۔

دیریک سیٹ سے سر ٹیکائے اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے کہتا ہے۔

مطلب اب تم۔۔۔۔

اب میں سب تباہ کروں گا اس دنیا کا ہر فرد کو مجھ پر سوال اٹھائے

گا۔وہ بھی جو میری بربادی کا سوچے گا بھی اور وہ بھی اب سب تباہ

۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک اٹل لہجے میں تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اس وقت کے

ہی وہ آفس کی طرف نکل پڑتے ہیں ان کے پیچھے

ادینہ کی لگائی ہوئی گارڈ کی فوج بھی آفس طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

....

ہم جلد سے جلد ان کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔

سمیر باسیل کی پشت دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر چوڑی بوڈی

کیے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

کوشش نہیں نتائج چاہیے اس یونیورسٹی کا مالک چاہیے۔۔"

باسیل انگلی سے یونیورسٹی کی طرف اِشارہ کیے سمیر کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

جی سر۔۔"سمیر سر جھکا کر کہتا ہے۔

اس کو بند کرو کھڑکی کو نارمل کرو۔۔

باسیل ٹیبل پر ریموٹ پھینکے ہوئے آفس روم سے باہر کی طرف

بڑھنے لگتا ہے۔۔

سمیر کھڑکی کے پاس لگے بٹن کو جیسے ہی دباتا ہے

کھڑکی نارمل کھڑکی کی طرح ہو جاتی ہے۔

سمیر کھڑکی نارمل کیے باسیل کے پیچھے پیچھے روم سے باہر نکل جاتا ہے۔

باسیل زمین کو دیکھتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی کلائی کو

مسلسل مسلے جارہا تھا۔

کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا وہ آگے کی طرف بڑھتے ہوئے حال میں داخل ہونے لگتا ہے حال میں آکر وہ سیدھا صوفے پر عالیان کو بیٹھا دیکھ کر اس کے پاس جاتا ہے۔

باسیل کے ذہین میں باتیں گردش کر رہی تھی وہ عالیان کے پاس صوفے پر بیٹھ کر صوفے سے سر ٹیکائے حال کے درمیان میں گولڈن کلر ایک بڑا سارا جھومر جو لگ رہا ہوتا ہے مسلسل اسے دیکھنے لگتا ہے۔۔۔

بابا۔۔۔؟؟ عالیان دھیرے سے باسیل کو پکارتا ہے ہر وہ اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے۔

بابا۔۔۔""عالیان ایک بار اور پکارتا ہے۔۔

ٹیڈی بابا مصروف ہیں آپ دیکھ نہیں رہے۔۔۔"

سیڑھیوں سے گیرے کلر کے ٹراؤزر شرٹ جس کا ہوڈی والا

کوٹ وہ پہنتے ہوئے اسے سیٹ کرتے ہوئے سیڑھیوں سے اتر رہی ہوتی

ہے عالیان کی دھیرے سی پکار وہ سنتے ہوئے اس کا

جواب دیتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر باسیل کی جھٹ سے نظر اس پر جاتی ہے۔

ٹراؤزر شرٹ پہننا ہوا تھا لیکِن وہ کھلا تھا پھولا پھولا سا

روحی کے جسم ظاہر ہونا تو دور وہ ہے بھی یہ بھی سہی سے فیل نہیں ہورہا تھ

وہ ایک سوٹ میں دو انسانوں جیسی محسوس

ہورہی تھی باسیل گردن ٹیڑھی کیے مسکراتے ہوئے روحی کو

دیکھنے لگتا ہے۔۔

روحی باسیل پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے عالیان کی طرف بڑھتی ہے۔

ناشتہ کرلیا آپ نے۔۔؟؟؟ روحی گڈھنا زمین پر ٹھکائے عالیان کا

چہرے اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جی ماما۔۔۔"عالیان روحی کی طرف رخ کیے سر جھکا کر کہتا ہے۔

شاباش میرا بھالو اب کھیلیں۔۔۔؟؟؟

روحی عالیان کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اوپر کیے اس کی ا

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

پارک نہیں جانا۔۔۔"عالیان دھیرے دھیرے کہتا ہے۔

پھر کہاں جانا ہے۔۔؟؟؟ روحی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

کہیں نہیں جانا ہے۔۔"عالیان سر جھکا کر کہتا ہے۔

روحی عالیان کی خاموشی پر اس سے نظریں ہٹا کر باسیل کی طرف

دیکھتی ہے جو ان دونوں کو ہی دیکھے جارہا تھا۔۔

باسیل آپ نے اسے ڈانٹا ہے کیا منہ کیوں بنایا ہوا ہے اس نے۔۔؟؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی واپس عالیان

طرف نظریں گھوما لیتی ہے۔

تمہیں کیا میں عقل سے پیدل انسان لگتا ہوں بیگم صاحبہ۔۔؟؟

باسیل روحی کے بالوں کو اسکی گردن سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر اس نے منہ کیوں بنایا ہوُا ہے۔۔؟؟

روحی عالیان کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی نظریں عالیان پر تھی جبکہ باسیل کی مسلسل

نظریں روحی کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

باسیل نظریں ہٹا لیں آپ کی ہی ہوں میں۔۔"

روحی باسیل کے گڈھنے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

اسی بات پر یقین کررہا ہوں میں۔۔۔"

باسیل ائیبرو اٹھاتےروحی ہوئے کہتا ہے۔۔

ہماری شادی کو 5 سال ہونے والے ہیں ابھی بھی یقین کی کوشش کرر

ہیں۔۔؟؟

روحی عالیان کو صوفے پر کھڑا کرتے ہوئے خود بھی کھڑی

ہو کر پوچھتی ہے۔

ہمم ابھی بھی کوشش میں ہی اٹکا ہوا ہوں۔

باسیل سر صوفے سے ہٹا کر کہتا ہے۔۔

اتنی بے یقینی کیوں ہے آپ کو۔۔؟؟؟ روحی اب کی بار باسیل

پر پوری توجہ دیتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیونکہ۔۔۔۔"باسیل کہتے کہتے کھڑا ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ کمر

پر باندھے روحی کی طرف بڑھتا ہے۔

اس کے قریب آئے اس کے چہرے کو سائیڈ سے دیکھتے ہوئے

وہ کہتے کہتے رک جاتا ہے۔۔

بے یقینی بنتی ہے میری تمہیں پانا ممکن نا ہوتا اگر میں تم سے

محبت پہلے کرلیتا۔۔۔

باسیل کی باتیں روحی کو حیران کر رہی تھی وہ عالیان کو

اپنے سے لگائے ہوئے باسیل کی طرف چہرہ کیے حیرانگی سے دیکھ رہی ہوتی

۔

میں نے تو سنا بنا مانگے جب کچھ ملتا ہے تو اس کی قدر نہیں رہتی

ہے پر آپ کو دیکھ کر کچھ اور لگ رہا ہے۔۔؟؟؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں تو کبھی اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے

بالوں کے پیچھے ماتھے پر بنے ہوئے کٹ کی جانب

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ناقدری میں میں نے 4 سال گزاریں تو ہیں تم سے دور

باسیل روحی کے چہرے پر بکھرے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل الٹی سیدھی باتیں کیوں کر رہے ہیں آپ مجھ سے

روحی اب کی بار عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو اس سے لپٹا ہوا کھڑا تھا۔۔۔

باسیل بنا کوئی جواب دیے گہری سانس لیے روحی سے دور ہوتا گھر میں کام کرنے والے لوگوں کو دیکھنے لگتا ہے۔۔

اچھا باسیل سنیں رات کو شیزا مہرین اور احمر بھائی والے سارے آئیں گے تو ان کے ڈنر ہے لیے سامان لینا ہے

عالیان کو اپنے پاس رکھ لیں گے۔۔؟؟؟

روحی باسیل کی شرٹ پکڑے اسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

خیریت ہے۔۔؟؟ باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

جی جی خیریت ہے شیزا کی شادی ہونے والی ہے

اس کا ہوئے فرینڈ بھی جلد واپس لندن آرہا ہے تو کل آگیا تو کل شادی

ہوگی یا پھر ایک دو دن ٹھہر کر تو بس اس کی شادی کا اِہتمام

کرنا ہے تو اس لیے آج سب یہاں آئیں گے۔۔۔

روحی تفصیل سے ساری باتیں بیان کرتی ہے۔۔

ٹھیک ہے تو تمہیں کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے گھر میں اتنے سارے

لوگ ہیں ان سب کو کہہ دو۔۔

باسیل گھر میں کام کرتے آدمیوں کی فوج کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل مجھے پتا ہے وہ سب کیا کھاتے ہیں میں ڈنر خود بناؤں گی

تو اپنی مرضی کا سامان میں خود لاؤں گا۔۔

روحی کی بات پر باسیل حیرانگی سے اسکی طرف دیکھنے لگتا ہے۔

تم نے کھانا بنانا سیکھ لیا ہے۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

میں نے سب کچھ سیکھ لیا کھانا بنانا بھی اور۔۔۔۔۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی وہ

بھی اپنی بات اُدھوری چھوڑ دیتی ہے۔

آپ ٹیڈی کا خیال رکھ لینا میں جلدی سے واپس آجاؤں گی

اس کے کھولنے اور گیمز سب ہیں تھوڑی دیر کھیلے گا پھر سو جائیں

گا یہ میں تب تک واپس آجاؤں گی۔۔

روحی عالیان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے جاؤ جلدی آجانا۔۔"باسیل عالیان کو اپنی گود میں

اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟؟ روحی اپنے کوٹ کی جیبوں پر ہاتھ

مارتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کارڈ روم میں ہے۔۔"باسیل بول پڑتا ہے۔

پیسے ہیں میرے پاس میرا موبائل۔"

روحی ادھر اودھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل پورا گھر بکھیر دیا ہے اسے میرے لوٹنے سے پہلے ٹھیک کروالینا

میں صرف کھانا بناؤں گی اور کچھ نہیں کروں گی۔۔

روحی روتلو سا منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کہہ رہی ہوتی ہے کہ پیچھے سے لڑکی اس کا فون لیے اس

کے پیچھے آکھڑی ہوتی ہے۔

ہو جائے گا جاؤ تم۔۔باسیل پیچھے لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔

روحی مڑ کر اسکے ہاتھ سے فون لیتی ہے اور دوڑتے ہوئے

واپس چلی جاتی ہے۔۔

ٹھیک ہے جلدی آجاؤں گی۔۔روحی کہتے ہوئے عالیان کے گال پر

کس کیے باسیل کی آنکھوں میں اس کے چہرے کے قریب آئے

مسکراتے ہوئے دیکھ کر وہ گھر سے باہر کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے باہر چلی جاتی ہے۔۔

تم نے کیوں منہ پھولایا ہوا ہے۔۔؟ ؟؟ باسیل عالیان کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ گندے بابا ہیں۔۔"عالیان باسیل کی گود سے نکلے سیڑھیوں

سے اوپر اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں میں دوڑتے ہوئے جانے لگتا ہے۔

کیاا۔۔؟؟؟ باسیل اسے جاتا دیکھ کر حیرانگی سے

خود سے کہتا ہے اور ایک لیڈی سرونٹ کو اس کے پیچھے جانے کا

کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک آفس پہنچ گئے ہیں۔۔"تامیر اس کی بند آنکھوں کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک دھیرے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولے کچھ پل اسی پوزیشن میں

لیٹے ہوئے وہ اپنے آفس کی بلڈنگ کو دیکھنے لگتا ہے۔

ہر چیز سے اسے بے حد نفرت ہورہی تھی دل میں طوفان اٹھ رہا تھا

بے چینی بڑھتی جا رہی تھی اپنے اردگرد موجود ہر چیزوں سے اس

وقت اس کو سوائے نفرت اور کچھ نہیں ہورہی تھی اس کا دل

دنیا جلا کر راکھ کرنے کا ہورہا تھا پر ناجانے کیوں وہ اپنے غصے

کو ضبط کیے ہوئے کس وجہ سے وہ اپنے اندر کا طوفان دنیا سے

چھپا کر رکھے ہوئے تھا۔۔

ڈیریک گہری سانس لیتے ہوئے اپنی آنکھوں پر گوگل لگائے ہوئے

وہ گاڑی سے باہر نکلتا ہے اسے نکلتا دیکھ کر تامیر

بی گاڑی سے باہر نکلتا ہے۔۔

ڈیریک آگے اور تامیر اس سے ایک قدم پیچھے دونوں بلڈنگ ھے دروازے

کے باہر کھڑے ہوئے اپنے سامنے خود گا کھلنے

والے بڑے سے صاف شفاف شیشے کے دروازے کو دیکھتے ہوئے آگے

کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

ڈیریک اپنے دائیں ہاتھ میں شہادت کی انگلی میں پہنی ہوئی

انگوٹھے کو انگوٹھے کی مدد سے گول گھوماتے ہوئے

زمین پر نظریں جمائے ہوئے وہ آگے کی طرف بڑھتا جارہا تھا۔۔

ڈیریک کو دیکھتے ہوئے بلڈنگ کے اندر کام کرتے ہوئے لوگ آس پاس

پھیرتے ہوئے لوگ سب وہی سر جھکائے ہوئے رک جاتے ہیں۔

لڑکیوں کے قدم تو رک گئے تھے لیکن ان کی نظریں ڈیریک کو

دیکھتے ہوئے مسلسل اپنے اس پاس کھڑی ہوئی لڑکیوں کی طرف اٹھ

رہی تھیں۔۔

ڈیریک بہت کم آفس آتا ہے یہ کہہ سکتے ہیں آپ آتا ہی نہیں تھا اس

کا چاچو ہی اسکے بابا کی وفات کے بعد

اس کے آفس کو سنبھالتے ہیں اب اچانک سے ڈیریک کی موجودگی

پر وہاں کام کرنے والے سبھی ورکرز کے ہاتھ اور نظریں

رک چکے تھے۔۔

دیریک بنا کسی کی طرف دیکھے ہوئے وہ آگے بڑھے میٹنگ حال کی طرف

بڑھتا ہے جہاں ا وقت میٹنگ چل رہی ہوتی ہے۔۔

ایک بڑے سے بڑے سے دروازے کی طرف وہ دبے دبے قدم رکھ رہا تھ

لیکِن اس کے قدموں کی آواز پھر بھی سنائی دے رہی تھی

صرف دیریک کو ہی نہیں حال روم میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کو بھی

سب جو میٹنگ پر دھیان دے رہے تھے اب ان اب کا

دھیان اور نظریں دروازے کی طرف اٹھتی ہے۔۔

وہاں سے کوٗن آرہا ہے کس کے قدموں کی آواز ہے یہ بات سب کے

ذہین میں گردش کرنے لگتی ہیں۔۔

صرف وہاں موجود ورکرز اور انویسٹرز کے ہی نہیں

مالک کی کرسی کر دیریک کے بابا کا کزن جو اس کی ہر کمپنی کو

سنبھالتا ہے اسکی نظر اور توجہ دروازے کی طرف اٹھتی ہے۔۔

سب تجسّس و جستجو سے دروازے کو دیکھے جا رہے ہیں۔

ان سب کی بے چینی کو بڑھانے کے لیے دیریک دروازے کے بلکل سامنے

جا رکتا ہے انگلی میں گھوماتے ہوئے انگوٹھی کو وہ واپس اپنی جگہ

پر صحیح کرتا ہے اور دروازے کو دیکھتے ہوئے کوٹ کے بٹن

بند کیے وہ گہری سانس لیتا گردن جھٹکتا ہوا اپنے

دونوں ہاتھوں سے دروازے کو کھولے وہ حال میں زمین کا دیکھتے ہوئے

اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔

دونوں کھلے دروازے کے دروازوں کے درمیان کھڑا ہوا دیریک

صرف اس کے سامنے کھڑے ہوئے لوگوں کو دیکھائی دے رہا تھا

دیریک کو دیکھتے ہی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص

ایک ایک کر کے کھڑے ہونے لگتے ہیں۔۔

آدمیوں کو کھڑا ہوتا دیکھ باقی کے لوگ مزید تجسّس سے

دروازے کی تعمیر دیکھتے ہیں۔۔

دیریک زمین سے نظریں ہٹاتے ہوئے اوپر دیکھتے ہوئے کولڈ نظروں سے

چہرے پر سنجیدگی سجائے ہوئے وہ

اپنے سامنے موجود لوگوں کو خون اترتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ظ

ہوئے آگے کی طرف بڑھتا ہے دیریک کا ایک اور قدم

آگے بڑھتا ہے اور اسے دروازے کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ

سب کی نظروں کا مرکز بنتا ہے۔۔

ڈیریک کو دیکھتے ہوئے باقی کے کرسی پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی

ایک ایک کر کے اٹھنے لگتے ہیں۔

ڈیریک ان سب کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے دو قدم وہ سیدھے

رکھتا ہے اور پھر بائیں جانب مڑتے ہوئے وہ

اپنے چاچو کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے ایک ہاتھ

سے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے وہ ان کے قریب آتا ہے۔

حال روم میں 50 سے زائد لوگ موجود تھے جو ہر قسم کی عمر کے تھے

کچھ ڈیریک سے بڑے سے اس کے چاچو سے بھی بڑی عمر کے

اور کچھ چھوٹے تھے ایسے جنہوں نے اس فیلڈ میں ابھی

قدم رکھا ہی تھا اورُ قدم رکھتے ہی اب ان کا سامنا دیریک نامی خاموش

پر دو بول میں سامنے والی کی روح تک جلا کر راکھ

کر دینے والے انسان سے ان کا سامنا ہونے لگا تھا۔۔

دیریک کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اپنے چاچو کی طرف بڑھتا ہے تامیر

بھی حال میں داخل ہوئے حال روم کے دروازے بند کیے

وہ وہی دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔

دیریک اپنے چاچو کے پاس جا کر انہی کرسی پر بیٹھے دیکھ کر ان کی

کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھے وہ کرسی سمیت ان کا

رخ اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔۔

کوٹ کے بٹن کھولے ایک ہاتھ پنجے کی شکل میں ٹیبل پر رکھے

دوسرا کرسی کی بیک پر رکھے دیریک جھک کر

اپنے چاچو اسمیل کے چہرے کے قریب آئے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہو

وہ بولنے سے پہلے ٹیڑھی سمائل کرتے ہیں۔۔

ck you're Shit off from that chair"....

دیریک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے سامنے بیٹھے ہوئے انسان کو

اپنے ہاتھوں سے موت کے گھاٹ اتارے اپنے باپ کی کرسی سے اس کو

ہٹا دے پر اسے عزت کا خیال آجاتا ہے اپنی محنت سے بنائی ہوئی

باہری دنیا میں عزت جو اسے روکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

دیریک اپنے چاچو کے چہرے کے قریب ان کے کان کے پاس آئے

ایک انچ کے فاصلے پر چہرہ دور رکھے

دیریک سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے۔

have yourself...

غصے میں کرسی کی سائیڈوں پر اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط

کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

not"....

دیریک اب کی بار آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسی انداز میں

کھڑے ہوئے کہتا ہے۔

t the hell out of here before I send you there directly"..

دیریک اب کی بار سیدھا کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب

میں ڈالے وہ اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

ou'll regret..

کرسی سے اٹھتے ہوئے دیریک کے قد کے برابر کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

ove to do that"...

دیریک ہنستے ہوئے کہتا ہے اس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ سامنے والے شخص تک کو جلا کر راکھ کرنے کا کام کرچکی تھیں۔۔

دیریک ایک ہاتھ پینٹ کی جیب سے باہر نکالے کرسی کو اس کی بیک سے پکڑے ہوئے زور سے دیورا کی طرف دھکیلتا ہے کرسی گھومتی ہوئی سیدھا زور سے دیوار سے جا لگتی ہے۔۔

e you all not going to welcome your real boss???....

ڈیریک دونوں ہاتھ ٹیبل پر کسی مضبوط پنجے کی طرح شیشے کے ٹیبل

پر رکھے ہوئے ڈیریک وہاں موجود ہر فرد پر نظریں گھوماتے ہوئے کہتا ہے

elcome DJ

elcome DJ"...

ڈیریک کو غصے میں اس کی سخت نظروں میں دیکھتے ہوئے اس کی

آنکھوں سے نظریں چراتے ہوئے اس کی نظر میں نا آنے کی

کوششیں کرتے ہوئے سب ایک ساتھ بول پڑتے ہیں۔۔

ڈیریک کو سب ایک ٹی وی ایکٹر کی حیثیت سے جانتے تھے کو ہر وقت

مسکراتے ہوئے سب کی نظروں کا مرکز بنا رہتا تھا۔

" وہ امیر زادہ نہیں جانتا تھا سچی مسکراہٹ کی قیمت

اس نے فقط پیسوں کی چاہ میں لوگوں کے بدلتے رویوں سے جھوٹی

مسکراہٹ چہرے پر سجانا سیکھا تھا "

لیکن بدلتے رویوں سے اکتا کر آج وہ اپنا صبر کھو کر ایک عام انسان

کی طرح جو غصہ آنے پر غصہ چہرے پر سجائے ہوئے اپنے سامنے موجود

ہر شخص کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو اس نام اس کی پاوٗر کے آگے سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے۔۔

کاغذ کے ٹکڑوں پر پلنے والے لوگ اپنے سے زیادہ پیسے والے کو ہمیشہ

جھک کر ہی سلام کرتے ہیں۔

چاہے وہ عمر میں ان سے کم ہی کیوں نا ہو۔۔۔"

ڈیریک نے چند سیکنڈز میں ہر شخص کو ترازو میں تول دیا تھا۔

لالچ کو ایک طرف اور نام کے عزت دار بشر کو ایک طرف ان سب

سے نظریں ہٹاتے ہوئے وہ گردن موڑ کر اپنے چاچو کو دیکھتا ہے جو دائیں

جانب اسی جگہ کھڑے ہوئے ڈیریک کو گھورے جارہے تھے۔

ou all have next 10 min

op your every single thing that make you related tu

s company after 10 min I'll make sure to get

ou all off from my Company...

ڈیریک سیدھا کھڑا ہو کر حکمانہ انداز میں دونوں ہاتھ کمر پر باندھے

ہوئے کہتا ہے۔

hat...??? What are you talking are you out of your

nd??..

اسیمل دیریک کو بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

on't you dare to touch me again

d don't Come in my way again and don't you dare to

estion me again"....

دیریک اپنے وجود پر اسمیل کے ہاتھ دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں

ایک ہے بعد ایک بات غصے میں بلند آواز میں کہتا ہے اس کی آواز اتنی

بلند تھی کہ وہاں موجود ہر شخص کے کانوں تک باآسانی

پہنچ رہی تھی۔۔۔۔

اسمیل کی باتیں سنتے ہوئے اتنے لوگوں میں شرمندگی محسوس

کرتے ہوئے وہ اس کی بازوؤں سے اپنا ہاتھ ہٹا لیتا ہے۔۔

make sure to take revenge for that

really do that"...

اسمیل پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے دیریک کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی حال روم سے باہر

نکل جاتا ہے اس کے پیچھے پیچھے اس کے خود کے کچھ انویسٹرز

بھی باہر چلے جاتے ہیں۔۔

hat are you all just take your shit and get the hell out

my company"....

اسمیل کو جاتا دیکھ کر دیریک دھاڑتے ہوئے وہاں موجود باقی

کے لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

اس کی ایک دھاڑ پر سب جلد بازی میں اپنا سامان اٹھاتے ہوئے وہاں

سے باہر نکلنے لگتے ہیں۔۔۔

ایک ایک کرکے سب باہر دوڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں دیریک ان کے جا

کے بعد آنکھوں سے چشمہ اتارے

ٹیبل پر رکھے مڑ کر کھڑکی کھول کر وہاں کھڑکی میں ہاتھ رکھے وہ

سر جھکائے آنکھیں بند کیے گہری سانسیں لیے خود کو پرسکون کرتا ہے۔۔

دیریک کی حالت دیکھتے ہوئے تامیر اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے

اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

انسان کے لالچ کی کوئی حد مقرر ہوتی ہے بھی یا نہیں

تامیر کو اپنے پیچھے کھڑا محسوس کرتے ہوئے دیریک پوچھتا ہے۔

انسان کے لالچ کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے

جس چیز کو پانے کے لیے وہ لالچ کرتا ہے وہ پا کر بھی اس کا دل نہیں

بھرتا ہے اسے پانے کی خواہش مزید بڑھتی جاتی ہے۔۔

تامیر دیریک کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

میرے ڈیڈ نے یہ کمپنی سپورٹ کے لیے کھولی تھی غریب لوگوں کی

مدد کے لیے اور جن کا کوئی بھی نہیں اس کا سہارا

بننے کے لیے سب جانتے ہیں یہاں سے کسی امیر شخص کو کچھ

نہیں مل سکتا ہے پھر بھی اس ملک کا ہر امیر نامی گرامی شخص

یہاں اپنا پیٹ بھرنے کے لیے موجود ہے۔۔؟؟؟؟

دیریک مڑ کر تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب کیا کرنا ہے۔۔؟؟

تامیر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ بیٹھتا ہے۔

ان لوگوں کو اس کمپنی میں امیر لوگوں کو رکھنا ہے نا۔۔؟؟؟

اب یہاں ایک بھی امیر زادہ نہیں ہو گا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی کوئی

امیر شخص نہیں ہو گا۔

تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی پل کے لیے وہ

رکتا ہے اور سوچتے ہوئے وہ دوبارہ کھڑکی سے باہر کے مناظر اونچی عمارتیں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ویکینسی شروع کرو ہمارے معیار کے مطابق کی پڑھائی کی جانے

والے ہر شخص کو اس کمپنی کا حصہ بناؤ

لیکن غریب عزت اور غیرت مند لوگوں کو مجھے اس کمپنی میں

کام کرنے کے لیے لوگ چاہیے جو جتنی محنت کرے

اسے اس کے مطابق اپنا منافہ بھی ملے

ہمارے پاس پیسوں کی کمی نہیں ہے لیکن جن کے پاس ہے ان کو

یہاں کا حصّہ بناؤ۔۔۔

دیریک گہری سانس لیے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے اٹل

انداز میں کہتا ہے۔

پیسے والے لوگ اس دُنیا میں ہمیشہ برے الفاظوں میں یاد رکھے

جاتے ہیں آج کے بعد یہ امیر زادہ اپنی فلمی دنیا کے علاوہ

ذاتی زندگی میں بھی اچھے الفاظوں میں سب کے ذہین پر ہر وقت

سوار رہنا چاہیے۔

میرے باپ کی محنت سے بنائے ہوئے نام کو مٹی میں ملنے نہیں دوں گا

انہوں نے محنت کرکے اس کمپنی کو اس مقام پر پہنچایا تھا

اب میں پیسوں سے اس کواور مزید اونچائی پر لے کر جاؤں گا۔

دیریک ایک قدم کھڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتا ہے۔

پینٹ سے ہاتھ نکالے وہ دوبارہ کھڑکی میں رکھے جھک کر اپنے

سامنے کی بلڈنگوں کو دیکھتا ہے۔

یہ سب خریدنے میں کتنے پیسا لگے گا۔۔؟؟؟

دیریک اپنے پیچھے کھڑے ہوئے تامیر سے سوال کرتا ہے دیریک کے

سوال پر تامیر اس کے برابر آئے اس کے ساتھ کھڑے ہو کر بلڈنگ کو

دیکھنے لگتا ہے۔

اس میں تو آپ کا نسلی خزانہ خرچ ہو جائے گا۔۔

تامیر حیرانگی سے کہتا ہے۔۔

پھر یہ سب مل جائے گا۔۔؟؟ دیریک تامیر کی طرف گردن موڑ

کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

پھر تو کل کائنات آپ کی ہی ہو گی۔۔

پر پورے ملک کا کیا کریں گے آپ کے پاس تو کوئی محبوب ہی نہیں

جس کو لیے آپ کو دنیا خریدنے کی ضرورت پڑے۔۔۔"

تامیر دیریک کے چہرے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اپنی سلطنت بنانے کے لیے محبوب کا ہونا ضروری ہے کیا۔۔؟؟؟

دیریک سیدھا ہو کر تجسّس سے پوچھتا ہے۔

سلطنت بنتی ہی تب ہے جب اس کو بنانے والا بادشاہ ادن رات محنت کرے

اور اس پر راج کرنے کے لئے ملکہ اسے سنبھال کر رکھے

کوئی بھی سلطنت ملکہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ہے۔۔۔

تامیر مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

میری کوئی ملکہ نہیں ہے میں اپنی سلطنت بنا ملکہ کے کھڑی

کروں گا اور اسے سنبھال کر بھی رکھوں گا۔۔

دیریک مڑ کر ٹیبل سے اپنا چشمہ اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر تو آپ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں رہے گا آپ بھی صرف اسکی

حفاظت کے لیے رہ جائیں گے۔۔۔

تامیر دیریک کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

محبت کرلیں سب اچھا لگنا شروع ہو جائے گا پھر دنیا حاصل کرنے

کی ضرورت نہیں پڑے گی ایک شخص ہی دنیا بن جائے گا

تامیر اب بھی اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کبھی کسی سے محبت نہیں کروں گا مجھے نفرت ہے اس لفظ سے

بھی اور اس سے جڑے ہر شخص سے بھی

ڈیریک مڑ کر ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے میں

آنکھوں سے چشمہ ہٹائے کے لٹکائے ہوئے ایک ائیبرو اٹھا کر

کہتا ہے۔۔

تامیر ڈیریک کی بات پر خاموش رہتا ہے جواب تھا اس کے پاس

پر وہ پھر بھی خاموش رہتا ہے۔۔

ویکینسی کا کام شروع کرو اور جتنے بھی پرانے لوگ ہیں

سب کو کمپنی سے آج ہی باہر نکالو۔۔

ڈیریک اگے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے وہ بھی

خاموش ہو جاتا ہے اور اس کے قدم بھی رک جاتے ہیں۔۔

میری کبھی نا ہونے والے بیوی کے پاس بھی تو جانا ہے اسکو تباہ

و برباد کرنا بھی تو باقی ہے۔۔"

دیریک مڑ کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتا ہے۔۔

فلائٹ کب کی ہے۔۔؟؟؟ دیریک اپنی زبان منہ میں گول گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ابھی کی ہے آدھے گھنٹے بعد کی

تامیر کلائی میں پہنی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو پھر انتظار کا چیز کا ہے مجھے بدلنے میں اسکا ہاتھ بھی ہے تو کیوں نا اپنے گھٹیا پن کی حد اسی سے شروع کی جائے۔۔۔"

دیریک ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی آنکھوں پر گوگل لگائے ہوئے وہ حال روم سے باہر نکل جاتا ہے۔

تامیر وہی بت بنے کھڑے ہو کر دیریک کا بدلہ انداز دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

دیریک کے باہر جانے کے بعد وہ بھی باہر نکل پڑتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ڈنر کے لیے سب اچھے تھے روحی ڈنر کا سارا انتظام اکیلے کرچکی تھی

سب نے ڈنر کرلیا تھا عالیان کو وہ سلا چکی تھی

عالیان کو سلانے کے بعد وہ سب کے لیے کافی بنائے و حال میں لے کر

داخل ہورہی تھی کہ لیڈی سرونٹ اس کے سامنے آکر اس کے

ہاتھ سے ٹرے لے کر حال میں لے جاتی ہے۔

روحی اپنے ہاتھ دھو کر سب کے پاس حال میں آتی ہے اور باسیل کے

ساتھ صوفے پر فاصلے کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

شیزا حال میں بکنگ ہوگئی تمہاری۔۔؟؟

روحی ٹیبل سے اپنے لیے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سب کے کیے کافی بناتی ہے پر اپنے لیے وہ چائے بناتی ہے۔

بکنگ تو میں نے کروادی تھی لیکن جہاں کروائی تھی انہوں نے آج اچانک

سے وہ کینسل کردی بنا کسی بات کے

شیزا بھی ٹیبل سے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہ کیوں۔۔؟؟؟ روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

وہاں پر آج کسی کی شادی کے کسی مسلم فیملی کی ہی دو دن تک وہ لوگ مزی

وہاں فنگشنز کرنے والے ہیں تو اس لیے

شیزا مایوسی سے انداز میں کہتی ہے۔۔

تو ہمیں پورا حال تھوڑی چاہیے صرف ایک حال روم چاہیے

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وہی تو بولا تھا میں نے میں کب سے وہاں بکنگ کروانے کے لیے مری جا

تھی

اب جب شادی کا وقت قریب آیا تو بھی ایسے

بکنگ ہو کر بھی کینسل ہوگئی۔۔

شیزا کا منہ رونے والا ہوگیا تھا۔۔

روحی اسے مایوس دیکھ کر گردن موڑ کر باسیل کو دیکھتی ہے

اور پھر مہرین اور احمر کو

جو اسے ہی دیکھ کر مایوسی سے سر لٹکا رہے تھے۔۔

اووو ہوو۔۔۔ایسے سب منہ تو نا بناؤ میری ڈالرنگ جہاں بولے گی وہاں

ہی اس کی شادی ہو گی۔۔

روحی چائے کا کپ ٹیبل پر رکھے شیزا ہے پاس جا کر اس کا

چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کی بات پر مسکرا اٹھتا ہے۔۔

پر کیسے انہوں نے تو انکار کر دیا ہے۔۔

احمر روحی سے پوچھتا ہے۔۔

احمر بھائی میں نے ایسے بہت سے انکاروں کو اقرار میں

تبدیل کروایا ہے دونٹ وری ڈالرنگ میں ہوں نا تمہارے ساتھ میں

کراؤں گی تمہاری شادی وہاں پر۔۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

باسیل میں جاؤں اگر کچھ ہوا تو آپ سنھبال لیں گے۔۔؟؟؟

روحی باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہمم۔۔باسیل آنکھوں سے ہاں میں اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کسی کو مرنا مت باقی جو دل میں آئے ہو کرلینا میں سنبھال لوں گا

باقی سب خود ہی۔۔۔"

باسیل روحی کے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

پر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر جاتی ہے۔۔

چلو لڑکیوں پھر گاؤں کی گنڈی بننے کا وقت آگیا ہے ان انگریزوں نے

ہمیں بلکل ہی کوئی چھوئی موئی سمجھ لیا ہے۔۔۔

روحی کھڑی ہو کر اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

چلو پھر۔۔"مہرین بھی جھٹ سے کھڑی ہو جاتی ہے روحی کی طرح

الٹے کام کرنے میں اسے بھی بڑا مزہ جو آتا ہے۔۔

ہاں چلو ان مردوں کی ایسی کی تیسی اتنے مشکلوں سے میری شادی

ہورہی ہے اس میں بھی مسئلہ کررہے ہیں۔

شیزا بھی کافی کا کپ ٹیبل پر رکھے پرجوش انداز میں کہتی ہے۔

میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔

ہرگز نہیں۔۔۔!!!

احمر کہتے ہوئے کھڑے ہو رہے تھے کہ تینوں لڑکیاں ایک ساتھ بول پڑتی

۔

لڑکیوں دھیان سے مانا کے تم سب بہادر ہو لیکن تمہیں

کسی مرد کی ضرورت پڑے گی وہاں پر۔۔۔"

احمر واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

تم فکر مت کرو میری والی سب مردوں پر بھاری ہے۔۔

باسیل احمر کو دیکھتے ہوئے روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کے منہ سے میری والی سب کر روحی دوسری طرف اپنا رخ موڑ

کر اپنی آنکھیں میچ کر اپنی خوشی کو کنٹرول کرتی ہے۔۔

شکریہ میاں جی۔۔۔"

روحی سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

جلدی واپس آجانا پر صحیح سلامت۔۔۔۔

باسیل اب کی بار تھوڑا سا سخت لہجہ استعمال کرتا ہے۔

جی جی فکر مت کریں آپ کی بیوی کو ایک پیس میں ہی واپس

لے کر آئیں گے۔۔

مہرین روحی ہاتھ پکڑ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو مسلسل

روحی کو ہی دیکھے جا رہا تھا

مہرین کی بات پر باسیل روحی سے نظر ہٹا لیتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ہر طرف روشنی ہی روشنی افراتفری کا ماحول چھایا ہوا تھا جہاں تک نظر

جائے وہاں تک لوگ ہی لوگ ہیں اور ان سب کے ہنسنے کی آوازیں س

دے رہی تھیں۔۔

حور تیار ہوگئی ہے۔۔؟؟؟

ایک 41 سالہ خاتون "صدف "لائٹ سوفٹ پستہ کلر کی لونگ میکسی

پہنے ہوئے کندھے پر دوپٹہ رکھے ہوئے تھے گلے میں سونے کے بھ

زیورات پہنے ہوئے کلائی میں موٹے موٹے سونے کے کڑے پہنے ہوئے

ہاتھ میں والٹ کے ساتھ فون پکڑے ہوئے حال میں

کام کرنے والے ورکرز سے پوچھتی ہے۔۔

جی وہ تیار ہے اس وقت اپنے روم میں ہیں فوٹو شوٹ ہورہا ہے

ان کا

ورکر روم کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے اندر ڈرنکس ختم ہوگئی ہیں وہ جلدی سے مہمانوں

کو سرو کریں۔۔۔

لہجہ حکمانہ تھا۔۔

جی میم۔۔۔"ورکر سر جھکا کر کہتا ہے اور کہتے ہی وہ حال

میں سیدھے ہاتھ کی طرف بڑھتا ہے آگے کی

طرف اس کے بڑھتے ہوئے اس کے کانوں میں زور و شور سے گانوں

کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

جنہیں سنتے ہوئے وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے حال میں

داخل ہوتا ہے۔۔

پورا حال گولڈن کلر کی روشنی میں جگمگا رہا تھا

چاروں اطراف میں لوگ ہی لوگ تھے کچھ گانوں کے لیرکس

پر جھوم رہے تھے اور کچھ ہنستے ہوئے باتوں میں

مصروف تھے وہی کچھ لوگ اسٹیج پر کھڑے ہوئے

شادی کے ماحول میں بھی ایک کامیاب بزنس مین سے

اس کے برنس کی باتیں کررہے تھے۔

وہ جن س باتوں میں مصروف تھے وہ اور کوئی نہیں

"منہاج ابراہیم" تھے حور کے والد اور صدف کے شوہر

آپ کے ساتھ کام کرنے اک ہر کسی کا سپنہ ہے آپ لندن کے

ایک کامیاب بزنس مین جو ہیں۔۔۔

منہاج صاحب کے ساتھ انہی کی عمر کے برابر کھڑے ہوئے شخص

ان کی تعریفوں کے قصیدے پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

بہت بہت شکریہ۔"

منہاج صاحب اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر آنکھیں سرسری

سی بند کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ویسے آپ کی بیٹی کی شادی بھی آپ جیسے ایک کامیاب

بزنس مین سے ہونے جارہی ہے

آپ نے اپنا داماد بھی اپنے جیسا ہے کامیاب ڈھونڈا ہے۔

دوسرا آدمی منہاج صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

منہاج ابراہیم کی اکلوتی بیٹی کی شادی ہے میں اپنی بیٹی کے لیے کسی بھی ایر

غیرے مرد کا

رشتہ تو نہیں ڈھونڈ سکتا تھا اس کے کیے مجھے بھی اپنی

حیثیت کے مطابق داماد چاہیے

آخر کار دنیا میں نام ہے پہچان ہے ہماری

منہاج صاحب پر جوش لہجے میں کہتے ہیں۔

یہ تو ہے لیکن آج کل کے زمانے میں ماں باپ کی پسند سے

بچے شادی نہیں کرتے ہیں۔

آپ کی بیٹی کررہی ہے اس کا مطلب ہے وہ آپ کی فرمانبردار بیٹی ہے

لوگوں سے بے حد محبت کرتی ہے تب ہی تو وہ اپنی زندگی کا اہم فیصلہ

کے حوالے کیے

پرسکون ہے۔۔۔

پہلا شخص منہاج صاحب کی تعریف کرتے ہوئے ان کی گڈ بکس میں

آنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔

میری بیٹی دنیا کی بیٹیوں کی طرح نہیں ہے وہ ایک قابلِ

ریپوٹر ہے اور جیسے سہی اور غلط ہر طرف کا علم ہے۔۔

منہاج صاحب اٹل انداز میں کہتے ہیں۔۔

حورین ابراہیم کبھی وہ کام نہیں کرے گی جس سے اس کے

باپ کا سر جھکے وہ میرا سر جھکانے سے پہلے

سر کٹوانا ضروری سمجھے گی۔۔

منہاج صاحب کا لہجہ پریقین تھا وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچے ہوئے کہتے اور کہتے ہی وہ دروازے کی طرف نظر اٹھاتے ہیں

جہاں سے ان کا ہونے والا داماد "اعجاز عبید "

ایک مسلمان مرد جو بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس بالوں کو

سے سیٹ کیے ہوئے سانولی رنگت لیکن پرکشش چہرہ کالی گہری آنکھیں

چہرے پر مسکراہٹ

سجائے ہوئے وہ منہاج صاحب کی طرف بڑھتا ہے۔

منہاج صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی اعجازِ کو دیکھتے ہوئے

اس کا داماد ہونا تھا یا کوئی اور

وجہ جو بھی تھی صرف وہ ہی جانتے تھے۔

اسلام و علیکم ساسر جی۔۔۔!!"

اعجاز منہاج کے پاس آئے اس کے گلے سے لگتے ہوئے سلام

کرتا ہے۔۔

دونوں کے چہروں پر شاطرانہ مسکراہٹ سج گئی تھی پل کے لیے کین دو

ہی جلد ہی وہ ضبط کر گئے تھے۔

وعلیکم السلام داماد جی۔۔۔!!!"

منہاج صاحب دور ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔

اعجاز کے ساتھ اس کے چند دوست تھے ان کے علاؤہ اس کی فیملی کا اور ک

بندہ نہیں تھا اس کے ساتھ

لیکن پھر بھی اس بات سے وہاں کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

نکاحِ کی تیاریاں ہوگئی ہیں۔۔؟؟

اعجاز منہاج صاحب سے پوچھتا ہے۔

سب ہوگئی ہیں۔۔!!"

منہاج صاحب مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔

آپ کی بیٹی نے کوئی تماشا تو نہیں لگایا دوبارہ۔۔؟؟

اعجاز منہاج صاحب کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو داماد اس کے پاس

انکار کا کوئی اوپشن نہیں ہے۔

منہاج صاحب اعجاز کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

فکر کرنے کی ضرورت مجھے ہے بھی نہیں بیٹی کا سودا

کیا گیا اگر آپ کی بیٹی مجھے نہیں ملے گی تو آپ

کو بزنس ڈیل نہیں ملے گی۔۔۔

اعجازِ ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ ڈیل میری ہی ہے اس کو پانے کے لیے میں نے اپنی بیٹی کا

سودا کرنے سے پہلے ایک بار نہیں سوچا تھا

منہاج صاحب بھی اپنی ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے اعجازِ کو

یاد دھیانی کرواتے ہیں۔۔

یہ تو ہے دنیا کا پہلا باپ دیکھا ہے جو اپنے لالچ کی نظر

اپنی اولاد کو کر گیا ہے۔۔

اعجاز منہاج صاحب سے نظریں ہٹا کر سامنے لوگوں

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

لالچ کی نظر نہیں کیا میں نے حور کو اپنی کامیابی کی نظر

کیا ہے اور وہ بھی اس کی مرضی سے

منہاج صاحب بھی اعجازِ سے نظریں ہٹا کر لوگوں کو دیکھتے

ہوئے کہتے ہیں۔۔

یہ تو وقت بتائے گا لالچ کی نظر کیا ہے یا محبت کی

اعجاز تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

ویسے وہ ہے کہاں تیار نہیں ہوئی ہے کیا ابھی۔۔؟؟؟

اعجاز تجسس سے پر غصہ میں پوچھتا ہے۔

تیار ہورہی ہے آخر کار شادی ہے اس کی لندن کے ایک کامیاب

انسان سے لینے دو وقت اس کو

منہاج صاحب بنا اعجاز کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وقتِ تیار ہونے میں ہی لگنا چاہیے یہ وقت انکار کی طرف

مڑا تو یاد رکھنا آپ کی ترقی کا راستہ سے قبرستان کی

طرف موڑ دوں گا۔۔۔

اعجاز اپنے آدمیوں کی طرف اِشارہ کرتا ہوا کہتا ہے جو بلیک کلر کے تھ

پیس سوٹ میں ملبوس

کوٹ میں گنیں چھپائے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔۔

منہاج صاحب انہیں دیکھتے ہوئے مسکرا دیتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور تیار نہیں ہوئی ہے کیا ابھی تک۔۔؟؟؟

صدف بیگم دلہن کے تیار ہونے والے روم کی طرف بڑھتے ہوئے

خود سے پوچھ رہی ہوتی ہیں۔

کہتے ہوئے وہ کمرے کے دروازے کے پاس پہنچے اسے دونوں

ہاتھوں سے کھولتی ہے جیسے ہی دروازہ کھلتا ہے ان کی نظر

سامنے صوفے پر لال سرخ رنگ میں لہنگے میں ملبوس جس پر گولڈن کل

باریک سا پر بے حد خوبصورت سا

زری کا کام کیے ہوئے لہنگے میں ملبوس بیٹھی ہوئی حورین ابراہیم

پر اپنی بیٹی پر پڑتی ہے جیسے دیکھتے ہوئے

صدف بیگم کے قدم پل کے لیے وہی رک جاتے ہیں۔

لال رنگ کا کام والا لہنگا پہنے ہوئے جس کی چولی چھوٹی تھی جس سے اس

گوری رنگت گورا پیٹ صاف واضح ہو رہا تھا۔

ہاتھوں میں کہنیوں تک مہندی لگائی ہوئی جس کا رنگ لال

سرخ سے بھی زیادہ

تھا ہلکی ہلکی مہندی کی خوشبوئیں ابھی بھی آ رہی تھی۔

کلائی میں کڑوں کے ساتھ دو دو درجن کی چوڑیاں پہنے ہوئے

دونوں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنے ہوئے گلے میں بھاری بھر کم

سونے کا زیور پہنے ہوئے پیروں میں پائل پہننے ہوئے

کمر پر سونے کی کمر بندھ باندھے ہوئے حور لال رنگ کے دوپٹہ اوڑھے ہو

نظریں جھکائے ہوئے وہ خاموش سی اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وہ ا

آنسوؤں کو

ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

صدف بیگم حور وہ دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی ہے

اور اپنی بیٹی کو مکمل دلہن کا روپ اختیار کیے دیکھ کر وہ اسے نم آنکھوں

دیکھتے ہوئے بلکل اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہیں۔۔

ماشاءاللہ "صدف بیگم حور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں

اپنے سر پر اپنی ماں کا ہاتھ دیکھ کر حور سر اٹھا کر

بھیگی پلکوں سے ان کی طرف دیکھتی ہیں اور دیکھتے ہوئے وہ اپنے سر سے

ماں کا ہاتھ ہٹا دیتی ہے۔۔

گولڈن کلر کا خوبصورت سا پر لائیٹ سا میک آپ کیے ہوئے

لائٹ براؤن آنکھیں جن میں آنسوؤں سجائے ہوئے وہ بے ناک میں نتھ

ہوئے ہونٹوں پر لال سرخ رنگ کی لپس اسٹک لگائے ہوئے گالوں کو ہلکا

سا لال رنگ میں رنگے ہوئے حور

بسی سے صدف بیگم کی طرف دیکھتی ہے اور دیکھتے ہوئے وہ اپنے سر سے

کا ہاتھ ہٹا دیتی ہے۔

اتنی بے رُخی مت دیکھاؤں حور تمہاری ماں بھی تمہاری جتنی ہی مجبور

فرض کے آگے وہ بھی بے بس ہو جاتی ہے۔

صدف بیگم حور کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی یہاں سے جائیں۔۔"

حور گردن موڑ کر اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے روکنے دو یہاں پر پھر تو تم نے مجھ سے دور ہو جانا ہے۔

صدف بیگم حور کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

امی جائیں یہاں سے مجھے آج کے اس منحوس دن پر

مزید غصہ مت دلائیں ایسا نا ہو کہ مجھے رخصت کرنے کے

دن میرا جنارہ اٹھانا پڑ جائے آپ سب کو

حور ہاتھ میں لہنگا پکڑے ہوئے صوفے س اتھ کر غصے میں

صدف بیگم کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے اس کے گالوں

پر بہنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔

زبان کا استعمال اتنا کرو جتنی تمہیں اس کی اجازت دی ہوئی ہے۔۔

پیچھے سے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے منہاج صاحب

غصے میں کہتے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے صدف بیگم بھی صوفے سے اٹھ کھ

ہوتی ہیں۔

مجھے اس کا استعمال کبھی آپ نے میرے لیے کرنے دیا ہی نہیں ہے مجھے با

حور روتے ہوئے مڑ کر بے بسی سے منہاج صاحب وہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے

تمہارے مستقبل کے لیے کیا گیا تھا جو بھی تمہارے ساتھ

ہوا تھا آج زبان کو لگام لگا کر رکھو گی تو مستقبل میں بھی شوہر کے آ

خاموش رہو گی۔۔

منہاج صاحب کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے حور کے سامنے کھڑے

ہو کر کہتے ہیں۔۔

بابا مت کریں ایسا میرے ساتھ مجھے کاغذ کے چند ٹکڑوں

کے لیے کسی بھی انسان کے حوالے مت کریں

حور روتے ہوئے اپنے بابا کی بازوؤں پکڑ کر روتے ہوئے التجا کرتی ہے۔

تمہیں میں پہلے ہی اس کے حوالے کر چکا ہے تم پر اعجاز عبید کی مہر میں لگا

ہوں نکاحِ کرو اس سے

تاکہ مجھے وہ ڈیل کے کاغذات مل سکیں۔۔

منہاج صاحب حور کے ہاتھ سے اپنی بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتے ہیں۔

بابا بیٹی ہوں میں آپ کی آپ میرا سودا کیسے کرسکتے ہیں

آپ مجھے اپنے ہاتھوں سے سیدھا سیدھا بیچ رہے ہیں

حور بے بس لہجے میں روتے ہوئے اپنے باپ کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے جنہیں اس کی بات سے اس کے آنسوؤں

سے زارا فرق نہیں پڑرہا تھا۔۔

تمہیں پیدا کیا ہی اس لیے تھا کہ وقت پڑنے پر میں تمہارا

سہی دام لگا کر تمہیں پیدا کرنے اور پالنے کا قرض ادا کروں۔

منہاج صاحب کسی سوداگر کی طرح اپنی بیٹی کو پالنے کا

حسابِ کررہے تھے۔

کیا میں بوجھ ہوں آپ کے لیے۔۔؟؟

آپ نے مجھے آج تک جو جو کہا میں نے ہر وہ چیز کی اب بھی

میں آپ کے لیے بوجھ ہوں بابا۔۔؟؟؟

حور روتے ہوئے اپنے کھالی ہاتھوں کو ہوا میں اٹھاتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔۔۔"منہاج صاحب کے منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ حور

کو زندہ ہی مردہ کرچکا تھا۔

ایک بیٹی کے لیے سننا کتنا مشکل ہو سکتا ہے جس باپ نے

اسے پیدا کیا وہ اسے بوجھ سمجھ اس سے

منافع تلاش کرتے ہوئے اپنی جان چھوڑوانے کے چکروں میں تھا۔۔

میرا کچھ بھی کہنا آپ کے لیے صرف الفاظ ہی ہونگے بابا

ان میں چھپا درد آپ کبھی سمجھ پائیں گے۔۔

حور لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے

صحیح سمجھ رہی ہو تمہارے آنسوؤں صرف پانی ہی ہیں

میرے لیے اس وقت روؤ کر انہیں یہ ضائع مت کرو

میرے سامنے تمہارے شوہر کے سامنے انہیں استعمال کرنا

شاید اسے تم پر رحم آجائے

منہاج صاحب اپنے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے انہیں جھاڑتے

ہوئے کہتے ہیں۔۔

کچھ دیر میں نکاح خواہ آرہے ہیں نکاحِ کے کاغذات لے کر

یہاں تم کاغذات پر دستخط کرو گی

وہاں وہ ڈیل کے کاغذات پر دستخط کرے گا اور مجھے وہ

ڈیل ملے گی

اس لیے۔۔۔!!منہاج صاحب حور ہے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور تھوڑے سے فاصلے پر

حور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر اب کوئی بھی ناٹک کیا تم نے یا کاغذات پر دستخط نہیں

کیے تو یاد رکھنا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا

منہاج صاحب کا لہجہ انتہائی سخت تھا آنکھوں میں تلخی

صاف نمایاں ہو رہی تھیں۔۔

میں کروں گی سائن بابا آپ بے رحم ہوسکتے ہیں پر میں نہیں

میں دل سے آپ کی عزت کرتی ہوں آپس ے محبت کرتی ہوں کیونکہ

بابا ہیں میرے آپ کے لیے کچھ بھی کرنے کو

ہمیشہ تیار رہوں گی۔۔

حور درد بھرے لہجے میں کہتی ہے وہ اپنے ہاتھوں میں

مضبوطی سے لہنگے کو جکڑے ہوئے روتے ہوئے سسکی

لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

شاباش یہی امید ہے مجھے تم سے

منہاج صاحب حور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتے ہیں۔۔

چلو تم بہت ناٹک ہو گیا ہے باہر سب انتظار کر رہے ہیں

منہاج صاحب سخت لہجے میں صدف بیگم کو دیکھتے ہوئے

کہتے ہیں۔۔

جی۔۔صدف بیگم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہیں اور

منہاج صاحب کے ساتھ روم سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

انہیں جاتا دیکھ کر حور روتے ہوئے صوفے پر جا گرتی ہے۔

بابا آپ ایسے کیوں ہیں میری زندگی اتنی بے مول کیسے ہو سکتی ہے آپ

لیے۔۔۔؟؟!

حور اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک باپ کے لیے بیٹی بے مول نہیں ہوتی ہے اور جس کے لیے

ہو وہ باپ باپ نہیں ہوتا ہے۔۔

حور کے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں دونوں کمروں کے درمیان ایک

ہی دیوار روحی دیورا سے ساتھ ٹیک لگائے

کھڑی ہوئی روحی دونوں ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے سر پر کیپ

پر ماسک لگائے ایک ٹانگ دیوار پر رکھے ہوئے دیوار سے سر ٹیکائے آنک

بند کیے ہوئے روحی دھیمے لہجے میں خود سے کہتی ہے۔

روحی۔۔۔؟؟؟ شیزا روم کا دروازہ کھولتے ہوئے روحی کو آواز لگاتی ہے اس

آواز پر روحی آنکھیں کھول کر شیزا کی

طرف دیکھتی ہے پر سر دیوار سے نہیں ہٹاتی ہے۔

آجاؤں میرج ہال ہے اونر آگئے ہیں۔۔"

شیزا دروازے میں کھڑی ہو کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کچھ پل وہی اسی پوزیشن میں کھڑی ہوئی شیزا کو

کھالی نظروں سے دیکھے جا رہی تھی۔

کیا ہوا جانا نہیں ہے اب تم دونوں نے۔۔؟؟

پیچھے سے مہرین آکر شیزا کی بازوؤں سے سر ٹیکاتے ہوئے

روحی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے ذہین میں حور اور اس کے بابا کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔۔

وہ مہرین اور شیزا کو دیکھ ضرور رہی تھی لیکن

دماغ ابھی بھی ان کی باتوں میں ہی اٹکا ہوُا تھا۔۔

روحی۔۔۔؟؟ شیزا مہرین دونوں ایک ساتھ زور سے نام پکارتے

ہیں کہ روحی ہوش کی دنیا میں واپس آتی ہے۔۔

ہاں۔۔۔!!!"

روحی دیوار سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

چلو بھائی باسیل بھائی کی یادوں میں اتنا کھونے کی ضرورت نہیں ہے ابھی وہ

پر ہی ہیں۔

مہرین شرارتی لہجے میں کہتی ہے پر اس کی بات پر روحی کو

ہنسی نہیں آتی ہے وہ خاموش تھی ایک دم خاموش

دیوار سے دور ہوتے وہ سر جھکائے گہری سانس لیتے ہوئے

مہرین اور شیزا کی طرف بڑھتی ہے۔۔

تمہارے باسیل بھائی کو مجھے ہر وقت یاد کرنے کی ضرورت پڑتی بھی نہیں

وہ ہمیشہ میرے پاس میرے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔۔

روحی اپنے کوٹ کی جیب سے ہاتھ نکالتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بات بی ٹھیک کہی تم نے۔۔"

مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

چلو اب۔۔!!"روحی دروازے سے باہر کی طرف اِشارہ کرتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں چلو اللہ کرے وہ بڈھا مان جائے اور میرج حال دے دے یہ لندن

سب سے بڑا اور خوبصورت میرج ہال ہے

میں نے یہاں شادی کرنے کا سپنہ دیکھا ہے اب وہ بڈھا کھوسٹ

زیادہ پیسوں کے لالچ میں مجھے نہیں دے رہا ہے۔۔

شیزا کمرے سے باہر جاتے ہوئے میرج ہال کے اونر کے روم میں

جانے کے لیے لفٹ کی طرف بڑھتی ہیں۔

بائیں ہاتھ کی جانب وہ تینوں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے

بڑھتی جاتی ہیں شیزا روتلو سے انداز میں بولے جارہی تھی

اس کی باتوں پر توجہ صرف مہرین دے رہی تھی روحی کی

نظر حور کے کمرے میں اندر صوفے پر بیٹھی ہوئی لال سرخ

جوڑے میں ملبوس حور پر تھی۔۔۔

میاں جی انسان بننے کا سوچتی ہوں لڑائی جھگڑوں سے

دور رہنے کا بھی سوچتی ہوں پر افسوس یہ دنیا میں ایک

دن بھی میرے فیصلے پر مجھے قائم نہیں

رہنے دیتی ہے۔۔

روحی حور کے کمرے سے نظریں ہٹا کر سامنے لفٹ کو دیکھتے ہوئے

اس کی طرف بڑھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے کہتی ہے۔

انسانوں کے ساتھ انسانیت دیکھائی جاتی ہے ظالم اور لالچی

لوگوں کے ساتھ رحم کی اور انسانیت کی کوئی گنجائش نہیں

بچتی ہے۔۔

روحی گہری سانس لیے کہتی ہے اور لفٹ میں داخل ہوتی ہے وہ تینوں ن

فلور پر جارہی تھیں کہ پیچھے سے

حور کے کمرے میں مولوی صاحب منہاج صاحب اور صدف بیگم کے س

چند دو گواہ کے طور پر لوگ

اور اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

حور کے نکاح کے لیے سب اس کے روم میں پہنچ چکے تھے وہ نکاحِ

جوڑے میں ملبوس چہرے پر گھونگھٹ سجائے وہ ہاتھوں میں نکاحِ کے کاغذ

لیے وہ نم آنکھوں سے اپنی وہ

اپنی شادی والے دن بے چینی سے اپنے مرنے کی دعا کررہی تھی کہ کوئی

ہی بے چینی سے لندن کی سڑکوں پر ہوا کی

رفتار سے گاڑیوں کو تیزی سے کراس کرتے ہوئے وہ اس کی موت بننے کا

طے کررہا تھا۔۔۔

ڈیریک کو لندن پہنچیں ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ وہ

ائیرپورٹ پر پہنچتے ہی بنا آرام کیے اس شخص

کا سکون و آرام اس سے چھیننے کے لیے اس کی طرف بڑھ رہا تھا کہ جیسے

ہی کبھی زندگی میں کبھی

کوئی سکون نہیں ملا تھا۔۔

کتنا وقت لگے گا۔۔۔؟؟؟ ڈیریک فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے

لندن کی اونچی اونچی عمارتیں دیکھتے ہوئے

تامیر سے پوچھتا ہے۔۔

بس کچھ منٹ اور۔۔۔"تامیر گاڑی کی اسپیڈ مزید بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔

دیریک ہاں میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کیے

اپنے پیچھے آتے ہوئے اپنی گاڑیوں کے پیچھے اتنی ہی تیزی سے آتے ہو

گارڈز کو دیکھتا ہے

وہ جس کا چہرہ تک اس نے نہیں دیکھا تھا اس کی بربادی کا

آغاز وہ اپنی پوری فوج کے ساتھ کر چکا تھا۔۔

دیریک کی زندگی میں پہلی بار کوئی اسکی نفرت کا اس کے غصہ کا شکار ہو

رہا تھا۔

وہ غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے اپنی منزل کو طے کر رہا تھا کہ

حور نکاح ہے کاغذات ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنی سلامتی کی یا پھر موت

دعائیں کرنے میں مصروف تھی

چہرے پر سجے ہوئے گھونگھٹ کے پیچھے اپنے آپ کو مضبوط

بنا رہی تھی آنکھوں سے آنسوؤں بارش کی بوندوں کی

طرح بہہ جا رہے تھے جو اب نکاح نامے کے کاغذات پر ایک ایک

کر گرنے لگتے ہیں۔۔

حور کی نظریں نکاحِ نامے پر تھی اور سب کی نظریں اس

پر تھیں مولوی صاحب اس کے سائیڈ والے صوفے

پر بیٹھے ہوئے بیٹا نکاحِ شروع کریں۔۔۔؟؟

مولوی صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی شیزا اور مہرین تھرڈ فلور پر پہنچے ہوئے تھے شیزا اور مہرین آگے

طرف بڑھ رہی تھیں جبکہ روحی کے قدم رکنے لگتے ہیں۔

وہ سامنے میرج ہال کے اونر کے روم کو دیکھتے ہوئے وہ رکتے رکتے رک

ہے۔

لڑکیوں۔۔۔؟؟؟

روحی پیچھے سے آواز لگاتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر تینوں فوراً پلٹ کر روحی کو دیکھنے لگتی ہیں۔۔

اس آدمی نے انکار کیا تھا نا شادی کے لیے حال دینے سے۔۔؟

روحی چہرے سے ماسک نیچے کیے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں۔۔!!!شیزا اور مہرین دونوں ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

جواب دیتی ہیں۔۔

تو پھر ہم ان کی منتیں کیوں کر رہے ہیں اب تو ان کی باری ہے ہمارے سا

ہاتھ جوڑ کر ہمیں حال روم نہیں پورے

کا پورا حال دینا چاہیے۔۔

روحی ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا کرنے کا سوچ رہی ہو تم۔۔؟؟؟

مہرین روحی کی طرف بڑھتے ہوئے حیران کن نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

تماشا۔۔۔"

روحی آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی پلٹ کر لفٹ

کے بجائے سیڑھیوں کی طرف بڑھتی ہے جو ڈائریکٹ

امیر لوگوں کے شادی والے ایریا میں جاتا ہے جہاں اس وقت

اعجازِ اسٹیج پر بیٹھے ہوئے حور کے آنے کا منتظر تھا اعجاز کا

نکاحِ ہو چکا تھا اب حور کے نکاح کے لیے سب اس کے کمرے

میں موجود تھے۔۔

روحی چہرے پر ماسک لگائے اپنا چہرہ مکمل طور پر کوور۔کیے ہوئے وہ حال

طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔۔

یہ ہمیں مروائے گی۔۔۔"

روحی کو جاتا دیکھ کر شیزا اور مہرین بولتی ہیں اور بولتے

ہی روحی کے پیچھے پیچھے دوڑ کر جاتی ہیں۔۔

روحی حال ہے دروازے کے سامنے کھڑی ہوئی دروازے کے باہر کی

ڈیکوریشن دیکھتی ہے۔۔

OORAIN IBRAHIM & IJAZ UBAID

ECIAL WEDDING NIGHT

اسپیشل نائٹ تو میں بنواؤں گی اب یہ تمہارے لیے بہت شوق ہے لڑکیوں

سودا کرنے کا آج میں

تمہاری عزت کا سودا سرئے عام کروں گی۔۔۔

روحی شادی بورڈ جس پر بڑے بڑے الفاظوں میں حورین اور اعجاز کی شادی

لکھا ہوا تھا اسے دیکھتے ہوئے زور سے

بورڈ پر لات مارتے ہوئے روحی اسے زمین پر گرائے

حال کا دروازہ کھول کر وہ دو سیڑھیاں اوپر چڑھے روحی

سب کی نظروں کا مرکز بن چکی تھی۔۔

رک جاؤ رک جاؤ۔۔۔"

شیزا روحی کے پیچھے اندر جاتی ہے کہ مہرین اس کا بازوؤں پکڑ کر اسے

طرف کھینچتے ہوئے روکتی ہے۔

ہم اندر نہیں جاتے ہیں روحی پاگل ہے خود تو جیل کا چکر

لگا کر آ گئی ہے اب ہم سب کو بھی لے کر جائے گی۔

مہرین ڈرے ہوئے لہجے میں اندر ہلکی س جھانکی مار کر دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

ارے تو ٹینشن کیوں لے رہی ہے میں ہوں نا تیرے ساتھ

چل تو اندر مزہ آئے گا آج لاؤ ایکشن ہو گا ڈر کیوں رہی ہے وہ

پہلی بار تو کسی کو تباہ تھوڑی کرے گی۔۔۔

آجا آجا۔۔۔مزہ آئے گا میں بھی جج ہوں کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے تم دو

کو میری موجودگی میں

شیزا ہنستے ہوئے اپنے کپڑے درست کرتے ہوئے کہتی ہے۔

جج کہ بچی جج کارڈ ہے تیرے پاس۔۔۔؟؟

جیب میں نہیں ہے ڈھیلا دیکھنے چلے ہیں میلا

مہرین شیزا کو دیکھتے ہوئے ہاتھ کا مکہ بنائے اس کو مارتے ہوئے

تنزیہ لہجے میں کہتی ہے۔

بنا کارڈ کہ تو بھی کچھ نہیں ہے آئی بڑی جج

مہرین شیزا کراس کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ میری بے عزتی کرگئی ہے۔۔؟؟ شیزا گردن مکمل موڑ کر

مہرین کو اندر جاتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں کی تو ہے لیکن دوستوں کے درمیان عزت کا کمبخت کی ہوتی ہے۔۔

شیزا اپنے بالوں کو درست کرتے ہوئے کہتی ہے اور اندر کی طرف

بڑھنے لگتی ہیں۔

شادی کررہے ہیں آپ۔۔؟؟؟ روحی وائٹ کلر کے لائٹس والے فلور پر

ہوئے جو زمین سے 6 فٹ کی اونچائی پر تھا اس پر چلتے ہوئے وہ اعجاز

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اعجازِ حیرانگی سے روحی کو دیکھنے لگتا ہے جس کا چہرہ

ہر طرح سے چھپا ہوا تھا۔۔

روحی کے ارد گرد لوگ بھی اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں

روحی آگے آگے اس کے پیچھے پیچھے شیزا اور مہرین بھی

چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی ہے۔۔

روحی مین اسٹیج پر رک کر پلٹ کر ایک نظر ان دونوں کو دیکھتی ہے اور

سے روکنے کا اشارہ کرتی ہے۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟ اعجازِ صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں۔۔؟؟؟ روحی اپنی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اعجاز سے

پوچھ بیٹھتی ہے۔

جی تم۔۔"اعجاز روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے الفاظوں پر

زور دیتا ہے۔۔۔

میں تمہاری تباہی۔۔"روحی اعجاز کے سامنے کھڑی ہو کر

کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے ہلکا سا سر اٹھا کر

اعجاز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مطلب۔۔؟؟؟ اعجازِ حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

مطلب یہ کہ مجھے اپنی طرف متوجہ کرنے والے تم خود ہو میں

سکون سے آئی تھی اور سکون س یہاں سے جانے

کا ارادہ رکھتی تھی لیکِن تم نے مجھے اپنی تباہی بنایا ہے

اس میں مین کچھ نہیں کر سکتی ہوں۔۔

روحی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اپنے کوٹ کی او شرٹ کی بازوؤں کو

کہنیوں تک چڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اعجاز حیرانگی سے روحی کو دیکھ رہا ہوتا ہے ہر چیز اس

کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔

تم جو بھی ہو لڑکی باہر نکلوں یہاں سے ابھی اور۔۔۔۔۔۔!!!!!"

اعجازِ اپنی بات مکمل کرپاتا اس سے پہلے ہی روحی ایک

زور دار مکہ اس کے منہ پر دے مارتی ہے جس سے وہ اسی پل

زمین پر سر کے بل جا گرتا ہے۔۔

واو۔۔پیچھے سے مہرین اور شیزا روحی کے پنچ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

لڑکی 4 سالوں میں بدلی تو ہے پہلے زمین پر گرا کر اوپر چڑھ کر مارتی تھی

ایک مکہ میں ہی زمین پر گرا دیتی ہے سامنے والے بندے کو

مہرین ہنستے ہوئے تالیہ بجاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے اعجازِ پر ہاتھ اٹھانے پر اس کے گارڈ حرکت میں

آئے روحی کی طرف دوڑتے ہوئے آتے ہیں دائرہ بنائے

روحی پر ہر گارڈ گن تانے ہوئے کھڑا ہوجاتا ہے۔۔

روحی پر گنوں کا نشانہ دیکھ کر حال میں موجود لوگ موبائل

میں ویڈیوز بنانا شروع کرتے ہیں۔

افراتفری مچ چکی تھی ہلکی ہلکی سی گانوں کی آوازیں

پھر بھی سنائی دے رہی تھیں باقی ہر طرف خاموشی چھا چکی تھی۔۔

اعجاز زمین پر سر کے بل گرا ہوا اس کے ساتھ کی ہوا

یہ سوچنے میں ڈوبا ہوا تھا کہ روحی اپنے آپ پر گنوں کے نشانے کو

آگنور کرتے ہوئے اعجازِ کی طرف بڑھتی ہے۔۔

ویسے تو مجھے نفرت ہے اپنے بندے کے علاوہ کسی اور مرد

کو ہاتھ بھی لگاتے ہوئے پر کیا کروں جب جب تم جیسے

گھٹیا مردوں کو اپنے سامنے دیکھتی ہوں مجھ سے کنٹرول نہیں

ہوتا ہے میرے ہاتھ پیر خود بخود چلنے لگتے ہیں۔۔

روحی اعجازِ کے پاس آئے گڈھنوں کے بل زمین پر

بیٹھتے ہوئے وہ اعجازِ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم جیسے چند مردوں کی وجہ سے دنیا کے باقی کے عزت دار مردوں کی شناخ

پر سوال اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں۔

باقی سب مردوں سے تو کوئی غرض نہیں مجھے پر جب سب میں

میرے مرد کا نام شامل ہوتا ہے تو دنیا کو تباہ کرنے کا دل

کرتا ہے۔

پر خیر ان سوال اٹھانے کی ہمت کسی میں بھی نہیں ہے

میں ان پر کسی کی نظر برداشت نہیں کر سکتی ان پر

سوال تو دور کی بات ہے پر تم نے صرف اپنے جیسے مردوں کے

ساتھ ساتھ باپ کا نام بھی خراب کر رہے ہو۔

روحی اعجازِ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی کھڑی ہو جاتی ہے۔

لڑکیوں کو خریدنے کا بہت شوق ہے نا تمہیں اپنے آپ کو امیر

کرنے کا نام بنانے کا پہنچان بنانے کا اونچائیوں پر پہنچنے کا

آؤ میں لے کر چلو تمہیں اونچائیوں پر

روحی اعجازِ کو کالر سے پکڑے کھڑا کر رہی ہوتی ہے کہ

گارڈز اپنی اپنی گنوں کا ٹریگر چڑھائے روحی کی طرف بڑھتے

ہیں۔

op right there.....

u all take one more step near her I'll gonna

ke action against you...

cause I'm civil Judge of high Court Justice of

ndon"....

شیزا اپنے کوٹ کی جیب سے اپنا جج کا کارڈ دیکھاتے ہوئے ہوئے سیریس ف

میں کہتی ہے۔۔

شیزا کے ہاتھ میں کارڈ دیکھ کر مہرین کھلے منہ سے شیزا کی

طرف دیکھنے لگتی ہے۔۔

تمہارے پاس کارڈ تھا۔۔؟؟؟ مہرین اس کے کارڈ کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں سانس لینا بھول سکتی ہوں لیکن اپنا کارڈ اپنے ساتھ

رکھنا کبھی بھی نہیں۔۔

شیزا کارڈ واپس کوٹ کی اندر والی جیب میں ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

t your gun's down"!!!....

شیزا مہرین سے نظریں ہٹا کر دھاڑتے ہوئے کہتی ہے اس کی دھاڑ پر گا

فوراً زمین پر گنیں رکھ دیتے ہیں۔۔

شیزا کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے ان سب گارڈز کو گھور کر دیکھنے لگتی ہے۔

ep back"...

شیزا ایک قدم آگے کے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

anks darling"...

روحی مڑ کر ہنستے ہوئے شیزا کو کہتی ہے۔

y pleasure"!!...

شیزا مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

ان دونوں لڑکیوں نے وہاں موجود ہر شخص کو چونکا رکھا تھا سب کی نظر

مسلسل

روحی پر تھی اور اس کے سامنے کھڑے ہوئے اعجازِ عبید ابراہیم

صاحب کے ہونے والے داماد پر تھیں سب منہاج صاحب کا ردعمل

سوچتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

ہاں تو چلیں اونچائیوں پر۔۔؟؟؟ روحی اعجازِ کو اسٹیج ہے کونے پر کھینچ کر لا

ہوئے اسے بلکل کونے پر کھڑا کیے ہوئے

اپنے بائیں ہاتھ سے تھوڑی سے کیپ ماتھے سے ہٹاتے ہوئے

بولی

اعجازِ سر کے بل گرنے کی وجہِ سے اس کا دماغ گھوم رہا تھا

آنکھوں کے آگے ہلکا ہلکا سا اندھیرا چھانے لگتا ہے۔وہ روحی کی آنکھوں

بھی صحیح سے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

روحی نے ایک ہاتھ سے کالر کو پکڑے ہوئے اعجاز کو پکڑا

ہوا تھا۔۔

روحی سے نظریں ہٹا کر اعجاز پیچھے کی طرف دیکھتا ہے تقریباً وہ 6 فٹ ز

سے اوپر تھا اور اسٹیج کے کونے

پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

hat the hell are you doing who are you???...

اعجازِ انگلیش میں غصے میں پوچھتا ہے۔

حور کی دوست ہو کیا تم۔۔؟؟ جانتی نہیں ہو اس کی کتنی بڑی

قیمت ادا کرنی پڑ جائے گی تمہیں میں تمہیں برباد کردوں گا۔

اتنی اوقات نہیں ہے تمہاری کہ تم میری بیوی کو برباد کرنے کی

بات بھی کر سکو۔۔۔۔"

اعجاز کی بات مکمل ہوتے ہی دروازے سے اندر بلیک کلر کے تھیری پیس سو

پہنے ہوئے جس کی شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے اپنے ا

ہاتھ کی کلائی پکڑے ہوئے اسے مسلتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

باسیل روحی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔

روحی کی طرف بڑھتے ہوئے قدم باسیل کی نظر اپنی کلائی سے ہٹاتے ہو

روحی کی طرف اٹھاتا ہے۔

اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ گہری سانس لیتے ہوئے آگے کی طرف بڑ

ہے۔۔

روحی کا چہرہ مکمل چھپا ہوُا تھا لیکن باسیل کو اس کی مسکراتی ہوئی آنکھوں

چمک بھر گئی تھی۔۔

باسیل بھائی آئیں ہیں میرا والا تو نہیں آیا ہے نا۔۔۔۔"

مہرین کہتے ہی پیچھے مڑکر دیکھتی ہے وہ جیسے ہی دیکھتی ہے مہرین کا سر سی

احمر کے سینے سے جا لگتا ہے۔

آپ بھی آئیں ہیں۔۔؟؟؟ مہرین اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں اپنی روح کو واک پر بھیجا ہے میں نے

احمر مہرین کے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں منع کیا تھا میں نے کسی الٹے سیدھے پنگے میں نہیں پڑنا۔۔"

روحی کے پاس کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

اس کی غلطی ہے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔؟؟؟

روحی اعجازِ کا کولر چھوڑتے ہوئے کہتی ہے وہ اس کا کالر چھوڑتی ہے اور ا

سر کے بل ایک بار پھر سب

زور سے گر جاتا ہے۔۔

روحی اور باقی سب حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے

لگ جاتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور اپنے ہاتھوں میں نکاح کے کاغذات کو مضبوطی سے جکڑے ہوئے

آنکھیں زور سے میچے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔

نکاحِ خواہ حورین کو دیکھتے ہوئے نکاحِ پڑھوانا شروع کرتے ہیں۔

"حورین ابراہیم بنت منہاج ابراہیم آپ کا نکاح اعجازِ عبید بنت۔۔۔۔

رک جائیں یہ نکاح نہیں ہو گا۔۔

مولوی صاحب نکاحِ پڑھوا رہے تھے کہ منہاج صاحب انہیں بیچ میں

ہی روک دیتے ہیں۔۔

اپنے بابا کی بات پر حور دھیرے سے آنکھیں کھولے دوپٹہ کے

اندر سے ہی اپنے بابا کو دیکھتی ہے اور دیکھتے ہی وہ

رو پڑتی ہے۔۔

یہ نکاحِ نہیں ہو گا مُجھے نہیں کرنا اپنی بیٹی کا نکاحِ اس شخص سے۔۔آپ اٹھ

چلیں باہر۔۔۔۔"

منہاج صاحب مولوی صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں اور

انہیں اپنے ساتھ لیے کمرے سے باہر نکل پڑتے ہیں۔۔

اپنے بابا کے بدلے ہوئے فیصلے پر ان کے جانے کے حور روتے ہوئے اپنے

کو کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

سب کے جانے کے بعد صدف بیگم حور کو روتا دیکھ کر اس کے

سامنے کھڑی ہو کر اس کا سر اپنے پیٹ سے لگائے اسے

چپ کروانے لگتی ہے۔۔۔

حور اپنی ماں سے لگی روتے بلکتے بچوں کی سسکیاں لیتے مزید اور زور سے رو

لگ جاتی ہے۔۔

اب سب ٹھیک ہے شاید تمہارے بابا کو ان کے کیے کا پچھتاؤا

ہو گیا ہو گا مت روؤ ایسے بیٹا۔۔۔

صدف بیگم حور کو چپ کرواتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ان کی آنکھوں میں خود نمی بھر گئی تھی۔۔

اللہ کرے امی پچھتاؤا ہی ہو کہیں وہ۔۔۔

حور روتے ہوئے اپنی ماں سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

حور کا سانس لینا محال ہو رہا دل درد اور ڈر سے پسلیاں

توڑ باہر نکلنے کو تیار تھا وہ لہنگا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹہلتے ہوئے گہری گہ

سانسیں لیے اپنے آپ کو نارمل کرنے

کی کوشش کرتی ہے پر اس سے سانس نہیں لی جا رہی تھی۔۔

کیا ہوا حور۔۔۔؟؟؟؟ صدف بیگم اس کی بگڑتی ہوئی کیفیت کو

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ا۔ا۔۔امی س۔۔سانس نہیں آرہی ہے صیح پانی چاہیے۔۔۔

حور کی حالت حد سے زیادہ رونے کی وجہ سے اور لگاتار رونے کی وجہ

خراب ہو رہی تھی۔

رو رو کر آنکھیں اور ناک لال سرخ ہو چکی تھی وہ اپنے دل پر ہلکے ہلکے

مکہ مارتے ہوئے گہری سانس لیے اپنے آپ

کو نارمل کرنے کی کوششیں کرتی ہیں پر دل کی دھڑکنیں نارمل ہونے

بجائے تیزی سے بڑھتی جا رہی تھیں۔

صدف حور کی کیفیت دیکھتے ہیں پورے کمرے میں پانی تلاش کرتی ہے

انہیں کہیں پانی نظر نہیں آتا ہے۔

حور پانی نہیں ہے یہاں پر میں باہر سے لے کر آتی ہوں۔

صدف بیگم اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں۔۔

حور ٹہلتے ٹہلتے وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے

کھڑکی کھولے وہ سانس لینے کی کوشش کرتی ہے پر وہ نہیں

لے پاتی ہے وہی زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ کر سر گڈھنوں سے ٹیکائے

آنکھیں بند کیے وہ اپنی ماں کے لوٹنے کا

انتظار کر رہی ہوتی ہے۔

حور کچھ پل اسی طرح بیٹھے ہوئے صدف بیگم کا انتظار کررہی ہوتی ہے کہ

دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ سر اٹھائے دروازے کی طرف

دیکھتی ہے بند آنکھیں اچانک سے کھولتی ہے کہ

سامنے موجود شخص اور اطراف کی چیزیں ہر شے اسے دھندلی نظر آتی ہیں

ہیلو پرنسس۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اپنی شہادت کی انگلی میں انگوٹھی گھوماتے ہو

پورے کمرے کا معائنہ کرتے ہوئے

دیریک کہتا ہے بنا حور کی طرف دیکھے وہ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔

دلہن کے جوڑے میں ملبوس بیٹھی ہوئی آنکھوں میں نمی سجائے حیرانگی سے

اپنے سامنے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

اکیلے اکیلے شادی کررہی ہو دلہے کا انتظار بھی نہیں کیا تم نے۔۔؟؟

دیریک انگوٹھی کو اپنی جگہ پر سیدھا کیے دونوں ہاتھ کمر

کر باندھے مڑ کر زمین پر بیٹھی ہوئی حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ جیسے ہی دیکھتا ہے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔

حور سر سے پیر تک لال سرخ رنگ میں رنگی ہوتی ہے سر پر دوپٹہ ماتھے

ٹیکہ کانوں میں جھمکے دلہن کی طرح ایک مکمل تیار ہوئے وہ اپنے دل پر ا

ہاتھ رکھے ہوئے دوسرے

ہاتھ میں لہنگا پکڑے ہوئے حور گہری سانسیں لیتے ہوئے

دیریک کے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔۔

دیریک کی نظر اس کے چہرے پر اس کی روئی ہوئی بھیگی

پلکوں پر اس کی آنکھوں پر جا ٹھہرتی ہیں۔

حور سے پہلی ملاقات میں پہلی آنکھوں کی ٹکراڑ میں وہ وہی

اسی حالت میں کافی پل ویسے ہی کھڑا رہتا ہے۔۔

نا نظریں جھک رہی تھیں نا اس چہرے سے ہٹ رہی تھی ہونٹوں پر کفل

خاموشی تھی ہر طرف پر کچھ تھا جس کی آواز دیریک کے کانوں میں س

دے رہی تھی۔

دیریک کو پہلی بار اپنی دل کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھی اسکا دل اتنی

سے دھڑک رہا تھا کہ بنا کچھ کیے وہ اس کو محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ

بھی رہا تھا۔۔

حور کو دیکھتے ہوئے اسے سانس آرہی تھی یا اس کی سانسیں اس سے چھین

تھیں یہ سمجھنے سے وہ خود

قاصر تھا۔

آ۔۔۔آپ کون ہیں۔۔۔؟؟؟

حور روتے ہوئے سبکی لیتے ہوئے لہنگا ہاتھ میں پکڑے ایک قدم

دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

حور کے بڑھتے ہوئے قدم پر دیریک اس کے چہرے سے نظریں

ہٹائے مڑ کر اپنے دل پر اپنی آنکھیں زور سے بند کرلیتا ہے

اور بامشکل وہ بھی ایک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے دل کو پر سکون

کرتا ہے۔۔

اس کے دل میں درد کی لہر پیدا ہوئی اور وہ بھی اتنی شدت سے کہ اس

سانس اس سے جدا ہونے کے کاغار پر تھا۔

دیریک اپنے آپ کو نارمل کیے سیریس اور کولڈ فیس میں واپس آتے

زبان منہ میں گھوماتے ہوئے وہ دوبارہ حور کی طرف مڑتا ہے۔۔

مجھے بھول گئی ہو تمہارا ہونے والا دولہا ہوں میں یا پھر یہ کہہ دو کہ تمہ

زندگی کا ویلن ہوں میں

دیریک کمرے میں ٹہلتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ جو بھی ہیں یہاں سے باہر جائیں یہاں کسی کا بھی آنا منع ہے فضول م

کریں اور باہر جائیں آپ

پر میں کسی تو نہیں اب تمہاری زندگی ہوں میں اور شاید

موت بھی۔۔۔"

دروازے کے قریب آئے دروازے کا بند کرتے ہوئے اسے لوک لگا

ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کی حرکت پر حور ڈر کے مارے اپنے قدم پیچھے کی طرف

بڑھاتی ہے۔

ابھی اور اسی وقت سب باہر جائیں ورنہ میں چیخیں مار کر سب کو اکھٹا کرلوں

۔۔۔

حور دیریک سے ڈرتے ہوئے اب ایک بار پھر ڈر کر رونے لگتی ہے۔

مارو چیخیں۔۔۔"

حور کو ڈرا روتا دیکھ کر اس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیاا۔۔؟؟ حور روتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مار لو چیخیں جتنی کوششیں کرنے ہی کرلوں کیونکہ آج کے بعد تم خود اپنی آ

سننے سے قاصر ہو جاؤ گی۔

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنسوؤں سے بھگی آنکھوں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا بکواس کررہے ہیں کون ہیں آپ۔۔؟؟؟

حور رک کر حیران کن نظروں سے اپنی ہتھیلیوں سے اپنے

چہرے سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ابھی تو بتایا تمہاری زندگی بھی اور موت بھی دونوں میں ہی ہوں۔۔

دیریک رک رک کر لہجہ میں ٹھہراؤ رکھے چہرے پر حور کا سر دیکھتے ہو

ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتاہے۔بکواس بند کریں اور نکلیں آپ

یہاں سے اگر ابھی نہیں گئے

تو اچھا نہیں ہوگا

حور غصے میں سسکی لیتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ غصہ میں تھی پر بے حد خوبصورت اور پیاری لگ رہی تھی

اس کو غصے میں دیکھتے ہوئے سامنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ نا آ

ناممکن تھی۔۔

دھمکی دے رہی ہو مطلب بہادر ہو کر کوئی فائدہ نہیں ہے اس

بہادری کا آج کے دن سب برباد ہو جائے گا تمہارے لیے

دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں

غصے میں کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

مجھے وقت کو ضائع کرنا پسند نہیں ہے سیدھے سے بتاؤ خود چلو گی یا اٹھا کر

کر جاؤ۔۔؟؟؟

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا

۔۔

آں۔۔۔حور حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

سنائی نہیں دیا بھری ہو گئی ہو کیا اچانک سے۔۔؟؟

دیریک سخت لہجے میں کہتا ہے۔

م۔۔۔م۔میں کیوں مانوں آپ کی بات آپ ہیں کون میں آپ کو

جانتی نہیں میں کیوں آپ کے ساتھ کہیں بھی جاؤں گی۔۔"

حور اپنے ہاتھوں میں لہنگے کو جکڑے ہوئے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے کہتی

ہے۔۔

آ۔۔۔اپ مجھے کڈنیپ کرنے آئیں ہیں۔۔؟؟؟

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں پوچھتی ہے۔۔

ہاں۔۔!!!دیریک بے زاری والے انداز میں جواب دیتا ہے۔

ک۔۔ک۔۔کیوں۔۔۔؟؟؟ حور تجسّس سے پوچھتی ہے۔

مجھے پسند آگئی ہو تم اب شادی کروں گا تم سے

یہ آگر سننا چاہتی ہو تو ایسا نہیں ہے نفرت کرتا ہوں تم سے

اس لیے اب مجھے تم چاہیے۔۔۔"

دیریک ایک قدم آگے بڑھتا ہے اور اس کے قدموں کو دیکھتے ہوئے

حور اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتی ہے۔

ویسے سچ بولو میں بھی اس وقت کسی کے ہاتھوں

کڈنیپ ہونے کی دعا مانگنے والی تھی پر اب میں نے وہ دعا

کینسل کردی ہے۔۔

اس لیے آپ بھی واپس جائیں کڈنیپ نہیں کرنا"

حور اپنے بچاؤ کے لیے معصومانہ انداز میں روتلو سی

شکل بنائے کہتی ہے۔۔

پر میرا اردہ تو ابھی بھی وہی ہے تمہیں کڈنیپ کرنے کا

میں نے ارادہ نہیں بدلا۔۔۔"

دیریک کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

پر کیوں نہیں بدلا بدل لیں نا پلزز کڈنیپ نا کریں مجھے

میں نے پھر سے قیدی نہیں بننا کسی کا

حور کا لہجہ کافی حد تک نرم اور معصوم سا تھا۔

دماغ خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں میرا

شرافت سے چلو۔۔۔"

دیریک اب کی بار غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ

کر حور کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرے پاس کیوں آرہے ہیں۔۔۔؟؟؟

حور ہاتھ آگے کیے اپنے ہاتھ سے دیریک کو روکنے کا اشارہ کرتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

دل چاہ رہا تمہارے قریب آنے کے لیے۔۔!!"

دیریک ایک قدم مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے نہیں جانا۔۔۔"دیریک کو اپنے پاس آتا دیکھ کر حور روتے ہوئے ک

ہے۔

خاموش ایک بھی آنسوؤں انکھ س نہیں نکلنا چاہیے

ورنہ تمہارے ساتھ اچھا نہیں کروں گا میں

دیریک حور کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر قریب سے اس کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حور کی ڈر کے مارے پلکیں جھک چکی تھیں وہ اپنے ہاتھوں میں لہنگا اور مضبو

سے پکڑے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے ر

ہے۔

دیریک پرسکون سے اندازہ میں دھیرے دھیرے سے سانس لیتے ہوئے

کو اپنے سامنے سر جھکائے ہوئے کھڑا دیکھ کر وہ کسی گہری سوچ میں ڈوب

ہے۔

حور کو دلہن کی طرح سجا دیکھ کر وہ اسے دیکھتا ہی رہ

جاتا ہے بہت کچھ پہلی مرتبہ حور کی زندگی میں قدم رکھتے ہی اس کے س

ہوچکا تھا اور سامنے کھڑی

انسان کو اندازہ تک نہیں تھا وہ ایک مرد کی زندگی میں آئے بغیر اسے

رہی تھی۔

کسی کے ساتھ زبردستی کرنے کا قائل نہیں ہُوں میں لیکِن وہ کیا ہے نا جو

ایک بار پسند آ جائے اسے چھوڑنے کا

قائل بھی نہیں میں۔۔۔"

دیریک کی بات پر حور جھٹ سے سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں

میں دیکھتی ہے۔۔

حور کی نظریں جیسے ہی اٹھتی ہیں دیریک کی آنکھیں اس

کی آنکھوں سے ٹکراتی ہیں

ٹکرائی نظریں تھیں پر تھم اس کا وجود گیا صرف دل ہی تھا جو پسلیاں توڑ

نکلنے کو آپہنچا تھا۔

آج سے پہلی دیریک نے کسی کی آنکھوں میں دیکھنا تودور کی بات ہے

اس نے کسی لڑکی کے چہرے کو دیکھنا پسند نہیں کیا کیونکہ وہ ہمیشہ سے ا

پل کا منتظر تھا جس میں وہ کسی کو

دیکھے تو اس کو دیکھنے کے بعد وہ کچھ اور نا دیکھ پائے

بس یہ وہی پل تھا جس پل کا منتظر دیریک ناجانے کب سے تھا کسی ایسی ل

سے اس کی آنکھیں ٹکرائیں جن میں

دیکھتے ہی وہ تھم جائے وہ رک جائے وہ وقت رک جائے

اس کا وجود اس شخص پر رک جائے

جو وہ چاہتا وہ ہی ہوا حور کی بھیگی ہوئی پلکیں اس کی آنسوؤں سے تر آنکھ

اس کی لائٹ براؤن کلر کی آنکھیں جیسے ہی جرمنی کے ہیزل آنکھوں وا

کرسچن شہزادہ سے

ٹکرائیں ان سے ٹکڑاتے ہی وہ شہزادہ کو پل میں تخت سے اتارے خود

کے دل میں وہ جگہ لے رہی تھی۔۔

" بے چین تھا وہ ایک مدت سے

ہو گئی تھی نفرت جو اسے "محبت "سے

تجربہ تھا تب ہی تو کہتا تھا

دنیا ظالم ہے نہیں ہونے دے گی محبّت کسی سے

پر جب ہونے لگی پہلی محبت کی شروعات کسی سے

وہ بھول بیٹھا دنیا اور دنیا کی باتیں

نا یاد رہا خود نا یاد رہی کوئی باتیں

سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے یونہی اچانک خیال آیا

یوں غلط تو نہیں چہروں کا تصور بھی مگر

کچھ چہرے جھوٹے ہوتے ہیں ہر چہرہ جھوٹ بھی نہیں

ہر چہرہ جھوٹ بھی نہیں یہ سمجھتے ہوئے وہ

محبت کے سفر پر آزمائشوں کی سیڑھی پر چڑھنے لگا

پہلا قدم رکھنے ہی والا تھا کہ اچانک پھر اسے خیال آیا آج کل کے زمانے

سچی محبت صرف فرضی محبت ہے

وہ اپنے قدم واپس لیے اپنی دنیا میں لوگوں کی باتوں میں پھر کھونے لگا

کیونکہ وہ بے چین تھا ایک مدت سے

ہو گئی تھی نفرت جو اسے "محبت" سے

پہلی ملاقات ایسی ہو گی اس بات کا تو تصور بھی نا کیا تھا

دیریک نے وہ تو نفرت کرنے غصہ نکالنے آیا تھا

لیکن یہاں تو اس کی زندگی میں اس کی نفرت کی کہانی کی

شروعات کا رخ کسی اور جانب ہی موڑ دیا تھا۔

دیریک کی دنیا کچھ پلوں کے لیے تھم گئی اس کی آنکھوں میں
دیکھتے ہوئے پر وہ اپنے آپ کو قابو میں لانے کی ہر ممکن
کوشش کررہا تھا پر نہیں کرپارہا تھا وہ بے بس
سا اس کے سامنے کھڑی ہوئی لڑکی کو بس دیکھے جارہا تھا
جو سر اٹھا کر روتے ہوئے اس کی آنکھوں میں
دیکھ رہی ہوتی ہے اور روتے روتے وہ واپس اپنی پلکیں گرائے نظریں جھکا
ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔
حور نے جس ادا سے پلکیں اٹھا کر گرائیں تھیں سامنے کھڑے
شخص کا دل اتنی ہی تیزی سے نارمل سے تیزی سے دھڑکنے کا
سفر کرتا ہے۔

ڈیریک کے کانوں میں اس کی اپنی دھڑکنیں کسی میوزک کی طرح سنائی دے رہی تھی وہ حور کو دیکھتے ہوئے سانس لینے کی کوشش کر رہا پر وہ نہیں لے پارہا تھا۔

"یہ نم آنکھیں یہ سوال آنکھیں

وہ خاموش آنکھیں وہ جمال آنکھیں

آنسوؤں سے بھری یہ معصوم آنکھیں

یہ قیامت خیز آنکھیں وہ قیامت ڈھا آنکھیں

جب اٹھی یہ آنکھیں تو یہ کمال آنکھیں

پر جب جھکی یہ آنکھیں تو یہ بے مثال آنکھیں "

آپ سچ میں مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے کیا اب میرے بابا

نے آپ سے میرا سودا کرلیا ہے۔۔؟؟

حور روتے ہوئے دھیرے سے ڈرے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے

لہجے میں پوچھتی ہے۔

زیادہ بولنے والے لوگ پسند نہیں مجھے خاموش رہو گی تو

سانس لینے کے ہوا ملتی رہے گی ورنہ انہیں چھیننے میں

مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا تم سے

دیریک حور سے دور ہوتے ہوئے پلٹ کر دروازے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور ساتھ ساتھ اپنی بگڑتی ہوئی کیفیت کو درست کر

کی کوشش کرتا ہے۔۔

.....

آ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔؟؟؟

روحی اعجازِ کو چھوڑے سب کہ موجودگی کو چھوڑے باسیل کی موجودگی

صرف اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے اس کی آنکھوں میں د

ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں لینے آیا تھا۔۔۔"

باسیل اعجاز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس ی طرف لوگ

دوڑتے ہوئے اسے اٹھانے کے لیے آ رہے تھے۔۔

کس لیے۔۔؟؟؟ روحی کی نظریں مسلسل باسیل پر ہوتی ہیں

وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہارے ساتھ ہنی مون پر جانے کے لیے

باسیل اب روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

مذاق مت کریں سچ بتائیں۔۔۔"

روحی باسیل کی طرف اپنا رخ موڑے بولی

مُجھے لگا یہاں تمہیں شاید میری ضرورت پڑے گی مجھے آنا چاہیے

تو دیکھو ضرورت تھی تمہیں میری

باسیل اعجازِ کے گارڈز پر نظریں گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔

ضرورت تو مجھے آپ کی ہمیشہ تھی اور ہمیشہ رہے گی لیکن

طرح مت آیا کریں۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ کیوں۔۔۔؟؟ باسیل تجسّس سے پوچھتا ہے۔

مجھے اپنے مسئلے خود حل کرنے ہیں مانا کہ پا شوہر ہیں اور قابل والے ہیں

میں اپنے مسائل میں آپ کو

ہرٹ نہیں کرنا چاہتی ہوں۔

روحی کھڑے ہوتے اعجازِ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو

آگ بگولہ ہوتی ہوئی نظروں سے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

تم مجھے کبھی ہرٹ کر بھی نہیں سکتی یقین ہے مجھے پر جو میرا

فرض ہے میں اسے ہمیشہ پورا کروں گا۔۔

باسیل روحی ہے برابر میں کھڑے ہو کر اعجاز کو سخت

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل روحی کے ساتھ آ کھڑا ہوتا ہی ہے کہ اعجازِ کی نظریں

جھک جاتی ہے۔۔

اسکی جھکی نظریں دیکھ کر روحی باسیل کی طرف

دیکھتی ہے۔

مجھے بہادر بننا ہے اکیلے لڑنا اور جیتنا سیکھنا ہے کمزور بن کر

مشکل حالات میں کسی کا سہارا نہیں ڈھونڈنا ہے۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں

کو مزید زور سے بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

سوری گڑیا ڈیپینڈنٹ تو ہونا پڑے گا تمہیں کیونکہ تمہارے لیے

ہو حال میں کو جگہ وقت سے پہلے آؤں گا میں

باسیل روحی کی مٹھی میں قید ہاتھ اپنے ہاتھ میں

قید کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی باسیل احمر کو دیکھتا ہے اسے شیزا

مہرین کو باہر لے جانے کا اشارہ کرتا ہے

اس کے ایک اشارے پر احمر ان دونوں کو باہر لے جاتا ہے۔

روحی کی نظریں مسلسل باسیل پر ہی تھیں وہ اس سے نظر ہٹا کر کہیں اور

اور دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔

تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔؟؟؟

باسیل اعجازِ کے لال ہوتے گال خون نکلتے ہونٹ کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں اس کو لات مار کر عرش سے فرش پر بھی لانا چاہتی تھی

پر آپ درمیان میں آگئے ہیں۔۔

روحی باسیل کی نظریں اعجاز پر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں کسی کو مارنے سے منع کیا تھا میں نے

باسیل اب کی بار روحی پر متوجہ ہوتا ہے۔

اس کی وجہِ سے مجھ سے ایسے بات مت کریں باسیل دماغ

پہلے ہی بہت ہے میرا اس آدمی پر کچھ غلط ہو جائے گا

روحی وارننگ دیتے ہوئے گردن موڑ کر فرش پر پڑی گارڈز کی گنوں کو د

ہوئے کہتی ہے۔

ریلیکس ہو جاؤ جو کرنا تھا وہ کرلیا تم نے اس نے جو کیا

ہے س کی سزا اس کو دے چکی ہو اب شانط ہو جاؤ

باسیل روحی کو اپنی طرف متوجہ کیے کہتا ہے۔

باسیل آپ۔۔۔۔روحی کہہ رہی تھی کہ منہاج صاحب پولیس فورس کے س

حال میں داخل ہوتے ہیں

وہ روحی کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں جبکہ پولیس والے

اعجاز کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

روحی حیرانگی اور تجسّس سے ان کو اپنی طرف آتا دیکھتی ہے

روحی کی نظریں منہاج صاحب پر دیکھ باسیل اسکا ہاتھ چھوڑے اس کے

ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا ہو کر سخت

نظروں سے منہاج صاحب کو دیکھتا ہے۔

شکریہ بیٹا۔۔۔"منہاج صاحب روحی کے سامنے آتے ہی اسے

دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

روحی آواز اسے اس شخص کو پہنچان لیتی ہے جو اپنی ہی بیٹی کا سوداگر بنا

تھا۔

کس لیے۔۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

اس شخص کو پکڑوانے میں آپ نے ہماری مدد کی اس کے لیے

منہاج صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

انہیں مسکراتا دیکھ روحی قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے اپنے چہرے

سے ماسک اور سر سے کیپ اتارے اسے ہاتھ میں پکڑے ہوئے

ایک قدم منہاج صاحب کی طرف بڑھاتی ہے۔

مجھ سے زیادہ ضرورت اس کی آپ کو ہے جھوٹ ،لالچ ،مکاری سب ا

ساتھ جھلک رہی ہے۔

روحی دونوں چیزیں منہاج صاحب کے سینے پر رکھے ان کی آنکھوں میں د

ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی اسی ہاتھ سے پیچھے کی طرف ہلکا سا دھکا مار

روحی انہیں کراس کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتی ہے

ایک قدم ہی اٹھاتی ہے کہ مڑ کر باسیل کا ہاتھ پکڑے وہ اسے

اپنے ساتھ لے جانے لگتی ہے۔

باسیل کی نظریں منہاج پر تھی وہ ایک ہی نظر میں اسے سر سے پیر تک

لیتا ہے۔

انکل چلیں۔۔۔"روحی باسیل کا ہاتھ پکڑے اسے کھینچے اپنے

قدم کے ساتھ ساتھ اس کے قدم ملاتے ہوئے کہتی ہے۔

انٹرسٹنگ ہے"

منہاج صاحب ماسک اور کیپ کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں

اور اسے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے وہ

حال کے دروازے سے باہر جاتے ہوئے اعجاز کا دیکھتا ہے۔

اعجازِ کو جاتا دیکھ کر منہاج صاحب نے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔

لوگ ان سے سوالات کے لیے ان کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ منہ

صاحب بھی اپنے گارڈز کو اپنی طرف اشارہ کیے بلاتے ہوئے ان کے درم

گھیرا وہ بھی حال سے باہر جانے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

چلیں میری جان تمہارے جنازے کا

آہ آہ۔۔۔میرا مطلب ہے تمہاری بنا شادی کی رخصتی کا وقت ہوگیا ہے۔

دیریک دروازے کو کھولے اپنے سامنے کھڑے تامیر کو اور

اپنے گارڈز کو ایک نظر دیکھتے ہوئے وہ مڑ کر دیوار کے قریب کھڑی ہوئی

کو دیکھتے ہوئے بولا

م۔۔۔م۔۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گی۔

حور ڈرتے ہوئے اپنے اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے اپنے بھاگنے کا ر

ڈھونڈ رہی ہوتی ہے۔

ایسے کیسے نہیں جاؤں گی جانمن بہت بڑی قیمت دی ہے میں نے تمہاری

تو مجھے تم چاہیے

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں جانا پلز پلزز میرے ساتھ ایسا مت کریں میں نے

نہیں جانا ہے۔

حور زور سے بلک کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

رونے سے منع کیا تھا نا میں نے پھر رونا شروع ہوگئی ہو۔۔؟؟؟

دیریک دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی دھاڑ پر حور ڈر کے مارے ایک قدم پیچھے کی جانب

اٹھائے دیوار سے جا لگتی ہے۔۔

خاموش ہو جاؤ لڑکی اس سے پہلے میں نے جو بعد میں کرنے کا سوچا

تمہارے ساتھ وہ یہی پر کر کے

تمہارا کام تمام کردوں میں۔۔

دیریک کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا وہ غصے میں گھورتے ہوئے

سخت لہجے میں کہتا ہے۔

آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا مجھے بابا نے پاس جانا ہے

حور کہتے ہوئے جلدی سے دونوں ہاتھوں میں لہنگا پکڑے ہوئے کمرے س

کی طرف بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے

دیریک کو کراس ہی کرتی ہے کہ دیریک جلدی سے مڑ کر اس کے پیٹ

کے گرد اپنے بازوؤں ڈال کر حور کی پیٹھ کو اپنے سینے

سے لگاتا ہے حور کے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم روکے انہیں

کرتا ہے

حور کے قدم جیسے ہی پیچھے ہوتے ہیں تو وہ جھٹکے سے

پر زور سے دیریک کے

سینے سے جا لگتی ہے جس سے وہ بھی ایک قدم پیچھے

ہوتا ہے پر اپنے قدموں کو مضبوط بنائے وہ رک جاتا ہے۔

سوچنا بھی مت دور جانے کے بارے میں تمہارے ساتھ

تُمہاری باقی کی نسلوں کو بھی یہی تباہ کرکے

تمہیں لے کر جاؤں گا۔۔

دیریک حور کے چہرے کے قریب اس کے کان کے پاس سرگوشی

نما انداز میں کہتا ہے۔۔

آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا سلوک

میں نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔؟؟

حور روتے ہوئے ڈیریک کے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹانے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا سچ میں مجھے جانتی نہیں یا انجان بننے کی کوشش

کر رہی ہو۔۔۔؟؟

کوشش کر رہی ہو یاد رکھنا ناکام ہو چکی ہو تم

تمہیں ہی مجھے جاننے کا بہت شوق چڑھا تھا میرے ماضی کی

بند کتابیں کو کھولنے کی خواہش مند ہونا تم

اب تمہیں میں اپنے ماضی سے روبرو ملواؤں گا۔۔

دیریک کہتے ہی حور کے پیٹ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کی کلائی کو مضبوطی

سے پکڑتا ہے جس سے حور کے ہاتھ میں پہنی ہوئی چوڑیاں

ٹوٹ کر حور کے ہاتھ میں بھی چبھ جاتی ہیں اور دیریک

کے دونوں کے ہاتھوں سے نکلتا خون ایک دوسرے کے خون میں

شامل ہونے لگتا ہے۔۔

دیریک گرفت مضبوط کرتے ہوئے حور کو کھینچتے ہوئے

اپنے ساتھ کمرے سے باہر لے جاتا ہے۔۔

دیریک کے پیچھے پیچھے تامیر اور اس کے پیچھے اس کے کچھ آدمی دوڑتے ہو

چل رہے ہوتے ہیں۔

کچھ پہلے ہی گاڑیوں کے پاس کھڑے ہوئے ان کے آنے کا انتظار

کررہے تھے دیریک کو آتا دیکھ سب گارڈز گاڑیوں میں سوار

ہو کر چلنے کی تیاریاں کر چکے تھے۔

روحی باسیل بھی حال سے نکلے گاڑی کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ با

کے فون پر کال آتی ہے جس سے وہ

دو پل کے لیے روحی کو چھوڑے کال سننے لگتا ہے۔۔

مہرین اور شیزا دونوں احمر کے ساتھ جا چکی تھیں۔

روحی حال کے آگے گارڈن میں کھڑی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ سینے پر

باندھے وہ کھلے آسمان تلے سر اٹھا کر آنکھیں بند کیے

رات کی ٹھنڈی ہوا اپنے چہرے پر محسوس کرتی اپنے

غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔

چ۔۔۔ چھوڑیں م۔۔ میرا ہاتھ۔۔۔۔!!!!"

حور کی آواز پر روحی کی آنکھیں کھلتی ہیں وہ آنکھیں کھولے

اپنے سامنے سے گارڈز کے درمیان گھیرے ہوئے حور اور

دیریک کو جاتا دیکھتی ہے۔

حور پر تو نظر پڑ جاتی ہے پر دیریک پر نہیں دیریک کا صرف ہاتھ

دیکھائی دیتا ہے جو حور کے ہاتھ پر تھا۔

منہ بند رکھو اپنا۔

دیریک غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی دھاڑ کہ آواز اتنی بلند تھی کہ ان سے فاصلے پر

کھڑی ہوئی روحی کو وہ باآسانی سنائی دے رہی تھی۔

میں منہ بند نہیں کروں گی آپ ہیں کون اور مجھے لے کر کہاں

جارہے ہیں۔۔؟؟؟

حور اب کی بار غصے میں کہتی ہے اور درد میں کراہتے ہوئے

وہ اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔

جہنم کی سیر کروانے لے جارہا ہوں۔۔

دیریک چڑھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

ضرورت نہیں ہے اس کی میں پہلے ہی وہی رہتی ہوں

حور زور سے دیریک کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

تو جنت کی کروادیتا ہوں۔۔

دیریک اپنے کھالی ہاتھ میں لگا خون دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور اسپر لگا خون دیکھتے ہوئے دیکرک حور کو

بازوؤں سے پکڑ کر گاڑی کا دروازہ کھولے اسے اندر بیٹھائے

گاڑی کا دروازہ باہر سے لوک کر دیتا ہے ۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا ہے دروازے کھولیں مجھے جانے

دیں یہاں سے حور دروازے کو اندر سے کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے ا

خون سے لال سرخ ہوتے ہاتھ کو گاڑی کے شیشے پر مارتے ہوئے روتے ہو

کہتی ہے۔۔

تم کہیں نہیں جاسکتی ہو کوئی رہائی نہیں ہے تمہاری

ڈیریک ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہتا ہے۔

کیوں کہیں نہیں جاسکتی ہوں مجھے روکنے والے آپ

ہوتے کون ہیں۔۔؟

حور ڈیریک کی طرف مکمل رخ کیے غصے میں گہری سانسیں

لیتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تمہارا ہونے والا شوہر ہے

ڈیریک پرسکون انداز میں کہتا ہے۔

غلطی فہمی ہے یہ آپ کی "

حور اس کے پرسکون انداز پر غصہ میں سخت لہجے میں

کہتی ہے۔

غلط فہمی میری نہیں تمہاری ہے اگر زارا بھی مجھ سے دور

جانے کا خیال آرہا ہے تو ترک کردو اسے

کیونکہ نا تو تم امیری زندگی سے باہر جاسکتی ہو اور نا ہی میرے گھر سے

دیریک اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے حور کی طرح

غصے میں کہتا ہے۔۔

میں جاؤں گی میں چلی جاؤں گی میرے بابا کے جائیں گے مجھے یہاں سے

تمہارے بابا۔۔۔۔؟؟؟

حور کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ دیریک

بول پڑتا ہے۔۔۔

جی میرے بابا لے جائیں گے وہ مجھے آپ جیسے گھٹیا

شخص کے پاس نہیں چھوڑیں گے وہ مجھے

حور بے بسی سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری جان کس دنیا میں جی رہی ہو تم تمہارے باپ نے آج رات ہی

کرلیا ہے تمہارا

بیچ چکے ہیں وہ تمہیں اور وہ بھی بہت کم قیمت میں تمہارا

باپ تمہارا محافظ نہیں سوداگر ہے جو سودا کر چکا ہے تمہارا "

دیریک حور کی طرف کے گاڑی سے شیشے سے میرج ہال کے

دوسرے فلور کی بالکنی میں اپنے آدمیوں کے ساتھ کھڑے ہوئے

منہاج ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی گہری سانس لیتے ہوئے اپنے ہاتھ نیچے چھوڑے وہ

آگے کی طرف ایک قدم ہی بڑھاتی ہے کہ باسیل اسے بازوؤں سے پکڑ کر

زور سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

روحی مڑ کر زور سے باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے اس کے سینے سے لگتے

باسیل دونوں بازوؤں ک حصار اس کی

کمر کے گرد باندھے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

وہ ایک گہری سانس لیے سر اٹھا کر منہاج کو تیش بھری نگاہوں سے دیکھتا

۔

دیریک اور باسیل دونوں کی نظریں منہاج پر اور اس کے

چہرے پر سجی ہوئی مسکراہٹ ٹکی ہوئی تھی منہاج مسکرا رہے تھے جبکہ ان

سامنے کھڑے ہوئے دیریک اور باسیل

دونوں غصے بھری نظروں سے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔

دیریک کی گاڑی سے نظر ہٹا کر منہاج صاحب جیسے ہی گردن

موڑتے ہیں ان کی نظر باسیل پر پڑتی ہے جیسے دیکھتے ہوئے

وہ گردن موڑ کر ہوا میں ہاتھ لہراتا ہے۔۔۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کیا ہوا۔۔؟؟؟

روحی سر اٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

کچھ نہیں گھر چلو دیر ہو گئی ہے۔۔

باسیل روحی سے تھوڑا سا دور ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ

پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ابھی نہیں رکیں پہلے مجھے کہیں اور جانا ہے

روحی مڑ کر دیریک کی گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے

جو دو گاڑیوں کے درمیان میں تھی۔

کسی سے بھی ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے روحی ہر انسان

اپنے کیے خود اچھے اور برے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

باسیل روحی کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر باسیل شاید سے مدد کی ضرورت ہو

مدد کرنے دیں نا ایسا نا ہو بعد میں پچھتاوٗا ہو مجھے

کرنے دے مدد۔۔۔

روحی التجاء انداز میں دھیرے سے کہتی ہے۔

اسے جیسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا سہی سے جیسے جانتی

تک نہیں تھی اس کی فکر میں وہ آدھی ہوتی جارہی تھی۔۔

گڑیا مت کرو ایسا میں جانتا ہوں تمہیں مدد کرنا

اچھا لگتا ہے دوسروں کی لیکن دوسروں کو بھی بہادر بننے دو

لڑنے دو انہیں اپنی زندگی کی لڑائیاں

اگر ضرورت پڑی تو میں بھی اس کی مدد کروں گا لیکن یہ

وقت مناسب نہیں ہے تمہارے لیے کہیں جانے کا

باسل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے

اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

باسیل روحی کا رخ اپنی طرف کیے ہوئے تھا کہ پیچھے سے دیریک کی گاڑی

کے گارڈز کی گاڑیوں کے ساتھ

اپنی منزل کی طرف نکل پڑتی ہیں۔

آنکل اس کے بابا نے اسے بیچ دیا ہے وہ رو رہی تھی اس کی

مدد کرنے کے لیے کوئی نہیں ہے اس کے

پاس۔۔

روحی کہتے ہوئے رو پڑتی ہے۔۔

ارے میرا بچہ ایسے روتے نہیں ہیں

باسیل روحی کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

کوئی باپ ایسے کیسے کر سکتا ہے۔؟؟

روحی باسیل کے سینے سے لگے روتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ عام ہوگیا ہے گڑیا باہر کے ملکوں میں کوئی کسی کے لیے

اہمیت نہیں رکھتا اہم ہے تو صرف پیسہ

پیسے کے لیے ہر کوئی کچھ بھی کرنے کو تیار رہتا ہے۔

باسیل دیریک کے جاتے ہی منہاج کو دیکھتے ہوئے روحی

کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کرنے کی

کوششوں میں جڑ جاتا ہے۔

منہاج سے نظریں ہٹا کر باسیل روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں

پکڑے ہوئے اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو

اپنے انگوٹھوں سے صاف کرتا ہے۔

یہ کون ہے۔۔؟؟؟

منہاج صاحب اپنے پیچھے کھڑے ہوئے اپنے آدمی سے

پوچھتا ہے۔

نہیں معلوم سر۔۔۔!!!آدمی سر جھکائے کہتا ہے۔

کل تک سب معلوم ہوجانا چاہیے صرف اس آدمی کے بارے میں

ہی نہیں اس لڑکی کے بارے میں بھی

اعجاز پر بھری محفل میں ہاتھ اٹھانے کی ہمت رکھنے والی

مجھ پر ہنسنے والی لڑکی ہے یہ عام

تو نہیں ہوسکتی ہے یہ

منہاج روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر مڑ کر لفٹ کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔

پتا کرو ہے کون یہ اس کی صبح تک ان کی ساری معلومات

چاہیے مجھے

لفٹ میں اپنے ایک آدمی کے ساتھ داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔

تمہیں پتا ہے نا تمہارے آنسوؤں نہیں پسند ہیں ایسے رویا

مت کرو نا۔۔"

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کے ذہین میں عجیب وسوسے اور

سوالات پیدا ہونے لگ گئے تھے وہ چاہ کر بھی اپنے آنسوؤں کو

نہیں روک پارہی تھی۔

آنسوؤں حور کے لیے افسوس کے بھی پر شکر کے بھی تھے

کہ اس کے رشتے پیسوں سے نہیں جڑے ہیں

وہ سب محبت سے بنائے گئے ہیں۔۔۔

روحی روتے ہوئے ایسی بار پھر سے باسیل کے سینے سے

لگے اس کے سینے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس میں اپنا

منہ چھپا لیتی ہے۔

رونا بند کردو گڑیا نا تڑپایا کرو ایسے مجھے

روحی کی کمر سہلاتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے

کہتا ہے۔

باسیل اس کی کیفیت سمجھ پارہا تھا وہ اسے پرسکون کرنے

کی کوشش کررہا تھا لیکِن وہ اس پل وہ بھی نہیں

کرپارہا تھا۔۔

گھر چلیں ٹھنڈ ہورہی ہے۔۔"

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

بھوک لگی ہے۔۔!!!روحی سبکی لیتے ہوئے باسیل سے دور

ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی سے ہی۔۔"باسیل مسکراتے ہوئے روحی کا چہرہ اپنے

ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

گڑیا میں جانتا ہوں تمہیں غلط بات پسند نہیں ہے لوگوں کی

مدد کرنا پسند ہے ان کی مشکل وقت میں ان کا سہارا

بننا پسند ہے۔

لیکن دوسروں کی مدد کرنے سے پہلے انسان کو دیکھ لینا

چاہیے کسی کی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے صحیح

ہونے کے بجائے کہیں مزید خراب نا ہو جائے

باسیل روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر ایک اور کوشش کرتا ہے

اس کی بے چینی کو ختم کرنے کی

تو کیا میں اس کی مدد کرنے سے اسے مشکل میں

ڈال سکتی تھی۔۔؟؟

روحی نم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ہمم۔۔۔باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔

اللہ کرے وہ لڑکی ٹھیک ہے کسی کے لالچ کی نظر نا ہوئی ہو

روحی گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

انشاء اللہ سب ٹھیک ہو گا اس کے ساتھ پر تم رو کر مجھ پر

ظلم مر کیا کرو ہنستی رہا کرو بک بک کرتی رہا کرو

ہمیشہ

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے روحی کے گال پر

اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

چلو گھر چھوٹا پودا اٹھ گیا تو سب لوگوں کے لیے ایک نئ

آزمائش کھڑی کردے گا۔

باسیل روحی کو گاڑی کی طرف لیے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

آہ میں تو بھول گئی تھی میں اب ایک عدد ماما بھی بن گئی ہوں

روحی اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل میرے بیٹے کو پودا مت بولیں

اتنا پیارا سا بھالو ہے وہ

روحی پل میں غصہ پل میں مسکراتے ہوئے باسیل کے

قدموں کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے لگتا ہے تمہیں یہ یاد کروانے کے لیے مجھے تمہیں ایک

بار پھر سے ماما بنانا پڑے گا۔

باسیل گاڑی کے دروازے سے روحی کو پن کرتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے باسیل کو دیکھنے لگتی ہے۔

کیا ارادہ ہے پھر ٹیڈی کو اس کو ایک عدد چھوٹا بہن یا بھائی

دے دیا جائے۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے ارد گرد گاڑی پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے

اس کی آنکھوں میں شرارت بھری نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

روحی کے لبوں پر کفل لگ چکا تھا باسیل کی بات پر

ایک ہی بہت ہے۔۔!!!!

روحی دھیرے سے اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے کہتی ہے۔

کیوں ہم نے تو 30 40 بچے پیدا کرنے تھے تم تو ایک

میں ہی پوری ہوگئی ہو۔۔"

باسیل روحی کی انگلی کو نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل میری اولاد مجھ سے بھی 4 ہاتھ آگے کی ہے ایک ہی

بہت خراب ہے ایک دو اور آگئے تو میں تو تباہ وہ جاؤں گی

روحی معصوم سی شکل بنائے دھیرے سے کہتی ہے۔

ہائے میرا بچہ۔۔۔"باسیل روحی کی معصوم سی شکل دیکھتے

ہوئے روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے اس کے لبوں

پر جھکے اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی شرارت کرتا ہے۔

میرے لیے بھی ایک ہی اولاد بہت ہے کیونکہ دوسری اولاد تو تم ہو نا میر

پاس

میرے لیے تم بھی کسی شیطان سے کم نہیں ہو

باسیل روحی کو خود میں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل چھوڑیں مجھے گھر چلیں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔

روحی باسیل کو خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

دنیا تہنس نہیس ہو سکتی ہے لیکن روحی بی بی کی بھوک

کا کچھ نہیں ہوسکتا ہے چلو کرتے ہیں تمہارے بھوک

کا علاج بھی

باسیل روحی کو گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ

سنبھالتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کا کچھ نہیں ہوسکتا ہے اب یہ بچپن کی عادت ہے

چھوٹے گی نہیں آسانی سے

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تم ٹینشن نا لو میں نے اس کو چھڑوانی بھی نہیں ہے

تمہیں کھلا پیلا کر موٹا کرنا ہے اب میں نے بھی

باسیل بھی مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے اور کہتے ہی گاڑی اسٹارٹ کیے

واپس گھر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کی بات پر حور پورے راستے نڈھال حالت میں

سیٹ سے سر ٹیکائے ہوئے وہ کھڑکی سے باہر خاموشی سے

دیکھتی رہتی ہے اس بات کے بعد وہ ایک لفظ نہیں بولتی ہے

بس خاموشی سے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کرتی رہتی ہے۔۔

دیریک بار بار حور کی طرف دیکھتا ہے اسے خاموش دیکھ

کو وہ گہری سانس لیے اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے

گاڑی کی اسپیڈ مزید تیز کیے وہ اپنے مینشن کی طرف بڑھتا ہے

جو بلکل اس کے جرمنی والے مینشن کی طرح اس جتنا بڑا اور باہر سے اتنا

زیادہ

خوبصورت اس کے اطراف میں گارڈز کی فوج بھی اتنی ہی

تھی مینشن کے باہر ہے دیریک کی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھی ہر رنگ کی گا

تھیں پر زیادہ تر ان کی ہر قسم کی گاڑی میں

بلیک کلر کی گاڑی تھیں۔

دو گارڈز کے پیچھے دیریک اپنی گاڑی لیے مینشن میں داخل

ہوتا ہے۔

گاڑی دروازے کے باہر پارک کیے ہوئے دیریک اپنی طرف سے

نکل کر حور کو وہی گاڑی میں چھوڑے وہ

مینشن میں داخل ہوجاتا ہے۔۔

اسے اندر جاتا دیکھ کر تامیر دوڑتے ہوئے اس کے پیچھے جاتا ہے۔

ڈی جے۔۔۔؟؟

تامیر دیریک کو پیچھے سے آواز لگاتا ہے

اسے کیوں باہر چھوڑ دیا ہے اسے اندر نہیں لانا ہے۔۔؟؟

ڈیریک کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

لانا ہے اس کو چھوڑنے کے لیے تھوڑی اس کی قیمت بھری ہے میں نے

ڈیریک مڑ کر سخت لہجے میں کہتا ہے۔

پھر اس کو گاڑی میں کیوں چھوڑ دیا ہے۔۔؟

تامیر ڈیریک کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔

کیونکہ اسے میں دوبارہ روتا دیکھ کر خود پر مزید کنٹرول کر پاؤں گا

اس لیے اس سے شادی کی تیاری کرو اور اسے میرا بناؤ

ڈیریک دو ٹوک لہجے میں حکمانہ انداز میں کہتے ہوئے وہ واپس آگے کی طر

بڑھتا ہے سیڑھیوں سے اوپر چڑھتے ہوئے وہ

اپنا کوٹ اتارے ہاتھ میں لٹکائے ہوئے وہ سیڑھیوں سے اوپر

ہی بلکل سامنے اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے پورے مینشن کی

ہر چیز بلکل اس کے جرمنی والے آبائی مینشن جیسی ہوتی ہے

نا کہ صرف باہر سے اس کے کمرے میں موجود ہر چیز بھی

دیریک کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر کوٹ پھینکے خود

صوفے پر پشت سے سر ٹیکائے آنکھیں بند کیے بیٹھ جاتا ہے۔

اب کیا کرنا ہے۔۔؟؟

تامیر دیریک کی بند آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے

اس کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتا ہے۔

کس بارے میں۔۔؟؟؟

دیریک آنکھیں کھولے ہلکی سی گردن موڑ کر پوچھتا ہے۔

اس لڑکی کے ساتھ۔۔!!"

تامیر گارڈ سے نارمل انسان بننے دیریک سے دوست کی

طرح پوچھتا ہے۔

بتایا تو تھا شادی کرنی ہے اس سے

دیریک چڑے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

پر شادی نہیں ہوسکتی ہے آپ کی اس سے آپ کیسے شادی

کریں گے۔۔۔؟؟؟

تامیر دیریک کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے

اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔

جیسے سب کرتے ہیں ویسے کروں گا اور کیسے۔۔؟؟

ڈیریک سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا

میرا مطلب نہیں سمجھ رہے ہیں آپ آپ ایک کرسچن ہیں

وہ ایک مسلمان لڑکی ہے آپ دونوں کا ایک ہونا ناممکن ہے۔۔

تامیر اب کھل کر بات سمجھتا ہے۔

وہ مسلمان ہے۔۔؟؟؟

ڈیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

جی وہ ایک مسلمان لڑکی ہے " حورین ابراہیم"

تامیر اپنے کوٹ کی جیب میں اپنا موبائل نکالے اس پر حورین کا

بائیو ڈیٹا اس کی ایک خوبصورت سی تصویر کے ساتھ

کے ساتھ ڈیریک کے آگے بڑھتا ہے۔

پر مجھے وہ چاہیے ۔۔۔!!!"

دیریک بنا موبائل کی طرف دیکھے

اٹل لہجے میں کہتا ہے اور کہے ہوئے اٹھ کھڑا ہو کر کمرے کی بالکنی کی طر

بڑھتا ہے۔

آپ نے اس کی قیمت دی ہے آپ ویسے ہی اسے اپنے ساتھ

رکھ لیں۔۔

تامیر بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے رکھیل رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے ۔۔

دیریک مڑ کر تامیر کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

پھر کیا آپ اس لڑکی کے لیے مذہب بدلیں گے۔۔؟؟

تامیر دیریک کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے تجسّس سے پوچھتا ہے۔

پھر وہ مجھے مل جائے گی مکمل۔۔؟؟؟

تامیر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی۔۔۔!!!"

تامیر مختصر سا جواب دیتا ہے اور دیریک کے چہرے کو

دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے میں مذہب بدلنے کے لیے تیار ہو

بلاؤ جس کو بلانا ہے کراؤ مذہب تبدیل بھی اور شادی بھی"

دیریک آسمان سے نظریں ہٹاتے ہوئے گہری سانس لیے

بالکنی سے گارڈن کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں ہواؤں سے

ہر چیز لہرا رہی تھی درختوں کے پتے شاخیں ہلتے ہوئے دیکھ

کر دیریک چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سچ میں شادی کرنا چاہتے ہیں آپ کے لیے شادی تو کوئی اہمیت نہیں

رکھتی ہے پھر کیوں۔۔؟؟؟

تامیر دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

کیونکہ شادی ہی وہ واحد حل ہے جو میرے اپنوں کے روپ میں

دشمنوں کا منہ بند کروا سکتی ہے۔

وہ سب چاہتے ہیں کہ میں شادی کرو کسی سے بھی کروں

انہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

اب جب سرخیوں میں یہ خبر آئے گی کہ" دیریک جون

جرمنی کا ہیزل آنکھوں والا کرسچن شہزادہ

ایک لڑکی کے لیے مسلمان ہو گیا تو کیا ہو گا۔۔؟؟؟

دیریک مڑ کر تامیر کو دیکھتے ہوئے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی تجسّس سے تامیر سے پوچھتا ہے۔

تباہیوں کی شروعات ہو گی ہر رنگ سامنے آئے گا"

تامیر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بلکل۔۔۔لوگ میرے ماں باپ کو بھول جائیں گے یاد رہے گا کوئی

تو صرف ڈی جے

دیریک تامیر کی طرف بڑھے اس کے سامنے کھڑے ہو کر

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ شادی صرف ان کی اصلیت دیکھنے کے لیے کرنا چاہتے ہیں۔؟؟

تامیر تجسّس سے پوچھتا ہے۔

صرف اصلیت دیکھنے کے لیے ہی نہیں ہر اس شخص کو

برباد کرنے کے لیے بھی وہ مجھے برباد کرنا چاہتے ہیں۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔!!

تامیر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔؟؟ دیریک اب تجسّس

سے پوچھتا ہے۔

کیونکہ آپ ان لوگوں کو ان کی اصلیت بنا کسی لڑکی کے بھی دیکھا سکتے ہیں

جانتا ہوں میں

حورین آپ کو ان سب کو ہرانے میں حصّہ دار بنانے کے لیے

آپ کو وہ خود کے لیے اب چاہیے

مان لیں دستک ہو چکی ہے دل پر کسی کے

بند دروازے دھیرے دھیرے کھول رہے ہیں۔

تامیر ہنستے ہوئے مزے لیتے ہوئے کہتا ہے۔

کچھ بھی مت بولو ایسا کچھ نہیں ہے

ایسی لڑکی اس دنیا میں بنی ہی نہیں ہے جو میرے دل پر

دستک دے سکے کبھی

ڈیریک تامیر سے نظریں چراتے ہوئے کہتا ہے۔

دستک تو ہوگئی ہے اور دروازے بھی پہلی بار میں ہی کھل

چکے ہیں۔۔

تامیر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

منہ بند کرلو اپنا کچھ بھی بولنے لگتے ہو۔۔۔

ڈیریک تامیر کو کراس کرتے ہوئے صوفے کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتا ہے

اگر ایسی بات نہیں ہے تو ان سب میں اس لڑکی کا کیا قصور ہے

تو ان سب میں اس لڑکی کا کیا قصور ہے اسے کیوں سزا دے

رہیں پیسوں کی تو ویسے بھی کوئی اہمیت نہیں ہے

نقصان کروڑوں روپے کا ہو یا چند کا آپ کے کوئی معنی نہیں رکھتے تو آپ ا

جھوٹے رشتوں میں کسی معصوم کو

شامل کیوں کررہے ہیں۔۔؟؟

تامیر دیریک کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیونکہ وہ بھی ان جیسی ہی ہے جو پیسوں کے لیے بک سکتی ہے دو بار وہ

بھی کرسکتی ہے

اسے شکر منانا چاہئے کہ میں اس سے پھر بھی شادی کروں گا اپنے مطلب

لیے ہی سہی مذہب تبدیل کروں گا

اس سے شادی کروں گا

دیریک سامنے ٹیبل سے پانی کی بوتل اٹھائے اسے کھولتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میرے بدلنے کی وجہ "حورین ابراہیم" ہوگی پر دنیا کے لیے

اصل میں میں صرف ان سب کے لیے ہر وہ چیز کروں گا جن سے ان

نفرت ہے۔

ڈائیگو کو لگتا ہے وہ مجھ پر میرے ماں باپ کی موت کا دباؤ

ڈال کر جو دل میں آئے وہ کروائیں گے

تو غلط فہمی ہے یہ ان کی وہ ادینہ سے شادی کروانا چاہتے

ہیں میری اب میں دوسرے مذہب کی لڑکی سے شادی کر کے

ان کے ہر ارادے کو برباد کروں گا۔

دیریک پانی کی بوتل ہاتھ میں لہراتے ہوئے صوفے سے اٹھ

کھڑا ہوتا ہے۔

پر اس میں نقصان آپ کا بھی تو ہو گا

آپ کا مذہب بدل جائے گا آپ کرسچن سے مسلمان ہو جائیں گے

آپ اس کے تیار ہیں۔۔؟؟

تامیر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں کرسچن ہوں پر میں نے کبھی کسی مذہب کو نہیں مانا

میرا کوئی مذہب نہیں ہے

اب گر کسی کی وجہ سے اس چیز کو بدلنا جو کبھی تھی ہی نہیں

مجھے نہیں لگتا ہے اس میں کوئی برائی ہے۔

تامیر گہری سانس لیے واپس پانی کی بوتل منہ سے لگاتے

ہوئے کہتا ہے۔

میرے اپنوں کو برباد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے میں نے

ایسے ہی تھوڑی لڑائی کا اختتام کرنے سے پہلے ہی ہار مان

جاؤں گا۔۔

دیریک بوتل ٹیبل ر رکھے ڈریسنگ کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتا ہے۔

آپ نے جو کہا وہ میں سمجھ گیا ہوں پر ناجانے کیوں اس لڑکی کا استعمال ک

مجھے آپ پر بھاری پڑتا ہوا لگ رہا ہے۔

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے کسی غیر مذہبی لڑکی کا

استعمال بھی تو کر سکتے ہیں ایک مسلمان لڑکی کیوں۔۔؟؟

تامیر کے سوال دیریک بڑے غور سے سن رہا تھا اور تامیر اس کے چہرے

نقوش کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

دیریک خاموش تھا اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا

اس کے پاس یا شاید تھا وہ دینا نہیں چاہتا تھا۔۔

اس کی خاموشی تامیر کو سمجھ آگئی تھی تامیر مسکراتے ہوئے

اس سے ایک اور سوال پوچھ بیٹھتا ہے۔

کیا آپ سچ میں ایک لڑکی کو پانے کی خاطر اپنا مذہب تبدیل

کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟

تامیر بے حد تجسّس سے پوچھتا ہے کیونکہ دیریک نے کبھی

کسی لڑکی کو دیکھنے تک کی اجازت خود کو

نہیں دی تھی اب وہ کسی کو پانے کے لیے مذہب تبدیل کر رہا تھا

وجہ وہ جو بتا رہا تھا تامیر کو یقین نہیں تھا اس پر

تامیر کی نظریں کہیں خیالوں کی دنیا میں کھوئے ہوئے دیریک

پر تھی۔۔

مجھے وہ لڑکی چاہیے اس کو پانے کی خاطر مجھے خود

کو بدلنا پڑا بدلوں گا پر اسے حاصلِ کر کے رہوں گا۔۔"

دیریک انکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے خود کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں د

ہے وہ اپنی سیریس بات کو مذاق کا

روپ دے رہا تھا۔

وہ مذاق میں یہ بات کر جاتا ہے پر وہ مذاق نہیں تھی وہ

دونوں اچھے سے سمجھ چکے تھے۔۔"

مجھے اس سے آج اور ابھی شادی کرنی ہے بلاؤ شادی

کروانے کو ابھی

دیریک اپنی کلائی سے گھڑی نکالتے ہوئے حکمانہ لہجے میں

کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے ابھی لاتا ہوں۔۔!!

تامیر کہہ کر کمرے سے باہر نکل پڑتا ہے اور دیریک بھی واش روم میں گ

جاتا ہے۔۔"

تامیر جیسے ہی مینشن سے باہر نکلتا ہے اس کی نظر گاڑی میں بیٹھی ہوئی حو

پڑتی ہے جو بت بنے ہوئے خاموش سی بیٹھی ہوئی تھی۔

تامیر مینشن کے اندر سے لیڈی سرونٹس کو بلاتا ہے جو

حور کو گاڑی سے باہر نکالے گیسٹ روم میں لے جاتی ہیں۔

دیریک بھی اپنی گاڑی میں سوار مینشن سے باہر

نکل جاتا ہے۔

گھر کی سرونٹس اسے ایک کمرے میں لائے اسے چھوڑ کر دروازہ

بند کیے وہاں سے چلی جاتی ہیں۔۔

دروازے سے کچھ قدم اندر وہ بے جان حالت میں اپنے

ہاتھوں میں لہنگے کو پکڑے وہ چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھائے آگے کی طرف بڑھتی حور بے دھیانی میں بڑھ رہی ہوتی ہے کہ ا

ہی لہنگے میں اٹکے وہ سیدھا زمین پر

جا گرتی ہے۔

دونوں ہاتھوں میں پہنی ہوئی چوڑیاں جو آدھی پہلے ہی دیریک توڑ چکا تھا

کی کلائی اور اپنی ہتھیلی میں

باقی کی بچی ہوئی ٹوٹ کر کچھ ہاتھ میں چبھے زمین پر خون سے ساتھ ٹکڑوں

گرنے لگتی ہے

حور بے بس حالت میں روتے ہوئے وہ اپنے ہاتھوں باقی کی چوڑیاں نکالے

میں زمین پر پھینکنا شروع کرتی ہے

حور کا دل پھٹ رہا تھا اپنے باپ کے بارے میں سوچ سوچ

کر وہ پل کے لیے سنبھلی ہی تھی کہ اس کے سر پر

ایک نیا اور بھاری بھرکم پہاڑ آ گریا تھا اس کے اپنے باپ نے

حور اپنی قسمت کے بارے میں سوچتی ہے اور زور زور سے

رونا شروع کرتی ہے۔

اپنے پیروں سے سینڈل نکال کر وہ بھی دور پھینک دیتی ہے

سر سے دوپٹہ اتارے وہ وہی زمین پر پھینک کر اپنی ناک سے

نتھ نکالے کانوں سے جھمکے اتارے وہ ہر چیز

ہر زیور خود سے دور کر چکی تھی ماتھے پر صرف ماتھا ٹیکا

تھا باقی وہ سب اتار چکی تھی۔

حور سسکی لیتے ہوئے روتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے

زمین سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے

پر پیر اس کے لڑکھڑا جاتے ہیں جو اسے ایک بار پھر سے

زمین بوس کرا چکا تھا۔

یا اللہ آپ مجھے کس چیز کی سزا دے رہے ہیں

کیا غلط کردیا ہے میں نے۔۔؟؟

حور دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے روتے ہوئے بولتی ہے۔

لوگوں کے ماں باپ تو اپنی اولاد کی خوشی کے لیے کچھ

بھی کرنے کو تیار رہتے ہیں تو میرے ماں باپ ایسے کیوں نہیں ہیں کی

میرے ماں باپ میری ہر وقت بولی

لگانے کو تیار رہتے ہیں اور اس بار تو وہ لگا چکے ہیں

اپنی ہی اولاد کو بیچ دیا انہوں نے

حور روتے ہوئے سسکیاں لیتے ہوئے اُٹھتے ہوئے دھیرے سے

کہتی ہے۔۔

اگر مجھے پیار سے رکھنا نہیں تھا اگر مجھے محبت اور عزت

نہیں دینی تھی تو مجھے پیدا کیوں کیا انہوں نے

آپ نے مجھے اس دُنیا میں بھیجا ہی کیوں اللہ جی

حور لہنگا ہاتھوں میں پکڑے اٹھتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے

اس کی درد بھری آواز اس وقت صرف وہ ہی سن پا رہی تھی

کیوں مجھے ہر دن بے رحم موت دیتے ہیں کتنے سالوں سے خود

کو اپنے باپ کے ناپاک ارادوں سے بچاتی آرہی ہوں اب

میں تھک گئی ہوں اب میں اپنی حفاظت کیسے کروں اب

تو کوئی راستہ نہیں بچا ہے میرے پاس

حور ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے لگاتار روتے ہوئے بولتی

جارہی تھی۔

اچھی صورت دینے کا کیا فائدہ تھا اللہ جی جب قسمت ہی

خراب دینی تھی آپ نے

حور اپنے آپ کو ٹوٹی بکھری ہوئی حالت میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سر سے پیر تک وہ ڈرسینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے

آپ کو شیشے میں دیکھتی ہے اس کی نظر اپنے پیٹ پر پڑتی ہے لہنگے کی

میں سے اس کا گورا پیٹ ڈریسنگ ٹیبل میں لگی ہوئی لائیٹس میں سفید انڈ

جیسا نظر آرہا ہوتا ہے

حور کی نظریں اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے

سونے کے کمر بندھ پر جا رکتی ہے۔

حور اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کرتی ہے بے دھیانی میں

اس کے ہاتھوں پر لگا اس کا خون اس کے چہرے پر

جا لگتا ہے۔۔

حور اپنے پیٹ سے کمر بندھ روتے ہوئے کھول ہی رہی ہوتی ہے کہ پیچھے

دروازے سے اندر

دیریک داخل ہوتا ہے۔۔

رو رہی ہو۔۔۔؟؟

دیریک دروازے کا لوک اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پوچھتا ہے حور پر نظر

جانے سے پہلے اس کی نظر زمین پر بکھری ہوئی اس کی چیزوں پر تھی

جبکہ دروازے کھلنے کی آواز پر حور پلٹ کر دروازے کو دیکھنے

لگتی ہے۔۔

اس کا خون سے تر ہوتے ہاتھ اس کے پیٹ پر خون کی چھاپ

چھوڑنے لگتے ہیں۔۔

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں آپ نے میرے آنسوؤں پوچھنے ہیں۔۔؟

حور سسکی لیتے ہوئے دھیرے سے اپنے آنسوؤں کو ضبط

کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

حور کی آواز پر دیریک سر اٹھا کر حور کی طرف دیکھتا

ہے بنا دوپٹہ کے وہ لال لہنگے میں ملبوس

نم آنکھیں لیے لال ہوتی ناک خون سے لال ہوتے گالوں سں

کو دیکھتے ہوئے دیریک وہی دروازے پر رک جاتا ہے۔

حور کے چہرے سے نظریں ہٹا کر وہ جیسے ہی دوسری طرف دیکھنے لگتا ہے

کی نظر حور کے پیٹ

کی طرف جا رکتی ہے جہاں خون اس کی کمر بندھ پر

اور اس کے پیٹ پر لگا ہوا تھا دیریک وہ دیکھتے ہوئے کمرے کا

دروازہ بند کیے حور کی طرف بڑھتا ہے۔

ارادہ تو نہیں ہے میرا لیکن اگر تم چاہتی ہو تو میں کرلیتا ہوں تمھارے لیے

دیریک حور کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہو

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ہاتھ لگانے کی دور رہیں مجھ سے

حور دیریک کو خود سے دور دھکا دیتے ہوئے

غصے میں کہتی ہے۔۔

ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے

ہی تو تمہیں خریدا ہے۔

دیریک حور کی کمر کی طرف دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف

قدم اٹھائے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کوئی چیز نہیں ہوں جیسے آپ نے چند کاغذ کے ٹکڑوں کے

بدلے خرید لیا ہے۔۔۔!!"

حور غصے میں کہتی ہوئی دیریک کی طرف بڑھتی ہے

اس کی آنکھوں میں اپنی نم بھیگی معصوم سی آنکھیں ڈالے ہوئے غصے میں ک

ہے۔

حور کو غصے میں اپنی طرف آتا دیکھ کر دیریک منہ میں زبان گھوماتے ہے۔

اس کی ڈری ہوئی بہادری پر اشک ہو رہا تھا۔

دیریک کے چہرے پر الگ سی مسکراہٹ دیکھ کر حور اپنے قدموں کو

وہی روک دیتی ہے ہاتھوں میں لہنگا مضبوطی سے پکڑے ہوئے

اپنے قدموں کو پیچھے کی طرف اٹھانے لگتی ہے۔۔

پر میرے لیے ہو تم کیا کرسکتے ہیں اب ویسے تمھارے لیے ایک

سرپرائز ہے میرے پاس

دیریک ڈریسنگ سے دور ہوتا حور کی طرف بڑھنے لگتا ہے

اسے اپنی طرف آتا دیکھ حور پیچھے کی طرف قدم اُٹھاتی ہے۔

بھاڑ میں گئے آپ اور بھاڑ میں گیا آپ کا سرپرائز مجھے

جانے دیں یہاں سے

حور ڈرے ہوئے لہجے میں پیچھے کی طرف قدم اُٹھاتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

تم بھی اب میری بھاڑ کا حصّہ بن چکی ہو جانمن واپسی کی

خواہش مند مت رہو

دیریک حور کی طرف قدم بڑھاتا ہوا اور مزید ڈراتے

ہوئے کہتا ہے

اسے مذید نزدیک آتا دیکھ حور بنا پیچھے دیکھے ایک اور قدم اٹھاتی ہے کہ ا

ہی زمین پر پھینکے ہوئے دوپٹے م میں الجھ کر سر کے بل زمین

پر گرنے والی ہو جاتی ہے وہ گر جاتی اس سے پہلے ہی دیریک

اس کو کمر سے پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے

اپنے سینے سے لگاتا ہے۔

حور کو سنھبالنے کا موقع دیے بغیر ہی وہ اس کے جھکے حیران پریشان چہرے

دیکھتے ہوئے بول پڑتا ہے۔

اب جو بھی ہوں وہ میں ہی ہوں تمہارے لیے کیونکہ تمہارے

ماں باپ نے تو بیچ دیا ہے تمہیں مجھے

دیریک سر جھکائے حور کی چہرے کو اس کی آنکھوں کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں چھوڑنا مطلب اپنا نقصان کروانا اور پیسوں کا نقصان برداشت نہیں

مجھ سے

دیریک حور کے چہرے پر لگا خون صاف کرتے ہوئے بولا

م۔۔میں آپ کے پیسے لوٹا دوں گی پلز مجھے جانے دیں یہاں سے

حور کہتے ہوئے مزید روتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے پیسے نہیں چاہیے۔۔!!!"

دیریک حور کے دوسرے گال کو صاف کرتے ہوئے پرسکون انداز میں بولا

پھر کیا چاہیے آپ کو مجھ سے۔۔؟؟

حور اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اس خود سے دور کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم۔۔۔؟؟؟ دیریک گہری سانس لیتا حور کو دیکھتے ہوئے

کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے کمرے کی بند کھڑکی کو دیکھے

اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میں آپ کی نہیں ہوں۔۔!!"

حور غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے۔

فلحال نہیں ہو تو کیا ہوا کچھ ہی دیر میں تم سر سے پیر تک

میری ہونے والی ہو پھر تم پر مہر میں اپنی طرف سے

لگاؤں گا۔۔

دیریک کمرے کی کھڑکی کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نے مجھے صرف اپنی راتیں رنگین بنانے کے لیے خریدا ہے میرے

سے میں جانتی ہوں

آپ نے مجھ پر بہت پیسے لگائیں ہیں پر میں ویسی لڑکی

نہیں ہوں میں اچھی لڑکی ہوں۔۔۔۔

حور دیریک کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

وہ زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ کر اپنا سر اپنے گڈھنوں میں ٹیکائے وہ

رونے لگ جاتی ہے۔۔

حور کی سسکیوں سے رونے کی آوازیں دیریک کو اپنے کانوں

میں باآسانی سنائی دے رہی تھی وہ خاموش تھا ایک دم خاموش وہ اس و

اس کمرے میں موجود ہو کر بھی نہیں تھا پورے کمرے میں دھیرے دھیر

حور کے رونے کی آوازیں

گونجے لگ گئی تھی وہ سن رہا تھا اس صرف سن ہی نہیں

رہا تھا بلکہ آنکھیں بند کیے وہ محسوس کر رہا تھا

حور کے تڑپ کر رونے کو

دیریک نے کبھی کسی کے رونے کی آواز نہیں سنی اگر سنی بھی ہے تو ان

کبھی غور نہیں کیا حور کے

رونے کی آوازیں وہ اس وقت بے حد غور سے سن رہا تھا اسے

عجیب سے بے چینی بھی ہو رہی تھی اسر کے رونے پر

بروقت اسے سکون بھی مل رہا تھا۔

دیریک کچھ پل وہی کھڑکی میں کھڑا رہ کر اپنی آنکھیں بند کیے وہ حو

محسوس کررہا تھا۔

اپنی آنکھیں کھولے وہ مڑ کر حور کو دیکھتا ہے اور دیکھتے ہوئے

وہ ایک گہری سانس لیتا ہے۔۔

یہ مجھے عیاش سمجھ رہی ہے پر میں عیاش مرد نہیں ہوں

میں اسے صفائی دوں اپنی یا چھوڑ دوں۔۔۔؟؟؟

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے پوچھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی اور باسیل دونوں واپس گھر پہنچ گئے تھے روحی گاڑی میں بیٹھتے ہی کچھ

دیر میں سو چکی تھی

گھر پہنچنے کے بعد بھی وہ گہری نیند میں سوئی پڑی تھی

باسیل گاڑی دروازے کے سامنے پارک کیے گاڑی کے دروازے کو

کھولے اپنی طرف سے نکلتا روح کی سائیڈ پر آئے اسے اپنی

باہوں میں اٹھائے وہ گھر میں لیے داخل ہوتا ہے۔

باسیل اندر داخل ہوتا ہے کہ صوفے پر بیٹھے ہوئے عالیان پر

اس کی نظر پڑتی ہے۔

عالیان اکیلا صوفے پر بیٹھے ہوئے ٹی وی دیکھ رہا ہوتا ہے

اس کے ساتھ والے صوفے پر لیڈی سرونٹ بیٹھی ہوئی تھی

جو تھکاوٹ سے چور ہوئے بیٹھے سو جاتی ہے۔

باسیل ایک نظر عالیان او لیڈی سرونٹ پر ڈالے روحی کو لیے

اوپر کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

عالیان باسیل اور روحی کو دیکھ صوفے سے الٹا اتر کر اپنے چھوٹے چھو

قدموں سے وہ سیڑھیوں سے

چڑھتے ہوئے بڑی مشقت کیے وہ اپنے ماں باپ کے کمرے کی

طرف بڑھتا ہے۔

باسیل روحی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اس کے جوتے اور اس کا کوٹ اتار رہا

ہے

کہ پیچھے سے عالیان کمرے کے کھلے ہوئے دروازے سے

اندر داخل ہوتا ہے اور اندر آتے ہی وہ روحی کو پکارتا ہے۔

ماما۔۔۔؟؟؟ عالیان دھیرے سے کہتے ہوئے روحی کی

طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔

روحی کی نیند خراب نا ہو جائے اس لیے باسیل اس کے

بیڈ تک پہنچنے سے پہلے ہی عالیان کے پاس

جاتا ہے اور اسے اپنے ساتھ صوفے پر لیے بیٹھتا ہے عالیان کی نظریں

روحی پر ہوتی ہے وہ اس کے پاس جانا چاہتا تھا پر باسیل

کو پاس دیکھ کر وہ چپ ہو کر صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔

تم جاگ کیوں رہے ہو میں تو تمہیں سلا کر گیا تھا۔۔؟؟؟

باسیل صوفے پر بیٹھے عالیان کو دیکھتے ہوئے

اپنے شوز اتارتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں ماما کے ساتھ سوؤں گا۔۔!!!

عالیان روحی کو دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

کیوں بھئی میری بیوی کے ساتھ کیوں سوؤں گے تم چپ

کر کے اپنے جھولے میں جاکر سوؤں

باسیل عالیان کو دیکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

کہتا ہے۔

میں ماما کے ساتھ ہی سوؤں گا آپ کو کیا مسئلہ ہے آپ بھی

اپنی ماما کے ساتھ سو جائیں۔۔

عالیان سیریس فیس میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی صوفے سے اترنے لگتا ہے۔۔

عالیان کی بات پر باسیل کا منہ کھلا رہ جاتا ہے۔

نا شادی پھر میں نے تم جیسی دشمن اولاد کو پیدا کرنے کے لیے کی تھی۔۔

باسیل عالیان کو روحی کی طرف بڑھتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے کیا پتا آپ کو پتا ہو گا۔۔!!"

عالیان دھیرے سے کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے۔

گندی اولاد جاؤ اور جا کر اپنے جھولے میں سوؤں میری بیوی کے ساتھ

سوؤں گے تم

باسیل عالیان کے آگے کھڑے ہو کر اس کا راستہ

روکتے ہوئے بولا

میں ماما کے ساتھ ہی سوؤں گا آپ کو کیا ہے۔۔۔؟؟

عالیان اپنا پورا سر اٹھا کر اپنے 2.5 فٹ کے قد سے اپنے 6 فٹ سے نکلتے

کے باپ کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے

کہتا جو اس وقت عالیان سے بھی چھوٹے بچے کی طرح

لڑائی کر رہا تھا۔

مجھے مسئلہ ہے میری بیوی ہے وہ۔۔۔!!!

باسیل انگلی سے روحی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میری بھی ماما ہیں وہ۔۔۔!!

عالیان بھی اپنے پورے ہاتھ سے روحی کی طرف اِشارہ

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہاری ماں وہ میری وجہ سے ہی بنی ہے پر کاش میں تھوڑا اور

صبر کرلیتا تو تمہاری جیسی ہی دشمن اولاد تو نا

ملتی مجھے

باسیل اپنے لب بھینچتے ہوئے عالیان کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات عالیان کو سمجھ تو نہیں آئی تھی پر وہ

ب

پھر بھی باسیل کو غصے میں اپنی چھوٹی چھوٹی

آنکھوں سے گھور رہا تھا۔۔

کیا ہورہا ہے کیوں شور مچا رہے ہیں۔؟؟

روحی باسیل کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اسے عالیان

کی موجودگی کا احساس ہی نہیں تھا۔۔

ماما انکل میں کو آپ کے ساتھ سونے نہیں دے رہے۔۔

عالیان روحی کو جاگتا دیکھ باسیل کی شیکایت لگاتے ہوئے

بیڈ کے پاس روحی کی طرف دوڑتا ہے۔

باسیل کا منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے عالیان کی بات پر وہ

واقع اس وقت اس کا دشمن ہی لگ رہا تھا۔

ٹیڈی آپ جاگ رہو سوئے نہیں۔۔!!!

روحی عالیان کو بیڈ پر چڑھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ماما آپ کے ساتھ سونا ہے۔۔!!

عالیان معصوم سے لہجے میں دھیرے سے کہتا ہے۔

تو میرا بھالو آجاتے نا ماما کے پاس ماما آپ کی ہی تو ہیں

بلکل بھی نہیں ہے اس کی ماں

صرف میری ہے۔۔۔!!!

باسیل عالیان کو غصے میں دیکھتے ہوئے منہ پھولاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

انکل میرے ٹیڈی کو ایسے مت دیکھا کریں

روحی باسیل کے غصیلے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ میرے حق پر ڈاکا ڈال رہا ہے اور میں غصہ بھی نا کروں

باسیل بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل۔۔۔؟؟؟ روحی اب کی بار پیار سے پکارتی ہے۔

جی۔۔!!!باسیل بھی پیار سے جواب دیتا ہے۔

غصّہ مت کریں نا آپ۔۔۔!!روحی کا لہجہ انتہائی نرم تھا۔

ہائے صدقے اتنے پیار سے کہو گی تو جان بھی دے دوں گا

باسیل روحی کے پاس آئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ماما یہ گندے ہیں۔۔!!!

عالیان باسیل کے روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہی روحی کا

سہارا لیتے کھڑا ہوکر اس کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتا ہے

جہاں باسیل نے اپنے لب رکھے تھے۔

اب دیکھ لو یہ یہ کام کرے گا تو میں بھی کچھ کروں گا

پھر۔۔۔!!!

باسیل عالیان کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

میری ماما کو ہاتھ نا لگائیں میں کچھ نہیں کروں گا

عالیان باسیل کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے۔

عالیان واقع میں ہی باقی بچوں سے مختلف سا وہ خاموش

رہنے والا بچہ تھا پر جب بولتا تھا وہ اپنے سے بڑوں

کو چپ کروادیتا ہے۔۔

"عالیان تین سال کا وہ واحد بچہ ہوگا جو اپنے باپ کو دھمکی دے رہا تھا

ماں کو کس کرنے پر"

ت۔۔۔۔

بس بس۔۔۔۔باسیل کچھ بولنے ہی والا تھا کہ روحی دونوں

باپ بیٹے کو چپ کروادیتی ہے۔۔

دونوں چپ ہو جائیں اور خاموشی سے سو جائیں اور

سونے دیں ٹیڈی آپ بھی چپ ہو جاؤ میری جان

ایسے نہیں کہتے ہیں بابا ہیں وہ آپ کے

روحی اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل آپ بھی اپنی ہی اولاد سے مقابلہ کررہے ہیں قسم

سے حد کررہے ہیں سوجائیں آکر آپ بھی۔۔

روحی حکمانہ انداز میں کہتی ہوئی عالیان کو اپنی

باہوں میں بھرے وہ بھی لیٹ جاتی ہے۔

دیکھ لوں گا تمہیں دو فٹ کے اوگتے ہوئے پودے

باسیل عالیان کو دیکھتے ہوئے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہو

الماری سے اپنے کپڑے لیے وہ

واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

کچھ ہی دیر میں منہ ہاتھ دھوئے کپڑے چینج کیے باسیل

کمرے کی لائیٹس بند کیے سائیڈ لیمپ جلائے وہ روحی کے

پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے اس کی

کمر سے سر ٹیکائے ہوئے باسیل بھی اپنی آنکھیں

بند کرلیتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

رونا بند نہیں کروں گی تم رو روک میرے کان کے پردے پھاڑ

دیے ہیں تم نے

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے سامنے کھڑے

ہو کر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے کہتا ہے۔

نہیں میں نے ابھی اور رونا ہے۔

حور بنا منہ اوپر کیے دیریک کو جواب دیتی ہے۔۔

کس لیے رونا ہے۔۔؟؟ دیریک گلہ کھنکگارتے ہوئے حور کی کمر

اے نظریں ہٹاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ۔۔م۔۔میں بک گئی ہوں نا اس لیے رونا ہے۔

حور سر اٹھا کر آنسوؤں سے تر چہرے نم آنکھوں سے دیریک کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم بک گئی ہو اپنی بولی لگتی ہوئی

دیکھی ہے تم نے۔۔؟؟؟

دیریک دوبارہ حور کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں۔۔لیکن آپ نے کہا تھا نا مجھے کہ بابا نے آپ کو بیچ دیا ہے۔

حور سسکی لیتے ہوئے کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

میں کچھ بھی بولوں گا اور تم مان جاؤں گی تم پاگل ہو۔۔؟؟؟

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے پر اس کی پاس نہیں

جاتا ہے حور کو کراس کرتے ہوئے وہ صوفے کی طرف بڑھتا ہے۔

تا پھر ایسا نہیں ہوا ہے میرے ساتھ۔۔؟؟؟

حور مڑ کر دیریک کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر پوچھتی ہے۔

نہیں کچھ بھی نہیں ہوا ہے تمہارے ساتھ کوئی بولی نہیں

لگی ہے تمہاری رونا بند کرو اب۔۔

دیریک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے بولا

تو پھر آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں۔۔؟؟

حور ایک کے بعد ایک سوال کرتی ہے۔

کیونکہ تم مجھے پسند آگئی تھی تو میں نے تمہیں اٹھا لیا تھا

سمپل۔۔۔!!!

دیریک کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کا مطلب ہے آپ نے مجھے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔؟؟؟

حور ایک کے بعد ایک سوال کیے جارہی تھی۔۔

ہاں۔۔۔!!!دیریک بے زار لہجے میں جواب دیتا ہے۔

مطلب آپ نے مجھ پر گندی نظر رکھی ہوئی تھی شرم نہیں

آتی ہے آپ کو۔۔؟؟؟

حور غصے میں کہتی ہوئی دیریک کی طرف بڑھتی ہے

پر دیریک کو غصہ میں دیکھ وہ اپنے قدم روک دیتی ہے۔

گندی نظر۔۔۔؟؟؟؟ دیریک غصے میں پر حیرانگی

سے حور کی بات دہراتا ہے۔

ہاں گندی نظر آپ کی وجہ سے مجھے ہارٹ اٹیک آگیا تھا

مجھے لگا تھا کہ میں نا بک گئی ہوں۔۔۔"

حور ڈرے ہوئے لہجے میں ٹہر ٹہر کر کہتی ہے۔

دیکھو لڑکی کچھ بھی مت بولو میرے کرارد پر سوال

مت اٹھاؤ

دیریک کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہو کر حور کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

آپ کی وجہ سے میں نے خود پر کتنے سوال اٹھائیں ہیں

میں بھی آپ پر سوال اٹھاؤں گی۔۔

حور نظریں اُٹھاتے جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا بس چپ پہلے تو رو کر دماغ خراب کر رہی تھی اب

بول کر رہی ہو چپ ہو جاؤ ورنہ میں اپنے طریقے سے

کرواؤں گا۔۔

ڈیریک حور کے بلکل قریب آکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے دانت پیستے ہوئے کہتا ہے۔

آپ مجھے جانے دیں میں چپ ہو جاؤں گی ورنہ میں رو رو

کر بول بول کر آپ کو پاگل کر دوں گی

حور ڈیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی فورا جھکا لیتی ہے۔

جانے تو میں تمہیں کہیں نہیں دوں گا کڈنیپ

کیا ہے مذاق نہیں۔۔

ڈیریک کی نظریں اس کی جھکی ہوئی پلکوں پر تھی

ہیں پر کیوں۔۔؟؟

دیکھیں اگر میرے بابا سے کچھ نکلوانے کے لیے مجھے کڈنیپ

کیا کے تو سن لیں میرے بابا اول درجے کے کنجوس ہیں کچھ

نہیں دیں گے وہ آپ کو۔۔۔!!!"

حور سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے حور کی اٹھی ہ

پلکیں دیریک کی پلکیں

جھکا دیتی ہیں دیریک آنکھیں بند کیے کھول کر حور سے

نظریں چراتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔

مجھے ان سے نہیں تم سے کچھ چاہیے۔

دیریک دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے پاس کچھ نہیں ہے میں تو خود غریب ہوں۔۔

حور اپنے کھالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تمہارے پیسے نہیں تم چاہیے تم سے شادی کرنی ہے

پر تمہاری مرضی سے

دیریک مڑکر حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آسانی سے نہیں ملوں گی آپ کو مجھ سے شادی کی

بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی

حور دیریک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جو قیمت میں نے ادا کی ہے اور جو کرنے والا ہوں اس کے بعد

تو تم مجھے مل جانی چاہیے۔۔۔!!!"

ڈیریک حور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے اس کی

بات کا مطلب صرف وہ ہی جانتا تھا

حور کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھیں اس کی باتیں

حور حیران کن نظروں سے ڈیریک کو دیکھنے لگتی ہے۔

کچھ دیر میں وہ شادی کروانے والے آجائیں گے حولیہ

درست کرلو اپنا اور اس میں مرضی بھی شامِل کرلو اپنی

کیونکہ شادی ہوگی آج رات ہی ہوگی

انکار کی گنجائش ہوگی۔۔"

ڈیریک سنجیدگی سے کہتے ہوئے ایک نظر حور کو اور اس کے کمرے کے

کو دیکھتے ہوئے وہ

کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

کیا میری شادی ہو گی مجھے لگا تھا کہ یہ مجھے بنا شادی کے

رکھنے والے ہیں اپنے ساتھ۔۔۔۔!!!"

حور دیریک کے جاتے ہی سسکیاں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

مطلب بابا نے مجھے نہیں بیچا۔۔؟؟؟

حور مڑ کر اپنے آپ کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتے

ہوئے خود سے پوچھتی ہے۔

حور کے کمرے س نکلے دیریک اپنے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ پیچھے سے ت

اس کے کمرے کے دروازے

پر دستک دیتا ہے

آجاؤ۔۔۔" دیریک حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔

ڈی جے مولوی آگئے ہیں لے آؤ انہیں۔۔؟؟

تامیر کی بات پر دیریک کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔۔

بار بار مت پوچھو ارادہ نہیں بدلنے والا ہے۔

دیریک صوفے اور بیڈ کے آگے درمیان میں کھڑے ہوکر تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہوں ان کو۔۔" تامیر کہتے ہی پلٹ کر جانے لگتا ہے۔

روکو۔۔۔!!!" دیریک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

جی۔!!"تامیر مڑتے ہوئے بولا

حور کے باپ نے اسے بیچا ہے اور میں نے اس کی قیمت

دی یہ غلطی سے اس کو کہیں سے بھی پتا نہیں چلنا اگر اسے

یہ بات پتا لگی یا پھر اس کا باپ اب اس کے آس پاس

نظر آیا تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے

میری ہونے والی بیوی کے آس پاس مجھے کوئی بھی مرد

یا اس کو تکلیف دینے والا انسان نظر نہیں آنا چاہیے۔

دیریک حکمانہ انداز میں تامیر کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بے فکر رہے آپ کی حفاظت کی زمہ داری میری ہے آپ سے

جڑی ہر شخص کی حفاظت کی زمہ داری میری ہی ہے۔۔

تامیر سر جھکا کر کہتا ہے اور کہتے ہی وہ مولوی کو لینے

کے لیے پہلے کمرے سے پھر گھر سے باہر نکل جاتا ہے

تامیر کی گاڑی میں بیٹھے ہوئے مولوی کو لیے وہ سیدھا دیریک

کے کمرے میں جاتا ہے۔۔

دیریک بے چین سا کمرے میں ٹہلتے ہوئے مولوی کے آنے کا

انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

اسلام و علیکم۔۔۔"

مولوی صاحب کمرے میں داخل ہوتے ہی دیریک کو دیکھتے

ہوئے سلام کرتے ہیں۔

جوابا دیریک خاموش رہتا ہے۔

آپ اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔؟؟

مولوی صاحب دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

جی۔۔" دیریک پرسکون انداز میں جواب دیتا ہے۔

اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟

مولوی صاحب دیریک کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتے ہیں۔

جی ہاں۔۔" دیریک اب بھی پرسکون سا جواب دیتا ہے۔

بہت خوب آجائیں بیٹھ کر اس نیک کام کو انجام دیتے ہیں۔

مولوی صاحب خود صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتے ہیں دیریک

ان کے پیچھے ان کے ساتھ کچھ فاصلے پر صوفے پر

جا بیٹھتے ہیں۔۔

مولوی صاحب ڈیریک کو مسلمان بنانے کے کام کو شروع کرتے ہیں

یہاں وہ اسے کلمہ شہادت پڑھاتے ہیں کہ کلمہ کی آواز پر نیچے

حال میں موجود لوگ سنتے ہوئے حیرانگی سے

ایک جگہ اکھٹے ہونے لگتے ہیں۔۔

اور وہاں کمرے میں حور ڈیریک سے شادی ہونے کے

خیال پر بے چین ہوئے رو رو کر نڈھال حالت میں ادھر اودھر

پھر رہی ہوتی ہے۔

وہ جس شخص کی پہچان سے انجان تھی اس کے شادی کا

خیال اسے عجیب آزمائش لگ رہی تھی پر

اس بات سے وہ بے خبر جس شخص کو اپنی آزمائش سمجھ

رہی تھی وہ اسی کی خاطر اپنا راتوں رات مذہب تبدیل کرتا ہے

تاکہ اس لڑکی سے شادی کیے وہ ایک جائز رشتہ بناسکے "

مبارک ہو آپ کو اسلام کی طرف بڑھایا ہوا آپ کا قدم اللہ تعالیٰ

ضرور قبول کریں گے اور آپ کی ہر آزمائش میں

ہر مشکلات میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کی مدد کریں گے

آمین۔۔مولوی صاحب کہتے ہیں کر دیریک کچھ نہیں کہتا ہے۔

آپ اپنا مسلمانی نام رکھ لیں تاکہ آپ کا نکاحِ ہم کر سکے

مولوی صاحب دیریک کے آگے مسلمانی نام کا ایک کارڈ

ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

کوئی بھی رکھ دیں نام سے کیا فرق پڑتا ہے۔

ڈیریک کارڈ کے بجائے مولوی صاحب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

فرق پڑتا ہے بیٹا ہر نام کا مطلب ہوتا ہے اس کی پہچان

ہوتا ہے آپ نہیں رکھنا چاہتے ہیں تو میں رکھ دوں۔۔۔؟؟

مولوی صاحب مسکراتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

تو آپ رکھ دیں کوئی بھی۔۔"

ڈیریک مولوی صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں دیکھ کر میرے ذہین میں ایک ہی نام آتا ہے۔

مولوی صاحب مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔

کون سا نام۔۔؟؟ ڈیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

ارکان" محمد ارکان"

مولوی صاحب ڈیریک کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے

ہوئے کہتے ہیں۔

اس کا مطلب کیا ہے۔۔؟؟؟ ڈیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

ایک مضبوط سہارا اور مضبوط پلر

ایک بہترین محافظ ایک مضبوط بادشاہ

مولوی صاحب ڈیریک کی پیٹھ کو تھتپھپاتے ہوئے کہتے ہیں۔

محمد ارکان۔۔"ڈیریک ان کا دیا اپنا نام دہراتے ہیں

اور دہراتے ہی وہ سر جھکا کر مسکرادیتا ہے۔

کیا اب میں مسلمان ہوں۔؟؟؟ ڈیریک دوبارہ سر اٹھا کر

مولوی صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں نے تمہیں مسلمان بنا دیا ہے پر اچھے اور سچے مسلمان

بننا اب تمہارے ہاتھ میں ہے

مولوی صاحب دیریک کی پیٹھ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتے ہیں۔

کیا اب میں حور سے شادی کرسکتا ہوں۔۔؟؟؟

دیریک کے ذہین میں یہ ہی سوال کھٹک رہا تھا وہ بے دین شخص

تھا دین کی اہمیت سے دور کر وہ بے دین شخص

ایک لڑکی کی وجہ سے دین دار بن گیا تھا وہ جسکی وجہِ سے بنا تھا وہ اب ا

بھی اپنا بنانا چاہتا تھا۔

تم کرسکتے ہو۔۔مولوی صاحب اس کی بے چینی سمجھتے

ہوئے کہتے ہیں۔

حور کو لے کر آؤ۔۔"

دیریک تامیر سے حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔

تامیر ہاں میں سرہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

لڑکی کے لیے مذہب بدلا ہے۔؟؟؟

مولوی صاحب دیریک کو آپس میں ہاتھوں کو مسلتے

دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔

جی۔۔۔"دیریک اپنے ہاتھوں کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔

وجہ جو بھی ہو تم اب مسلمان ہوں بے بے دینوں کا کوئی دائرہ نہیں ہوتا

جو وہ چاہیں وہ کرسکتے ہیں پر

مسلمانوں کے لیے ایسا نہیں ہے مذہب تبدیل کرنے سے کسی کو صرف اپنا

ضروری نہیں ہوتا ہے اس میں بہت سے قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور س

سے بڑی قربانی نکاح کے رشتے میں ہی ہوتی ہے۔

بیویوں کے حقوق سے فلحال تو ناواقف ہو پر کوشش کرنا

وقت سے ساتھ ساتھ جب جان جس کے لیے مذہب

بدل سکتے ہو اس کے لیے خود کو بھی بدلنا

اس کی حفاظت رکھنا محبت کرنا اور ان سب سے بڑھ کر

اس کی عزت کرنا

محبت کے بغیر رشتے چل سکتے ہیں ہر عزت کے بغیر اس دُنیا

میں کوئی ایسا رشتہ نہیں جو چل سکے

ایک اچھے مسلمان مرد بننا اور ایک بہترین شوہر محافظ بھی

مولوی صاحب بلکل دھیرے سے ٹھہر ٹھہر کر اسے سمجھانے کی

کوشش کرتے ہیں۔

دیریک کو ان کی باتیں اچھی لگتی ہیں آج سے پہلے کسی

نے اس سے تحمل سے بات تک نہیں کی تھی

سمجھانا تو دور کی بات ہے۔

دیریک مسکرارہا تھا مولوی صاحب کہ باتیں سن کر

میں اپنی پوری کوشش کروں گا ایک اچھا مسلمان بننے کی

بہترین مسلمان تو نہیں بن سکتا ہوں پر جس کے لیے مذہب

بدلا اس کے بہترین شوہر ضرور بدلوں گا

اس کی حفاظت بھی کروں گا محبت بھی کروں گا اور دل

سے اس کی عزت بھی کروں گا۔

دیک سر جھکائے اپنی ہتھیلیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں حور

چوڑیوں سے لگے چوٹ کے

نشان موجود تھے۔۔

دیریک ان نشانوں کو دیکھ کر مسکرادیتا ہے۔

تامیر کمرے سے جیسے ہی نکلتا ہے نیچے حال میں کھڑے سرونٹس

کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ تامیر کولڈ فیس میں سیڑھیوں سے نیچے اتر

ہیں۔

تامیر کو دیکھ سب اپنے کاموں کی طرف بھاگ ہ

پڑتے ہیں۔

حور اپنے دونوں کندھوں پر دوپٹہ لیے کمرے میں ٹہلتی رہی ہوتی ہے

دروازے پر دستک سے وہ رک کر حیرانگی سے

دروازے کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔

تامیر کمرے کا دروازہ کھولے حور کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف دو قدم بڑ

ہے اور وہی رک جاتا ہے۔

ڈی جے آپ کو بلا رہے ہیں۔

تامیر حور سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

حور اپنی آنکھیں بند کیے کھولتے ہوئے تامیر کی طرف ایک

قدم بڑھاتی ہے۔

ان سے کہیں کے میں بلارہی ہوں نکاح کے ساتھ کچھ بات کرنی ہے۔

حور تامیر کے جھکے ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

انہوں نے آپ کو بلایا ہے۔۔

تامیر اب کی حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چلنے کے لیے تیار ہوں کر پہلے انہیں آنا پڑے گا یہاں

پھر میں چلوں گی۔۔

حور اٹل لہجے میں تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

جی ٹھیک ہے میں بلاتا ہوں ان کو۔۔

تامیر کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے اور سیدھا

دیریک کے کمرے میں جاتا ہے۔

تامیر کو اکیلا دیکھ کر دیریک خود ہی اٹھ کر اس کے پاس۔جاتا ہے۔۔

وہ آپ سے نکاحِ سے پہلے ملنا چاہتی ہے۔

دیریک کے بولنے سے پہلے ہی تامیر بول پڑتا ہے اس کی بات تھوڑی سے

سنتے ہوئے دیریک گہری سانس لیتے ہوئے

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا دیریک سیدھا حور کے

کمرے میں جاتا ہے بنا دروازے پر دستک دیے دیریک کمرے

میں داخل ہوتا ہے۔۔

آب آ کیوں نہیں رہی ہو تم۔۔؟؟

ڈیریک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔!!!

حور ڈیریک کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میری جان کچھ دیر انتظار کرلو تین بول کی اور تھوڑے سے

وقت کی بات ہے پھر میں دن رات تمہارے پاس تمہارے

ساتھ ہی ہونگا جتنی باتیں کرنی ہے کر لینا

ڈیریک حور کے قریب آکر اس کے کندھوں سے دوپٹہ اتارتے

ہوئے کہتا ہے۔

آپ مجھ سے پیار کرنے لگ گئے ہیں۔۔؟؟؟

حور ڈیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں تو۔۔!!!

دیریک حور کا دوپٹہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اسے سیدھا

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر مجھ سے شادی کرنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔؟؟

حور کی نظریں دیریک کے چہرے پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔

تمہارا محافظ بننے کا دل کر رہا ہے

دیریک حور کے سر پر دوپٹہ اوڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

جھوٹ بول رہے سوداگر محافظ نہیں بن سکتے ہیں کبھی بھی

میں جانتی ہوں اصل وجہ بتائیں وجہ پسند آئی

تو شادی کروں گی۔۔

حور دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سچ کہہ رہا ہوں آج تک کسی کی حفاظت نہیں کی ہے کسی

محبت نہیں کی ہے اب کرنا چاہتا ہوں۔

دیریک کے ہاتھوں میں حور کا چہرہ تھا وہ حور کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔۔؟؟؟

حور دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کوشش کرنا چاہتا ہوں۔۔

وہ اسی انداز میں جواب دیتا ہے۔

ناکام رہے گے مجھے محبت سے نفرت ہے اس پر اعتبار نہیں

کرتی میں

میں محبت نہیں کروں گی آپ سے

حور اپنے آپ کو دیریک سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

یقین تو مجھے بھی نہیں ہے تو چلو ایک ایڈونچر کر کے

دیکھ لیتے ہیں

تو محبت سے نفرت کرنے والے لوگ ایک رشتے میں بندھ کر

محبت پر یقین کریں گے یا پھر اور زیادہ نفرت

وقت کے ساتھ پتا چل جائے گا۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یقیناً نفرت ہی کریں گے۔۔"

حور پر یقین کے ساتھ کہتی ہے۔

مجھے تو محبت کے چانسز زیادہ لگ رہے ہیں۔

ڈیریک کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ سے شادی کروں گی لیکن اپنے لیے میں جانتی ہوں میرے

بابا نے مجھے بیچ دیا ہے

حور شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

اب میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے کہیں جانے کی

آپ سے شادی کروں گی پر سچی شادی نہیں کروں گی جیسے ہی میں اپنا ٹھ

ڈھونڈ لوں گی آپ کو اپنے راستے

مجھ سے الگ کرنے ہونگے

حور اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تو ایک سودا تم بھی کرنا چاہتی ہوں مجھ سے۔۔؟؟

دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

اپنی حفاظت کرنا چاہتی ہوں آپ سے دنیا سے جب تک کر نہیں

لیتی تب تک میں آپ پر بوجھ جب اپنی حفاظت کے

قابل بن جاؤں گی سارے بوجھ بھی اتار دوں گی اور مجھے

خریدنے کی قیمت بھی

سب لوٹا دوں گی۔۔!!"

حور کی نظریں مسلسل دیریک کے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

دیریک بھی غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

ٹھیک ہے جب تک تم اس قابل نہیں بنتی تب تک تم میری

تم بس مجھے اپنا شوہر مان لو

محبت میں خود کروالوں گا تمہیں خود سے

دیریک چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں سوداگروں سے محبت نہیں کرتی جو مجھے خرید

سکتا ہے اس نے جانے مجھ سے پہلے ایسے ہی کتنوں کو

خرید کو برباد کیا ہوگا۔۔

حور سیریس فیس میں کہتی ہے۔

اتنی جلدی مجھ پر سوال مت اٹھاؤ میں غلط انسان ہوتا

تو اس وقت تم اس حولیہ میں میرے سامنے نہیں ہوتی

ڈیریک حور کو لہنگے میں ملبوس سر سے پیر تک اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں جانتی ہوں آپ کی نیت خراب ہو رہی ہے مجھ پر

تب ہی تو نکاحِ کرنا چاہتے ہیں۔

حور اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر جان گئی ہو مجھے اور میرے ارادوں کو مت آزماؤ مجھے کیونکہ یہ آزما

میرے لیے نہیں تمہارے لیے ہو گی۔

ڈیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اممم۔۔ہمم۔۔میرے لیے نہیں آپ کے لیے ہی ہونے والی ہے

آگر مجھے کبھی نا ہاتھ لگانے کا میری مرضی کے بغیر میرے

قریب نا آنے کا وعدہ کرتے ہیں تو میں شادی

کرنے کے لیے تیار ہوں آپ سے

حور بھی دیریک کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اگر تم یہ سوچنے لگی کہ میں ایک اچھا انسان بن کر میں تمہاری بات مان جا

تو غلط فہمی ہے تمہاری

دیریک کہتے ہوئے حور کے مزید قریب آتا ہے اس کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

"میں تمہارے قریب بھی آؤں گا اور صرف قریب

نہیں بے حد قریب دونوں کے درمیان کے فاصلے ختم کرنے جتنا قریب"

دیریک بلکل قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔

حور اسے مزید قریب آتا دیکھ کر اپنے قدم پیچھے کی جانب

بڑھانے لگتی ہے۔۔

تمہیں ہاتھ اپنے لب بھی لگاؤں گا۔

دیریک کی نظریں حور کی آنکھوں پر ٹیکی ہوئی تھی۔

"تمہیں سر سے پیر تک اپنے ہر رنگ میں

رنگوں گا بھی"

دیریک سر سے پیر تک حور کے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی ایک قدم کے فاصلے پر رک جاتا ہے۔

"اور ان سب سے ضروری تمہیں خود سے محبت نہیں

عشق کرواؤں گا ایک عاشق کی طرح تمہیں اپنے لیے دیوانہ بھی بناؤں گا"

دیریک چیلنج نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب بتاؤ شرافت سے نکاحِ کرو گی یا بنا رشتے کے شدتیں

برداشت کرو گی کیونکہ یہ سب تو ہو گا

تم میری ہو یہ ہم دونوں جانتے ہیں واپسی کا راستہ تمہارے

پاس ہے بھی نہیں اور آگر ہوتا تو میں تمہیں

اس راستے پر جانے نہیں دینا تھا۔۔

دیریک گہری سانس لیے اپنے سامنے حیران و پریشاں

کھڑی حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

فیصلہ تمہارا ہے شادی کرکے مجھے جائز طریقے سے عزت لوٹنے دو اپنی

ناجائز کاموں کو انجام دینے میں

میرا ویسے بھی کوئی جواب نہیں ہے۔۔

ڈیریک اپنی شرٹ کا پہلا بٹن کھولے حور کو مزید ڈراتے

ہوئے کہتا ہے۔

ڈیریک دوسرے بٹن کو کھولنے ہی والا تھا کہ حور جلدی سے ڈیریک کے

پر ہاتھ رکھے اسے دوسرا

بٹن کھولنے سے روک دیتی ہے۔

میں کروں گی شادی بنا کسی شرط کے

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے ڈیریک کی آنکھوں میں دیکھے

بول پڑتی ہے۔۔

شاباش میری شہزادی یہ ہی امید تھی تم سے چلیں اب

ڈیریک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

حور اس کے سینے سے ہاتھ ہٹاتے اپنے لہنگے کو ہاتھ میں پکڑے

وہ ننگے پیر آگے کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھانے لگتی ہے۔۔

دیریک اسے کچھوے کی چال چلتا دیکھ پیچھے سے آکر حور کر اپنی باہوں

اٹھاتا کمرے سے باہر پھر

سیڑھیوں سے اوپر لیے بڑھنے لگتا ہے۔۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟؟؟

حور اپنے آپ کو دیریک کی باہوں میں دیکھتے ہوئے

غصے میں کہتی ہے۔

یہ تمہارے جنت کی طرف بڑھتے ہوئے قدم ہیں۔۔

ڈیریک اسے سیڑھیوں سے اوپر کیسے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

کچھ بھی مت بولیں چھوڑ دیں مجھے ورنہ آپ کا حشر نشر

کر دوں گی۔۔

حور ڈیریک کی کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

4 فٹ کی چویا زیادہ جھانسے کی رانی بننے کی ضرورت نہیں ہے چپ ہو جاؤ۔

ڈیریک اسے سیڑھیوں سے اوپر اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو اب۔۔۔!!!ڈیریک آگے کمرے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

حد ہو گئی ہے زبردستی کی شادیوں میں تو اب کوئی عزت

ہی نہیں رہے نا بات کی اور نا ہی بندے کی

حور لہنگا ہاتھوں میں پکڑے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے

کہ اس کا دوپٹہ پیچھے سے کھینچ جاتا ہے جس سے اس کے

آگے کی طرف بڑھتے ہوئے رک جاتے ہیں۔۔

کر تو رہی ہو شادی پھر یہ مجنو والی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔؟؟

حور اپنے سر پر دوپٹہ پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے بنا پیچھے دیکھے

بولتی ہے۔۔

دیریک کا کوئی جواب نا پا کر حور فورا پلٹ کر پیچھے

دیکھتی ہے جہاں دیریک کی شرٹ کے بٹن میں

اس کے دوپٹہ اٹکا ہوا تھا۔۔

حور شرمندگی سے دیریک کو دیکھتے ہوئے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

دیریک گردن موڑ کر حور کو دیکھتا ہے جو سر جھکائے ہوئے

کھڑی ہوئی تھی۔۔

پہلے مجنو بنا تو مجھے اپنا حرکتیں بھی کرلوں گا۔

دیریک حور کا دوپٹہ بٹن سے نکالتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہوئے حور کے قریب آئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے

اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے جاتا ہے۔۔

حور کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سیدھا سامنے

صوفے پر بیٹھے ہوئے مولوی پر پڑتی ہے

انہیں دیکھتے ہوئے حور ایک گہری سانس لیتی ہے اس کی سانسوں کو سنتے ہو

دیریک مسکرارہا ہوتا ہے پر جلد ہی اپنی ہنسی ضبط

کرلیتا ہے۔

حور کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے اس کے برابر میں

پر فاصلے کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔۔

نکاحِ شروع کریں بچوں۔۔؟؟؟

مولوی صاحب حور اور دیریک کو دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

دیریک ہاں میں سر ہلا دیتا ہے جبکہ حور دھڑکتے دل

سے کبھی مولوی کو تو کبھی دیریک اور تامیر کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

"دیریک جون عرف ؛ محمد ارکان ولد اکمیر جون"

مولوی صاحب کے دیریک کی نام لینے پر حور داپ کے لیے

سوچ میں پڑ جاتی ہے۔۔

آپ کا نکاحِ حورین ابراہیم ولد منہاج ابراہیم کے ساتھ

1 کڑوڑ سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاحِ

قبول ہے۔۔؟؟

ایک سیکنڈ انکل

حور مولوی صاحب کی بات مکمل ہوتے ہی بول پڑتی ہے۔

آپ پاگل ہیں اتنے پیسے کون لکھا لکھواتا ھے۔۔؟؟

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے پوچھتی ہے۔

کم ہیں۔۔؟؟؟ دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں بہت زیادہ ہیں یہ

کیونکہ جتنا میں آپ کو پاگل کرنے والی ہوں یہ جلدی جمع

نہیں ہونگے مجھ سے آپ سے جان چھڑوانے کے لیے

حور معصوم سی شکل بنائے دھیرے سے مماتے ہوئے کہتی ہے۔

کون کمبخت تم سے جان چھڑوانا چاہتا ہوں۔۔

مولوی صاحب آپ 1 کڑوڑ کے بجائے 10 کر دیں اچھا ہے نا

تھوڑا اور وقت مل جائے گا مجھے

دیریک مسکراتے ہوئے حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حور حیران کن نظروں سے دیریک کو دیکھتے ہوئے اپنی

گردن جھٹک لیتی ہے۔۔

ٹھیک ہے۔۔مولوی صاحب کہتے ہوئے دوبارہ نکاحِ پڑھوانا

شروع کرتے ہیں۔۔

دیریک جون عرف؛ محمد ارکان ولد اکمیر جون"

آپ کا نکاحِ حورین ابراہیم ولد منہاج ابراہیم کے ساتھ

10 کڑوڑ سکہ رائج الوقت طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاحِ

قبول ہے۔۔؟؟

مولوی صاحب دیریک کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

قبول ہے۔۔!!

قبول ہے۔۔!!!

قبول ہے۔۔!!"

نکاحِ کرتے وقت دیریک کی نظریں حور پر تھیں جبکہ حور کی اپنے ہاتھوں پر دیریک کے تین بار قبول ہے بولنے پر حور بھی ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے اور سر اٹھا کر دیریک کو دیکھتی ہے۔۔

اب آپ کی باری ہے بیٹا۔۔۔!!

مولوی صاحب مسکراتے ہوئے پیار سے کہتے ہیں۔

حور سر اٹھا ایک نظر مولوی صاحب کو دیکھتی ہے۔

حورین ابراہیم ولد منہاج ابراہیم آپ کا نکاح دیریک جون عرف محمد ارکان کے ساتھ 10 کڑوڑ سکہ رائج الوقت طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟

مولوی صاحب کی باتیں سنتے ہوئے حور دیریک کی طرف

دیکھتی ہے جو تجسّس بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ

رہا ہوتا ہے۔۔

حور پہلے کچھ پل خاموش رہتی ہے پھر دیریک سے نظریں

ہٹاتے ہوئے بول پڑتی ہے۔

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے۔۔!!!"

حور کے تین بول پر دیریک لمبی گہری سانس کھینچتا ہے۔

مبارک ہو آپ دونوں آج سے آپ ایک دوسرے کے نکاحِ میں

آچکے ہیں۔۔۔"

مولوی صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

نکاحِ کے کاغذات پر دستخط کروائیں تینوں دعا کے لئے ہاتھ

اُٹھاتے ہیں مولوی صاحب دعا کرتے ہیں جنہیں وہ دونوں

غور سے سنتے ہوئے ایک ساتھ آمین کہتے ہیں۔۔

نکاح کے جاتے ہی مولوی صاحب جانے لگتے ہیں جنہیں

دیریک خود مینشن سے باہر تک چھوڑ کر آتا ہے۔۔

سب کے کمرے سے جاتے ہی حور اسی پوزیشن میں صوفے پر لیٹ جاتی

اور لیٹتے ہی آنکھیں بند کیے وہ گہری نیند میں

سوجاتی ہے۔۔

ڈیریک اپنی شرٹ کی بازوؤں کھولتے ہوئے جیسے ہی کمرے

میں داخل ہوتا ہے حور کو سوتا دیکھ کر وہ اس کو

دیکھتے ہوئے بیڈ سے کمفرٹر اٹھائے وہی صوفے پر حور

پر لا کر اوڑھا دیتا ہے اور خود کمرے سے نکلے ساتھ والے

کمرے میں جاکر شوز پہنے ہوئے وہ ویسے ہی بیڈ پر

جا لیٹتا ہے اوور لیٹتے ہی وہ بھی گہری نیند میں

سو جاتا ہے۔۔

"یہ دل بھی کیا لکیر کا فقیر ہے

اخیر ہے"

یہ جو ہاتھ میں نصیب کی لکیر ہے

اخیر ہے"

جو نہیں کرتا تھا محبت پر یقین آج وہ کسی کے لیے مذہب

بدل بیٹھا

یہ محبت کی کہانی بھی کیا عجیب ہے

اخیر ہے "

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئ صبح کی شروعات ہو چکی ایک شور سے بھری ہوئی صبح

باسیل اکیلا کمرے میں بیڈ پر تکیہ میں منہ دیے گہری نیند میں سویا پڑا تھ

اس کی نیند شور پر برباد ہونا شروع

ہوگئ تھی۔۔

باسیل بے زار انداز میں تکیہ سر سے نکالے اپنے منہ پر رکھتا ہے کہ آواز

سے چھٹکارا مل جائے پر نہیں آوازیں وقت کے

ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی تھی۔

باسیل غصے میں گہری سانس لیتے ہوئے نیند سے اٹھ کر

بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے اور غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے وہ

ننھے پیر کمرے سے باہر نکلتا ہے سیڑھیوں سے اوپر

دوسرے فلور پر کھڑا ہوا وہ نیچے حال ہے مناظر دیکھتے ہوئے

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصہ کو کنٹرول کرنے لیے گہری سانس

لیتا ہے۔

نیچے حال میں روحی فل آواز میں ایل ای ڈی پر گانہ چلائے

ہوئے گھر کے لیڈی سرونٹس کے ساتھ

عالیان کو گود میں اٹھائے وہ قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے

ڈانس کرنے میں مصروف ہوئی پڑی تھی۔

روحی عالیان کو خوش ہنستا مسکراتا دیکھ باسیل کا سارا غصہ ہوا ہو چکا تھا۔۔

انسان نہیں بنو گی تم۔۔؟؟

باسیل سیڑھیوں سے اترتے ہوئے پوچھتا ہے۔

باسیل میں آواز پر سارے سرونٹس اپنے اپنے کام پر

بھاگ جاتے ہیں۔

بن جاؤں گی۔۔!!!

روحی عالیان کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے دھڑکتے دل سے اور

اتھل پتھل ہوتی سانسوں سے کہتی ہے

جو سانس کرنے کی وجہ سے بگڑ چکی تھی۔

ہاں تو بن جاؤ تاکہ مجھے بھی کوئی سکون کی سانس

ملے۔۔

باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو سانس چاہیے۔۔؟؟

روحی سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کا گلاس اٹھا کر پیتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں پر سکون کے ساتھ۔۔!!!

باسیل عالیان کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے بالوں میں

ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اگر مجھ سے چاہیے تو ایک ہی چیز ملے گی یا تو سانس

لے لیں یا پھر سکون۔۔

روحی پانی کا گلاس لبوں سے ہٹاتے ہوئے شرارتی انداز میں

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میرا سکون تو تم ہی ہو پر آج کل میری اس گندی اولاد کی وجہِ دور ہو تم

سے

باسیل روحی کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے دھیرے سے

عالیان کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری جان میرے بیٹے کو کچھ مت بولیں اپنے سکون سے

زندگی بھر کے لیے محروم ہو جائیں گے۔۔

روحی باسیل کا ہاتھ عالیان سے ہٹاتے ہوئے باسیل

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دھمکی دے رہی ہو۔۔؟؟؟

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں بس بتا رہی ہوں میرے ٹیڈی کو برا بولیں گے تو میں

آپ کو نہیں چھوڑوں گی۔۔

روحی اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑوں گا تو میں تمہیں نہیں ایک بار ہاتھ لگ جاؤ تم

میرے

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے

امیری جان میرے بیٹے کو کچھ مت بولیں اپنے سکون سے

زندگی بھر کے لیے محروم ہو جائیں گے۔۔

روحی باسیل کا ہاتھ عالیان سے ہٹاتے ہوئے باسیل

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دھمکی دے رہی ہو۔۔؟؟؟

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں بس بتا رہی ہوں میرے ٹیڈی کو برا بولیں گے تو میں

آپ کو نہیں چھوڑوں گی۔۔

روحی اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑوں گا تو میں تمہیں نہیں ایک بار ہاتھ لگ جاؤ تم

میرے

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر روحی جھٹ سے عالیان کے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی

ضبط کرتے ہوئے باسیل کو

گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں ہاتھ نہیں آؤں گی آپ کے

روحی عالیان کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

چیلنج کر رہی ہو۔۔؟؟

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے سر ٹیکاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کردیا چیلنج۔۔!!!"

روحی عالیان سے نظریں ہٹا کر باسیل کو دیکھتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے پھر آج رات کے لیے تم خود کو تیار کرلو آج رات میں چیلنج

جیتوں گا اور تمہیں بھی

باسیل روحی کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور

کہتے ہی باسیل گہری سانس لیے صوفے سے پشت

ٹیکاتا ہے۔۔

کدھر جارہی ہو اتنا تیار ہوکر۔۔۔؟؟؟

لائٹ پرپل کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس لونگ کوٹ

پہنتے روحی کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

لڑکے تاڑنا۔۔۔!!!"

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کیوں یہ ایک لڑکا کافی نہیں ہے تاڑنے کے لیے۔۔؟؟؟

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ لڑکا ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی میرے تو سارے ارمانوں کی

ایسی کی تیسی کردی ہے آپ نے

روحی گردن جھٹکتے ہوئے آنکھیں میچتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی تو میں نے تمہاری ایسی کی تیسی کی ہی نہیں

آج کا دن گزرنے دو پھر رات میں تمہاری ایسی کی تیسی

کروں گا۔۔۔"

باسیل گہری سانس بھرے گردن موڑ کر عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اسے ہی ٹیڑھی نظروں سے

دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

اس طرح کیوں گھور رہے ہو تم مجھے۔۔؟؟؟

باسیل عالیان کو دیکھتے ایک آنکھ اٹھائے پوچھتا ہے۔

آپ میری ماما کو گھور رہے ہیں تو میں آپ کو گھوروں گا۔

عالیان باسیل کو گھورتے ہوئے دھیرے سے بولتا ہے۔

میں اپنی بیوی کو گھور رہا ہوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔؟؟

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو ان دونوں

کی لڑائی مزے سے صوفے پر بیٹھے دیکھ رہی ہوتی ہے۔

جی ہے مت دیکھیں ان کو میری ماما کو کوئی دیکھتا ہے مجھے پسند نہیں آتا

عالیان منہ پھلائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے

ہوئے کہتا ہے۔

میں کوئی نہیں تمہارا ذاتی باپ ہوں اور تمہاری ماں کا

شوہر گھورنے کا حق ہے مجھے

باسیل کا غصہ اب سر چڑھنے لگا گیا تھا عالیان دھیرے سے

بولتا ہے پر باسیل کو غصے میں پاگل کر دیتا ہے۔

روحی صوفے پر بیٹھے ہوئے باپ بیٹے کی لڑائی دیکھتے

ہوئے بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرتی ہے۔

نہیں ہے آپ کو میری ماما کو دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔

عالیان اب کی گردن موڑ کر باسیل کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

کیوں تمہارا ہے شوہر میں ہوں پہلا حق میرا ہے پھر تمہارا ہے۔

باسیل تھوڑا پرسکون ہوا تھا کہتے ہوئے

میری ماما میری ہے بس بات ختم۔۔۔!!!

عالیان کہتے ہوئے صوفے سے اتر کر سیدھا سامنے بیٹھی روحی

کے پاس جاتا ہے اور روحی سے لپٹ جاتا ہے۔۔

اووو۔۔دو فٹ کے اوگتے ہوئے پودے میری بیوی سے دور رہو

میرے سامنے لپٹا مت کرو اس سے

باسیل عالیان کو روحی کے گلے سے لگتا دیکھ غصہ میں کہتا ہے۔۔

تمہاری وجہ سے میں اس کو کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں اور

تم بار بار اس سے چپک جاتے ہو دور رہو میری بیوی سے

باسیل صوفے پر پڑی گدی کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے

جکڑے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر اور اسکی شکل دیکھتے ہوئے روحی کا

قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

میں تو چپکو گا یہ میری ہیں آپ دور رہیں میری ماما سے

عالیان روحی کی گود میں بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

دور تو بیٹا اب تم رہو گے آج ہی تمہیں اسکول روانہ کرتا ہوں۔

باسیل واپس صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں جاؤں گا۔۔

عالیان سر اٹھا کر روحی کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے

کہتا ہے۔

تمہارا تو باپ بھی جائے گا۔۔!!"

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

انہی کو بھیج دیں پھر ان کو ضرورت ہے میں پہلے ہی

بہت اسمارٹ ہوں۔۔

عالیان روحی سے لپٹے اس میں خود کو چھپاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

باسیل کا منہ عالیان کہ باتوں پر کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

تم تو بولتی تھی یہ زیادہ بولتا نہیں ہے پھر اب اس کو کیا ہو گیا۔۔۔؟؟؟؟

باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے ہاتھ میں گدی پکڑے عالیان کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

انکل یہ بلکل ویسا ہی تھا جیسا میں نے آپ کو بتایا آپ کے

سامنے اس کی اتنی زبان چلنے لگ گئی ہے۔۔

روحی عالیان کا چہرہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ د

ہوئے کہتی ہے۔

روحی۔۔؟؟

باسیل زور سے کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

باسیل۔۔۔۔"روحی پیار سے پکارتی ہے۔

ٹیڈی ماما کو جانا ہے آپ اب بابا کو تنگ نہیں کریں ٹھیک ہے

میں جلدی سے واپس آؤں گی پھر ہم پارک چلیں گے

ٹھیک ہے۔۔!!

روحی کہتے ہوئے ہائے فائے کے لیے عالیان کی طرف اپنا ہاتھ

بڑھاتی ہے جس پر وہ زور سے ہنستے ہوئے تالی مارتا ہے۔

ہائے ماں صدقے میرا چھوٹا سا بھالوں۔۔۔!!

روحی عالیان کے گالوں پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی کو عالیان اور دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

عالیان باسیل کو دیکھنے کے اس کی طرف جیسے ہی مڑتا ہے

باسیل سیریس فیس میں اس کو دیکھنے لگتا ہے۔۔

بس کردیں باسیل۔۔!!

روحی عالیان کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کھڑی ہوتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

اس کو بھی تو بولا کرو کچھ تم مجھے ہی بولتی ہو بس

باسیل معصومانہ انداز میں کہتا ہے۔

میں اس کو کیوں کچھ بولو اب جا کر تو وہ بولنے لگا ہے ابھی

سے اس کو پھر سے چپ کروادوں۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنے کپڑے سیٹ

کرتے ہوئے کہتی ہے اور اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے

اپنے موبائل ڈھونڈنے لگتی ہے۔

میرا فون۔۔۔؟؟؟

روحی خود سے سوال کرتی ہے۔

کمرے میں رہ گیا ہے۔۔روحی خود سے کہتے ہوئے باسیل کو کراس کرتے ہو

وہ کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی کے پیچھے پیچھے باسیل بھی عالیان کو ایک نظر دیکھتے ہوئے روحی کے

کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

روحی کمرے میں بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھا کر

جیسے ہی پلٹتی ہے اچانک سے باسیل کو دیکھے

روحی ڈرتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے دو قدم پیچھے کی ہوئی

تھی کہ باسیل کمر میں ہاتھ ڈالے روحی کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔

ڈ...ڈرا دیا آپ نے مجھے

روحی دھڑکتے دل سے باسیل ہے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

میں نے منع کیا تھا نا ایسے کپڑے پہننے کے لئے

پھر کیوں پہنے ہیں....؟؟

باسیل سر جھکا کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سے پوچھتا ہے۔

آپ کو میرے کپڑوں سے کیا مسئلہ اور میرے پاس ایسے ہی

کپڑے ہیں تو یہ ہی پہنوں گی نا..!!"

روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتی ہے۔

مجھے تمہارے کپڑوں سے مسئلہ نہیں ہے

مجھے مسئلہ خود سے ہے۔۔

باسیل روحی کی کمر کو پل کے لیے آزاد کیے اس کے کوٹ کے نیچے سے اس

کمر کو مضبوطی سے پکڑتے

ہوئے کہتا ہے۔

"کیا مطلب...؟؟"

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

"مطلب یہ میری جان تمہیں دیکھ کر اور ایسے دیکھ

کر میرا خود پر سے کنڑول ختم ہو جاتا ہے"

پھر میرا دل تمہارے ساتھ بہت کچھ کرنے کو

کرتا ہے۔

باسیل روحی کی کمر پر اپنی انگلیاں چلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"بس چپ ہو جائیں کچھ مت بولیں آگے

روحی باسیل کے ہاتھ کو دور کرتے ہوئے اسے کراس کرتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

روحی ایک قدم ہی دور رکھتی ہے کہ باسیل اسے دوبارہ کمر

سے پکڑے سائیڈ ٹیبل کے ساتھ والی

دیوار سے پن کر دیتا ہے۔۔

میرے بول تو سنتا نہیں جاتا ہے جب کرنے پر آگیا

تو کیا بنے گا تمہارا

روحی کے دونوں ہاتھ دیوار پر باندھے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"کچھ نہیں کریں گے آپ۔۔۔

روحی ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہیں اتنی غلط فہمی کس نے دی ہے۔۔؟؟؟

"شرٹ کا بٹن کھولتے ہوئے روحی کی گردن کی

طرف جھکے گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"باسیل نہیں آپ پھر شروع ہوگئے ہیں اتنے بے

شرم کیوں ہیں آپ"

"باسیل کے لبوں کو محسوس کرتے ہوئے اس کی شرٹ

مٹھی میں جکڑے آنکھیں بند کیے کہتی ہے"

"بے شرم نہیں میری جان رومینٹک

بولو مجھے"

"کہتے ہی روحی کے ہونٹوں پر قابض

ہوچکا ہے"

"آپ مجھے کچھ بولنا کو موقع دیں گے تو بولو گی"

باسیل کو خود سے دور کرتے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر مجھے خود سے دور رکھنا ہے تو مت پہنا کرو

ایسے کپڑوں مت لگا کرو اتنی خوبصورت

باسیل روحی کی گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو اب میں تیار بھی نہیں ہوسکتی ہوں۔۔!!!"

روحی غصیلے انداز میں کہتی ہے۔

"ہوسکتی ہو میری جان لیکن صرف میرے لیے

اب کپڑے بدل لو اگر دن کو رات میں نہیں بدلنا چاہتی اپنے لیے

گال کو آزاد کرتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں بدلوں گی کپڑیں۔۔۔!!!

روحی منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو پھر میں بدل دیتا ہوں ویسے بھی سب کچھ دیکھا ہوا ہی ہے۔۔۔

باسیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آنکل۔۔۔۔؟؟ روحی رونے والی ہوگئی

جی انکل کی جان میں جانتا ہوں تمہیں یہ پسند ہے اور مجھے

بھی تم ان میں پسند ہوں

پر تمہیں میرے علاوہ کوئی اور نا پسند کرلے اس بات کا

مجھے ڈر لگتا ہے اس لیے بدلنے تو پڑے گے کپڑے تمہیں ورنہ

میں بدل دوں گا۔۔

باسیل روحی کا کوٹ اتارتے ہوئے بنا اس کے چہرے کی طرف

دیکھے

کوئی نہیں کرتا مجھے پسند اتنی بھی خوبصورت نہیں ہوں میں

روحی چڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کوئی کر نا لے نا تو اس لیے احتیاط کرنی پڑے گی مجھے

اور کسی بھی بات کی یا چیز کی احتیاط بہت

ضروری ہوتی ہے اس لیے شاباش میرا بچہ کپڑے بدلو

شام تک تمہارے دوسرے کپڑے آجائیں گے اب سے تم میری

والی گڑیا بنو گی انگریزی گڑیا نہیں۔۔۔

باسیل روحی کی روتلو شکل دیکھ کر اس کے ماتھے

ہر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بہت برے ہیں۔۔"

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے لیے نہیں پر تمہارے لیے تو میں اس سے بدتر بھی

بن جاؤں گا میں "

باسیل روحی کے گال کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف

قدم بڑھاتے ہیں۔۔

آہ ہ۔۔

رک جائیں نا آج کے لیے پہننے دیں کل سے جو آپ بولیں گے

وہ پہن لوں گی۔۔!!!

روحی دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے باسیل کا راستہ

روکتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہتی ہے۔۔

تمہیں کیا میں پاگل لگتا ہوں جو تمہاری مسکراہٹ پر پگھل

جاؤں گا۔۔؟؟؟

باسیل دونوں ہاتھ کمر پر رکھے روحی کے چہرے پر

سجی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھے

کہتا ہے۔۔

پاگل تو ہیں آپ مسکراہٹ پر نا سہی کس کردیتی ہوں اس

پر تو پگھل جائیں گے ویسے بھی ٹھرکی ہیں آپ "

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

ٹھیک ہے کرو پھر کس۔۔۔!!

باسیل کہتا ہی ہے کہ روحی اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکی تھی۔۔۔

روحی کی حرکت پر باسیل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ

چھا جاتی ہے۔

کردی کس اب مان گئے۔۔

روحی مسکراتے ہوئے تجسّس سے پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔!! کپڑے بدلو۔۔"

باسیل سیریس فیس میں کہتا ہوا کمرے سے باہر نکلنے لگتا ہے۔

بڈھے کھوسٹ کہیں کے عمر کے ساتھ ساتھ بڑھاپے

کا روگ سر چڑھ رہا ہے۔۔

روحی باسیل کے جاتے ہی ممناتے ہوئے غصہ میں کہتی ہے۔

مس وائفی سنائی دے رہا ہے مجھے

باسیل دروازے کو کھولے اس کا لوک ہاتھ میں پکڑے ہوئے

روحی کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی تو یہ میں نے سنانے کے لیے ہی کہا ہے "

روحی مڑ کر غصے میں گھورتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے پیر پٹکھتے ہوئے

باسیل کی طرف بڑھتی باسیل کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے

روحی زور سے خود ہی باسیل کو باہر کی طرف

دھکا مارتی ہے۔۔

باسیل کے کمرے سے باہر ہوتے ہی روحی باسیل کے منہ پر

زور سے غصے میں کمرے کا دروازہ بند

کر دیتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

تھوڑی دیر بعد روحی بلیک کلر کے کھلے سے ٹراؤزر شرٹ

پہننے ہوئے پیروں میں جوگر پہنے ہوئے بلیک کلر کا کوٹ پہنتے

ہوئے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

روحی کی نظریں مسلسل زمین کی طرف تھی اور روحی کو آتا دیکھ کر باسیل

نظر

روحی پر ٹیکی ہوئی تھی۔

دونوں باپ بیٹے صوفے پر بیٹھے ہوئے روحی کو اتارتا دیکھ بس دیکھتے ہی ر

ہیں۔۔

وہ کچھ بھی پہن لے اپنے شوہر اور اپنے بیٹے کے لیے وہ

دنیا کی سب سے خوبصورت عورت لگتی ہے۔۔

روحی بنا باسیل کی طرف دیکھے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سامنے کی طر

بڑھتے ہوئے صوفے سے اپنا بیک بیگ اٹھائے

وہ مینشن سے باہر نکل جاتی ہے۔

روحی جو غصہ میں جاتا دیکھ باسیل عالیان کو سرونٹ

کے حوالے کرکے روحی کے پیچھے باہر نکل پڑتا ہے۔۔

روحی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی اور باسیل اس کی طرف بڑھ رہا تھا گھر

جیسے ہی باسیل اپنا قدم

باہر رکھتا ہے وہ سیدھے ہاتھ سے سب گارڈز کو سر جھکا کر

پلٹنے کا اشارہ کردیتا ہے اس کے ایک اشارے پر سب

گارڈز پلٹ کر دیورا کی طرف منہ کیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔

روحی بیگ گاڑی میں بیک سیٹ پر غصہ میں پھینکتے ہوئے

وہ دروازہ بند ہی کررہی تھی کہ باسیل روحی کی کمر میں ہاتھ ڈالے پہلے اس

اپنے نزدیک کرتا ہے پھر دوسرے ہاتھ سے دروازے کو بند کیے روحی کو

سے پن کرتے ہی اس کے ہونٹوں پر قابض ہوچکا تھا۔۔

روحی اچانک سی حرکت پر حیرانگی سے بڑی بڑی آنکھیں

کیے باسیل کو دیکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل روحی کے قریب بڑھتے ہوئے اسے گاڑی سے لگائے خود

اس کے نزدیک بڑھتا جارہا تھا روحی پہلے کچھ پل تو کچھ

نہیں کرتی باسیل کی بڑھتی ہوئی شدت کو

دیکھتے ہوئے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنے

کی کوشش کرتی ہے اس کے ہاتھ رکھنے پر ہی باسیل اس

کو لبوں کو آزاد کیے روحی کے سر سے اپنا سر ٹیکائے وہ بھی گہری سانس

ہوئے روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے

ہوئے اس سے دور ہوتا ہے۔

اب کیا کیا میں نے۔۔؟؟ روحی غصے میں معصوم

سے انداز میں پوچھتی ہے۔

لپس اسٹک اتارنا بھول گئی تھی تم۔۔!" باسیل اس کے ہونٹوں پر اپنے انگ

پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔،

میں نے لگائی ہی کب تھی۔۔!!!روحی مڑ کر اپنے آپ کو

گاڑی کے شیشے میں دیکھنے لگتی ہے۔

جہاں اب اس کے ہونٹ لال سرخ ہوتے جارہے تھے۔

باسیل سدھر جائیں۔۔۔!!!

روحی پلٹ کر باسیل کی بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسے غصے میں جاؤں گی تو دن اچھا نہیں جائے اچھے سے مسکراتے

ہوئے جاؤ تم دن اور دماغ دونوں اچھے رہیں گے۔

باسیل پھر روحی کے نزدیک آتے ہوئے کہتا ہے۔

اسے آتا دیکھ کر روحی خود ہی گاڑی سے لگ جاتی ہے اور

ہلکی سی گردن موڑ کر باسیل کو دیکھنے

لگتی ہے۔

آپ چاہتے ہیں میں کہیں نا جاؤں آپ کے سامنے ہی رہوں ہیں نا اس لیے

ساری حرکتیں کر رہے ہیں

روحی باسیل کو اپنے نزدیک دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

سمجدار ہوگئی ہو لگا نہیں تھا میرا بنا بولے سمجھ جاؤں گی۔۔۔باسیل روحی

پیٹ اور کمر کو پکڑے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دونوں ہاتھ

اب کمر پر اپنی بازوؤں کا حصار باندھنے لگتا ہے۔

اگر اب نے مجھے اپنے پاس ہی رکھنا تھا کچھ کرنے نہیں

دینا تھا تو پھر 4 سالوں کو ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیرے سے

پوچھتی ہے۔

کیونکہ تم چاہتی تھی اپنے پیروں پر کھڑا ہونا تھا تو میں دے دیے تھے تمہیں

سال

باسیل روحی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے کندھے

سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

4 سال میں سب تو نہیں ہوا ہے ابھی اور وقت لگے گا

وقتِ کی مدت ختم ہوچکی ہے تمہیں جتنا چاہئے تھا میں دے چکا ہوں اب

مزید ایک سیکنڈ بھی نہیں

باسیل روحی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے۔

باسیل ابھی تو بہت کچھ باقی ہے میری انٹرنشپ ہے

پھر ڈاکٹر کے کرئیر کا آغاز کروں گی آپ ابھی سے مجھے

روک رہے ہیں پھر کیسے ہو گا یہ سب

روحی باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے

کہتی ہے۔

میں روک نہیں رہا ہوں گڑیا بس اب دور نہیں جانے دوں گا

یہ کہہ رہا ہوں اگر مجھے روکنا ہوتا تو

وہی گاؤں میں روک چکا ہوتا دور تو تب بھی تم سے نہیں

رہنا چاہتا تھا پر تم نے پہلی بار مجھ سے کوئی خواہش

کی تھی انکار کی گنجائش نہیں تھی میرے پاس

لیکن اب۔۔۔

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہوئے رک جاتا ہے روحی سے خود کو دور کرتا ہوا

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے باہر سے پورے گھر کو ایک

نظر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

4 سال گزاریں ہیں تمہارے بغیر اور کیسے وہ میں جانتا ہوں

اب مزید ایک پل بھی نہیں تم جہاں جاؤں گی وہاں مجھے ہی پاؤں گی آپ

ہوں تمہارے لیے تھوڑا مشکل ہو جائے گا پر برداشت کرو میں نے بھی کیا

تم بھی کرو۔۔۔!!!!"

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کندھے سے کندھے

آچکا کر کہتا ہے۔

میں آپ کو برداشت نہیں کرتی ہوں مجھے بھی آپ کے ساتھ

رہنا ہے ہر پل ۔۔۔روحی باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے اس

سامنے کھڑی ہو کر وہ اس کی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے با

کے سینے سے اپنی ٹھوڑی ٹیکا لیتی ہے۔

پر جو میں نے شروع کیا اس کو تو بیچ میں نہیں چھوڑ سکتی ہوں۔۔

روحی آنکھیں ٹم ٹمٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کرنا ہے کرو پر میرے پاس رہ کر تم سے دوری برداشت نہیں ہوتی ہے

تو اس کا تصور بھی

باسیل مسکراتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

تصور کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے میں اب کہیں بھی زیادہ دور نہیں جا

ہوں یہی آپ کے پاس اور ساتھ ہی ہوں بس کام ہے لیے جانا پڑے گا تھ

تھوڑا دور

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے اور گاڑی کا دروازہ کھولتی ہے در

کھولتے کھولتے روحی رک جاتی ہے اور مڑکر باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہو

اس کی طرف

ایک قدم بڑھاتی ہے۔

آنکل سنیں۔۔!!!

روحی بے حد پیار سے پکارتی ہے۔

پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔!!!

باسیل روحی کے ماتھے پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ کر

اسے روکتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے پیسے مانگیں ہیں آپ سے۔۔؟؟؟

روحی سر جھٹکتے ہوئے باسیل کی انگلی سر سے ہٹاتی ہے۔

یہ جب تم مجھے اتنے پیار سے پکارتی ہوں تمہارا لالچ

صاف دیکھائی دیتا ہے لہجے میں

باسیل گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔

اچھا سچ میں دیکھائی دیتا ہے۔۔؟؟؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

جی ہاں۔۔!!"باسیل سینے پر دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

مطلب اب مجھے نیا طریقہ ڈھونڈنا پڑے گا پیسے نکلوانے کے لیے

روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر دل ہی دل میں خود سے

کہتی ہے۔

ہاں مل گیا نیا طریقہ۔۔!!

روحی خوشی سے ٹمٹاتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے

خود سے کہتی ہے۔

وہ میں نے ٹیڈی کے لیے کپڑے لینے ہیں پیسے دیں پہلے والے

چھوٹے ہو گئے ہیں اس کو۔۔!!

روحی باسیل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی جلدی مل گیا نیا بہانہ۔۔؟؟؟

باسیل تجسس سے پوچھتا ہے۔

ہاں ابھی ابھی تازہ تازہ ڈھونڈا ہے۔۔

روحی ہنستے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

چلیں پیسے دیں اب مجھے۔۔!!

ہاتھ مزید باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی

نہیں ہیں میرے پاس کوئی پیسے بینک ہی سمجھ لیا ہے جب

پیسے چاہئے ہوتے ہیں میرے سامنے حاضر ہو جاتی ہو۔۔

باسیل روحی کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے اسے نیچے کرتے ہوئے بولا

تو پھر میں نے آپ سے شادی کیوں کی تھی ظاہر ہے ایک

بوڑھے آدمی سے شادی کرنے کا ایک ہی مقصد تھا میرا

روحی غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

کیسا مقصد۔۔۔؟

باسیل ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ایک تو انکم دوسرے آپ کے دن کم

روحی زور سے کہنا چاہتی تھی پر باسیل کو پہلے ہی غصے میں

دیکھ کر وہ چپ ہو جاتی ہے۔

دے دیں نا پیسے خود پر خرچ تھوڑی کروں گی یونیورسٹی

میں دوں گی۔۔

روحی روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

یونیورسٹی میں۔۔؟؟؟ باسیل مکمل طور پر سیریس فیس میں آجاتا ہے۔

جی یونیورسٹی والوں نے نیا مسئلہ کھڑا کردیا ہے انھوں نے

اب میرے لیے میرے کاغذات میں پتا نہیں کیا مسئلہ

ہوگیا ہے اگر پیپیرز چاہیئے تو انہیں پہلے پیسے دینے پڑیں گے

ورنہ میری انٹرن شپ بھی شروع نہیں ہوگی۔

روحی ایک ہی سانس باسیل کو ساری باتیں بتا دیتی ہے۔

باسیل کی دماغ کی رگیں تن گئی تھیں غصے میں

جس بات سے وہ دوسرے اسٹوڈنٹس کو بچانا چاہتا وہ اب روحی

کے ساتھ ہونے جارہا تھا اتنی سی اس کی بات سنتے

باسیل غصے میں آجاتا ہے پر روحی کو نا دیکھانے کے لیے وہ

جلد ہی اس کو ضبط کرلیتا ہے۔

فکر مت کرو یہ سب ہوتا رہتا ہے میں اکاؤنٹ میں پیسے

ٹرانسفر کردوں گا وہاں سے پے کردینا

باسیل روحی کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے اسے اپنے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے چہرے پر

جھوٹی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

زیادہ سارے کرنا۔۔!!روحی اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔

جتنے ہیں سب کردوں گا۔۔۔۔

باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے۔۔!!روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی گاڑی

میں سوار ہو کر گھر سے باہر نکل جاتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی باسیل گارڈز کو اس کے پیچھے جانے کا

حکم دیتا ہے۔

گارڈز دو گاڑیوں میں سوار روحی کے گاڑی کے پیچھے تھوڑے سے فاصلے پر

پڑتے ہیں۔۔

میں تم تک پہنچنا چاہتا ہوں پر شاید تمہیں مجھ سے زیادہ

جلدی مجھے سے ملنے کی ہے۔۔

میری بیوی کو بیچ میں نہیں لانا چاہیے۔۔!!!

باسیل واپس گھر میں داخل ہوتے ہوئے خود سے کہتا ہے

اندر جاتے ہی ایک نظر عالیان کو گاڑیوں کے ساتھ

کھیلتا دیکھ کر باسیل اپنے اسٹڈی روم کی طرف بڑھتا ہے

جہاں اسٹڈی روم کے باہر جم روم میں سمیر پہلے ہی موجود ہوتا ہے جو ل

ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔

اندر آؤ۔۔!!!باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہوا اپنے اسٹڈی

روم میں داخل ہوتا ہے۔۔

کوئی خبر ملی۔۔؟؟؟ باسیل اندر داخل ہوتے ہی پیچھے آتے ہوئے

سمیر سے پوچھتا ہے۔

نہیں سر ابھی بھی کوشش جاری ہے۔

سمیر باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتا ہے۔

صرف کوشش نہیں اس کوشش کا نتیجہ بھی چاہیے مجھے

باسیل مڑ کر غصے میں کہتا ہے۔

ایہ کام کرو وہاں کے اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے ڈگری تیار کرنے

والا بندہ کون ہے اس کا پتا کرو اور اس کو اٹھا

کرلاوں شرافت سے کچھ نہیں ملے گا ہمیں بروں کے ساتھ برا

بننا پڑے گا۔۔

بندہ اٹھا کر لاؤں آگے کا میں دیکھتا ہوں۔

باسیل حکمانہ انداز میں گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے اور

ساتھ ہی ساتھ اپنی کلائی کو مسلتے ہوئے

سمیر سے نظریں ہٹا کر پلٹ کر اپنی کرسی کی طرف دیکھتا ہے

اور چھوٹے چھوٹے قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے۔

باسل ہے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سمیر وہاں سے جانے لگتا ہے کہ پیچھے

باسل حکمانہ لہجے میں آواز لگاتی ہے۔

روکو۔۔۔؟؟

باسل کرسی کے پیچھے کھڑا کر اپنے دونوں ہاتھ کرسی

کی بیک پر رکھے ہوئے کہتا ہے۔

جی سر۔۔؟؟ سمیر باسل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

کل رات جس شادی میں میں گیا تھا روحی کو لینے وہ کس

کی شادی تھی کون لوگ تھے اس کی معلومات بھی مجھے

چاہیے لیکن آج ہی

باسیل سمیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی سر مل جائیں گی۔۔!! سمیر سر جھکاتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی وہ آفس سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

منہاج ابراہیم.....!!!!"

باسیل اپنی کرسی کو تھوڑا سا پیچھے کھینچے اس پر بیٹھتے

ہوئے منہاج صاحب کا نام دہراتا ہے۔

کون ہو تم۔۔؟؟؟ باسیل اس کی پہچان کو لے کر خود سے سوال

کرتا ہے اور لیپ ٹاپ آن کیے کام میں مصروف ہونے لگتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

بلیک کلر کی 5 گاڑیاں فل اسپیڈ میں ٹریفک کو کراسس

کرتے ہوئے ایک خوبصورت سے سفید رنگ کے

مینشن کی طرف بڑھتی ہیں اور ایک کے بعد ایک گاڑی مینشن

میں داخل دو گاڑیاں آگے اور دو گاڑیاں پیچھے بیچ میں دیریک کی گاڑی

میں بیک سیٹ پر وہ آنکھیں بند کیے ہوئے

سیٹ سے سر ٹیکائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔

ڈی جے پہنچ گئے ہیں۔

گاڑی چلاتا ہوا تامیر شیشے میں سے دیریک کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

تامیر کی بات پر آنکھیں کھول کر دیریک گردن موڑ کر مینشن کی طرف

دیکھتا ہے جس کے دروازے کے آگے اسی کی گاڑی تھی۔۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے سیٹ سے پشت ہٹاتے ہوئے

گاڑی سے باہر نکلتا ہے لائٹ سوفٹ اسکین کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے ہو

انر وائٹ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے ہاتھوں میں برینڈڈ گھڑی پیروں میں ب

شوز پہنے

ہوئے جیل سے بال سیٹ کیے چہرے پر الگ سی چمک تھی دیریک واقع

اور

ہیزل آنکھوں والا شہزادہ لگ رہا تھا۔

اپنے کوٹ کے بٹن کھولے ہوئے دیریک تامیر کو دیکھتے ہوئے

مینشن میں اندر کی جانب بڑھتا ہے

دیریک اندر داخل ہوتا ہے کہ سامنے سے دروازے کے بلکل

سامنے سے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے منہاج صاحب پر اس کی

نظر جاتی جیسے دیکھتے ہوئے دیریک اپنے منہ میں زبان گھوماتے

ہوئے جو کوٹ کے بٹن بند کیے تھے وہ اب انہیں کھول

چکا تھا اور خود ہی حال میں موجود صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے

وہ منہاج صاحب کے سب سے الگ صوبے پر جا بیٹھتا ہے۔

دیریک کو دیکھتے ہوئے منہاج صاحب ایک نظر دروازے ی طرف

دوڑاتے ہیں کسی کی تلاش میں پر تامیر کے علاوہ انہیں

دروازے پر اور کوئی نظر نہیں آتا ہے۔۔

اکیلے آئے ہو۔؟؟

منہاج صاحب آخری سیڑھی سے اترتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

بارات کا انتظار کر رہے تھے۔؟؟

دیریک اپنے دونوں پیر سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے صوفے سے

پشت ٹیکاتے ہوئے کسی بادشاہ کی طرف

چوڑا ہو کر بیٹھتے ہوئے دو ٹوک انداز میں پوچھتا ہے۔

نہیں حور کا۔۔

منہاج صاحب دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔

وہ تو نہیں آئے گی واپس۔۔!!

دیریک ٹیڑھا ہو کر بیٹھتے ہوئے منہاج صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔؟؟؟

کہاں ہے وہ اس وقت۔۔؟؟؟

دیریک کے سامنے پہنچتے ہی وہ غصے میں پوچھنے لگتے ہیں۔۔

وہ میرے گھر میں میرے کمرے میں میرے بیڈ پر

دیریک ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے

کہتا ہے۔

بکواس مت کرو ایک رات کی بات ہوئی تھی ایک رات کی قیمت لگی تھی

کی کہاں ہے وہ اس وقت واپس کیوں نہیں لائے۔۔؟؟؟

منہاج صاحب دیریک کو غصہ میں گھورتے ہوئے اس کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

میرا دل نہیں بھر رہا ہے اس سے میں کیا کروں۔۔؟؟

دیریک لہجے میں شرارت بھرے معصومیت سے کہتا ہے۔

بکواس مت کرو اور مجھے واپس لا کر دو ورنہ۔۔۔!!!!!

منہاج صاحب دیریک کو دھمکی دے ہی رہے تھے کہ

دیریک ان کے سامنے

کھڑا ہو کر ان کی بولتی بند کروا چکا تھا۔

ورنہ کیا مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔؟؟؟

دیریک کا قد منہاج صاحب سے اونچا تھا وہ نظریں جھکا کر

پر ان میں کولڈ نیس لیے سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

آخر چاہتے کیا ہو ایک رات کی بات ہوئی تھی رات ختم

بات ختم "

منہاج صاحب نظریں اٹھا کر دیریک کو دیکھتے ہوئے اپنے

دانت بھینچتے ہوئے کہتے ہیں۔

بات ایک رات کی ہی تھی پر اب ارادہ اسے پوری زندگی اپنے

نام کرنے کا ہے۔

دیریک کہتے ہوئے کمر پر ہاتھ باندھے گھومتے ہوئے پورے مینشن میں نظ

دوڑاتا ہے۔۔

مطلب۔۔؟؟؟

منہاج صاحب حیرانگی سے پوچھتے ہیں۔

مطلب سمپل ہے آپ کی بیٹی کو میں پہلے ہی

اپنے نام اپنی پوری زندگی کے نام کر چکا ہوں اس کی واپسی نہیں ہے

"اس کی ایک رات کی قیمت تو دے چکا ہوں اب باقی

کی زندگی کیا کیا قیمت لیں گے یہ بتائیں۔۔؟؟

دیریک مڑ کر منہاج صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"سودا کرنے آئے ہو یہاں..؟"

منہاج صاحب اپنے صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

سوداگروں سے سودے ہی کیے جاتے ہیں

عزت اور محبت کی بولی ان کی اوقات سے باہر کی چیز ہے"

دیریک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے کوئی سودا نہیں کرنا ہے اس کا واپس لا کر دو

مجھے اس کو ابھی اور اسی وقت

منہاج صاحب سنجیدگی سے کہتے ہیں۔

"وہ اب واپس اس حویلی میں کبھی نہیں آئے گی

شادی ہو چلی ہے ہماری میری بیوی ناپاک جگہوں پر کبھی نہیں آئے گی

دیریک پورے مینشن کو دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔"

تمہاری شادی..؟؟؟

منہاج صاحب ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ لگاتے ہوئے

دیریک کی بات دہراتے ہیں۔

تم ایک غیر مذہبی لڑکے ہو اور حور ایک مذہبی لڑکی ہے

شادی ناممکن ہے تم دونوں کی

منہاج صاحب ابھی بھی ہنس رہے تھے۔

ہمارا ملنا ناممکن تو تھا لیکن کیا کروں اس مذہبی

لڑکی نے جس نظر سے مجھے دیکھا میرے دل کے ساتھ

ساتھ مجھے میرا مذہب بدلنے پر بھی مجبور کر دیا اس نے اب وہ۔۔وہ کیا کہ

ہیں۔۔؟؟؟

کیا کہا تھا ان مولوی انکل نے۔۔؟؟

دیریک دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچتا ہے۔۔

منہاج صاحب حیرانگی سے اس کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں۔

ہاں یاد آگیا انہوں نے کہا تھا کہ اب حور شریعت کے مطابق وہ بیوی

میری عزت ہے میری

اور مجھے میری عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔

دیریک کی بات پر منہاج جے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔

کیا سچ میں تم نے اس کے لیے اسلام قبول کیا ہے۔۔؟؟

منہاج صاحب حیرانگی سے صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھتے

ہیں۔

میں نے اسلام قبول نہیں کیا اسلام نے مجھے قبول کیا ہے

اور وجہ آپ کی بیٹی ہے۔۔

دیریک فخریہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے حور واپس چاہیے۔۔

منہاج صاحب غصے میں کہتے ہیں۔

نہیں ملے گی۔۔!!دیریک مسکراتے ہوئے کہتا ہے جو منہاج

صاحب کے غصے سے مزید اضافہ

کرتا جارہا تھا۔۔

میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔

منہاج صاحب کہتے ہوئے دیریک کی طرف بڑھ رہے تھے کہ

تامیر دیریک کے آگے آکر منہاج صاحب کے بڑھتے ہوئے

قدموں کو روک دیتا ہے۔

ایک قدم اور ڈی جے کی طرف بڑھائیں او موت کو اپنے گلے سے لگائیں۔۔

تامیر سخت لہجے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

کنڑول تامیر نیا نیا ساسر ہے عادت ہو جائے گی اس کو میری

بات ماننے کی

ڈیریک تامیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون

کرتا ہوا کہتا ہے اور مڑ کر واپس باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔

آہ ہ۔۔۔رک کر واپس منہاج صاحب کی طرف پلٹتا ہے۔

حوس کے پجاریوں کو سن کا لالچ دو اور منہ بند کرواؤ

ڈیریک تامیر سے کہتا ہے پر منہاج صاحب کو دیکھتے ہوئے

ایک بات کہنے آیا کان کھول کر سن لیں

ڈیریک منہاج صاحب کے سامنے آتے ہوئے اس کے بلکل

سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں کولڈ نظروں سے

دیکھنے لگتا ہے۔

اگر میری بیوی کے آس پاس نظر آئے اپنی پرچھائی بھی

اس تک بھیجی تو یاد رکھنا اگلی بار بارات لانے والی فیلنگ

نہیں جنازہ اٹھانے والی فیلنگ دوں گا آپ کو

پیسے رکھوں اور منہ نظر ہاتھ سب اپنی حد تک میں استعمال کرو حد سے آ

یہ بڑھے تو پہنچ میری بھی بہت ہے۔۔

دیریک سخت لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے ۔

دھمکی دے رہے ہو۔۔؟؟

منہاج صاحب آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں پوچھتے ہیں۔

ہاں دے رہا ہوں میری دھمکی ذہین نشین کرلیں اگلی

زبان کا استعمال نہیں کروں گا۔۔

ہمم۔دیریک کہتے ہی ہلکا کا سیکنڈ کے لیے مسکراتا ہے اور

مسکراتے ہوئے وہ واپس جانے کے لیے وہ دروازے کی طرف

قدم بڑھانے لگتا ہے وہ جیسے ہی پلٹتا ہی اس کی نظر دوسری منزل پر کھ

ہوئی صدف بیگم پر پڑتی ہے جو دیریک کو دیکھ کر مسکرارہی تھیں۔

دیریک ایک نظر ان پر ڈالتا ہوا جھٹ سے چہرے سے ساری مسکراہٹ غا

کرکے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔

دیریک کے پیچھے تامیر بھی باہر نکل پڑتا ہے دونوں گاڑی میں سوار واپس ا

مینشن کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

دیریک کے جاتے ہی غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے منہاج صاحب ا

سامنے ٹیبل پر پڑی اپنے اطراف میں پڑی ہر چیز کو تباہ و برباد کردیتے ہیں۔

میں تم س حور کو واپس لے کر رہوں گا میری سونے کی چڑیا ہے اتنی مشکل

سے اسے انتظار سے

بڑا کیا ہے اب تم نے ایک جھٹکے میں اسے مجھ سے چھین لیا ہے۔

جو تم نے سوچا ہے وہ نہیں ہو گا میں اسے واپس چھین لوں

میں کے لوں گا تم سے حور سے

تم بس دیکھتے رہ جاؤ گے۔۔

منہاج صاحب گہری سانسیں لیتے ہوئے دروازے کو گھورتے

ہوئے کہتے ہیں۔۔

دوسرے فلور پر کھڑی صدف بیگم ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے مسکرا

تھیں۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

یا اللہ نئ نئ شادی تو کروادی ہے پر دلہن والی فیلنگ

ہی نہیں آرہی ہے مجھے

دوپٹہ بیڈ پر پھینکے ہوئے بیڈ پر پیر لٹکائے ہوئے چھت کی طرف چہرہ

ہوئے حور اپنے ہاتھوں کو بلند کیے اپنے ہاتھوں میں لگی لال گہری رنگ

مہندی کو دیکھتے

ہوئے معصوم سے لہجے میں کہتی ہے۔

رورو کر تم نے حالت کی ہوئی ہے تو دلہن والی فیلنگ کیسے آئے گی تمہ

دیریک واپس اپنے مینشن پہنچتے ہی کمرے کا دروازہ بنا نوک کیے کھولتے ہو

اندر داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اندر آتے ہی اس کی نظر حور کے لہنگا چولی سے ظاہر ہوتے ہوئے پیٹ

پڑتی ہے جیسے دیکھتے ہی دیریک احتراماً نظریں خود ہی جھکا لیتا ہے۔۔

حور دیریک کی آواز پر جلدی سے اٹھ کر بیڈ سے دوپٹہ اٹھائے اپنے کند

پر ڈالتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

دیریک حور کی ہڑبڑاہٹ ہو محسوس کرتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر بنا کمر

ہے دروازے بند کیے آگے حور کی طرف والے بیڈ کے سائیڈ کی جانب بڑ

ہے۔

دیریک کو آتا دیکھ حور ڈرتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتی ہے۔

حور کے چہرے پر ڈر کے تاثرات دیریک کا دل دھڑکا رہے تھے

وہ جا کسی اور مقصد سے رہا تھا اس کی طرف

پر حور کا ڈر دیکھتے ہوئے وہ شرارت اپنی شرٹ کا پہلا

بٹن کھولتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

حور ہاتھ میں لہنگا پکڑے ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھا

رہی تھی دیریک کو کبھی دیکھتی تو کبھی اس پر سے

نظریں چرا لیتی ہے۔

اس کی اٹھتی گرتی پلکوں کا یہ معصوم سا عمل کسی کے دل پر جان لیوا ثابت

رہا تھا۔

دیریک کے مزید دو قدم اس کی طرف بڑھتے ہیں اور حور

سیدھا دیوار سے جا ٹکراتی ہے۔

ڈیریک حور کو دیورا سے لگا دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی بامشکل ضبط کرتے ہوئے

رُخ ڈریسنگ ٹیبل کے دراز کی طرف موڑتا ہے دراز میں سے ایک یو ایس

نکال کر وہ بڑی بڑی آنکھیں کیے دیوار سے پن ہوئی حور کو دیکھتا ہے

سانسیں روکے کھڑی ہوئی تھی۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟؟ ڈیریک اس کی حالت کو اچھے سے سمجھ رہا تھا لیکن پھر

اپنی ہنسی کو چہرے سے

غائب کیے نرم لہجے میں پوچھتا ہے۔

جی۔۔۔!!!حور بامشکل سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

گڈ۔۔۔!!!!ڈیریک اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھاتا ہے کہ حور

دیوار سے دور ہو کر گہری سانس لیتی ہے وہ

اپنی سانس لے ہی رہی تھی کہ دیریک پھر سے حور کی طرف مڑتا جس

ڈرتے ہوئے زور سے حور کا سر دیوار سے لگتا ہے۔

چوٹ لگی ہے۔۔۔؟؟؟

دیریک پوچھتے ہوئے حور کی طرف بڑھتا ہے

میرے پاس مت آئیں م۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔!!"

حور اپنے سر پر پیچھے کی طرف ہاتھ رکھے ہوئے چھوٹی چھوٹی آنکھیں

دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ابھی تک کپڑے نہیں بدلے بدلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔؟؟

دیریک سرسری سی نظر حور پر ڈالتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ارادہ تو ہر پر کپڑے نہیں ہیں۔۔!!

حور اپنے بالوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اپنے کپڑوں کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو میرے پہن لو اتنے سارے کپڑے تو ہیں۔۔!!

دیریک ڈریسنگ روم کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے جس کا دروازہ بند

تھا۔

نہیں نہیں میں انجان کے کپڑے نہیں پہنتی ہوں۔

حور نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

وجہ۔۔؟؟؟

دیریک سیریس فیس میں پوچھتا ہے۔

وہ میں پینٹ شرٹ نہیں پہنتی ہوں بابا وہ نہیں پہننے دیتے

ہیں۔۔

حور دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے پر کہتے کہتے وہ سر جھکا لیتی

۔

پھر کیا پہنتی ہو تم۔۔؟؟؟

دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

کورتے اور فراکس۔۔!!!

حور جھٹ سے جواب دیتی ہے۔۔

فراکس تو مجھے پتا ہیں یہ کرتے کیا ہوتا ہے۔۔؟؟؟

دیریک حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ قیمض شلوار ہوتی ہے۔

حور دیریک کے حیران کن چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے

سے کہتی ہے۔

و۔۔وہ کیا ہوتا ہے۔۔؟؟؟

دیریک پھٹی آنکھوں سے حور کی طرف ایک قدم آگے

بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کو نہیں پتا۔۔؟؟ حور اب کی بار تجسّس سے پوچھتی ہے۔

دیریک نا میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

وہ لمبی شرٹس ہوتی ہیں ان کے ساتھ پجامے ،فلیپرز ، اور بھی بہت کچھ ہو

ہیں میں ویسے کپڑے پہنتی ہوں

حور مسکراتے ہوئے نارمل لہجے میں اب کی بار جواب دیتی ہے۔

ڈیریک کو اب بھی کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ حور کو کیا چاہیے۔۔

وہ حیران پریشان سا اپنے ہاتھ میں شہادت کی انگلی میں

پہنی ہوئی انگوٹھی کو گھومانے ہے جاتا ہے۔۔

آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آیا۔۔؟؟؟

حور ڈیریک کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

امم ہمم۔۔۔ڈیریک نا میں سر ہلاتے ہوئے بولا

مجھے نہیں سمجھ آرہا تمہیں کیا چاہیے میں کیسے منگواؤں گا وہ۔؟؟

ڈیریک حور کی طرف اپنا مکمل رخ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کے پاس فون ہے۔۔؟؟؟ حور ڈیریک سے چند قدم دور

اس کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔

دیریک کوٹ کی جیب سے فون نکال کر حور کی طرف بڑھاتا ہے۔

اس پر پاسورڈ ہے۔!!

حور واپس فون دیریک کی طرف بڑھاتی ہے۔۔

دیریک فون کا پاسورڈ کھول کر حور کو دیتا ہے اور خود اس کے پیچھے جا کھڑا

ہوتا ہے۔

حور فون پر گوگل پر سرچ کیے دیریک کو کپڑوں کا بتانے لگتی ہے۔

دیریک حیرانگی سے اس کے پیچھے کھڑا ہوا موبائل میں دیکھ رہا تھا۔۔

مجھے یہ کپڑے چاہیے

حور سادہ سے لائٹ سوفٹ پرپل کلر کے کرتے اور اس کے ٹراؤزر کو دکھاتے

ہوئے کہتی ہے۔

یہ کیا کپڑے ہیں اور یہ یہاں ملتے ہیں۔۔؟؟؟

ڈیریک تھوڑا جھک کر حور کے چہرے کے قریب پر فاصلے

ہے ساتھ کھڑا ہو کر موبائل میں نظریں

جمائے پوچھتا ہے۔

جی یہ وہ کپڑے ہیں جو میں پہنتی ہوں آپ کو اس ایڈریس

پر مل جائیں گے۔۔!!

حور فون میں ایڈریس ٹائپ کرتے ہوئے ڈیریک کی طرف

مڑتی ہے وہ جیسے ہی پلٹتی ہے حور ڈیریک کے بلکل

قریب ایک قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوتی ہے۔

حور کو دیکھتے ہوئے ڈیریک سیدھا بت بنے اپنی سانسیں

روکے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

یہ لیں ایڈریس آپ لے آئیں گے میرے لیے کپڑے۔۔؟؟؟

حور فون ڈیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ڈیریک جوابا خاموش رہتا ہے وہ بس حور کے چہرے کو

اس کی آنکھوں کو دیکھتا رہتا ہے۔

جواب تو دیں۔۔۔!!حور اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے کہ ڈیریک

ہوش کی دنیا میں واپس آتا ہے۔

کیا کہا تم نے۔۔؟؟ ڈیریک حور کو کراس کرتے ہوئے دروازے کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کپڑے لادیں مجھے مجھے پینٹ شرٹ پہننا نہیں پسند

اور اگر میں پہنو گی تو بابا بھی ناراض ہو جائیں پھر غصہ

کریں گے وہ۔۔!!!

حور اپنے دوپٹے کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس پر نظریں

جمائے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارا بابا اب تمہاری زندگی میں واپس نہیں آئے گا

جو تم نے کرنا ہے اور پہننا ہے اس کی فرمائش کرو مجھ سے

دیریک مڑ کر سخت لہجے میں حور کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے بابا کیوں نہیں آئیں گے میری زندگی میں

بابا ہیں وہ میرے۔۔

حور بھی غصے میں دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ میں انہیں اجازتِ نہیں دوں میری بیوی کی زندگی

میں شامل ہونے کی۔۔دیریک سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے دو ٹوک لہجے

کہتا ہوا حور کی طرف بڑھتا ہے۔

مجھ سے شادی ہوئی کسی ایرے غیرے مرد سے نہیں

میری بن کر سکون سے رہو کسی اور مرد کا نام یا ذکر بھی کیا تو تمہیں

نہیں چھوڑوں گا میں

دیریک حور کے چہرے کے قریب آتا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر

ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور کی سانسیں روکنے والی ہو گئی تھی ڈیریک کی باتیں

اور اس کی کولڈ نظریں دیکھتے ہوئے

آپ دھمکی تو نا دیں۔۔

حور معصومیت سے بھرے لہجے میں سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کا جھلکتا ہوا ڈر دیکھ کر ڈیریک کا غصہ ہوا ہونے

لگتا ہے لیکن مکمل طور پر نہیں

فضول باتیں مت کرو مجھ سے غصہ نہیں کروں گا اور اپنے

کا ذکر میری موجودگی میں اور غیر موجودگی میں کرنے

کا تصور بھی مت کرنا اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ

ڈیریک کا لہجہ ابھی بھی دھمکانہ ہی تھا۔

وہ حور کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے

ہے۔

پر بابا تو ہیں نا وہ میرے ان کا ذکر تو ہمیشہ رہے گا

حور سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں کسی کا ذکر کرنے کی بھی اجازت دوں گا۔۔؟؟

حور کی جانب ایک قدم بڑھاتا اس کی آنکھوں میں دیکھتے

بولا

ک۔۔۔کیا مطلب۔۔؟؟؟ حور اپنی جگہ پر ساکت کھڑی

حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ شہزادی مجھے نہیں پسند میرا کوئی قریبی شخص کسی ایسے شخص کا

لے جو مجھے نا پسند ہے

دیریک حور کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو گور سے دیکھتے ہوئے اس

پورے چہرے پر نظریں گھوماتے

ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔آپ بھی مجھے قید کر کے رکھیں گے۔۔؟؟؟

حور ڈھرکتے ہوئے دل روتلو شکل بنائے ممناتے ہوئے پوچھتی ہے۔

یقیناً یہ ہی کروں گا اس لیے تم بھی احتیاط کرو اتنے لفظ

استعمال کرو جتنوں کو کہہ کر تمہیں سانس لینے کی

مہلت مل سکے۔۔۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے

ہے۔۔

آپ بابا کا ذکر سننا پسند نہیں کررہے ہیں پر آپ بھی تو میرے

بابا جیسے ہی ہیں انہوں نے بھی پوری زندگی مجھے ماما کو

قید کرکے رکھا ہے اب آپ بھی وہی کررہے ہیں

میں نہیں رہوں گی آپ کے ساتھ بلکل بھی نہیں۔۔۔

حور روتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے دیریک کو دھکا دیتے

ہوئے اپنے سامنے سے ہٹائے وہ کھلے دروازے کی طرف

ہاتھوں میں لہنگا پکڑے گئے قدم بڑھاتی ہے کندھوں سے دوپٹہ اتر کے ہاتھ

میں آگرا تھا۔

آنکھوں سے آنسوؤں ایک بار پھر بہنا شروع ہو گئے تھے۔

حور دروازے سے باہر قدم رکھنے ہی والی تھی کہ

پیچھے سے دیریک دو لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہے اور اس کے قریب

پہنچ جاتا ہے بائیں ہاتھ سے حور کو کمر سے پکڑے اس کے کھالی پیٹ پر

ہاتھ رکھے

اسے اپنے سینے سے لگاتا دائیں ہاتھ سے کمرے کا دروازہ

زور سے بند کر کے لاک کر دیتا ہے دروازے کو بند کرتے ہی حور کو

دھکا دیتے ہوئے دروازے سے پن کرتا ہے اور اس کی کمر کو

آزاد کرتا ہے۔

کہہ دیا جب رہائی نہیں ہے پھر اس راستے پر چلنے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟؟

ڈیریک انتہائی سخت لہجے میں کہتا ہے۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا ہے میں نے واپس جانا ہے۔۔

حور روتے ہوئے کہتی ہے۔

واپس نہیں جاؤں گی تم تمہاری وجہ سے میں نے جو بدلا ہے

اس کے لیے اب مجھے تمہاری ضرورت ہے تم کہیں نہیں جاؤں گی

جاؤ گی تو صرف اپنے سسرال جرمنی وہ بھی میرے ساتھ

ڈیریک حور کو روتا دیکھ کولڈ انداز میں کہتا ہے۔

میں کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔۔

حور سبکی لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سے میں نے اجازتِ مانگی ہے۔۔؟؟؟

ڈیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے وہ اس

سے دو قدم کی دوری پر کھڑا ہوا تھا۔۔

حور اس کی بات پر نظریں جھکا لیتی ہے۔۔

میری زندگی میں تم اپنی مرضی سے آئی ہو مسز مجھے زور زبردستی

نہیں کرنی پڑی تھی کوئی تمہارے ساتھ

تم آئی کیونکہ تمہارے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا کہیں بھی جانے کا

ڈیریک چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے مد مقابل کھڑی ہوئی حور

کو اپنی موجودگی سے ڈراتے ہوئے ایک ایک لفظ پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

آئی تم اپنی مرضی سے ہو پر یقین کرو جاؤ گی تم میری مرضی ہے یا یہ

دوں کہ تم اب کہیں نہیں جاؤں گی

دیریک حور کے قریب آئے بلکل قریب آتا ایک ہاتھ دروازے پر

رکھے دوسرا ہنی پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے ہلکی سی

گردن موڑ کر وہ حور کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

ایک رات میں تم نے میری دنیا بدل دی ہے تمہیں خود سے دور

کر نئی دنیا کو اجاڑنا نہیں ہے میں نے

اس میں اپنے طریقے سے رنگ بھرنے ہیں۔

حور نظریں جھکائے سبکیاں لیتے ہوئے دیریک کی باتوں کو

غور سے سن رہی ہوتی ہے۔

مجھے آنسوؤں پسند نہیں ہیں جتنا روؤ گی اتنا اپنے لیے

مشکلات کو کھڑی کروں گی رونا بند کرو

اور سکون سے اس گھر میں رہو جب تک جرمنی جانے کی تیاریاں مکمل نہیں

جاتی ہے۔۔

دیریک کہتے ہوئے حور سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔حور اٹل لہجے میں ممناتے ہوئے دھیرے سے کہتی

لہجہ بلکل دھیما تھا لیکن اس کی آواز

دیریک کے کانوں تک پہنچ گئی تھی جو منہ موڑے کچھ تلاش کرنے کے

نظریں

دوڑا رہا تھا۔۔

دیریک اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کیے حور کی بات کو آگنور کر

ہے اور سامنے بیڈ کے قریب نیچے زمین پر

گری یو ایس بی اٹھانے کے لیے بڑھتا ہے۔

یو ایس بی اٹھائے وہ باہر جانے کے لئے پلٹتا ہے پر دروازے سے چپک

کھڑی حور کو دیکھتے ہوئے وہ ایک لمبی گہری

سانس لیتا یو ایس کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں

بھینچتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

شوہروں کا راستہ اس طریقہ سے روکنے کا مطلب سمجھتی ہو اور وہ بھی

انداز میں؟؟

دیریک حور کے حولیے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اس قریب آتے ہو

کہتا ہے۔

حور اس کی بات پر جھٹ سے سر اٹھا کر آنسوؤں سے تر

چہرے سے دیریک کی طرف دیکھتی ہے اور پھر خود کی طرف

اپنا دوپٹہ اپنے کندھوں پر نا پا کر جلد بازی میں وہ

اپنے اوپر دوپٹہ کرنے لگتی ہے جو کہ اس سے نہیں ہوتا ہے۔

حور کے ہاتھ پھیر پھولنے لگ گئے تھے وہ جو کرنا چاہتی تھی

وہ نہیں کرپارہی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھوں سے

آنسوؤں پھر بہنا شروع ہوگئے تھے۔۔

ڈیریک اس کی حالت اس کی بوکھلاہٹ دیکھ کر اس کی طرف بڑھتے ہو

قدم روک دیتا ہے دو پل ٹہر کر وہ اس کی

جانب اس کی حالت کو دیکھتا ہے اسے ڈرا سہما پا کر

ڈیریک خود حور کے ہاتھ سے اس کا دوپٹہ لے لیتا ہے اپنے

ہاتھوں سے دوپٹہ جاتا دیکھ کر حور زور سے رونا شروع زمین پر گڈھنوں

بل بیٹھ کر وہ زور زور سے رونے

لگ جاتی ہے۔

ڈیریک حور کی حالت کو دیکھتے ہوئے پریشان ہونے لگتا وہ دوپٹہ اسے اوڑ

چاہتا تھا پر وہ اس کے مزید رونے پر تھم گیا تھا حیران پریشان رہ گیا تھا ا

چپ کروانے کے لیے آگے بڑھنا چاہتا تھا پر نہیں بڑھتا ہے حور کی طر

بڑھتے ہوئے

اپنے قدموں کو وہ روک دیتا ہے۔اس کا دوپٹہ صوفے پر پھینکے وہ تھوڑ

دروازہ کھولے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے

اسے جاتے ہی حور جلدی سے دروازہ بند کیے اسے لوک کر کے

وہی زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھے رونے لگ جاتی ہے۔

اس کی رونے کی آوازیں کمرے سے باہر تک سنائی دے رہی تھی جنہیں

ہوئے دیریک کے قدم رک رہے تھے آگے بڑھنے سے وہ بار بار پلٹ کر

بند دروازے کو دیکھ رہا آنسوؤں اسے حقیقت میں کسی عورت ذات کے

پسند کوئی روتا ہے تو روئے مرتا ہے تو مرے سب اس کی بلا سے

دوسرے انسان سے اس کے آنسوؤں سے اس زندگی سے کوئی سروکار نہیں

لیکن حورین ابراہیم وہ پہلی لڑکی تھی جس کے آنسوؤں پر اس کے قدم ر

رہے تھے وہ مڑ کر اس بند دروازے کو دیکھ رہا شاید اس کے کھل جانے

امید میں پر وہ جانتا وہ اب دروازہ اس کی موجودگی میں نہیں کھلے گا اس ب

کو مانتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے قدم آگے بڑھنے کے بجائے

واپس جانا چاہتے تھے پر وہ دوبارہ نہیں مڑتا

دیریک اپنی آنکھیں بند کیے پہلی سیڑھی پر قدم رکھے وہ ایک گہری سانس

اور خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کرتا ہے پر نا دل اور نا ہی دماغ اس و

کوئی بھی کمپوز ہونے کے یا نارمل ہونے کے ارادوں میں تھے۔۔

دیریک اپنی آنکھیں کھولے نیچے حال میں بیٹھے تامیر کو

دیکھے وہ اپنی کیفیت کو سنبھالے واپس کوٹ میں رکھا فون نکال کر اس

نظریں جمائے ہوئے وہ آگے کی

جانب بڑھنے لگا تھا۔۔

دماغ اس بند دروازے پر اٹک گیا تھا وہاں سے آتی رونے کی آوازوں

پر اپنے آپ کو نارمل دیکھائے وہ آگے کی طرف بڑھتا

جارہا تھا

اور پھر نیچے حال کی طرف جہاں صوفے پر تامیر پہلے سے

ٹی وی پر نیوز چلائے ہوئے دیریک کی خبروں کو

اس کے بزنس ورلڈ میں آنے کے چرچے منظر عام پر ہوتے ہیں۔

تامیر دیریک کو آتا دیکھ اپنے اطراف میں کسی اور

کو نا دیکھ وہ دوستی والے انداز میں اس کو دیکھنے لگتا ہے۔

دیریک کی خاموش طبیعت دیکھ کر تامیر ہلکا سا مسکرا رہا تھا۔۔

مسکرا کیوں رہے ہو۔۔؟؟

دیریک فون سے سرسری سی نظر ہٹا کر پوچھتا ہے۔

بس ایسے ہی۔!!!تامیر سہی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

کل دینا بھول گیا تھا آج لے لیں۔۔۔!!

تامیر دیریک کو صوفے پر بیٹھتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا چیز۔۔؟؟؟

دیریک اپنے فون میں دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مبارک باد" رات دو بڑے بڑے کام انجام دیے ہیں

ایک تو مذہب دوسرا شادی دونوں ہی تصور سے

باہر کی چیزیں تھی جو ایک پل میں آپ نے کرلی

تامیر کی نظریں کبھی دیریک پر تو کبھی نیوز چینل پر ہوتی ہیں۔

دونوں کو بدلنے کی وجہ تم جانتے ہو۔۔!!

دیریک پرسکون انداز میں کہتا ہے۔

ہاں آپ کی بیوی۔!!تامیر دیریک کی طرف رخ موڑ کر بیٹھتے

ہوئے کہتا ہے۔

وہ تو ہے۔۔!!"پر اس سے بھی بڑی وجہ ہے کوئی

دیریک ٹیبل پر اپنا فون پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ کیا۔۔؟؟ تامیر پوچھتے ہوئے ٹیبل سے فون اٹھاتا ہے۔

کپڑے۔۔۔؟؟ تامیر حیرانگی سے پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

کپڑے نہیں بے واقوف سانڈ ڈائیگو۔۔!!!دیریک صوفے سے اٹھتے

ہوئے کہتا ہے۔

ڈائیگو مطلب۔۔؟؟ تامیر بھی کھڑے ہو کر تجسّس سے

پوچھتا ہے۔

ڈائیگو تک خبر پہنچا دو کہ میں نے شادی کرنے کے ساتھ ساتھ

مذہب بھی بدل دیا ہے۔

دیریک حال میں موجود کھڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کیاا۔۔؟؟ انہیں پتا چلنا مطلب ایک نیا طوفان کھڑا کرنا

تامیر دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اٹھنے دو طوفان اس طوفان میں ان کی ہی بربادی ہوگی

جتنا لالچ مجھ سے جوڑے بیٹھیں ہیں سب تباہ کروں گا۔

دیریک کھڑکی سے باہر گارڈن میں کڑک دھوپ کی روشنی میں

ہوا سے لہراتے ہوئے درختوں اور پھولوں کا لہراتا ہوا

دیکھتے ہوئے کہتا ہےاور زمین پر درختوں اور پھولوں کو عکس کو دیکھتے ہوئے

ہل کے لیے خاموش ہو جاتا ہے۔

اس سب میں حور کو بھی نقصان ہوگا۔۔۔"

تامیر دیریک کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اسے کچھ بھی نہیں ہو گا اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا میں

اگر ہوگیا تو آپ کی وجہ سے کسی معصوم کا نقصان ہوگیا تو بھرپائی کرنے

لیے کچھ ہے آپ کے پاس۔۔؟؟

تامیر اٹل لہجے میں پوچھتا ہے۔

اس کو کچھ ہو گا تو اس سے اس کا نقصان نہیں میرا ہو گا

اور مجھے اپنا نقصان نہیں پسند میں لفظوں کا محافظ نہیں

بنا ہوں اس کا میں محافظ بنا چاہتا ہوں اور میں بن کر دیکھاؤں گا اس

حفاظت کروں گا میں تم اس کی فکر مت کرو اور جو کام کہا ہے اس کا

کرو

دیریک پلٹ کر تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل لہجے

میں کہتا ہے۔۔

تم نیوز میں شادی کی خبریں پھیلاؤ جرمنی تک وہ خود

پہنچ جائے گی لیکن حور کی تصویر کہیں بھی نہیں ہوگی نا کسی

نیوز پر نا ہی جرمنی کے کسی بندے پر

اس کا غصہ بڑھانے کے لیے مجھے کچھ دن یہاں رکنا پڑے گا

آخرکار اس شخص کو انجام تک بھی تو پہنچانا ہے

جو ڈائیگو کے کہنے پر میری فیملی کی ہسٹری کو سب کو

بتانے کی تیاریوں میں ہیں۔۔۔!!!

دیریک وہی کھڑا ہو کر ٹی وی چینل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حور کا نام نا اس کی تصویر کہیں نہیں ہونی چاہیے

ٹھیک ہے۔۔؟؟؟

ڈیریک کمر پر ہاتھ رکھے تامیر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

جی ٹھیک ہے آپ کی بیوی کی پہچان دنیا کے سامنے کبھی

نہیں آئے گی۔۔!!

تامیر اس کے فیصلے پر ڈر جھکا کر ہامی بھرتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک شوکڈ یہ دو دوسرے کی میں تیاری کرتا ہوں۔۔

ڈیریک اپنی زبان منہ میں گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔

جو بھی سوچ رہے ہیں فلحال وہ مت کریں کسی سے نیا رشتہ

جوڑا ہے اس کے ساتھ زندگی کا آغاز کریں

یہ سب مت کریں'۔۔""

تامیر فکر مندی سے کہتا ہے۔

نئ زندگی کا آغاز تو تب ہو گا نا جب پرانی زندگی کا چیپٹر ہمیشہ کے لیے

ہو گا۔۔

دیریک تامیر کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک کام کرو جاؤ سب سے پہلے یہ کپڑے لے کر آؤ 10 کلو

کا لہنگا پہن کر گھوم رہی ہے چویا سی انقریب

زندگی کے بوجھ سے تو نہیں لیکن لہنگے کے بوجھ سے ضرور پوری

ہو جائے گی۔۔

دیریک گردن موڑ کر ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔

فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔؟؟

تامیر ہنستے ہوئے پوچھتا ہے۔

شٹ آپ۔۔!!!دیریک دو لفظوں میں اس کی بولتی بند کر دیتا ہے۔

جاؤں کام کرو کھلے سانڈ کی طرح لوگوں کو گھورنے کی

کام نہیں ہو جاتا ہے ہاتھ پیر چلاؤ تھوڑا وزن کم کرو اپنا

دیریک تامیر کی بوڈی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میری بوڈی سے کیا مسئلہ ہے بھئی آپ مجھے جینے کیوں

نہیں دیتے ہو۔۔؟؟؟

تامیر غصیلے لہجے میں کہتا ہے۔

کیونکہ یہ مجھے جینے نہیں دیتی ہے۔۔!!

ڈیریک اپنے لب بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

آہ ہ۔۔خیر جاؤ پہلے ڈیزائیز اور آرکیٹیکچر بلاؤں حور کے

لیے ڈریسنگ روم ٹھیک کرواؤں پھر یہ نیوز والا کام کرو میں بھی

تب تک اپنی ریس کا اختتام کر کے آتا ہوں۔

ڈیریک کہتے ہی مینشن سے باہر کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے

آپ نے یہاں بھی ریس میں حصہ لے لیا ہے۔؟؟؟

تامیر ڈیریک کو جاتا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیا کروں مجھے بھی سکون چاہیے ہوتا ہے جو مجھے صرف

ریس میں جیت حاصل کر کے ملتا ہے۔

ڈیریک مینشن سے باہر بلیک کلر کی گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے بلند آواز

کہتا ہے اور گاڑی میں سوار وہ بنا گارڈ کے مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔

اس کے پیچھے تامیر بھی دوسری گاڑی میں مینشن سے باہر نکل پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

شیزا کی شادی کی تیاریوں میں روحی کو دن سے رات ہو گئی تھی یونیورسٹی

فیس جمع کرواکر وہ سیدھا

شیزا کے ساتھ اس کی شادی کے لیے نیو حال ڈھونڈ رہی تھی

پورے لندن کے بہترین حالز میں سے ایک اسے ملا تھا جو دونوں

کو پسند آیا تھا۔

حال تو مل گیا تھا ہر اس کو تیار کروانا باقی تھی جس کی زمہ داری روحی نے

تھی شیزا کی شادی کی ساری تیاریاں

وہ خود کرنے والی تھی ابھی تو تھکاوٹ کی وجہ سے وہ حال بک کروا کر وا

گھر آگئی تھی شیزا بھی اپنے جرمنی

والے کیس پر کام کرنے کے لیے واپس کوٹ چلی جاتی ہے۔۔

روحی تھکاوٹ سے چور واپس گھر پہنچ چکی تھی گاڑی کو دروازے کے سا

پارک کیے وہ بنا دروازہ بند کیے اور

بنا کوٹ اور بیگ لیے وہ گھر میں داخل ہوتے ہی صوفے پر

جا لیٹتی ہے لیٹتے ہی اپنی آنکھیں بند کیے وہ سکون کی سانس

لینے لگتی ہے۔۔۔

a'am Water!!...

روحی کو لیٹا دیکھتے ہوئے ایک جوان لیڈی سرونٹ پانی کا

گلاس لیے اس کے سرہانے کھڑی ہو کر دھیرے سے کہتی ہے۔

ank you...

روحی آنکھیں کھولے اسے دیکھتے ہوئے پانی کا گلاس

پکڑتے ہوئے مسکراکر کہتی ہے۔

here is Basil &Aliyan???...

روحی پانی پیتے ہوئے پوچھتی ہے۔

sil sir is not in home and Aliyan is sleeping in your

om"...

لیڈی سرونٹ روحی کے سامنے سر جھکا کر دھیرے سے

جواب دیتی ہے۔

is Out???..

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

s ma'am!!!..

پھر سے دھیمے لہجے میں جواب دیتی ہے۔

kay thank you'!!!...

روحی کھڑی ہوتے ہوئے پانی کا گلاس لڑکی کو پکڑائے کہتے ہوئے سیڑھیوں

طرف بڑھنے لگتی ہے۔

آدھی رات ہونے والی ہے اتنی رات کو کیا کام کررہے ہیں آپ۔؟

روحی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

خود سے پوچھتی ہے خود سے بولتے ہوئے روحی کمرے میں

داخل ہوتی ہے اندر جاتے ہی بیڈ پر گہری نیند میں سوئے ہوئے

عالیان پر پڑتی ہے۔۔

روحی دروازے سے داخل ہوتے ہی اپنے جوتے اتار کر وہ بنا

منہ ہاتھ دھوئے بیڈ پر عالیان کے پاس جاتی ہے اس کے ماتھے پر گال

بوسہ دیے عالیان کو اپنی بازوؤں پر سولاتے

ہوئے وہ بھی تھکاوٹ سے چور ہو کر سو جاتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ave me!!...

کرسی پر پیچھے کی طرف ہاتھ رسیوں سے باندھے ہوئے

پیروں میں مضبوطی سے رسی باندھے 37 سالہ آدمی اپنے

ہاتھوں کو چھوڑوانے کی ناکام کوششیں کرتے ہوئے غصے میں دھاڑتے ہو

کہتا ہے۔

ho are you let me go from here...

اب لہجہ مذید سخت تھا حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

ut up!!!...

کرسی پر بیٹھے ہوئے بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس انر وائٹ کلر

شرٹ پہنے ہوئے

کرسی پر بندھے ہوئے آدمی کے سامنے ایک اور کرسی پر پشت

ٹیکائے ہوئے ہاتھ میں چاقو پکڑے اس کی نوک اپنے پٹ پر

رکھے بنا وزن دیے چاقو کی نوک پر وہ مسلسل اسے گول گول گھومائے جا ر

کالی گہری آنکھیں اپنے سامنے والے شخص پر جمائے

باسیل گردن ہلکی سی ٹیڑھی کیے ہوئے اپنے سامنے

بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھتے ہوئے بے زاری انداز سے کہتا ہے۔

کہتے ہی اس سے نظریں ہٹائے اپنے اطراف میں کھڑے فل بلیک کلر

تھری پیس سوٹ میں ملبوس 10 سے 17

گارڈز پر نظریں گھوماتے ہوئے وہ ایک نظر میں وہاں موجود ہر شخص کو د

لگتا ہے۔

ho are you???...

آدمی غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔

n...??? I'm me ...I'm you... I'm the one who gonna rule

u"!!!..

باسیل انتہائی پرسکون انداز میں اپنے سامنے بیٹھے شخص

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی کرسی سے پشت ہٹائے تھوڑا آگے کی طر

جھکتا ہے۔

you're not gonna rule me...

آدمی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

s I'm"..

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی

کرسی سے اٹھ کھڑا ہو کر ہاتھ میں چاقوؤں پکڑے اسے لہراتے ہوئے اس آ

کی طرف اس کے پیچھے کی جانب بڑھتا ہے۔

hat are you doing???...

اپنے پیچھے کسی کو محسوس کرتے ہوئے آدمی گردن موڑ

کر پوچھتا ہے آنکھوں پر لگی پٹی سے وہ کچھ دیکھ تو نہیں پاتا

پر محسوس کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

othing just walking around"!!!...

باسیل چاقو پکڑے ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے آدمی کے پیچھے

ٹہلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

n going to ask you something if u tell me truth about that

leave you

u say lie I swear I'll kill you"!!!....

باسیل ہاتھ میں پکڑے ہوئے چاقو کی نوک کو دیکھتے ہوئے

اس آدمی کے بلکل پیچھے اس کے سر کے قریب کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔

..w... what do you mean by that..

آدمی اپنے ہاتھ پیر چھوڑوانے کی کوشش کرتا ہوُا پوچھتا ہے۔

y mean is very simple but you can't understand that

باسیل کہتے ہوئے پھر آدمی کے سامنے والے کرسی کو پیر سے کھینچتے ہوئے

مدمقابل بیٹھے ہوئے شخص کے سامنے تھوڑے سے

فاصلے پر بیٹھ جاتا ہے۔

just tell me who is the owner of "New Dream

iversity??..."

باسیل بیٹھتے ہوئے چاقو کو ٹانگ پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے

I.. don't kn....

آدمی کے منہ سے جھوٹ کہ بول نکلے ہی تھے کہ باسیل اپنی ٹانگ

چاقوؤں

اٹھا کر سیدھا سامنے والے کی ٹانگ میں اس کے پٹ

میں گھسا دیتا ہے۔۔

آہ ہ ہ۔۔۔۔آدمی کی ایک زور دار چیخ نکلتی ہے۔۔

باسیل کے دائیں ہاتھ کی جانب کمرے کے دروازے کی طرف کھڑا

سمیر باسیل کے اس روپ سے ہکا بکا رہ جاتا ہے۔

سمیر کا دل تیزی سے دھڑکنے لگتا ہے۔۔

dn't I tell you don't lie with me"...

باسیل اس کی ٹانگ میں گھسے چاقوؤں پر مزید زور دیتے

ہوئے اسے اس کی ٹانگ میں گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

خون تیزی سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے جو باسیل کے ہاتھ بھی

خون سے رنگنے لگتا ہے۔

باسیل چاقوؤں کو گھوما رہا تھا اور پورے کمرے میں آدمی کی

درد بھری چیخیں گونجنے لگتی ہیں۔۔

eally don't know who is the owner of"ND University"

آدمی درد میں کراہتے ہوئے چیخیں مارتے ہوئے کہتا ہے۔

hhh so you wanna play with me??..

باسیل چاقوؤں کو جھٹکے سے باہر کھینچتے ہوئے کہتا ہے جس سے

خون نک سیدھا اس کے چہرے اور گردن کے ساتھ ساتھ

اس کی سفید رنگ کی شرٹ پر پیٹ کی طرف گرتا ہے۔

آہ ہ۔۔۔باسیل اپنے چہرے پر لگا خون ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

you're not telling me truth ...???Okay

باسیل کہتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس کے اٹھتے ہی سمیر اپنا رو

باسیل کی طرف بڑھتا ہے۔

ou are not going to tell me truth I'm not going to leave

u what's ever I'm doing with you that's the path you

oose for you..

باسیل سمیر سے رومال پکڑے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے آدمی کی ٹانگ

سے تیزی سے بہتا خون دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

at him and cut his legs....

باسیل رومال کے ساتھ ساتھ چاقوؤں سمیر کو پکڑاتے ہوئے

حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔

سمیر پھٹی آنکھوں سے حیرانگی سے باسیل کو دیکھنے

لگتا ہے باسیل ایک نظر سمیر کو دیکھتا ہے جس سے وہ اسی

پل نظریں جھکا لیتا ہے۔

..no please please nooo.....

آدمی درد میں گڑگڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

ny you're not interested to me truth now just bear with

t!!!..

باسیل حکمانہ انداز میں کہتے ہوئے باسیل اس آدمی کی گڑگڑاہٹ سنے وہ بنا

مزید بولے کمرے سے نکل پڑتا ہے۔

کمرے سے نکلتے ہوئے باسیل کے پیچھے پیچھے سمیر بھی

کمرے سے نکل پڑتا ہے کمرے سے کچھ قدم دور ہی گیا تھا کہ آدمی کو مار

کی

اور اس کی چیخوں کی آوازیں باسیل کے کانوں تک باآسانی

پہنچ رہی تھی جو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کا

سبب بنتی ہیں۔

کیا آپ سچ میں اسے ماردیں گے۔۔؟؟؟

سمیر باسیل کے پیچھے چلتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

تو کیا نہیں مارنا چاہیے۔۔؟؟؟

باسیل کمرے سے نکل کر سیدھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

ایک چھوٹے سے گیراج کے دروازے کی جانب بڑھنے لگتا ہے اور دروازے

پہنچے وہ کر مڑ کر سمیر

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کولڈ نظروں سے دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ ایک پرانا گاڑیوں کا گیراج تھا جہاں کسی زمانے میں

گاڑیاں ہوا کرتی تھیں اب یہ ایک مکمل کھنڈر گیراج بن چکا تھا باسیل کے

سے زیادہ دور نہیں تھا 10 منٹ کے سفر پر

تھا یہ گیراج بس

مجھے لگا آپ صرف اسے ڈرانے والے ہیں مارنے والے نہیں

سمیر سر جھکائے کہتا ہے۔

تمہیں لگنے لگا نے کے لیے نہیں رکھا ہے جتنا بولا جائے اتنا کرو سوال مت کرو

مجھ سے کسی بھی قسم کا

خاص طور پر میرے لیے ہوئے فیصلوں پر

باسیل سمیر کی طرف بڑھے اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس

کی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ اٹل لہجے

میں کہتا ہے۔۔

مجھے پسند ہے جب لوگ میرے فیصلوں پر سر جھکا اس کو مانتے ہیں بنا کسی

سوال کے

اگر تم میرے پسندیدہ لوگوں میں رہنا چاہتے ہو تو سوال مت

اٹھاؤں وہ کرو جو میں کہہ رہا ہوں ورنہ اپنے انجام کے زمہ

دار تم خود ہوگے میں نہیں

باسیل سمیر کے کندھے پر اپنا بائیاں ہاتھ رکھے غور سے اس کے چہرے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ویسے مقصد تو وہی تھا ڈر کر بتا دے گا تو زندہ رہ جائے گا نہیں

تو اس کی نماز جنازہ کا انتظام میں خود کروں گا۔۔

باسیل ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے سمیر کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے

ہے اور کہتے ہوئے گیراج

سے باہر نکلے گاڑی کی طرف بڑھتا ہے سمیر دوڑتے ہوئے

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

تم رک جاؤ یہاں کا کام مکمل کرو پھر واپس آنا انتظار کی مدت

ختم ہوئی اب جو چاہیے وہ چاہیے۔۔۔!!!!"

باسیل ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اور ہاں تمہیں مال جانے جو بھی کہاں تھا کپڑے خریدنے کو وہ کام ہو

۔۔؟؟

باسیل گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے رک کر پلٹ کر سمیر کو

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جس جگہ کا آپ نے کہا تھا وہاں گئے تھے پر وہاں سے آج ہی کسی نے سار

کے سارے کپڑے خرید لیے تھے

وہاں کے ڈیزائنر سے بات ہوئی ہے صبح تک وہ نئے کپڑے

بنا دیں گے۔۔

سمیر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے

کہتا ہے۔

ٹھیک ہے اس سے آدمی کی معلومات کے ساتھ ساتھ کپڑے لیے

واپس حویلی پہنچنا اب کی بار کھالی ہاتھ آئے تو اس کی جگہ تمہارے

جنازے کا انتظام میں پہلے کروں گا۔۔

باسیل شہادت کی انگلی اٹھائے حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔

جی سر۔۔!!!سمیر بنا کوئی سوال کیے سر جھکا کر کہتا ہے اور باسیل کے جانے

سے پہلے ہی وہ واپس گیراج میں اسی ہلکے ہلکے سے اندھیرے والے کمر

میں داخل ہوتا ہے۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ اندھیرا بڑھتا جارہا تھا رات کے 11:56

ہو رہے تھے اندھیرا گہرا ہورہا تھا۔

باسیل ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے بنا کسی گارڈ کے وہ گیراج

سے باہر گاڑی لیے نکل پڑتا ہے اور گھر کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے۔

ہو کون تم مجھے کوئی شخص مشکلوں سے ملے یہ ناممکن

ہے پھر تم کیوں نہیں مل رہے ہو مجھے۔۔؟؟

باسیل ڈرائیونگ کرتے ہوئے سوچتے ہوئے وہ گاڑی کی اسپیڈ

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل خیالوں کی دنیا میں کہیں گم ہوریا تھا کہ سامنے سے

اندھیرے میں اتنی ہی اسپیڈ سے اپنی طرف آتی گاڑی کو

باسیل اپنی گاڑی کی اسپیڈ کم کرتا ہے اور یو ٹرن کاٹتا ہوا وہ

ایک سائیڈ پر رکتا ہے۔

باسیل کی گاڑی جیسے ہی سائیڈ پر لگتی ہے اس کی طرف بڑھنے والی گاڑی

کی گاڑی کے نزدیک سے اس کو کراس کرتے

ہوئے جاتی ہے کراسس کرنے والی گاڑی کا شیشہ نیچے تھا جس میں سوار شخ

بآسانی باسیل کی آنکھوں میں اپنی

چھاپ چھوڑ گیا تھا اس میں سوار شخص کوئی اور نہیں

"دیریک جون عرف محمد ارکان "

جس کی گاڑی کے پیچھے اس کی ایک فوج اتنی ہی اسپیڈ سے

اس کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہیں۔۔

باسیل اور دیریک کی نظر 2 سے 3 سیکینڈ کے لیے آپس میں

ٹکرائیں تھیں لیکن اتنی ہی دیر میں وہ ایک دوسرے کو

اچھے سے دیکھ لیتے ہیں۔۔

دیریک کی گاڑی کے جاتے ہی اس کی نظر اس کی طرف بڑھنے والی باقی

گاڑیوں پر تھی جو 10 سے زائد گاڑیاں فل اسپیڈ میں ایک قطار میں اس را

پر چل رہی تھیں۔۔

ایک کے بعد ایک فل اسپیڈ میں آگے کی طرف

بڑھتی جارہی تھیں باسیل حیرانگی سے ان گاڑیوں کی طرف

دیکھتا ہے اور جب تک روڈ کھالی نہیں ہوتا وہ

وہی اپنی گاڑی میں سوار ان کو دیکھتے ہوئے ان کے جانے کا انتظار کرتا ہے

اوارہ گردی کی بھی حد ہوتی ہے لیکن ان انگریزوں کو کیا

پتا وہ کیا ہوتی ہے باہر کے ملک میں ہر کوئی اپنے آپ میں فنے خان بنا ہوا

دماغ صرف نام کا ہی ان کے پاس

امیروں کی بگڑی ہوئی گھٹیا تربیت کی اولاد

باسیل ان گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے غصے میں خود سے

کہتا ہے۔

وقتِ سے پہلے اپنی اولاد کو یہاں سے لے جاؤں ان جیسے لوگوں کی چھاپ

میرے بیٹے پر برداشت نہیں مجھے

باسیل اپنی گاڑی کو دوبارہ اسٹارٹ کرتا گھر کی طرف بڑھتے

ہوئے غصیلے انداز میں چڑتے ہوئے کہتا ہے۔

آہ ہ۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے سب ٹھیک کر کے واپس جانا ہے

ایک عدد بیوی کو سنبھالنا ہی مشکل ہے

آگر بیٹا بھی ماں پر چلا گیا تو پھر میں تو تباہ ہوں۔۔۔۔!!!"

باسیل پریشانی سے کہتے ہوئے گاڑی کی اسپیڈ مزید

تیز کرتا واپس گھر پہنچتا ہے۔

گھر آتے ہی گاڑی دروازے پر پارک کیے وہ اپنا کوٹ اتارتے ہوئے سب

کمرے میں داخل ہوتا ہے روحی عالیان کو

سوتا دیکھ وہ بھی بنا چینج کیے انہیں کپڑوں میں اسی حالت

میں بیڈ پر ان کی جانب بڑھتا ہے۔

باسیل پہلے عالیان کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے پھر روحی کے

ماتھے پر دیتے ہوئے روحی ہے پیچھے لیٹے

اس کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں رکھے روحی کی کمر سے

سر ٹیکاتے وہ بھی اپنی آنکھیں بند کیے سو جاتا ہے۔۔"

ایک طرف سکون سے سب سو رہے تھے وہی دوسری طرف آدھی

رات کو بھی کسی کی آنکھوں سے نیندیں اڑی پڑی تھیں۔

دیریک کے حکم پر تامیر دیریک کے کمرے میں موجود اس کی ڈریسنگ

روم کو آدھا حور کے لیے اس کے کپڑوں سے سجوا چکا تھا

لیکن حور نے اس میں سے ایک بھی سوٹ وہ ہاتھ نہیں لگایا تھا وہ کمرے

صوفے پر دونوں پیر صوفے پر رکھے ہوئے

گڈھنوں کے بل کھڑے کیے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنا پیٹ

دبائے بھوک سے نڈھال ہوتی وہ اپنے آنسوؤں کو

روکنے کی کوشش کررہی ہوتی ہے۔۔

حور صوفے پر سائیڈ بھار بیٹھی ہوئی رات کے اندھیرے میں

آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کے جھرمٹ کے درمیان

چاند پر نظریں جمائے ہوئے مسلسل نم آنکھوں سے اس کو

دیکھتے ہوئے اپنی حالت پر افسوس کر رہی تھی۔۔

اس کی تنہائی کا واحد سہارا اس کا واحد دوست ساتھی

سب چاند ہی تھا دوست بنانے کی اجازت بچپن سے ہی نہیں تھی ہمیشہ ا

کمرے میں قید رہی تھی ایک واحد چاند

تھا جو رات ہوتے کھڑکی سے اس کے تنہائی کے عالم میں اس کی خاموش با

سنتا تھا۔۔

چاند ہی وہ واحد تھا جیسے کچھ بھی بتا کہ حور کو کچھ غلط ہونے کا ڈر نہیں

تھا ورنہ تو اس کے حلق سے

نکلی تھوڑی سی آواز کو بھی منہاج صاحب حلق سے کھینچ

نکال کر اسے بے زبان کر دیتے تھے۔۔

حور کی نظریں مسلسل چاند پر تھی پر آج وہ اس سے

باتیں نہیں کر رہی تھی لب خاموش تھی اس کی پیلی ہوتی

آنکھوں سے اس کی کیفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا

لیکن کوئی نہیں تھا اس کی کیفیت کو سمجھتے والا کوئی تھا ہی نہیں اس کے پاس

پچھلے دو دن سے وہ بھوکی پیاسی بس روئے جا رہی تھی۔

بہت سے لوگوں کی نظریں تھی اس پر پر اسکی حالت کو

سب دیکھ کر ان دیکھا کر رہے تھے۔۔

ڈیریک اپنی گاڑیوں کی فوج کے ساتھ واپس مینشن

پہنچ چکا تھا وہ آج پر سکون تھا کیونکہ وہ بہت سے لوگوں

کا سکون چھین چکا تھا۔۔

ڈیریک کے چہرے پر ایک چھوٹی سی جیت کی چمک

صاف نظر آرہی تھی اس کو بھی اور اس کے اردگرد موجود

لوگوں کو بھی

بھوک برداشت کرنے کی عادت تھی اس کو اس لیے وہ خاموش

تھی اس کو خاموش تو سب دیکھ رہے تھے لیکن کوئی اس کی

خاموشی کو سمجھ نہیں رہا تھا۔

ڈیریک گاڑی مینشن میں دروازے کے سامنے پارک کیے

مسکراتے ہوئے وہ ایک نظر تامیر کو دیکھتے ہوئے مینشن میں

داخل ہوتا ہے۔

تامیر ڈیریک کے ساتھ ہی ابھی مینشن واپس آیا تھا

جرمنی میں جون خاندان میں اٹھائے طوفان کی خبر وہ اسے

اس کی ریس کی جگہ پر دے چکا تھا۔۔

ڈیریک مسکراتے ہوئے تامیر کو دیکھے سیدھا اپنے کمرے کی

طرف بڑھتا ہے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے

ڈیریک اپنا کوٹ اتارے اسے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسے لہراتے

ہوئے وہ کمرے کا دروازہ کھولے مسکراتے ہوئے اندر

بڑھنے لگتا ہے پر سامنے صوفے پر بیٹھی حور کو دیکھتے ہوئے

اس کے چہرے سے ساری ہنسی غائب ہوچکی تھی۔۔

حور صوفے کی پشت سے سر ٹیکائے ہوئے آسمان میں

چاند کو دیکھے جارہی تھی کہ دیریک کے اندر داخل ہوتے

دروازے کو بند کرنے کی آواز پر حور

فوراً پلٹ کر دیریک کو دیکھتی ہے۔

ابھی تک انہی کپڑوں میں ہو بدلنے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔؟؟

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ کی طرف قدم بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔

آپ مجھ سے بات مت کریں۔۔!!

حور اپنے چہرے سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے

اپنا لہنگا سمیٹے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے نخرے دیکھانے کا وقت سہی ہے ی لیکن میں اس وقت نخر

اٹھانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔!!!

شرافت سے اٹھو اور کپڑے بدلو جا کر اس سے پہلے میں یہ

کام بھی خود کروں

دیریک اپنی شرٹ کی بازوؤں کے کف لنکس کھولتے ہوئے

دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

آ۔۔آپ بات بات پر مجھے دھمکی کیوں دے رہے ہیں اگر میں

اتنی ہی بری لگتی ہوں تو شادی کیوں کی ہے مجھ سے

حور اپنے ہاتھوں میں لہنگا پکڑے ہوئے دیریک کو دیکھتے ہوئے

غصے میں پوچھتی ہے۔

تمہیں کس نے کہا کہ تم مجھے بری لگتی ہو۔۔؟؟؟

دیریک دونوں شرٹ کی بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیے

حور کی طرف اپنا رخ موڑے پوچھتا ہے۔

آپ کے اس لہجے نے اگر بری نہیں لگتی تو آپ یوں مجھ سے

بات نا کرتے دھمکیاں نا دیتے مجھے ہر وقت

حور اپنے لہنگے کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے

ہوئے دھڑکتے ہوئے دل سے غصے میں کہتی ہے۔

مجھ سے دھمکیاں تم اپنی حرکتوں پر کے رہی ہو

جانتی وہ اب جو بھی ہوں وہ میں ہی ہوں تو مجھ سے دور

جانے کی ضد کیسی۔۔؟؟

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پو

ہے۔۔

ضد ہی ہے یہ اب میری آپ جیسے مرد نہیں برداشت کرسکتی میں اپنی زن

میں اب مزید

میرے بابا کم تھے ظلم کرنے کے لئے قیدی بنانے کے لیے اب آپ

میرے ساتھ یہ سب کررہے ہیں۔؟؟

حور اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

ابھی تک تو میں نے تمہارے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے پر شاید تم میرے ج

روپ کو دیکھنے کے لیے بے چین ہو

رہی ہو۔۔!!!

دیریک حور کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بولتا جاتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں مجھے اپنے باپ سے ملوانا کا اتنا

کی شوق ہے تو میں اب انہی کی طرح بن کر دیکھاؤں گا

دیریک حور سے دو قدم کی دوری پر کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

اب تک تو تمہیں آزاد پرندے کی طرح کھلی فضا میں چھوڑنے

والا تھا پر تمہیں کھلی فضا نہیں ایک چھوٹا سا پنجرہ چاہیے اب سے تم می

زندگی میں بھی اور میرے مینشن میں

بھی ایک قیدی کی طرح زندگی گزاروں گی آزادی ،

رہائی سب بھول جاؤ

دیریک دونوں ہاتھ کمر پر باندھے جھک کر حور کے چہرے کے

قریب اپنا چہرہ کیے کہتا ہے۔

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے ہیں۔۔!!!

حور کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگ گئے تھے دیریک کو دیکھتے

ہوئے وہ لڑکھڑاتے ہوئے ایک قدم پیچھے کی جانب بڑھاتی ہے۔

اب تو میں سب کروں گا ہر چیز تم مجھ سے دور جانے کے

لیے جتنے قدم پیچھے بڑھاؤ گی

ڈیریک حور کے پیچھے ہٹتے قدموں کی جگہ پر اپنے قدم

رکھتے ہوئے حور کے نزدیک آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اتنے ہی قدم میں تمہارے نزدیک آنے کے لیے بڑھاؤں گا اب رہائی

خواہش تم سے خود ترک نا کروائی تو میرا نام بھی "ڈیریک جون" نہیں

ڈیریک حور کا چہرہ اپنے ہاتھ میں پکڑنے کے لیے اس کی طرف

ہاتھ بڑھاتا ڈیریک کا ہاتھ دیکھتے ہوئے حور جھٹکے سے

صوفے پر جا گرتی ہے۔

ڈیریک کو حور کو اس سے ڈرا سہما دیکھ اچھا لگتا ہے

دو منٹ کے اندر کپڑے بدل لوں تم سے شادی بھلے کل رات ہوئی تھی ل

فرسٹ نائیٹ ہم آج بھی منع سکتے ہیں۔۔

حور

کو دیکھتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف

بڑھتا ہے اور بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کے لہجے میں شرارت تھی جو حور کو اپنے کیے وارننگ

لگ رہی تھی۔۔

حور سبکیاں لیتے ہوئے ہاتھوں میں لہنگا پکڑے ہوئے ڈریسنگ روم

کی طرف بڑھتی ہے آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں چہرہ لال

سرخ ہونے لگ گیا تھا بار بار آنسوؤں صاف کرنے سے

حور ڈریسنگ روم میں داخل ہی ہوتی ہے کہ دیریک خود اس کے لیے بلیک

کا ایک سمپل کا کھلے سے کپڑوں کا ہینگر

لیے اس کی طرف بڑھاتا ہے۔

حور نڈھال ہوئی پڑی تھی آنکھوں کے آگے بار بار اندھر

آرہا تھا پر وہ خود پر قابو پاتے ہوئے دیریک کے ہاتھ سے

کپڑے لیے دو پل کے لیے وہی کھڑی رہتی ہے۔

دیریک حور کو کپڑے دیے خود اپنے لیے ٹراؤزر شرٹ

کیے وہ واش روم میں چلا جاتا ہے۔

حور لہنگا پکڑے ڈریسنگ روم میں لگے شیشے کی طرف اپنے

قدم بڑھاتی ہے آنکھوں کے آگے اندھیرا بار بار آرہا ہے

دماغ سن ہونے لگ گیا تھا۔

شیشہ کے سامنے آتی ہی وہ کپڑے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے پڑی

کرسی پر کھڑے اپنا دوپٹہ اتار بھی وہی رکھ دیتی ہے کمر

پر بندھا ہوا کمر بندھ کھولنے کی کوشش کرتی ہے پر

اس کی آنکھیں بند ہونے لگ گئی تھی۔۔

حور کمر بندھ کا ہوک ہی نظر نہیں آرہا تھا وہ گہری سانس

لیے اپنی آنکھیں بند کرکے کھولے کمر بندھ کو

دیکھنے لگتی ہے کہ اتنے زور سے واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر

دروازے کی طرف دیکھتی ہے

واش روم سے نکلتے دیریک کو ایک نظر دیکھتے ہی وہ اس سے نظریں ہٹ

اپنے دوپٹے پر لاتی ہے کہ حور کی

آنکھیں بند ہوئی وہ اسی پل زمین بوس ہونے لگتی ہے وہ زمین پر

گرتی اس سے پہلے ہی دیریک کی طرف جلدی سے بڑھتا

حور کو کمر سے پکڑے اپنے سینے سے لگاتا گرنے سے بچا لیتا ہے۔

دیریک کا دل بھی پل میں دھڑک اٹھا کہاں وہ اس کی حالت

پر سکون سے مسکرا رہا وہاں اس کی بند ہوتی

آنکھیں دیکھ وہ بے چین ہو چکا تھا۔۔۔!!!!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

ایک اور نئ صبح کی شروعات ہو چکی تھی پوری حویلی میں

پرسکون ماحول تھا صرف ایک ہی شخص کی کھکھلاہٹ

کی آوازیں گونج رہی تھیں وہ شخص اس حویلی کی ننھی شہزادی" نتاشہ بدر"

جو بدر اور آئمہ کی چھوٹی سی شہزادی ہے صرف ان کی نہیں

روحی کے بعد وہ ہی پوری حویلی کی شہزادی ہے کیونکہ

وہ دیکھنے میں تو اپنی ماں پر گئی ہے پر حرکتوں میں

روحی پر اس کے تین سال کے ہونے میں ابھی کچھ دن باقی

تھے لیکن اس کی باتیں توبہ تھی

بولنا شروع کرتی تو بولتی ہی جاتی ہے۔۔

اس کی معصوم سی باتوں کا ہر کوئی دیوانہ تھا وہ حویلی

کے ساتھ ساتھ گاؤں میں اپنی باتوں کی وجہِ سے

بڑی مشہور تھی۔۔

اپنی دادی اور چاچی دادی کے ساتھ اکثر پنچائیت فیصلوں

پر جو جاتی تھی جب بھی جاتی تھی اپنی من پسند

چیز نا ملنے پر رو دھو کر تماشہ ہی لگاتی ہے جس سے پنچائیت شہزادی تاشہ

ڈرامے بازیوں سے سب برباد ہو جاتا ہے۔

وہ اپنے خاندان کی سب سے چھوٹی سکندر

جو عمر اور قد میں بھلے ہی چھوٹی ہو پر ابھی سے وہ بڑوں کو اپنی ڈرامے بازی

سے

حیران کر دیتی ہے۔۔

روحی کی پرچھائی کے نام سے پورے گاؤں میں فیمس ہے۔

تاشہ کبھی تو سانس لے لیا کرو اتنا کیسے بول لیتی ہو۔۔؟؟

آئمہ کیچن سے فروٹ چاٹ کا بول لیے باہر حال میں بیٹھی ہوئی

تاشہ اور ہیرا بیغم کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

ماما میں تو بولتی ہی نہیں ہوں۔۔!!!

تاشہ ہیر بیغم کی گود میں بیٹھے ہوئے معصومانہ انداز

میں کہتی ہے۔

نہیں تمہارا بھوت ہوتا ہے وہ جو پورے دن پوری حویلی کو

سر پر اٹھائے پھیرتا ہے۔۔

آئمہ فروٹ بول ٹیبل پر رکھتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

بولنے دیا کرو آئمہ اسی کی وجہ سے ہماری رونقیں واپس

لوٹی ہیں۔۔

ہیرا بیغم تاشہ کے گال پر لب کشائی کرتے ہوئے کہتی ہے۔

امی یہ رونقیں نہیں بھونچال لانے والی باتیں کرتی ہے۔۔

آئمہ ابھی بھی گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

چلو آؤ دماغ نا کھاؤ فروٹ کھاؤ

آئمہ ہاتھ بڑھا کر تاشہ کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہتی ہے۔

تم اسے کھلاؤں میں زارا سلطانہ کو دیکھ آؤ

کل سے وہ نظر ہی نہیں آئی مجھے

ہیرا بیغم صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتی ہیں اور کہتے ہوئے وہ

حویلی سے نکل کر دوسری طرف بڑھنے لگتی ہے۔

دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ سامنے سے بدر سفید کلر کے

کارٹن کے سوٹ میں ہاتھ میں ڈارک براؤن کلر کا

تھری پیس لٹکائے ہوئے حویلی میں داخل ہوتا ہے۔

اسلام و علیکم امی

بدر ہیرا بیغم کو دیکھتے ہوئے رک کر سلام کرتا ہے۔

وعلیکم السلام ماحول گرم ہے اپنا دماغ ٹھنڈا رکھنا ورنہ

میرا دماغ گرم ہو جائے گا۔۔

ہیرا بیغم بدر کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

کہتی ہیں۔۔

میں ماحول ٹھنڈا کرلوں ٹینشن نا لیں۔۔!!!

بدر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور اندر داخل ہوتا ہے ہیرا بیگم بھی حویلی

دوسری طرف بڑھنے لگتی ہیں۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔!!!

بدر سلام کرتے ہوئے صوفے پر کوٹ پھینکے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بابا۔۔۔!!!تاشہ بدر کو دیکھتے ہی اس سے لپٹ جاتی ہے۔

ہائے میرا بچہ میری جان

بدر تاشہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اسے اپنی گود میں

بیٹھاتا ہے۔

واپس کیوں آئیں ہیں۔۔؟؟؟

آئمہ فروٹ چاٹ کا بول ٹیبل پر واپس پٹکھتے ہوئے غصے

میں کہتی ہے۔

کیونکہ یہ گھر ہے میرا۔۔!!!

بدر تاشہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکراتے

ہوئے جواب دیتا ہے۔

تاشہ اپنے آپ باپ کے سینے سے سر ٹیکائے آئمہ کے چہرے پر

آتے جاتے غصے کے تاثرات کو دیکھنے لگتی ہے۔

اچھا تو یہ یاد آگیا آپ کو اور یہ یاد ہے میں کون ہوں۔؟؟

آئمہ دانت بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں میں ایک ہی تو بیوی ہے میری

بدر مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

چلیں شکر ہے یہ یاد آگیا ہے آپ کو میں بیوی ہوں آپ کی

مجھے لگا یاداشت چلی گئی

آئمہ فروٹ بول اُٹھائے کیچن کی طرف بڑھتے ہوئے

چڑے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

یہ لفظوں کا سہارا لے کر چھپ چھپ کر تانے کیوں مار

رہی ہو جو بولنا ہے سیدھا سیدھا بول دو

بدر تاشہ کو صوبے پر بیٹھاتا آئمہ کے پیچھے کیچن میں

بڑھنے لگتا ہے۔

میں نے سیدھا سیدھا بول دیا نا تو سن نہیں پائیں گے

آپ۔۔۔!!!

آئمہ شیلف پر بول پٹختے ہوئے کہتی ہے۔

تم بولو میں سن لوں گا۔۔

بدر دونوں ہاتھ کمر پر باندھے چہرے پر مسکراہٹ

سجائے کہتا ہے۔

تو بتائیں کل رات کس ماں کے ساتھ تھے جو میرا فون بھی

نہیں اٹھا رہے تھے اور گھر بھی واپس نہیں آرہے تھے۔؟؟

آئمہ غصہ میں اپنے لب بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میری تو ایک ہی ماں تھی وہ تو تمہارے ساتھ تھی میں تو اکیلا تھا۔۔

بدر مسکراتے ہوئے آئمہ کے گال پر کس کرتے

ہوئے کہتا ہے۔

میرے سامنے زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے

آئمہ بدر کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے

دور کرتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شرافت سے بتائیں کہاں تھے آپ ورنہ ابھی پوری حویلی کو

چلا کر بتاؤں گی کہ ان کا یہ ایک عدد بیٹا آوارہ ہو گیا ہے

بیوی بچے ہیں لیکن پھر بھی۔۔۔۔!!!!

بس چپ۔۔۔!!

بدر کمر میں ہاتھ ڈالے آئمہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے

کہتا ہے۔

میں نے بولنے کو کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ تم میری عزت کا

جنازہ نکال دو

بدر آئمہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصیلے انداز

میں بولتا ہے۔

ابھی تک تو میں نے نہیں نکالا لیکن اگر مجھے بتا یا نہیں کہ کل صبح سے

اپنا تشریف کا ٹوکرا لیے کہاں تھے تو میں

جو جنارہ نکالنا ہے اس کے کیے آپ کو کندھا کوئی بھی نہیں دے گا۔

آئمہ دونوں ہاتھوں بدر کے سینے پر رکھے اسے

خود سے دور کرنے لگتی ہے۔

اتنی بری کیوں ہوگئی ہو بندہ ہوں تمہارا یقین تو کرنا چاہیے

تمہیں مجھ پر تھوڑا سا ہی کرو پر کرو۔۔۔

بدر خود آئمہ کو خو دست دور کرتے ہوئے اپنی آخری الفاظوں

ہر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ہے مجھے یقین آپ پر سیدھے سے آپ مجھے بتاتے ہیں

یا میں سب کو آپ کے قصیدے سناؤں۔۔۔

آئمہ بدر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

ڈرا کیوں رہی ہو تم مجھے سچی بول رہا ہوں اکیلا ہی تھا

بدر اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھتے ہوئے آئمہ سے نظریں

چراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حد ہو گئی ہے یقین ہی نہیں کرتی ہے مجھ پر جلاد کہیں کی

گردن موڑ کر حال میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تاشہ

کو دیکھتے ہوئے بدر جلدی سے ڈرے ہوئے انداز سے مضبوط بنے

کھڑا ہوتا ہے۔۔

بدر جواب نہیں دیں گے مجھے۔۔؟؟

آئمہ غصے میں پوچھتی ہے۔۔

یار تمہیں ہنی مون پر کے جانے کی تیاری کررہا تھا اسی میں

مصروف تھا کل کا پورا دن ایمرجنسی میں پاسپورٹ

تیار کروائیں ہیں تو اس لیے لیٹ ہوگیا میں

بدر گہری سانس لیے تاشہ سے نظریں ہٹاتے ہوئے آئمہ کے

چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو لگاتار اسے گھورے

جارہی تھی۔

شادی کے 4 سے 5 سال بعد اب فائدہ ہنی مون پر لے جانے کا

آئمہ بدر کی بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

آہ ہ دیر تو ہوگئی ہے پر وہ کہتے ہیں نا

"دیر آئے درست آئے "

وہی والا کام ہونے جارہا ہے بس یہ ہی سوچ لو اور موڈ ٹھیک

کرکے پیکنگ کرو آج رات کی فلائیٹ ہے

کل شادی میں دلہے سے پہلے انٹری دینی ہے ہمیں۔۔!!

بدر آئمہ کے گال کھینچتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

کس کی شادی۔۔؟؟

آئمہ تجسس سے پوچھتی ہے۔

شیزا کی اس کی شادی ہے اس نے انوائیٹ کیا ہے اور باسیل

بھائی نے ہی جلدی پاسپورٹ بنوانے میں مدد کی

بدر گال سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے آئمہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے دھیرے سے کہتا ہے۔۔

باسیل بھائی نے بلایا ہے۔۔؟؟؟ وہ لوگ تو خود پاکستان آنے

والے ہیں تو پھر ہمیں کیوں بلا رہے ہیں۔۔؟؟

آئمہ حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے تجسس سے

پوچھتی ہے۔

بدر جواباً خاموش رہتا ہے وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے آئمہ کے سر

سے ہاتھ ہٹائے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے پر کوئی

جواب نہیں دیتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

جواب دیں خاموش کیوں ہوگئے ہیں۔۔؟؟؟

آئمہ بدر کی بازوؤں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

روکو سوچ تو لوں کیا جواب دینا ہے۔۔!!

بدر گردن موڑ کر تاشہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں مل گیا جواب۔۔!!

بھائی نے کہا ہے عالیان کی برتھ ڈے منانے ہے تو وہ چاہتے ہیں

اس میں سب شامل ہوں سب ہو نہیں سکے

امی والے تو سارے پہلے ہی ہو کر آئیں ہیں تو اب ہمیں بلا رہے

ہیں اس کی سالگرہ میں شامل ہونے کے لیے

بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

میری شکل پر بیوا قوف لکھا ہوا ہے۔؟؟

آئمہ شہادت کی انگلی سے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

لکھا ہوا تو نہیں ہے لیکن اگر تم خود کو سمجھ رہی ہو تو اس میں کچھ نہیں کر

ہوں۔۔

بدر آئمہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر تنگ مت کریں پہلے ہی پریگنینسی کا کی وجہ سے میرا

دل اور دماغ ہر وقت خراب رہتا ہے باقی آپ آکر

مجھے تنگ کرلیا کریں'۔

آئمہ بدر کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھوڑواتے ہوئے بے زار

انداز میں کہتی ہے۔

تب ہی تو میں تمہیں کچھ دنوں کے لیے ہی سہی کہیں دور

لے کر جانا چاہتا ہوں تاکہ تمہارا دل اور دماغ

پرسکون ہو جائے۔

بدر آئمہ کے چہرے کو چھوڑے شلف پر ہاتھ رکھے آئمہ کو

مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے گھور کیوں رہے ہیں۔۔؟

آئمہ بدر کی نظریں خود پر مسلسل دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

گھور تو نہیں رہا دیکھ رہا ہوں۔۔

بدر شلف سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں بچی نہیں ہوں ایک بچے کی ماں ہوں مجھے دیکھنے کا

اور گھورنے کا فرق اچھے سے پتا ہے۔۔

آئمہ کہتے ہوئے فریج کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو پتا ہو وہ بچہ میرا ہی ہے میری ہی وجہ سے تم اماں

بنی ہو۔۔!!!

بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر آئمہ کی پشت دیکھتے ہوئے اپنا رخ اس کی طرف موڑتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

پوائنٹ پر آئیں زیادہ باتیں نا کریں میرے ساتھ میرا موڈ

نہیں ہے آپ کے منہ لگنے کو۔۔

فریج سے دودھ کا جگ نکالے دروازے کو زور سے

بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میرا تو موڈ اور ارادہ دونوں ہے تم نہیں لگتی تو میں لگ جاؤں منہ تمہارے

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

بدر شرارتی انداز میں اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔

اسے پتا ہے آئمہ پریگنینسی میں حساس اور مزید چڑچڑی

ہوگئی ہے اس لیے وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا ہے

تاکہ آئمہ کا موڈ ٹھیک کر سکے

پر وہ کیا جاننے اس کی حرکتوں سے موڈ ٹھیک نہیں مزید

برباد ہو جاتا ہے اس کا

میں چائے نہیں بناؤں گی۔۔!!

آئمہ بدر کی آنکھوں میں غصہ سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے چائے کا نام لیا۔۔؟

بدر بھی اسی انداز میں پوچھتا ہے۔

آپ کو کیا لگتا ہے اتنے سال میں نے ایسے ہی گزار دیے ہیں

آپ کے ساتھ آپ کے مکھن لگانے کے پیچھے کی وجہِ سمجھ نہیں آتی ہے

"

ہائے میں صدقے جاؤں کتنی سمجھدار ہوگئی ہو تم

اب ایک کپ چائے تو بنادوں۔

آئمہ کی بات مکمل ہوتے ہی بدر اس کے چہرے کو پیالے نما

انداز میں مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا اور زہر کتنے چمچ ڈالوں اس میں۔؟؟

آئمہ اپنے لب بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

زہر ڈالوں گی تو اپنا نقصان کرواؤں گی بیوہ ہو جاؤ گی تم اس لیے زہر چھ

گڑھ ڈال دو تھوڑا سا

شوہر کی خدمت کرو گی تو ڈائریکٹ جنت ملے گی کیوں

زہر دے کر دوزخی بننا چاہتی ہو۔۔

آئمہ کے گالوں کو اپنے ہاتھوں میں دباتے ہوئے اپنی ہنسی

کو ضبط کر کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پچھلے 4 سے 5 سالوں میں میں نے جتنی چائے آپ کے لیے بنائی ہے نا ج

تو مجھے ویسے ہی مل جانی چاہیے۔

آئمہ بدر کے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھوڑواتے ہوئے غصیلے

میں لال سرخ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

اور اسی چائے میں مجھے زہر ڈال کر دینے کی دھمکیاں دیتی

آرہی ہو وہ کس کھاتے میں ہے بی بی۔۔؟؟

بدر منہ پھلائے ہوئے پوچھتا ہے۔

دل تو میرا ابھی بھی یہ ہی کرنے کو کررہا ہے پر اپنی اولادوں

کی وجہ سے میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ورنہ یہ ایک نیک کام میں نے ض

کرنا تھا۔

آئمہ چولہہ آن کرتے ہوئے زور سے چائے بنانے والا چھوٹا سا

سورس پین جو چولہے کے پاس شلف پر ہی تھا وہ چولہے پر

پٹختے ہوئے کہتی ہے۔۔

اللہ اللہ۔۔۔!!!بدر آئمہ کے غصے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی کیچن سے الٹے پیر باہر نکل جاتا ہے۔۔

چڑیل کہیں کہ کہتا تھا میں تو صرف یہ۔تو سچ مچ کی

چڑیل بنتی جارہی ہے۔۔

بدر تاشہ کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے خود سے کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک خوبصورت سی صبح کا آغاز لندن میں بھی ہو چکا تھا

صبح کے 10 بج رہے تھے عالیان پہلے ہی اٹھ خود ہی

کمرے سے باہر نکلے نیچے حال میں صوفے پر بیٹھے ایل ای ڈی پر کارٹون

رہا ہوتا ہے۔

روحی باسیل کی بازوؤں پر سر رکھے ہوئے محبت بھری نگاہوں

سے مسلسل گہری نیند میں سوتے ہوئے باسیل کو دیکھ

رہی ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ شہادت والی انگلی سے باسیل

کے ماتھے پر بنے ہوئے اس کے پرانے چوٹ کے نشان پر

اپنی انگلی پھیر رہی ہوتی ہے۔۔

روحی کی نظریں باسیل کے چہرے پر تھی اور ہاتھ اس کے

ماتھے پر بکھرے بالوں کے درمیان اس چوٹ کے

نشان پر

اپنے ماتھے پر کچھ محسوس کرتے ہوئے باسیل دھیرے دھیرے

سے اپنی آنکھیں کھولتا ہے۔

اس کی آنکھیں کھلتی دیکھ روحی جلدی سے باسیل کے چہرے

سے اپنا ہاتھ ہٹائے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

باسیل اُٹھتے ہی روحی کو اپنے پاس دیکھے مسکرا اٹھتا ہے

روحی بے چہرے پر رکھے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے

اپنی بازوؤں فولڈ کیے روحی کو اپنے سینے سے لگائے مزید اپنے قریب ک

ہے۔۔

ناٹنکی میری نیند برباد کر کے خود سونے کے ناٹک کر رہی ہو۔۔؟؟

باسیل کی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کی گنودگی تھی

جو اس کے لہجے میں بھی محسوس ہو رہی تھی۔

باسیل کی آواز پر روحی اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے مسکراتے

ہوئے باسیل کو دیکھتی ہے۔

گڈ مارننگ۔۔!!!!

روحی باسیل کے سینے پر سر رکھے ہوئے ہلکا سا اٹھا کر

پیار سے کہتی ہے۔

گڈ مارننگ وائفی۔۔!!!باسیل روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے

ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو ابھی بھی نیند آرہی ہے۔؟؟

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ اس کی بند ہوتی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہمم تھوڑی تھوڑی۔۔!!باسیل بامشکل اپنی آنکھیں کھولتے

ہوئے کہتا ہے۔

تو آپ سو جائیں میں آرام سے میں باہر چلی جاتی ہوں۔۔

روحی کہتے ہی باسیل کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے پر باسیل روحی

کمر کے گرد کیا اپنی بازوؤں کا حصار اور مضبوطی

سے باندھے اسے دور جانے نہیں دیتا بلکہ خود کے اور

مزید نزدیک کر دیتا ہے۔۔

تمہارے دور جانے سے سکون کی نیند تھوڑی آئے گی مجھے سکون تو تم

تمہاری خوشبو سے ملتا ہے۔۔

باسیل اپنی نیند میں بھری آنکھیں کھولے روحی کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی نظریں روحی کے چہرے پر اور اس کی بات پر ٹھہری روحی کی نظ

اپنے ہاتھوں پر

پیٹ میں تتلیاں اڑنے لگ گئیں تھیں روحی خوئشی کی چمک

اس کے چہرے پر باآسانی دیکھائی دے رہی تھی۔

تم بلش بھی کرتی ہو۔۔؟؟

باسیل کی آنکھیں اب مکمل طور پر کھلنے لگ گئی تھی۔

میں تو بلش نہیں کر رہی ہوں۔!!

روحی اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے اپنے گالوں پر

ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کو قابو میں کرنے کی کوش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تو جھوٹ بھی بول لیتی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں میں جھوٹ نہیں بولتی ہوں۔

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی واپس نظریں اس کے چہرے سے ہٹا لیتی ہے۔

تو پھر یہ گال لال سرخ کیوں ہو رہے ہیں۔۔؟؟

باسیل گالوں کو ٹچ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ نیچرل ہیں۔۔!!روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور پھر

باسیل کی قید سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔

ایسا ہے تو مجھے ٹچ کر کے چیک کرنے دو یہ نیچرل ہیں

یا پھر تم بلش کر رہی ہو۔۔"

باسیل روحی کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں رک جائیں مجھے کام سے جانا ہے یہ مت کریں

روحی باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے اس کی آنکھوں میں د

ہوئے کہتی ہے۔

کبھی تو یہ بھی کہہ دیا کرو کہ باسیل آج کا دن میں دو نے

صرف آپ کے ساتھ آپ کے پاس رہنا ہے کوئی کام

نہیں کرنا نا آپ نے نا میں نے

باسیل روحی کے چہرے پر جھکے ہوئے اس انداز سے کہتا ہے کہ

روحی کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔

کتنے خراب ہیں آپ سیدھا سیدھا کیوں نہیں کہتے کہ میں

چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ رہو

میرا نام کیوں بدنام کررہے ہیں۔۔!!

بنا تکیہ کے بیڈ پر لیٹی ہوئی نظریں اٹھا کر باسیل کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے ساتھ ادھورے الفاظوں میں باتیں کرنا اچھا لگتا ہے

جب کم لفظوں میں میری باتوں کا مطلب تم سمجھ جاتی ہو

مجھ پر تم اپنی ایک اور چھاپ چھوڑ جاتی ہو۔۔

باسیل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے وہ اس طرح دیکھ

رہا تھا جیسے پہلی بار وہ اسے اتنی قریب سے

دیکھ رہا ہو۔۔

روحی بھی خاموش ہوگئی تھی وہ مسکرا رہی تھیں اس کی

نظروں کی قید میں قید ہو کر

آپ کی ادھوری باتوں کا مطلب میں سمجھ جاتی ہوں پر جب آپ مکمل با

کرتے ہیں آپ مجھ پر اپنا

رنگ چھوڑنے لگتے ہیں جس میں مکمل رنگنا مجھے بے حد پسند

ہے۔

آپ کی بار روحی کی بات پر باسیل خاموش تھا اس کے

چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ سکون اور اطمینان تھا

جو سکون روحی کو دیکھتے ہوئے اس کے دل میں

اترتا ہے۔۔

آپ نے اب کیا ایسے ہی مجھے دیکھتے رہنا ہے چھوڑیں مجھے

روحی باسیل سے نظریں ہٹا کر اپنا رخ دوسری طرف کرتے

ہوئے کہتی ہے وہ جیسے ہی باسیل سے نظریں ہٹاتی ہے

روحی نظر باسیل کی شرٹ پر لگے خون پر جاتی ہے۔

چہرے سے خون تو صاف کرچکا تھا لیکِن کپڑوں پر خون کے

لگے داغ وہ صاف کرنا بھول گیا تھا۔

آ۔۔آپ کو چوٹ لگی ہے۔۔؟؟؟

خون دیکھتے ہوئے روحی فوراً سے پریشانی میں مبتلا

ہوئے باسیل کے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جواباً باسیل خاموش رہتا ہے روحی کے چہرے پر اپنے لیے فکر

دیکھ کر وہ مسکرارہا تھا۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں کچھ پوچھ رہی ہوں میں

روحی باسیل کو مسکراتا دیکھ مزید پریشانی سے کہتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں۔۔!!

باسیل روحی پر سے ہٹتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل شرٹ پر خون لگا ہوا ہے آپ کی آپ کہہ رہے ہیں آپ ٹھیک

۔۔؟؟

روحی گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں گڑیا یہ میرا خون نہیں ہے۔۔

باسیل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

انکل جھوٹ مت بولیں آپ مجھے پتا ہے چوٹ لگی ہے آپ کو

دیکھائیں مجھے۔۔!!

روحی باسیل کی طرف گڈھنوں کے بل چلتے ہوئے

اس کے قریب آکر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے چوٹ نہیں لگی ہے یہ دیکھو چوٹ نہیں ہے۔۔۔!!

باسیل بیڈ کراؤن سے دور ہوتا روحی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیٹ پر رکھے ا

چوٹ

نا محسوس کرواتا ہے۔

تو یہ خون۔۔؟؟ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں پوچھتی ہے۔

کسی پالتو کتے کا ہے زبردستی راستے میں آگیا تھا تو ٹانگ

زخمی ہوگئی تھی اس کی اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش میں

اس کا خون مجھ پر آگرا۔۔۔!!

باسیل سنجیدگی سے اپنے پیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کی نظر تو اس کے چہرے پر تھی پر دھیان اس

کی باتوں پر نہیں تھا۔۔

باسیل پیٹ سے نظر اٹھا کر روحی کی طرف دیکھتا ہے تو

روہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔

ک۔۔کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

باسیل پوچھ ہی رہا تھا کہ روحی گڈھنوں کے بل کھڑی ہوتی

باسیل کے گلے سے جا لگتی ہے۔

اس کے گلے لگتے ہی باسیل کے چہرے سے سنجیدگی غائب

فکر اور پریشانی جگہ گھیر لیتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئ صبح کی شروعات تو کسی اور کی زندگی میں بھی

ہوئی تھی پر وہ خوبصورت صبح تھی یا نہیں وہ دونوں ہی

نہیں جانتے تھے۔۔

حور بلیک کلر کے قمیض شلوار پہنے ہوئے آدھے پیٹ تک

کمبل اوڑھے ہوئے وہ بائیں کروٹ لیے گہری نیند سوئی پڑی تھی۔

وہ گہری نیند میں سو رہی تھی اور کوئی تھا جو پوری رات

اپنی نیند کو برباد کیے بس اسے ہی دیکھے جارہا تھا۔

حور کے اچانک سے بے ہوش ہونے پر دیریک کو پریشان کر دیا تھا پوری ر

وہ اسے دیکھتے ہوئے گزار دیتا ہے۔۔

ابھی بھی وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے خود بھی بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ

ہوئے وہ ٹانگوں پر لیپ ٹاپ

رکھے صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے اپنے کام میں مصروف تھا کبھی لیپ ٹ

کو تو کبھی سوتی ہوئی حور کو

دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ڈی جے۔۔۔؟؟؟

دروازے پر دستک کے ساتھ ہلکی سی آواز آتی ہے۔

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے لیپ ٹاپ صوفے پر رکھے دروازے

کو کھولنے کے لیے اس کی طرف بڑھتا ہے۔

دروازے کھولے دروازے سے سر ٹیکائے دیریک تامیر کو دیکھتا ہے۔

تھوڑی دیر نیچے آسکتے ہیں ایک مسئلہ ہوگیا ہے۔۔

تامیر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پریشانی

سے کہتا ہے۔

کیا ہوا ہے۔۔؟؟ تامیر کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے

دروازے سے سر ہٹائے پوچھتا ہے۔

آپ خود دیکھ لیں۔۔!!

تامیر حال کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تامیر کی بات پر دیریک کمرے سے باہر نکلے دروازے کو لاک

کیے دیریک سیڑھیوں سے نیچے اترتا ہے۔

کیا ہوا یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے حال میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

آخری سیڑھی پر پہنچا ہی تھا کہ اس کے ایل ای ڈی پر چلتی ہوئی نیوز اس

کانوں میں پڑتی ہے۔

e to Heart Disease Diago Gon is dead......

دیریک کے کانوں میں اتنے الفاظ ہی پڑتے ہی کہ اس کا دماغ

اسی پل بند ہو جاتا ہے۔

وہ دو قدم اور آگے کی طرف بڑھتا ہے اور ایل ای ڈی پر چلتی

ہوئی نیوز میں ڈائیگو کی ڈیڈ باڈی کو

دیکھنے کی کوشش کرتا ہے پر ڈائیگو کا چہرہ نہیں اس کو

لکڑی کے بکس میں ڈالنے کے مناظر دیکھائے دیتے ہیں

جنہیں دیکھتے ہیں دیریک کا ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ

لگتا ہے۔۔

تامیر دیریک کو ہنستا دیکھ سر جھکا جاتا ہے۔

یہ بھی ہارٹ اٹیک سے ہی مرے ہیں۔۔؟؟؟؟

دیریک ہنستے ہوئے ایل ای ڈی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

یہ بھی مر گئے۔۔؟؟

اب چہرے سے ہنسی غائب ہوچکی تھی سنجیدگی پریشانی

چھانے لگی تھی۔۔

کل رات انہیں آپ کی شادی کی خبر ملنے کے بعد انہیں

ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔!!!

تامیر دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے پیچھے کھڑے

ہو کر کہتا ہے۔

اور تم نے مان لیا۔۔؟؟؟ دیریک مڑ کر غصیلے انداز

میں پوچھتا ہے۔

میرے ماننے نا ماننے سے کیا ہوتا ہے امیروں کی افوا ہے اور

ان کی افواہیں سچ ہوتی ہیں وہ سچ ہو یا نا ہو

ان کا کہا اور کیا ہر چیز سچ ہوتی ہے جیسے کہ اب ایک اور افھوا

پھیلنے کے پورے چکروں میں ہے۔

تامیر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا مطلب ہے۔۔؟؟؟ ڈیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مطلب یہ آپ ان سب کا سکون برباد کرنے والے تھے اپنی شادی کا

بتا کر انہوں نے آپ کا برباد کر دیا ڈائیگو کی موت کا الزام لگا کر

تامیر صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے صوفے سے اپنا آئی پیڈ

اٹھائے اس پر ڈائیگو کی موت کے آرٹیکلز

جس پر بڑوں الفاظوں میں مور کی وجہ ڈی جے کی شادی لکھا ہوتی ہے۔

آرٹیکلز آئی پیڈ میں دیکھتے ہوئے آئی پیڈ ڈیریک کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

ڈیریک تامیر کے چہرے سے نظریں ہٹا کر آئی پیڈ میں جیسے

ہی دیکھتا ہے اپنا نام موت کی وجہِ کا سبب دیکھتے ہوئے

اس کی نظریں اسی پر تھم جاتی ہے۔۔

دیریک کی نظریں آئی پیڈ پر ہوتی ہے کہ اتنے میں تامیر پر

فون بج پڑتا ہے تامیر فون کان سے لگاتے ہی اگلے ہی پل

فون ڈی جے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

بنا تامیر کو دیکھے فون کان سے لگاتا ہے فون کی دوسری طرف سے آنے

آواز پر ڈی جے آئی پیڈ سے نظریں ہٹاتا ہے اور غصیلے نظروں سے تامیر

دیکھتا ہے۔

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔؟؟؟

فون کے دوسرے طرف سے" اسمیل البے " کی آواز آتی ہے جس پر دیر

کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں وہ دانت بھینچتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر

تھا۔۔

ڈی جے خاموش رہتا ہے وہ سن رہا تھا اسمیل البے کی

فاتحانہ ہنسی کی گونج پر وہ خاموش تھا۔

تم نے مجھ سے کرسی چھیننی میں نے تم سے کرسی کو

بنانے والا چھین لیا

کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔؟؟؟

اسمیل ڈائیگو کے آفس میں اس کی کرسی کو ہی الٹے

ہاتھ سے گول گول گھوماتے ہوئے ہنستے ہوئے پوچھتا ہے۔

دیریک اب بھی خاموش تھا۔

آہ ہ۔۔ویسے تمہارا سرپرائز بھی کسی سے کم نہیں تھا

دنیا میں تم تو ویسے بھی ہر وقت چرچو میں رہتے تھے آج ایک بار پھر سے

نیوز پر سوشل میڈیا پر تم چھائے

ہوئے ہو۔۔

تمہیں اُردو آتی ہے۔۔؟؟؟ دیریک اپنے ہاتھ میں فون بھینچتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

تمہارے لیے ہی سیکھی ہے تم جو ہر وقت الگ الگ زبان میں

باتیں کرتے رہتے تھے وہ جاننے کا تجسس رہتا تھا تو سب

جو جو زبانیں تمہیں آتی ہیں وہ سب سیکھ لی میں نے

میں ہوں نا کمال کا۔۔۔!!

اسمیل کہتے ہوئے ڈائیگو کی کرسی کھینچے اس پر بیٹھ

جاتے ہیں۔۔

شادی کی مبارکباد قبول کرو میرے کبھی نا ہونے والے

داماد۔۔۔!!!

کرسی پر گول گھومتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

ڈائیگو کو کیوں مارا۔۔؟؟؟

دیریک آئی پیڈ تامیر کو پکڑائے خود دروازے کی طرف

بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں نے تم نے۔۔!!تم نے مارا ہے اپنے سگے دادا کو

اسمیل کرسی کو روکے اپنی دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھے

کرسی پیچھے کی جانب جھکاتے ہوئے وہ چھت کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

تم نے مجھ سے اپنے باپ کی کرسی سے ہٹایا تھا نا دیکھو

اب میں نے تمہارے دادا کی کرسی کو اپنے نام کرلیا ہے

اب کیا کرو گے تم۔۔؟؟؟

اسمیل دیریک کی خاموشی کو اس کی ہار سمجھتے ہوئے

ہنستے ہوئے پوچھتا ہے۔

ڈی جے خاموش تھا وہ سر جھکائے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ رہا ہوتا ۔

اب وہ کرسی واپس لوں گا۔۔!!

دیریک ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے دروازے کے بلکل

سامنے لگے پانی کے فوارے کے آگے دروازے کے درمیان میں کھڑ

ہوئے سر اٹھا کر گہری سانس لیتے ہوئے فوارہ کو دیکھتے ہوئے پرسکون ا

میں

جواب دیتا ہے۔

تم کوشش کرنا چاہتا ہو تو کرلو البتہ ہارنے کے علاؤہ تمہیں

اور کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اب ہار تمہارا مقدر ہے

جیسے تم نے اس لڑکی سے شادی کرکے اپنے

ہاتھوں سے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔

اسمیل کرسی سے بائیں ہاتھ کی جانب ایک بڑی سی کھڑکی

کی طرف بڑھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

تمھیں کس نے کہا وہ لڑکی میری ہار ہے۔۔۔؟؟؟

دیریک چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے پوچھتا ہے۔

کیونکہ وہ ہے تمہاری بربادی کی شروعات اسی سے ہونے

والی ہے۔۔

اسمیل کھڑکی میں کھڑکی سے باہر کے مناظر کو دیکھتے

ہوئے بولے

کوشش میں نہیں تم کر کے دیکھ لوو "اسمیل البے "

کہ وہ میری ہار ہے یا جیت

کیونکہ مجھے اچھے سے پتا ہے وہ کیا ہے میری اور کیا ہے

میرے لیے

ڈیریک کے چہرے پر مسکراہٹ فخریہ مسکراہٹ جو اسمیل کو

دیکھائی تو نہیں دے رہی تھی پر اسے محسوس ہو رہی تھی۔

اور یہ جو جس کرسی پر بیٹھ کر اسے اپنا بنانے کی خواہش

دل میں پیدا کیے بیٹھے ہیں اطلاع کے لیے عرض ہے وہ

میری ہی ہے بس مجھے اس کی چاہ نہیں ہے اس لیے اس

وقتِ میں اس کے قریب نہیں ہوں تم ہو۔۔

ڈیریک کی بات پر اسمیل جھٹ سے گردن موڑ کر کرسی کی

طرف دیکھتا ہے کرسی کو دیکھنے سے پہلے اس کی

نظر اسی کرسی کے پیچھے لگی ہوئی ڈی جے کی ایک بڑی سی

تصویر کو دیکھنے لگتا ہے۔

فلحال تصویر سے ہی کام چلا لو جلد مجھے اس تصویر کی

جگہ کھڑا پاؤ گے

دیریک ایک ائیبرو اٹھائے ہلکی سی سمائل کرتے ہوئے

کہتا ہے

میں وہ وقت ہی نہیں آنے دوں گا تم پر کہ تم مجھے اس کرسی

ہے آس پاس بھی نظر آؤ۔۔۔!!

اسمیل ڈی جے کی تصویر کو گھورتے ہوئے غصے میں

کہتا ہے۔۔

وہ وقت آئے گا اور تمہارے مرنے سے پہلے آئے گا اب کھلے عام جنگ

آغاز تم نے کیا ہے تو بھگتے اپنی ہار کو

دیریک کہتے ہی فون کاٹنے کے لیے کان سے ہٹاتا ہے۔

فلحال تو اس ہار کے مزے تم لو عزت بہت پیاری ہے نا تمہیں

اب سرئے عام اس کا تماشا بنتے دیکھو

اسمیل کی آواز پر دیریک دوبارہ فون کان سے لگائے ایل ای ڈی کی طر

دیکھتا ہے جہاں اس کی خبریں

چل رہی تھی۔

اسمیل کی باتیں سنتے ہوئے ایل ای ڈی سے نظریں ہٹائے

دیریک سر جھکائے آنکھیں بند کرتے ہوئے گہری سانس بھرتا ہے

اس کو خاموش پاکر اسمیل قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے کال بند کردیتے ہیں۔۔

ایششششش۔۔۔۔دیریک فون کی اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

پہلے دماغ کم خراب تھا جس اس آدمی نے اور کر دیا ہے

دیریک فون کی طرف دیکھتے ہوئے بے زار انداز میں کہتا ہے

اور کہتے ہی پلٹ جاتا ہے۔

پلٹتے ہی اس کی نظر ایل ای ڈی میں چلتی اس کی نیوز

پر پڑتی

بند کرو اس کو ساونڈ پہلے درد سے سر پھٹا جا رہا تھا باقی

یہ سب میری جان کا عذاب بنیں گے۔۔

ڈی جے تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو جرمنی نہیں جانا چاہیے۔۔؟

تامیر اس کو اپنی آتا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کس لیے۔۔؟؟ دیریک فون آگے بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کے دادا کے لیے "

تامیر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ مر گئے ہیں مرو ہوئے لوگوں کا چیپٹر کلوز ہوجاتا ہے میری زندگی سے ک

تعلق نہیں ہوتا میرا ان سے پھر

دیریک گردن موڑ کر ایل ای ڈی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ناشتہ تیار کرواؤ بھوک لگ رہی ہے میری بیوی بھی بھوکی ہے

پہلے رو رو کر خود کی حالت کی ہوئی ہے پھر روئے گی

تو اب برداشت نہیں ہوگا مجھ سے

ڈی جے تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے

میں کہتا ہے۔

ناچاہتے ہوئے بھی تامیر کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے

ڈی جے کو خود سے زیادہ کسی اور کے لئے فکر مند

دیکھتے ہوئے

آپ کی عزت بھی داؤ پر لگی ہے آپ کے دادا کے قتل کا الزام

لگا ہے اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔

تامیر مسکراتے مسکراتے سنجیدگی سے کہنے لگتا ہے۔

اس وقت وہ دوبارہ نا روئے یہ میرے لیے اہم مسئلہ ہے باقی

رہی میری عزت کی بات اور مجھ پر لگے الزام کی

تو یہ ہم دونوں جانتے تھے یہ ایک دن ہونا تھا اور آج وہ دن

ہے پریشانی لے کر مسئلے کا حل تو نہیں نکل جائے گا۔

پر حل نکل جائے گا اس کا کچھ سوچتے ہیں تم ناشتہ

تیار کرواؤ۔۔۔

دیریک تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھے وہ اپنے کمرے کا رخ کرتا ہے۔

تو بے دل شخص کا دل مردہ نہیں ہوا دل ہے جو دھڑکتا بھی ہے

اور کسی کی فکر بھی کرتا ہے۔

ڈی جے کو جاتا دیکھ تامیر فل ہی دل میں خود سے کہتا ہے

اور کہتے ہی سر جھٹکے ایل ای ڈی بند کیے وہ کیچن میں موجود

شیف اور سرونٹس کے سر پر سوار ہوئے ناشتہ تیار کروانے

لگتا ہے۔

ڈے بے جے کے کھانے تک کی زمہ داری تامیر نے خود کی ہوئی

باہر کھانا ہو یا گھر تامیر خود اس کے لیے کھانا اپنی نظروں

کے سامنے تیار کرواتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک تامیر سے بات کیے جیسے ہی کمرے میں پہنچتا ہے وہ حور کے سونے

خیال سے دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوتا ہے

اندر آتے ہی اس کی نظر

ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے کھڑی حیران پریشان حور کو دیکھتا ہے ا

دیکھتے ہوئے گہری سانس بھرے وہ

کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھتا ہے۔

کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟

ڈی جے صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میرے کپڑے کس نے بدلے ہیں۔۔؟؟

حور ڈی جے کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے انداز میں

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

یہ نیک کام میرے علاوہ اور کون کرسکتا ہے وائفی

ڈی جے صوفے سے اپنا فون اٹھاتے ہوئے اسکرین کی طرف نظریں

جمائے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

ک۔۔کیا آپ نے میرے کپڑے بدلے ہیں۔۔؟؟؟

حور حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں میں نے ہی بدلے ہیں اتنی حیران کیوں ہورہی ہو۔۔؟؟

دیریک فون سے نظریں ہٹا کر حیران کھڑی حور کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

پوچھتے ہی واپس فون

میں دیکھنے لگتا ہے۔

آ۔۔آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے کپڑے بدلنے کی سمجھتے

کیا ہیں آپ خود کو۔۔؟؟؟

حور کہتی ہوئی دیریک کی طرف اپنے

قدم بڑھاتی ہے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو کر غصے میں چلاتے ہوئے کہ

ہے۔

تمہارا شوہر تمہارا نیا نیوالا دلہا میری جان اس سے بڑھ

میں خود کو اور کیا سمجھوں گا۔

دیریک شرارتی انداز میں چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھرے

کہتا ہے اس کی مسکراہٹ حور کو چبھ رہی تھی مزید غصے میں

پاگل کرررہی تھی۔

دیریک اپنی بات مکمل کیے حور کی طرف جیسے ہی پلٹتا

ہی ایک زور دار تھپڑ سیدھا دیریک کے منہ پر لگتا ہے۔

تھپڑ لگتے ہی دیریک کے ہاتھ میں پکڑا زور سے زمین پر جا گرتا ہے دیر

اسی وقت میں جیسے تھم گیا تھا

نظریں زمین کی جانب جھکی ہوئی تھی کانوں میں سنسناہٹ سی محسوس ہو

تھی۔

دیریک کو کبھی کسی نے اس کی مرضی کے خلاف ٹچ بھی

نہیں کیا تھا آج کسی نے اس کے منہ پر تھپڑ

دے مارا یہ بات اس کو غصہ کو اس وقت مزید بڑھانے کے لیے کافی تھی۔

دیریک کے سامنے کھڑی حور اپنی اس حرکت پر خود حیران رہ جاتی ہے

جے کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے

وہ اس کے ردعمل کے ڈر سے اپنے ہاتھوں میں اپنا دوپٹہ مضبوطی سے جکڑ

ہوئے کھڑی تھی۔

دیریک کولڈ فیس میں جیسے ہی سر اٹھا کر حور کو

دیکھتا ہے حور جھٹ سے سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کی گرفت مض

کرتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگ جاتی ہے۔۔

دیریک حور کو روتا دیکھ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اس کے نزد

بڑھتا ہے اس کے سامنے

کھڑے ہوکر دو پل اس کو روتا دیکھتے ہوئے وہ اپنے مٹھیوں میں

قید ہاتھوں کو اس کے چہرے کے قریب لاتا دھیرے دھیرے وہ اپنے ہاتھ

کی مٹھیاں کھولے حور کے چہرے کو اپنے

ہاتھوں میں پکڑے حور کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔

حور کی آنکھیں اسی پل بند ہوگئی جن سے آنسوؤں تیزی سے

بہنا شروع ہوگئے تھے۔۔

"جانتا ہوں غصہ میں ہو تم میری وجہ سے چاہو تو مجھے ایک اور تھپڑ لگال

رونا بند کرو

تمہارے آنسوؤں مجھے تکلیف دے رہے ہیں "

دیریک حور کی بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھتے

ہوئے حور کے رونے کی وجہ سے اپنی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کو محسوس کر

ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہتا ہے۔

دیریک کے اس رویے کو دیکھتے ہوئے حور روتے ہوئے اسی

پل آنکھیں کھولے اس سے دور ہو جاتی ہے۔

آپ بھی مارنا چاہتے ہیں تو مار لیں یہ جھوٹا نرم رویہ اختیار

نا کریں میرے ساتھ نفرت ہے مجھے اس طرح کہ جھوٹے احساس سے

پیچھے کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ اس سے ایک ہی دن میں اتنی خوفزدہ ہوگئی تھی کہ اب

ڈی جے کا ہر عمل اسے صرف جھوٹ لگ رہا تھا۔

دیریک کو اپنی حرکتوں پر شرمندگی ہورہی تھی حور کو

ڈرتا روتا دیکھ کر وہ چپ کروانے اسے اس کے پاس بھی

نہیں جاپارہا تھا اور نا کچھ بول پارہا تھا۔

حور کے گال پر بہتے ہوئے اس کے ایک ایک آنسوؤں دیریک

کو خود ہے کردار پر سوال کرنے پر اکسا رہے تھے۔

جانتا ہوں میں اچھا انسان نہیں ہوں میں شاید عورتوں کی عزت کرنی

آتی ہے مجھے

میری نظر کسی عورت کا کوئی درجہ نہیں ہے شاید ی لیے کیونکہ میں نے

کسی کو درجہ دیا ہی نہیں ہے

دیریک حور کو روتا دیکھتے ہیں چھوٹے چھوٹے قدم اس کی

طرف اٹھاتا دھیمے لہجے میں اس کے چہرے کو مسلسل

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میں نے تمہیں اپنی زندگی میں سب سے بڑا درجہ دیا ہے

اپنی بیوی کا درجہ مجھ پر یقین کرنا تو ویسے ہی تم پر فرض

ہو جاتا ہے۔

دیریک حور کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی نم آنکھوں سے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

کسی پر یقین کرنے میں وقت لگتا ہے پر مجھے آپ پر یقین

ہوگیا ہے اس بات کے لیے نہیں کہ آپ اچھے ہیں

آپ نے مجھ سے شادی کر کے مجھے اپنی بیوی کا درجہ دیا ہے

بلکہ اس بات کا آپ نے مجھے خریدا ہے اور خریدی ہوئی چیز کی نا تو عز

ہوتی ہے اور نا کوئی درجہ

حور اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے نم لہجے میں کہتی ہے۔

صحیح کہہ رہی ہو میری نظر میں نا تو کسی چیز کی کوئی

قیمت ہے نا کسی انسان کی

پیسہ سے خریدی ہر چیز صرف ضرورت اور وقتی استعمال

کے لیے ہوتی ہے میرے لیے

دیریک آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی حور سے نظ

ہٹاتے گردن موڑے گہری سانس

لیے وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنا رخ کھڑکی

کی طرف موڑتا ہے۔۔

لیکِن جب میں کسی چیز کو پانے میں تھوڑی سی بھی محنت کرتا ہوں تو وہ

بخود میرے لیے اہم ہوجاتی ہے پھر دھیرے دھیرے جب وہ میری عادت

لگتی ہے

تو پھر میں اس کے جنونی ہوتا جاتا ہوں

میرے علاؤہ کوئی اور اسے دیکھے اس کی اجازت بھی میں

کسی کو نہیں دیتا ہوں۔۔

ڈی جے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حور کے آنسو تھم گئے وہ غور سے دیریک کی باتیں سن

رہی ہوتی ہے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے

میں تمہارا عادی ہونا چاہتا ہوں

تمہارے لیے جنونی ہونا چاہتا ہوں

تم پر اپنے علاوہ ہر شخص حرام کرنا چاہتا ہوں

دیریک مڑ کر حور کے چہرے کی طرف جیسے ہی دیکھتا ہے

حور گہری سانس لیتے ہوئے سر جھکا لیتی ہے اپنے ہاتھوں میں

مضبوطی سے دوپٹے کو جکڑنے لگتی ہے۔۔

سر اٹھا لو شوہر ہوں تمہارا سر اٹھا کر مجھے دیکھنے سے

تمہارا قتل نہیں ہو جائے گا۔۔

دیریک حور کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے

ہوئے اس کا ایک قدم اٹھا تھا کہ حور کی نظریں

فوراً سے اٹھ کر دیریک کی آنکھوں سے آنکھوں سے ٹکراتی ہے۔

حور کی نظریں جیسے ہی اس سے ٹکراتی ہیں وہ اسی

پل اسی جگہ پر ساکت ہوجاتا ہے دیریک کے دل کی دھڑکنیں اتنی تیزی

بڑھنے لگ گئی تھیں کہ دو لوگوں کی موجودگی

میں کمرے میں بنی خاموشی تو توڑے دونوں بآسانی

سنائیں دے رہی تھی۔۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھے سانس لینے کی کوش

کرتا ہے پر وہ نہیں لے پارہا تھا وہ اس کی

آنکھوں میں کھوتا جارہا تھا۔

جو اپنا سر ہمیشہ جھکائے رکھتی تھی

جن آنکھوں کو کسی سے ٹکرانے کی اجازت نا تھی کسی کی نظر

سے نظر ملانے کی اجازت نا تھی

آج وہ نظریں اٹھی بھی تو ایسے سامنے کھڑے شخص کی

سانسیں

بھلانے پر مجبور کر گئی۔۔

دیریک اپنے دل کو سہلاتے ہوئے حور سے نظریں

ہٹائے سانس لینے کی کوشش کررہا تھا پر وہ نا سانس لے پارہا

تھا نا نظریں ہٹا پارہا تھا۔۔

حور کچھ پلوں میں خد ہی اپنی نظریں جھکا لیتی ہے وہ

جیسے ہی جھکاتی ہی دیریک کو اپنے دل میں درد

محسوس ہوتا ہے وہ اپنی آنکھیں میچے گہری سانس لیے ہوش

کی دنیا میں واپس آنے کی کوشش کرتا ہے۔

حور۔۔؟

دیریک اپنے آپ کو کمپوز کیے حور کی جانب کی دیکھے اسے

پکارتا ہے۔

دیریک کی آواز پر وہ فوراً سر اٹھا کر اس کی

جانب دیکھتی ہے۔

دیریک جو کہنے والا تھا وہ بھلنے لگا تھا پر وہ جلد ہی خود کو

کمپوز کر جاتا ہے۔

تیار ہو جاؤ حولیہ ٹھیک کرلو ناشتہ تیار ہے ناشتہ کرلو

دیریک حور سے نظریں ہٹائے زمین سے اپنا فون اٹھانے کے لیے

بڑھتا ہے۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔!!

حور اپنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے واش روم

کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

"میرا غصہ مجھ پر نکالوں خود پر نہیں"

دیریک حور کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے کسی پر کچھ نہیں نکالنا آپ جائیں کرلیں ناشتہ

فکر کا جھوٹا ناٹک کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

حور مڑ کر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں جھوٹی فکر نہیں کرررہا سچ میں فکر ہو رہی ہے

اور فکر کرنا چاہتا ہوں۔

حور کی طرف بڑھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

وہ اب اونچی آواز میں بات کرنے سے بھی گریز کررہا تھا۔

بدلے میں مجھ سے بھی کچھ چاہیے ہو گا

آپ کو پر میرا پاس کچھ نہیں ہے آپ کو دینے کے لیے"

حور اپنے کھالی ہاتھ دیریک کو دیکھاتے ہوئے بولی

مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے میں لالچی لوگوں

میں سے نہیں ہوں۔

حور کی طرف اب بھی قدم اٹھا رہا تھا۔

"لالچی نا ہوتے تو اس وقت میں یقینا یہاں نا ہوتی

آپ کے اور میرے راستے الگ ہوتے آپ کا مجھ میں لالچ تھا

"تب ہی ہم دونوں آج یہاں ایک کمرے میں

موجود ہیں

حور اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی دیریک کے چہرے کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

آنکھیں سوجی ہوئی تھی کلر سفید ہوتا جارہا تھا

آنکھوں پیلی جبکہ ناک اور گال لال سرخ ہوئے پڑے تھے۔

حلق تک خشک ہوا پڑا پانی کا گھونٹ تک اس نے اپنے

گلے میں اتارا نا تھا۔۔

اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے میری بات پر یقین ہی نہیں آرہا ہے۔؟؟

دیریک بے یقینی سے حور کے سامنے پر کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر

پوچھتا ہے۔

پہلے نہیں کرتی تھی نا آپ سے نا ہی کسی اور سے

آج پہلی بار کسی سے نفرت کرنے لگی ہوں اور انشاء اللہ

پوری شدت سے کروں گی۔۔

حور ایک دم کولڈ لوک میں آئے دیریک کے چہرے کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

یقین ہے تمہیں تم یہ کر پاؤں گی۔۔؟؟

دیریک ایک ائیبرو اچکاتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

پہلی بار کچھ کرنے کا ارادہ کیا کوشش تو پوری کروں گی۔

حور دیریک کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے

کہتی ہے۔

کوشش کر کے دیکھ لو انشاء اللہ میں تمہیں خود سے نفرت

کی جگہ محبت کرواؤ گا اور وہ بھی شدت والی

دیریک مسکراتے ہوئے حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

حور مزید کچھ نا بولتے ہیں الٹے پیر وہ مڑ کر ڈریسنگ روم

میں بننے واش روم میں داخل ہوجاتی ہے۔۔

خود تو مجھے زور دار تھپڑ مار کر خود سے محبت

کروا گی اور اب مجھ سے نفرت کرنے کی باتیں کر رہی ہے۔

دیریک اپنے گال پر ہاتھ رکھے اسے سہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

پاگل کہیں کی۔۔۔!!

واش روم کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی صوفے کی جانب بڑھے صوفے سے لیپ ٹاپ اٹھائے

وہ کمرے کا دروازہ بنا بند کیے باہر نکل جاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

کیا ہوا گڑیا۔۔۔؟؟؟

باسیل روحی کو مکمل اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے اس

کی پیٹھ سہلاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھتا ہے۔

روحی جواب نہیں دیتی ہے اور زور سے رونے لگ جاتی ہے۔

کیا ہوا روح کیوں رو رہی ہو مجھے تو چوٹ بھی نہیں

لگی ہے۔۔۔!!!!

باسیل بالوں میں ہاتھ پھیرے پیار سے پوچھتا ہے۔

آپ کو سچ میں چوٹ نہیں لگی ہے۔۔؟؟؟

روحی سبکی لیتے ہوئے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں کچھ بھی نہیں ہوا مجھے

باسیل روحی کے آنسوؤں سے بھیگتے ہوئے گالوں کو

صاف کرتے ہوئے پیار سے جواب دیتا ہے اور جواب دیتے ہی

وہ مسکرادیتا ہے۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں اور گال صاف کرتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھے پتا ہے تمہیں میری فکر ہے لیکن اتنی کے اتنا رونے لگ

جاؤ گی یہ نہیں پتا تھا۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں اس لیے نہیں رو رہی تھی باسیل

روحی باسیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوتے ہوئے بیڈ سے

اترنے لگتی ہے۔

پھر کیوں رو رہی تھی۔۔؟؟؟

باسیل روحی کو بیڈ سے اترتا دیکھتے ہوئے حیرانگی سے

پوچھتا ہے۔

میں اس لیے نہیں رو رہی تھی کہ آپ کو چوٹ لگی ہے میں

اس لیے تو رہی تھی میرے علاوہ آپ کا کوئی خون چوسے

یا نکالے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ہے۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے وہ اپنے

اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے الٹے قدم اٹھائے

دروازے کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتی ہے۔

تمہاری ایسی کی تیسی۔۔!!

باسیل کہتے ہی جھٹ سے بیڈ سے اترے دو لمبے ڈگ بھرتا

ہوا روحی کے پاس پہنچے اسے ایک بازوؤں سے پیٹ سے پکڑے خود سے

ہوا

سیدھا واش روم کی طرف لیے بڑھتا ہے۔

باسیل نے اتنی مضبوطی سے اسے پکڑا ہوا تھا کہ روحی جے پیر

زمین سے اوپر لے وہ پاؤں ہلاتے ہوئے حیرانگی سے

باسیل کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو اسے واش روم میں گھسے

شاور کے لیے بڑھ رہا ہوتا ہے۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کے ہاتھ پر ہاتھ مارے خود کو چھڑوانے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارا دماغ درست کر رہا ہوں۔

باسیل روحی کو شاور کے نیچے کھڑا کیے اس کی آنکھوں میں

شرارتی انداز میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرا دماغ درست ہی ہے آپ کا خراب لگ رہا ہے مجھے تو

روحی سر اٹھا کر شاور کو دیکھتی ہے

ایسے خراب کرنے والی بھی تو تم ہی ہو نا آیا کرو

اتنا قریب کہ میری نیت خراب ہو جائے

روحی جیسے ہی اپنا سر اٹھاتی ہے باسیل روحی کی کمر کے گرد اپنی دونوں بازو

کا حصار باندھے روحی کی گردن جھکے روحی کو دیوار سے پن کردیتا ہے۔

روحی کی سانسیں رک گئ تھیں باسیل کی قریبی پر

وہ اپنی آنکھیں میچے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے باسیل کی شرٹ کو مضبو

سے اپنی مٹھیوں میں جکڑتی ہے۔

ب۔۔باسیل۔۔۔روحی ٹھہرے لہجے میں باسیل کو

پکارتی ہے۔۔

جی۔!!باسیل اس کی گردن کو آزاد کرتے روحی کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے پیار سے پوچھتا ہے۔

باسیل میں نے نیچے جانا ہے عالیان کو ناشتہ کروانا ہے

اور پھر۔۔

روحی بول ہی رہی تھی کہ باسیل کے ہونٹوں پر قابض ہوئے اس کے

باقی کے الفاظ اپنے اندر قید کر چکا تھا۔۔

پہلے اس کے باپ کو تو اس کا ناشتہ دے دو وہ بھی

کافی دن سے بھوکا پیاسا ہے۔۔

باسیل روحی کے لبوں کو آزاد کرتا اس کے چہرے کے قریب

اس کے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے شرگوسی سے

کہتا ہے اور کہتے ہی پھر اس کے ہونٹوں پر قابض ہوجاتا ہے۔

روحی باسیل کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑے اپنی آنکھیں

بند کرگئی تھی

پر جلدی ہی خود کو کمپوز کیے وہ باسیل کے سینے پر ہاتھ

مارے اسے خود سے دور کرنے لگتی ہے۔۔

باسیل نہیں کریں نا پلزز م۔۔میں نے جانا ہے۔

روحی روتلو سی شکل بنا ممناتے ہوئے کہتی ہے۔

چلی جانا منع کب کیاہے لیکن اس وقت نہیں جو میں کررہا ہوں

وہ کرنے دو مجھے

روحی کی گردن پر جھکے اپنے لب رکھتے ہوئے وہ دھیرے

سے کہتا ہے۔۔۔

روحی باسیل کی سانسوں کی تپش پر اپنی شرٹ

کو اور مضبوطی سے جکڑنے لگی تھی۔۔

اب کب نہیں کرتے ہیں یہ سب ہر وقت تو رومینس آپ کے

سر چڑھا رہتا ہے۔

روحی اپنی آنکھیں بند کیے باسیل کی قربیی پر

سیراب ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا کروں 4 سالوں کا حساب بھی تو لینا ہے تم نے جتنا تڑپایا

ہے مجھے اس کی سزا بھی تو ملنی چاہیئے تمہیں

باسیل کہتے ہوئے روحی کی گردن کو آزاد کرتا اس کے چہرے کو دیکھتے ہو

وہ روحی کی کمر کے پیچھے سے

شاور کا وال کر دیتا ہے۔

شاور کا پانی جیسے ان پر گرنے لگتا ہے باسیل روحی پر

پھر قابض ہونے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور ڈارک نیوی بلیو کلر کی سمپل گھیر والی لونگ فراک پہنے ہوئے پیروں

گولڈن رنگ کا خسہ پہنے ہوئے

ایک کندھے پر دوپٹہ سجائے جو پیچھے سے زمین کو کب رہا تھا کانوں اور گلے

کھالی چھوڑے

بنا کسی میک آپ کو شاور لیے فریش ہوئے سیڑھیوں سے نیچے

اتر رہی تھی۔

مہندی کا رنگ ابھی بھی گہرا تھا اس کے وہ انہی مہندی لگلے زخمی

ہاتھوں سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے انہیں چہرے سے

ہٹاتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے پورے مینشن کا معائنہ کررہی تھی۔۔

حال میں صوفے پر بیٹھے ہوئے دیریک اور تامیر دونوں لیپ ٹاپ پر دیکھتے ہوئے کام ہے حوالے سے باتیں کرنے میں مصروف ہوئے پڑے تھے۔

حور کو آتا دیکھ تامیر خود ہی جلدی سے صوفے سے اٹھ کر کیچن والی سائیڈ پر چلا جاتا ہے اور دیریک حور کو سر سے پیر دیکھتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکا لیتا ہے۔

دیریک دھیرے سے مسکرارہا تھا حور کی سادگی اس کو متوجہ کررہی تھی اس کی طرف

یہ سچ میں سادگی میں اتنی خوبصورت ہے یا میرا دماغِ ہو گیا ہے۔۔؟؟

حور کو دیکھتے ہوئے خود سے سوال کرتا ہے۔

حور آخری سیڑھی پر پہنچتے ہی وہ حیران کن نظروں سے

مینشن میں داخل ہوتے ہوئے درمیان میں لگے جھومر کو

دیکھ رہی تھی جو سفید رنگ کی روشنیوں میں چمکے

بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔

حور اس کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکراتی ہے پر جیسے ہی

اس سے نظر ہٹ کر حال میں دوسری جانب جاتی ہے دیریک اور حور کی

ایک دوسرے جیسے ہی ٹکراتی ہیں

دیریک کو دیکھتے ہوئے حور کی سانسیں روک گئی تھی چہرے پر

دو پل کے لیے آئی مسکراہٹ کہیں گم ہوگئی تھی

جبکہ دیریک کی نظریں اس سے ٹکراتے ہی اس کے چہرے پر

آتی ہوئی مایوسی کو دیکھتے ہوئے احتراماً جھکنے لگتی ہے۔

وہ صوفے سے پشت ٹیکائے حور سے نظریں ہٹائے لیپ ٹاپ

کی اسکرین کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے

کچھ پل ویسے ہی بیٹھے ہوئے وہ اپنے آپ کو کمپوز کیے

لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے دوبارہ حور کو دیکھتا ہے

اسے وہی بت بنے کھڑے دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

اس کے قدموں کی آہٹ سنتے ہوئے حور دوپٹہ کے نیچے

کیے ہاتھ میں مضبوطی سے فراک کو جکڑ لیتی ہے۔

دیریک کو پھر بھی اس کی بند مُٹھی نظر آجاتی ہے وہ حور

کو دیکھتے ہوئے اس سے دور کھڑا ہو جاتا ہے۔

مجھے لگا تھا کہ تم شاید نہیں آؤ گی۔۔!!!

وہ اس کا ڈر سمجھ رہا ہوتا ہے اسے خود سے مزید نا ڈراتے ہوئے دیریک

لہجے میں کہتا ہے۔

میں واپس چلی جاتی ہوں۔۔!!!

حور کہتے ہی فورا پلٹ کر پہلی سیڑھی پر قدم رکھنے والی

ہوتی ہے کہ دیریک

حور کو ٹچ کرنے کے بجائے اس کا دوپٹہ پکڑ لیتا ہے۔

رک جاؤ۔۔!!دیریک کے ہاتھ میں اپنا دوپٹہ محسوس

کرتے وہ پہلے ہی رہ چکی تھی۔

حور کا دل تیزی سے دھڑکنے لگ گیا تھا اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس

ہوئے وہ دو پل

اسی پوزیشن میں کھڑی رہتی ہے تاکہ اپنے آپ کو کمپوز کرسکے

دیریک کی نظریں اپنے ہاتھوں میں پکڑے حور کے

دوپٹہ پر ہوتی ہے ریشمی دوپٹہ اس کے ہاتھ سے دھیرے دھیرے

خود پھیسل رہا تھا وہ اسے پھسلتا دیکھ کر

مسکرارہا تھا ڈی جے اپنے ہاتھ میں دوپٹہ قید ہی کرنے والا

تھا کہ حور پلٹ کر اسے دیریک کے ہاتھ سے کھینچ

لیتی ہے۔

حور خاموش رہتی ہے دیریک کو دیکھتے ہوئے وہ خاموش

تھی پر اس کا پیٹ تھا جو زور شور سے آوازیں

کررہا تھا۔

اپنے پیٹ پر ہاتھ وہ آنے والی آوازوں کو روکنے کی کوشش کرتی ہے پر

رک نہیں رہی تھی حور کی شرمندگی کی

وجہ بنتی جارہی تھی۔

چلو کھانا کھا لو یہ اندر سے باہر نکل آئیں گے ورنہ

دیریک ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

حور اس وقت کہنا چاہتی تھی کہ میں نہیں کھاؤں گی پر ٹیبل پر

گرم و گرم کھانا لگتا دیکھ کر حور کے منہ میں

پانی آنے لگ گیا تھا۔

حور اپنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی

طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے بڑھتی ہے۔

دیریک بیچ والی کرسی پر بیٹھتا ہے حور کو دیکھتے ہوئے

پر حور دیریک کی طرف نہیں دیکھتی ہے اور اس کے سامنے والے

کرسی پر جا بیٹھتی ہے۔۔

دیریک کی نظریں مسلسل حور کے چہرے پر تھی جب حور کی

نظریں کھانے پر تھی۔۔

حور کی کھانے کو دیکھ ٹمٹماتی ہوئی نظروں کو دیکھ وہ مسکراتے ہوئے

نظریں اس پر سے ہٹاتا ہے۔

گھر کی لیڈی سرونٹ آکر دونوں کی پلیٹ میں کھانا ڈالے

کھانا ڈالتے ہی حور پہلے دیریک کو دیکھتے ہوئے جو اس وقت اس سے نظر

ہٹائے بیٹھا دی جے سے نظریں ہٹاتے وہ سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کھانا

شروع کرتی ہے۔

حور کھانے لگتی ہے اس کے بعد دیریک بھی کھانا شروع کرتا ہے۔

تامیر کیچن سے نکلے ان دونوں پر سرسری سی نظر ڈالے وہ

حال میں صوفے کی طرف بڑھتا ہے جہاں دیریک

کا لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا۔۔

کھانا کھاتے ہوئے حور گردن موڑ کر تامیر کو دیکھتی ہے

یہ آپ کے بھائی ہیں۔۔؟؟؟

حیرانگی سے دیکھتے ہوئے وہ دیریک سے پوچھتی ہے۔

کون تامیر۔۔؟؟؟ دیریک حور کے سوال پر انگلی سے

تامیر کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

حور کے سوال پر تامیر کے کان بھی کھڑے ہوگئے تھے۔

جی۔۔!!!جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے

ہوئے کہتی ہے۔

ہاں بھائی ہے۔دیریک مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

اور آپ کے ماما بابا وہ کہاں ہیں۔؟؟

حور گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

حور کے سوال پر دیریک اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چمچ پر گرفت مض

کرنے لگتا ہے۔

تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اب میری زندگی میں

دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں بھی نہیں ہوں میں صرف پیسے لوٹا دینے کی وقت تک ہوں

جب پیسے دے دوں گی آپ کو چلی جاؤں گی میں

یہاں سے دور سب سے دور

حور دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہتی ہے۔

تمہیں کوشش کرنی ہے جانے کی تو تم کر کے دیکھ لو

پر یہ یاد رکھو میں تمہیں کہیں بھی نہیں جانے دوں گا جو

میرا ہے وہ میرا ہے اور میرا ہی رہے گا

ڈیریک پلیٹ میں چمچ میں رکھے اٹل لہجے میں کہتے

ہوئے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

حور بھی اپنا کھانا چھوڑ کر ڈیریک کو دیکھنے لگتی ہے۔

ویسے تمہیں لگتا ہے کہ تم رپورٹنگ سے اتنا پیسہ کما لوں

گی کو تم مجھے اپنی قیمت سے کر مجھ سے

رہائی پا سکو۔۔؟؟؟

ڈیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے سخت نظروں سے دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

ماحول کو گرم ہوتا دیکھ کر تامیر لیپ ٹاپ اٹھائے اسٹڈی روم

کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

آپ کو کس نے کہا کہ میں رپورٹنگ سے پیسے کماؤں گی۔۔؟

حور کہتے ہوئے دیریک کے سامنے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

تو کیا کرو گے بینک لوٹو گی یا کسی کا قتل کرو گی۔۔؟

دیریک اپنے دونوں ہاتھ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے

تجسّس سے پوچھتا ہے۔

کاش کہ میں قتل کرنے کا ہنر رکھتی تو یقیناً اس وقت کسی کی

ہوس کا نشانہ نا بنی ہوتی

حور کی باتوں پر دیریک کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں

وہ اپنے ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچنے لگتا ہے۔۔

اور رہی بات بینک لوٹنے کی تو آپ کو اس کی فکر کرنے کی

ضرورت نہیں ہے میں کہیں سے بھی لاؤں آپ

کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔

حور اپنی کھالی سوجھی ہوئی آنکھیں دیریک کی آنکھوں میں

ڈالے اٹل لہجے میں کہتی ہے اور کہہ کر اس کو کراسس کیے

آگے بڑھنے لگتی ہے دیریک کو کراس ہی کرنے لگتی ہے پر

اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو جاتی ہے۔

میں ریپوٹر نہیں ہوں مجھے کبھی گھر سے باہر قدم رکھنے

نہیں دیا ہے کسی نے کوئی مجھے

رپورٹنگ کرنے کی اجازت کیسے دے گا اور وہ بھی میرے

بابا جیسا انسان

حور سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

جو حیرانگی اور تجسّس کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ

اس کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

تم رپوٹر نہیں ہوں۔۔؟؟؟

دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔۔

نہیں میں نہیں ہوں۔۔!!!حور پرسکون انداز میں جواب دیتی ہے۔۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

ک۔کیا مطلب تم وہ رپورٹر نہیں ہو جس نے میرے بارے میں

انٹرویو کیا تھا۔۔؟؟؟

ڈیریک حور کی طرف متوجہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

سوال کرتا ہے۔

مُجھے کسی کی زندگی سے کوئی غرض نہیں ہے میں خود کے جینے کی لیے سانس

تلاش کرتی ہوں

آپ کی زندگی میں شامل ہوکر ان کو برباد نہیں کرنا چاہتی

حور ڈیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

کہتی ہے۔۔

پر اب تم شامل ہوگئی ہو۔!!

ڈیریک اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

وقتی طور کے لیے واپس چلی جاؤں گی۔

حور نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

غلط فہمی ہے یہ تمہاری کہیں نہیں جاؤں گی تم میں نہیں

جانے دوں گا اگر جانے کا نام بھی لیا نا

وائفی تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت

انداز میں کہتا ہے۔

آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے۔؟؟

حور بے زار لہجے میں پوچھتی ہے۔

جواب جاننے کی ضرورت ہے ابھی بھی کچھ دیر پہلے

سب بیان کر چکا ہوں تمہیں

ڈیریک ٹراؤزر کی جیب سے ہاتھ نکالے اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے بولا

اور میں نے آپ سے کچھ کہا تھا آپ وہ بھول گئے ہیں۔؟؟

حور بھی اٹل لہجے میں مدمقابل کھڑے ہوئے شخص

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں پوچھتی ہے۔

نہیں یاد ہے جس پل سے تم میری زندگی میں شامل ہوئی ہے تُمہارے س

گزرا اس وقت سے ہر پل ہر لمحہ تمہارا

ہر لفظ مُجھے ذہین نشین ہو چکا ہے۔

تم مجھے یاد ہونے لگی ہو اور میں ایک بار یاد کی ہوئی

باتیں نہیں بھولتا ہوں۔۔

دیریک مزید ایک قدم حور کی جانب بڑھاتے ہوئے ایک

ایک لفظ شدت سے کہتا ہے۔

لفظوں کے جال مت بیچھائے آپ کو بتا چکی ہوں

اچھے رویہ سے آپ سے کسی سے کوئی امید نہیں ہے مجھے

حور اپنے قدم دیریک سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

دور مت جاؤ وائفی مجھ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں مجھ

سے جتنا دور جاؤں گی اتنا قریب بے حد قریب آؤں

گا میں تمہارے

دیریک حور کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر وہ اس کے چہرے پر

تھکی ہاری ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر وہ رک جاتا ہے۔

آپ کی بات تو ماننی پڑے گی مجھے آخر کار میں آپ کی

خریدی ہوئی ہوں مجھے قریب لانے کے لیے ہی تو مجھے

اپنے اس مینشن میں لائیں ہیں نا۔۔؟؟

حور دیریک کو دیکھتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھاتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

ویسے شادی کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ کو پیسے بھرے

ہیں جو دل میں آئے وہ کرسکتے ہیں آپ

پھر کیوں کی مجھ سے شادی۔۔؟؟

حور کہتے کہتے خود ہی رک جاتی ہے۔

آہ ہ۔۔مجھے وہ رپورٹر سمجھ کر مجھ سے شادی کی ہے پر

میں تو وہ ہوں ہی نہیں اب۔۔؟؟

حور چہرے پر مسکراہٹ سجائے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اب کیا۔۔؟؟؟

دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

اب استعمال کریں اور آزاد کریں "

حور چہرے سے مسکراہٹ غائب کرتے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں مجھ سے آزادی چاہیے۔؟؟؟ دیریک حور کی

دوبارہ نم ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہمم مجھے سب سے آزادی چاہیے

حور کی آنکھوں میں نمی مزید بڑھنے لگ گئی تھی۔

ٹھیک ہے میں نے تمہارے لئے 2 ملین پاؤنڈ دیے ہیں لوٹا دوں

میرے پیسے تمہیں خود رہا کر دوں گا

باعزت طریقے سے وہ بھی

حور کی آنکھیں حیرانگی سے پھٹ گئیں تھیں۔

کیا۔۔؟؟؟ وہ حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جی ہاں میرے 2 ملین پاؤنڈ مجھے واپس کر دو جس دن

پیسے دے دو گی اس دن تمہیں چھوڑ دوں گا

اور جب تک تم نہیں کرتی تم میری صرف میری بن کر رہو گی وہ بھی ا

بیوی کی حیثیت سے

منظور ہے تمہیں۔۔؟؟

ڈیریک دونوں ائیبرو اٹھاتے ہوئے حور کی طرف ہاتھ بڑھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ پھر چھوڑ دیں گے مجھے خود ہی۔۔؟؟

حور کبھی ہاتھ کو تو کبھی ڈیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ہاں آگر تم نے میرے 2 ملین پاؤنڈ واپس کر دیے تو

اور آگر نہیں کر پائی تو۔۔؟؟؟

ڈیریک کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حور سوال کر بیٹھتی ہے۔

"تو تم پوری زندگی کے لیے میری"

دیریک کندھے اچکاتے ہوئے پرسکون انداز میں کہتا ہے۔۔

میں لوٹا دوں گی آپ کے پیسے

حور دیریک سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتی ہے۔

لیکن آپ بھی۔۔۔۔

حور بولتے ہوئے دیریک ہے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑوائےوہ

سر جھکا کر بولنے لگتی ہے کہ دیریک اس کی بات

کا مطلب سمجھتے ہوئے خود بول پڑتا ہے۔

میں قریب نہیں آؤں گا اپنی حد میں رہوں گا لیکن اگر تم نے

کوئی حد پار کی جیسا کہ میرے علاوہ کسی کی آنکھوں میں دیکھا میرے علاوہ کسی

کے اتنے پاس نظر آئی

تو اس دن سے ہر لحاظ ختم کردوں گا پھر پاس آؤ اور

کتنا پاس تم اندازاہ بھی نہیں لگا سکتی ہو۔۔!!!

حور کے بلکل قریب اپنے اور اس کے درمیان ایک فٹ کا

فاصلہ قائم کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے کسی کے قریب جانے کا شوق نہیں ہے۔

حور سر اور نظریں اٹھا کر دیریک سے دھیرے سے کہتی ہے۔

ہونا بھی نہیں چاہیے ورنہ اپنی آن سکرین رومینٹک فلم

تمہیں لائیو دیکھاؤں گا۔۔

تھوڑا سا جھک کر حور کے قد کے برابر آئے اس کی کھالی گہری لائٹ برا

آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتاہے۔۔

میں فلمیں نہیں دیکھتی۔۔!!حور دیریک کی آنکھوں سے نظریں

ہٹائے نظریں جھکاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے دھیرے سے کہتی

۔

میں جو فلم دیکھاؤں گا تمہیں اس کے بعد تم ہر دن وہ

دیکھنے کی خواہش مند ہو جاؤ گی۔۔

دیریک حور کو اس کی جھکی پلکوں کو اس کے معصومیت سے بھرے چہرے

دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتا ہے دیریک حور کو اس طرح دیکھ رہا تھا

وہ

کوئی معجزہ ہو ایک ایسا معجزہ جیسے دیکھنے کے لیے ناجانے وہ کب سے بے

ہو۔۔"

وہ اس کی بے چینی دیکھتے ہوئے اس سے دور ہوتے گہری سانس

بھرتا ہے۔

اپنا ناشتہ ختم کرو۔۔!!دیریک اپنا رُخ موڑتے ہوئے لائبریری کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر وہ لائبریری کی

طرف بڑھنے لگتا ہے کہ حور پیچھے سے اس کی کمر سے شرٹ

کو پکڑے اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روک دیتی ہے۔

سنیں۔۔حور ہچکچاتے ہوئے دھیرے سے پکارتی ہے۔

حور نے دیریک کے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کی سانسیں

بھی روکنے کی ایک چھوٹی سی معصوم سی

کوشش کی تھی جس میں وہ اچھے سے کامیاب ہو چکی تھی۔

سنائیں۔۔!!!ڈیریک اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے حور کی طرف

پلٹتے ہیں بولا

و۔۔وہ مجھے گھر جانا ہے۔۔!!

ڈیریک کے مڑتے ہی اس کی شرٹ خودبخود اس کے ہاتھ

سے چھوٹ جاتی ہے۔

حور لڑکھڑائے لہجے میں کہتی ہے۔

تم پھر سے شروع ہو گئی ہو منع کر دیا ہے نا کہیں نہیں

جاؤ گی۔"

ڈیریک تھوڑا سخت لہجے میں کہتا ہے۔

وہ۔۔م۔میں نے اپنا سامان لینا ہے۔

وہ سر جھکائے ہوئے دھیمی آواز سے کہتی ہے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے پرانے سامان کی جو چاہیے مجھے

بتاؤ میں منگوا کر دوں گا۔

حور کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے اپنی آواز

دھیمی رکھ کر کہتا ہے۔

ن۔۔نہیں مجھے وہ کے پیسوں کا نہیں چاہیے وہ ہی چاہیے

حور سر اٹھائے ضدی انداز میں کہتی ہے۔

میرے پیسوں کا کیوں نہیں کیا اس میں کانٹے لگے ہوئے ہیں

جو تمہیں چبھ جائیں گے۔۔؟

غصے میں جلے بھنے تاثرات سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ا۔ایسی بات نہیں ہے مجھے مزید آپ سے کچھ نہیں چاہیے بس میں زیادہ

برداشت نہیں کر سکتی ہوں

حور اب دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شوہر ہوں تمہارا حق سمجھ کر استعمال کرو بوجھ سمجھوں گی تو زندگی بھر

تلے دبتی جاؤ گی کیونکہ میں بہت کچھ کرنے والا ہوں تمہارا لیے۔۔

لہجہ اٹل تھا سامنے کھڑی ہوئی حور کو اپنی باتوں میں گھمانے

میں باخوبی اپنا کردار ادا کر رہے تھا۔

م۔میرے لیے کچھ بھی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

حور غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

روک سکتی ہو مجھے۔۔؟؟؟

ڈیریک ہلکا سا مسکراتے ہوئے دونوں آنکھیں اس اُٹھاتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

حور جواباً خاموش تھی وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے

غصے میں بس دیکھ رہی تھی دیکھتے دیکھتے وہ

ڈیریک کو دھکا دیتے ہوئے واپس سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے

اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

حور جاتی ہے پر ڈیریک اسے پلٹ کر نہیں دیکھتا ہے وہ

اسی انداز میں کھڑا رہتا ہے جب تک حور کے

قدموں کی آواز آنا بند نہیں ہوتی ہے۔

حور کے قدموں کی آواز بند ہوئی تھی اور ڈیریک نے اپنا رُخ

لائیبریری کی طرف موڑا تھا۔

لائیبریری میں داخل ہوتے ہی جو پہلی کتاب ہاتھ لگی وہ

اٹھائے دور سے ہی تامیر کی طرف زور سے

پھینک مارتا ہے۔

آہ ہ۔۔کتاب زور سے بائیں بازوؤں پر لگتے ہی تامیر پھٹی ہوئی

آنکھوں سے کھلے منہ سے دیریک کو دیکھنے

لگتا ہے جو غصے میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

ک۔۔ک کیا ہوگیا ہے بھائی۔۔۔؟؟؟

تامیر ہڑبڑاتے ہوئے صوفے سے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بیواقوف ،گدے ،سانڈ جیسے آدمی تمہیں میں نے اس

ریپورٹر لڑکی کو اٹھا کر لانے کا کہا تھا نا کہ کسی معصوم

لڑکی کو۔۔!!

ڈیریک ایک اور کتاب تامیر کی طرف پھینکتے ہوئے کہتا ہے

جو اب کی بار وہ کیچ کر چکا تھا۔۔

تو حورین ابراہیم وہی ہے نیوز ریپورٹر۔۔!!

تامیر بڑی بڑی آنکھیں کیے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

پر وہ کہہ رہی ہے وہ ریپورٹر ہی نہیں ہے۔!!

ڈیریک تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسا کیسے ممکن ہے وہ وہی ریپورٹر ہے وہی نیوز اینکر جس نے آپ کے

باپ پر سوال اٹھائے تھے۔۔"

تامیر حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی لیپ ٹاپ کو اپنے ہاتھ میں اٹھائے

اس پر وہی ڈیٹیلز سرچ کرنے لگتا ہے جیسے دیکھنے کے بعد

وہ دیریک کو لیے لندن آیا تھا۔

یہ دیکھیں نیوز اینکر حورین ابراہیم یہ وہی ہے۔۔!!!

تامیر لیپ ٹاپ کا رخ ڈی جے کی طرف کیے حورین کی تصویر دیریک

دیکھاتے ہوئے کہتا ہے۔

حور کی سفید تھری پیس سوٹ میں تصویر دیکھ کر وہ

حیرانگی سے لیپ ٹاپ تامیر کے ہاتھ سے لے لیتا ہے۔

حور نے کہا تھا وہ ایسے کپڑے بھی نہیں پہنتی ہے تو پھر یہ

سب کیا ہے۔۔؟؟؟

دیریک تجسّس و جستجو کے عالم میں حور کی تصویر کو دیکھتے

ہوئے خود سے سوال کرتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل فریش ہوئے تیار ہو کر فل بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ

پہنے ہوئے جس کا کوٹ چھوٹے صوفے پر رکھا ہوا تھا اور خود

عالیان کے ساتھ بڑے صوبے پر بیٹھا ہوا مستیاں کررہاتھا۔

پوری حویلی میں آج پہلی بار عالیان کے قہقہ گونج

رہے تھے۔

جنہیں سنتے ہوئے روحی بھی بلیک کلر کی سمپل سی لونگ فراک

پہننے ہوئے جیسی وہ پاکستان میں پہننے پھیرتی تھی

بالکل ویسی بلیک کلر کی لونگ فراک پہنے گورے چٹے پیروں میں بلیک کلر

خسہ پہننے ہوئے دونوں ہاتھوں میں چھ چھ کالی چوڑیاں ڈالے ہوئے گلے میں

روح باسیل "

کا بے حد خوبصورت سا نیک لیس پہننے ہوئے کانوں کو کھالی

چھوڑے بالوں کو کھلا چھوڑے اپنے دونوں کندھوں پر دوپٹہ

سیٹ کرتے ہوئے روحی عالیان کی ہنسی پر مسکراتے ہوئے

سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

باسیل عالیان سے مستی میں پورا تھا وہ اس سے سرسری سی نظر ہٹا کر سر اٹھا

ہے کہ روحی کو سر تا پیر

اپنے رنگ میں دیکھے اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کی

آنکھیں بھی چمک اٹھتی ہے اور بے ساختہ اس کے منہ نکالتا ہے۔

"ماشاءاللہ " باسیل کی نظر روحی پر دیکھتے ہوئے عالیان

بھی مڑ کر روحی کی طرف دیکھتا ہے۔

اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے وہ دوڑتا ہوا اس کے پاس

جاتا ہے۔

جب تک عالیان پہنچتا ہے روحی آخری سیڑھی پر پہنچ

چکی تھی بھاگتے ہوئے عالیان کو اپنی طرف آتا دیکھ اس

کے پاس پہنچنے پر اسے گود میں اٹھائے وہ دوسرے صوفے

کی طرف لیے بڑھتی ہے۔۔

ماما آپ بہت پیارے لگ رہے ہو۔۔!!

عالیان روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ کس کرتا ہے پیچھے صوفے پر بیٹھا باسیل اپنا گلہ کھنکارتا ہے جس پر ر

کے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

شکریہ میری جان " روحی کہتے ہوئے عالیان کے ہاتھوں

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے اس کے ہاتھوں پر کس

کرتی ہے۔

باسیل بھی ان دونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرارہا تھا

ناشتہ کرلیا آپ نے۔۔؟؟ روحی عالیان کے کپڑوں کی طرف دیکھتے

پوچھتی ہے۔

ہمم بابا نے کروایا۔۔!!عالیان بلکل دھیمے لہجے میں کہتا ہے

کہ باسیل تک اس کی آواز نا جائے

مطلب بابا بابا بن رہے ہیں آپ کے دشمنوں والے کام

چھوڑ دیے ہیں۔۔

روحی بھی دھیرے سے بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتی ہے۔

یہ تعریف تھی یا پھر۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ روحی عالیان کی طرف بڑھ

رہا ہوتا ہے کہ اس کی آواز پر روحی پلٹ کر باسیل کو

دیکھتی ہے اسے دیکھتے ہی روحی ہے چہرے پر مسکراہٹ چھا

جاتی ہے جیسے وہ دانتوں تلے دبائے ضبط کرنے کی چھپانے

کی کوشش کرتی ہے۔

باسیل روحی کی ہنسی پر مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھتا ہے اور اس

پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے۔

ان پر ظلم مت کرو ان پر ظلم کرنے کا حق صرف میرا ہے

باسیل سرگوشی نما انداز میں تھوڑا سا جھک کر روحی کے

کان کے قریب آکر کہتا ہے۔

اس کی بات پر چہرے پر سجی مسکراہٹ مزید گہری ہو جاتی ہے۔

آپ نے ناشتہ کیا۔۔؟؟؟ روحی مڑ کر باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے بامشکل اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں کیا تو ہے پر بھوک ابھی بھی ہے

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں

کہتا ہے۔

ٹھیک ہے تو آپ کا کر ناشتہ کریں اور میں اپنا کام یاد

ہو تو کل شادی ہے اور تیاریاں میں نے کرنی ہیں۔۔

روحی عالیان کو صوفے سے اٹھاتے باسیل کی گود میں

دیتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے ناشتہ نہیں کرنا ہے۔؟؟؟ باسیل عالیان کو گود میں

اُٹھاتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں میرا پیٹ بھر گیا ہے۔!!

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

خدا حافظ ٹیڈی بیئر۔۔۔!!!روحی انگلیوں کے بل کھڑی ہو کر

باسیل کہ گود میں عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے

کہتی ہے۔

روحی عالیان کو کس کیے اپنے پیر زمین پر سہی سے رکھنے

والی ہوتی ہے کہ باسیل عالیان کا رخ دوسری جانب موڑے

روحی کے لبوں پر لب کشائی کرتا ہے۔

روحی باسیل کے لبوں کو محسوس کرتے ہوئے باسیل ہے سینے

پر ہاتھ مارتے اسے خود سے دور کرتی ہے اور اپنے

اطراف میں نظریں دوڑاتی ہے۔

باسیل جگہ بھی دیکھ لیا کریں آپ کبھی۔!!

روحی گھوریا کرواتے ہوئے کہتی ہے۔

جگہ میں دیکھ لوں گا تم بس مجھے دیکھتی رہا کرو

باسیل آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نہیں سدھریں گے م۔۔میں جارہی ہوں

روحی عالیان کے ہاتھ پر کس کرتے ہوئے جلدی سے حال سے

باہر نکلے گاڑی کی طرف بڑھتی ہے۔

ڈرائیور پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوتا ہے روحی کا بیگ گاڑی میں ہی

ہوا تھا کل سے وہ گاڑی کی پچھلی

سیٹ پر بیٹھتے ہی بیگ میں سے آئی پیڈ نکالے

اس پر ویڈنگ حال کے ڈیکوریشن ڈیزائین دیکھنے لگتی ہے

اتنے میں اس کے آئی پیڈ پر ہی ان لائن کال آنے لگتی ہے

روحی یونیورسٹی کا نام دیکھ کر گہری سانس لیتے ہوئے

کال اٹھاتی ہے۔

llo??..

روحی فون اُٹھاتے ہی بے زاری سے کہتی ہے۔

this Roohi Sikandar??..

فون کی دوسری طرف سے آواز آتی ہے۔

s I'm!!!..

روحی گہری سانس لیے کہتی ہے۔۔

ease come university sir wants to meet you"..

فون کے دوسری طرف سے جلدی جلدی میں آواز آتی ہے۔

hom sir??..

روحی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

iversity Owner "Irak Yourgun"

نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

k Yourgun!!!...

kay I'm coming".

روحی نام دہراتے ہوئے کہتی ہے۔

ڈرائیور گاڑی اسٹارٹ کیے گاڑی حویلی سے باہر

لیے بڑھتا ہے اس کے پیچھے دو گاڑیاں مزید گارڈز کی

حویلی سے باہر نکلتی ہیں۔

اسکول جانے کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔؟؟

روحی کے جاتے ہی باسیل کی گود میں چڑھے ہوئے عالیان کو دیکھتے ہو

پوچھتا ہے۔

ماما کہتی ہیں برے خیالوں سے دور رہنا چاہیے ورنہ

آپ کو نقصان ہو جاتا ہے۔۔

عالیان باسیل کی گود سے نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

واہ واہ۔۔۔اپنے مقصد کے مطابق دونوں ماں بیٹے

کسی بھی بات کا رخ کیسے اپنی طرف موڑ لیتے ہو

صدقے جاؤں میں تم دونوں کے

باسیل عالیان کو اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں سے دوڑتے کھیلتے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چیچ۔۔باسیل ہنستے ہوئے مڑ کر صوفے کے پاس سائیڈ

ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھانے کے لیے بڑھا ہی تھا کہ

دروازے سے سمیر جلد بازی میں داخل ہوتا ہے۔۔

سمیر کو دیکھتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے قدم

رک جاتے ہیں باسیل کے اور مڑ کر وہ سیریس فیس میں

سمیر سمیر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھنے لگتا ہے۔

کیا ہوگیا ہے تمہیں اتنی جلدی میں کیوں ہو۔۔؟؟؟

باسیل سمیر سے نظریں ہٹا کر ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

و۔۔وہ کل جس آدمی کو کڈنیپ کیا کوئی اسے لے گیا ہے

سمیر بوکھلاتے ہوئے باسیل کی پشت دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹیبل سے موبائل اٹھاتے ہوئے ہاتھ ایک بار پھر تھم گئے تھے

باسیل کے وہ مڑ کر سخت نظروں سے سمیر کو

دیکھنے لگتا ہے۔۔

کون لے گیا۔۔؟؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

جوابا سمیر خاموشی سے سر جھکا لیتا ہے۔

تم۔۔۔۔باسیل دھاڑنے والا تھا کہ حال میں عالیان کو دیکھ کر

وہ خاموش ہو جاتا ہے۔۔

ke him and change his clothes..

باسیل حکمانہ انداز میں حویلی میں کام کرتی لیڈی

سرونٹ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

لیڈی سرونٹ جلدی سے عالیان کو گود میں اٹھاتے

عالیان کو روم میں لے جاتی ہے عالیان کا سیٹ کیا ہوا چھوٹا

سا پر بے حد خوبصورت روم میں جہاں اس کے کپڑے اور

جوتے وغیرہ سب موجود تھے۔

عالیان کے جانے تک باسیل خاموش رہتا ہے اس کے جاتے ہی

وہ خون اترتی نظروں سے سمیر کو دیکھتا ہے

جو سر جھکائے ہوئے کھڑا تھا۔

اس آدمی کی انفورمیشن بھی نہیں ہوگی یقینا۔۔؟؟

باسیل اپنی شرٹ کے شروع کے بٹن کو کھولتے ہوئے سمیر

کی طرف بڑھتا ہے۔

باسیل کو اپنے طرف آتا دیکھ کر سمیر پیچھے کی طرف قدم

اٹھانے لگتا ہے قدموں سے پہلے وہ سر اُٹھاتا ہے

جیسے ہی نظر اٹھاتا ہے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اس کے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کی سانسیں بھی رکنے

لگتی ہیں۔

♡_____♡.....♡_____♡

کچھ پوچھا ہے تم سے۔۔؟؟

باسیل سخت لہجے میں پوچھتا ہے اور دوسرا بٹن

کھولے سمیر کے سامنے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔

و۔۔وہ انفورمیشن تو مل گئی تھی لیکن۔۔

لیکِن۔۔؟؟؟ باسیل اس کے ادھورے الفاظوں کو پکڑے

پوچھتا ہے۔

وہ باسیل سر اس نے آدمی کا خاکہ بتایا ہے اس کا نام نہیں

ہم نے پوری کوشش کی تھی

اس سے نام جاننے کی پر اس کا ایک ہی جواب تھا وہ بھی

نہیں جانتا ہے نام

اس کو سر سے پیر تک خون میں تر کر دیا گیا تھا جسم چھیننی

ہوچکا تھا اس کا اس نے ہر سوال کا ہر بار ایک ہی جواب دیا تھا کہ وہ نہ

جانتا ہے۔

سمیر ہمت جوڑے باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

کیا خاک بتایا ہے اس نے۔۔؟؟

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول

کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جو اس نے بتایا ہے ہوبہو اس کا نقشہ بتاؤ بھی اور تصویر

میں بھی اتارو

باسیل کہتے ہوئے مڑ کر ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے

حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔

جی سر تصویر کا پہلا ہی کہہ چکا ہوں خاکہ نگاری جلد ہی

پیش کردی جائے گی آپ کے سامنے اور اس کا خاکہ

کچھ اس طرح بتایا تھا۔۔

6 فٹ سے نکلتا قدم تقریباً ساڑھے 6 فٹ تک لمبے لمبے ہاتھ

جن میں اس کی ساری نسیں صاف واضح رہتی ہے

کالے گھنے بال جو ہمیشہ جیل سے سیٹ رہتے ہیں

براؤن آنکھیں ہو قسم کے نشانات سے صاف پاک صرف چہرہ ہی

نہیں اس کے ہاتھ پیر ہر چیز صاف ستھری

سر سے پیر تک برینڈیڈ چیزیں پہننے والا اور ایک الگ سی

قسم کا پرفیوم لگانے والا جس کی خوشبو سمجھ تو

نہیں آتی ہے لیکن ہوتی بہت پیاری ہے۔

سمیر کہتے کہتے رک جاتا وہ خود اس شخص کو اس کے نقوشوں

کو امیجن کرنے لگتا ہے پر۔وہ نہیں کر پاتا ہے۔

خاموش کیوں ہو گئے۔۔؟؟ باسیل ڈائننگ ٹیبل پر پڑے ہوئے

جگ میں سے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے پوچھتا ہے۔

باسیل کی آواز پر سمیر ہوش کی دنیا میں آتا ہے پر خاموش

رہتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ ہے۔۔؟؟

باسیل گلاس لیے صوفے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

ہاں اس کے پر دل کے مقام پر اس نے یہ ٹے ٹو بنایا ہوا ہے

ایک "کیکڑے" کا ٹے ٹو

سمیر سوچتے ہوئے باسیل کو بتاتا ہے۔

کیکڑا۔۔؟؟؟ باسیل حیرانگی سے اس کی بات دہراتا ہے۔

اسے لے جانے وقت کی کوئی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے۔؟؟

باسیل صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی سر ہے۔۔!!سمیر کہتے ہوئے کوٹ کی جیب سے موبائل

نکالے موبائل پر کیمرے کی فوٹیج آن کرتے ہوئے

باسیل کی طرف بڑھتا ہے۔

باسیل صوفے سے پشت ہٹاتے ہوئے اپنی ٹانگوں پر دونوں

بازوؤں رکھے موبائل میں فوٹیج دیکھنے لگتا ہے۔

دو منٹ دیکھتا ہی ہے اور فون بند کیے وہ زمین کی جانب

دیکھنے لگتا ہے۔

اور دیکھتے ہوئے وہ قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

کھیل کھیلنا چاہتا ہے وہ بھی ایک کھلاڑی کے ساتھ

میرے ساتھ۔۔۔؟؟؟

باسیل کولڈ لک میں زمین کو دیکھتے صوفے سے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے ہاتھ بڑھا کر فون سمیر کو واپس

کرتا ہے اور حویلی کی بند کھڑکی کی طرف بڑھنے لگتا ہے جو باہر گارڈن کا

دیکھاتی ہے۔

مجھے کھیلوں کو کھیلنا اور ان کو جیتنا بہت اچھے سے

آتا ہے اس نے نام کے علاوہ باقی اپنا سب پیش کر کے اپنا پہلا قدم رکھ

ہے

باسیل کھڑکی کے پاس پہنچے اسے دونوں ہاتھوں سے

پکڑے

زور سے کھولنے لگتا ہے۔

اب میری باری ایک قدم آگے رکھنے کی

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھ کھڑکی میں

رکھے تھوڑا جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

سر آپ کیا کریں گے۔۔؟؟ سمیر تجسّس سے پوچھتا ہے۔

کھیلوں گا ایک ایسا کھیل جس میں مہرا ایک ہو گا اسے پکڑنے

والے انیک

باسیل کھڑکی سے باہر کڑکتی دھوپ میں ہوا میں لہراتے ہوئے درختوں پود

گارڈن میں موجود ہر شے کو

دیکھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کو یونیورسٹی پہنچے ہوئے آدھا گھنٹہ ہوگیا تھا

وہ "اراک یورگن" کے آفس میں بیٹھے ہوئے وہ وہاں کی ہر ایک شے

کا اچھے سے جائزہ لے رہی تھی۔

ایک بہت بڑا اور ایک بے حد خوبصورت سا سمپل سا کمرہ

پورا کمرہ لائٹ گیرے رنگ میں رنگا ہوا تھا اس میں ایک طرف صوفے س

کیا ہوا تھا اس کے بلکل سامنے

اراک یورگن کی کرسی اور ٹیبل اس کے دائیں ہاتھ پر چھت سے

زمین تک بک شیلف بنی ہوئی جس میں کتابیں بھری

پڑی تھیں۔

روحی کمرے کی ہر چیز کو دیکھ دیکھ کر انتظار میں

تھک چکی تھی وہ بے زار انداز میں صوبے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اُفف حد ہوگئی ہے بھائی میں کیا ویلی ہوں جو ایسے ہی

یہاں ان کا انتظار کررہی ہوں اور وہ آنے کا

نام ہی نہیں لے رہے ہیں۔۔!!!

روحی غصے میں بے زاری میں صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے

اگر میرے انکل کا انتظار کرنا ہوتا تو میں پوری زندگی کرلیتی

لیکِن کسی اور آدمی کا مجھ سے نہیں ہوتا ہے سر پھاڑ دوں گی میں ان کا

روحی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے آفس روم سے باہر

جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہی ہے کہ پر رک واپس اسی

صوفے پر گر جاتی ہے۔

میرا کام ہے تو مجھے انتظار کرنا پڑے گا۔

روحی روتلو سے انداز میں خود سے کہتی ہے اور صوفے سے

پشت ٹیکاتی ہے۔

کچھ دیر مزید انتظار کے بعد روحی پھر صوفے سے اٹھ

کھڑی ہوتی ہے۔

بیٹھے رہنے سے تو کچھ نہیں سوائے میرے دماغ خراب

ہونے کے امیروں کے آفس کا جائزہ لے لینا چاہیے

روحی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے "اراک" کے ٹیبل کی طرف دبے دبے ق

اٹھاتی ہے۔

بندہ کتنا امیر ہے کتنی ساری چیزیں رکھی ہوئی ہے اس نے تو

روحی حیرانگی سے ٹیبل پر پڑی ہوئی مہنگی

مہنگی چیزیں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بھائی تو امیر لگ رہے ہیں ہاں ہمیں ہی تو لوٹ کر امیر ہو رہا ہے

واہ رے قسمت پیسے بھی ہم دیں محنت بھی ہم کریں

پھر مصیبتیں بھی ہمیں ہی جھیلنی پڑیں گی واہ واہ

روحی گھوم پر پورے روم میں نظریں گھوماتے ہوئے کہتی ہے۔

چیزیں تو ساری اچھی ہیں

پر مجھے نہیں پسند مہنگی چیزیں سب بکواس ہے

روحی گندا سا منہ بنا کر گھومتے ہوئے اراک کی کرسی کی طرف

بڑھتی ہے کرسی کے پاس پہنچ کو وہ ایک نظر گھوم کر

دروازے کی طرف دیکھتی ہے جہاں کوئی نہیں تھا

وہ جیسے ہی واپس کرسی کی طرف دیکھتی ہے

دروازے سے اندر ایک لمبا چوڑا کسرتی باڈی والا انسان

داخل ہوتا ہے دروازے سے اندر روم میں ایک قدم

ہی رکھے ہوئے تھا کہ کرسی کے پاس روحی کو دیکھے اس

کے قدم وہی رک جاتے ہیں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے

روحی کو دیکھنے لگتا ہے۔

روحی کسی کو نا پا کر اس کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھے

کرسی کو گھوماتے ہوئے وہ اپنے منہ میں پاوٹ بنائے

وہ کرسی روکے اس پر بیٹھ جاتی ہے اور بیٹھتے ہی وہ کرسی

پر گھومتے ہوئے ہنستے ہوئے وہ اراک کی کرسی کا مزہ

لے رہی تھی

ابھی وہ ایک بار اور گول گھومی ہی تھی کہ دروازے میں کھڑا

شخص لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا روحی کی طرف بڑھتا ہے

روحی کی طرف کرسی کی پشت دیکھے وہ روحی کے پیچھے

کھڑا ہو کر زور سے کرسی کو گھمائے روحی کا رخ اپنی طرف

موڑتا ہے۔۔

آہ ہ ہ۔۔۔۔روحی اچانک سے کرسی گھومنے پر ڈرتے ہوئے

کہتی ہے۔

روحی کا رخ جیسے ہی اس آدمی کی طرف مڑتا وہ اپنی آنکھیں

زور سے میچے ہوئے ڈری ہوئی سانسیں لیتے ہوئے

بامشکل سر اٹھا کر اس آدمی کو دیکھتی ہے۔

6 فٹ سے نکلتا ہوا قد چوڑی کسرتی باڈی گورا رنگت کلین شیو چہرہ

ہر نشانات سے پاک صاف آنکھوں پر گوگل لگائے ہوئے

کالے گھنے بالوں کو جیٹ سے سیٹ کیے ہوئے دونوں ہاتھ سینے

پر باندھے سر جھکائے وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی روحی کو

دیکھ رہا تھا جو جیسے چوری پکڑی جانے پر اپنی سانسیں

روکے ہوئے تھی۔

روحی ڈرتے ہوئے اپنی آنکھیں ٹمٹماتی ہوئی کرسی سے

اٹھنے لگتی ہے کہ اراک سینے سے ہاتھ ہٹائے روحی کی طرف جھکتا ہے

اسے اپنی طرف دیکھتے ہوئے روحی دوبارہ کرسی پر دبک پر

بیٹھ جاتی ہے ۔

ho are you princess???...

اراک اپنا بائیاں ہاتھ ٹیبل پر رکھے روحی کے چہرے کے

سامنے آتا اس کی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو اس ڈری سہمی

نظروں میں دیکھتے ہوئے وہ کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

روحی کی سانسیں ہی روکنے لگی تھی وہ سن کر بھی اس کی بات نہیں سن

تھی وہ سب اراک کے چہرے کو

دیکھے جارہی تھی اس کی قید میں خود کو دیکھتے ہوئے

روحی کو مذید عجیب سی فیلنگ اس رہی تھی۔

ease step back from me...

روحی اراک کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے دھیمے لہجے میں

کہتی ہے۔

y i need to do that when you are sitting on my chair!!!...

اراک گردن موڑ کر روحی کی اٹھتی گرتی پلکوں کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

sorry!!!...

روحی نظر اٹھا کر کہتی ہے پر فوراً سے شرمندگی کے مارے

دوبارہ سر جھکا لیتی ہے۔۔

okay"...

روحی کا جھکا سر دیکھ کر اراک روحی سے دور ہوتا ہے

اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارے روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کے دور ہوتے ہی روحی جھٹ سے کرسی سے اٹھے ٹیبل کے دوسری طرف جا کھڑی ہوتی ہے اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا ہوتا ہے کہ ابھی پسلیاں توڑ باہر نکل آنے کو تیار تھا۔۔

آ۔۔آپ کی تعریف۔۔؟؟؟

اراک چشمہ ٹیبل پر رکھے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے روحی کو بنا دیکھے پوچھتا ہے۔

ہیں۔۔؟؟؟ آپ کو اردو آتی ہے۔؟؟؟

کیوں اردو اتنی مشکل زبان ہے جو ہر کسی کو نہیں آتی ہو گی۔۔؟؟

اراک ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

ن۔۔نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا م۔۔تو بس۔۔

روحی شرمندگی سے حیرانگی پر آجاتی ہے پر جیسے ہی

اراک اس کے چہرے کو دیکھتا ہے نظریں مزید ملنے سے پہلے ہی وہ سر

لیتی ہے۔

میں روحی سکندر ہوں۔۔روحی گہری سانس لیے پر سکون

ہوکر بتاتی ہے۔

میرا مطلب ہے آپ کون ہیں یہاں کیا کررہی ہیں۔۔؟؟

اراک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں میڈیکل کی اسٹوڈنٹ ہوں میرے پیپیرز میں مسئلہ

آیا ہے جو اس کے لیے کچھ پیپیرز پر سائن کرنے کے لیے بلایا ہے

روحی اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بتاتی ہے جو

لیپ ٹاپ میں نظریں جما چکا تھا۔

اس کی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے روحی پل کے

لیے خاموش ہو جاتی ہے۔

اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے اراک سر اٹھا کر

روحی کی طرف دیکھتا ہے روحی اراک کی آنکھوں کا کلر

دیکھنے کے لیے اس کی آنکھوں میں دو پل کے لیے دیکھتی

جبکہ سامنے والا ایک ہی نظر میں اسے سر سے پیر تک

دیکھ لیتا ہے۔

نظریں جھکا لیں مجھ پر کسی کی نظریں پسند نہیں

اراک لیپ ٹاپ پر روحی کے نام کا فارم اوپن

کرتے ہوئے لیپ ٹاپ اس کی طرف بڑھاتا ہے۔

ان پیپیرز کی بات کر رہی ہیں۔؟؟ اراک اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل

پر رکھے انہیں آپس میں جوڑے ہوئے

روحی کے چہرے کو اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہتا

ہے جو لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں اسے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ پیپیرز تو میں نے پہلے ہی کلیئر کر دیے تھے اب ان میں

ہی مسئلہ آرہا ہے۔؟؟

روحی لیپ ٹاپ ہاتھ میں اٹھائے پیپرز کو اچھے سے دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

پہلے جو پیپیرز آپ کو دیے گئے تھے وہ دوسرے مالک کے

تھے جو فیک ڈاکیومنٹ بناتے ہیں

یہ اوریجنل ہیں۔۔!!!

اراک کرسی سے اٹھتے ہوئے بک شیلف کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔؟؟

روحی لیپ ٹاپ واپس ٹیبل پر رکھے حیرانگی سے پوچھتی ہے۔۔

مطلب یہ کہ مس روحی آپ کے پیپیرز فیک تھے جن کی بنا

پر آپ کا کرئیر بننے والا نہیں تباہ ہونے والا تھا

یہ اوریجنل ہیں ان پر سائن کریں تاکہ ہم پروسیجر شروع کریں۔۔

اراک بک شیلف میں سے ایک بک نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں لگتا ہے کہ وہ غلط ہیں میں نے دیکھ کر ان پر

سائن کیے تھے۔۔

روحی اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے ۔

آپ کو وہ ٹھیک لگتے ہیں تو وہ ٹھیک ہونگے اگر آپ کا

اپنا کیرئیر شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کرنا چاہتی ہیں تو آپ

شوق سے کریں۔۔

اراک روحی کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتا ہے اس کا لہجہ انتہائی پر سکون تھا نا چہرے پر کوئی

تاثرات تھے۔

آپ وقت لے لیں سمجھ لیں پھر سائن کر لیجی‍ئے گا

اراک روحی جے بلکل سامنے کھڑے ہو کر اس کی گرین گہری

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اور

دیکھتے

ہوئے وہ ہلکا سا مسکرا کر اپنی گردن پھیر لیتی ہے۔

ٹھیک ہے سر میں جلد ہی آپ کو بتاؤں گی فلحال ضروری ہے

یہ میرے لیے پر کسی سے کیے وعدے سے زیادہ نہیں

میں چلتی ہوں آپ باقیوں کی زندگی میں آئے مشکلات کو ختم کرلیں تب ک

مجھے بھی فیصلہ لینے میں آسانی

ہو جائے گی۔

روحی بھی پرسکون سانس لیتے ہوئے اراک کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

امید کرتی ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا وقت کم ہے پر کوئی بعد

جلدی کا کام ویسے بھی شیطان کا ہوتا ہے۔

یقیناً مجھ سے پہلے بھی یہاں کے اسٹوڈنٹس کے ساتھ

یہ مسئلہ آرہا ہو گا میں اکیلی نہیں ہونگی اس میں اس لیے آپ

ان کا پہلے کرلیں پھر میرا کرلینا۔۔

روحی دونوں ائیبرو اٹھاتے ہوئے اراک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شک کررہی ہیں آپ۔؟؟ اراک کتاب پکڑے ہاتھ کمر پر باندھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

شک۔۔۔؟؟ شک تو بنتا نہیں ہے رولز کے حساب سے پہلے سب

ہوچکا ہے اب جب جانے کی باری آئی تو اچانک سے مسائل

کیسے آگئے بس یہ سمجھنے سے قاصر ہوں

روحی دھیمے لہجے میں ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتی ہے۔

پر آپ مالک ہیں آپ نئ جینزریشن کی مدد کررہے ہیں ان

کے علم میں اضافہ کررہے ہیں انہیں مجھے کچھ بننے کا راستہ

دیکھانے والے ہیں آپ یقیناً آپ کو شک تو نہیں ہونا چاہیے

روحی صوفے کی طرف اپنا بیگ لینے کے لیے بڑھتے ہوئے کہتی ہے اور

آپ پر شک ہوتا ہے کسی کو تو سمجھ جائیں

اس کی وجہ آپ خود دے رہیں ہیں کوئی اور نہیں

روحی کہتے ہی وہ سرسری سی نظر دیریک پر ڈالے

روحی آفس روم سے باہر نکل جاتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی اراک ہاتھ میں کتاب پکڑے ہوئے وہ اپنی

کرسی کی طرف بڑھے کرسی پر بیٹھتے ہی ڈرار سے

نظر کا بلیک کلر کے ہلکے سے فریم والا چشمہ لگائے چہرے پر

ہلکی سی مسکراہٹ سجائے وہ کتاب کھولے اسے

پڑھنے لگ جاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

آ۔۔آپ ان سے پوچھ کیوں نہیں لیتے وہ چھپا کیوں رہی ہیں۔۔؟؟

تامیر دیریک کو حیران پریشان دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا پوچھوں میں اس سے وہ بولتی کم ہے اور روتی زیادہ ہے

اسے کچھ بھی کہنا مطلب اپنے آپ کو برباد کرنا

رہنے دو جہاں میری زندگی میں اتنے جھوٹ ہیں وہاں ایک اور سہی۔۔

دیریک لیپ ٹاپ تامیر کو دیتے ہوئے کہتا ہے۔

ہر رشتہ جھوٹ کی بنا پر چل سکتا ہے اس دنیا میں پر میاں

بیوی کا نہیں۔۔

تامیر لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہتا ہے۔

میاں بیوی کا بھی چل سکتا ہے اگر جھوٹ یا تو میاں کی یا

پھر بیوی کی بھلائی کے لیے ہو تو۔۔!!

دیریک تامیر کو کراس کرتے ہوئے صوفے کے سامنے

پڑے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے جہاں شراب کی بوتل دیکھے

وہ اسے اٹھانے کے لئے بڑھتا ہے۔

اس میں کیا بھلائی ہے وہ پہلے ہی دن جھوٹ کا سہارا لے

رہی ہیں آگے یہ جھوٹ جب بڑھ جائیں گے تو کیا ہوگا۔؟؟

تامیر مڑ کر دیریک کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے

تامیر کی نظر ابھی دیریک کے ہاتھ میں شراب کی بوتل

پر نہیں گئی تھی۔۔

آگے۔۔؟؟ تم آگے کی بات کر رہے ہو وہ میرے ساتھ ایک دن

ایک پل نہیں رہنا چاہتی نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے

دیریک شراب کی بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے اس کے منہ

سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ تامیر جلدی سے دیریک کے پاس آتا اس

کے ہاتھ سے بوتل کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

منہ سے بوتل لگی ہی تھی کہ تامیر اسے کھینچ چکا تھا۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟؟؟ دیریک حیران کن نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اب آپ مسلمان ہیں آپ یہ نہیں پی سکتے ہیں۔۔"

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے لیپ ٹاپ اور بوتل دونوں ٹیبل

پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا مطلب ہے اب اس بات کا۔؟؟؟

ڈیریک بے زار انداز میں پوچھتے ہوئے صوفے پر

گرتا ہے۔۔

مطلب آپ کی شراب بند کلب بند بار میں جانا بند

کوئی بھی ایسی جگہ جس کی آپ کو اجازت نہیں آپ کا وہاں

جانا بند۔۔۔!!!

تامیر ڈیریک کو دیکھتے ہوئے ایک ایک بات پر زور دیتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

اور میرا یہ سب بند کیوں۔؟؟؟

دیریک جھک کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے پٹو پر رکھے جھکتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

کیونکہ اب آپ مسلمان ہیں کل رات ہی میں نے ساری ریسرچ کی ہے

کے لیے جس جس کی اجازت مذہب میں

نہیں اب آپ وہ نہیں کرسکتے ہیں۔۔

تامیر اٹل لہجے میں ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیریک خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتا ہے جس کی دھیرے دھیرے

مسکراہٹ گھیری ہوتی جارہی تھی۔

سانڈ جب میں غصہ میں ہوں تو سامنے سے ہنسا مت کرو

میں تمہاری جان لے لوں گا کسی دن

دیریک اپنے لب بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

ریپورٹرز کہاں تک پہنچیں ہسٹری نکال لی ہوگی انہوں نے میری ایک بج

ریپوٹر دوسری یہ دنیا ریپورٹر بنی پڑی ہے۔

سب ریپورٹر ریپوٹر کھیل رہے ہیں میرے ساتھ

دیریک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔

ان کا حال نا ہی جاننے تو بہتر ہے جتنی جلدی سے اس دُنیا

میں اچھائی پھیلتی ہے اس سے دوگنی اسپیڈ سے

برائی جھوٹ پھیلتا ہے۔

تامیر دوبارہ لیپ ٹاپ اٹھائے دیریک کے پاس صوفے پر

بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

اب کیا کرسکتے ہیں یہ دنیا ہے جینا ہے تو سب کرنا پڑے گا

دیریک گردن موڑ کر تامیر کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مجھے ڈر ہے کہیں اس کی وجہِ سے آپ کے

نیو فلم کے کانٹریک نا کینسل ہو جائیں۔۔"

تامیر فکر مندی سے لیپ ٹاپ میں نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔

جرمنی میں جو کر دیکھیں گے یہ فلمی دنیا کے مسائل

ابھی جو حقیقت میں ہیں میری ان کا بتاؤ۔۔

ڈیریک تامیر کی طرف اپنا رخ موڑ کر اپنی ٹانگ فولڈ

کرتا تامیر کو بولتا ہے۔

میں حقیقی دنیا کے مسائل ہی بتا رہا ہوں آپ کی جرمنی میں

نیو فلم کی سکرپٹ لندن بیسڈ ہے کل میٹنگ کے لیے

جانا ہے اور دو دن بعد سے شوٹنگ شروع ہے آپ کی

تامیر فلم کانٹریک ڈیریک کے آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تم نے مجھے اس کے بارے میں پہلے تو نہیں بتایا تھا۔۔!!!"

ڈیریک بنا لیپ ٹاپ میں دیکھے تامیر کو گھورتے ہوئے

بولتا ہے۔

امم۔۔ہمم۔۔میں نے بتایا نہیں تھا آپ کو۔۔!!

تامیر گلا کھنگھارتے ہوئے صوفے پر پیچھے کی طرف کھسکتے

ہوئے کہتا ہے۔

تم مروں گے تم میرے ہی ہاتھوں سے مرو گے سانڈ۔!!!

ڈیریک وہی لیپ ٹاپ تامیر کو مارنے والے انداز میں اس کی

طرف کرتا ہے پر مارتا نہیں ہے رک جاتا ہے۔

آہ ہ ہ۔۔کیا مصیبت ہے ڈیریک کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ

کھڑا ہوتا ہے۔

میرا مینشن سے باہر نکل کر لوگوں کی نظروں میں آنا سوائے

سوالوں کی بوچھاڑ کے اور کچھ نہیں کرے گا

وہ سارے سوال ایک ایک کر کے سب کے سامنے آئیں گے جو میں

نہیں چاہتا کہ دنیا کے سامنے آئیں۔

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے ماتھے

پر آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے ٹہلتے ہوئے کہتا ہے۔

تامیر صوفے پر بیٹھا خاموشی سے اس کو دیکھے اس کی

پریشانی کو سمجھ رہا تھا۔

پر یہ سب فیس تو کرنا پڑے گا آپ کو

ماضی کی سب کی خاص بات یہ ہے کہ وہ ماضی ہو کر بھی

ماضی نہیں ہوتا ہے

اس سے نکلنے کی کوشش میں تو بڑے بڑے لوگ ہار گئے ہیں

آپ تو پھر بھی ان کے سامنے کچھ نہیں۔۔

تامیر صوفے سے اٹھتے ہوئے دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم میری بے عزتی کررہی ہو۔۔؟

دیریک اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں بے عزتی نہیں ہے اور اس کرنے کے بارے میں سوچ بھی

نہیں سکتا ہے۔

پر حقیقت ہے ماضی ایک بار دہرایا ضرور جاتا ہے

چاہے کچھ بھی ہو جائے تجربہ سے بتا رہا ہوں آپ کو

تامیر سنجیدگی سے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارا تجربہ ہے تو یقیناً میرے استعمال میں ضرور آئے گا

شکریہ۔۔!!

ڈیریک تامیر کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔

ٹھیک ہے کل سے ان مشکلات کو دیکھیں گے آج نہیں

ڈیریک کہتے ہوئے الٹے پیر لائبریری سے باہر نکلنے لگتا ہے۔

ایک کام کرو حور کے اسٹوڈیو جاؤ اس کی معلومات لینے

کے لیے

ڈیریک دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے رک جاتا ہے

اور مڑ تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ اس سے خود نہیں پوچھیں گے۔۔؟؟؟ تامیر

دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

پوچھ لیتا اگر وقت مناسب ہوتا اسے کچھ بھی کہہ کر اپنے

اور اس کے راستے مزید جدا نہیں کرنا چاہتا ہوں۔۔

دیریک مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

سوچ اچھی ہے پر۔۔

پر ور کچھ نہیں پہلی بار کسی کے بارے میں سوچ رہا

ہوں سوچ لینے دو مت ٹوکو مجھے

دیریک کہتے ہی واپس پلٹ جاتا ہے اور لائیبریری سے باہر

نکل جاتا ہے اور سیدھا کمرے کا رخ کرتا ہے جس کا دروازہ

کھلا ہوا تھا لاک نہیں تھا

دیریک اندر داخل ہونے سے پہلے دروازے کو نوک کرتا ہے

پر اندر سے کوئی جواب نہیں آتا ہے۔

ایک بار اور کرتا ہے۔۔

جواب اس بار بھی کوئی نہیں آتا ہے۔

دیریک حور کی کل کی حالتِ کا سوچتے ہوئے دیریک کا دل دھڑک اٹھا تھا

جھٹ سے کمرے

کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوتا ہے تو سیدھا اس کی نظر

بیڈ کے آگے زمین پر سفید رنگ کی صاف ستھری چادر

پر نیوی بلیو کلر کے کپڑوں میں ملبوس حور اپنی ظہر کی

نماز ادا کر رہی تھی آنکھوں میں آنسوؤں بھرے پڑے

جو ایک کے بعد ایک کرکے اس کے گال کو چھوتے ہوئے

اس کی گود میں گر رہے تھے۔۔

حور کو نمازِ پڑھتا دیکھ کر دیریک کے دل کی دھڑکنیں نارمل

ہونے لگتی ہے وہ حیرانی سے پر پرسکون انداز میں

حور کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے کمرے کا دروازہ بند کرتا

دبے دبے قدم اٹھاتا حور کے پیچھے والے صوفے کی

طرف بڑھتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور کو نمازِ پڑھتا دیکھ وہ مسکراتی ہوئی نظروں سے حور

کو دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے صوفے پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ

رکھے وہ صوفے سے پشت ٹیکائے وہ ہلکی سی گردن موڑ کر

حور کو دیکھنے لگتا ہے۔

حور کی آنکھوں سے گرتا ایک ایک آنسو دیریک کو گرتا ہوا

نظر آرہا تھا۔

آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے وہ پھر بھی پرسکون انداز میں

مسکرا رہا تھا۔

حور سلام پھیرے بنا اپنے ہاتھوں پر تسبیح کریں حور ڈائریکٹ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے اپنی آنکھیں بند کیے وہ وہ اپنے

چہرے کے قریب کندھے سے نیچے ہاتھ کیے ہوئے وہ دعا

مانگ رہی تھی لیکِن لفظوں سے اس کا اقرار نہیں کررہی تھی وہ سسکیاں

ہیں ہوئے خاموشی سے دعا مانگ رہی تھی لگاتار 10 منٹ تک وہ دعا کے

ہاتھ اٹھائے

روتے ہوئے اپنی اذیتوں کی اپنی تکلیفوں کی شکایت

کرنے میں مصروف رہتی تھی۔

حور کی سسکیوں کی آواز پر دیریک کے چہرے کی مسکراہٹ

گھیری ہوتی جارہی تھی۔

حور اپنی لمبی دعا کے بعد جیسے ہی ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتی ہے اسے د

ہوئے دیریک اپنے آپ کو جلد کمپوز

کیے مسکراتے ہوئے چہرے سے سیریس فیس میں

آجاتا ہے۔

حور چہرے پر ہاتھ پھیرے جیسے ہی اپنی گردن موڑتی ہے

اس کی نظر صوفے پر بیٹھے ہوئے دیریک پر پڑتی ہے جو اسے

ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔

کیا مسئلہ ہے گھور کیوں رہے ہیں آپ۔۔؟؟ حور سبکی لیتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

گھور تو نہیں رہا ہوں اچھی نظروں سے دیکھ رہا ہوں

دیریک پرسکون انداز میں صوفے سے کمر ہٹائے آگے کی طرف جھکتے ہو

کہتا ہے۔

اچھی نظریں یہ مجھے کہیں سے نہیں لگ رہی ہیں

مت دیکھیں مجھے ایسے۔۔!!"

حور سفید چادر سے اٹھتے ہوئے اسے فولڈ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں تو دیکھوں گا حق حاصل ہے مجھے کل رات تم نے

خود دیا تھا بھول گئی ہو۔۔؟؟

حور کو الماری کی طرف جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں یاد ہے کل رات دیا تھا پر آج صبح لے بھی لیا ہے وہ بھول گئے

آپ۔۔؟؟

حور الماری میں چادر رکھے دروازہ بند کرتے ہوئے پلٹ کر

دیریک کو دیکھتے ہوئے بولی

نہیں یاد ہے مجھے سب یاد ہے تمہاری ہر بات یاد ہے مجھے

لیکن تم بھول رہی ہو ٹچ کرنے سے منع کیا ہے

نظر بھر دیکھنے سے نہیں

دیریک صوفے سے اٹھتا کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے حور کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے دل مت لگائیں۔۔!!

نماز کی طرح دوپٹہ اوڑھے ہوئے آنسوؤں سے بار بار صاف کرنے

پر لال ہوتے گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ تو میں لگا چکا ہوں بہت جلد تم بھی مجھ سے اپنا دل لگا لو

بنا پلک جھپکائیں مسلسل حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

اس سے 3 فٹ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر

کہتا ہے۔

کھلی آنکھوں سے سپنے نہیں دیکھے جاتے ہیں۔۔

حور سخت لہجے میں کہتی ہے۔

میں تو بند آنکھوں سے بھی نہیں دیکھتا تھا تم مجھے سپنوں

کی دنیا میں لے کر جا رہی ہو تم سپنے دیکھا

رہی ہو۔۔

حور کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر کمر پر بندھے ہاتھوں کی مٹھیاں زور سے

ہوئے اپنے آپ کو روک دیتا ہے۔

سارا الزام اب مجھ پر لگا رہے ہیں کمال ہیں آپ تو۔!!

حور تنزیہ لہجے میں کہتی ہوئی دروازے کی جانب قدم

بڑھاتی ہے۔

الزام نہیں لگا رہا ہوں سچ بتا رہا ہوں تم وجہ بنی ہو میری

ہر چیز کی

حور دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ میں کھولنے ہی والی تھی کی دیریک کی بات

اس کے ہاتھ رک جاتے ہیں۔

مجھے آپ کا کچھ نہیں بننا۔۔"

حور دو ٹوک لہجے میں دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

بن تو تم گئی ہو میری خوشیوں کی وجہ کے ساتھ ساتھ میرے سکون کی بھی

حور کی بھیگی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ آخری بات

دھیمے لہجے میں سر جھکا کر کہتا ہے۔

پر جس سے میں محروم ہوں۔

دیریک کی آواز اتنی تھی جتنی وہ خود سن پاتا ہے۔

حور کو آواز تو نہیں آئی تھی اس کی لیکن وہ دیریک کو دیکھتے ہوئے

ایک لمبی گہری سانس بھرتی ہے۔

آپ باتوں میں مجھے الجھا کر اگر یہ سوچ رہے ہیں کہ

میں آپ کی زندگی کا حصہ بن جاؤ گی آپ کی قیدی بن کر

آپ کے ساتھ رہنے کے لیے تیار ہو جاؤں گی تو

غلط فہمی ہے یہ آپ میں سچ سے میں دل سے آپ سے بے حد

نفرت کرتی ہوں شاید اپنے بابا سے بھی زیادہ

اب آپ سے کرتی ہوں۔۔

حور دروازے کے ہینڈل کو چھوڑے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے

وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تمہیں کہا ہے پہلے بھی حور مجھے اپنے باپ سے مت

ملواؤں تم مانو گی نہیں میری بات۔؟؟

دیریک کا لہجہ سخت تھا وہ غصے میں گھورتے ہوئے

کہتا ہے جہاں آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے احترام تھا وہ

محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اب وہاں غصہ نے

جگہ لے لی تھی۔۔

دیریک کہتے ہوئے اپنی کمر سے ہاتھ ہٹائے حور کی طرف بڑھنے

لگتا ہے۔

'آ.. آپ دور رہ کر بھی بات کر سکتے ہیں

قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو ..!"

حور دیریک کو غصے میں اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر ڈرتے

ہوئے بولی

' جس چیز کی ضرورت نہیں ہوتی ہے وہ میں

خود نہیں کرتا ہوں "

دیریک حور کے چہرے پر ڈر کے ایک ایک نقوش کو

بغور دیکھتے ہوئے اٹل انداز میں کہتا ہے۔

"ک.. کیا مطلب ہے..؟؟"

مزید قریب آتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے بوکھلائے

لہجے میں پوچھتی ہے۔۔"

"مطلب یہ وائفی تمہیں اپنے بارے میں تھوڑا

سا بتانا اس وقت مجھے ضروری لگ رہا ہے۔۔

حور کے سامنے اس کے قریب کھڑے ہو کر ایک ہاتھ سے کمرے کا

تھوڑا سا کھلے دروازے کو بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"م..مجھے کچھ بھی نہیں جاننا ہے آپ کے

بارے میں آپ بس دور رہیں مجھ سے

حور کہتے ہی دوسری طرف دیریک کا ہاتھ نا پا کر نکلنے کی

کوشش کرتی ہے وہ نکلتی اس سے پہلے ہی

ڈیریک حور کے چہرے سے تھوڑے سے فاصلے پر دوسری

جانب دروازے پر اپنا ہاتھ رکھے حور کو

اپنے سامنے قید کر چکا تھا۔

ڈیریک کی قربیی پر حور اپنی سانس بند کیے خود دروازے سے پن ہو جاتی

۔

وہ قریب تھا لیکن اتنا نہیں کہ حور کو وہ چھو سکے

چہرے سے اس کے ہاتھ دور تھے اور اس کے جسم سے وہ

خود فاصلہ قائم کیے کھڑا تھا۔۔

جاننا تو پڑے گا تمہیں آخر کار پوری زندگی کا سوال ہے۔

ڈیریک حور کی ڈر کے مارے بگڑتی کیفیت کو سمجھتے

ہوئے کہتا ہے۔

" میں نے آپ کو بتا چکی ہوں میں آپ کی

زندگی کا حصہ نہیں بنو گی کچھ وقت کی بات ہے چلی جاؤ گی۔

حور اپنی سانسیں خود روکے بامشکل دیریک کی آنکھوں میں

دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولتی ہے۔

"تمہیں میں اتنا کمزور لگتا ہوں کہ اپنی پسند

کو اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا

دیریک کی باتوں پر حور سر جھکا لیتی ہے۔

"جس لڑکی کے لیے میں نے مذہب بدلنے سے پہلے

آپ بار نہیں سوچا اسے آسانی سے چھوڑ دوں گا بیواقوف لگتا ہ

تمہیں۔۔؟؟

دیریک حور کے جھکے ہوئے چہرے کی جانب دیکھ کر بولتا ہے۔

"مذہب بدلا مطلب...؟؟"

حور حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

جن آنکھوں میں دو سیکنڈ پہلے ڈر تھا اب وہاں حیرانگی

جگہ لے چکی تھی۔

"میرے مطلبوں میں الجھوں گی تو الجھ کر ہی

رہ جاؤ گی بس اس وقت اتنا سمجھ لو دور جانے کا ارادہ

ترک کردو اور مجھ سے جھوٹ بولنے کا بھی

'جن چیزوں سے نفرت ہے مجھے وہ مت کرو

کیونکہ تمہارے ساتھ زور زبردستی میں نہیں کرنا چاہتا ہوں

حور سے دور ہوتے ہوئے اس کے سوال کو آگنور کرتا ہے۔

"آپ دھمکی دے رہے ہیں..؟؟"

حور گہری سانس بھرتی دروازے سے دور ہوتی ہے۔

نہیں تمہارے بھلے کے لیے سمجھا

رہا ہوں۔

انتہائے پرسکون لہجے میں جواب دیتا ہے ۔

"آ... آپ ڈرا رہے ہیں۔۔"

حور دھڑکتے دل سے کہتی ہے۔

"ابھی تک تو ڈرانے کے ارادے سے نا تمہیں

دیکھا ہے نا تمہاری طرف قدم بڑھائیں ہیں لیکن ہاں

اگر تم نے ڈر کر جھوٹ بول کر مجھ سے دور جانے

کے لیے قدم بڑھائیں

دیریک حور کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کی

طرف مکمل متوجہ ہوئے بڑھتے ہوئے بولتا ہے

" ڈی جے کی اچھی اور رومینٹک سائڈ تو پوری دنیا

نے دیکھی تمہیں وہ دیکھاؤں گا جس کا تصورِ بھی کسی نے نہیں کیا ہو گا

دیریک کا اشارہ نیوز اینکر والے حور کے جھوٹ پر تھا۔

وہ ایک قدم ہی اُٹھاتا ہے کہ حور خود ہی دروازے سے

پن ہو جاتی ہے۔

اپنی سانسوں کو وہ ایک بار پھر روک چکی تھی۔

دیریک اسے ڈرتا دیکھ رک جاتا ہے گردن موڑے شیشے کی

دیوار جیسی کھڑکی کو دیکھے وہ آنکھیں بند کیے

گہری سانس لیتا ہے۔۔

اتنا ڈرتی کیوں ہو تم مجھ سے میں کوئی آدم خور جانور ہوں۔۔؟؟؟

دیریک چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔

م۔میں تو نہیں ڈرتی۔۔"

حور ڈر کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں میں تو اندھا ہوں نا کل سے تمہارا یہ ہی حال ہے میں

کھا تھوڑی جاؤں گا تمہیں اگر تم مجھ سے ڈرو گی نہیں۔۔"

دیریک گہری سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔

کھا جانے والی نظروں سے تو دیکھتے ہیں جیسے بس میرے ہاتھ آنے کا انتظار

رہے ہیں اور پھر کہہ رہے

میں آدم خور تو نہیں۔۔

حور ممناتے ہوئے دروازے سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ کہا تم نے۔۔؟؟ دیریک حور کے جھکے سر

کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں تو میں تو بولتی ہی نہیں ہوں۔۔۔"

حور جھٹ سے بڑی بڑی آنکھیں کیے دیریک کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

حور کی بڑی بڑی آنکھیں دیکھ دیریک بامشکل

اپنی ہنسی دباتا ہے۔۔

مجھے کام سے جانا ہے لیٹ ہو جائے گا تم کھانا کھا لینا

دیریک کہتے ہی ایک آئیبرو اٹھائے حور کے جواب کا انتظار کرتا ہے۔

م۔۔میں نے جواب دینا ہے۔۔؟؟

حور اپنی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

میرے سوال کرنے پر بنتا تو تمہارا جواب دینا ہی ہے۔

دیریک پرسکون سا کہتے ہوئے حور کی جانب قدم بڑھا جاتا ہے

جس پر حور کا دھیان بھی نہیں جاتا ہے۔

آپ جائیں بھلے مت آنا واپس مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے

حور کے جواب پر دیریک کے چہرے کی ہنسی اور اس کے حور کی جا

اٹھائے ہوئے قدموں پر اسے

افسوس ہونے لگتا ہے۔

بہت بہت شکریہ مجھے ایسا جواب دینے کا

دیریک دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گردن جھٹکتے وہ

کمرے سے باہر جانے کے لیے بڑھتا ہے۔

دیریک کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ حور جلدی سے سائیڈ

پر ہو جاتی ہے۔

ڈیریک اس کی حرکت کو دیکھتے ہوئے ایک نظر گھور کر

حور کو دیکھتا ہے اور اپنے دانت پیستے ہوئے وہ کمرے کا

دروازہ کھولے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

ڈیریک کے جاتے ہی حور دروازے کو لوک کیے جا کر صوفے پر دونوں

صوفے پر رکھے وہ خود میں

خود کو قید کرنے لگتی ہے۔۔

کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے ڈیریک باہر کھڑا کھلے

منہ سے افسوس بھری نگاہیں دروازے پر ڈال رہا تھا۔

کیا ہوا ڈی جے۔؟؟؟

لائبریری سے نکلتے ہوئے تامیر کی نظر سیڑھیوں سے اوپر

کھڑے ڈی جے پر پڑتی ہے۔

نظر پڑتے ہی وہ پوچھ بیٹھتا ہے۔

یہ۔۔یہ ڈرتی ایسے ہے مجھ سے جیسے میں اس کو کچا کھا

جاؤں گا۔۔!!!

دیریک تامیر کو دیکھتے ہوئے دائیں ہاتھ سے

بند دروازے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

نئ نئ شادی ہے نا وقت تو دیں اس کو۔۔!!

تامیر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

تو میں وقت دینے کو تیار ہوں وہ وقت مانگے تو سہی

وہ تو ڈر کر میرے اور اس کے ہر قریب آنے والے راستے کو

بند کر رہی ہے۔۔

دیریک سیڑھیوں سے اترتے ہوئے تامیر کے چہرے پر

نظریں جمائے کہتا ہے۔

تو آپ تو راستہ کھول دیں پیار سے

تامیر شرارتی انداز میں بولا

لیکچر تو تم مجھے ایسے دے رہے ہو جیسے خود نے پی ایچ ڈی

کر رکھی ہو شادی کے معاملے میں

دیریک گندا سا منہ بنائے تامیر کے سامنے کھڑے ہو کر بولا

میں نے آپ کی فلموں سے ہی سیکھا ہے لڑکی کو امپریس

کرنے کا طریقہ کاش آپ بھی سیکھ لیتے وہ آج مجنو والی حرکتیں

نا کر رہے ہوتے۔۔"

تامیر ناک چڑھائے گندا منہ بنا کر بولا

واہ بیٹا میری بلی مجھ ہی کو میاو۔۔"

تامیر کو منہ بناتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

خیر چھوڑو آجاؤ ڈیٹ پر چلتے ہیں ہم دونوں "

دیریک تامیر کے کندھے پر گھوما کر اپنی بازوؤں رکھے مسکرا

کر کہتا ہے۔

میرا دماغ خراب ہے زندگی میں پہلی بار ڈیٹ پر جاؤ گا

وہ بھی ایک آدمی کے ساتھ۔۔!!

تامیر کو تو جیسے کرنٹ لگ گیا ہو دیریک کی بات پر وہ

کرنٹ کھا کر دیریک سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اوو ڈائنا سور کی نئ نسل مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے

سانڈ جیسے آدمی کے ساتھ ڈیٹ پر جانے کا

جبکہ میں اب شادی شدہ ہوں اور ایک عدد خوبصورت معصوم

سی بیوی ہے میری پاس

دیریک تامیر کے سینے پر زور سے تھپڑ مارتے ہوئے جلے بھنے

انداز میں کہتا ہے۔

تو اس خوبصورت سی بیوی کو ڈیٹ پر کے کر جائیں میرا کردار کیوں

مشقوق بنا رہے ہیں۔۔"

تامیر اپنے سینے پر ہاتھ مسلتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ میں نے اس سے کہا ہے میں کام سے جا رہا ہوں آنے میں

لیٹ ہو جائے گا جب کہ میرے پاس کوئی کام نہیں ہے اس

وقت کرنے کے لیے تو تم چلو میرے ساتھ

ڈیٹ پر

دیریک کہتے ہی تامیر کا رخ دروازے کی طرف موڑے اسے

زور سے دھکا دیتا ہے۔

بھلا ویلے آپ ہیں میں نہیں میرے پاس کام ہے کرنے کو

ڈیٹ ویٹ کے لیے ٹائم نہیں ہے میرے پاس

تامیر مڑ کر دیریک ہے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا

تم چلو چپ کر کے پہلے آج کا دن ڈیٹ کریں گے پھر ہم کام

کریں گے جانمن۔۔"

دیریک تامیر کے گال کو ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تامیر ایک بار پھر جھٹکے سے دیریک سے دور ہوتا بوکھلائے

انداز میں اس کو دیکھنے لگتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے بھائی کیوں مجھ پر اتنا پیار لوٹا رہے ہو۔۔؟

تامیر کپڑے جھاڑتے ہوئے حیرانگی سے کہتا ہے۔

مجھے پیار آرہا ہے تم پر تو میں کیا کروں."

تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتا ہے۔

کیا کروں کو کیا مطلب کنٹرول کرو میری عزت کا

لوٹو۔۔"

تامیر پیچھے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں تو لوٹوں گا۔۔"

دیریک ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

اگر مجھ پر اتنا ہی پیار آرہا تھا تو مجھ ہی سے شادی کر لیتے

کسی اور سے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔؟؟؟

تامیر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑی بڑی آنکھیں کیے

پوچھتا ہے۔

وہ کیا کہتے ہی اس رشتے کو۔؟؟

دیریک رک کر تامیر کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگتا ہے۔

ہاں ایک گھر والی اور ایک باہر والی

والی تو مجھے ملی نہیں کوئی نہیں باہر والے سے کام چلا لوں گا۔۔

دیریک تامیر کے چہرے پر عجیب و غریب تاثرات کو دیکھتے

ہوئے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔

اے اوپر والے اٹھا لے مُجھے یا بچا لے مجھے

تامیر کہتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے فورا مینشن سے باہر

کی طرف بھاگ پڑتا ہے۔

تامیر کو بھاگتا دیکھ دیریک کا بلند آواز میں قہقہہ لگتا ہے جو پورے مینشن

سنائی دیتا ہے۔

تامیر کے پیچھے پیچھے دیریک بھی گھر سے باہر اسی حالت

میں ٹراوزر شرٹ پہنے ہوئے پیروں میں سلیپرز پہنے

ہوئے نکل پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

رات کے 10 بجنے والے تھے روحی نڈھال حالت میں تھکی ہاری

ہوئی گاڑی کی بیک سیٹ پر ہی سو جاتی ہے۔

واپس حویلی پہنچتے ہی ڈرائیور کہ آواز پر وہ اپنی آنکھیں

کھولے نیند کی گنودگی میں وہ گاڑی سے نکلے حویلی میں

داخل ہونے لگتی ہے۔

دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ اندر اندھیرا دیکھتے ہوئے وہ

حیرانگی سے مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتی ہے روحی کی گردن

پیچھے گھومی وہ سرسری سی نظر اپنے پیچھے

دیکھتے ہوئے واپس جیسے ہی آگے دیکھتی ہے موبائل کی

روشنی میں اس کے بلکل سامنے ایک قدم کی دوری پر

کھڑا سفید روشنی میں سفید چہرہ دیکھ روحی

کی زور دار چیخ نکلتی ہے چیخ کے ساتھ ساتھ اس کا زور

دار مکہ بھی سامنے دیکھتے ہوئے چہرے پر پڑتا ہے جو

کھلی آنکھوں سے اسی پل زمین بوس ہو رہا تھا

سلو مو میں اسے گرتا دیکھ کی روحی کے دل کی دھڑکنیں تیزی

سے بڑھ چکی تھی اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے

لگا تھا کہ جیسے ابھی پسلیاں توڑ باہر نکل جائے گا۔

روحی کی چیخ پر حویلی کی لائٹس آن ہوتی ہے لائٹس آن

ہوتے ہی آئمہ ہنستے ہوئے روحی جے سامنے آتی ہے

پر زمین پر گرے بدر کو کھلی آنکھوں سے بے ہوش دیکھ اس کا

منہ کھلے کا کھلا رہ جاتا ہے۔

بہن بیوہ تو نہیں کردیا ابھی سے۔۔"

آئمہ بدر کو دیکھتے ہوئے پھٹی آنکھوں سے بدر کو دیکھتے ہوئے روحی کو کہتی

ہے۔

بدر اٹھیں۔۔۔!!آئمہ اس کے گالوں کو تھتھپاتے ہوئے

فکر مندی سے کہتی ہے۔۔

روحی بت بنے زمین بوس ہوئے بدر کو دیکھتی ہے

جو ایک ہی مکہ میں نوک آؤٹ ہوچکا تھا۔

روحی اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے ہوش کی دنیا میں آتی

اور اپنے دل کی دھڑکنوں کو نارمل کرتی ہے

روحی جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتی ہے بدر کو بے ہوش

دیکھ پریشان سا ہوتی روحی جلدی سے زمین پر گڈھنوں کے

بل بیٹھے بدر کی کھلی آنکھوں میں جھانکتی ہے۔

یہ مر تو نہیں گئے۔۔؟؟

آئمہ پریشانی سے روحی سے پوچھتی ہے۔

اچھے لوگ دنیا سے جلدی جاتے ہیں برے نہیں یہ اول درجے کا

کمینہ ہے یہ نہیں مرتا

روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے پرسکون انداز میں کہتی ہے۔

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو

آئمہ بھی پرسکون ہوجاتی ہے روحی کی بات پر

بندر اٹھ۔۔۔!!!

روحی بدر کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر کوئی ریکشن نہیں دیتا ہے۔

بندر کی شکل کے گندے نالے والے آدمی اٹھ جا اس سے سانس

روکنے کا ناٹک کیا نا تو تو مر جائے گا

روحی زور سے بدر کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

چڑیل سی شکل کی عورت معافی مانگنے کے بجائے

کوس رہی ہے۔۔

بدر غصے میں گھورتے ہوئے زمین پر اسی پل اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

معافی اور تجھ سے جا نیا جنم لے کر آ۔۔"

روحی اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

بدر کی ایسی کی تیسی ہوتی دیکھ آئمہ مسکراتے ہوئے پرسکون

سی ہوتی مسکراتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھتی ہے۔

اور ایک سیکنڈ۔۔۔؟؟؟

یہ عورت کس کو بولا بے۔۔؟؟؟

روحی کمر پر ہاتھ رکھے غصے میں پوچھتی ہے۔

تجھے بولا پرانے درخت پر الٹی لٹکی ہوئی چڑیل

بدر منہ چڑھاتے ہوئے بولا

م۔۔۔میں پرانے درخت کی الٹی لٹکی ہوئی چڑیل۔۔؟؟

روحی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بدر کی بات

دہراتی ہے۔۔

ہاں تو تو تو۔۔۔!!

بدر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے اپنے موبائل کی لائٹ

بند کیے صوفے کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ

روحی اسے پیچھے بالوں سے پکڑے اپنی طرف کھینچتی ہے۔

جس پر بدر کی چیخ نکلتی ہے۔

آئمہ بدر کی چیخ پر کرنٹ کھا کر جلدی سے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے

میں کیوں روکو بھائی بہن کو معاملہ ہے اور یہ آدمی مار کھانا

ڈیزور کرتا ہے۔

آئمہ بدر کو گھوریا کرتے ہوئے خود سے کہتی ہے اور مسکراتے ہوئے

دربارہ صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

یہ دنیا کی پہلی بیوی ہوگی جو اپنے شوہر کو مار پڑواکر

خوش ہورہی تھی۔۔

کیا بولا تو نے انسان کی شکل میں جانور دوبارہ بولنا

زارا۔۔"

روحی بالوں کو کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

انسانی روپ میں چڑیل تو تو ہے نا سکون سے جیتی ہے

نا جینے دیتی ہے کالی ناگن

بدر اپنے بالوں کو چھوڑوانے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

واہ بیٹا۔۔!!4 سال روحی دور کیا ہوئی تو نے مجھے انسان

سے چڑیل بنا دیا

روحی غصیلے انداز میں کہتی ہے۔

نہیں میں نے چڑیل تجھے بچپن سے ہی بنایا ہوا ہے

تو پیدائشی چڑیل تھی چڑیل ہے اور ہمیشہ چڑیل ہی رہے گی

بدر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

میں چڑیل تو بھی سونر گٹر کے سب سے گندے والے کیڑے

روحی دوسرے ہاتھ سے بھی بدر کے بالوں کو

جکڑے ہوئے غصے میں دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے ان کی باتیں سنتے ہوئے

اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو

روکنے کی کوشش کرتی ہے۔

روحی کی بچی چھوڑ میرے بال۔۔"

بدر روحی کے ہاتھ کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا

پہلے سوری بول۔۔"

روحی بالوں پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتی ہے۔

چپل سی شکل کی سوری تو تجھے میری جوتی بھی نہیں بولے گی۔۔"

بدر پیچھے سے ہاتھ گھمائے روحی کے ہاتھ کو پکڑتے

ہوئے بولا

چپل سی شکل۔۔؟؟؟ ہا۔۔۔!!!روحی گہری سانس لیتے ہوئے

بدر کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے لگتا ہے تو روحی کا گاؤں کی گنڈی روپ بھول گیا ہے

تب ہی کیچنی کی طرح زبان چلا رہا ہے لیکِن

تو روک روحی کو اب بچوں کی طرح لڑنا نہیں پروپر طریقے سے مارنا آگیا۔

روحی بدر کو بالوں سے پکڑے پیچھے کی طرف کھینچتے ہوئے

پیچھے کی جانب دھکا دیے زور سے بدر کے پیٹ میں

مکہ مارتی ہے۔

روحی کے مکہ پر آئمہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

روحی دھیرے دھیرے مار لے میری ماں کیوں مجھے بیوہ کرنے

کے چکروں میں ہے تو۔۔۔!!!

آئمہ بدر کی حالت دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہتی ہے۔

آئمہ کی بات پر بدر حیرانگی سے آئمہ کو دیکھنے لگتا ہے۔

تجھے میں بیوہ نہیں ہونی دوں گی فیوچر ڈاکٹر ہوں

تو ٹینشن نا لے۔۔"

روحی اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے پر آتے بالوں کو

ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر ٹھیک ہے۔۔"روحی کی بات پر آئمہ پرسکون ہوگئی تھی

چڑیل عورت مہمانوں کو مارتی ہے وہ بھی مجھ جیسے گاؤں

کے سردار کو۔۔"

بدر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنے درد کو کنٹرول کرتے ہوئے

بلکل دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔۔

گاؤں میں نسوار بیچنے کی شکل لیے گاؤں کا سردار بنا

بیٹھا ہے منہ دیکھ کر گھر سے باہر نکلا کر

غلط فہمیاں بڑھتی جا رہی ہیں آیا بڑا سردار تو۔۔"

روحی گندا سا منہ بناتے ہوئے بدر کو پیٹ کے بل جھکا دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

تو بے عزتی کر رہی ہے میری۔۔؟؟

بدر سیدھا ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

فیل ہو رہی ہے تجھے۔۔؟؟روحی بدر کے چہرے کو دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر اچھا نہیں کیا اب تو

گئی بیٹا۔۔"

بدر کہتے ہی اپنی شرٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے

ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے۔

آہ ہ ہ۔۔۔اسے اپنی طرف آتا دیکھ روحی سے بھاگتے ہوئے

صوفے کے پیچھے جا کھڑی ہوتی ہے۔

ان دونوں کو بھاگتا دیکھ کر آئمہ ڈائننگ ٹیبل کے پاس جا کر کرسی کھینچے سک

سے اس پر بیٹھ جاتی ہے۔

آج بدر کی حمایت کرنے کے بلکل موڈ میں نہیں تھی کیونکہ

وہ خود بڑی شدت سے بدر کا حشر کرنا چاہتی تھی

پر شوہر کی حیثیت سے وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ پاتی ہے

جو آج بگاڑ رہا ہے اس کو وہ روکنا نہیں چاہتی تھی۔

شرم کر شادی شدہ بہن کو مارے گا۔"

روحی بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی

کو دباتے ہوئے کہتی ہے۔

شادی شدہ بہن کو شرم نا آئی شادی شدہ ایک بچے کے باپ کو

اور خود سے بڑے دس دن بھائی پر تشدد کرتے ہوئے

جبکہ اب وہ ایک نہیں چار چار گاؤں کا سردار بن گیا ہے۔

بدر کہتے ہوئے صوفے کے پیچھے روحی کو پکڑنے کے لیے

بڑھتا ہے کہ روحی پیچھے سے بھاگے وہ حال میں لگے درمیان میں ٹیبل کے

کھڑی ہوتی ہوئی بولی

ایک کام کر جا اور پہلے گٹر کے پانی سے منہ دھو کر آ تاکہ تیری نیند

بھری

آنکھیں کھولیں اور سپنوں کی دنیا سے تو

باہر نکلے

روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

سپنوں کی دنیا سے تو تو باہر نکلے گی آج فیری ٹیل کی

نکلی شہزادی

بدر روحی کو پکڑنے کے لیے اس کی طرف لپکتا ہے پر وہ

پہلے ہی بھاگ کر سیڑھیوں کی طرف بھاگتی ہے

روحی بدر کو دیکھتے ہوئے بھاگتی ہے کہ آخری سیڑھی

پر کھڑے باسیل سے زور سے ٹکراتی ہے جس سے ٹکرا کر

وہ گرنے والی ہوتی ہے پر باسیل اسے جلد ہی اپنی

باہوں میں قید کیے گرنے سے بچا چکا تھا۔

روحی کی سانسیں اور بدر کے قدم باسیل کو دیکھتے ہوئے

دونوں رک چکے تھے۔

باسیل ایک دم کولڈ نظروں سے ان دونوں کو دیکھے جارہا تھا۔

انکل میں نے کچھ نہیں کیا وہ مجھے مار رہا تھا۔۔"

روحی سر اٹھا کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔

بھائی میں نے نہیں اس نے مجھے مارا ہے۔۔

بدر بھی اسی وقت اپنی صفائی پیش کرتا ہے۔

دونوں سدھروں گے نہیں ماں باپ بن گئے ہو تم دونوں کے بچے ہو گئے

لیکن خو کا بچپنا نہیں گیا ہے۔۔

باسیل روحی کی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

افففوو۔۔۔آپ دوسرے دادا ابو نا بنیں

ہم نہیں سدھیریں گے۔۔"

روحی باسیل سے دور ہوتی بدر کی طرف بڑھتی بدر کی

جانب ہائے فائے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

بلکل ہم پرفیکٹ ہیں۔۔"روحی کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چھوڑوں گا نہیں تجھے چڑیل ملکہ کے بدلا ہو گا

بدر دانت بھینچتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے

میں کون سا تجھے چھوڑ دوں گی لندن کے بر تج سے تجھے

دھکا نا دیا نا تو میرا نام بھی روحی باسیل سکندر نہیں

روحی بھی دانت بھینچتے ہوئے دھیرے سے بدر کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے ہی بھائی کا نام لے کر مجھے ہی دھمکی دے رہی ہے

چالاک لومڑی

بدر روحی کی آنکھوں میں اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں

ڈالے غصیلے انداز میں کہتا ہے۔

تمہارا بھائی میرا شوہر ہے اب میں دوں گی دھمکی

ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر

روحی بدر کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے لب

بھینچ کر کہتی ہے۔

روحی۔۔۔؟؟؟باسیل روحی کے نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے

جس سے وہ فوراً سے بدر سے اپنا ہاتھ ہٹائے باسیل کی

طرف متوجہ ہوتی ہے۔

ارے میں تو تم سے ملی ہی نہیں۔۔"

روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف اس کی

جانب بڑھتی ہے اور جا کر آئمہ کے گلے سے لگ جاتی ہے۔

میری پیشی میں میری گواہ بن جانا ایسا نا ہو میں

کٹگھیرے میں کھڑا ہوں اور تمہیں شوہر یاد آ جائے

روحی آئمہ کے گلے سے لگی دھیرے سے کہتی ہے اور کہتے

ہی آئمہ سے دور ہوتی ہے۔

تم فکر مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں

آئمہ آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شکریہ۔۔"روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ روحی سے نظر ہٹا کر بدر کی طرف دیکھتی ہے جو اسے

چیل کی نظروں سے گھور رہا ہوتا ہے۔

تم مجھے کمرے میں ملو تم تباہ ہو۔۔۔"

بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کہتا ہے اس

کی بات کو سمجھتے ہوئے آئمہ کو اسی پل کھانسی آنا شروع ہو جاتی ہے

روحی اسے کھانستا دیکھ اسی پل کیچن سے اس کے لیے

پانی لے کر آتی ہے آئمہ کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے

وہ اسے پانی کا گلاس دیتی ہے۔

باسیل بھی گیرے کلر کے ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے صوفے

کی طرف بڑھتا ہے۔

روحی بھی باسیل ہے پاس صوفے پر پر اسے فاصلہ قائم

کرتے ہوئے بیٹھ جاتی ہے۔

ویسے میں نے تو پوچھا ہی نہیں اور تم لوگوں نے مجھے بتایا بھی نہیں

اچانک سے کیسے آگئے انکل آپ کو پتا تھا۔۔؟؟

روحی بدر آئمہ کو دیکھتے دیکھتے باسیل پر آجاتی ہے

جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

بھائی نے ہی بلایا تھا تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔!!!"بدر اتراتے ہوئے کہتا ہے۔

تم خود مسئلہ ہو میرے لیے تم سے بھی بڑھ کر کچھ

ہوسکتا ہے۔۔

روحی دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تیری تو۔۔۔!!بدر کچھ کہنے لگتا ہے پر باسیل کی نظریں

اپنی جانب اٹھتی دیکھ وہ خاموش ہوجاتا ہے۔

بس کردیں آپ دونوں لڑنا بند نہیں کریں گے۔۔"

آئمہ بدر کو صوفے کی طرف کھینچتے ہوئے کہتی ہے ۔

اس سے کیوں نہیں کہتی ہو مجھ معصوم پر غصہ کررہی ہو

بدر معصومیت کی انتہا کیے بولا تھا۔

کیونکہ وہ سمجدار ہے اسے پتا ہے کون معصوم ہے اور کون

نہیں۔۔

روحی آنکھیں ٹمٹاتی ہوئی نظروں سے اپنی ہنسی

ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔

انکل ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں آپ مجھے۔۔؟

روحی لب بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

بولنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے پر تم کیا جانو وہ کیا ہوتی ہے۔

باسیل گہری سانس بھرتے ہوئے بولا

بلکل جیسے آپ کے کنجوس پن کی بھی کوئی حد ہوتی ہے

پر آپ کیا جاننے وہ کیا ہوتی ہے۔

روحی بھی باسیل کی نکل اتارتے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتی ہے۔

آئمہ تاشہ کہاں ہے۔۔؟؟

روحی پرسکون انداز میں پوچھتی ہے۔

اور میرا ٹیڈی کہاں ہے۔۔؟؟

اب کی بار باسیل کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھتی ہے۔

وہ دونوں سو رہے ہیں میں نے سلا دیا ہے ان کو۔"

آئمہ پر سکون سا جواب دیتی ہے۔

تم لوگ ٹائم آ گئے تھے مجھے بتانا چاہئے تھا میں جلدی کام

ختم کر کے آتی تم لوگوں کو ائیرپورٹ پر پک کرنے آتی میں

روحی معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔

تم آتی اور ہماری ائیرپورٹ پر ہی لڑائی ہو جاتی اس لیے

تمہیں نہیں بتایا گیا تھا۔۔"

بدر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

یقیناً تمہاری وجہ سے ہی ہوتی لڑائی شروع تم کرتے اور

ختم میں کرتی تم سرئے عام گنجا کر کے

روحی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

تو۔۔۔!!!"بدر بولنے لگتا ہے کہ باسیل روحی کو

بازوؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔

بس بس لڑائی کرنا بند دو حشر دیکھو اس کے منہ کا لال ہوا

پڑا ہے اب سکون کرنے دو اس کو

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے در کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا دل تو چاہ رہا تھا کہ میں اس کا منہ کالے توے جیسا

کردوں جس طریقے سے اس بندر نے مجھے ڈرایا تھا۔۔

روحی منہ چڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کالا نا سہی لال تو تم کر چکی ہو۔۔"

آئمہ سر جھکا کر دھیرے سے کہتی ہے پر پاس بیٹھا بدر

اس کی بات سن لیتا ہے۔۔

تم چلو اوپر میرے جان تمہاری ہنسی کو آنسوؤں میں

نا بدلا تو میرا نام بندر۔۔۔۔!!!

آہ ہ میرا مطلب بدر نہیں۔۔۔"

بدر آئمہ کی طرف ہلکا سا جھکتے ہوئے بلکل دھیرے دھیرے

سے کہتا ہے۔۔

کھانا کھایا آپ سب نے۔۔؟؟؟

روحی باسیل سے نظریں ہٹاتے ہوئے بدر آئمہ کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ہم نے سب کچھ کرلیا ہے بس اب آرام کریں گے۔

آئمہ بدر سے نظریں ہٹا کر روحی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔

ٹھیک ہے تم لوگ آرام کرلو کل شیزا کی شادی ہے صبح ٹائم

سے اٹھیں گے میں حال جاؤں گی اور تم شیزا اور مہرین کے پاس پارلر چلی

کچھ دیر ان مردوں سے آزادی ملے گی

اور بہت مزہ آئے گا۔۔۔

روحی خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتی ہے۔

کس سے آزادی چاہیے۔۔؟؟؟ باسیل روحی کی بات پر صوفے

سے پشت ہٹاتے ہوئے روحی کی طرف جھکتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

آہ ہ۔۔میں بھی تھک گئی ہوں میں فریش ہونے جاتی ہوں

صبح کام پر بھی جانا ہے۔

روحی باسیل کی بات کو اگنور کرتے ہوئے صوفے سے اٹھ

کھڑی ہوکر کہتی ہے۔

میں بھی تھک گئی مجھے بھی آزادی چاہیے۔۔"

آئمہ بھی کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

آجاؤ پھر ہم اپنی زندگی جیتے ہیں ان کو چھوڑ دو

روحی آئمہ کی طرف بڑھے اس کی بازوؤں میں ہاتھ ڈالتے

ہوئے کہتی ہے اور سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگتی ہے۔

انکل آپ نے کھانا کھایا۔۔؟؟

روحی جاتے جاتے رک کر مڑ کر باسیل ہو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

جواب چاہیے۔۔؟؟؟ باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

نہیں پیزا کولڈ ڈرنک کے ساتھ۔۔"

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

منگوا دیتا ہوں تم فریش ہو جاؤ۔۔"

باسیل اپنے ٹراؤزر کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ۔۔"روحی ہنستے ہوئے کہتے ہوئے باسیل سے نظریں

ہٹاتی ہے اور آئمہ کے ساتھ دوسرے فلور کی طرف بڑھنے

لگتی ہے۔۔

بدر اور باسیل دونوں ان دونوں کو جاتا دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی اور آئمہ بدر اور باسیل کو حال میں چھوڑے خود

اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے لیے چلی جاتی ہیں۔

دونوں بھائی حال سے نکال کر باہر گارڈن ایریا میں ٹہلتے ہوئے

باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ڈی جے اور تامیر بھی لیٹ مینشن واپس آگئے ہیں دیریک

اپنے کمرے میں نہیں لائیبریری میں ہی سوجاتا ہے

وہ اپنے کمرے کو دیکھنے تک نہیں جاتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

جہاں ہر طرف سکون کا ماحول چھایا ہوا تھا وہی کوئی

بے چینی روحی گھپ اندھیرے میں بھٹک رہی تھی۔۔

ایہ بڑے سے حال میں جہاں چند لائٹس کی روشنی تھی

جو حال کے درمیان کے ایریا میں لگی ہوئی تھی کرسی

پر بیٹھے آدمی کے سر کے اوپر

اطراف میں 10 آدمی بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں

ہٹے کٹے بت بنے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔

وہاں اس وقت کافی ساری لوگ تھے لیکن آواز کسی کی بھی

سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔

وہی ان لوگوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھی تھا جس

کے قدموں کی آواز پر سب کا ڈر سے دہل رہا تھا۔

وہ دبے دبے قدم اٹھائے ایک ہی جگہ پر چکر لگا رہا تھا

چکر لگانے والا شخص اور کوئی نہیں

"اراک یورگن تھا"

جو ہاتھوں میں بلیک کلر کے موٹے گلوز پہنتے ہوئے کرسی پر

بیٹھے ہوئے اسی نڈھال آدمی کے سامنے چکر لگا

رہا تھا جیسے باسیل نے کڈنیپ کروایا تھا اور اس نے باسیل

کی قید سے اسے نکلوایا تھا آدمی کی جگہ

اپنی ٹوٹی پھوٹی شناخت باسیل کے لیے چھوڑے

کرسی پر بیٹھا شخص سر سے پیر تک زخمی خون میں تر ہوا

پڑا تھا اس کے زخموں میں خون جمنے لگنے گا

جس نے باقی کا خون نکلنے سے روک دیا تھا۔

اراک خاموشی سے کبھی دائیں جانب تو کبھی بائیں جانب

ٹہل رہا تھا وہ اس آدمی کے ہوش میں آنے کا منتظر تھا پر

وہ ہوش میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اراک ہاتھوں میں گلوز چڑھائے آدمی کی طرف قدم بڑھانے

لگتا ہے اسے آدمی کی طرف آتا دیکھ

اس کا گارڈ دیوار کے ساتھ کرسی جلدی سے کھینچ کر

اراک کے لیے لاتا ہے اور آدمی کے سامنے رکھے وہ

خود اراک کے پیچھے کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

اراک ایک دم خاموش تھا اس کے بیٹھ جانے سے پورے حال

میں ایک الگ سا سناٹا چھا گیا تھا۔

سیدھے ہاتھ سے دائیں جانب ایک ٹوٹی کا وال جس میں

ایک لمبا سا پائپ لگا ہؤا تھا

اراک اس ٹوٹی کی طرف اِشارہ کرتا ہے اس کے پیچھے کھڑا

گارڈ جلدی سے پہلے پائپ اسکو لا کر دیتا ہے

اور پھر جا کر ٹوٹی کا وال کھول دیتا ہے۔

وال کھولتے ہی گرم گرم پانی سیدھا اس آدمی کے جسم پر

گرنے لگتا ہے۔

پانی جیسے ہی سامنے والے آدمی کے جسم پر گرتا ہے

آدمی کی سبکی لیتے ہوئے آدمی ہوش کی دنیا میں واپس

آتا ہے۔

اور آتے ہی آنکھیں کھولتے ہی وہ گردن ٹھیڑی کیے ہلکی سی مسکراہٹ

چہرے پر سجائے ہوئے کرسی پر چوڑا ہوئے بیھٹے

شخص پر پڑتی ہے۔

آدمی کے جسم پر اس کے زخموں پر گرم گرم پانی گرتا جاتا ہے

جو اس کے درد میں اضافہ کرتا ہے۔

گڈ مارننگ۔۔"اراک پر سکون انداز میں کہتا ہے۔

جواباً آدمی کی درد بھری آواز درد میں کراہتے ہوئے ایک زور

چیخ نکلتی ہے جس پر اراک گندا سا منہ بنا کر

اپنی گردن پھیر لیتا ہے۔

شٹ آپ۔۔۔"اراک پل میں آگ بگولہ ہوئے سخت نظروں

سے کہتے ہوئے دھاڑتے ہوئے انداز میں کہتا ہے۔

سامنے والا شخص نا چاہتے ہوئے بھی اپنی چیخوں پر قابو

پاتے ہوئے وہ لمبی گہری سانسیں لینے لگتا ہے۔

گڈ بوائے۔۔"اراک واپس پر سکون ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

ow tell me what you said about me to him..

اراک اس کے جسم پر گرم پانی کی برسات تیز کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

idn't say anything about you..

آدمی درد میں مبتلا اپنے درد پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔

now you did just be honest to now

u are interested to survive tell you

hat you told him"..

اراک کو مزہ آرہا تھا سامنے بیٹھے شخص کر ٹارچر

کرتے ہوئے

wear I'm not lying"...

آدمی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے اپنے زخموں پر کھولتا ہوا

پانی گرتے پاکر وہ روتے ہوئے کہتا ہے۔

آدمی کا جسم جھلسنے والا ہو گیا تھا گرم پانی جتنی تیزی

کے ساتھ کالا پڑنا شروع ہو گیا تھا۔

ہوش گوانے لگتا ہے وہ

hh okay you are not lying??..

u are not lying that's mean I'm not doing anything

th you"..

rn him till his last breath"..

اراک کہتے ہی پر سکون انداز میں پائپ اپنے آدمی کو

دیے پلٹتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے ہاتھوں سے گلوز اتارتے ہوئے

وہ آگے کی طرف قدم بڑھاتا ہے کہ

اس کی توجہ کرسی پر آدھ مرا شخص اپنی طرف کھینچتا ہے۔

hate's you

wants to kill you

's waiting for you

'll definitely gonna distroye you at any cost

u are dead "Irak Yourgun"

aw in his eyes he's very desperate to

stroy you"....

آدمی گہری سانسیں لیتے اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی ہو مشکلوں سے چہرے پر مسکراہٹ

سجاتا ہے۔۔

u love to play with humans

loves to play with you"

u think he has courage to kill me..

s he has

is Basil Sikandar The Bestest judge of Pakistan and

nerica.....

آدمی بول ہی رہا تھا کہ اراک اپنے گارڈ کے ہاتھ سے پائپ لیے

وہ اس کا پریشر فل کیے زور سے گرم و گرم

پانی آدمی کے سیدھا منہ اور سینے پر ڈالے آدمی کو اسی پل

گرم تپتے ہوئے پانی میں پورا کر چکا تھا۔

ut up I don't like noise"..

اراک گندا سا منہ بنائے کہتا ہے اور کہتے ہی وہ گرم پانی کا

پائپ زمین پر پھینکے آدمی کو جھلسا دیکھ وہ

ہاتھ کے گلوز اتارتے ہوئے وہ مڑ کر حال سے باہر نکلنے

لگتا ہے اراک دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ ایک جوان 25 سالہ

لڑکا دوڑتے ہوئے حال کے اندر داخل ہو رہا تھا۔

اندر آتے ہوئے وہ اراک سے ٹکرانے والا ہی ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو

سنبھال لیتا ہے۔

سر وہ پہنچ گئی ہیں۔"

ساکب گہری سانس لیتے ہوئے اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

ساکب کی بھاگنے کی وجہ سے پھولتی ہوئی سانسوں

کو دیکھتے ہوئے اراک اپنے ہاتھوں سے گلوز اتارے اس کے ہاتھ میں

پکڑاتے ہوئے اپنے کوٹ کی جیب سے فون نکالے باہر کی طرف

قدم بڑھاتا ہے۔

اکیلی۔۔؟؟؟ اراک حال سے باہر نکلے اپنی گاڑی کی طرف

بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"نہیں اپنے گارڈز اور ڈرائیور کے ساتھ

اس کا شوہر اسے اکیلا نہیں چھوڑتا ہے اب کہیں بھی

ساکب اراک کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس جیسی لڑکی کو اکیلا کون کمبخت اکیلا

چھوڑے گا۔

"اراک فون میں نظریں جمائے ٹیرھی سمائل کرتے ہوئے

پرسکون انداز میں کہتا ہے۔

اس کے چہرے کی ہنسی کوئی دیکھے اس سے پہلے ہی وہ

اسے غائب کر چکا تھا۔

"سر اب کیا کرنا ہے..؟؟"

گاڑی کے پاس جاتے دیکھتے ہوئے اراک کے قدموں کے پیچھے

چلتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"انتظار..!!"

جواب انتہائی پرسکون انداز میں تھا۔

"کس چیز کا..؟؟"

(بڑی حیرانگی اور تجسّس سے پوچھتا ہے)

"موت کا"

(انتہائے پرسکون انداز میں جواب دیتا ہے)"

"کس کی موت..؟؟'

ساکب پوچھتے ہوئے جلدی سے جا کر اراک کے لیے گاڑی کا

دروازہ کھولتا ہے۔

"اسی کی جو میری موت کا منتظر ہے

میرا منتظر ہے"

فون سے نظریں ہٹائے ساکب کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اور وہ کون ہے..؟؟"

ساکب بڑی بڑی آنکھیں کئے تجسس سے پوچھتا ہے

اور گاڑی کے دروازے سے دور ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

"باسیل سکندر"

(اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے وہ چہرے کے

ہر تاثر سے پاک اٹل انداز میں ساکب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی وہ طیش بھری نگاہوں سے ساکب سے نظر ہٹا کر گاڑی کے

شیشے میں خود کا

عکس دیکھتے ہی گاڑی میں سوار ہو جاتا ہے۔

یہ آدمی ایسا ہی تھا اپنے چہرے کو ہر ایکسپریشن سے

دور رکھتا تھا پل میں آگ ہوجاتا تھا تو پل میں ہی اپنی آگ پر

اپنے غصے پر قابو پا لیتا تھا۔

سامنے والے شخص کو ایک نظر میں ہی اتنا غور سے دیکھ لیتا

تھا کہ دو بارہ اس کو سمجھنے کے لیے اس کی طرف نظر اٹھانے کی زحمت بھی نہیں کرتا تھا۔۔

باسیل سکندر۔۔!!!

ساکب حیرانگی سے باسیل کا نام دہراتا ہے۔

ساکب کے چہرے کی حیرانگی دیکھتے ہوئے اراک گاڑی کی بیک سیٹ سے پشت ٹیکائے سر لگاتا ہے۔

اتنی حیرانگی کس بات ہے۔۔؟؟

اراک سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

س۔۔سوری سر۔۔!!"

اراک کی سخت نظروں میں دیکھتے ہوئے وہ بوکھلاتے ہوئے

ساکب جلدی بازی میں بس اِتنا ہی بول پاتا ہے بولتے ہوئے

وہ جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ہے اور

حال کے دروازے سے باہر وہ اپنے مینشن کی طرف نکل

پڑتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک پوری رات ایک صوفے پر سویا رہتا تھا سکون سے نہیں

سویا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی رات اسی کاؤچ پر

گزار دیتا ہے۔۔

حور دیریک کے اٹھنے سے پہلے ہی کپڑے چینج کیے فریش

ہوئے وہ کیچن میں کھڑی بالوں میں جوڑا بناتی ہوئی

اپنے لیے خود ناشتہ بنانے آئی تھی۔

آج بھی وہ سادے حولیے تھی نا چہرے پر کچھ لگایا تھا

نا کوئی سجے دھجے کپڑے پہنے تھے۔۔

بس اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی ہی تھی جو اس کو نئ دلہن

کا روپ دے رہی تھی۔

کندھے سے دوپٹہ لیے و کمر کے گرد اپنا دوپٹہ باندھے

سوس پین میں اپنے لیے چائے بنانے لگتی ہے۔

دیریک ایک ہاتھ سے اپنی کمر پر ہلکے ہلکے مکے مارتے ہوئے

دوسرے سے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے لائیبریری سے

نکلے وہ اپنے کمرے کی طرف سکون سے سونے کے لیے بڑھ رہا تھا کہ کھا

کی الگ سی خوشبو پر

سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے قدم اس کے تھمنے

لگ گئے تھے وہ تامیر کو کیچن میں تصور کرتے ہوئے سیڑھیوں سے

اترتا کیچن کی طرف بڑھتا ہے۔

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرے وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرے

مسلتے ہوئے اپنی آنکھیں پوری کھولتا ہے

سامنے اوپن کیچن میں کھڑی ہوئی حور ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے اس کو دیکھ

ہوتی ہے۔

دیریک بھی حور کو دیکھ کر جیسے حیران سا ہو جاتا ہے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟؟

دیریک کیچن کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے حیرانگی سے

پوچھتا ہے۔

ناشتہ بنا رہی ہوں۔"حور جواب دیتے ہی واپس اپنے

کام میں لگ جاتی ہے۔

تم کیوں بنا رہی ہو۔۔؟؟ دیریک اب کی بار غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔

کیونکہ میں بنانا چاہتی ہوں

آپ اتنے سوال کیوں کرتے ہیں مجھ سے۔۔؟؟

حور بھی غصیلے انداز میں پوچھتی ہے۔

تم آگر ایک بار میں سہی سے جواب سے دو تو بار بار پوچھنے کی

نوبت کا پڑے مجھے

دیریک اب کہ بار کیچن میں بڑھتے ہوئے سخت لہجے میں

کہتا ہے۔

میں آپ کو سہی جواب ہی دیتی ہوں۔۔"

حور دیریک کو کیچن میں آتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں پتا ہے مجھے کتنا سہی جواب دیتی ہو تم مجھے

دیریک حور کو کراس کرتے ہوئے فریج کی طرف بڑھتے ہوئے

دھیرے دھیرے منہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔

پانی کی بوتل فریج سے نکالے وہ شلف کے ساتھ ٹیک لگائے

حور کی پشت کو دیکھنے لگتا ہے۔

مجھے گھورنے سے پانی خود بخود نہیں پیا جائے گا

پانی پینے کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے۔

حور بنا دیکھے دیریک کی نظروں کی تپش خود پر محسوس

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم تیار نہیں ہوئی..؟؟'

دیریک پانی پیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"تیار کس لیے..؟"

حور مڑ کر حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"میرے لیے "

انداز حق جتانے والا تھا۔

"اور میں آپ کے لیے کیوں تیار ہوؤں..؟؟'

حور اپنے دانت پیستے ہوئے پوچھتی ہے۔

"کیونکہ میں شوہر ہوں تمہارا"

پانی کی بوتل بنا بند کیے ٹیبل پر رکھتے ہوئے شلف سے ٹیک

ہٹائے حور کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے

وہ جب جب اس کی طرف قدم بڑھانے لگتا ہے اسے اپنی

کی ہوئی بات خود ہی یاد آجاتی ہے۔

"زبانی شوہر..!!"

حور اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

"تم چاہے اس رشتے کو جو مرضی نام دے دو

حقیقت ہم دونوں جانتے ہیں ہم دونوں ایک ہو چکے ہیں۔۔

کمر پر ہاتھ باندھے حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اسے یاد دھیانی کرواتا ہے۔

"یہ آپ کے لیے حقیقت ہوگی میرے لیے نہیں ہے

میرے لیے محظ یہ سب مجبوری ہے"

حور کہتے ہی دیریک سے نظریں ہٹائے واپس ناشتہ

تیار کرنے لگتی ہے۔

"یہ مجبوری نہیں ہے سخت الفاظ استعمال کر کے

رشتے کو بے مول مت کرو"

دیریک حور کی پشت کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"جن رشتوں کو دل سے بنایا جاتا ہے مول صرف

ان کا ہی ہوتا ہے خریدوں ہوئے رشتوں کا کچھ بھی نہیں ہوتا ہے"

حور واپس دیریک کی طرف مڑے تنزیہ لہجے میں کہتی ہے۔

"آج کل کے زمانے میں خوشیاں رشتے سب خریدنے

ہی پڑتے ہیں تمہیں خریدا ہے میں نے یہ سچ ہے اور مجھے کوئی افسوس نہیں

حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

"چمکتے ہیروں کو پانے کے لیے مہنگی قیمت ادا کرنی ہی پڑتی ہے

اگر صرف دور سے دیکھتے رہیں تو پانے کی حسرت حسرت ہی رہ جاتی ہے "

حور کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے سنجیدگی سے کہتا ہے۔۔

حور بھی آج اس کے قدموں کو نہیں بلکہ دیریک کی آنکھوں میں

دیکھ رہی تھی اپنے اور اس کے درمیان قائم کیا ہوا فاصلہ

حور کو اب پرسکون کررہا تھا۔

اب کو لفظوں سے کھیلنا بہت اچھے سے آتا ہے پر افسوس

مجھے لفظوں کی معنیٰ کو سمجھنا آتا ہے

اس لیے ان کا کوئی اثر نہیں ہوگا مجھ پر

حور تلخ لہجے میں کہتی ہوئی پلٹتی ہے کہ اس کا ہاتھ گرم

چائے کے سوس پین کر لگنے والا ہوتا ہے

ہاتھ سوس پین پر لگتا اس سے پہلے ہی دیریک حور کی کمر پر بندھے دوپٹہ

اسے زور سے اپنی طرف کھینچتا ہے

حور سیدھا آکر زور سے دیریک کے سینے سے آلگتی ہےاس کے

سینے سے لگتے ہی حور دیریک کی شرٹ کو

اپنی مٹھی میں جکڑے ہوئے آپنی آنکھیں زور سے بند کرلیتی ہے۔

دونوں اسی پل یک جان ہو گئے ہیں

اپنی اپنی سانسیں اپنے اندر قید کیے دونوں بنے کھڑے تھے دیریک زور

اپنی آنکھیں بند کیے کھولتا ہے اور سر جھکا کر

اپنے قریب کھڑی حور کو دیکھتا ہے اسے سمجھ نہیں اس

آرہا تھا اس پل میں اسے خوش ہونا چاہیے یا پھر حیران

وہ سانس لینے کی کوشش کرتا ہے پر اس سے سانس

بھی نہیں لیا جارہا تھا۔

دیریک کے ہاتھ میں حور کا دوپٹہ ہوتا ہے جیسے وہ مضبوطی سے

مٹھیوں میں جکڑے ہوئے کھڑا تھا۔

حور اپنی سانسوں کو کنٹرول کیے اپنی آنکھیں ڈرتے ہوئے

کھولتی ہے وہ جیسے ہی اپنی آنکھیں مکمل کھولتی ہے

خود کو دیریک کے حصار میں پاتے ہوئے وہ دھڑکتے دل کے

ساتھ سر اٹھا کر دیریک کے چہرے کو دیکھنے

کوشش کرتی ہے۔

دیریک پہلے ہی اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے

حور جیسے ہی سر اٹھا کر دیریک کو دیکھتی ہے دونوں کی نظریں آپس میں ٹکر

ہے۔

حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دیریک کی سانسیں پھر روکنے لگتی ہے اس

یقین ہونے لگتا ہے کہ

"حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے واقع اس کی سانسیں

ہی اس کی دشمن بننے لگتی ہیں "

کچھ پل وہ دونوں ایسے ہی کھڑے رہتے ہیں ایک دوسرے کی

آنکھوں میں دیکھتے رہتے ہیں پر جلد ہی حور خود کو کمپوز

کیے دیریک سے دور ہوتی ہے حور اپنا رخ موڑ کر وہ اپنی اتھل پتھل

ہوتی سانسوں کو نارمل کرنے لگتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کی بچی اس کی آواز کم نہیں کرے گی صبح صبح

پوری حویلی کو سر پر اٹھایا ہوٗا ہے۔

بدر دوسرے فلور کی ریلنگ پر ہاتھ رکھے حال میں عالیان

کے ساتھ گانے کی دھن پر ڈانس کرتی ہوئی روحی کو

دیکھ کر کہتا ہے۔

آج میرے شوہر کی محبوبہ کی شادی ہے میں تو ہر ممکن

چیز کروں گی۔۔

روحی عالیان کے گالوں کو زور سے کس کرتے ہوئے

کہتی ہے۔

"روح بات سنو..؟؟"

دوسرے فلور پر ہی بدر کے سامنے والے حصے میں ریلنگ

کے پاس کھڑے بازوؤں کے کف لنکس بند کرتے ہوئے باسیل

زور سے آواز لگا کر پکارتا ہے۔

"جی بولیں"

روحی انتہائی پیار سے جواب دیتی ہے۔

"اوپر کمرے میں آؤ۔۔

باسیل کا لہجہ حکمانہ تھا۔۔

"جی آئی۔۔روحی عالیان کو اپنی باہوں سے آزاد کرتی

صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

باسیل روحی پر سرسری سی نظر ڈالے اپنے کمرے میں واپس

چلا جاتا ہے--

بدر روحی کو اوپر آتا دیکھ گندا سا منہ بنا کر وہ حال میں

بیٹھی آئمہ کو دیکھنے لگتا ہے--

"جی بولیں..!!"

روحی کمرے میں آتے ہی باسیل کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

کھڑا دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے--

"تمہیں پتا ہے نا جانے سے پہلے میرا ضروری سامان مجھے چاہیے

ہوتا ہے تم بھول کیوں جاتی ہو ..؟"

باسیل ڈریسنگ کے شیشے سے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا

"کیا بھول گئی میں سب تو کر دیا ہے

روحی بیڈ کی طرف نظر گھوماتے ہوئے کہتی ہے۔

"ایک کس میری جان میری کس وہ کس نے

دینی ہے..؟؟"

باسیل کف لنکس بند کیے روحی کو بازوؤں سے پکڑے

اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار

باندھے ہوئے وہ اس کے ہونٹوں کی طرف جھکنے لگتا ہے۔

"آنکل میں نہیں کر رہی صبح صبح کس ایسے

ہی جائیں کام پر"

روحی اپنا چہرہ پیچھے کی طرف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"شرافت سے کردو اگر میں لینے پر آگیا تو معاملات

بگڑ سکتے ہیں اور میں نے بہت ضروری کام سے جانا ہے"

روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ضدی لہجے

میں کہتا ہے۔

"باسیل میں نہیں کررہی آپ کی صبح اسی

سے کیوں ہوتی ہے ہمیشہ"

(منہ بناتے ہوئے باسیل کی قید سے نکلے واپس جاتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیونکہ مجھے عادت ہے میٹھے سے اپنے دن کا آغاز کرنی تھی

تمہارے لبوں سے زیادہ میٹھاس میرے لیے اور کس میں ہوسکتی ہے"

باسیل روحی کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے روحی کے

ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھرک پن کی حد ہوتی ہے باسیل۔۔۔"

روحی باسیل کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے نہیں پتا وہ کیا ہوتی ہے کیونکہ میں ٹھرکی نہیں ہوں

باسیل روحی کو خود میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو پتا ہونی چاہیے باسیل وہ کیا ہوتی ہے اس لیے

آج کا دن آپ بنا کچھ میٹھا کھائے گذاریں گے کیونکہ مجھے بھی

کام پر جانا ہے پھر باقی سب کے ساتھ پارلر بھی میں

اپنا منہ کڑوا کرنے کے بالکل موڈ میں نہیں ہوں۔۔

روحی باسیل کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اس کی قید سے

نکلتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم شرافت سے نہیں مانوں گی۔۔؟؟

باسیل اپنے کوٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے کہتا ہے ۔

م۔۔۔میں۔۔۔ن۔۔۔۔نہیں مانو گی۔۔"

باسیل کو کوٹ کے بٹن کھولتا دیکھ روحی الٹے پیر کمرے سے

بھاگنے کے چکروں میں ہوتی ہے وہ اپنا قدم پیچھے اٹھاتی ہی ہے کہ باسیل ر

کو کلائی سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کلائی سے ہاتھ چھوڑے دونوں

روحی کی کمر پر

رکھے اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھا کر روحی کے دونوں طرف

شیشے پر اپنے ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔

کیا کہا نہیں مانوں گی۔۔؟؟

باسیل روحی کی ٹمٹاتی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنی شرٹ کا پہلا بٹن کھولتے ہوئے پوچھتا ہے۔

باسیل کام پر جانا ہے نا آپ نے۔۔؟؟

روحی اپنی سانسیں روکتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جانا تو ہے پر اس سے وقت جو مجھے چاہیے وہ چاہیے

تم پیار سے جلدی سے دے دو میں تا کہ میں سکون سے

چلا جاؤں۔۔

باسیل روحی کے قریب آئے جھک کر دونوں ہاتھ شیشے ہٹاتے

ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اتنی ضد کیوں کرتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی روتلو سے انداز میں پوچھتی ہے۔

مجھے اچھا لگتا ہے کس کرو جلدی سے ورنہ اس سے پہلے

میں کرنا اسٹارٹ ہو جاؤں۔۔"

باسیل مسکراتے ہوئے دھمکی دینے والے انداز میں بولا

کس کر دوں گی تو جانے دیں گے مجھے۔۔؟؟

روحی کھلے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سوچوں گا۔۔"

باسیل گردن موڑ کر روحی کے چہرے پر کسی کے آجانے کی ٹینشن دیکھتے ہو

کہتا ہے۔

سوچوں گا کا کیا مطلب آپ مجھے جاننے دیں گے تو میں

ایک کس کروں گی۔۔"

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم ایک کرو تو سہی باقی کا میں خود دیکھ لوں گا۔۔"

باسیل روحی کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف جھکتے

ہوئے کہتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

انکل انسان بن جائیں آپ بھی ہر وقت رومینس

کرنے کا بھی نہیں ہوتا ہے۔۔

روحی اپنے چہرے کے قریب آتے باسیل کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ

رکھے اسے روکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

تم پھر روک رہی ہو مجھے۔۔؟؟

باسیل روحی کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں روک رہی ہوں میرے ساتھ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جائیں چ

کرکے کام پر

سوتے جاگتے رومینس رومینس بس یہ ہی رہ گیا تھا۔

باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھے خود سے دور کرتے ہوئے ڈرسینگ

سے اترے اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

تم حکم دے رہی ہو مجھے۔۔؟؟؟ باسیل حیرانگی سے بڑی بڑی

آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔

جی دے رہی ہوں کوئی مسئلہ ہے۔۔؟؟

روحی اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

ہاں ہے یہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔"روحی کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتا ہے۔

وہی رک جائیں خبر دار جو پاس آئے

روحی ہاتھ سے روکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اور کون سا ڈیپارٹمنٹ آپ کا زارا تشریح کریں گے اس بات کی۔۔؟؟

دانت بھینچتے ہوئے باسیل کی طرف مکمل رخ کیے اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

یہی حکم دینے والا۔۔!!! نظریں چراتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے حکم دیں گے۔۔؟؟ روحی باسیل کی طرف دبے ہوئے قدم بڑھاتے ہو

اٹل انداز میں پوچھتی ہے۔

تو کیا نہیں دینا چاہیے شوہر ہوں میں تمہارا۔۔"

باسیل روحی سے نظریں چراتے ہوئے اپنے قدم ہلکے سے پیچھے

کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا

شوہر ہیں آپ میرے اس لیے اس وقت آپ کی بچت ہوگئی ہے

ورنہ حکم لینے سے نفرت ہے مجھے

باسیل کو کوٹ سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس

کی آنکھوں میں دیکھتے دو ٹوک انداز میں کہتی ہے۔

باسیل روحی کی بات پر پھٹی آنکھوں سے اس کی

طرف دیکھنے لگتا ہے اس کا دل تیزی سے دھڑکنا شروع ہوگیا تھا جو اسکے لب

پر کفل لگا چکا تھا۔

آئے بڑے حکم دینے والے"

روحی کہتے ہی باسیل کو چھوڑے کمرے سے باہر نکل پڑتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی باسیل اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اپنی آنکھیں بند کیے گہ

سانس لیتے ہوئے خود کی اتھل پتھل

ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتا ہے۔۔

میری بلی مجھ ہی ہو میاؤں۔۔۔"واہ۔۔۔!!!"

چویا سی جو بولو وہ تو ہوتا نہیں ہے اسکے علاوہ دنیا جہاں

کی باتیں اور حرکتیں کروالو اس سے

باسیل کمرے کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے خود

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔

روحی کمرے سے نکلے اپنے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے اسے سیٹ کرتے ہوئے

بے دھیانی میں سیڑھیوں کی طرف

بڑھ رہی تھی کہ سیڑھیوں کے پہلی سیڑھی پر کھڑے ہوئے

بدر کی پشت سے جا کر سیدھا اس کی

ٹکر ہوتی ہے۔

روحی کے اس سے ٹکرانے سے بدر کا بیلنس بگڑنے لگتا ہے

پر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کیے سیدھا ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔

بندر کے بچے دیکھائی نہیں دیتا ہے سر پھوڑ دیا میرا تم نے

روحی ایک ہاتھ سے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے

بدر کی کمر پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

چڑیل سی شکل کی دھکا تم نے دیا ہے مجھے میں تو کب سے

یہاں کھڑا ہوں۔۔۔"

بدر مڑ کر روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے

میں کہتا ہے۔

تو پوری حویلی میں تمہیں یہ ہی جگہ ملی تھی کھڑے ہونے

باقی ساری جگہ کو آگ لگ گئی ہے۔۔"

روحی اپنی گلہ کھنگارتے ہوئے بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھ لیتی ہے۔

واہ واہ واہ۔۔سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی

اندھوں کی طرح تم چلتی ہو بکری اور الزام مجھ پر لگا رہی ہو

بدر ایک سیڑھی اوپر چڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم زیادہ معصوم مت بنو گٹر کے گندے نالے سے نکلے کیڑے

اچھے سے جانتی ہو میں تمہیں مجھ سے لڑائی کا

بہانا چاہیے تمہیں جو کہ تمہیں مل نہیں رہا ہے۔۔

روحی بدر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے دانت پیستے ہوئے

کہتی ہے۔

روحی کی بات پر بدر غصیلے نظروں سے اسے

دیکھنے لگتا ہے۔

ہٹو آگے بس اب یہ ہی رہ گیا تھا انسان بندروں سے ڈرے گا

روحی بدر کو بازوؤں سے ہلکا سا دھکا دیتے ہوئے اپنے سامنے

سے ہٹائے سیڑھیوں سے اترنے لگتی ہے۔

تم سے لڑنے کے لیے بہانا ڈھونڈتی ہے میری جوتی چڑیلوں

سے لڑنا میری ہینڈسم سی پرسینیلٹی پر سوٹ نہیں کرتا ہے۔۔

بدر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے روحی کو کراس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ہینڈسم کی اسپیلنگ بھی آتی ہے تمہیں نرسری فیل

روحی بدر کو اپنے سامنے سے جاتا دیکھتے ہوئے تنزیہ لہجے

میں بولی

نرسری فیل ہو گی تو میں نے الحمدللہ ہر بار ٹاپ کیا ہے کلاس میں

بدر آخری سیڑھی سے 7 سیڑھیاں اوپر کھڑے ہو کر

جلے بھنے انداز میں روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بس رہنے دو میرا منہ نا کھلواؤ ایسا رہتا نہیں ٹاپ کرنے والا

1 روپے کی ٹافی لے لے کر تو اسکول جاتا تھا

آیا وڈا ٹاپر ہنننہ۔۔"

روحی بدر سے نظریں ہٹائے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گندا سا

بناتے ہوئے سیڑھی سے اترنے لگتی ہے۔

زہریلی کالی ناگن کبھی انسانوں والی حرکتیں بھی کرلیا کر

اووو سوری میں بھول گیا تھا ناگن 100 سال بعد

انسان کا روپ لیتی ہیں تیرے انسان بننے میں

ابھی لمبا سفر باقی ہے۔۔

بدر کہتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرئے روحی کی طرح اتراتے ہوئے ر

کے پاس سے سیڑھیوں سے اترنے لگتا ہے۔

یو نیولے کی شکل کے۔۔۔۔"

بدر کو خود کو کراس کرتا دیکھ روحی غصے میں کہتی

ہوئی بائیں ہاتھ سے ایک زور دار مکہ بدر کی پیٹھ میں دے مارتی

ہے جس سے اس کا اسی پل بیلنس بگڑتا ہے اور بدر آخری کی

تین سیڑھیوں سے ڈائریکٹ

منہ کے بل حال کے فلور پر پڑا ہوتا ہے۔

آہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔بدر کے گرتے ہی روحی کے منہ سے بے ساختہ

نکلتا ہے وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ

چھپانے کی کوشش کرتی ہے۔

کچھ گرنے کی آواز پر کیچن میں موجود آئمہ جلدی سے باہر

آتی ہے کہ بدر کو منہ کے بل گرا دیکھ وہ بت بنے اپنے دونوں

ہاتھوں سے اپنا کھلا منہ بند کرتے ہوئے حیرانگی سے

پھٹی ہوئی آنکھوں سے بدر کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

سیڑھیوں پر کھڑی روحی کیا ہو گیا ہے یہ ہی سمجھنے میں

پوری تھی۔۔

کیا چھوڑ دیا اب تم نے۔۔؟؟؟

باسیل کمرے سے نکلتے ہوئے کوٹ کی جیب میں فون ڈالتے

ہوئے بلند آواز میں پوچھتا ہے۔

آپ کا بھائی۔۔!!!

روحی مڑ کر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے

معصومانہ انداز میں دھیرے سے کہتی ہے۔۔

♡/□/_____

"یہ..یہ کیا حرکت تھی..؟؟"

حور اپنے آپ کو کمپوز کیے مڑ کر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے غصے میں پوچھتی ہے۔

"کون سی حرکت..؟؟"

ڈیریک انتہائی پرسکون انداز میں پوچھتا ہے۔

"مجھے چھونے والی حرکت منع کیا تھا میں نے مجھے ہاتھ لگانے سے

"میں نے ہاتھ تو نہیں لگایا تھا

حور ہے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی ڈیریک بول پڑتا ہے۔۔

لیکن۔۔!!!

حور کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے وہ سر جھکائے اس پل

کو یاد کرتے ہوئے شرمندہ ہونے لگتی ہے۔

جبکہ سامنے کھڑا شخص اس کے جھکے ہوئے چہرے کو

دیکھے اپنا نچلا ہونٹ دانت کے نیچے دباتے ہوئے اپنی ہنسی کو

دبانے کی کوشش کرتا ہے۔

حور جیسے ہی واپس اپنا سر اٹھانے لگتی ہے دیریک اپنے

چہرے سے ہنسی غائب کر دیتا ہے۔

بھاڑ میں جائیں۔"حور کہتے ہوئے اپنی کمر سے ڈوپٹہ کھولتے

ہوئے کیچن سے باہر کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہیں۔

رک جاؤ یہ جو شروع کیا ہے اس کو ختم تو کرو۔۔"

دیریک چولہے پر پکتی ہوئی چائے کی طرف اِشارہ کیے

حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے نہیں کرنا اب کچھ بھی

حور سوس پین میں ابلتی ہوئی چائے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

اس کو بھوک لگ رہی تھی پر اب دیریک کی وجہ سے وہ

اپنا ناشتہ چھوڑ رہی تھی۔

ٹھیک ہے مت کرو میں کر دیتا ہوں تم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ

جاؤ بنا ناشتہ کیے غصہ کرنے میں مزہ

نہیں آتا ہے۔

دیریک اپنی بازوؤں کو کہنیوں تک چڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ کے ہاتھ کا ناشتہ نہیں کروں گی۔"

حور دیریک کو دیکھے فورا سے بول پڑتی ہے۔

کیوں میں کوئی غلط غیر ہوں۔۔؟؟ دیریک سنجیدگی سے

حور کو باغور دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں ہیں تو میرے لیے۔۔"حور اپنے ہاتھوں میں فراک کو

جکڑتے ہوئے اس کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

اس غیر مرد سے دو دن پہلے نکاح کرچکی ہو یاد ہو تو

دیریک حور سے نظریں ہٹائے سخت تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔

یاد ہے مجھے برے پل نہیں بھولتی میں

حور دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی

اچھی بات ہے انسان کو برے پل کبھی بھولنے بھی نہیں چاہیے

برے وقت میں ہی انسان مضبوط بنتا ہے۔

دیریک سوس پین والے چولہے کی آنچ ہلکی کیے دوسرا

جلاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں تو مضبوط نا بنی جتنا برا وقت مجھ پر آیا ہوا ہے۔

حور زمین کی جانب دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے

کہتی ہے۔۔

آہ۔۔ڈیریک کی آواز پر حور فوراً سے سر اٹھا کی اس کی

طرف دیکھتی ہے جو اپنا ہاتھ پکڑے چولہے سے 4 فٹ کی دوری

پڑ کھڑا ہوا تھا۔

یہ کیا تھا۔۔؟؟ حور حیرانگی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

یہ تو اڑ رہا ہے۔۔"ڈیریک فرائی پین میں ڈالے آئل کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

فل آنچ پر گرم گرم فرائے پین میں آئل ایسے ہی ڈالیں گے تو

اڑے گا ہی وہ اندر سیومنگ تھوڑی کرے گا۔۔"

حور بے زار انداز میں کہتی ہوئی واپس کیچن میں آتی ہے

اور چولہے کی آنچ کم کرتی ہے۔

آپ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

حور دیریک کو کیچن میں دیکھتے ہوئے تامیر دروازے سے

سیدھا وہی آتا ہے۔

کھانا بنا رہے ہیں۔۔"دیریک پر سکون انداز میں

جواب دیتا ہے تو حور مڑ کر اسے گھوریا کرواتی ہے۔

یہ سوائے ہر چیز برباد کرنے کے اور کچھ نہیں کرتے ہیں

حور غصے میں کہتی ہوئی ایک بار پھر کیچن سے نکلے اوپر

اپنے کمرے میں جانے لگتی ہے۔

طعنہ مار کر گئی ہیں۔۔!!تامیر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

جلے پر نمک چھڑکنا کو نہیں بلکہ رگڑنے کا کام کررہا تھا۔

جانتا ہوں میں تم زیادہ ٹیچر نا بنو میرے

دیریک اب کی بار بے زار لہجے میں کہتا ہے۔

اب کیا کردیا۔۔؟؟ تامیر گہری سانس لیتے ہوئے دیریک

سے پوچھتا ہے۔

میں تو مدد ہی کررہا تھا وہ ہی الٹی پڑگئی مجھ پر۔۔

دیریک معصومانہ انداز میں کہتے ہوئے گردن جھٹکتے ہوئے کیچن سے باہر

ہے۔

کبھی زندگی میں کیچن میں جا کر اپنے لیے خود سے

پانی لیا ہے جو ناشتہ بنانے میں کسی کی مدد کر رہے تھے۔۔!!

تامیر غصیلے لہجے جلے بھنے تاثرات کے ساتھ کہتا ہے۔

یہ تو میں بھول گیا تھا۔۔"

دیریک رک کر تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ یاد کروانے کے لئے۔۔

دیریک حال میں صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے لگتا ہے ڈاکٹر پر جانے کی ضرورت آپ کو

نا کوئی کام یاد ہے نا اپنی کوئی عادت سب بھولتے جا رہے ہیں۔

تامیر کیچن میں کھڑا دونوں چولہے بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔

عشق کا نیا نیا نشہ چڑھ رہا ہے دماغ ٹھکانے پر ہو تو

بندہ کچھ کرے

"عشق عین۔۔۔ عشق شین۔۔۔ عشق قاف کرتا ہے

یہ لاحق جس کو ہو جائے اسے برباد کرتا ہے"

ڈیریک صوفے سے پشت ٹیکائے سر بیک سے لگائے چھت کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

دماغ ٹھکانے پر خود سے آتا نہیں ہے اسے لانا پڑتا ہے۔

تامیر ڈیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے اپنے

کوٹ سے اپنا موبائل نکالتا ہے۔

آپ کا فلم کانٹریک خطرے میں کے ملین پاؤنڈز کا یہ کانٹریک

اپنی بے دھیانی میں برباد کرنا چاہتے ہیں۔۔

تامیر فون دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

فون میں ڈائیگو کے قتل کی خبروں کے ساتھ دیریک کا نام

جوڑ دیا گیا تھا اب اس کے فلم کیریئر کا نام بھی اسی

سے جوڑا جا رہا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟ دیریک فون پکڑے نیوز کو دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

نیا الزام۔۔!!تامیر دیریک کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

کہتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟ بڑی حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ ڈائیگو کی موت کے الزام کے ساتھ ساتھ اس کے

پیسے کو حاصل کرنے کے لالچ کا الزام بھی لگا چکا ہے۔

پوری دنیا میں نیوز پھیل چکی ہے کہ ڈائیگو کی موت کے زمہ دار آپ

کیونکہ آپ نے ان کی ساری جائیداد کو

اپنا بنانا تھا جس کا صدمہ وہ برداشت نہیں کر پائے او

انتقال کرگئے۔۔"

تامیر پرسکون انداز میں ایک ہی بار میں ساری بات

تفصیل سے دیریک کو بتا دیتا ہے۔

مطلب ڈبل گیم کھیلی جارہی ہے۔۔

دیریک کہتے ہی فون سے نظریں ہٹاتے ہنس پڑتا ہے۔۔

گاڑی تیار کرواؤ پہلی کانٹریک کے اونر سے ملاقات کرتے ہیں

پھر اپنے چاچا سے

دیریک فون تامیر کی طرف بڑھاتے ہوئے حکمانہ لہجے

میں کہتا ہے۔

اور حور کے نیوز چینل سے کیا خبر ہے۔۔؟؟

دیریک تجسّس بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کوئی خبر نہیں ہے فلحال اس کے بارے میں معلومات اکٹھی

کررہا ہوں۔۔

تامیر فون کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے۔۔!!تامیر کہتے ہی اٹھ کر جانے لگتا ہے۔

روکو۔۔"دیریک بنا تامیر کی طرف دیکھے اسے پکارتا ہے۔

جی۔"دیریک کو دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا

کچھ لڑکیوں کو بلواؤ۔۔"

کیا انئ نئ شادی ہوئی ہے اب کیا کام لڑکیوں کا وقت دیں وہ

سنبھل جائے گی۔۔

تامیر دیریک کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے۔

سانڈ پوری بات سن بھی لیا کرو کبھی

دیریک گدی صوفے سے اٹھائے تامیر کے منہ کی طرف

پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔

حور کے کچھ پارلر والی لڑکیوں کو بلاؤ جو اسے اچھے سے

خوبصورت سا تیار کرے رو رو کر حشر

کیا ہوا ہے اس نے خود کا بھی اور میرا بھی۔۔۔"

دیریک آخری الفاظ دھیرے سے کہتا ہے۔۔

اچھا اچھا تو اس لیے لڑکیاں چاہیے تھی مجھے لگا کہ۔

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

بس خاموش۔۔!!!

دیریک بلند آواز میں کہتا ہے۔

خاموش تو میں ہوجاؤں گا لیکن کچھ پوچھنا ہے میں نے

کل سے میرے دماغ میں بات گردش کر رہی ہے۔۔

تامیر کہتے ہوئے دوبارہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔

پوچھے بغیر سکون تو آئے گا نہیں تمہیں تو پوچھو

دیریک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے پیٹ

پر رکھے غور سے تامیر کے چہرے کو دیکھتا ہے۔

آپ نے پہلے غصے میں اسے صرف ایک رات کے لیے خریدا

پھر جب اسے دیکھا تو آپ نے اسے پوری زندگی کے لیے اپنا

بنانے کا سوچا جس کے لیے اس کی پوری زندگی کی اتنی

بڑی قیمت دی ہے کہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا

اس کے لیے مذہب بدلا جس مذہب کا کبھی صحیح طریقہ سے نام نہیں سنا تھا

مذہب قبول کیا

شادی کی اس سے

تامیر کہتے کہتے خاموش ہوجاتا ہے وہ دیریک کی مسکراتی

ہوئی آنکھوں میں جو دیکھنے لگتا ہے۔

پھر۔۔؟؟ دیریک مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے اسے اچھا لگ

رہا تھا وہ سب سنتے ہوئے

جب اتنی بے چینی سے اسے اتنی شدت سے حاصل

کیا ہے تو اب دور کیوں رہتے ہیں اس نے بولا دور رہو تو دور

ہیں اس کی ناراضگی اور بے رخی برداشت

کر رہے ہیں جبکہ آپ کو کسی کا خود پر نظریں

پسند نہیں ہے وہ آج کسی کی آنکھوں میں دیکھ کر بے بس

ہو جاتا ہے ایسے کیسے۔۔؟؟؟

تامیر گہری سانس بھرتے ہوئے ایک ایک بات تفصیل سے

پوچھ بیٹھتا ہے۔

" زبردستی کی نزدیکیوں سے سکون کی دوری بہتر ہے"

دیریک بھی گہری سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔

جب تک وہ مجھے جاننے گی نہیں مجھے پر یقین کرنا

شروع نہیں کرے گی یقین نہیں کرے گی تو عشق وغیرہ دور

کی بات وہ محبت بھی نہیں کرے گی۔۔

میں اسے اس کی مرضی سے تو اپنی زندگی میں شامل نہیں

کرپایا کیونکہ اسے دیکھتے ہیں اسے کھونے

کا ڈر ہوگیا تھا تب ہی ہر چیز بے چینی میں جلد بازی میں کی

دیریک کہتے ہی خود ہی ہنس پڑتا ہے۔۔

میں زور زبردستی سے اسے حاصل کرلوں گا اسے اپنا بنا لوں

گا پھر کیا ہوگا۔۔؟؟؟

پھر وہ میری ہو کر بھی نہیں ہوگی

"مجھے جسم نہیں چاہیے مجھے حور اس کی روح کے ساتھ

مکمل چاہیے "

جب تک وہ خود مجھے سمجھ کر محبت نہیں کرے گی

تب میں انتظار کروں گا آخر کار زبان کی بات ہے اسے

اس کی مرضی کے بغیر ہاتھ نا لگانے کا کہا ہے

میں نے صرف کہنے کے لیے نہیں کہا ہے اس پر عمل بھی کیا ہے۔

دیریک کی نظریں تامیر سے ہٹے سامنے دیورا پر لگی

اس کی ایک بڑی سی تصویر پر ہوتی ہے۔۔

وقت اسے چاہیے مجھے سمجھنے کا مجھے اسے محبت ہونے

کے لیے وہ ایک لمحہ کافی تھا

جس پل اس نے نم آنکھوں سے مجھے دیکھا تھا۔

مردوں کو محبت ،عشق سب سیکنڈز میں ہو جاتا ہے جبکہ

لڑکیوں کو ان مقام تک پہنچنے کے لیے بھی مہینوں ،سالوں

لگ جاتے ہیں۔۔

اسے وقت چاہیے مجھ سے دور جانے کا میں اسی وقت میں

اسے اپنا بنا لوں گا یقین ہے مجھے خود پر

تامیر کی نظریں مسلسل دیریک کے چہرے پر ہوتی ہے وہ

اتنی غور سے اس کی بات سن رہا تھا جیسے یہ پہلا اور

آخری لمحہ ہو ان باتوں کا

تم جاؤ اور اچھے سے پارلر والیوں کو بلاؤ رات کو اس کو ڈنر

پر لے جاؤں گا۔۔

دیریک پرسکون سا ہوتے آرام سے کہتا ہے۔

اوکے۔۔"تامیر مزید بنا کوئی سوال کیے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

اس ہنسی کی وجہِ جان سکتا ہوں۔۔؟؟

دیریک اس کے چہرے پر لمبی گہری مسکراہٹ

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ۔۔۔۔!!!تامیر کہنے لگتا ہے پر نہیں کہتا ہے۔۔

موٹے سانڈ گندا دماغ ہی رکھنا ہمیشہ تم۔۔"

دیریک تامیر کو ہنستا دیکھ گھوریا کرواتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بھی تیار ہو جائے میں پارلر کا کام کر کے جلدی سے

واپس آتا ہوں۔

تامیر کہتے ہی مینشن سے باہر نکل جاتا ہے اور دیریک وہی

بیٹھے ہوئے پورے مینشن میں نظر گھوماتا ہے جہاں کوئی بھی

سرونٹ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

ڈیریک گہری سانس لیتے صوفے سے اٹھتا ہے اور سیڑھیوں کے پاس

بائیں جانب والی کیچن کی دیوار کی طرف

بڑھتا ہے جہاں ایک بورڈ میں ریڈ کلر کا بٹن لگا ہوا تھا

سرونٹس کے لیے بنا اجازت مینشن میں کام کرنے والے سرونٹس کو بھی ا

آنے کی اجازت نہیں تھی۔

ڈیریک بٹن دباتا ہی اور حال میں سیڑھیوں کے آگے ٹہلتے

ہوئے وہ سرونٹس ہے آنے کا انتظار کرتا ہے۔

بٹن دباتے ہوئے اگلے 2 منٹ کے اندر سب ورکرز مینشن میں

ڈی جے کے سامنے حاضر تھے۔۔

ڈیریک ایک نظر سب کو دیکھتا ہے جس میں کچھ

جوان لڑکے بھی ہوتے ہیں۔

ou're terminated. Leave".

ڈیریک ان لڑکوں کو دیکھتے ہی حکمانہ انداز میں کہتا ہے۔

Vhy, sir"?

ایک لڑکا بوکھلائے ہوئے انداز میں پوچھتا ہے۔

cannot tolerate any other man being in my wife's

esence. Just go; we'll compensate you".

ڈیریک دو ٹوک لہجے میں بولا

ut, sir"...

اب کی بار دوسرا بول رہا ہوتا ہے کہ دیریک کے چہرے پر

غصہ دیکھتے ہوئے وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔

eave now".

دیریک اٹل لہجے میں لڑکوں کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

سارے سر جھکا کر منہ لٹکائے مینشن سے باہر نکل جاتے ہیں۔

dditionally, all of you must arrive before 8 pm and finish

ur tasks. Prepare an outstanding breakfast before Hoor

kes up in the morning. Understood"?

دیریک لیڈی سرونٹس کو دیکھتے ہوئے حکمانہ لہجے میں

کہتا ہے۔

es, sir".

ساری سر جھکا کر بنا کوئی سوال کیے ہامی بھرتی ہیں۔

o and prepare breakfast".

ڈیریک گہری سانس لیے کہتا ہے اس کے کہتے ہی سب اپنے اپنے

کام پر دوڑتے ہوئے چلی جاتی ہیں۔۔

ڈیریک ان سب کو کام پر لگا دیکھ کر خود بھی اوپر کمرے

کی جانب بڑھتا ہے جہاں حور پہلے سے ہی موجود تھی۔

بیڈ پر دوپٹہ پھینکے ہوئے دونوں ہاتھوں سے پیٹ کو دبائے

حور بیڈ کے آگے کمرے میں ٹہل رہی ہوتی ہے۔

وہ پیٹ بھر کر کھانا کھانا چاہتی تھی آج پر ڈیریک کی

موجودگی نے اسے ایک گھونٹ پانی تک پینے نہیں دیا تھا۔

بدتمیز ،کھڑوس ،سڑیل آدمی شرم نہیں آتی ہے

آج کل تو کسی کو بھی اپنی بات کوئی قائم نہیں رہتا ہے۔

حور اپنے پیٹ کو زور سے دباتے ہوئے ٹہلتے ہوئے روتلو سی

شکل بنائے خود سے کہتی ہے۔۔

کمرے کی طرف بڑھے دیریک دروازہ ہی رہا ہوتا ہے کہ

حور کی آواز پر وہ رک جاتا ہے۔۔،

اگر آرام سے سکون سے مجھے ناشتہ بنا کر پیٹ بھر کھانے

دیتے تو کیا ہو جاتا پیسے تو میں دے ہی دیتی نا ان کو

حور کہتے ہی شیشہ کی کھڑکی کی طرف منہ کیے زمین پر پیر پٹکھتے ہوئے بسی

آسمان کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔

یاللہ جی یہ سب میرے کھانے کے دشمن کیوں ہیں

پہلے بابا اور اب" ارکان "

حور پہلی بار اس کو پکارتی بھی ہے تو اس کے مسلم نام سے

حور کے اس کا نام لیتے ہی دروازے کے باہر کھڑے دیر یک

کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر جاتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

اس دنیا میں سارے کے سارے خبیث انسان ہی رہ گئے ہیں کیا اللہ جی ک

ایک تو ڈھنگ کا بنا دیتے

حور آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بول ہی رہی تھی کہ پیچھے سے کمرے

دروازہ کھلنے پر وہ ہڑبڑاتے ہوئے

جلدی سے دروازے کی طرف دیکھتی ہے دروازے میں دیریک کو

کھڑا دیکھ کر اپنے گلے میں ہاتھ مارتے ہوئے وہ

بیڈ کی طرف فورا پلٹتی ہے اور اپنا دوپٹہ لیے ڈری ہوئی گہری سانس لیے دو

اپنے کندھوں پر ڈالنے

لگتی ہے۔

"ڈر گئی تم..؟"

دیریک حور کو گہری ڈانس لیتا دیکھ پوچھتا ہے۔

"ن.. نہیں تو میں کیوں ڈروں گی آپ سے"

اپنے ڈر پر اور اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے کہتی ہے۔

"ڈرنا بنتا بھی نہیں ہے لیکن تم پھر بھی

ایسے ڈر رہی ہو جیسے تمہاری کوئی چوری پکڑی گئی ہو..؟؟"

دیر یک کمرے میں داخل ہوئے دبے دبے قدم آگے بڑھاتے ہوئے

حور کو دیکھتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند

کرتے ہوئے بولتا ہے۔

"ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے آپ اچانک سے آئے

میرے کمرے میں تو بس"

حور کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں

مضبوطی سے دوپٹے کو پکڑے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہارے کمرے میں..؟؟"

ڈیریک دونوں ائیبرو اٹھاتے تجسّس سے پوچھتا ہے۔

"جی ...!!"

نظریں چرائے بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے"

"یہ تمہارا کمرہ نہیں ہمارا کمرہ ہے میری جان

اپنے کمرے میں آنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے مجھے"

ڈیریک ڈریسنگ روم کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے حور کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی نہیں یہ صرف میرا ہے یہاں میں رہتی ہوں

یہ کمرہ آپ کا نہیں ہے۔

حور فوراً سر اٹھا کر دیریک کی پشت کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

"میں یہاں رہتا نہیں ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ

یہ میرا نہیں ہے۔

ڈریسنگ روم میں داخل ہوئے اپنے کپڑوں کے سیکشن میں

اپنے لیے سوٹ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اس کا یہ ہی مطلب ہوتا ہے"

حور ایک قدم آگے کی جانب بڑھاتے ہوئے اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کا باتوں میں مقابلہ کرنے پر دیریک مسکراتے ہوئے

اپنے لیے ایک وائیٹ اور نیوی بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ

نکالے ہاتھ میں ہینگر لٹکائے

ڈریسنگ روم کے دروازے میں جا کھڑا ہوتا ہے۔

"اچھا ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے آج رات میں اسی

کمرے میں تمہارے ساتھ رہوں گا "

"اور اسی بیڈ پر تمہارے ساتھ سوؤں گا پھر تو یہ

میرا ہو جائے گا نا..؟؟"

اپنے لب بھینچے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے دیریک

بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کے اشارہ کرنے پر حور جھٹ سے بیڈ کی جانب نظریں اٹھاتی ہے۔

"آ... آپ یہاں نہیں رہیں گے۔

حور بڑی بڑی آنکھوں سے دیریک کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"روکے گا کون مجھے...؟؟"

دیریک ہاتھ میں سوٹ کپڑے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے حور کی طر

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں"

حور دیریک کو اپنی طرف آتا دیکھ کر پریقین انداز میں کہتی ہے۔

"ہمت ہے ..؟؟"

دیریک حور کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

"جی الحمدللہ"

حور بنا نظریں جھکائے کہتی ہے۔۔

"تو پھر روک کر دیکھاؤں میں رہوں گا بھی یہاں اور

تمہارے ساتھ سوؤں گا بھی یہاں"

دیریک جھک کر حور کے چہرے کے بالکل سامنے اپنا چہرہ

کیے حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی ٹیڑ

سمائل کرتے ہوئے

واپس ڈریسنگ روم کی طرف پلٹتا ہے۔

"آ..آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے"

دیریک کی شرٹ پیچھے سے پکڑے اسے روکتے ہوئے

ممناتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی دھیرے سی آواز پر اس کی معصوم سی حرکت

پر دیریک کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا شروع ہو گئی تھیں۔۔

"میں ارادہ بنا چکا ہوں مس وائفی"

دیریک بنا حور کی طرف دیکھے بند آنکھوں سے گہری سانس

بھرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں تو ترک کردیں"

شرٹ ہو کھینچتے ہوئے ضدی بچے کی طرح کہتی ہے۔

"اب ناممکن ہے"

اب کی بار پلٹ کر حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو پھر میں آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں رہوں

میں دوسرے کمرے میں چلی جاؤں گی"

حور روتلو سی شکل بنائے سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"میری موجودگی میں تم کمرے سے باہر قدم رکھنے

کی غلطی مت کرنا کیونکہ اس کی سزا تم برداشت نہیں کرپاؤں گی"

حور کا جھکتا ہوا روتا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہتا ہوا اس کے قر

جاتا ہے۔۔

"آپ پھر دھمکی دے رہے ہیں"

حور کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی وہ

نم آنکھوں سے دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"پیار سے مان جاننے والے تم کرتی نہیں ہو

تم سے بات منوانی بھی تو ہے"

حور کے قریب زرا سے فاصلے پر کھڑا ہو کر نم آنکھوں میں

جھانکتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں نہیں مانوں گی میں آپ کے ساتھ ایک کمرے

میں نہیں رہوں گی"

حور رکا لہجہ ابھی بھی ضدی تھا۔

"یہ فیصلہ رات پر چھوڑ دو رات ہونے دو

کس کی بات مانی جائے گی پتا چل جائے گا ہم دونوں کو"

دیریک کا ارادہ اٹل تھا وہ حور کو روتا دیکھ کر بھی اپنی

بات سے انکاری نہیں تھا۔

"میں پھر بھی آپ کے ساتھ ایک کمرے میں نہیں

رہوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے"

حور بھی اٹل لہجے میں اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے

کہتی ہے۔

"تم رات ہونے تو دو اپنے ہاتھوں سے مجھے اس کمرے

میں رہنے کے لیے نا لائی تو پھر کہنا"

حور کے چہرے کے قریب آتے ہوئے جھک کر کہتا ہے اور

کہتے ہی خاموشی سے دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ

جاتے ہیں۔

میری شرٹ چھوڑ دو ویسے ہی کچھ بھی کرنے کے ارادے

آج کل میرے ویسے ہی کمزور ہو رہے ہیں۔۔

دیریک دھیرے دھیرے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کے کہنے پر حور جلدی سے اس کی شرٹ کو چھوڑو ایک

قدم پیچھے کی جانب اٹھاتی ہے اور سرسری سی نظر

دوبارہ دیریک ہے چہرے پر ڈالے وہ کمرے سے باہر بھاگ

جاتی ہے۔

دیریک حور کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے واپس ڈریسنگ روم میں

جاتا ہے کپڑے ڈریسنگ روم میں چھوڑے خود

واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

نیچے حال میں آتے ہوئے حور کو کھانے کی مزیدار سی

خوشبوئیں آنے لگتی ہیں خوشبوؤں کو سونگھتے ہوئے

قدموں کی رفتار تیز کیے حور جلدی سے کیچن کی طرف بڑھتی ہے جہاں سا

ڈائننگ ٹیبل پر گرم گرم

ناشتہ لگ رہا ہوتا ہے۔۔

امم۔۔کھانا۔۔۔"حور ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

جلدی سے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے۔

باگڑ بلے کے لیے ہے یا میرے لیے۔۔؟؟؟

کھانے کو دیکھتے ہوئے حور خود سے سوال کرتی ہے۔

Ma'am , please sit"

حور کو دیکھتے ہوئے لیڈی سرونٹ اسکے پاس آکر پیار سے مسکراتے ہوئے

ہے۔

this for me"??...

حور حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

s ma'am"!!..

کہتے ہوئے لیڈی سرونٹ کے چہرے کی مسکراہٹ مزید

گہری ہوتی ہے۔

kay thank you"...

اس سے گہری حور کے چہرے پر کھانے کو دیکھتے ہوئے

ہوتی ہے۔

حور جلدی سے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانا شروع کرتی ہے اسے اتنی بھوک

لگی ہوئی تھی کہ اب مزید صبر کرنا نا ممکن تھا اس کے لیے

حور کھانے میں مصروف ہوتی ہے کہ دیریک نیوی بلیو کلر

کے تھیری پیس سوٹ میں انر وائٹ کلر کی شرٹ پہنے ہوئے

جس کے شروع کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے

ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے وہ ایک شہزادے کی طرح

دبے دبے قدم رکھے ہوئے ایٹیوڈ کے ساتھ سیریس کولڈ فیس

میں وہ سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔

آخری سیڑھی پر پہنچا ہی تھا کہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی حور

کو ہنستے مسکراتے ہوئے کھانا کھاتا دیکھ دیریک

کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔

حور کھانے میں مصروف تھی کہ دیریک اس کی جانب

قدم بڑھاتا ہے اور اس کے سرہانے کا کھڑا ہوتا ہے۔

جوس کا گلاس لبوں سے لگائے ہوئے وہ پی ہی رہی تھی کہ

دیریک کو دیکھتے ہوئے وہ رک جاتی ہے۔

دیریک کچھ نہیں بولتا ہے بس حور کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ

مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

منہ سے لگایا ہوا جوس کا گلاس حور دیریک کو جاتا دیکھ دھیرے دھیرے

ہٹانے لگتی ہے۔

جب تک دیریک دروازے پر پہنچتا ہے تامیر بھی گاڑی میں

سوار مینشن میں داخل

ہو ہی رہا ہوتا ہے اسے دیکھتے ہوئے دیریک دور سے اسے وہی

رکنے کا اشارہ کرتا ہے آنکھوں پر گوگل لگائے وہ اپنے ساتھ

چلتے ہوئے گارڈ کے

ہاتھ میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھتری تلے چلتے ہوئے

تامیر کی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے۔

دیریک گاڑی میں بیٹھتا ہے اور اس کے پیچھے اس کے گارڈ

تین گاڑیوں میں سوار ہوئے دیریک کی گاڑی کے پیچھے مینشن سے باہر

پڑتے ہیں۔

ایک گارڈ کی گاڑی آگے ہوتی ہے اور دو پیچھے ان کے

چاروں گاڑیاں اپنی منزل کی جانب نکل پڑتی ہیں۔۔

پارلر کا کام ہو گیا۔؟

دیریک بنا سیٹ بیلٹ لگائے ہوئے بیک سیٹ پر بیٹھے اپنی

کوٹ کی جیب سے نکالے فون کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

جی ہوگئی ہے کچھ ہی دیر میں وہ سب مینشن پہنچ جائیں گی۔

تامیر پرسکون انداز میں جواب دیتا ہے۔

صرف وہ ہی اندر جانی چاہیے اس کے علاوہ اور کوئی بھی نہیں۔

دیریک کا لہجہ دھمکانہ اور حکمانہ دونوں تھا۔۔

فکر مت کریں گارڈ بنا آئی ڈی مینشن میں کسی کو داخل

نہیں ہونے دیں گے۔۔"

تامیر گاڑی کے فرنٹ میں لگے شیشے سے ڈی جے کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کرسی پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے ٹیڑھا ہو کر اپنا کندھا ٹیبل

ٹیکائے ہوئے دائیاں ہاتھ

ٹیبل پر بکھرے ہوئے کاغذات پر رکھے ان پر دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی ٹپ

کرتے ہوئے

خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

you want me to take over this case??..

دیکھتے ہی وہ گہری سانس لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

s"...

باسیل کے سامنے ایک بڑی سی کرسی پر ایک 50 سے 55 سال کے درم

کا آدمی بلیک کلر کے سوٹ میں

جس کا کوٹ سائیڈ کوٹ ہینڈل پر ہینگر میں لٹکایا ہوا تھا

وہ کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے لندن سیول ہائے کورٹ کے جج

باسیل کو دیکھتے ہوئے پرسکون سا جواب دیتے ہیں۔

e you going to do that??..

کرسی سے پشت ہٹاتے وہ تجسس سے پوچھتے ہیں۔

course not".

باسل دو ٹوک انداز میں کہتا ہے۔

t why???..

فکرمندی سے پوچھنے لگتے ہیں۔

cause I'm not here to handle some Case

n just here to get my wife back

t's it"..

باسیل کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے کرسی سے

اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگتا

ہے۔۔

kay I understand that but I need you should need

do that because now it's only you who can

lve this case

y meny other's officer's, lawyer's, judge

t they are not able to handle that case

ke you"..

جج صاحب ٹینشن کے ساتھ کہتے ہوئے باسیل کے سامنے آئے اس

کا راستہ روکتے ہوئے کہتے ہیں۔

nderstand that but still I don't want to do that I hope you

derstand that".

باسیل ان کے چہرے پر جلد بازی اور پریشانی دیکھتے ہوئے

پر سکون لہجے میں کہتا ہے اور کہتے پھر باہر جانب

کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔

kay wait!!!!...

اسے جاتا دیکھ جج صاحب گہری سانس لیتے ہوئے اسے روکتے

ہیں۔

now that you don't want to take that case it's to sudden

handle some Case like that but please think about him

an't trust anyone else in that that's a very very important

se

کہتے ہوئے پریشانی کے عالم میں باسیل کے سامنے آ کھڑے

ہوتے ہیں۔

no's case is this after all??..

باسیل بے زاری سے پوچھتا ہے۔

erek Jon christian Actor and singer"

جج تھوڑا پرسکون محسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

on't like singing and acting"..

باسیل سخت لہجے میں آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

t it's a murder case I think you like that

ease take that case on my request

ease Sikandar please"...

ease take it"..

اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے تجسّس بھری نگاہوں سے دیکھتے

ہوئے کہتے ہیں۔

think about it"

باسیل بھی اپنے الفاظوں پر زور دیے کہتا ہے۔

kay I'll Email you all the details"

جج صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

re,"..

باسیل مجبوراً چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنے کو

کے بٹن بند کرتے ہوئے وہ کورٹ

روم سے باہر نکل جاتا ہے باہر نکل سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس

کی نظر اسی گاڑی پر جاتی ہے جو کورٹ کے باہر اکیلی کھڑی ہوئی تھی۔

وہی گاڑی جس سے کچھ دن پہلے روحی کی تصویریں لی

گئی تھیں۔۔

باسیل ایک نظر میں گاڑی کو دیکھتا ہے پھر اس سے نظریں

ہٹائے وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اپنی گاڑی

کی طرف بڑھتا ہے۔

باسیل اکیلا آیا تھا وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دوبارہ اس

گاڑی کو پیچھے سے دیکھتے ہوئے اس کے نمبر پلیٹ

کو ذہین نشین کیے وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ہے۔

گاڑی اسٹارٹ کیے وہ کورٹ سے باہر نکلنے لگتا ہے تو ایک نظر

پھر ایک نظر قریب سے دیکھتا ہے جہاں ایک آدمی ماسک

میں چہرہ چھپائے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کیمرے

میں دیکھنے میں مصروف ہوتا ہے۔

باسیل سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے کورٹ روم سے باہر نکل

جاتا ہے اور باہر نکلتے ہی کوٹ کی جیب سے فون نکالے

وہ سمیر کو کال لگاتا ہے۔

گاڑی کی پلیٹ نمبر بھیج رہا ہوں ڈیٹیلز نکلواں اس کی

باسیل حکمانہ لہجے میں کہتے ہوئے کال اسی پل بند کیے سمیر ہو میسج کے ذر

پلیٹ نمبر بھیجتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور پیٹ بھر کھانا کھا کر فارغ ہوئی ہی تھی وہ پیٹ بھر کھانے کی وجہِ

کمرے میں ٹہلتی پھر رہی تھی کہ

کمرے کے کھلے دروازے سے ایک ساتھ 5 لڑکیاں ہاتھوں میں الگ الگ

کے میک آپ بوکس

پکڑے ہوئے دروازے میں کھڑی ہوتی ہیں۔

حور تجسّس سے کبھی ان لڑکیوں کو تو کبھی ان کے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے بوکس کو دیکھتی ہے۔

پانچوں میں سے ایک لڑکی حور کو دیکھتے ہوئے اپنے فون

میں دیکھتی ہے اور اپنا بوکس ساتھ والی لڑکی کو پکڑائے

حور کی طرف بڑھتی ہے۔۔

llo ma'am

e are from the dream world.

مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے اپنا انٹرو ڈکشن

حور کے سامنے کھڑی ہو کر کرواتی ہے۔۔

hat is dream world???.

حور حیران کن نظروں سے لڑکی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

a world where everything is beyond your

agination "..

لڑکی کہتے ہوئے حور کا ہاتھ پکڑے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے لے جانے لگتی ہے۔

hat are you doing??..

حور جلدی سے اپنا ہاتھ لڑکی کے ہاتھ سے چھوڑوا کر

سخت لہجے میں پوچھتی ہے۔

n doing my work we are here to get ready you

r your dinner night"..

لڑکی انتہائے پرسکون لہجے میں مسکراتے ہوئے اپنی

باقی ساتھیوں کی طرف اِشارہ کرتی ہے۔

nner Night???...

حور تجسّس سے پوچھتی ہے۔

s ma'am please cooperate with us"...

لڑکی ڈریسنگ ٹیبل کی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

التجائے انداز میں کہتی ہے۔۔

حور اس کی بات سنتے ہوئے اپنا رخ کرسی کی طرف موڑے

بے زار انداز میں گہری سانس لیتی ہے اور کرسی کی طرف

بڑھنے لگتی ہے۔۔

حور گندا سا روتلو سا منہ بنائے کرسی پر بیٹھے دونوں ہاتھ سینے

پر باندھے اپنے آپ کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں

دیکھنے لگتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

آئمہ مہرین اور شیزا تینوں پارلر میں تیار ہوئی روحی کا

انتظار کررہی ہوتی ہیں وہ تینوں کب کی تیار ہو چکی تھی

لیکن روحی کا کوئی نام و نشان نہیں نظر آرہا تھا۔

تینوں لڑکیاں وائٹ کلر کے گاؤن میں ملبوس بے حد خوبصورت

سا تیار ہوئی تھیں۔

آئمہ اور مہرین نے نارمل میک آپ کروایا تھا جبکہ شیزا

دلہن کی طرح ہوئی صوفے پر آنکھیں بند کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھی۔

بدر حویلی میں بچوں کے ساتھ تھا ان کے سونے کا وقت ہو

گیا تھا تو وہ وہی رک گیا تھا۔

روحی آئمہ کو لیے انہیں مہرین کے گھر چھوڑ کر خود ریسٹورنٹ

حال واپس چلی جاتی ہے۔

آدھے سے زیادہ کام تو وہ کرچکی تھی لیکن ابھی بھی بہت

تھا جس کو کرنا باقی تھا۔۔

یار کہاں رہ گئی ہے رات کے 9 تو بج گئے ہیں 10 بجے کی

حال بھی پہنچنا ہے۔

شیزا مہرین کو ٹہلتے ہوئے دیکھتے ہوئے تھکے ہوئے لہجے

میں پوچھتی ہے۔۔

آہی رہی ہو گی وہ۔۔!!!"

مہرین بھی تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہوئی صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

اللہ کرے وہ ٹھیک ہو۔۔!!

آئمہ فکرمندی سے کہتی ہے۔

فکر مت کرو آئمہ وہ روحی ہے وہ مصیبت ہے اسے کچھ نہیں

ہوتا ہے۔۔

مہرین ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی بات پر آئمہ اور شیزا دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ

بکھر گئی تھی۔

دو گھنٹے پہلے وہ آنے کا کہہ رہی تھی اب بھی نہیں

پہنچی ہی اللہ کرے کوئی مصیبت نا سر کر لی ہو اس نے اپنے

اب کی بار شیزا بھی پریشانی سے کہتی ہے۔۔

کب نہیں ہو گا اسے ٹینشن نا لو۔۔

مہرین شیزا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دینے لگتی ہے۔

ان کے سامنے کھڑی آئمہ پریگنینسی کی وجہ سے کمر میں ہاتھ رکھے ایک گہ

سانس بھرتی ہے۔

آئمہ بیٹھ جاؤ یار اس سٹیویشن میں اتنا کھڑا ہونا ٹھیک

نہیں ہے۔۔"

مہرین صوفے سے اٹھتی آئمہ کے پاس جاتی ہے اس کی کمر

پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے صوفے پر بیٹھاتی ہے۔۔

یار دوبارہ فون کرو اس کو کہاں رہ گئی ہے۔۔؟؟

آئمہ مہرین کو دیکھتے ہوئے سر اٹھا کر فکر مندی سے کہتی ہے۔

ہاں روکو میں کرتی ہوں۔۔"

مہرین کہتے ہی دوبارہ فون کرتی ہے فون پر رنگ ہو رہی ہوتی ہے لیکن ک

نہیں اٹھاتا ہے لیکن کچھ ہی دیر بعد

روحی فون اٹھا لیتی ہے۔۔

ہیلو۔۔؟؟ فون کے دوسری طرف سے روحی فون اٹھاتے ہی

کہتی ہے۔

شکر اللہ کا " مہرین نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

کہاں مری ہوئی ہو 2 گھنٹے پہلے آنے والی تھی لیکن ابھی تک

تمہاری روح بھی نہیں بھٹکی ہے یہاں پر۔۔"

مہرین غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

آرہی ہوں بابا آرہی ہوں یار میری گاڑی ہی خراب ہوگئی

ہے راستے میں سنسان سڑک ہے کوئی نظر نہیں آرہا ہے یہاں پر جس سے

لے سکوں۔۔"

روحی گاڑی کے باہر کھڑی گاڑی کا بونٹ کھولے اسے

دیکھتے ہوئے بے زار لہجے میں کہتی ہے۔

تو آج کیا گارڈز کے ساتھ نہیں آئی ہو تم۔؟؟

مہرین شیزا اور آئمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں یار ان کے ساتھ جانا کہیں بھی گینگسٹر والی فیلنگ

دیتا ہے اس لیے باسیل کی بڑی منتوں کے بعد میں اکیلی

آئی تھی لیکن اب اس مصیبت میں پھنس گئی ہوں۔۔

روحی زور سے بونٹ پر مکہ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

تو باسیل بھائی کو فون کرو وہ لے جائیں گے گھر مجھے

یا مجھے لوکیشن بتاؤ میں آتی ہوں۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟ مہرین کی بات سن کر شیزا جلدی سے کھڑی

ہو کر مہرین سے پوچھتی ہے۔

باسیل کو کچھ بھی بتا کر اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر ہے انہوں نے

پر غصہ ہی کرنا ہے۔۔!!"

روحی گاڑی سے دور جا کر سڑک پر اپنے اطراف میں نظریں دوڑاتے

ہوئے کہتی ہے۔

تو اب کیا کریں مجھے لوکیشن بتاؤ میں آتی ہوں۔۔"

مہرین فکرمند لہجے میں بولی

مجھے بھی نہیں پتا ہے میں کہاں ہوں میں تمہیں کیا بتاؤ

کچھ نظر نہیں آرہا ہے یہاں پر دور دور تک اندھیرا

ہی اندھیرا ہے۔۔"

روحی اب ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

اب کیا کریں پھر۔۔؟؟؟! مہرین شیزا کے چہرے کو دیکھتے

ہوئے بولی

میں کچھ کرتی ہوں تم لوگ ٹینشن مت لو اور باسیل

کو کچھ مت بولو میں آتی ہوں ویسے ہی آج مجھ پر غصہ

ہیں ایسا نا ہو اس سنسان سڑک پر وہ مجھے گم نام ہی کر دیں۔"

روحی باسیل کا ردعمل تصور کرتے ہوئے دانت بھینچتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

جیسی تمہاری حرکتیں ہیں جو ہوتا ہے تمہارے ساتھ وہ ٹھیک

ہوتا ہے انسان نا بننے کی تو قسم کھا رکھی ہے تم نے

مہرین تنزیہ طریقہ سے کہتی ہے۔

تم ٹیڈی ٹک جاؤ ورنہ شیزا کی شادی کے دن کو تمہارے

ماتم کا دن بنادوں گی میں۔۔"

روحی غصیلے انداز میں کہتی ہے۔

چلو بائے میں آنا کا کوئی طریقہ ڈھونڈتی ہوں کوئی

فرشتہ تو میرے لیے شاہی سواری لے کر آنے سے رہا آہ ہ ہ۔۔۔۔"

روحی کہتی ہے اور دور سے فل اسپیڈ میں آتی ہوئی گاڑی

کی روشنی سیدھا اس کی آنکھوں میں لگتی ہے۔

کیا ہوُا۔۔؟؟ مہرین اس کی چیخ پر پوچھتی ہے۔

جوابا روحی خاموش رہتی ٹوہ کچھ نہیں کہتی ہے۔۔

روحی بامشکل اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے کھولنے کی کوشش کرتی ہے

پر قریب آتی ہوئی گاڑی کی روشنی

مزید اس کی آرہی تھی جو اسے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ

چھپانے پر مجبور کر گئی تھی۔"

بھائی اندھے ہوگئے ہیں کیا اتنی تیز گاڑی چلا رہے ہیں۔؟؟

روحی آنکھوں پر ہاتھ رکھے دھیرے سے

خود سے پوچھتی ہے۔۔

وہ کہتے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹاتی ہے کہ گاڑی کی اسپیڈ مزید

تیز اس کی جانب فل اسپیڈ سے روحی کی جانب بڑھ رہی ہوتی ہے۔

روحی ڈر کے مارے اپنے قدم پیچھے کی طرف

بڑھانے لگتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

گاڑی کو اسپیڈ میں اپنی طرف آتا دیکھ روحی ڈر کے

مارے پیچھے قدم اٹھا ہی رہی تھی کہ پہلے ہی قدم پر وہ

پیچھے کی جانب اپنی دونوں ہتھیلیوں کے وزن پر زمین پر گر جاتی ہے۔

روحی گرتے ہوئے بھی گاڑی کو اپنی طرف آتا دیکھتی ہے اور دیکھتے ہوئے وہ جھٹ سے اپنے گڈھنوں کو اپنے چہرے کے قریب کرتی ان میں اپنا منہ چھپانے لگتی ہے۔

گاڑی روحی سے 1 فٹ کے فاصلے پر آ رکتی ہے۔

روحی کی ڈر کے مارے سانسیں پھولنے لگ گئیں تھیں وہ اپنے زخمی ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے وہ گہری سانسیں لینے لگ جاتی ہے۔

روحی کچھ پل ویسے ہی سر گڈھنوں میں چھپائے زمین

پر بیٹھی رہتی ہے اور اس کے سامنے کھڑی گاڑی

اسی پوزیشن میں کھڑی اس میں بیٹھا شخص اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

روحی کی حالت دیکھتے مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ بیلٹ

کھولے وہ آرام سے پرسکون انداز میں

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے ایک ہاتھ گاڑی کے دروازے پر

رکھے دوسرا پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے پوکٹ میں

سے ایک لائیٹر نکالے

وہ دبے دبے قدم اٹھائے روحی کی جانب بڑھتا ہے پینٹ کی جیب سے

نکالے روحی کے

سامنے گڈھنوں کے بل بیٹھے لائیٹر کو آن کرتا اس میں آگ

جلائے روحی کے چہرے کے قریب کرتا ہے۔

روحی کی دھڑکنیں ابھی بھی تیزی سے دھڑک رہی تھی

اتنی تھی کہ سامنے بیٹھے شخص کو وہ باآسانی سنائی

دے رہی تھی۔

م۔۔۔میں مر گئی ہوں یا زندہ ہوں۔۔؟؟

روحی بنا سر اٹھائے دھیرے سے ممناتے ہوئے ڈرے ہوئے

لہجے میں خود سے پوچھتی ہے۔۔

زندہ ہو فلحال۔۔۔!!!"

سامنے سے آتی ہوئی آواز پر روحی جھٹ سے سر اٹھا کر

سامنے دیکھتی ہے تو آگ اور آگ کے پیچھے

اراک اور اس کی آنکھوں پر لگے چشمہ جس میں آگ کی

روشنی نظر آرہی تھی

روحی اراک کو دیکھتے ہی ایک زور دار چیخ ہوا میں بلند آواز

میں لگاتی ہے۔۔

چیخ کی آواز اتنی تیز تھی کہ سامنے بیٹھے اراک کو اپنی

آنکھیں بند کر کے اسے برداشت کرنا پڑا

روحی اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر مزید

زور سے چیخ مارتے ہوئے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کرتے

ہے وہ بھاگنے لگتی ہے کہ پیروں میں پہننے دو اسٹیپ والی جوتی دونوں اس

پیر سے نکل جاتی ہے وہ ننگے پیر اپنے پچھلی طرف مزید اندھیرے کی

طرف بھاگنے لگتی ہے بھاگنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ وہ لگاتار

چیختی جارہی تھی۔۔

لڑکی خاموش۔۔"

روحی کچھ قدم ہی دور گئی تھی کہ اراک ایک ہی لمبا

سے بھرتا روحی کو بازوؤں سے پکڑے جھٹکے سے اس کا رخ اپنی

طرف موڑتے دھاڑ کے ساتھ کہتا ہے۔

روحی کی سانسیں مزید اتھل پتھل ہونے لگ گئی تھی اپنی

بازوؤں پر اراک کا ہاتھ دیکھتے ہوئے

روحی کی بگڑتی ہوئی کیفیت دیکھتے ہوئے اراک اس کی

بازوؤں کو آزاد کرتا ہے اور اس سے دور جا کھڑا

ہوتا ہے۔۔

ریلیکس میں انسان ہوں جن نہیں جو اتنا ڈر رہی ہو۔۔۔"

اراک روحی سے دور جاتا اس کے چہرے پر نظریں جمائے

کہتا ہے۔

آپ پاگل ہیں اور ہیں کون۔۔۔؟؟؟

روحی گہری سانس لیے اراک کے چہرے کو باغور دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

اووو۔۔۔چشمے والا جن۔۔؟؟ وہ یونیورسٹی والے لمبے آدمی۔۔؟؟

روحی اپنے ہاتھوں کو آپس میں جھاڑنے لگتی ہے پر ہتھیلیوں

پر لگی زمین سے رگڑ پر اس کے ہاتھ چھل گئے تھے جس کی وجہ

سے وہ درد میں کراہنے لگتی ہے۔

روحی کی بات پر اراک گہری سانس لیے وہ لائٹر کا پھونک مار کر بجھاتے ہو

کولڈ نظروں سے اس کے چہرے کو

دیکھنے لگتا ہے۔

ایک سیکنڈ۔۔؟؟ روحی اپنے ہاتھوں پر نظریں جمائے ہوئے

چیل کی نظروں سے اراک کو دیکھتی ہے جو اسے

ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔

آپ نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔؟؟

روحی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ک۔۔کیا۔۔؟؟؟ اراک بھی حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

میرا فون کہاں ہے۔۔؟؟؟ روحی کہتے ہی اپنے اطراف میں

نظریں گھوومانے لگتی ہے۔۔

فون کا کیا کرو گی۔؟؟ اراک روحی کو فون ڈھونڈتے

دیکھ کر پوچھتا ہے۔

پولیس کو فون کروں گی دُنیا سے ایک خوبصورت لڑکی کو

بھری جوانی میں مارنے کی کوشش کی انشاء اللہ پوری

زندگی جیل میں سڑیں گے آپ اور ایک مزے کی

بات بتاؤ۔۔"

روحی اپنی گاڑی کے پاس جہاں وہ گری تھی وہاں زمین پر موبائل تلاش کر

ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی وہ مڑ

کر اراک ہو دیکھتی ہے جو دونوں ہاتھ

سینے پر باندھے ہوئے پرسکون سا روحی کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

بتاؤ۔۔!!"روحی کو دیکھتے ہوئے آرام سے کہتا ہے۔

میرے پاس ایک عدد شوہر بھی ہے جو کہ ایک جج ہے بھی ہیں اور سب

مزے کی بات وہ مجھ سے بے حد محبت

کرتے ہیں آگر مجھے کچھ بھی کرنے کا سوچا بھی نا آپ

نے تو وہ آپ کی جان لینے سے پہلے ایک بار نہیں

سوچیں گے۔

روحی اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جس کے

چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ چھانے لگ گئی تھی۔

وہ میری کیا جان لے گا میں تو اس کی جان اس سے چھیننے

کی پوری کوششوں میں ہوں۔"

اراک روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود

سے کہتا ہے۔۔

"آپ مسکرا کیوں رہے ہیں..؟؟"

روحی ایک ہاتھ کمر پر رکھے جلے بھنے تاثرات کے ساتھ

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

"میں تو نہیں مسکرا رہا ہوں"

اراک فوراً سے سیریس فیس میں آتے ہوئے واپس اپنی

گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں میں تو آندھی ہوں نا جو مجھے نظر نہیں آرہا ہے

یہ اپنے جن جیسے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئی ہے نظر آرہی ہے مجھے"

روحی کمر سے ہاتھ ہٹاتے تنزیہ لہجے میں اراک کو جاتا دیکھ کہتی ہے۔

"اوو ... میرے چہرے کی بے عزتی نہیں

کرسکتی تم"

اراک غصے میں پلٹ کر روحی کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا..اور جو مجھے مار کر میرے وجود کی

بے عزتی کرنے کے چکروں میں تھے آپ اس کا کیا..؟"

روحی اس کی گھوریا نظر انداز کرتے ہوئے خود غصے میں

گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہتی ہے۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مجھے کیا پتا تھا کہ

سامنے بیچ سڑک پر اکیلی انسان کھڑی ہے یا چڑیل "

اراک روحی کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے ٹیڑھی سمائل

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"سچ میں اندھے ہوگئے ہیں کیا میں کس اینگل

سے چڑیل نظر آرہی ہوں آپ کو..؟؟"

روحی اراک کی طرف قدم بڑھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

"یہ گوری رنگت ننگے پیر یہ کھلے بال

میرے خیال سے تو یہ سب چڑیلوں کی نشانیاں ہوتی ہیں"

اراک سر سے پیر تک اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں سر پھاڑ دوں گی آپ کا اگر میری خوبصورتی

کو کچھ بھی بولا"

روحی کا غصہ اب اس کے سر چڑھنے لگا تھا۔

"چڑیلوں کی خوبصورتی کو میں کچھ نہیں بولتا ہوں

دل سے عزت کرتا ہوں میں ان کی سچ میں "

اراک اب باقاعدہ مسکرا رہا تھا۔

"بس چپ ہو جائیں میں مار مار کر گنجا کر دوں

گی ورنہ آپ کو "

ایک تو اراک کی باتیں دوسرا اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ

روحی کو غصے میں پاگل کر رہی تھی۔

4 فٹ کی لڑکی ساڑھے 6 فٹ کے آدمی کو گنجا کرنے

کی دھمکیاں دے رہی ہے حالات چیک کرو "

اراک روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے بھی چپ نہیں ہو رہا تھا

وہ دو ٹوک بات کرنے والا شخص آج کسی سے بے تکی بات

پر آدھی رات کے پہر بات کر رہا تھا۔

"آپ میرا مذاق نہیں اڑا سکتے ہیں۔۔۔"

روحی اب پاگل ہوگئی تھی وہ اراک کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھ

میں دیکھتے ہوئے

سخت لہجے میں کہتی ہے اراک کہ باتیں سن کر اس کا

دماغ شاٹ ہونے والا ہو گیا تھا۔۔

"جس کے ساتھ مذاق نیچر کرتی ہو اس کے ساتھ میں مذاق

کر کے کیا کروں گا کالی راتوں کی چڑیل ملکہ "

اراک جھک کر روحی کے چہرے کے بلکل سامنے کھڑا

ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

ہی ایک دم خاموش ہو کر وہ بلکل فریز ہو کر روحی کی آنکھوں میں اس

چہرے پر غصہ کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

مجھے اس طرح مت گھورے چشمہ والے جن

میں بڈھوں کی عزت کرتی ہوں ورنہ یقین مانیں میں اپنے

بابا اور اپنے شوہر کے علاوہ دنیا کے کسی بھی مرد

کی ٹکے کی عزت نہیں کرتی ہوں۔۔

روحی اٹل لہجے میں دو ٹوک انداز میں کہتی ہے۔

روحی کی بات پر اراک سر جھکاتا ہوا روحی کی طرف سے

اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھاتا ہے۔

گھر جانا ہے۔۔؟؟ اراک موضوع تبدیل کرنے کے لیے

پوچھتا ہے۔

جانا پر انجان شخص کے ساتھ نہیں۔۔"

روحی کا انداز ابھی بھی دو ٹوک سخت ہی تھا۔

انجان نہیں ہوں ملکہ بہت جلد پتا لگ جائے گا کون ہوں میں

تمہاری زندگی کا

اراک کولڈ انداز میں دھیرے سے کہتا ہے۔

روحی اس کی بات پر حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے

لگتی ہے۔

شوہر نہیں آئے گا تمہارا چلنا ہے تو چلو ورنہ بے شک اصل

چڑیل کا یہاں بیٹھ کر انتظار کرو

لندن میں انسانوں اور جنوں کی دوستی کی مثالیں ویسے

ہی بہت ہیں اب ایک اور سہی

اراک اپنا کوٹ اتارتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتا جاتا ہے۔

کیا مطلب۔۔؟؟ روحی اس کی بات سنتے ہی اپنے اطراف

میں دیکھنے لگتی ہے۔

سنسنان اندھیری سڑک سائیڈوں پر ہوا سے ہلتے ہوئے درخت

ہوا کی دھیرے دھیرے سے

آتی ہوئی آوازیں ایک عجیب سا ڈروانا سا منظر پیش

کررہی تھی۔۔

جن رکیں۔۔۔!!!روحی کہتے ہی ننگے پیر اراک کی طرف دوڑنے

لگتی ہے۔۔

اراک گاڑی کا بیک سیٹ ک دروازہ کھولے اپنا کوٹ اندر

پھینک ہی رہا ہوتا ہے کہ روحی کی

آواز پر اسکی جانب دیکھنے لگتا ہے۔۔

مجھے بھی شہر تک ساتھ لے جائیں میرا ایک عدد بچہ ہے

میں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اتنی سی عمر میں

روحی معصوم سی شکل بنائے اراک کی طرف بڑھتے ہوئے

اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اراک اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر اسے پیچھے سڑک

پر پڑی جوتی پہننے کا اشارہ کرتا ہے۔

رہنے دیں میرے پاس ویسے بھی بہت ساری ہیں یہ پرانی

ہوگئی ہے آپ چلیں اللہ آپ کا بھلا کریں گے

معصوم لوگوں کی مدد کرنے کے لیے

روحی کہتے ہوئے خود ہی گاڑی کی بیک سیٹ پر جا بیٹھتی ہے۔

معصوم۔۔؟؟ اراک اپنی آنکھیں بند کیے اسکی بات دہراتے

ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور اپنے کمرے میں پر ڈریسنگ ٹیبل کی سامنے کرسی پر

تیار ہوئے بیٹھی ہوئی

لائٹ سوفٹ گیرے کلر کا خوبصورت سی سمپل سی لونگ فراک گھیر والی

ہوئے جس کا فرنٹ گلہ چھوٹا سا تھا

اور بیک اس کی ڈیپ تھا اور دوپٹہ بیڈ پر ہینگر میں پڑا ہوا تھا گولڈن برا

کلر کا سوفٹ سا

بے حد خوبصورت میک آپ کیے ہوئے بالوں میں ہلکے ہلکے

سے کرلز کیے ہوئے کانوں میں پرل ائیرنگ پہنے ہوئے حور

مکمل تیار ہوئے کرسی سے پشت ٹیکائے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرکے بیٹھی ہ

تھی۔

a'am you are ready"..

حور کے پیچھے کھڑی لڑکیوں میں سے ایک ڈریسنگ ٹیبل

کے شیشے میں حور کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی بات پر حور دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولے

اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتی ہے۔

d you like that??..

لڑکی حور کی کھلی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

حور اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی ہے اور اپنے آپ کو خاموشی

شیشے میں دیکھنے لگتی ہے نا چہرے پر مسکراہٹ

تھی نا آنکھوں میں کوئی چمک

حور کو خاموش پاکر ساری لڑکیاں اپنا سامان باندھے واپس

جانے کی تیاری کرنے لگتی ہیں۔

حور لڑکیوں کے جانے کے بعد کرسی سے اٹھ کر وہ مڑ کر

بیڈ کی طرف دوپٹہ لینے کے لیے بڑھتی ہے۔

بیڈ سے دوپٹہ اٹھائے اور کھول کر اسے اپنے سائیڈ کندھے پر

ڈالے زمین پر بیڈ کنارے گیرے کلر کی ہیلز دیکھے وہ

پہنتے ہوئے حور فوراً کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

سیڑھیوں کو دیکھتے وہ سیڑھیوں سے اتر رہی ہوتی ہے کہ

کندھے پر رکھا دوپٹہ پھسل کر ہاتھ کو چھوتا ہوا آخری سیڑھی سے دو

سیڑھی اوپر وہ گر جاتا ہے۔۔

حور اسے اٹھانے کے لیے جھکتی ہے کہ اس سے پہلے دیریک

حور کے سامنے جھک کر اسے اٹھا رہا ہوتا ہے۔

دیریک کو اپنے سامنے دیکھ کر حور اپنے آپ کو بنا دوپٹہ

کے پا کر شرمندہ سی ہوتی ہوئی اپنی سانسیں روکنے

کی کوشش کرتی ہے۔

دیریک بنا حور کی طرف دیکھے زمین سے دوپٹہ اٹھائے

ایک سیڑھی اوپر چڑھ کر پیچھے کی جانب سے اس

کا دوپٹہ اس کے کندھوں پر پھیلاتا ہوا دیریک پھر اس کے چہرے کو دیکھتا ہے۔

حور کا چہرہ ایکسپریشن سے پاک تھا جب کہ دیریک کے دل میں اور چہرے پر بھی خوشی کی لہر دوڑنے لگتی ہے۔

حور کی آنکھیں دیریک کی آنکھوں میں تھی وہ کولڈ نظروں سے ہر احساس سے دور اس کو دیکھ رہی تھی جبکہ دیریک کی نظریں محبت بھری عزت بھری تھی وہ ہر بار حور کو ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے اس کا پہلی بار دیدار کررہا ہوں۔

"خوبصورت لگ رہی ہو"

دیریک حور کے دوپٹہ کو چھوڑتے ہوئے پیار سے مسکراتے

ہوئے کہتا ہے۔

"تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری"

حور سخت لہجے میں کہتی ہوئی سیڑھیوں سے اترنے لگتی ہے۔

آگے وہ تھی اور پیچھے اس کی فراک سیڑھیوں پر بکھری

ہوئی۔

"بیوی ہو تعریف کرنا تو بنتی ہے تمہاری"

دیریک حور کو جاتا دیکھ کر دونوں ہاتھ اپنی کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

"گھوم پھیر کر آپ انہی باتوں پر کیوں آجاتے

ہیں آپ...؟؟"

حور مڑ کر سیڑھیوں پر کھڑے دیریک کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

"کیونکہ تم ان باتوں پر نہیں آرہی ہو جن پر

میں چاہتا ہوں"

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتے ہوئے سیڑھیوں

سے نیچے اترتا ہے۔

"لفظوں کے کھیل مت کھیلیں میرے ساتھ سیدھا سیدھا

بتائیں مجھے تیار کیوں کروایا ہے..؟؟"

حور مکمل دیریک کی طرف موڑتے ہوئے غصیلے نظروں

سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے وہ جیسے ہی مڑتی ہے

کندھوں سے دوپٹہ سرک کر اس کی بازوؤں پر آجاتا ہے۔

"کیونکہ تمہیں تیار سجا ہوا دیکھنے کو دل بے

چین ہو رہا تھا۔"

دیریک گہری سانس بھرتے ہوئے اپنی دل کی کیفیت کو سنبھالتے

ہوئے کہتا ہے۔

"تو جو آپ کا دل کرے گا وہ آپ زبردستی کروائیں

گے اب میرے ساتھ '

حور حیران کن نظروں سے پوچھتی ہے۔

"تمہیں میں کہتا تیار ہو جاؤں میرے لیے

کیا تم ہو جاتی..؟؟"

دیریک کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے حور کے سامنے کھڑے ہو

کر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"بلکل بھی نہیں"

حور فوراً سے دو ٹوک انداز میں جواب دیتی ہے۔

"بس اسی لیے میری شہزادی تم سے لڑائی نہیں کرنی تھی آج رات تم سے پیار کرنا ہے بے حد پیار تو یہ تو کرنا پڑے گا نا"

دیریک اپنے منہ میں اپنی زبان گول گھوماتے ہوئے شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہتا ہے۔

استغفرُللہ۔۔۔"حور دیریک کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے غصے میں پلٹ کر کہتی ہے حور جیسے ہی پلٹتی ہے اس کی کمر پر بکھرے بال جو اس کے ڈیپ بیک

نیک کو چھپائے ہوئے تھے وہ پل میں دیریک کی نظروں

کے سامنے آجاتا ہے۔

حور کی گوری انڈے جیسی سفید رنگت کو دیکھتے ہوئے

دیریک اپنی نظریں اس پر سے ہٹانا بھول گیا تھا۔

حور سرسی سا مڑ کر دیریک کو دیکھتی ہے جو بت بنے اسی کو گھورے جا رہا تھا

گھور لیا ہو تو چلیں مجھ سے نہیں زیادہ دیر تیار

رہا جاتا ہے۔۔

حور غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

حور کی بات پر دیریک ہوش کی دنیا میں واپس آتا ہے

اور اپنے گلہ کھنگارتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

وہ حور کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

تم مانی ہوئی ہو میرے ساتھ چلنے کے لیے۔۔؟؟

مجھے تو لگا تھا کہ تم انکار کردو گی غصہ کرو گی لڑو گی

پر تم تو مان گئی۔۔"

دیریک حور کے پیچھے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑا ہو کر حور کے دوپٹہ کو ا

ہاتھ میں پکڑتے کان کے قریب آکر کہتا ہے۔

آپ کیا چاہتے ہیں میں نہیں جاؤں آپ کے ساتھ۔۔؟؟

حور گردن موڑ کر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ٹھیک ہے میں نہیں جاتی ہوں"

حور کہتے ہی دیریک کو کراس کرتی سیڑھیوں کی طرف

بڑھنے لگتی ہے۔

ن۔۔نہیں روکو۔۔۔!!!!

دیریک ہڑبڑاتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی حور کے دوپٹہ کو

پکڑتے ہوئے اسے روکنے کا کہتا ہے۔

دیریک کے دوپٹہ کھینچنے پر حور رک جاتی ہے حور کی

کمر سے ہٹتے بال دیکھتے ہوئے دیریک اپنی نظریں اس پر سے

ہٹانے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ بری طرح ناکام ہورہا تھا۔

م۔۔میں تو بس پوچھ رہا تھا تم کیوں اتنی فرمانبردار بن

رہی ہو۔۔؟؟

ڈیریک اپنے لب بھینچتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کہاں لے کر جائیں گے مجھے۔؟؟

حور اپنا دوپٹہ ڈیریک کے ہاتھ سے چھوڑواتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

ایک ریسٹورنٹ بے حد خوبصورت سے ریسٹورنٹ جو آج

بلکل تمہاری طرح سجا ہوا ہے۔۔

ڈیریک مسکراتے ہوئے حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی بھی پارلر پہنچ چکی تھی اراک اسے پارلر کے باہر

چھوڑ کر اس پر اپنی ایک پہچان چھوڑتے ہوئے وہ واپس

جا چکا تھا۔۔

روحی کی بچی کہاں مر گئی تھی۔۔۔؟؟؟

روحی کو پارلر میں داخل ہوتا دیکھ کر شیزا پھولوں کا بوکے

روحی کی طرف پھینکتے ہوئے پوچھتی ہے۔

یار مجھے سمجھ نہیں آتا ہے قدرت تمہاری شادی کیوں

نہیں کروانا چاہتی ہے اتنے مسئلے تو میں کھڑے نہیں کرتے

جتنے خودبخود تمہاری شادی میں آرہے ہیں۔۔

روحی کہتی ہوئی ننگے پیر چلتی صوفے کی طرف بڑھتی ہے

مطلب۔۔؟؟؟ مہرین حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

جس ریسٹورنٹ کی میں نے کل شادی کے لیے بکنگ کروائی

آج اس کے زیادہ پیسے دے کر کسی اور نے

وہ بکنگ لے لی تھی۔

♡_____♡.....♡_____♡

مطلب ریسٹورنٹ بھی گیا میری شادی کے لیے۔؟؟

اب میری شادی وہاں بھی نہیں ہوگی۔۔؟؟

شیزا ڈرے ہوئے لہجے میں تجسّس بھری نگاہوں سے روحی کو

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں نے کہا ہے کہ وہاں کسی نے بکنگ لے لی

تھی پر میں نے بھی اسے واپس لے لیا ہے۔۔

روحی صوفے سے گردن ٹھیڑی کیے شیزا کو دیکھتے ہوئے

وہ پرسکون ہو کر بتاتی ہے۔

کس نے لی تھی بکنگ۔۔؟؟ شیزا روحی کی طرف بڑھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

مُجھے نہیں پتا ہے کوئی ایکٹر تھا جس نے لی تھی پر میں نے

بکنگ اس کی کینسل کر کے نیچے حال ایریا

اپنا اور اوپر ریسٹورینٹ ایریا اس کا کروادیا تھا اب اللہ کرے

کہ وہ آدمی کوئی مصیبت نا کرے

پہلے ہی دماغ ،جسم میرا بس تھک چکا ہے اب اور کچھ

نہیں کرنا ہے میں نے

روحی کہتے کہتے اپنے دونوں پیر صوفے پر رکھتے ہوئے وہ

اپنی آنکھیں بند کرنے لگتی ہے۔

اووو۔۔تمہارے انتظار میں یہاں پہلے ہی سب آدھے ہوچکے

ہیں اب تم اور انتظار کروانے کے چکروں میں ہو

اٹھو چلو اندر تیار ہو جاکر پھر چلیں سب رات ختم کردوں

تو فائدہ شادی کا۔۔

مہرین روحی کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے

غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

ہاں روحی اٹھو میری طبیعت بھی مجھے نڈھال لگ رہی ہے

مجھے بنا شادی دیکھے گھر نہیں جانا ہے۔۔

آئمہ صوفے سے گردن موڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے

دھیرے سے پیار سے کہتی ہے۔

آئمہ کی آواز پر روحی جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولتی ہے

اور ایک نظر تینوں سفید گاؤن میں ملبوس لڑکیوں

کو سر تا پیر دیکھتی ہے۔

تم تینوں تو بہت پیاری لگ رہی ہو یار۔۔۔"

روحی ہنستے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

تم بھی اب تھوڑی پیاری لگ جاؤ تاکہ ہم بھی یہ کہہ سکیں

شیزا دونوں ہاتھ کمر پر رکھے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

کہتی ہے۔۔

الحمدللہ ہم سادے حولیے میں بھی قیامت خیز ہیں

ہم کسی میک آپ کے محتاج نہیں ہیں"

روحی اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے کندھے سے ہٹاتے ہوئے

ایک ادا سے کہتی ہے اور کہتے ہوئے صوفے سے اترتی ہے۔

واپس آجائیں گی آج کی تاریخ میں آپ آسمان سے۔۔؟

مہرین اپنے دانت بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیوں اچھی نہیں لگ رہی ہوں میں اوپر۔۔؟؟

جوابا روحی بھی سوال کرتی ہے۔

اس وقت زہر لگ رہی ہے۔۔"

مہرین گہری سانس بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کھالے مجھے اور دنیا کو ایک چڑیل سے اس کے قہر سے

آزاد کر دے۔۔"

روحی مہرین کی طرف بڑھتے ہوئے مزے لیتے

ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی آنکھ ونک کرتی وہ آگے کی جانب

بڑھنے لگتی ہے۔

روحی جوتی کہاں ہے تمہاری۔۔؟؟

آئمہ روحی ہے ننگے پیروں کو دیکھتے ہوئے فکر مندی سے

پوچھتی ہے۔

آ۔۔و۔۔و۔۔وہ ٹوٹ گئی تھی تو میں نے پھینک دی ان کو

روحی آئمہ سے نظریں ہٹا کر مہرین اور شیزا کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

اچھا میرا ٹیڈی کہاں ہے۔۔؟؟ باسیل کہاں ہیں۔؟؟

کوئی اور سوال کرتا اس سے پہلے ہی روحی ان تینوں سے

سوال کر بیٹھتی ہے۔

ہمیں تو نہیں پتا ہے تمہارا شوہر ہے تمہیں پتا ہونا چاہیے۔۔

مہرین ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

مہرین کی بات پر روحی گندا سا منہ بناتے ہوئے آئمہ

کی جانب متوجہ ہوتی ہے۔

آئمہ بدر سے بات ہوئی میرا فون بھی کھو گیا ہے ورنہ میں

کال کرکے پوچھ لیتی ان کو۔۔"

میری بات ہوئی تھی بدر گھر ہی ہیں عالیان اور تاشہ کے

ساتھ باسیل بھائی گھر نہیں تھے پر۔۔"

آئمہ کچھ سوچتے ہوئے دھیمے لہجے میں بتاتی ہے۔

کیا مطلب۔۔؟؟

میرے بارے میں بتایا تو نہیں تھا نا ان کو۔۔؟؟

روحی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔!!!ہم نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا تیرا فون کٹ

ہو جانے کے بعد ہم لوگوں نے کسی کو فون نہیں کیا تھا۔۔

شیزا روحی جے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر کہاں گئے وہ۔۔؟؟ روحی شیزا سے نظریں ہٹاتے ہوئے

سوچتے ہوئے خود سے پوچھتی ہے

تو ٹینشن کیوں لے رہی ہے بچے تھوڑی ہیں آجائیں گے واپس

تو جلدی سے تیار ہو جا

مہرین بازوؤں سے پکڑ کر روحی کا رخ اپنی طرف متوجہ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

فون دینا تم اپنا مجھے۔۔؟؟ روحی مہرین کی بات ہو اگنور

کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون لیے باسیل کو کال لگاتی ہے۔

لگاتار وہ ننگے پیر ٹھنڈے فرش پر ٹہلتے ہوئے 10 سے 14 بار کال لگاتی ر

ہے

پر ایک بار بھی کال اٹھائی نہیں جاتی ہے۔

انکل کہاں ہیں آپ ۔۔؟؟ روحی دوبارہ کال لگاتے ہوئے خود

سے پریشانی سے پوچھتی ہے۔

روحی کی کیفیت دیکھتے ہوئے آئمہ صوفے سے اٹھ کر اس کی

طرف بڑھتی ہے۔۔

روحی یار۔۔؟؟ آئمہ اس کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے بولی

ریلیکس ہو جا باسیل بھائی ٹھیک ہیں ٹینشن مت لو اتنی

بدر انہیں اپنے ساتھ لے آئیں گے انہوں نے کہا تھا وہ سب ساتھ

آئیں گے "

آئمہ انتہائی پرسکون انداز میں کہتی ہے۔

آئمہ کی بات پر روحی سر جھکا کر گہری سانس لیتی ہے۔

اللہ کرے وہ ٹھیک ہوں جو میں سوچ رہی ہوں ویسا کچھ

نا ہو"

روحی سر جھکائے دھیرے سے کہتی ہے۔

چلو اندر جاؤ اور تیار ہو جاؤ ٹینشن مت لو وہ آجائیں گے

وہی پر۔"

آئمہ روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اس بار بھی وہ نہیں آئیں گے۔

روحی افسردگی سے پرانی یادیں یاد کرتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی پیر پٹختے ہوئے وہ میک آپ روم کی طرف

بڑھتی ہے۔۔

روحی کے جاتے ہی آئمہ اپنے فون سے بدر کو کال لگاتی ہے

اور باسیل کی موجودگی کا پوچھتے ہوئے وہ واپس

صوفے کی بڑھتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور اور دیریک ایک ہی گاڑی میں سوار بنا کسی گارڈ کی

گاڑی کے نارمل اسپیڈ کیے وہ ریسٹورینٹ کی جانب بڑھ رہے ہوتے ہیں۔

گاڑی میں سوار دونوں شخص خاموش تھے شور تھا تو صرف گاڑیوں

کو کراس کرتی ہوئی گاڑی میں کھڑکی سے آتی ہوئی ہواؤں

کی تھیں گاڑی میں ڈرائیونگ کرنے پر بیٹھے ہوئے شخص کا اسٹیرنگ پر ر

ایک ہاتھ اور دوسرا ہاتھ اسٹیرنگ

سیٹ کے پاس لگی اسکرین پر جہاں رومینٹک سونگ کے

گانو کی پلے لسٹ اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے دیریک

سرسری سی نظر بار بار حور کے چہرے پر جمائے ہوئے تھا

حور سے نظریں ہٹا کر

دیریک منہ میں زبان گھوماتے ہوئے کبھی گانوں والی پلے لسٹ کو

دیکھتا ہے اور دیکھتے ہوئے اس میں زارا زارا بہکتا ہے گانا چلا دیتا ہے "

بڑھتے ہوئے گانوں کے لیرکس کو سنتے ہوئے حور اپنی سانسیں

کو روکتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے بامشکل دیریک

کی طرف دیکھتی ہے جو گانے کو انجوائے کرتے ہوئے

ڈرائیونگ کررہا ہوتا ہے۔۔

گانے میں جیسے ہی یہ لیکرس آتے ہیں دیریک گاڑی کی اسپیڈ

اور آہستہ کیے حور کی طرف دیکھتا ہے تاکہ اس کی بے چینی کو اس

گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے محسوس

کرسکے

لیرکس کو سنتے ہی دیریک کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

"زارا زارا بہکتا ہے مہکتا ہے آج تو میرا

تن بدن میں پیاسا ہوں

مجھے بھر لے اپنی باہوں میں "

رات کا پرسکون ماحول ٹھنڈی ہوائیں جو کھڑکی سے آتی ہوئی دونوں

چہرے کو چھو رہی تھی گاڑی کی اسپیڈ آہستہ تھی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی گا

سے ہلکے ہلکے ہوا کے جھونکے حور کے چہرے پر اس کے بالوں کو بکھیر

جارہے تھے

گانے کی دھیمی سی آواز ماحول کو مزید رومینٹک بنائے جارہی تھی۔

دیریک کبھی سڑک پر تو کبھی حور کو اور اس کی گھبراہٹ کو دیکھ رہا ہوتا

وہ گاڑی کی اسپیڈ مزید کم کرتا جارہا تھا تاکہ اس کی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں

بھی

سن سکے حور اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں

اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے اپنی نظریں کھڑکی سے باہر جمائے ہو

اپنے دل کی بگڑتی ہوئی کیفیت کو سنبھالنے

لگتی ہے پر وہ اس کے لیے ناممکن ہو رہی ہوتی ہے ایک تو ماحول اوپر سے

اور پھر دیریک کی خود پر نظروں کی تپش حور

کے دل کی دھڑکنیں مزید تیزی سے بڑھاتی جارہی تھیں۔۔

"اتنا گھبرا کیوں رہی ہو..؟؟'

حور کے بالوں میں چھپے چہرے کو دیکھنے کی کوشش

کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"م.. میں تو نہیں گھبرا رہی ہوں "

حور خود ہی اپنے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے انہیں کان کے پیچھے کیے گہ

سانس لیتے ہوئے بولی

"پھر اپنے ہاتھوں کو مسلنا بند کرو "

دیریک حور سے نظریں ہٹا کر سڑک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تُمہاری حرکت مجھے خود سے ڈرا رہی ہے"

دیریک خود بھی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے گہری سانس

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ مجھے مت دیکھیں کچھ نہیں ہو گا پھر

نا آپ کو نا مجھے"

حور اب کی بار دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

پر جیسے ہی وہ اس کی طرف دیکھتا ہے وہ دوبارہ

اپنا رخ موڑ لیتی ہے۔

"تمہیں دیکھنے کے لیے اتنا سجایا ہے نا دیکھ کر کسی کی

محنت کو ضائع نہیں کر سکتا ہوں "

حور کے چہرے کو سائیڈ سے دیکھتے ہوئے وہ ہلکا سا

مسکرا کر کہتا ہے۔

"آپ کو کسی کی محنت سے کیا غرض ہے"

حور تھوڑا تلخ لہجے میں پوچھتی ہے۔

"ہاں ہے تو نہیں پر میں کسی اور کی محنت کی نہیں اپنی

محنت کی بات کررہا ہوں"

حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ائیبرو اٹھاتے

ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

"آپ کی محنت کیسے آپ نے کب مجھ پر محنت

کی ہے..؟؟"

حور اپنا رخ مکمل ڈیریک کی طرف موڑے سنجیدگی سے

پوچھتی ہے۔

"محنت تو تم نے مجھ سے بہت کروائی ہے خود پر

اب تک اندازہ ہو جانا چاہیے تھا تمہیں"

ڈیریک حور کے چہرے پر دیکھتے ہوئے اپنی شرارتی بھری

مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے کوئی اندازہ نہیں لگانے آپ کی کسی بھی بات

کے آپ یہ گانے بند کردیں "

حور اب چڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں تمہیں کچھ کچھ ہو رہا ہے..؟؟'

دیریک اب باقاعدہ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"جی دماغ خراب ہو رہا ہے"

حور ناک چڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

" کبھی دماغ درست کرکے میرے لیے دل کا حال

بھی بگاڑ لو"

دیریک معصومانہ انداز میں ریکوسٹ کرتا ہے۔

"مجھے اپنا دل اور دماغ خراب کرنے کا کوئی

شوق نہیں چڑھا ہے'

حور واپس سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ابھی نہیں چڑھا ہے تو کیا ہوا بہت جلد

چڑھنے والا ہے"

دیریک حور سے نظریں ہٹائے سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے

اچانک سے گاڑی کی اسپیڈ فل کیے کہتا ہے اور کہتے ہی مزید اسپیڈ تیز کر

ہے۔

آہ ہ۔۔۔گاڑی کی بڑھتی ہوئی اسپیڈ پر حور کی ڈر کے

مارے چیخ نکلتی ہے۔

کیا ہو گیا ہے وائفی میں ہوں نا تمہارے پاس ڈرنے کی کیا

ضرورت ہے۔۔"

دیریک کا لہجہ شرارتی تھا۔

گاڑی کی اسپیڈ کم کریں ابھی اور اسی وقت

حور اپنے ہاتھوں میں سیٹ بیلٹ مضبوطی سے جکڑتے ہوئے

کہتی ہے۔

یہ تو کم نہیں ہوگی کیونکہ ہم پہلے ہی کافی لیٹ ہوچکے ہیں

وقت کی پابندی کرنا پسند ہے مجھے تم چاہوں تو میرا

ہاتھ تھام سکتی ہو

دیریک سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے حور کی طرف ہاتھ

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں دینا اپنا ہاتھ آپ کو آپ اس کی اسپیڈ

کم کریں پلزز ورنہ میرا دل پھٹ جائے گا

حور دیریک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ڈرے ہوئے

لہجے میں مزید زور سے سیٹ بیلٹ کو جکڑتے ہوئے

کہتی ہے۔

گاڑی کی اسپیڈ بھی کم نہیں ہوگی ایسے ہی بیٹھی رہو

دیریک حور کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نہیں مانیں گے میری بات۔۔؟؟؟

حور غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔۔

تم مانتی ہو میری بات۔۔؟

جواباً دیریک بھی سوال کرتا ہے۔

آپ نے مقابلہ کرنا میرے ساتھ۔۔؟؟

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے گھورتے ہوئے بولی

ہاں کرنا ہے۔۔۔!!!"

دیریک دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

ٹھیک ہے پھر اور گاڑی کی اسپیڈ تیز کریں۔۔"

حور گہری سانس لیے سیٹ بیلٹ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا۔۔؟؟ دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

ہاں کریں نا ضدی آپ ہیں تو کیا میں بھی کم ضدی نہیں

آپ اور اسپیڈ بڑھائیں اب میں کچھ نہیں کہوں گی

ڈروں گی بھی نہیں

حور اٹل لہجے میں دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔'

دیریک کہتے ہی گاڑی کی اسپیڈ مزید تیز کیے گاڑیوں کو تیزی

سے کراس کرنے لگتا ہے۔

آہ ہ ہ۔۔۔۔ گاڑی کی اسپیڈ تیز ہونے پر حور سر جھکائے اپنی

آنکھیں زور سے میچے ہوئے ہاتھوں میں بیلٹ

مضبوطی سے جکڑ لیتی ہے۔"

♡_____♡.....♡_____♡

چاروں لڑکیاں تیار ہو کر ریسٹورینٹ کے حال میں پہنچ

چکی تھی شیزا مہرین اور آئمہ تینوں اسٹیج پر کھڑی تصویریں

نکلوا رہی تھیں جبکہ روحی وہاں کا اسٹاف مینج کررہی تھی آتے ہوئے مہمانوں

استقبال بھی اور ان کے کھانے پینے

کا انتظام کرنے میں مصروف ہوئی پڑی تھی۔

روحی۔۔؟؟؟ اسٹیج پر کھڑی شیزا کیمرہ مین سے نظریں ہٹا

کر اسٹیج کے دائیں ہاتھ کی جانب کیٹرنگ ایریا میں کھڑی

روحی کو ویٹر کے ساتھ دیکھ کر آواز لگاتی ہے۔۔

شیزا کی آواز پر روحی فوراً سے پلٹ سے شیزا کی طرف

دیکھتی ہے سفید لونگ گھیر والے گاؤن میں ملبوس

جس کی بازوؤں اس کی ہتھیلیوں پر لگی چوٹ کو کوور

کرچکی تھی۔

چہرے پر براؤن گولڈن میک آپ کیے گالوں کو لائٹ پنک کیے ہونٹوں

ریڈ میٹ لپس اسٹک سوفٹ سی لگائے گالوں

پر ہائے لائیٹر لگا ہوا تھا جو حال کی روشنی میں اس کا

چہرہ مذید چمکا رہا تھا۔

آرہی ہوں۔۔"روحی شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

اور کہتے ہی اپنے دونوں ہاتھوں میں گاؤن اٹھائے روحی اسٹیج کی

طرف بڑھتی ہے۔

اسٹیج کی سیڑھی کے پاس کا جا کر وہ رک جاتی ہے اسے

کھڑا دیکھتے ہوئے آئمہ روحی کے پاس جاتی ہے

اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اسے اوپر آنے میں مدد کرتی ہے۔

روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ میں گاؤن پکڑے

سیڑھیوں سے اوپر چڑھتے ہوئے اسٹیج پر چڑھتی ہے۔

جلدی آؤ لڑکیوں۔۔"مہرین دونوں کو دیکھتے ہوئے ہاتھ سے

آنے کا اشارہ کیے آواز لگاتی ہے۔

روحی اسٹیج پر چڑھے گہری سانس لیے دونوں ہاتھوں سے

گاؤن کو جھاڑتے ہوئے شیزا کی طرف بڑھتی ہے۔

یار تمہارا دلہا کب آئے گا۔۔؟؟

روحی شیزا کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

آگیا میں۔۔۔!!!"

روحی کے پیچھے سے بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ میں

ملبوس جس کے کوٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے آنکھوں پر نظر کا چشمہ

لگائے اسٹیج پر دبے دبے قدم رکھے ہوئے

سب کی نظروں کا مرکز بننے ہوئے اراک روحی کی طرف قدم

بڑھاتا ہے اراک کی آواز پر روحی فوراً پلٹ کر حیران کن

نظروں سے اراک کو دیکھتی ہے۔

روحی کے چہرے پر حیرانگی تھی جب کہ مترادف کھڑے

شخص کے چہرے پر ہلکی سی ٹیڑھی مسکراہٹ سجی

ہوئی تھی۔

فائنلی ہمارے دلہے جی بھی آگئے ہیں۔"

روحی جے پیچھے سے شیزا چہرے پر لمبی گہری پرسکون

مسکراہٹ سجائے ہوئے اراک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کی بات روحی جے کانوں تک پہنچتی ہے لیکن وہ پلٹ کر

اس کی طرف نہیں دیکھتی ہے حیرانگی سے وہ اراک کو

اور پُرسکون سا اراک اسے دیکھے جارہا تھا۔

قدم شیزا کی جانب سے اٹھ رہے تھے لیکن نظریں روحی پر

اس کے خوبصورت سے چہرے پر ٹیکی ہوئی تھی۔

نا ہی اراک کی نظر ہٹ رہی تھی اور نا ہی روحی کی دونوں

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کو

دیکھے جا رہے تھے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اراک چلتے ہوئے بلکل روحی کے سامنے کچھ فاصلے پر آکھڑا ہوتا ہے ر

خاموش نظروں سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے

آنکھوں میں حیرانگی تھی جو سوائے اراک کے اور کوئی

نہیں سمجھ پارہا تھا۔

امم۔۔کیا میں اپنی ہونے والی وائف کے پاس جا سکتا ہوں

اگر آپ کی اجازت ہوتو۔؟؟

اراک چہرے پر مسکراہٹ سجائے مسکراتی ہوئی آنکھوں

سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

روحی اس کی بات سن کر بھی خاموش تھی ایک دم خاموش وہ بس اسے دی

جارہی تھی۔

اس طرح مت دیکھیں مجھے معاملات بگڑ سکتے ہیں۔

اراک اب باقاعدہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

معاملات تو پہلے ہی بگڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں مجھے نا جانے

کیوں۔۔؟؟

روحی اراک کو کہتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیے اس کی جانب ایک قد

بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ معاملات ہوتے ہی بگڑنے کے لیے ہیں جب تک بگڑیں گے نہیں

تب تک ان کا حل نہیں نکلے گا اور حل نہیں نکلے گا تو

ساری زندگی وہ گلے میں سانس کی طرح اٹکے رہیں گے نا

سانس لیں پائیں گے اور نا ہی چھوڑ پائیں گے۔

اراک گہری سانس بھری روحی سے نظریں ہٹا کر شیزا کی

جانب دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

آپ۔۔۔۔۔""""

کیا مجھے اجازت ہے اپنی "ٹو بی وائف " کے پاس

جانے کی۔۔؟؟

روحی کی بات کاٹ کر اراک اٹل لہجے میں دوبارہ روحی کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا پوچھتا ہے۔

آپ ہی کی ہے اجازت کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

خاص طور پر مجھ سے"

روحی بھی دو ٹوک لہجے میں کہتی ہوئی اراک کے سامنے

سے پیچھے ہٹتی ہے اور شیزا کی طرف بڑھنے

ک راستہ دیتی ہے اس کو "

شکریہ" اراک کہتے ہوئے آگے کی جانب بڑھتا روحی کو کراسس

کیے شیزا کی طرف بڑھتا ہے۔

اتنی دیر کردی میں کب سے انتظار کررہی تھی۔

شیزا اراک کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے معصومانہ انداز

میں کہتی ہے۔

کچھ کاموں میں دیری اچھی ہوتی ہے اگر وقتِ پر کرلیں

تو نا مزہ رہتا ہے اور نا ہی خوشی

اراک کولڈ انداز میں اتنی بلند آواز میں کہتا ہے کہ روحی کے کانوں تک

کی آواز باآسانی پہنچ جاتی ہے۔

اراک شیزا کے سامنے کھڑا ہو کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں

میں پکڑے ہوئے پیار سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

اراک اور شیزا کو دیکھتے ہوئے آئمہ اور مہرین اسٹیج سے

اتر کر نیچے ٹیبل پر جا بیٹھتی ہیں آئمہ کی

حالت دیکھتے ہوئے مہرین خود اس کا خیال رکھنے لگ

جاتی ہے۔

اراک کی بات سنتے ہی روحی بھی گہری سانس بھرے اسٹیج

سے اترنے لگتی ہے کہ اس کی نظروں کا مرکز سامنے دروازے

سے داخل ہوتے ہوئے باسیل عالیان اور بدر تاشہ اور احمر سب اپنی

جانب کھینچتے ہیں۔

سب بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس بالوں کو

جیل سے سیٹ کیے ہوئے آنکھوں پر گوگل لگائے

ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے سوائے باسیل کے وہ ایک ہاتھ

اپنے کوٹ کے بٹن کھول رہا ہوتا ہے اور

حال کے اندر داخل ہورہے تھے بدر کی ساتھ چھوٹے چھوٹے

قدم اٹھائے چلتی ہوئی تاشہ سفید رنگ کے گاؤن میں ملبوس بالوں میں

بینڈز لگائے ہوئے ہونٹوں پر پنک لپس اسٹک

لگائے وہ شہزادی تاشہ واقع میں ہی ایک ننھی سی شہزادی

لگ رہی تھی اور اس کے ساتھ باسیل کے قدم کے برابر

دو دو قدم رکھے ہوئے بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں

ملبوس آنکھوں پر گوگل لگائے پیروں میں وائٹ کلر کے شوز

پہنے ہوئے عالیان بھی آج کسی شہزادے سے کم

نہیں لگ رہا تھا۔

اور ان کے بابا تو ویسے ہی کسی تعریف کے محتاج نہیں

ہیں۔۔"

باسیل کی نظریں اپنے سامنے کھڑی ہوئی سفید گاؤن میں

اس کی شہزادی پر جمی ہوئی تھیں جبکہ بدر اور احمر کی نظریں

اپنی شہزادیوں کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں بدر آئمہ

کو تلاش کر رہا تھا آئمہ پر نظر پڑنے سے پہلے ہی اس کی

نظریں پر جا رکتی ہے جو اسی پل اس کی طرف نظر اٹھائے

دیکھ ہی رہی تھی کہ بدر سے نظریں جیسے ہی ٹکراتی ہے وہ اسی پل اپنی نظر

واپس جھکا لیتی ہے۔

مہرین کی اجنبی رویہ پر بدر اس سے نظریں ہٹائے

سر جھکائے کچھ لمحے وہی کھڑا رہا تھا۔

"چاہتیں ایسی تھیں کہ دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا کہ بچھڑنا

نا ممکن ہے

نظر ایسی لگی کہ اب کوئی تعلق بچا ہی نہیں "

بدر گہری سانس بھرے پھر اپنا سر اُٹھاتا ہے اور سر اٹھاتے ہی

اس کی آئمہ پر جاتی ہے جو مسکراتے ہوئے

بدر اور تاشہ کو دیکھے واری واری جارہی تھی۔۔

آئمہ کو دیکھتے ہی بدر کے چہرے پر کبھی نا ختم ہونے والی

مسکراہٹ چہرے پر چھا جاتی ہے۔

آئمہ کرسی سے اٹھ کر بدر تاشہ کی جانب بڑھتی ہے اور بدر

بھی اسٹیج سے اتر کر آئمہ کی طرف بڑھتا ہے۔

آئمہ بدر کے قدم ایک دوسرے کی جانب تھے اور احمر اور

مہرین کے ایک دوسرے کی جانب

بدر اور مہرین نے دوبارہ نظر اٹھا کر ایک دوسرے کو

دیکھنے تک کی زحمت نا کی تھی۔۔

ماشاءاللہ"

باسیل روحی کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے خوبصورت سے

چہرے کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

استغفرُللہ "

باسیل کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھ کر غصیلے لہجے

میں کہتی ہے اور کہتے ہی باسیل کو اگنور کیے

گڈھنوں کے بل بیٹھے عالیان کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

ہینڈسم شوہروں سے جلنا اچھی بات نہیں ہوتی ہے گڑیا

باسیل روحی کو بیٹھے دیکھ اپنے دونوں ہاتھوں سے کوٹ کا

آخری بٹن کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

میں بڈھوں سے نہیں جلتی ہوں۔

روحی عالیان کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئی میرا بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے ماشاءاللہ ماشاءاللہ "

روحی کہتے ہی عالیان کا چہرہ چومنے لگ جاتی ہے۔

جل تو تم رہی ہو جھوٹی

باسیل جلے بھنے تاثرات کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی نظریں مسلسل روحی پر ٹیکی ہوئی تھی جبکہ

کوئی اور تھا جس کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

شیزا اور اراک دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے فوٹو شوٹ کروا رہے

تصویریں ان کی بن رہی تھی پر

سامنے کے منظر قید اراک کے آنکھوں میں ہو رہے تھے۔

میرے ساتھ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے آپ

بات مت کریں اور دور رہیں مجھ سے

روحی عالیان کو گود میں اٹھاتے ہوئے غصیلے تنزیہ

لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی اسٹیج سے اترنے کے لئے

بڑھتی ہے۔

اففف اتنا زیادہ غصہ۔۔؟؟

باسیل روحی کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے بتا دیتی مجھے دیکھنے کے لیے تڑپ رہی ہو میں پہلے

ہی آجاتا نا۔۔

باسیل تھوڑا بلند آواز میں شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

باسیل کی آواز روحی کے ساتھ ساتھ اس کے آس پاس کھڑے

لوگوں تک بھی باآسانی جاتی ہے اور اراک بھی اس کی بات سنتے ہی فوراً

اپنے دانت بھینچنے پہ لگ جاتا ہے۔۔

میرے ہاتھوں آج کے دن بھی بھری محفل میں عزت کروانی

ہے تو پنگے لیں مجھ سے

روحی مڑ کر س پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے غصیلے انداز کہتی ہے۔

عزت تو تمہاری ہو جائے گی اگر تم نے بھری محفل میں

مجھے ایک بار اور اگنور کر کے میرا دماغ گھومایا تو۔۔"

باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ک۔۔کیا کریں گے آپ۔۔؟؟

باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ کر پوچھتی ہے۔

اور ایک سیکنڈ یہ دھمکی کس کو دے رہے ہیں۔۔؟؟

اب کی بار لہجے میں حیرانگی کے ساتھ ساتھ غصہ تھا۔

م۔دھمکی تو نہیں دے رہا ہوں بس بتا رہا ہوں۔"

باسیل روحی کے سامنے کھڑے ہو کر عالیان کو دیکھتے ہوئے

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا بتا رہے ہیں۔۔؟

روحی دانت بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔

یہ ہی میری جان کہ تمہارے مجھے اگنور کرنے پر میرے

اندر کا رومینٹک بندہ جاگ جاتا ہے اور جب وہ جاگتا ہے تو وہ

روکتا نہیں ہے نا وہ محفل دیکھتا ہے اور نا ہی تنہائی

کے پل دو پل کے اندر اندر تمہاری سانسوں پر قابض ہونے میں

وقتِ نہیں لگائے گا وہ۔۔۔"

باسیل روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل لہجے

میں کہتا ہے اس کے لہجے میں دھمکی صاف نمایاں ہو رہی تھی۔۔

باسیل کی بات روحی کو خاموش کر چکی تھی اس کے پاس

الفاظ ختم ہو چکے تھے جیسے

مجھ سے بات مت کرنا اب آپ۔"

روحی غصے میں کہتی ہوئی اسٹیج سے اترتی ہوئی آئمہ

مہرین کی جانب بڑھتی ہے۔

باسیل روحی کے غصیلے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا

دیتا ہے اور مسکراتے ہی پلٹ کر پیچھے صوفے کی جانب شیزا

اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے اراک کو دیکھتا ہے۔

اراک کو دیکھتے ہی باسیل پل کے لیے تک جاتا ہے باغور اس کے

چہرے کا معائنہ کرنے لگتا ہے۔

باسیل آجاؤ۔۔"شیزا دھیرے سے کھڑی ہوتی ہوئی ہاتھ سے اشارہ کرکے

بلاتی ہے اسے اپنی طرف۔۔"

باسیل اراک کو دیکھتے ہوئے ان کی جانب بڑھتا ہے باسیل کے بڑھتے ہوئے

قدموں کو دیکھتے ہوئے اراک بھی صوفے سے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے صوفے سے دو قدم آگے باسیل کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور اور دیریک بھی ریسٹورنٹ کے باہر پہنچ چکے تھے

پورے راستے رومینٹک گانے سن سن کر حور کا دماغ خراب ہو گیا تھا

دیریک کو مزہ آرہا تھا اسے یوں تنگ کرنے پر گاڑی ریسٹورنٹ کے آ

اوپن پارکنگ ایریا میں پارک کیے

دیریک اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے حور کی جانب

دیکھتا ہے جو منہ پھلائے بیٹھی ہوئی تھی۔

چلو پہنچ گئے ہم۔"

دیریک گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کی بات کا حور کوئی جواب نہیں دیتی ہے اور جلدی

سے اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہی فوراً گاڑی سے باہر

نکل جاتی ہے۔

دیریک ہنس رہا تھا اسے حور کو تنگ کر کے مزہ آرہا تھا۔

ہر چیز ہر کوئی اب زبردستی کرواتا ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہے دُنیا

انسانوں میں انسانیت ختم ہوگئی ہے

کیا کسی کی فیلنگز سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا اب

حور غصے میں بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلتی ہے وہ تو نکل گئی تھی لـ

مکمل

اس کے کپڑے نکلے ہی نہیں تھے کہ غصے میں وہ پیچھے سے

زور سے گاڑی کا دروازہ بند کر دیتی ہے

دوسری طرف سے دیریک گاڑی سے نکالتے ہی حور کو باہر

دیکھ گاڑی کو بے دھیانی میں گاڑی کی چابی سے لاک کر دیتا ہے۔

حور بھی غصے میں بڑبڑاتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہی ہوتی

ہے کہ دو قدم رکھے ہی تھے کہ واپس زور سے پیچھے کی

جانب کھینچتی ہے وہ

آہ ہ۔۔۔حور کے منہ سے بے ساختہ نکل پڑتا ہے۔۔

یہ کیا ہوگیا ہے۔۔؟؟ حور پلٹ کر اپنے کپڑوں کو گاڑی میں پھنسا دیکھتے

ہوئے خود سے پوچھتی ہے۔

میرے کپڑے اب نکالوں کیسے یہ تو نکل ہی نہیں رہے ہیں۔۔!!!حور کپڑوں

کھینچتے ہوئے گہری سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے۔

"سنیں" دیریک کو ریسٹورنٹ کی طرف بڑھتا دیکھتے

ہوئے بلند آواز میں پکارتی ہے۔

"سنائیں..!!"

دیریک فون میں نظریں جمائے ہوئے حور کی پکار کر رک

کر اس کو جواب دیتا ہے۔

"و..وہ م..میں پھنس گئی ہوں "

حور معصوم سی دھیرے سے کہتی ہے۔

"کہاں پھنس گئی ہو..؟؟"

دیریک فون سے نظریں ہٹا کر گاڑی کی دوسری طرف حور

کو کھڑا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"وہ یہاں گاڑی میں میرے کپڑے باہر نہیں

نکل رہے ہیں آپ نے شاید گاڑی لاک کردی ہے "

حور ڈیریک کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔۔

"میں نے لاک نہیں کی ہے تم ٹرائے کرو

آجائیں گے باہر"

ڈیریک فون واپس کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں آرہے ہیں یہ میں نے ٹرائے کیا ہے

آپ کھولیں نا دروازہ"

حور اب رونے والے انداز میں کہتی ہے۔

"دروازہ کھولنے کے لیے مجھے تمہارے پاس آنا پڑے گا"

ڈیریک حور کی روتلو سی شکل دیکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ

کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو آپ آجائیں نا اس سے آزاد کریں مجھے ابھی"

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے ٹمٹماتے ہوئے فراک کو لگاتار نکالنے

کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"سوچ لو خود پاس بلا رہی ہو"

دیریک حور کے طرف بڑھتے ہوئے شرارتی لہجے میں

کہتا ہے۔

"سوچنے والی کیا بات ہے آپ نے کون سا کچھ

کرنا ہے میرے ساتھ"

حور کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اس بات کی کوئی گیرینٹی نہیں ہے نیت میری

پہلے ہی خراب ہو رہی ہے"

"اس طرح قریب بلاؤ گی تو کچھ بھی ہو سکتا ہے پھر..!!"

دیریک حور کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہوئے حور کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں میرے ساتھ..؟؟"

حور حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ہاں کچھ نہیں بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں"

چہرے پر سجی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں تو کرلیں میں نے پہلے ہی کہا تھا جو کرنا ہے کرلیں

کر کرا کر جان چھوڑ دیں میری '

حور کا لہجہ تلخ تھا۔

"تمہاری جان تو میں چھوڑ دوں گا لیکن میری

جان کا کیا جو تم قبض کر چکی ہو"

حور کی تلخی محسوس کرتے ہوئے چہرے پر چھائی مسکراہٹ

خود غائب ہونے لگتی ہے۔

دیریک بنا مسکرائے حور کو دیکھتا رہتا ہے۔

"مُجھے اس طرح ان نظروں سے مت دیکھوں"

دیریک سیریس فیس میں کہتا ہے اور کہتے ہی گاڑی کا دروازہ

کھولنے لگتا ہے گاڑی کا دروازہ نا کھلنے پر اپنے کپڑوں کی جیب میں ہاتھ ڈالے

چابی کو ڈھونڈنے لگتا ہے۔

"کن نظروں سے..؟؟"

حور ایک ائیں‌رو اُٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ایسے جیسے تم ابھی مجھے کس کرنے لگی ہو "

دیریک اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گاڑی کا دروازہ کھو

حور کی فراک گاڑی سے باہر نکالتا ہے۔

"آہنہنہ .... ابھی اتنا ایمان کمزور نہیں ہوا ہے کہ

غیر مذہبی چیزیں منہ لگاتی پھیروں"

فراک کے نکلتے ہی حور دیریک کے ہاتھ سے اپنی فراک

آزاد کروائے دیریک سے دور قدم اٹھاتے ہوئے وہ وہ اپنے کپڑے

اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگتی ہے۔۔

حور کی بات پر دیریک اپنے ہاتھوں سے پھسلتی ہوئی اس کی

فراک کو دیکھے گہری سانس بھرتا ہے۔۔

حور آگے ریسٹورنٹ کی جانب بڑھتی ہے اور دیریک خاموشی

سے اس کے قدموں کی چھاپ پر اپنے قدم رکھے دونوں ہاتھ

کمر پر باندھے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے۔

حور ریسٹورنٹ کے دروازے کے باہر پہنچ کر کھڑی ہو کر سر

اٹھا کر ریسٹوریںٹ کے اندر سے باہر آتی ہوئی روشنیوں کو

دیکھتے ہوئے خوش ہونے لگتی ہے۔

باہر سے صرف روشنی نظر آئے گی اندر جاؤ گی تو کتنی

چمک اور کتنی تپش ہے ان روشنیوں میں وہ محسوس کرپاؤں گی چلو اندر۔۔'

دیریک حور کے ساتھ کھڑا ہوکر ریسٹورنٹ کے اندر ہاتھ

سے داخل ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

روشنیاں ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتی ہے ان میں اندر

جا کر بھی صرف اندھیرا اور ویرانی ہی نظر آتی ہے۔

حور گردن موڑ کر سر اٹھا کر دیریک کے چہرے کی جانب

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہر کسی کا نصیب میں نہیں جانتا پر اپنا اور تمہارا

جانتا ہوں۔

ڈیریک حور کی طرف اپنا رخ موڑے مسکراتے ہوئے مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا اور کیا ہے میرا نصیب۔۔؟؟

حور اپنی دونوں آنکھیں بڑی بڑی کیے تجسّس سے پوچھتی ہے۔

"میں " ڈیریک ایک لفظ کہہ کر ہی سامنے والے کے لبوں پر کفل لگا دیتا ہے۔

اور میرا تم۔۔!!"ڈیریک اپنا نچلا لب دباتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ کا نصیب نہیں ہوں۔"

حور سر جھٹکتے ہوئے تین سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ریسٹورنٹ میں

داخل ہوتی ہے۔

تم ہو مجھے یقین ہو گیا ہے اس بات کا

دیریک حور کے پیچھے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیسے ہوا یہ جھوٹا یقین آپ کو۔؟؟

حور بنا رکے بنا مڑے آگے کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیونکہ تم واحد ہو جس پر نظروں کے ساتھ ساتھ

میری سانسیں بھی رک گئی تھیں۔۔

دیریک کی بات پر حور کے قدم رک جاتے ہیں پر وہ پلٹتی

نہیں ہے دیریک کی بات پر گہری سانس

بھرتے ہوئے حور آگے کی جانب دوبارہ بڑھنے لگتی ہے۔

سفید اور گولڈن روشنیوں میں چمکتے ہوئے شیشے ان

شیشوں میں دیکھتا ہوا چاروں طرف حور کا عکس اور اس

کے پیچھے اس کے ایک مضبوط سہارے کا عکس

دیریک کا عکس جیسے اپنے پیچھے چند فاصلے پر چلتا دیکھ

کر حور آگے کی طرف قدم بڑھاتی جارہی تھی۔

میری پیچھے چل رہے ہیں شرمندگی نہیں ہورہی ہے آپ کو۔؟

حور اب کی بار مڑ کر دیریک کی ہیزل براؤن آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے ہلکی سی گردن موڑ کر پوچھتی ہے۔

شرمندگی کیوں ہوگی مجھے۔۔؟؟

دیریک حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیونکہ میں لڑکی ہوں آپ لڑکے ہیں اور اوپر سے میرے شوہر بھی۔۔"

حور پہلے سیدھے ہاتھ سے اپنی طرف پھر دیریک کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں کون ہوں۔۔؟؟

حور کے قریب قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ک ک۔کون۔۔؟؟ حور پیچھے کی طرف قدم اُٹھاتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

وہی پوچھ رہا ہوں میں کون ہوں تمہارا۔۔؟؟

دیریک مزید حور کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ش۔۔شوہر ہیں آپ۔۔!!!"

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

بلکل شوہر ہوں میں تمہارا شوہر کا بیوی کے پیچھے چلنے سے

شرمندگی نہیں خوشی ہوتی ہے فخر ہوتا ہے اور مجھے

اب اپنی

زندگی میں ڈھیروں خوشیاں بھرنی ہیں۔۔

پر میں آپ کی خوشی نہیں ہوں "

حور گہری سانس لیے اپنی نظریں دیریک سے ہٹاتے ہوئے

کہتی ہے۔

تم ہو تم ہی ہو "

دیریک حور کی اٹھتی جھکتی ہوئی پلکیں دیکھتے ہوئے

ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

آپ نے میرا پیٹ باتوں سے ہی بھرنا تھا تو گھر پر ہی بتا دیتے

اس کے اتنی دور آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

حور گہری سانس دیریک کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

باتوں سے پیٹ بھرنا ہوتا تو واقع میں ہی یہاں نا لاتا

دیریک حور کو کراسس کرتے کچھ قدم آگے بڑھ کر لفٹ کی

طرف دیکھنے لگتا ہے۔

یہاں لایا ہوں تو کھلاؤں گا بھی اور باتیں بھی کروں گا

ڈیریک لفٹ کو دیکھے واپس مڑ کر حور کو دیکھتا ہے اور

دیکھتے ہی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے حور کو دیکھتا ہے۔

ویسے ایک بات پوچھوں۔۔؟؟

لفٹ کی طرف بڑھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

انکار کرنا چاہتی ہوں پر ٹھیک ہے پوچھ لیں "

حور لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں باتیں کرنا پسند نہیں ہے کیا۔۔؟؟

ڈیریک حور کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کیا مطلب۔۔؟؟ حور چلتے ہوئے بنا رکے مڑ کر ڈیریک سے

پوچھتی ہے۔

مطلب لڑکیوں کو کتنا شوق ہوتا ہے بہت ساری باتیں کرنے کا

فرمائشیں کرنے کا لڑائی کرنے کا

تم تو کچھ بھی نہیں کرتی ہو ایسا کیوں۔۔؟؟؟"

لفٹ میں داخل ہوئے 8 فلور بٹن پریس کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مجھے زیادہ باتیں کرنا نہیں پسند۔۔!!"

حور دو ٹوک لہجے میں جواب دیتی ہے۔

پر مجھے بہت پسند ہے مجھ سے باتیں کیا کروں تمہیں اچھا

لگے گا یقیناً۔۔"

دیریک اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے پتا لگ رہا ہے آپ کو باتوں کا کتنا شوق ہے جب سے

میری زندگی میں آئیں ہیں ایک پل کے لیے بھی خاموش نہیں

رہے ہیں آپ۔"

حور اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

تو تم باتیں کروں گی مجھ سے۔؟؟

8 فلور پر پہنچے دیریک تجسّس بھری نگاہوں سے دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں " حور دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہی کہتے ہی اپنی ہنسی دباتے ہو

لفٹ سے باہر نکل جاتی ہے۔

"ماشاءاللہ " یہ کتنا خوبصورت ہے۔۔

8 فلور پر آتے ہی حور موم بتیوں کی ہلکی پھلکی سی روشنی میں زمین پر

بکھیرے ہوئے لال سرخ گلابوں کو دیکھتے ہوئے

چاروں طرف پھولوں کی پتیوں میں جلتی ہوئی موم بتیوں

کو دیکھتے ہوئے پورے حال میں لگا صرف ایک ٹیبل جس

پر بھی موم بتیاں سجی ہوئی تھیں

ان موم بتیوں کے درمیان پھولوں کی پتیوں پر ٹیبل پر سجا کھانا حور کے چہر

پر پرسکون مسکراہٹ

کبھی نا ختم ہونے والی بے حد خوبصورت سی مسکراہٹ

چھا جاتی ہے صرف چہرے پر ہی نہیں حور کے دل میں

خوشی کی لہر دوڑتی ہے۔

اس کے چہرے پر بکھری اندرونی اور بیرونی خوشی اس

کی آنکھوں میں سجی چمک سے صاف نمایاں ہورہی تھی۔

ظالم عورت کبھی دل خوش نہیں کرتی میرا

حور کو جاتا دیکھ ممناتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی باہر نکل جاتا ہے باہر نکل کر وہ آگے بڑھتا ہے

کہ حور فوراً سے پلٹ کر ہنستے ہوئے اس کی طرف

دیکھتی ہے۔

دیریک کے آگے ہی طرف بڑھتے ہوئے قدم وہی رک جاتے ہیں

حور کو ہنستا دیکھ کر دیریک کے دل میں بھی خوشی کی لہر

دوڑتی ہے ایک پرسکون مسکراہٹ اس کے چہرے

پر بھی چھا جاتی ہے۔

یہ سب آپ نے کیا ہے۔؟؟ حور مسکراتے ہوئے بڑی بڑی آنکھیں

کیے پوچھتی ہے۔

حور کے سوال پر دیریک اپنے آپ کو کمپوز کیے واپس

نارمل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

تمہیں پسند آیا یہ۔۔؟؟ جوابا دیریک بھی سوال کرتا ہے۔

ہاں بہت آپ کو پتا ہے مُجھے لال گلاب بہت زیادہ پسند ہیں

میں اپنے گھر میں اپنے کمرے میں ہمیشہ ہر دن

صبح صبح ہی تازہ گلاب اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس

گلدان میں سجاتی ہوں

حور مسکراتے ہوئے دیریک کی طرف ایک قدم بڑھاتی

خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتی ہے۔

حور کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھ کر اس کی باتیں

سن کر دیریک کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھی۔

کھڑکی میں کیوں۔۔؟؟ دیریک تجسس سے پوچھتا ہے۔

کیونکہ جب ہوا ان پھولوں سے ٹکڑاتی ہیں تو پھر پھولوں

کی خوشبوئں پورے کمرے میں بکھر جاتی ہے۔

حور پلٹ کر زمین پر اس کے قدموں کے نیچے اس کے آس پاس

زمین کو چھپائے لال پھولوں کی پتیوں کی چادر

پر بیٹھے اپنے ہاتھ میں مٹھی کی طرح پتیوں کو اکٹھا پکڑے حور ان کی خوشبو

سونگھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں گلاب پسند ہیں۔۔؟؟ ڈیریک حور کی طرف اس کے آگے کی طر

قدم بڑھاتے ہوئے حور کے سامنے آکھڑا ہو کر اس کو زمین پر بیٹھا دیکھ

پوچھتا ہے۔

"بہت " حور پتیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ کو نہیں پسند۔۔؟؟ حور سر اٹھا کر موم بتیوں کی ہلکی ہلکی

سی روشنی میں ڈیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھے پھول نہیں پسند ہیں "

ڈیریک حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتا ہے۔

ایسا کیوں۔۔؟؟ حور ہاتھ میں پھولوں کو پکڑے ہوئے دیریک

کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھتی ہے۔

نا نا کرتے ہوئے بھی سوالوں سوالوں میں ہی دونوں ایک دوسرے کو جا

کی شروعات کر چکے تھے۔

دونوں کے سوال ختم ہی نہیں ہوتے ہیں ایک کی بات مکمل

ہوتی تو دوسرے کا سوال پہلے سے ہی تیار رہتا ہے۔

کیونکہ پھول ہمارے میں صرف مرنے والوں کی یاد میں گھر

میں لائے جاتے ہیں اور سجائے جاتے ہیں۔"

دیریک حور سے نظریں چراتے ہوئے اپنے بالکل پیچھے حال کے

درمیان میں پھولوں کی پتیوں میں کھانے سے سجی ٹیبل

کی طرف قدم بڑھاتا ہے ایک لمبی سی خوبصورتی سے سجی ہوئی ٹیبل جس

آمنے سامنے دو ہی ٹیبل تھے صرف

مطلب تو مجھے سمجھ نہیں آیا ہے آپ کی بات کا لیکِن پھول تو وہ واحد ہے

انسان کے اچھے اور برے وقت میں

سب سے بہترین یاد ہوتے ہیں اگر برے وقت کو ان سے جوڑ

کر اچھے وقت میں استعمال نہیں کریں گے

تو ان سے جوڑی خوبصورت یادوں سے اور ان کی خوشبوؤں سے خود

کو محروم رکھنے کے زمہ دار آپ خود ہونگے

آپ پھولوں کو الزام نہیں دے سکتے ہیں "

حور پھولوں کو دیکھتے ہوئے دیریک کی طرف ٹیبل کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی بات پر دیریک حیرانگی سے اس کی جانب دیکھتا

پر حیرانگی کب فخریہ مسکراہٹ میں تبدیل ہوگئی اسے

اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔

اووو۔۔۔پورا پھول۔۔۔"حور کی نظر پورے ٹیبل پر پڑے کہ پھولوں

میں سے ایک ہی گلاب کے پورے پھول پر پڑتی ہے۔

پتیوں کو ٹیبل پر رکھے حور گلاب اٹھائے اسی پل دیریک

کی طرف پلٹتی ہے۔

یہ لیں۔۔"حور دیریک کی جانب پھول بڑھاتے ہوئے اس کے

چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

مجھے کیوں دے رہی ہو تمہیں پسند ہے یہ تم رکھو اس کو

دیریک گلاب واپس حور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے پسند ہے یہ اور بے حد پسند ہے یہ

لیکن وہ کیا ہے نا جب میرے پاس سامنے والے کو لوٹانے کے

لیے کچھ نہیں ہوتا ہے تو میں اسے پھول

دے کر اس کا شُکریہ ادا کرتی ہوں۔

حور گلاب کی ٹنڈی کو توڑے چھوٹا کرتے ہوئے دیریک کی

طرف قدم بڑھائے دو قدم کے فاصلے پر کھڑی

ہو کر اس کے کوٹ میں باہر کی طرف لگے رومال کے ساتھ گلاب کو لگا

ہے۔

حور کے دیریک کے نزدیک بڑھتے ہوئے قدم دیریک کی سانسیں

اس کے اندر ہی روک چکی تھی۔

دل کے قریب رکھے اس کو آپ کو بھی ان کی خوشبوؤں سے

خود بخود محبت ہو جائے گی۔

حور سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

انتہائے پرسکون لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی مسکراتے ہوئے

اسی پل دیریک سے دور ہوئے وہ ٹیبل پر کرسی کی طرف بڑھتی ہے اور ا

لیے کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے۔

دیریک اس پوزیشن میں کھڑے ہوئے وہ سانس لینے کی کوشش کرتے ہو

اسی پوزیشن میں کھڑے ہو کر اپنے دل کے

مقام پر کوٹ لگائے حور کے پھول پر ہاتھ رکھے وہ گہری سانس لینے کی

کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو نارمل کرتا ہے۔

ارکان۔۔؟؟؟ حور پیچھے سے اسے آواز لگاتی ہے پر دیریک

اس کی آواز سن کر بھی نہیں پلٹتا ہے۔

ارکان۔۔؟؟ حور اب کی بار تھوڑا بلند آواز میں کہہ کر دیریک کو پکارتی

پر دیریک کو اس نام کی عادت نہیں تھے

وہ اسی پوزیشن میں کھڑا ہوا تھا۔

آپ سن نہیں رہے ہیں مجھے۔؟؟ حور غصیلے لہجے میں

پوچھتی ہے تو دیریک پلٹ کر حور کو دیکھتا ہے۔

م۔۔مجھے کچھ کہہ رہی ہو۔۔؟؟ دیریک گہری سانس لیتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

حد ہوگئی ہے نام میں کان ہے لیکن کان کسی کام کے نہیں ہیں آپ کے تو۔

حور گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے اس کی بات پر دیریک گردن

ٹیڑھی کر کے اس کی جانب دیکھتا ہے۔

صحیح تو کہہ رہی ہو کتنی آوازیں لگائیں آپ نے ایک بھی

نہیں سنی میری"

حور اپنی نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ کسی ہے وائفی اس نام کی عادت نہیں ہے مجھے تو بس اس لیے

دیریک حور کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے

کہتا ہے۔

اچھا تو پھر کوئی بات نہیں میں آپ کا نیا نام رکھوں۔۔؟؟

حور اپنا نچلا ہونٹ دباتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔" دیریک مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل سیریس ف

میں آجاتا ہے۔

حد ہوگئی ہے۔۔"حور گردن جھٹکتے ہوئے اپنے لیے پانی کا

گلاس ٹیبل سے اٹھائے لبوں سے لگاتی ہے۔

اچھا رکھ لو کیا یاد کرو گی جرمنی کے ہیزل آنکھوں والا شہزادہ کا نام رکھ

موقع ملا ہے تمہیں "

دیریک ایٹیوڈ کے ساتھ کہتا ہے۔

آپ نقلی شہزادے ہیں اصل نا بنیں " حور گندا سا منہ

بنا کر کہتی ہے۔

میں اصل شہزادہ ہی ہوں۔۔"دیریک ٹیبل پر ہاتھ کی مٹھیاں

بھینچے ہلکا سا مکہ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

جی نہیں آپ نقلی ہیں اور آج سے آپ نقلی شہزادے ہی ہیں

حور بھی دیریک کے انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کم رہے تھے اور گھور زیادہ رہے تھے۔

کھانا کھاؤ سوئٹ ہارٹ اس طرح مت دیکھا کرو مجھے

ورنہ میرا کھانا کھانے کا دل نہیں رہتا۔۔

ڈیریک چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے اپنی ایک آئیبرو اٹھاتے ہو

کہتا ہے۔

ڈیریک کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے حور ڈیریک کے چہرے سے اس

آنکھوں سے اپنی نظریں ہٹاتی ہے۔

نقلی شہزادوں کا حکم نہیں ماننا چاہتی ہوں میں پر۔۔

م۔۔مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے تو بس۔۔۔!!!"

حور سر جھکائے اپنے لیے ٹرے سے کھانا لیتے ہوئے دھیرے سے ممنا

ہوئے کہتی ہے اور اپنے چہرے کا اپنے بالوں میں

چھپاتے ہوئے ڈیریک کی نظروں سے اوجھل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

حور کی حرکت پر ڈیریک ہنستے ہوئے اپنے لیے ٹرے سے خود

کھانا لیے وہ بھی کھانا کھانے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

"اراک یورگن " اراک باسیل کی آنکھوں میں کولڈ نظروں

سے دیکھتے ہوئے اس کی جانب ہاتھ بڑھا کر اپنا تعارف کرواتا ہے۔

"باسیل سکندر " باسیل اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے ملنے کا خواہش مند تھا میں۔۔"

اراک اپنا ہاتھ واپس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے بھی آپ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ آپ سے ملنے

کی مجھے بھی کافی خواہش تھی۔۔

باسیل اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر جمی ہوئی تھیں۔

چلیں خواہش تھی یا ضرورت پتا نہیں

ملنا نصیب میں تھا شاید ہمارا تو مل لیے نصیب کا لکھا کون

بدل سکتا ہے۔۔

اراک اپنا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے ہلکا سا

مسکرا کر کہتا ہے۔

باسیل اراک کی بات پر خاموش تھا اس کی بات کا مطلب وہ

سمجھ بھی پا رہا تھا اور نہیں بھی

نصیب کا لکھا بدلنے کے لیے نہیں وہ واحد جو کوئی چاہ کر

بھی نہیں بدل سکتا ہے جیسے وہ مل گیا سو مل گیا۔۔!!!"

باسیل گہری سانس لیے اپنی ایک ائیبرو اچکاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

مبارک ہو شیزا۔۔!!"

باسیل شیزا کی طرف متوجہ ہوئے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا بوک

نکال کر شیزا کی طرف بڑھاتا ہے۔

باسیل کی توجہ جیسی ہی شیزا پر جاتی ہے اراک کی نظروں

کا مرکز روحی اور عالیان بن جاتے ہیں پر وہ خود کو کسی کی نظروں میں آ

دینے سے پہلے ہی روح سے نظر

ہٹا کر صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور صوفے سے پشت ٹیکائے

وہ چوڑا ہوئے تھوڑا ٹیڑھا ہو کر باسیل کو باغور دیکھنے

لگتا ہے۔

یہ کیا ہے۔۔؟؟

شیزا حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

تمہارا ویڈنگ گفٹ " باسیل ہلکا سا مسکراتے ہوئے

جواب دیتا ہے۔

ویسے میں نے سوچا تھا کہ جب بھی میری شادی ہو گی میں

تمہیں نہیں بلاؤں گی نا ہی تم سے کوئی تحفہ لوں گی

شیزا گفٹ بکس پکڑتے ہوئے دھیمے لہجے میں ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کی بات پر باسیل بھی مسکرا دیتا ہے۔

مجبوری سب کرواتی ہے "

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

مجبوری نہیں دوستی دوستی سب کرواتی ہے ایک وہ دوستی

جو ہم نے کی اور ایک وہ جو تمہاری بیوی نے مجھ سے کی

اس قسم کی دوستیوں میں ہر چیز ممکن ہے۔

شیزا روحی کی طرف دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

شیزا کی بات پر باسیل بھی فخریہ انداز میں روحی کی

جانب دیکھتا ہے اور باسیل ہے ساتھ ساتھ اراک بھی روحی کی جانب

نظر اٹھاتا ہے۔

اراک روحی پر سرسری سی نظر ڈالتا ہے پر اتنی ہی نظر

میں وہ سر تا پیر اسے عالیان کے ساتھ دیکھ کر

چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے گردن جھٹکے اپنے

آپ کو واپس باسیل کی طرف متوجہ کرتا ہے۔۔

میری بیوی ہے ہی کمال کی "

روحی کی جانب دیکھتے ہوئے باسیل کے منہ سے بے ساختہ

نکل پڑتا ہے۔

ماشاءاللہ اب سرئے عام لوگوں کی تعریف بھی کرنے لگ گئے

ہو پہلے تو منہ کے ساتھ ساتھ تمہاری آنکھوں میں

بھی درد ہوتا تھا کسی کو دیکھتے ہوئے

شیزا ہنستے ہوئے تنزیہ لہجے میں کہتی ہے۔

'وقت وقت کی بات ہوتی ہے وقت سب بدل دیتا ہے"

باسیل کہتے ہی شیزا کے سر پر ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔

اللہ پاک تمہیں خوش رکھے" آمین"

باسیل کا ہاتھ سر پر محسوس کرتے شیزا کے چہرے سے

مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔

باسیل دعا دیتے ہی سر سے ہاتھ ہٹاتا روحی کہ طرف

متوجہ ہوتا ہے۔

ٹیڈی آپ نے کھانا کھایا۔؟؟

روحی عالیان کو ٹیبل کی طرف لیے بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

آئمہ اور بدر تاشہ کے ساتھ ایک ٹیبل پر تھے جبکہ

مہرین اور احمر ان کے پیچھے دوسرے ٹیبل پر بیٹھے

ہنستے ہوئے اپنی آج رات کی یادوں کو تصویروں

میں قید کر رہے ہوتے ہیں۔

کھایا تھا پر پھر بھوک لگ رہی ہے۔۔"

عالیان روحی کی گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے اس سے

ہوا روحی کے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آئی میرا بھالو ماما کی طرح تم بھی بہت بھوکڑ ہوگئے ہو

روحی عالیان کو ٹیبل پر اپنے سامنے بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

صرف ماں کی طرح بھوکڑ ہی نہیں تیز بھی ہوگیا ہے

پیچھے سے روحی کی طرف بڑھتا ہوا باسیل تھوڑی زور سے

کہتا ہے۔

انکل میرے بیٹے کو کچھ مت بولیں آپ "

روحی فوراً سے پلٹ کر باسیل کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر بدر اور آئمہ دونوں ان کی طرف

ہنستے ہوئے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

صرف تمہارا نہیں ہے میرا بھی ہے۔۔"

باسیل دانت بھینچتے ہوئے روحی کے پاس کھڑا ہو کر

کہتا ہے۔

نہیں میں صرف ماما کا ہوں"

عالیان ٹیبل پر کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے اسے کھڑا ہوتا دیکھ

روحی جلدی سے عالیان کو پیٹ سے پکڑ کر

کھڑے ہونے میں مدد کرتی ہے۔

گندی اولاد صبح تک تو دونوں کے تھے جب میں تمہیں تیار

کررہا تھا تب تو تمہیں کوئی مسئلہ نہیں ہوا مجھ سے

اب تم نے پھر پارٹی بدل لی۔۔۔۔"

باسیل عالیان کو دیکھتے ہوئے غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں

کیے کہتا ہے۔

وہ تو میں نے ماما کے پاس آنا تھا نا تو اس لیے

عالیان روحی کی گردن کے گرد دوبارہ اپنی ننھی ننھی

بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے دھیرے سے کہتا ہے۔

عالیان کی باتوں پر روحی کے ساتھ ساتھ بدر اور آئمہ بھی

اپنی ہنسی کو بامشکل ضبط کرنے لگتے ہیں۔

اووو۔۔۔میری بیوی سے اپنے ہاتھ ہٹاؤ"

یہ آپ کی نہیں ہیں میری ہیں"

عالیان روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

عالیان کی حرکت پر باسیل کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں

وہ غصہ کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنی شرٹ کے

شروع کے بٹن کھولنے لگتا ہے۔

تمم۔۔۔باسیل بولنے ہی لگتا ہے کہ روحی باسیل کے پیٹ پر

ہاتھ رکھے اسے چپ کروادیتی ہے۔

ٹیڈی آپ یہاں بیٹھو میں جلدی سے اپنا کے لیے کچھ

مزے کا کھانا لے کر آتی ہوں۔

روحی عالیان کو تاشہ کے پاس کرسی پر بیٹھاتے ہوئے

کہتی ہے۔

ماما میں نے آئیس کریم کھانی ہے۔"

عالیان سر اٹھا کر روحی کو دیکھتے ہوئے معصوم سی

شکل بنائے کہتا ہے۔

آدھی رات کو شہر سے دور یہاں آئس کریم تمہارا باپ

چھوڑ کر گیا تھا کہ تمہاری ماں"

باسیل غصے میں جلے بھنے تاثرات کے ساتھ دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

بھائی اتنا غصہ آپ کا بیٹا ہی تو ہے۔۔

بدر ہنستے ہوئے باسیل کی غصے میں لال ہوتے چہرے

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے .

میرا بیٹا کم اور دشمن زیادہ لگتا ہے مجھے "

باسیل دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے اپنے لب بھینچتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

باسیل بھائی میں آپ کی سٹیویشن سمجھ سکتی ہوں

آئمہ تاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے کیا کیا میں نے تو کچھ بولا ہی نہیں"

تاشہ فوراً سے آئمہ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سب کرکرا کر کہتی ہو میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں

آئمہ گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

بلکل اپنی "پھوپھو اور تائی چڑیل پر گئی ہے

ماشاءاللہ سے میری بیٹی "

بدر روحی کو دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے جیسے

ہی روحی اس کی جانب دیکھتی ہے بدر تاشہ

کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

بندر پنگے مت لو ویسے ہی میرے دماغ کا سرکٹ اڑا

ہوا ہے آج تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی۔۔"

روحی دھمکانہ لہجے میں کہتی ہے۔

تمہارا دماغ کبھی درست ہوتا بھی ہے کیا یہ تو صرف میرے

بھائی کی اچھائی ہے جو تم تھوڑی بہت انسان بنی

ہوئی آج کل '

بدر روحی کے غصے کو مزید ہوا دیتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھے کام کر ہی نا لیں یہ کوئی۔'

روحی عالیان سے نظریں ہٹاتے ہوئے دھیمے لہجے میں

خود کو سنائی دے اتنی سی آواز میں کہتی ہے پر اس کے

پیچھا کھڑے باسیل کے کانوں تک

باآسانی اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

ٹیڈی میں آپ کے لیے آئس کریم لے کر آتی ہوں آپ یہی

رہیں "

روحی عالیان کے گالوں کو دباتے ہوئے اس کے

گال کھینچتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی وہ مڑ کر جانے لگتی

ہے پر باسیل سے ٹکڑا کر وہ اسے غصے میں

گھورتی ہوئی حال سے باہر جانے کے لیے نکل پڑتی ہے باہر جاتے جاتے ر

ہی نظر ایک بار پھر اراک پر جاتی ہے

جو شیزا کے ساتھ ہو کر بھی شیزا کے ساتھ نہیں ہوتا ہے

وہ سب کو دیکھتے ہوئے جیسے ہی نظر روحی کی جانب

موڑتا ہے روحی سی نظر ملتے ہی روحی بوکھلاتے ہوئے

اراک سے اپنی نظریں ہٹا کر حال سے باہر نکلنے لگتی ہے۔

روحی کو جاتا دیکھ اراک گہری سانس لیے اسے مکمل طور

پر حال سے باہر جاتا دیکھتا رہتا ہے۔

روحی کو جاتا دیکھ رہا ہوتا ہے کہ پیچھے سے باسیل کو

جاتا دیکھ اراک کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں

کی مٹھیاں بھینچ رہا ہوتا ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں میں گاؤن پکڑے حال سے باہر

نکل ریسٹورینٹ کی جانب بڑھ رہی ہوتی ہے کہ اپنے پیچھے کسی کو آتا محسو

کر وہ رک جاتی ہے۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کو..؟؟"

روحی غصے میں مڑتی ہوئی غصیلے انداز میں پوچھتی ہے۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے مُجھے"

باسیل پرسکون سا کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو تنگ کیوں کررہے ہیں آپ مجھے..؟؟"

روحی باسیل کہ طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"میں تنگ تو نہیں کررہا ہوں تم خود بخود

ہورہی ہو"

باسیل بھی روحی کی جانب بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں آپ تو معصوم ہیں اور میں پاگل ہوں نا جو

خود بخود تنگ ہورہی ہو "

روحی چڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب میں کیا کہوں جب تم سمجھ ہی گئی ہو

سب کچھ

باسیل روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔

"باسیل میں سر پھاڑ دوں گی آپ کا تنگ مت

کریں اس وقت مجھے پہلے ہی دماغ خراب ہوا پڑا ہے میرا"

روحی باسیل کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھتے

ہوئے مزید سخت لہجے میں کہتی ہے۔

"تو میں اس کو ٹھیک کرنے کے لیے ہی تو دنیا میں آیا ہوں

میں کر دیتا ہوں تمہارا دماغ درست"

باسیل روحی کے مزید قریب آتا اس کی کمر کے گرد ہاتھ

ڈالے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"خبردار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا"

"زندگی کے چند دن جو بچے ہیں نا ان کو سکون

سے گزارنا ہے تو دور رہیں مجھ سے"

روحی جھٹ سے باسیل کے ہاتھوں سے خود کو آزاد کرتے

ہوئے کہتی ہے۔

"میرا سکون تو تم ہی ہو تم سے دور رہ کر

تھوڑی سکون ملتا ہے مجھے"

باسیل دوبارہ روحی کے قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔

"جیسی آپ کی حرکتیں ہیں آپ ناجانے مجھے

کیونکہ بہت جلد اس سکون سے محروم ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں"

باسیل کے سینے پر انگلی رکھے اسے روکتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"استغفرُللہ ...!!!

لڑکی کبھی تو اچھی باتیں کرلیا کرو"

باسیل سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"واہ خود استغفرُللہ والی حرکتیں کررہے ہیں اس کا کچھ نہیں

میرے بولنے پر مسئلہ ہورہا ہے آپ کو '

ایک زور سے تھپڑ سینے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔

"اکیلے اکیلے تھوڑی استغفرُللہ والی حرکتیں ہوتی ہیں

وہ توہم دونوں مل کر رات کو کریں گے '

روحی کو بازوؤں پکڑے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا

اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کی کمر پر پن کر دیتا ہے۔

روحی کہ ہتھیلیوں پر لگی چوٹ میں درد اٹھتا ہے

جیسے

وہ کنڑول کرنے لگتی ہے۔

باسیل چھوڑیں مجھے "

روحی باسیل کے سینے سے لگی اس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑنے کے لیے تھوڑی خود میں قید کرتا ہوں تمہیں

روحی کے چہرے کی جانب جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

جی آپ تو بس رومینس کرنے کے لیے میرے پاس آتے ہیں

باقی آپ کی بلا سے میں جاؤ بھاڑ میں آپ کو

کیا غرض اس سے

روحی اپنے ہاتھوں کو اپنے آپ کو باسیل کی قید سے

چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

اتنا غصہ میں کیوں ہو تم۔۔؟؟

باسیل روحی کی تلخی محسوس کرتے ہوئے پیار سے

پوچھتا ہے۔

کیونکہ آپ کو میری فکر نہیں ہے اس لیے مجھے غصہ

آرہا ہے۔"

روحی کہتے ہوئے خود کو باسیل سے دور

کرلیتی ہے۔

کس نے کہا مجھے تمہاری فکر نہیں ہے۔؟؟

روحی ہے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کی حرکتوں نے کہا ہے مجھ سے

روحی باسیل سے نظریں ہٹاتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھنے لگتی

ہے۔۔

سب سے نیچے ریسٹورنٹ حال ہوتا اسے اوپر 6 فلور تک

ہوٹل رومز ہوتے ہیں پھر 7 فلور سے ریسٹورنٹ ایریا شروع

ہوتا ہے۔

روحی۔۔؟؟

باسیل اسے جاتا دیکھ پیچھے سے وہی کھڑا پکارتا ہے۔

مجھ سے بات مت کریں باسیل

روحی لفٹ کا بٹن پریس کرتے کہتی ہے وہ جیسے ہی بٹن

پریس کرتی ہے لفٹ اوپن ہوجاتی ہے

روحی گاؤن پکڑے اندر داخل ہوتی ہے کہ پیچھے سے باسیل

لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا لفٹ کے بند

ہونے سے پہلے ہی اندر آجاتا ہے۔۔

باسیل کو آتا دیکھ روحی لفٹ میں پیچھے کی طرف قدم

بڑھاتی لفٹ کے بیک سائیڈ پر لگے فل شیشے سے

ٹیک لگا لیتی ہے۔

آپ کی یہاں کوئی ضرورت ہے جائیں اور جاکر اپنے ضروری

کام کریں۔۔"

روحی غصیلے انداز میں باسیل کی پشت دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

لفٹ کو وہی روکے بنا کوئی بٹن پریس کیے لفٹ کا

دروازہ بند کرتے ہی باسیل روحی کی طرف پلٹتا ہے۔۔

کچھ ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟

ہاں چوٹ لگی ہے "

باسیل کی بات پر روحی فوراً سے شیشے سے دور ہوتی

جواب دیتی ہے..

کہاں۔۔؟؟ باسیل روحی کی طرف فکر مندی سے بڑھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

بتانے سے وہ ٹھیک تو نہیں ہو جائے گی تو رہنے دیں

روحی باسیل کو کراسس کرتے لفٹ کے بٹن کو پریس کرنے

لگتی ہے پر باسیل روحی کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اسے واپس

شیشے سے پن کر دیتا ہے۔

کہاں چوٹ لگی ہے اور کیسے۔۔؟؟

باسیل دوبارہ اپنا سوال دہراتا ہے۔۔

کہیں نہیں لگی ویسے ہی کہہ رہی تھی۔۔!!"

روحی اسے سڑک پر گرنے سے لگی چوٹ کا بتانا چاہتی

تھی پر ناجانے کیوں وہ خود کو روک دیتی ہے۔

جھوٹ بول رہی ہو تب ہی اتنے غصے میں ہو کہاں لگی ہے چوٹ۔۔"

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی گردن سے

بال ہٹاتا روحی کو سر تا پیر دیکھنے لگتا ہے۔

انکل میں ٹھیک ہوں نہیں لگی ہے چوٹ میں بس غصہ تھی

تو بول دیا اور کچھ نہیں ہے۔۔

روحی باسیل کے ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے پرسکون

ہوتی کہتی ہے۔

سچ بول رہی ہو نا۔؟؟

باسیل فکر مندی سے روحی کی کمر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

جی جی میں ٹھیک ہوں "

روحی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"ڈریس کافی اچھا ہے تمہارا ان کپڑوں میں کافی خوبصورت

لگ رہی ہو"

روحی کے چہرے سے نظریں ہٹاتے اس کے فٹ کپڑوں کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے کپڑے فٹ تھے پر پر حد سے زیادہ بھی

نہیں پر روحی کے جسم کو نمایاں کر رہا تھا۔

باسیل کے ہاتھ روحی کے پیٹ کے گرد چلتے جارہے تھے

اور نظریں بھی وہی جمی ہوئی تھیں۔

"شکریہ میاں جی "

روحی باسیل کی بات کو کومپلیمنٹ سمجھتے ہوئے بولی

"اب انہیں تم خود اتاروں گی یا میں اتاروں انہیں...؟؟"

باسیل پل میں سیریس فیس آئے سنجیدگی سے کہتا ہے۔

کیاا۔؟؟ باسیل کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ

حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

کپڑے میری جان تم خود بدلوں گی یا میں بدلوں انہیں۔۔؟

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے اپنا

سوال دہراتا ہے۔

میں نے نہیں بدلنے اتنے اچھے تو لگ رہے ہیں میں اتنی اچھی

تو لگ رہی ہوں اس میں

روحی معصوم سی شکل بنائے اپنے کپڑوں کی جانب دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

مسئلہ یہ ہی تو ہے کہ تم حد سے زیادہ اچھی لگ رہی ہو

آگر نا لگ رہی ہوتی تو میں کبھی کچھ نا کہتا

باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نہیں بدلوں گی انہیں میں جب جب اچھی لگتی ہوں

جن کپڑوں میں آپ وہ مجھے نہیں پہننے دیتے ہیں

میں نے اب نہیں بدلنا ہے کچھ بھی ہو جائے "

روحی باسیل کو اپنے قریب دیکھتے ہوئے زور سے روتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ گندے ہیں صرف گندے ہی نہیں بہت برے ہیں

آپ باسیل میں نے بات نہیں کرنی ہے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی

چھوڑیں مجھے۔۔"

روحی باسیل کے ہاتھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے خود سے

کرتی ہے اور لفٹ کے بٹن کی طرف بڑھتی ہے۔

روحی کے رونے کی آواز پر باسیل اپنے کھالی ہاتھوں کی طرف

دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اچھا سوری نہیں کرو چینیج پہنی رکھو یہ بس رونا

بند کردو گڑیا"

باسیل روحی کو بازوؤں سے پکڑے اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کیے پیار

کہتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

آپ رولاتے کیوں ہیں اگر چپ ہی کروانا ہوتا ہے تو

روحی نم آنکھوں سے روتے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سوری۔۔"روحی کے گالوں سے آنسوؤں کو صاف کرتے کہتا ہے۔

میں کپڑے نہیں بدلوں گی "

روحی سبکی لیتے ہوئے بولی

مت بدلو " ہلکا سا مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر آپ غصہ بھی نہیں کریں گے۔۔؟؟

روحی باسیل کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم پر غصہ نہیں آتا مجھے "

کہتے ہوئے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی تھی۔

جھوٹے آدمی"

اپنے بازوؤں میں چھپی ہتھیلیوں سے آنسوؤں سے بھیگتے

گالوں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات پر باسیل مسکراتے ہوئے روحی کو

کمر سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے لفٹ کے 7 فلور کا

بٹن پریس کرتا ہے۔

رو کر سکون ملتا ہے تمہیں۔۔؟؟ باسیل روحی کے چہرے کے حد قریب

کے گالوں پر اپنے لفظوں کی اس کی سانسوں کی تپش محسوس

کرواتا پوچھتا ہے۔

آپ کو رولا کر ملتا ہے شاید مجھے سکون "

روحی باسیل کہ سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس

کرتے اپنے ہاتھوں میں باسیل کا کوٹ

جکڑتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تو بہت سکون ملتا ہے تمہارے ساتھ لڑ کر باتیں کر کے

ڈھیر سارا رومینس کر کے تمہیں تنگ کر کے

میرے دل کو بے حد آرام ملتا ہے اتنا کہ تم تصور بھی نہیں کر پاؤں گی۔۔

روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند

کیے کہتا ہے۔

باسیل آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟ روحی لفٹ کے دروازے کے اوپر

چلتے فلورز کے نمبر کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"تم پاس ہو پھر بھی پوچھ رہی ہو میری حالت"

باسیل روحی کے چہرے کو باغور دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بس کردیں باسل مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم دونوں

بہت دور ہونے والے ہیں تب ہی آپ ایسی عجیب باتیں

کررہے ہیں۔"

باسل کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اسے خود سے دور

کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے لفٹ کے دروازے

کی طرف رخ موڑے کہتی ہے۔

"تمہیں مجھ سے کوئی دور کرے ایسا شخص اس دُنیا میں

پیدا ہی نہیں ہوا ہے تمہیں سر تا پیر اپنے نام

کر چکا ہوں اور جو میرا ہے وہ صرف اور صرف میرا ہے "

باسل اٹل لہجے میں روحی کے چہرے کو سائیڈ سے

دیکھتے ہوئے بے حد سنجیدگی سے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر روحی جھٹ سے حیران کن نظروں سے

باسیل کو دیکھنے لگتی ہے کہ اتنے میں لفٹ کا دروازہ کھل

جاتا ہے دونوں کی نظروں کا مرکز ایک دوسرا کا

وجود تھا لفٹ کھل کر دوبارہ بند ہو جاتی ہے لیکن دونوں اسی

پوزیشن میں کھڑے رہتے ہیں۔

باسیل کا چہرہ ہر ایکسپریشن سے ہر نشان سے پاک

صاف سوائے اس کے ماتھے پر لگی ہوئی اس کی پرانی چوٹ

کے زخم کے نشان کے

باسیل کے چہرہ کی وہ چوٹ روحی کی سب سے زیادہ

پسندیدہ جیسے دیکھتے ہوئے نا چاہتے ہوئے بھی اس کی نظریں اس کا وجود با

پر تھم جاتا ہے۔۔

آپ بہت بدل گئے ہیں۔"روحی گہری سانس لیتے ہوئے

باسیل سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

بدلنے والا کون ہے۔۔؟؟ باسیل بھی گہری سانس بھرے لفٹ

کے دروازے کے اوپر لگے فلور کے نمبر کو دیکھتا ہے

اور دیکھتے ہی آگے بڑھ لفٹ کا دروازہ کھولتا ہے۔

ہر چیز کی زمہ دار تو میں ہی ہوں آپ کی زندگی میں

آپ سانس بھی میری وجہ سے ہی لیتے ہیں نا۔۔؟؟

روحی بنا باسیل کی طرف دیکھے تنزیہ لہجے میں کہتی ہوئی

لفٹ کی طرف بڑھتی ہے۔

جب اپنا آپ تمہارے حوالے کر دیا ہے تو سانسیں کیا چیز ہیں۔؟؟

باسیل روحی کو آگے جاتا دیکھ اس کی پشت کو

دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے گردن ٹھیڑی کیے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر روحی خوشی سے مسکرا پڑتی ہے پر باسیل

کی طرف پلٹتی نہیں ہے اس کے نا پلٹنے پر باسیل اور

گہرا مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھتا ہے۔

روحی بھی آگے کی جانب بڑھے ریسٹورینٹ میں آتے جاتے

لوگوں کو دیکھتے ہوئے ریسٹورینٹ میں آئس کریم

لینے کے لیے داخل ہوتی ہے پر کچھ ہی پلوں میں وہ واپس آجاتی ہے۔

اتنا بڑا ریسٹورینٹ ہے پر ایک آئس کریم نہیں ہے منٹ آئیس کریم رکھنے میں کون سی موت پڑ رہی تھی ان کو

آیا بڑا ریسٹورینٹ "

روحی اپنے ہاتھوں میں پکڑے گاؤن کو دیکھتے ہوئے انہیں سہی کرتے باسیل کو لفٹ میں تصور کیے اس کی جانب بڑھتی ہے بند لفٹ کو دیکھے وہ گندا سا منہ بنائے آگے بڑھتی ہے لفٹ کا بٹن پریس کیے جیسے ہی لفٹ کے دروازے کو کھلتا دیکھ روحی کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگتے ہیں۔

لفٹ میں باسیل کو نا پا کر روحی حیران کن نظروں سے

اپنے اطراف میں دیکھتی ہے چاروں طرف دوسرے

لوگوں کو دیکھ روحی گہری سانس لیتے ہوئے لفٹ میں

داخل ہونے لگتی ہے۔۔

بس تھوڑی دیر کے لیے ساتھ آنا تھا حد ہو گئی ہے باسیل

آج گھر ملے واقع میں ہڈیوں کا ڈھانچہ نا بنا چھوڑا

تو میں بھی سکندر نہیں "

روحی غصہ میں لفٹ کے بٹن پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے

کہتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حال میں کرسیوں پر ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ نکاحِ کے رسم

شروع ہوتے دیکھ سب اٹھ کر اسٹیج کی طرف بڑھنے لگتے

ہیں۔

مولوی صاحب شیزا سے نکاحِ پڑھوا چکے تھے اب اس کے ساتھ صوف

بیٹھے ہوئے اراک کی جانب متوجہ

ہوئے وہ اس کا نکاحِ پڑھوا رہے تھے۔۔

سب کو نظریں شیزا کے مسکراتے ہوئے چہرے پر اور اس

کے ساتھ بیٹھے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے

اراک کے سنجیدہ سے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔

بدر احمر آئمہ اور مہرین بچوں کے ساتھ اسٹیج پر کھڑے

ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

سب تھے نکاحِ میں سوائے روحی باسیل کے روحی کے انتظار

میں شیزا کا نکاحِ ہو گیا تھا

وہ شامل ہونا چاہتی تھی پر مولوی صاحب کی جلد بازی میں

نکاح شروع کروا دیا گیا تھا۔

روحی باسیل کو تلاش کرتے ہوئے شیزا کی نظریں

کبھی جھک جاتی تو کبھی اٹھ کر روحی اور باسیل کو تلاش

کرنے لگتی ہے۔

اراک یورگن ولد المیر یورگن کیا آپ کو 50 لاکھ سکہ رائج الوقت

شیزا الفروندی کے ساتھ نکاحِ قبول ہے۔۔؟؟

مولوی صاحب شیزا کی طرف صوفے پر بیٹھے ہوئے اراک کو دیکھے

ہوئے پرسکون انداز میں پوچھتے ہیں۔۔

ان کی بات پر سب کی نظریں اراک کی جانب اٹھتی ہے

پر وہ خاموشی سے دونوں ہاتھ گڈھنوں پر ٹیکائے اپنے دونوں

ہاتھوں کو آپس میں جوڑے اپنی نظریں اپنے جوتے پر جمائے ہوئے وہ خام

بیٹھا رہتا ہے۔۔

اراک کو خاموش بیٹھا دیکھ کر شیزا کی نظریں فوراً

اراک کی جانب اٹھتی ہیں۔

اراک یورگن ولد المیر یورگن کیا آپ کو 50 لاکھ سکہ رائج الوقت

شیزا الفروندی کے ساتھ نکاحِ قبول ہے۔۔؟؟

مولوی صاحب دوبارہ پوچھتے ہیں پر اراک ابھی بھی اپنی کسی

گہری سوچ میں مبتلا تھا وہ سن رہا تھا پر کسی کو کوئی جواب

نہیں دیتا ہے۔

"کیا ہوا آپ جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں..؟؟"

شیزا اراک کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھتی ہے۔

"کس چیز کا جواب..؟؟"

اراک سخت نظروں سے تلخ لہجے میں اپنے ہاتھوں پر شیزا

کا ہاتھ دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"مولوی صاحب نکاحِ کے لیے پوچھ رہے ہیں"

شیزا مسکراتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

"اووو ہاں..'

اراک شیزا کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے سیدھا ہو کر صوفے

پر بیٹھتا ہے۔

شیزا بھی اراک ہے ہاتھ سے ہاتھ ہٹائے اپنے ہاتھوں کو آپس

میں مسلتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔

"مجھے قبول نہیں ہے"

اراک گردن موڑے شیزا کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

جس پر اراک کی بات سنتے ہی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے

شیزا کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر شخص کے چہرے کی ہنسی

ہوا ہو چکی تھی۔۔

آئمہ مہرین اراک کی بات سنتے ہی شیزا کی طرف بڑھنے لگتی ہیں اس کے پ

اس کے پیچھے جا کھڑی ہوتی ہیں۔

"ک... یہ ..کیا کہہ رہے ہیں آپ..؟؟"

شیزا بوکھلاتے ہوئے اراک کو دیکھتے ہوئے ٹوٹے ہوئے

لہجے پوچھتی ہے۔

"وہی جو تم سن رہی ہو اور تمہارے ساتھ موجود

اس حال میں ہر شخص سن رہا ہے"

اراک حال میں موجود ہر شخص پر نظریں گھوماتے ہوئے گہری سانس

ہوئے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

"آ .. آپ مذاق کررہے ہیں نا

ایسے مت کریں دیکھیں میں قبول کر چکی ہوں آپ کو"

شیزا سر اٹھا کر اراک کی جانب دیکھتے ہوئے بولی

"پر میں تمہیں قبول نہیں کرنا چاہتا ہوں

تمہیں ہر گز بھی نہیں"

اراک کا لہجہ اس کی نظریں بے حد سخت تھیں۔۔

اراک کی نظروں سے شیزا کے پیچھے کھڑی آئمہ مہرین ایک

دوسرے کو دیکھنے لگتی ہیں۔۔

"آپ پاگل ہوگئے ہیں کیا ہم نکاحِ کررہے ہیں آج

کیوں ایسی باتیں کررہے ہیں..؟"

شیزا کھڑی ہو کر غصیلے لہجے میں پوچھتی ہے۔

"میں تمہیں پاگل نظر آرہا ہوں کیا..؟؟"

شیزا کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"ا..اراک ایسا مت کریں نا پلزز ہمارا

نکاِح ہورہا ہے ہونے دیں ایسے مت کریں ایسا میرے ساتھ"

شیزا اراک کی جانب دو قدم بڑھائے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے

نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"نکاح ہو رہا تھا اب ہو نہیں رہا ہے"

بے رُخی سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"پر ایسا کیوں اب کیوں نہیں ہورہا ہے آپ

مجھ سے محبت کرتے ہیں تو پھر...!!"

اپنے کھالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے دھیمے لہجے

میں بول رہی ہوتی ہے کہ اراک اس کی بات کاٹ کر بول

پڑتا ہے۔

"سوائے خود کے "اراک یورگن " کسی سے محبت نہیں

کرتا ہے اور جب وہ محبت نہیں کرتا تو کسی سے رشتہ بھی نہیں بناتا"

اراک شیزا کے جھکے سر آنسوؤں سے بھیگتے ہوئے گالوں

کی جانب دیکھتے ہوئے گردن موڑے کولڈ انداز میں کہتا ہے اس

کی بات پر شیزا فوراً سر اٹھا کر اراک کی طرف دیکھتی ہے

جس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ کے تاثرات تھے

پر اراک جیسے ہی نظر اور گردن گھوما کر حال کے دروازے کی طرف

دیکھتا ہے اس کے چہرے سے ہنسی وہاں کھڑے شخص

کو دیکھ غائب ہو جاتی ہے۔

اراک مت کریں ایسا میرے ساتھ پلززز۔۔۔

شیزا اراک کی طرف بڑھتی ہے اور اراک اس سے پیچھے کی طرف

قدم بڑھاتا ہے۔

میری قریب ایک قدم اور رکھا تو اپنے حال کی زمہ دار تم

خود ہو گی۔۔"

واپس شیزا کو دیکھے دھڑکتے دل سے دیکھتے ہوئے

اراک اپنے دونوں ہاتھوں سے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے

دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

اراک کے سخت لہجے پر شیزا کا دل چھلنی ہونے لگتا ہے

وہ اسی جگہ ساکت کھڑی رونے لگ جاتی ہے۔

تم خود کو سمجھتے کیا ہو اگر شادی نہیں کرنی تھی تو کسی

کا تماشا لگانے کی کیا ضرورت تھی۔۔؟؟

بدر غصے میں کہتے ہوئے اراک کی طرف بڑھتا ہے وہ اس

تک پہنچتا اس سے پہلے اراک کے گارڈز کا ایک دائرہ

اس کو پروٹیکٹ کرنے کے اس کے گرد جما ہوگیا تھا۔

دنیا تماشائیوں کی ہے یہاں ہر دن ہر کسی کی زندگی کا ایک ایک

تماشاہو لگانا پڑتا ہے۔۔

اراک بدر کو دیکھتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر محبت کرنے والوں کے تماشہ نہیں لگائے جاتے ہیں"

حال ہے دروازے میں کھڑی دونوں ہاتھوں میں گاؤن پکڑے

ہوئے غصے میں گہری سانسیں لیے روحی اراک کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

محبت میں تماشا ہی تو ضروری ہوتا ہے اگر بندہ مشکلات

میں پھنسے گا نہیں گرے گا نہیں تو محبت

ہے یا نہیں پتا کیسے چلی گئی۔۔؟؟

اپنے سامنے سے گارڈز کو ہٹانے ک اشارہ کرتے ہوئے روحی

کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

محبت تماشا آپ جیسے مردوں کے لیے ہوتی ہے جو پہلے پہل

محبت کے رنگ بھرتے ہیں کسی کی زندگی میں

جس دن اسے رنگنے کا وقت آتا ہے اس دن اسے ہر رنگ

چھین لیتے ہیں۔۔"

روحی اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مجھے زیادہ رنگوں کا نہیں پتا میری زندگی میں صرف دو رنگ کالا اور لال

جو ان میں رنگے گا وہ مجھے پائے گا

جو میرے لیے سفید جوڑے میں خود کو سجائے گا وہ

اپنا اور اپنے جذباتوں کا محبت کا جنازہ خود اٹھائے گا "

اراک روحی کے سامنے دروازے سے انٹر ہوتے ہوئے اسٹیج

کے درمیان دونوں ایک دوسرے کے رُوبرو کھڑے ہو کر

ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

اراک کے پیچھے اس کے گارڈز دو لائن میں آ کھڑے ہوتے ہیں۔

سج تو آپ کے لیے سرخ جوڑے میں بھی سکتی تھی اگر اسے

کہتے تو۔۔۔"

روحی اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی باتوں پر سب گہری پرسکون سانس لیے اس کی

طرف دیکھتے ہیں۔

روحی کی بات پر اراک کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ

آتی ہے۔

میں نے آپ کے لیے ایک بہترین تحفہ تیار کیا تھا سوچا تھا

نکاحِ کے بعد دوں گی بہت محنت کی تھیں اس پر

پر اب سوچ رہی تھی جس پر محنت نہیں کی جا کا تصور

بھی نہیں کیا وہ تحفہ دینا چاہیئے آپ کو۔۔"

آخرکار سرئے عام اپنا اصل رنگ لوگوں کو دیکھانا کوئی

آسان بات تو نہیں ہے"

روحی مسکراتے ہوئے اراک سے نظریں ہٹائے حیرانگی

سے بھری لوگوں کی نظروں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی"

نا تو مجھے محفل سے فرق پڑتا ہے اور نا ہی ان محفلوں میں

موجود لوگوں کی سوچ سے

میں "اراک یورگن "خود کے لیے جیتا ہوں میری محبت کے قابل جو ہوتا

مجھے حاصل وہی کرتا ہے

چاہیے درجہ دوستی کا ہو یا عشق کا یا دشمنی کا جو اصل حقدار ہے

اسے ہی سب ملے گا " اور ضرور ملے گا"

اراک اپنے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دوستی یا دشمنی کا تو مجھے نہیں پتا "اراک یورگن سر"

پر اِتنا سمجھ ضرور آرہا ہے آپ عشق محبت کے قابلِ

نہیں ہیں۔

جو کسی کے جذبات کو سرئے عام ٹھکرا کر خود کو افضل

سمجھ رہا ہوں وہ عشق نہیں کر سکتا ہے کبھی آپ ہے ہی نہیں

میری دوست کے عشق کے حقدار "

روحی ہاری ہوئی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں عشقِ کے قابل ہوں کسی کے یہ مجھے نہیں پتا پر

یقین مانو تمہاری دوست جیسی ڈرپوک لڑکی اس کے قابلِ

نہیں ہے

میرا عشق عام لوگوں کے عشق کی طرح نہیں ہے

جس میں اس کا ع " ش" ق " کا مطلب

عادت" شدت " یا قبول ہونے کی حاجت نہیں ہے اس میں

میرے عشق میں عشق کا مطلب عذاب" شہادت " اور قیامت ہے جو اس

پار کرے گا وہ مجھ تک آئے گا اور مجھ تک پہنچ جائے گا وہ میرے س

ساتھ دنیا کی ہر نعمت

حاصل کرے گا "

اراک روحی کے چہرے کے ہر نقوش کو غور سے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

آپ کے لیے عشق ایک جنگ ہے پر میں اتنا بتا دوں میں ایسی

جنگوں کو پار کر چکی ہوں یہ بظاہر جنگ نہیں ہے

اندرونی ہے جو انسان کو خود سے خود لڑنی پڑتی ہے۔

کسی کے امتحان آزمائشیں کھڑے کرنے سے پہلے سوچ یہ

اکثر ایسی باتیں خود پر الٹی پڑ جاتی ہیں۔

ایسا نا ہو جن حدوں کو دوسروں کے لیے مقرر کررہے ہیں

آپ خود ان سے گزرنے لگے

اور ایک بات بتادو اس جنگ میں حصہ دار نہیں ہوتے ہوئے

ہیں یہ واحد جو لڑ مڑ کر خود سے جیتی جاتی ہے۔

روحی اراک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائے پرسکون انداز میں ک

ہے۔

روحی کی باتیں اراک کو لاجواب کرگئی تھیں وہ واقع میں

تجسّس کے ساتھ روحی کی ہر بات کو سن رہا تھا۔

پر جو آپ نے۔۔۔۔

روحی بس۔۔ پلزز بس کردو کچھ مت بولو "

روحی مزید کچھ بولتی اس سے پہلے ہی شیزا روحی کو روکے اس کے پاس آ

لگتی ہے۔

ابھی تو میں نے کچھ بولا ہی کہاں ہے میری جان ابھی تو انہیں

شادی کو بھری محفل میں توڑنے کا تحفہ بھی دینا ہے مجھے"

روحی شیزا کو اپنی طرف آتا دیکھ اٹل لہجے میں کہتی ہے۔

جو تحفہ انہوں نے دیا ہے اس کا کوئی جوابی تحفہ نہیں ہے

دھتکار کے بدلے دھتکار نہیں دیتے ہیں لوگوں کو

انہیں مل جائیں گی مجھ سے بہتر

جس بہتر کو چھوڑ کر کسی اور بہتر کی تلاش انہیں سوائے خاک

کے اور کچھ نہیں کرے گی "

شیزا کی بات کاٹ کر روحی غصے میں بول پڑتی ہے۔

مجھے خاک کرنے والا شخص اس دنیا میں نہیں ہے میں

خاک ہونے والوں میں سے نہیں کرنے والوں میں سے ہوں"

روحی کی بات کا جواب اراک اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے

دیتا ہے۔

دنیا میں ہے اور اب انشاء اللہ اس نیک کام کو میں انجام

دوں گی امیری کا گھمنڈ اسی طرح سرئے عام نا توڑا میں نے

تو میرا نام بھی "روحی باسیل سکندر "نہیں

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے اراک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

منتظر رہوں گا پھر میں اپنے نئے دشمن کی پہل کا

میں جھکتا ہوں یا مزید اٹھتا ہوں یہ وقت بتائے گا "

اراک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی روحی کو کراسس

کیے آگے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

وقتِ ہی آپ کو بتائے گا کسی کا دل توڑنے کی سزا کیا ہوتی ہے اسے نا

معاف کرتا ہے اور نا انسان

اراک کو جاتا دیکھ بڑی مشکلوں سے اپنے آنسوؤں کو ضبط

کرتے شیزا بول پڑتی ہے۔۔

شیزا کے بول اراک کے قدموں کو روک دیتے ہیں۔

میں ایسے کام نہیں کرتا جس کی معافی مانگی جائے "

اراک بنا پلٹے شیزا کی بات کا جواب دیتے حال روم سے باہر

نکلنے کے لیے بڑھتا ہے۔

اراک کے جاتے ہی آنسوؤں سے تر چہرے لیے غصے میں مضبوطی

سے جکڑے ہاتھوں کی مٹھیاں شیزا اپنے آپ کو کنٹرول

کرنے کی کوشش کر رہے ہوتی ہے پر وہ سب کی نظروں کی

تپش خود پر مسلسل محسوس کرتی نہیں برداشت کر پاتی ہے اور دونوں ہاتھ

میں گاؤن پکڑے وہ

دوڑتے ہوئے روتے ہوئے حال سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

ش۔۔ش۔۔شیزا۔۔۔؟؟

شیزا کو بھاگتا دیکھ روحی پیچھے سے اسے پکارتی ہے پر وہ ایک نہیں سنتی

دوڑتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے روحی

اس کے پیچھے جانے لگتی ہے پر اسی پل عالیان آکر اس

کا ہاتھ پکڑے اس کو روک دیتا ہے۔۔"

ٹیڈی ماما جلدی سے واپس آتی ہے آپ بابا کے پاس رہیں

روحی عالیان کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شیزا کی فکر میں

دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

ماما انکل تو نہیں ہیں یہاں پر۔۔"

عالیان سر اٹھا کر روحِی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

جو پہلے ہی فکر میں آدھی ہوئی پڑی تھی اب مزید

اس کی پریشانی بڑھ گئی تھیں۔

عالیان سے نظریں ہٹا کر روحی فوراً اپنے اطراف میں

دیکھتے ہوئے باسیل کو تلاش کرتی ہے پر کہیں نا پا کر بدر

سے اشارہ میں باسیل کا پوچھتی ہے۔

بدر نفی میں سر ہلا تا روحی کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھا گیا تھا۔

روحی کی کیفیت دیکھتے ہیں بدر جلدی سے عالیان کی طرف آئے اسے

آئمہ کی طرف بڑھتا ہے۔

آئمہ اسے پکڑوں ہم بھائی کو دیکھتے ہیں۔۔

کہتے ہی بدر روحی کی طرف مڑتا ہے روحی پہلے حال سب

باہر نکلتی ہے اس کے پیچھے پیچھے بدر اور احمر بھی

باہر بھاگ پڑتے ہیں۔

میں بھی جانا چاہتی ہوں پر تم پر بوجھ نہیں ڈال سکتی ہوں

سارا۔۔۔"

مہرین آئمہ کو دیکھتے ہوئے فکرمندی سے کہتی ہے۔۔

جواباً آئمہ خاموش رہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور اکیلی گاڑی کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے دیریک بھی حور

کے لیے اسی فلور پر آئس کریم کا پتا کرنے گیا ہوتا ہے جہاں

روحی باسیل گئے تھے۔۔

اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتی حور آسمان پر چمکتے دمکتے

تاروں کے درمیان چاند کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے آگے کی

بڑھ رہی ہوتی ہے کہ سامنے سے آتے ایک بھاری بھرکم جسم

سے ٹکڑا کر اس کے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم

رک جاتے ہیں۔

حور جھٹکا کھا کر جیسے ہی پیچھے کی بڑھتی ہے الٹے

سیدھے پیر رکھنے سے وہ گرنے والی ہو جاتی ہے پر اس کے

سامنے کھڑا وجود اسے کلائی سے پکڑ کر گرنے سے بچا لیتا ہے بچانے والا

کوئی نہیں اعجاز عبید ہوتا ہے

جو چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے

حور کے خوبصورت سے چہرے کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

دھیان سے جانمن نازک بدن ہے گرنے سے کرچیوں میں

بدل جائے گا۔۔"

اعجازِ اپنی مسکراہٹ مزید گہری کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ک۔۔۔کون ہیں آ۔۔آپ۔۔۔؟؟؟

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں ڈرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی جس کی تم ہو۔۔"

اعجاز کلائی پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

م۔۔میں آپ کی نہیں ہوں

م۔۔میں اپنے شوہر کی ہوں "

حور اپنے ہاتھ کو چھوڑوانے کی کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شوہر۔۔؟؟؟ تم جیسی لڑکیوں کے شوہر بھی ہوتے ہیں کیا۔؟؟

اعجاز حور کو زور سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے

کہتا ہے۔

حور اعجازِ کے سینے سے لگتی پر وہ جلد ہی اپنا بیلنس

بنا چکی تھی۔۔"

تم جیسی بکاؤ لڑکیاں صرف پیسے کی ہوتی ہیں

کسی مرد کی نہیں "

اعجاز حور کی ڈر کے اور درد کے مارے نم ہوتی آنکھوں میں

اپنے شرابی نشی ہوتی لال سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آپ بدتمیزی کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے"

حور کی ابھی بھی لگاتار کوششیں اعجاز سے کلائی چھوڑوانے کی تھی پر وہ ا

چھوڑنے کے بجائے اس پر گرفت مضبوط کرتا جارہا تھا۔

میں نے بدتمیز کی ہی کہا ہے وہ تو اب کروں گا تمہارے باپ

نے تمہاری قیمت لی تھی مجھ سے

بیچا تھا تمہیں مجھے اور این موقع پر اس لڑکی نے آکر

سب تباہ کر دیا تم نے مجھے تباہ کریا اب میں

تمہاری بربادی بن کر تمہیں ہر لحاظ سے تباہ کروں گا اور

خود کی بے عزتی کا بدلہ لوں گا۔۔

اعجاز بھاری بھر کم آواز میں کہتا حور کو مزید اپنے

آپ سے ڈرا رہا تھا۔۔

آج کل کے مردوں کا زور کیا صرف کمزور لڑکیوں پر چلتا ہے۔۔؟؟

اپنے پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز پر اعجاز فوراً

پلٹ کر پیچھے دیکھتا ہے پلٹنے سے حور کی کلائی پر گرفت

ڈھیلی ہو جاتی ہے جس کا فائدہ اُٹھاتی حور

جلدی سے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

تم کون ہو۔۔؟؟ اعجاز لڑکی کے وجود کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہی جس نے پہلے بھی تمہیں برباد کیا تھا اور اب بھی کرنے کا

پورا ارادہ رکھتی ہے۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

کون۔۔؟؟ اعجاز تجسّس سے سوال دہراتا ہے۔۔

تمہاری ماں" روحی سکندر "

روحی اپنے نام پر زور دیتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اور اپنے

وجود کو نمایاں کرتی ہے۔

تم۔۔؟؟ اعجاز تیش میں کہتا ہے۔

جی میں۔۔!!روحی حور کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

بہت شکریہ خود سے میرے سامنے آنے کا

اعجاز شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ دیکھ کر حیران

ہوتی ہے۔

تم۔۔۔"روحی آگے بڑھ کر کچھ کہتی اس سے پہلے ہی پیچھے سے ایک بھ

سی چیز روحی کے سر پر کوئی دے

مارتا ہے جس سے وہ اسی پل سن ہو جاتی ہے چوٹ روحی کو لگتی ہے پر ا

کے پیچھے اس سے دور کھڑی

حور کی چیخ ہوا میں بلند آواز زور سے لگتی ہے۔

جس سے حال بالکنی میں موجود بدر اور احمر سنتے ہوئے

فوراً حور کی طرف گارڈن میں متوجہ ہوتے ہیں۔

روحی کو زمین بوس ہوتا دیکھ کر حور کی چیخیں

مذید گہری ہوتی ہیں۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

کس کی آواز ہے چیخنے کی۔۔؟؟

احمر بدر سے گارڈن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

روشنی تھی گارڈن میں پر زیادہ نہیں تھی جس کی وجہ سے

وہاں کتنے لوگ کھڑے ہیں کچھ سمجھ نہیں آرہے تھے۔۔

لوگ تو ہیں وہاں پر اب پتا نہیں ڈر کی چیخیں تھی یا مستی

کررہے ہیں۔۔"

بدر بھی گارڈن میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

اب کیا کریں۔۔؟؟ احمر بدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تم شیزا کو ڈھونڈو میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

بدر کہتے ہی آگے کی احمر کی بازوؤں پر ہاتھ رکھے آگے کی جانب بڑھنے

ہے۔۔

احمر بھی شیزا کو ڈھونڈنے کے آگے کی طرف بڑھ جاتا ہے

بدر اپنے کوٹ کے بٹن کو کھولتے ہوئے اپنے سامنے کے مناظر کو دیکھتے ہو

اس کی طرف بڑھتا جارہا تھا کہ

اب کی باری کسی کا ہوا میں بلند آواز میں قہقہہ

گونجتا سن کر وہ رک جاتا ہے۔

ہاہاہاہا۔۔۔!!!!

اعجازِ روحی کو زمین بوس دیکھتے ہوئے ہوا میں بلند آواز

میں زور سے قہقہ لگا کر حور کی متوجہ کرتا ہے جو ڈر کے

مارے اپنے قدموں کو پیچھے کی جانب اٹھائی جا رہی تھی۔۔

اوو۔۔ڈرلگ رہا ہے مجھ سے۔؟؟

اعجازِ حور کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کون ہیں۔۔۔؟؟ حور پیچھے بڑھتے روتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میں تمہاری موت "

اعجازِ لمبی گہری مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہتا ہے

اور کہتے ہی لمبے لمبے ڈگ بڑھتا حور کی طرف لپکتا ہے اور

اسے بازوؤں سے پکڑے کھینچتے ہوئے اسے اپنے

ساتھ گاڑی کی طرف لیے بڑھتا ہے حور کو گاڑی کی بیک سیٹ پر زور

دھکا دیے

باہر سے گاڑی لوک کیے وہ اعجاز خود ڈرائیونگ سیٹ

کی بڑھتا ہے کہ روحی کو زمین بوس دیکھتے ہوئے وہ رک کر

اس کی طرف قدم بڑھائے گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے

ہوئے دونوں ہاتھ اپنے گڈھنوں پر رکھے بے ہوش روحی اور

اس کے خون سے لال ہوتی کمر کو دیکھے

اپنا ہاتھ بڑھائے روحی کے چہرے سے بال ہٹاتا اس کے چہرے

کو دیکھنے لگتا ہے روحی جے ماتھے سے آتی خون کی

لائنیں دیکھتے ہوئے اعجازِ ہاتھ بڑھا کر اس کے ماتھے سے

خون اپنی شہادت کی انگلی سے صاف کیے اپنے منہ میں ڈال

کر ٹھیڑی سمائل سے روحی کے چہرے کو دیکھے

اپنے آدمیوں کو روحی کو اٹھانا کا اشارہ کرتا خود اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

بدر حیرانگی سے اپنے سامنے کے مناظر کو غور سے دیکھ رہا ہوتا ہے تاکہ ا

سمجھ سکے

اعجاز اشارہ کرتے ہی اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور گاڑی کی

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتا ہے۔

اعجاز روحی کو زمین سے اپنی باہوں میں اٹھائے جیسے ہی آگے

کی طرف بڑھتا ہے روحی کے چہرے سے بال ہٹتے ہیں جس پر

بدر کی نظر اس کے چہرے پر پڑتی ہے۔

روحی کو دیکھتے ہی بدر حیران پریشان سا دو پل اس

لمحہ کو دیکھتا ہے۔۔

روحی۔۔۔؟؟؟ بدر روحی کو دیکھ زور سے آواز مارتا ہے جس پر

آدمی رک کر پلٹ کر بدر کی طرف دیکھتا ہے۔

بدر دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے

بدر کے چہرے پر آدمی کی نظر پڑتے ہی وہ واپس مڑے

روحی کو اعجازِ سے پیچھے والی گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے

گاڑی کو باہر سے لاک کر دیتا ہے۔

گاڑی لاک کر کے وہ پلٹا ہی تھا کہ بدر ایک زور دار مکہ

مار کر اس آدمی کو پیچھے کی طرف دھکیل دیتا ہے بدر کے

مکے پر وہ دو قدم پیچھے جا کھڑا ہوتا ہے۔

وہ پیچھے ہوتا اتنے میں بدر گاڑی کا دروازہ کھولنے کی کوشش

کرتا ہے بدر گاڑی کا دروازہ کھول پاتا اس سے پہلے ہی آدمی

بدر کی بڑھے اسے پیچھے کالر سے پکڑے اپنی طرف

متوجہ کیے ایک زور دار مکہ بدر کے منہ پر دے مارتا ہے

جس سے اس کا ہونٹ اسی پل پھٹ کر خون بہانے لگتا ہے۔

بدر مکہ لگنے پر لڑکھڑاتے ہوئے اپنے جگہ سے ادھر اودھر

ہونے لگتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگتا ہے جب تک وہ خو

سنبھالتا اعجاز اور اس کا آدمی اپنی

اپنی گاڑی میں سوار ہوئے روحی اور حور کو وہاں سے لے

جا چکے تھے۔

ان کے جاتے ہی بدر سر کے بل زمین پر جا گرتا ہے دماغ سن

ہو چکا تھا بلکل وہ سب دیکھ کر نا دیکھ پا رہا تھا نا کچھ

کرنے کی پوزیشن میں تھا۔

♡_____♡.....♡_____♡

تو تمہارے مطابق میں قاتل ہوں میں قاتل ہوں۔۔؟؟

دیریک 7 فلور کے V I P section میں بیٹھے ہوئے ریسٹورنٹ کی بیک سا

پر لگی کھڑکی میں کھڑے ہوئے

اپنے سامنے کے اونچی اونچی عمارتیں کو دیکھتے ہوئے اپنے

بلکل پیچھے صوفے پر بیٹھے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے کوٹ

کے بٹن کھولے ہوئے شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھلے ہوئے

صوفے سے پشت ٹیکائے چوڑا ہو کر بیٹھے ہوئے باسیل

کو بنا دیکھے اس سے پوچھتا ہے۔

میں نے تمہیں قاتل قرار نہیں دیا ہے صرف وہ لفظ استعمال

کیے ہیں جن کی بناء پر تم قاتل ہو۔۔۔"

باسیل صوفے پر سائیڈ بار ہو کر بیٹھتے ہوئے دیریک کی پشت

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دونوں کے مطلب مجھے ایک ہی لگ رہے ہیں "وکالت کے سردار "

دیریک کہتے ہی پلٹ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی ایک

آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مطلبوں میں الجھنے لگوں گے تو ساری زندگی اُلجھتے

ہی جاؤں گے تم اس لیے اتنا سمجھو اور جواب دو جتنے

کی گنجائش ہے "

باسیل بھی دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں

کہتا ہے۔۔

گنجائش تو میری اس وقت تم سے بیٹھ کر بات کرنے کی

بھی نہیں بنتی پر کر رہا ہوں نا۔۔؟؟؟

دیریک صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتا ہے۔

یہ بات مجھے نہیں تمہیں کہنی چاہئے۔۔؟؟

باسیل دیریک کے چہرے کو باغور دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں کیونکہ یہ میں کر چکا ہوں مجھے کوئی کاپی کرے

یا میری باتوں کو دہرائے مجھے نہیں پسند ہے وہ شخص

اور تم اس وقت ویسے ہی زہر لگ رہے ہو مجھے

دیریک صوفے کی طرف بڑھتا رک کر اپنی نظریں V I P section

چاروں اطراف میں گھومانے لگتا ہے

دیکھتے دیکھتے اس کی نظر سیکشن میں بنے ایک چھوٹے سے وائن

بار پر جا رکتی ہے۔

شکر مناؤ یہ موقع میں نے تمہیں خود دیا ہے ورنہ جس دلدل

کا شکار تم بن رہے ہو وہاں سے تمہیں بچانے کے لیے

یہ سکندر خود نا آتا"

باسیل بھی دیریک کے انداز میں اس کی نظریں وائن بار پر دیکھتے

ہوئے دو ٹوک انداز میں کہتا ہے۔

میں نے کسی کو نہیں بلایا ہے اور نا ہی مجھے کسی سکندر کی ضرورت ہے

جنگیں خود لڑنی آتی ہے مجھے

اور بہترین طریقہ سے آتی ہیں۔۔"

دیریک خود کو کمپوز کیے باسیل کے سامنے صوفے کے سامنے کھڑا ہوئے

ہے۔

تو مطلب تمہیں میری مدد نہیں چاہیے۔؟؟

باسیل دیریک کو دیکھ کر صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مجھے کسی کی مدد نہیں چاہیے "

دیریک کا انداز ابھی بھی تلخ تھا۔

بہتر امید کرتا ہوں تمہارے الفاظ تمہاری مدد ہمیشہ کریں گے اور

کبھی بھی تمہیں میری مدد کی ضرورت نا پڑے

کیونکہ باسیل اس دنیا میں ایک ہی شخص کو ہزار موقع دیتا ہے اس کے

مجھے انکار کرنے والا ہر شخص

میری جوتی کی نوک پر "

باسیل اپنے کوٹ کو سیٹ کرتے ہوئے ایک ایٹیوڈ کے ساتھ

کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر دیریک مسکرا پڑتا ہے دیریک کے چہرے پر

مسکراہٹ دیکھتے ہوئے باسیل اپنی ایک آئیبرو اچکاتا ہے۔

اس مسکراہٹ کی وجہ میں جان سکتا ہوں۔۔؟؟

باسیل تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔

اس کی وجہِ پہلی بار کوئی مرد ہے یعنی ہے تم "

دیریک صوفے پر بیٹھتے ہوئے سر اٹھا کر باسیل کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟؟ بے حد بے زار لہجے میں پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ وقالتی سرکار جو تم نے اپنے بارے میں کہا ہے نا ابھی ابھی

بلکل میرا تعارف ہے "

میں بھی اس دنیا میں اب صرف ایک شخص کو ہزاروں

موقع دیتا ہوں مجھے کچھ بھی کہنے کے

یہاں تک کے مجھے تعنہ مارنے کے بھی اس کے علاوہ پر شخص ڈی جے کے

کے نیچے ہے"

دیریک کہتے ہوئے گہری سانس بھرتا ہے۔

مجھے نا تم سے اور اس شخص سے کوئی غرض نہیں "

باسیل بھی گہری سانس بھرتا گردن جھٹکتے ہوئے

کہتے V I P section سے نکلنے کے لیے قدم بڑھانے لگتا ہے۔

میرے اس شخص سے میرے علاوہ میں کسی کو غرض

رکھنے بھی نہیں دیتا ہوں۔

باسیل کو جاتا دیکھ کر اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

دیریک کی بات پر باسیل رک کر دونوں آئیبرو اُٹھاتا دیریک

کو دیکھتا ہے۔۔

میں یہاں تم سے بات کیس کے متعلق کرنے آیا تھا کیونکہ

میں وہ کیس کبھی نہیں لیتا جس میں میرے موکل کی رضامندی

شامل نا ہو "

باسیل ایک ایٹیوڈ کے ساتھ کہتا ہوا آگے دروازے کی طرف بڑھنے لگتا ہے

پیچھے سے دیریک کی آواز پر

وہ رک جاتا ہے۔

روکو۔۔۔!!!"

دیریک آواز لگاتے ہی کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

کیا میں جان سکتا ہوں میرا کیس ہینڈل کرنے کو ایسی کس

ہستی نے کہا ہے تمہیں کہ نامی گرامی شخص خود

مجھ سے بات کرنے کے لیے میرے سامنے حاضر ہے"

دیریک باسیل کی پشت کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اس سوال کا جواب تمہیں تب ملتا جب ہم دونوں اس

پر ایک ساتھ کام کررہے ہوتے

کب راستے الگ ہیں تو تمہارے سوالوں کے جواب دینا میں

ضروری نہیں سمجھتا ہوں "

باسیل مڑ کر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

اتنا غصہ۔۔؟؟ دیریک باسیل کے چہرے پر غصہ کے تاثرات کو

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

دماغِ خراب مت کرو اور دوبارہ پیچھے سے آواز مت لگانا

باسیل سخت لہجے میں کہتا پھر دروازے کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

بے شک جواب نا دو پر میں پتا لگوا لوں گا کہ اس دُنیا میں ایسی کون سی ہ

ہے جس کو میری فکر ہے "

دیریک ایک بار پھر سے باسیل کی پشت کو دیکھتے ہوئے

بول پڑتا ہے۔۔

اگر ہستیاں دیکھنے لگ جائے تو کیا ہی بات ہے

پتا لگوا ہی لو اب تم کیونکہ باسیل سکندر کی مدد کی آفر

تمہیں یا کسی کو بھی ایک بار ہی نصیب ہوتی ہے

اب تم اپنی جنگ میں ہارو یا جیتو میری طرف سے بھاڑ

میں جاؤ "

ٹھیک ہے۔۔؟؟

باسیل ہنستے ہوئے دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل چہرے سے ہنسی غائب کیے وہ کولڈ فیس میں آئے واپس دروازے کی طرف بڑھے اس میں سے باہر نکل جاتا ہے۔"

باسیل کو جاتا دیکھ دیریک اپنے لب بھینچے اپنے تازی تازی ہوئی بے عزتی کو اچھے سے محسوس کیے ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مجھے تو لگا تھا کہ صرف مجھ میں ایٹیٹیوڈ ہے اور سوٹ بھی صرف مجھ پر کرتا ہے پر یہ تو مجھے میرے جیسا ہے رہا ہے۔۔۔"

دیریک بھی کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا ہے بڑھتے

بڑھتے اس کی نظر دوبارہ شراب کے چھوٹے سے بار پر جا رکتی ہے۔

آہ ہ ہ۔۔۔ایک انسان کی وجہ سے مجھے کتنے نشوں سے

خود کو محروم رکھنا پڑ رہا ہے "

دیریک گہری سانس بھرے کہتا ہے اور کہتے ہی خود کو

کمپوز کرتا آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

بدر۔۔۔؟؟؟ احمر بدر کو ڈھونڈتے ہوئے گارڈن کی طرف

بڑھتے بلند آواز میں پکارنے لگتا ہے۔۔

بدر کہاں ہو بھائی۔۔؟؟؟ احمر کی ایک اور آواز ہوا میں

بلند آواز میں لگتی ہے۔۔

اب بھی اسے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔

بدر کو چاروں اطراف میں دیکھتے ہوئے وہ آگے کی طرف بڑھتا جارہا تھا

اچانک سے اپنے پیر پر کسی کا ہاتھ محسوس

کرتے احمر کی ایک زور دار چیخ نکلتی ہے چیخ کے ساتھ ساتھ احمر بھی ہتھیلی

کے بل زمین پر

جا گرتا ہے۔۔

چیخ کی آواز سنتے ہوئے زمین بوس ہوا بدر درد بھری سانس

بھرے گردن موڑے احمر کو دیکھتا ہے جس کے 14 طبق روشن

ہوچکے تھے۔

کمینے یہ کوئی جگہ ہے لیٹنے کی میری سانسیں چھین لی تھیں تم نے ابھی مجھ سے

احمر بدر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے پر جیسے ہی اس کے

ہونٹوں سے نکلتے خون پر اسکی نظر جاتی ہے احمر جلدی سے

کھڑا ہو کر بدر کو اٹھانے لگتا ہے۔

یہ کیا ہوا ہے۔۔؟؟ احمر بدر کے خون نکلتے ہونٹ کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

روحی کڈنیپ ہوگئی ہے۔۔"

بدر احمر کی بات اگنور کرتا سڑک کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بدر کہتا ہی ہے کہ پیچھے سے باسیل دبے دبے قدم اٹھائے ان

کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ بدر کی بات پر اس

کے قدم رک جاتے ہیں۔۔

چہرے پر اسی پل ڈر اور غصہ نے جگہ گھیر لی تھی

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے باسیل بدر کی طرف ایک اور قدم

بڑھائے اس کی بات کو غور سے سنتا ہے۔

کیاااا۔۔؟؟؟ احمر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

کب۔۔؟؟ کہاں۔۔؟؟ کیسے۔۔؟؟ تم نے گاڑی کا نمبر پلٹ دیکھا۔۔؟؟

کون تھے وہ لوگ ان کو دیکھا۔۔؟؟؟

یہ چوٹ تجھے اس سے ہی لگی ہے۔۔؟؟

احمر فکرمندی میں ایک ہی سانس میں اتنے سارے سوال

پوچھتا ہے۔

ابھی اسے یہاں سے لے کر گئے ہیں اس کے ساتھ ایک اور لڑکی

بھی تھی ایک کالی گاڑی تھی جس میں روحی تھی اس پر بلیک بٹرفلائی کا لوگ

لگا ہوا تھا دوسری کو میں نے غور نہیں کیا تھا بس اس

میں بیٹھی لڑکی کے کپڑوں کا رنگ گاڑی کے دروازے میں پھنسا

دیکھا تھا۔۔۔

بدر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے روحی کی

فکر میں آدھا ہو کر کہتا ہے۔

باسیل اتنی ہی بات سنتا ہے کہ کوٹ کی جیب سے فون

نکالتے وہ الٹے پیر دوڑتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا پارکنگ ایریا

کی طرف بھاگتا ہوا جاتا ہے۔۔

باسیل دوڑتے ہوئے پارکنگ ایریا کی طرف جارہا ہوتا ہے کہ اتنے

میں ڈیریک ہاتھ میں آئس کریم لیتے ہوئے ریسٹورینٹ سے

باہر نکل پڑتا ہے باسیل کو دوڑتا دیکھ ڈیریک کے قدم کی رفتار

دھیمی ہونے لگتی ہے۔۔

ریسٹورینٹ کے پارکنگ کیمرے کو ہیک کرو بلیک کار

بٹرفلائی کا لوگو لگی ہوئی گاڑی کی ڈیٹیلز 5 منٹ میں

مجھے چاہیے "

باسیل حکمانہ لہجے میں اپنی بلیک کلر کی لینڈ کروزر میں

سوار ریسٹورینٹ سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

اسے کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟ دیریک آگے کی طرف چھوٹے چھوٹے

قدم اٹھائے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے خود سے پوچھتا ہے

باسیل سے نظریں ہٹا کر دیریک حور کو نظروں سے تلاش کرتے ہوئے آ

بڑھتا جاتا ہے کہ بدر احمر کی باتیں

دیریک کے کانوں میں پڑتی ہے پر وہ اسے آگنور کر دیتا ہے اور

حور کو ڈھونڈنے کے لیے اپنی نظریں دوڑاتا ہے۔

کون لڑکی۔۔؟؟؟ اس کو دیکھا ہے تم نے۔۔؟

احمر بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے پریشانی سے

پوچھتا ہے۔

میں نے اس لڑکی کو تو نہیں دیکھا پر بس اس کی گاڑی کے

دروازے سے باہر لٹکتے کپڑے کا رنگ دیکھا ہے۔

بدر اپنے ہونٹ پر ہاتھ رکھے اپنے خون کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

کیا رنگ تھا۔۔؟؟

دیریک پریشانی سے حور کو ڈھونڈنے لگتا ہے وہ اسے یہی

چھوڑ کر گیا تھا پر اب اس کا نام و نشان ہی نہیں تھا یہاں

تھا۔۔

احمر تجسّس سے پوچھتا ہے۔

گیرے کلر تھا شاید۔۔۔"

بدر کی بات پر دیریک کے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کی

سانسیں بھی رک گئی تھیں وہ اسی پل بت بنے ہوئے بدر کی

طرف پیٹھ کیے کھڑا ہو جاتا ہے۔

گیرے کلر ہی تھا پکا۔۔؟؟

احمر تجسّس و جستجو سے پوچھتا ہے۔

ہاں یہ ہی تھا یار میں نے دیکھا تھا

بدر اپنے آپ کو کوستے ہوئے کہتا ہے۔

کس طرف گئے ہیں وہ لوگ۔۔؟؟

دیریک آئس کریم زمین پر پھینکے سخت لہجے میں غصہ

میں پوچھتے ہوئے بدر کی طرف مڑتا ہے۔

کسی کی آواز پر بدر اور احمر فوراً پلٹ کر پیچھے دیکھتے

ہیں۔۔"

بدر دیریک کو دیکھتے ہوئے بھی اسے کوئی جواب نہیں دیتا

ہے۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے کس طرف گئے ہیں وہ اس لڑکی

کو لے کر۔۔؟

دیریک سخت لہجے میں پوچھتے ہوئے بدر کی طرف بڑھتا ہے۔

تم کون ہو۔۔؟؟؟ بدر بھی سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔

اسی لڑکی کا شوہر جس کے کپڑوں کا رنگ تم نے

دیکھا تھا۔۔۔

دیریک بدر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

اب بتاؤں میری بیوی کو کون اور کس طرف لے کر گیا ہے۔۔؟؟

بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دو ٹوک انداز میں

پوچھتا ہے۔

کون تھا وہ میں نہیں جانتا پر اس طرف لے کر گئے ہیں "

بدر نارمل لہجے میں کہتا ہے۔۔

بدر کی بات سنتے ہی بنا وقت گنوائے دیریک بھی پہلے لمبے

لمبے ڈگ بھرتا ہوا چلتا ہے پھر دوڑتے ہوئے

اپنی گاڑی کی طرف بڑھے گاڑی کا دروازہ کھولے گاڑی میں

سے اپنا فون اٹھائے تامیر کو کال لگاتا ہے۔

حور کڈنیپ ہوگئی ہے ریسٹورنٹ کو ہیک کرو اور اس کی

ڈیٹیلز ابھی اور اسی وقت بتاؤ مجھے"

دیریک حکمانہ لہجے میں کہتا ہوا اپنی گاڑی کو اسٹارٹ کیے

ریسٹورینٹ سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

بدر احمر دونوں دیریک کو جاتا دیکھ کر گہری سانس

بھرتے ہیں۔۔

بھائی ملے۔۔؟؟ بدر پریشانی سے پوچھتا ہے۔

نہیں۔۔"ہم پولیس کو بلاتے ہیں۔۔"

احمر کہتے ہی اپنے کوٹ کی جیب سے فون نکالے پولیس

کو کال لگاتا ہے۔

تمہیں جیسے بلانا ہے بلاؤ میں جارہا ہوں روحی کی مدد

کے لیے "

بدر کہتے ہی آگے کی طرف بڑھتا ہے کہ احمر اسے بازوؤں سے

پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

تمہیں چوٹ لگی ہے تم گاڑی نہیں چلا پاؤں گے"

احمر فکرمندی سے کہتا ہے۔

میری بہن کو کچھ ہوا تو میں سانس نہیں لے پاؤں گا "

بدر اپنی بازوؤں چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے بدر کی بات پر احمر خاموشی سے

کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔

آئمہ۔۔۔"

فکر مت کرو اب اتنا تو میں بھی کر سکتا ہوں"

احمر بدر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ " بدر ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔

ضرورت نہیں جاؤ تم"

احمر گاڑی کی طرف اِشارہ کیے کہتا ہے۔۔

بدر جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہے اپنی

گاڑی میں سوار وہ بھی ریسٹورینٹ سے باہر نکل جاتا ہے۔

میری بیوی کو ہاتھ لگانے سے اپنی موت کا منظر دیکھ لینا

چاہیے تمہیں "

باسیل لندن کی سڑک پر ہوا کی رفتار سے گاڑیوں کو کراس کرتے ہوئے

کی بازی لگاتے ہوئے وہ آگے کی طرف

بڑھتا جا رہا تھا۔

آنکھوں میں غصہ تھا جو بڑھتے ہوئے لمحے کے ساتھ

بڑھتا جارہا تھا۔۔

میں نے محافظ بننے کا دعویٰ کیا ہے اس کا میرے دعویٰ

کو میری بیوی سے کیے میرے وعدے کو تم نہیں توڑ سکتے ہو "

دیریک بھی غصے میں اسٹرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے غصہ

میں سڑک کو اس پر گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور

خود سے کہتا ہے۔۔

گاڑیوں کو اتنی تیزی سے کراسں کررہا تھا کہ سڑک پر

چلتی ہوئی باقی کی گاڑیوں میں سوار لوگ اسے

پاگل قرار دینے لگ گئے تھے"

آگے آگے باسیل کی گاڑی فل اسپیڈ میں تھی اس کے پیچھے ہی کچھ

فاصلے پر دیریک کی گاڑی اور اس کے پیچھے بدر کی گاڑی

تھی تینوں جیسے کسی ریس کا حصہ ہو اس اسپیڈ

سے وہ آگے بڑھ رہے تھے۔"

" دونوں اپنی اپنی بیویوں کے عشق میں گرفتار مرد اپنی جان کو ہتھیلی پر ر

ہوا کی اسپیڈ سے ہر گاڑی کو کراس کرتے

اپنی بیویوں تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہے ہوتے ہیں "

♡_____♡.....♡_____♡

کالے گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا کمرہ جو کے چاروں طرف سفید رنگ

دیواریں جس پر ایک گھڑی تک نہیں تھی بس ایک کرسی اور ایک دیوار

ساتھ لگا ہوا ٹیبل تھا جس پر اوپر کوئی سامان نہیں تھا۔

پورے کمرے میں کوئی لائیٹس نہیں جل رہی تھی بس کمرے کی کھڑکی

آتی ہوئی روشنی تھی جو نا ہونے کے برابر ہی تھی اسی نا ہونے کے برابر رو

میں

سفید رنگ کے جوڑے میں جو جگہ جگہ سے لال سرخ

رنگ میں رنگ رہا ہوتا ہے اسی جوڑے میں ماتھے سے اور گردن سے

ہوئے خون میں نڈھال حالت میں کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی ر

گردن پیچھے کی جانب جھکائے

ہوئے بند آنکھیں کیے ہوئے بے ہوش ہوئی پڑی تھی۔

ہاہاہا " کمرے کا دروازہ کھلتے ہی کسی کی ہلکی سی ہنسنے کی آواز

پر روحی کی بند آنکھیں کھلنے لگتی ہے آنکھیں تو کھل

رہی ہوتی ہے پر اندھیرا پھر بھی آنکھوں کے آگے چھایا ہوا ہوتا ہے۔

دروازے سے داخل ہوتا اعجازِ روحی کو حرکت کرتا دیکھ کر

اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے ڈبے دبے قدم اٹھائے

وہ روحی کی بائیں جانب دیوار سے لگے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اور

سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے

روحی کو ہوش میں آتا دیکھتا ہے۔۔

"ہائے اللہ کیا میں پھر سے کڈنیپ ہو

گئی ہوں..؟؟"

روحی اپنی آنکھیں کھولنے کی کوششیں کرتے ہوئے خود

سے کہتی ہے۔

"جی ہاں مبارک ہو آپ پھر سے کڈنیپ ہوگئی ہیں"

روحی کی حالتِ دیکھتے ہوئے اعجاز مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا تو کس نے کیا ہے مجھے کڈنیپ..؟؟'

روحی اپنی گردن ہلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے جو وہ

نہیں کر پاتی ہے۔

"یہ 6 فٹ کا آدمی دیکھائی نہیں دے رہا ہے

تمہیں ابھی بھی پوچھ رہی ہو کس نے کیا ہے..؟؟"

اعجازِ روحی سے نظریں ہٹا کر ٹیبل کا دراز کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

"دیکھائی دے رہے ہوتے تو کیا بات تھی اندھیرے

میں اندھیرا ہو گئے ہو کڈنیپر بھیا تم"

روحی اپنی باقاعدہ آنکھوں کو مکمل کھولتے ہوئے اعجازِ کی

موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسی کو

کھولنے کی کوششیں کر رہی ہوتی ہے۔

"تمہارا کیا مطلب ہے میں کالا ہوں.. ؟؟'

اعجاز دراز میں سے کینچی نکالتے ہوئے اس کی طرف شیطانی

مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا اور ویسے بھی

مجھے کیا پتا آپ کالے ہیں یا نہیں"

"سامنے آئیں تو پتا چلے مجھ جیسی مصیبت کے سامنے

کھڑے ہونے کی ہمت کس میں ہے"

روحی اعجازِ کو دیکھنے کے لیے نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

ساتھ ساتھ اپنی رسی کو کھولتے ہوئے بھی ہاتھوں میں لگی چوٹ میں رسیوں

کھولنے کی وجہِ سے

درد ہونے لگ جاتا ہے۔۔

"دیکھ لو مجھ میں ہے ہمت"

کمرے کی لائٹس آن کیے روحی کے سامنے کھڑے سر تا

پیر اشارہ کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اپنے ہاتھوں کو روک کر اعجازِ کے چہرے کو دیکھنے

لگتی ہے پر اپنی ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کو

دھیرے دھیرے سے کھول رہی ہوتی ہے۔

"یا اللہ مانا کہ مُجھے کڈنیپ ہونے کا بے حد شوق ہے"

"لیکن ایسے شخص کے ہاتھوں کڈنیپ کرواکر

میرا اسٹینڈرڈ ہی گرا دیا آپ نے"

روحی درد میں کراہتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

"لڑکی..؟؟" اعجاز گرجدار آواز میں کہتا ہے۔۔

"تمیز سے اپنے الفاظوں کو استعمال کرو یہ مت بھولو

اس وقت تم کہاں اور کس کے سامنے ہو'

اعجازِ غصے میں روحی کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

"اب تو میں یہ منظر زندگی بھر نہیں بھول سکتی ہوں ہینڈسم کڈنیپر

چاہیئے تھا کالے توے جیسا کڈنیپر ملا مجھ کو ڈوب مرنے کا مقام ہے میر

لیے"

روحی کہتے ہی زور سے رو پڑتی ہے۔۔"

قسمت قسمت کی بات ہوتی ہے اگر غلط وقت پر غلط

جگہ نا آتی تو اس وقت راستے اور لوگ الگ ہوتے

تمہارے سامنے "

اعجازِ ٹھیڑی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اعجاز کی بات پر روحی رونا بند کرتی ہے۔

قسمت تو آج کل واقع میں میری خراب چل رہی ہے جن سے

نفرت ہے وہ لوگ آنکھوں کے سامنے

کچھ زیادہ ہی آرہے ہیں۔"

روحی سر اٹھا کر بامشکل اعجاز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے ایسی قسمت خود چنی ہے اپنے لیے

اس رات بھی تم خود آئی تھی اور آج رات بھی تم خود یہاں آئی ہو اب

گئی ہو اب واپسی نا ممکن ہے تمہاری "

اعجازِ کھینچی کی نوک روحی کے گلے ہے قریب سانس

کی نالی پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاہاہاہا

اعجاز کی بات مکمل ہوتے ہی روحی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتی

" ہے

پاگل ہوگئی ہو ہنس کیوں رہی ہو۔۔؟؟

اعجازِ حیرانگی سے پوچھتا ہے اور مزید کینچی گلے کے گرد قریب

کرتا ہے۔

کیونکہ پاگل بے واقوف لوگوں کی باتیں سن رہی ہوں نا ہنسی آجاتی ہے

"خود با خود

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

اس بکواس کا مطلب۔۔؟؟

اعجازِ تلخ لہجے میں پوچھتا ہے۔

یہی جناب کڈنیپ معصوم لوگوں کو کیا جاتا ہے سکندر کی

بیوی کو نہیں "

روحی اپنے ہاتھوں پر بندھی رسی کی آخری گرہے کھولتے

ہوئے پینسل ہیل پہنی ہوئی ایک زور دار لات

اعجاز کے سینے پر دے مارتی ہے جس سے اسی پل وہ

سر کے بل جا گرتا ہے اور ہاتھ سے کینچی فرش پر جا گرتی ہے۔۔"

آہ ہ۔۔۔کتا کہیں کا۔۔"

روحی اپنے کلائیوں پر رسیوں کے نشانات کو دیکھتے

ہوئے اعجاز کو زمین بوس دیکھتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا

ہوتی ہے اور زمین پر پڑی اس کی کینچی کی طرف

بڑھتی ہے۔۔

روحی کینچی اٹھاتی اس سے پہلے ہی اعجازِ کینچی

پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی قید میں کر چکا تھا۔۔

روحی کینچی پر اعجاز دیکھ کر روحی غصے میں اپنی

گردن پر ہاتھ رکھے خون کو ہاتھ پر دیکھتے ہوئے

اعجاز کے ہاتھ پر اپنی ہیل کو چھباتے ہوئے وہ اس پر زور

دیتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

"چھوڑیں مجھے جانے دیں مجھے"

کمرے کی روشنی میں دونوں ہاتھ کرسی پر باندھے اپنے سامنے بیٹھے شخص

کی نظروں کی تپش مسلسل خود پر محسوس کرتے ہوئے

حور غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

"خاموشی سے بیٹھی رہو"

حور کے سامنے کرسی پر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے

بیٹھا ہوا آدمی سخت لہجے میں کہتا ہے۔

"آپ جانے دیں مجھے "

حور روتلو سی شکل بنا کر کہتی ہے۔

"جانے دینا ہوتا تو اس وقت تم یہاں نا ہوتی لڑکی

اس لیے خاموشی سے بیٹھی رہو"

حور کی روتلو شکل دیکھے بے زار انداز میں کہتا ہے۔

"میں خاموشی سے کیوں بیٹھو آپ نے مجھے

کڈنیپ کیا ہے وہ بھی بنا وجہ کے اور اب جانے بھی نہیں دے رہے ہیں"

حور مزید غصے میں کچھ بولنے لگتی ہے پر سامنے بیٹھے

شخص کی نظریں دیکھ کر وہ رک جاتی ہے۔

"وجہ ہے"

آدمی جھک کر دونوں ہاتھ پٹ پر رکھے ہوئے جھک کر کہتا ہے۔

"کیا وجہِ ہے..؟؟"

حور ہچکچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"پسند"

اٹل انداز میں کہتا ہے۔

"میرے بوس کی پسند ہو اس لیے اس وقت تم یہاں ہو"

آدمی کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

"میں شادی شدہ ہوں

مجھے میرے شوہر کے پاس جانا ہے چھوڑیں مجھے"

حور اب باقاعدہ ان کی باتوں سے رونے لگ جاتا ہے۔

"پہلی بات تمہارے شادی شدہ ہونے سے کسی

کو کوئی فرق نہیں پڑتا"

آدمی دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ٹہلتے ہوئے کہتا ہے۔

"اور دوسری بات

جب تک میرے بوس کو وہ نہیں مل جاتا جو انہیں چاہیے"

"تم کیا تمہاری چیخ تک میں اس کمرے سے باہر

نہیں جانے دوں گا"

مڑ کر حور کو دیکھے سخت لہجے میں کہتا ہے۔

اس کی سخت نظریں سخت لہجے پر حور کی آنکھوں سے

موٹے موٹے آنسوؤں بہنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

یہ روحی اب خود کی امانت بھی نہیں ہے میں اپنی حفاظت

اپنے آپ کو اپنے شوہر کی امانت سمجھ کر کرتی ہوں

اور تمہاری اتنی ہمت تم نے میری امانت میں خیانت کروائی۔۔؟؟

روحی مزید زور دیتے ہوئے کہتی ہے ہیل ہے وزن سے ہاتھ کے نیچے کب

اتنی زور سے اسے

چبھ رہی تھی کہ اعجاز کے ہاتھ سے خون بہنا

شروع ہوگیا تھا۔

درد ہورہا ہے۔۔؟؟ روحی درد کے تاثرات اعجاز کے چہرے پر

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے بھی ہورہا ہے۔۔"

روحی کہتے ہی ہاتھ سے پیر ہٹاتے زمین پر گڈھنوں کے بل

بیٹھنے لگتی ہے آنکھوں کے آگے اندھیرا

بار بار چھا رہا تھا لیکن وہ خود کو کمپوز کیے ہوئے اعجاز کے سامنے کھڑی ہ

تھی۔۔

وہ لڑکی کہاں ہے۔؟؟

روحی اعجازِ کے ہاتھ کے نیچے سے کینچی نکالتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

تمہیں اس سے مطلب۔۔؟؟؟ اعجاز غصے میں

جواب دیتا ہے۔۔

مطلب تو نہیں ہے مجھے اس سے پر اس سے تمہارا مطلب

بھی پورا نہیں ہونے دینا ہے میں نے تو شرافت سے بتاؤ

وہ کہاں ہے۔۔"

روحی کیچنی کو نوک پر ٹیکاتے ہوئے دو ٹوک انداز میں

پوچھتی ہے۔

مطلب تو میں اپنا ہر حال میں اسے پورا کروں گا چاہیے

کچھ بھی ہو جائے وہ میری تھی میری ہے

اور میری رہے گی"

اعجاز کہنی کے وزن پر زمین پر بیٹھتے ہوئے روحی کے

چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم مردوں نے واقع میں عورتوں کو چیزیں سمجھ لیا ہے

کسی کو ہر حال میں ہر قیمت پر عورت چاہیے

تو کسی کو ملتے ہوئے بھی وہ اسے دھتکار رہا ہے۔۔

آخر تم مرد ذات ہو کیا۔۔؟؟ روحی اراک کو ذہین میں

رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

خیر خون کے بدلے خون ہو جائے۔۔۔؟؟

روحی کہتے ہی مارنے والے انداز میں کینچی اعجاز کے ہاتھ

کی طرف لاتی ہے پر مارنے سے پہلے وہ گلے کے

نزدیک رک جاتی ہے کیونکہ اعجازِ پہلے ہی ڈر کے مارے اپنی

آنکھیں بند کر چکا تھا۔

اس کی بند آنکھیں دیکھتے ہوئے روحی جھٹ سے کھڑی

ہو کر کرسی اٹھائے مارنے والے انداز میں پکڑی ہوئی

کھڑی ہوتی ہی ہے کہ اعجازِ اپنی آنکھیں کھولتا ہے اور روحی

شور سے کرسی اس کے سر پر دے مارتی ہے جو سے وہ پھر سے

زمین بوس ہوتے ہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔

کینچی سے نہیں مارتی میں سچ مچ کی گنڈی تھوڑی ہوں میں

روحی اعجازِ کو بے ہوش دیکھتے ہوئے ڈرے ہوئے لہجے

میں خود سے کہتی ہے۔

بھائی مرنا مت اگر جھوٹ موٹ کا بھی جیل گئی نا باسیل

نے حشر کر دینا ہے میرا "

روحی کرسی زمین پر رکھتے ہوئے ڈرے ہوئے

درد میں مبتلا کھلتی بند ہوتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔"

وہ لڑکی کہاں ہے کچھ کر تو نہیں دیا ہے اس کو۔۔۔"

روحی فکر مندی سے خود سے کہتی ہوئی کھلے دروازے کی

طرف بڑھتی ہے پر جاتے جاتے رک جاتی ہے اور واپس

مڑ کر اعجاز کے ہاتھ کے قریب پڑی کینچی

دیکھ اسے اٹھانے کے لیے جھکتی ہے وہ جیسے ہی جھکتی ہے

روحی چکر کھا کر گرنے لگتی ہے پر خود کو گرنے

سے روک لیتی ہے اپنے آپ کو کمپوز کرتی روحی ہوش میں

رہنے کی کوشش کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتی ہے۔

آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرا آنے سے اس کے قدم

لڑکھڑانے لگتے ہیں۔۔

روحی کچھ نہیں ہوا ہے تجھے اس لڑکی کو ڈھونڈنا ہے

اور اسے لے کر جانا ہے یہاں سے

روحی اپنے ہاتھ میں کینچی کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے

آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

کمرے سے کے باہر ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا خاموشی ہی خاموشی

تھی جس کمرے سے وہ باہر وحی تھی وہاں سے روشنی کی کچھ کرنیں باہر آ

تھیں جو حال میں روشنی کررہی تھی ورنہ وہاں کا ہر کمرہ ہر دروازہ بند نا ک

آواز تھی نا کچھ دیکھائی دے رہا تھا۔

نام کیا تھا اس کا۔۔؟؟ روحی اپنے چاروں طرف بند

دروازے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ل۔۔لڑکی۔۔۔؟؟ روحی اپنے درد کو برداشت کرتے ہوئے اسے

آواز لگاتی ہے آواز وہ زور سے لگانا چاہتی تھی

پر وہ بلند آواز نہیں لگا پاتی ہے۔

لڑکی یہاں ہے۔۔؟؟ روحی کے دائیں ہاتھ کی جانب سے کمرے کا در

کھولتے ہوئے ایک لمبا چوڑا آدمی

باہر نکالتے ہوئے کمرے کی لائیٹس آن کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آواز پر روحی پلٹ کر دیکھنے کی کوشش کرتی ہے پر اچانک سے روشنی

کی وجہ سے وہ نہیں دیکھ پاتی ہے۔۔

تم باہر آگئی کافی طاقت ہے تم میں۔۔!!!"

روحی کی طرف بڑھتے ہوئے دبے دبے قدم اٹھائے دونوں ہاتھ

کمر پر باندھے ہوئے کہتے ہوئے آرہا تھا۔

ت۔۔تم۔کون۔۔؟؟ روحی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے

دھیرے دھیرے سے پوچھتی ہے۔

تمہیں یہاں لانے والا۔۔"روحی کے سامنے آکھڑا ہو کر کہتا ہے

روحی جیسے ہی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی ہے

سامنے کھڑے شخص کے مسکراتے ہوئے چہرہ کو دیکھتے

کینچی کو کمر ہے پیچھے کرتی اور مضبوطی سے پکڑ لیتی ہے۔

روحی آدمی سے نظر ہٹا کر کھلے کمرے کے دروازے کے اندر

جھانکنے کی کوشش کرتی ہے۔

وہ اندر ہی ہے۔۔"روحی کے پیچھے سے ایک اور آدمی کی آواز آتی ہے۔۔

روحی فوراً پلٹ کر دیکھتی ہے تو سر پکڑے اعجاز

کمرے سے باہر نکل رہا ہوتا ہے۔

ت۔۔تم۔تو بے ہوش ہو گئے تھے۔۔؟؟

روحی حیران کن نظروں سے کبھی اعجاز تو کبھی

اس کے آدمی کو روحی کے پیچھے اب کھڑا ہوا تھا اس کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

بے ہوش تو تم بھی ہوگئ تھی لیکن ہماری سوچ سے پہلے

اٹھ گئی نا۔۔؟؟

اعجازِ اپنے بالوں میں دونوں ہاتھوں کو مارے بالوں کو

ماتھے سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

ڈر کے مارے روحی کی سانسیں اتھل پتھل ہونے لگی تھی

آنکھوں کے سامنے اندھیرا تو پہلے ہی تھا

اب تیزی سے دھڑکتا ہوا دل مزید اس کی کیفیت بگاڑ رہا تھا۔

چھوڑو اس کو۔۔۔"کمرے کے اندر سے حور زور سے چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور تو مینڈکی کو بھی زکام ہو گیا ہے "

اعجاز اپنے لیے حال میں ڈائننگ ٹیبل کے ساتھ پڑی کرسی

کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

جاؤ لے کر آؤ اس کو۔۔"

اعجازِ حکمانہ لہجے میں اپنے آدمی کو کہتا ہے۔

اس کے کہتے ہی آدمی فوراً کمرے میں داخل ہوئے حور کے

کرسی کے پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں کو

کھولتے ہوئے حور کو بازوؤں سے پکڑے حال کی لائٹس آن

کرتے ہوئے روحی کے ساتھ اعجاز کے سامنے

کا کھڑا کرتا ہے۔۔

نا جانے کیوں

eauty and the beast"

والا ماحول لگ رہا ہے مجھے اس وقت "

vo Beauties in One frame "

ow..... what a feeling"...

اعجازِ کا آدمی اعجاز ہے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آدمی کی بات پر روحی غصیلے نظروں سے اس کی

جانب گھورتے ہوئے دیکھنے لگتی ہے۔

اعجازِ روحی حور کو سر تا پیر گندی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نظریں جھکا لو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ"

روحی حور کا کانپتا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں ک

ہے۔

تمہارا یہ چہرہ مجھے نظریں جھکانے ہی نہیں دے رہا ہے

میں کیا کروں"

اعجاز کرسی سے پشت ٹیکائے چوڑا ہو کر شیطانی مسکراہٹ

چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اپنی بتسی بند کرو ورنہ میں توڑ دوں گی اس کی

روحی غصے میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی خوبصورت آنکھوں سے ایسے مت دیکھو مجھے ان سے

مجھ جیسا مرد ڈرتا نہیں متاثر ہوتا ہے "

اعجازِ کرسی سے اٹھ کھڑا ہو کر روحی کے بلکل سامنے اس کی آنکھوں

آنکھیں ڈال دیکھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

اگر تم میرے اتنے نزدیک کھڑے ہو کر یہ سوچ رہے ہو کہ

میں ڈر جاؤں گی تم سے تو اس غلط فہمی کو اپنے اندر سے

نکال دو میں بھی تم جیسے دو ٹکے کے مردوں

سے نہیں ڈرتی ہوں "

روحی بھی حور کو مکمل اپنے پیچھے چھپاتے ہوئے اعجاز

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے ۔۔

تم ڈرتی نہیں ہوں تو مجھے تمہیں ڈرانا پڑے گا اور

اسے۔۔۔

اس کی طرف دیکھنا بھی مت تمہارا حشر کر دوں گی"

اعجاز کی بات کاٹے روحی غصے میں اٹل لہجے میں

کہتی ہے۔۔

اووو۔۔۔۔

یہ تم دونوں کی بھی پہلی ملاقات نہیں ہے کیا۔۔؟؟

اعجازِ انگلی سے دونوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمھیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے "

روحی حور کے کانپتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیے

اس کے ڈر کو قابو کرتے ہوئے کہتی ہے۔

غرض ہے تم سے بھی اور اس گلاب کے پھول سے بھی "

اعجازِ گردن موڑے حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اپنی گندی نظریں جھکا لو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمھارے ساتھ

روحی خود اپنے آپ کو بامشکل مضبوط بنائے کھڑی ہوئی

تھی پیچھے سر سے خون بہنا پھر اس کا شروع

ہو گیا تھا جو اس کے سفید گاؤن کو باقی کا بھی لال رنگ میں

رنگ رہا تھا۔

حور روحی کے کپڑوں کو خون سے تر ہوتا دیکھ کر جلدی سے

اس سر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اس کے خون

کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی حور کے ہاتھ اپنی چوٹ پر محسوس کرتی اس کا

دل درد کے مارے پھٹنے پر آگیا تھا "

حور روحی کے خون کو اپنے ہاتھوں پر دیکھے رونا شروع

ہو جاتی ہے۔۔

حور کو روتا دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو دیکھ کر

اعجازِ اور اس کا آدمی اپنی ہنسی ضبط کیے روحی اور حور

دونوں کو دیکھنے لگتا ہے۔

مُجھے اشک ہورہا ہے تمہیں دیکھ کر تم ایسے

بچارہی ہو جیسے تم سچ میں ہم دو مردوں کے سامنے اس کی

حفاظت کرسکتی ہو۔۔۔

اعجازِ روحی کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

شاید میں اسے ایک مرد کی طرح نا بچا پاؤ پر مجھ جتنا ہوگا اس کی حفاظ

کرنے کے لیے میں

اتنا ضرور کروں گی اور تم مجھے لڑکی سمجھ کر کمزور مر

سمجھو

روحی بھی اعجازِ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

اٹل لہجے میں کہتی ہے۔۔

میں ٹھیک ہو تم رونا بند کرو۔"

روحی مڑ کر حور کے ہاتھ اپنے سر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے سر سے خون آرہا ہے"

حور اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

چوٹ لگی تھی تو خون آئے گا پر اتنی سی چوٹ سے کچھ

نہیں ہوتا ہے۔۔

روحی حور کو کمپوز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اوو بہن چارہ کب بند کرنے والی ہو تم دونوں

ایک دوسرے کو جانتی نہیں ہو لیکن ایسے فکر کررہی ہو ایک

دوسرے کو جیسے صدیوں سے ایک دوسرے کے

ساتھ جڑی ہوئی ہو۔۔"

اعجاز روحی کی خون سے لال ہوتی پشت اور حور کے آنسوؤں

سے تر ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیق کریں تربیت تربیت کا فرق ہے تمہارے ماں باپ تمہاری

کرنے میں تھوڑی سی کوشش کرلیتے تو آج تم کسی

کی عزت کو اپنے سامنے نا کھڑا کرنے کی ہمت کرتے

روحی مڑ کر سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے اعجازِ کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بہت زبان چلتی ہے تمہاری۔۔۔

اعجازِ مزید روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا کروں تم جیسے لوگوں کو دیکھ کر یہ خود بخود چلنے

لگتی ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے گہری سانس بھرے

کہتی ہے۔۔

تم کچھ نہیں کرو اب جو کروں گا وہ میں کروں گا "

اعجازِ خون اترتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے روحی اس

کی بدلتی نظروں کو دیکھتے ہوئے وہ پل کے لیے سہم سی

سہم گئی تھی۔

کسی کی عزت۔۔؟؟ تربیت۔۔؟؟

یہ جو الفاظ استعمال کیے ہیں نا تم نے آج ان کا وہ مطلب

میں تمہیں بتاؤں گا جو تم نے تصور بھی نہیں کیا ہو گا "

اعجاز روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حور کو اس

کی کلائی سے جکڑے اپنی طرف زور سے کھینچتا ہے۔۔

حور کی کلائی جیسے ہی اعجازِ کے ہاتھ میں

آتی ہے روتے ہوئی حور کی چیخیں ہوا میں بلند آواز میں

لگنے لگتی ہے۔۔

چھوڑوں اسے یہ کیا کر رہے ہو۔۔؟؟؟

روحی حور کو دوسرے بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کیے

ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

آج کی رات پہلے یہ برباد ہو گی پھر تم"

اعجاز کہتے ہی جھٹکے سے حور کو اپنی طرف کھینچتا

ہے جس سے روحی کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ

چھوٹنے لگتا ہے۔۔

نہیں نہیں پلیز نہیں آپ کو اللہ کا واسطہ مت کریں ایسا

میرے ساتھ۔۔

حور روتے ہوئے التجائے انداز میں کہتی ہے۔

یہ سب تمہارے باپ کی وجہ سے ہو رہا ہے اس نے تمہیں

برباد کیا ہے جو آج ہو گا وہ اس کے کیے کی سزا کے طور پر

ہو گا تمہارے ساتھ "

اعجاز حور کو کمرے کی طرف کھینچے لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔

کسی اور کی غلطی کی سزا کیسے کسی کو دے سکتے ہو

روحی جلدی سے کینچی پکڑے ہاتھوں میں گاؤن پکڑے

اعجاز کے سامنے جا کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

تم خاموش نہیں رہو گی۔۔"

اعجاز روحی کو راستے میں دیکھ گھورتے ہوئے کہتا ہے

تو اب تم بھی اپنی سزا بھگتوں میرے راستے میں آنے

کی

اعجاز کہتے ہی اپنے آدمی کو اشارہ کرتا ہے آدمی

جھٹ سے روحی ی طرف بڑھتا ہے اسے بازوؤں سے پکڑنے

والا ہی ہوتا ہے کہ روحی زور سے کینچی اس کی

بازوؤں میں دے مارتی ہے جس سے اس کی بازوؤں سے خون نکل کر سب

اعجاز کے اور حور کے چہرے پر

جا لگتا ہے۔۔

حور کی رونے کی آوازیں پورے حال میں سنائی دے رہی تھی

اس کی عزت کی محافظ بنتی روحی اپنے جان کی پرواہ کیے بغیر اس کو بچانے

کوششیں کر رہی ہوتی ہے۔

سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔۔۔"

حور کو چھوڑے اعجازِ روحی کی طرف دھاڑتے ہوئے بڑھتا

ہے اسے سر پر چوٹ لگی جگہ سے بالوں سے مضبوطی سے جکڑے

اس کی چیخیں نکلوا لیں میں اہم کردار کرتا ہے۔۔

درد کے مارے روحی کے ہاتھ سے کینچی چھوٹ کر زمین پر

آ گرتی ہے۔

چھوڑیں اسے اسے پہلے ہی چوٹ لگی ہے ۔

حور روتے ہوئے اعجاز کی کمر پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کیے

روحی کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی ہے۔

تم ادھر آؤ۔۔"اعجاز کا آدمی حور کو بازوؤں سے پکڑے

زور سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس کے دونوں

ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے

حور کے کاندھوں سے دوپٹہ کھینچ اس کے دونوں ہاتھوں

کو اسی کی کمر پر باندھ دیتا ہے۔

حور کی مکمل توجہ روحی پر اور اس کے مزید تیزی سے

بہتے خون پر تھی۔

اسے چھوڑ دیں پلززز وہ صرف میری مدد کررہی ہے اسے

تکلیف مت دیں"

حور اپنی حالت کو بھولے روحی کی رہائی کی ریکوئسٹ کر رہی ہوتی ہے۔

مدد کررہی تھی۔۔؟؟ نہیں یہ مجھے اور میری مردانگی

کو چیلنج کررہی تھی پر آج کے پاس یہ کچھ بھی نہیں کر پائے گی

آج کے بعد میں اسے خود کو آئینہ میں دیکھنے لائق بھی نہیں

چھوڑوں گا۔۔

اعجاز روحی کے بالوں پر گرفت مزید بڑھاتے ہوئے اسے

بالوں سے کھینچتے ہوئے کمرے کی طرف لیے بڑھتا ہی

ہے کہ روحی کی بند ہوتی آنکھیں دیکھ کر

اعجاز رک جاتا ہے۔

روحی کی درد کے مارے جان نکل گئی تھی وہ بے جان سی

اعجاز کے کھینچنے پر اس کی طرف قدم بڑھا رہی ہوتی ہے

کہ اعجازِ اس کے بالوں کو چھوڑے اسی کے خون سے

لال ہوتے ہاتھ کو اس کے چہرے کے قریب لیے بڑھ رہا ہوتا ہے

اعجاز کی حرکت دیکھے حور اس کی طرف بڑھ رہی ہوتی

ہے کہ اعجازِ کا آدمی حور کو اس کی کمر پر بندھے

ہاتھوں سے کھینچ کر زور سے اپنی طرف کھینچ کر

اسے اپنے ساتھ اسی کمرے میں لے جا کر کرسی جس پر وہ

پہلے بندھی ہوئی تھی اسی پر جو بیٹھاتا ہے۔

اعجازِ روحی کی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے اس کے چہرے

کی طرف اس کے ہونٹوں کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا ہوتا ہے کہ

اس کے ہاتھ چہرے کو چھوتے اس سے پہلے حال کے

دروازے کے گرنے کی آواز پر سب کی نظریں دروازے کی طرف

اٹھتی ہے جہاں باسِل اور دیریک ایک ساتھ کھڑے ہوئے باسِل روحی

نڈھال حالت میں خون میں تر

دیکھے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتا ہے۔

دیریک کی نظریں حور کو تلاش کرنے کے لیے پورے حال میں

گھومتی ہے حور کو کہیں نا دیکھ کر دیریک حال میں

ایک ہی کمرے کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتا ہے

اور دیکھتے ہی اسی کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہے۔۔

اللہ جی پلزز اس لڑکی کو کچھ نا ہو

حور اپنی آنکھیں بند کیے سر جھکا کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کے پورے چہرے پر اس کے سارے بال

بکھر جاتے ہیں جو اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے۔۔

آدمی حور کے سامنے کھڑا اپنے بازوؤں پر لگی کینچی سے چوٹ

پر کوٹ کی جیب سے رومال نکال رہا ہوتا ہے کہ

اور کمرے کے دروازے پر کسی کی آہٹ محسوس کرتے

آدمی جلدی سے مڑ کر

دروازے میں کھڑے دیریک کو دیکھتا ہے۔

دیریک کی نظریں کرسی پر بیٹھی ہوئی بالوں میں

چہرہ چھپائے روتے ہوئے دیریک حور کو بنا دوپٹہ کے دیکھے

غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچے ہوئے کھڑا گہری سان

لے رہا تھا۔۔

اس کا دوپٹہ کس نے اتارا۔۔؟؟

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے اس کے سامنے کھڑے آدمی سے

سوال کرتا ہے۔۔

ڈیریک کی آواز پر حور جلدی سے سر اٹھا کر ڈیریک

کو دیکھتے ہی جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

ڈیریک کو دیکھتے ہی حور کو سکون کی سانس آتی ہے

وہ اپنی حالت دیکھے بغیر روتے ہوئے

بس اس کی طرف نم آنکھوں سے دیکھے جا رہی تھی۔

کون ہو تم۔۔؟؟

اعجازِ کا آدمی ڈیریک سے پوچھتے ہوئے اپنے بازوؤں

پر لگی چوٹ پر ہاتھ رکھے ہوئے آگے کی طرف بڑھتا ہے "

اسے آتا دیکھ کر دیریک اپنی شہادت کی انگلی میں انگوٹھی گھوماتے ہو

دیریک گردن موڑ کر باسیل کی طرف دیکھتا ہے جو دیریک کے مڑنے پر

کی جانب دیکھنے لگتا ہے

پر سرسری سی نظر دیکھ کر باسیل اپنے سامنے کھڑا

اعجاز اور اس کے ہاتھ پر لگا روحی کا خون دیکھ

کر کاٹ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھے جارہا تھا۔

دیریک دبے دبے قدم اٹھائے اپنی طرف

آتے ہوئے آدمی کی طرف بڑھتا ہے۔

میں نے پوچھا کون۔۔۔"

آدمی بول ہی رہا تھا کہ دیریک سیدھے ہاتھ کا مکہ بنائے

ایک ہی زور دار مکہ اس آدمی کے منہ پر دے مارتا ہے

مکہ پڑتے ہی وہ گرنے والا ہوجاتا ہے اپنے آدمی کو گرتا دیکھ اعجاز فوراً

روحی سے دور ہوتا دیریک کے پیچھے

دروازے میں کھڑے باسیل کو دیکھتا ہے اسے دیکھتے ہوئے

اعجاز بوکھلاتے ہوئے اپنے اطراف میں دیکھتا ہے

آس پاس کوئی بچانے والا نا دیکھ کر روحی کے ہاتھ سے

گری کینچی اٹھا کر اعجاز روحی کے پیچھے کھڑا ہو کر

کینچی کی نوک روحی کی گردن پر رکھے باسیل

کو چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے دیکھتا ہے۔

اعجاز کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے باسیل اس سے

گہری مسکراہٹ چہرے پر سجاتا ہے۔

باسل کی طرف جیسے ہی روحی کا رخ ہوتا ہے وہ دھیرے سے

اپنی آنکھیں کھول کر اپنے سامنے دیکھنے کی کوشش کرتی ہے

باسل کو چہرہ نمایاں نہیں تھا اس کی نظروں میں

لیکن اس کا وجود ہی دیکھ کر روحی سکون کی سانس لیتے

ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے۔

باسل روحی کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ سخت تیش

بھری نظروں سے اعجازِ کو گھورنے لگ جاتا ہے۔۔

تم دونوں نے پہلے بھی میرا ارادہ برباد کروایا تھا اب پھر سے

تم دونوں یہاں وہ برباد کرنے آگئے ہو۔"

آخر کار ہو کون تم دونوں۔۔؟؟

اعجازِ باسیل کو گھورتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

ہم دونوں۔۔؟؟ باسیل دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے پر سکون

سا اعجاز کی بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اعجاز کے آدمی کو دیریک کا ایک ہی مکہ پڑا تھا اور وہ اسی

پل سر کے بل زمین بوس ہو چکا تھا۔

باسیل ہے قدم دیریک کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ

اعجاز کے قدم پیچھے کی جانب بڑھے تھے "

میں جو بھی تھا وہ تمہارے لیے ہر گز نا ہوتا اگر تم نے

میری بیوی کو ہاتھ لگانا تو دور اس کی طرف دیکھا

بھی نا ہوتا تو۔۔"

باسیل حال میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کی آنکھیں تو بند ہو چکی تھی اب اس کا دماغ بھی

سن ہونے لگ گیا تھا۔۔

ک۔۔کون ہو تم۔۔؟؟

اعجاز بوکھلاتے ہوئے کہتا پوچھتا ہے۔۔

میں انصاف کرنے والا شخص "میرا کام انصاف کرنا ہے "

برے لوگوں کو سزا دینا اور اچھے کو باعزت رہا کرنا

اب تم بتاؤں میں تمہارے ساتھ کیا کروں۔۔؟؟

باسیل حال میں پڑی کرسی کی طرف بڑھے اسے کھینچتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔۔کیا مطلب۔۔؟؟

اعجازِ لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں پوچھتا ہے۔

مطلب تم نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے اب تمہارے ساتھ

کیا کروں تمہیں باعزت رہا کردوں یا سزا دے دوں "

باسیل روحی کے چہرے پر خون اس کی بند ہوتی آنکھوں کو

دیکھتے ہوئے اعجاز سے پوچھتا ہے۔

باسیل روحی کو دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ اس کے کپڑوں

پر اس کا خون نہیں ہے کپڑے لال ہوگئے ہیں

پر روحی کو زیادہ چوٹ نہیں لگی اس لیے وہ اتنا پرسکون

رویہ اختیار کیے ہوئے تھا۔

تمہاری بیوی خود اس دلدل میں آئی تھی میں نے اسے نہیں

یہاں بلایا تھا"

اعجاز اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تم اسے بلا سکو اتنی اوقات بھی نہیں ہے تمہاری "

باسیل کرسی کو سائیڈ پر کرتا اعجاز کی طرف ایک قدم

آگے کی بڑھاتا ہے۔

میری اوقات کیا ہے کیا نہیں یہ تم کیا جانو

میرے رستے سے شرافت سے واپس چلے جاؤ تمہاری بہتری اسی

میں ہے ورنہ جو کچھ بھی یہاں ہو گا اس کے

زمہ دار تم ہو گے

روحی کو کینچی کی نوک پر رکھے باسیل کی آنکھوں میں

دیکھے اسے دھمکا رہا ہوتا ہے۔

مجھے دھمکی دے رہے ہو۔۔؟؟

باسیل کہتا ہی اعجاز کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

رک جاؤ وہی۔۔۔"میری طرف بڑھے تو تمہاری بیوی کو

زندہ نہیں چھوڑوں گا "

اعجاز کینچی کی نوک روحی کی گردن کے مزید نزدیک

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کے جسم سے نکلے ایک ایک خون کے قطرے کی

سزا تو میں تم پر لازم کر چکا ہوں اگر ایک خراش اور آئی

ایک قطرہ ایور بہا تو تمہیں اسی زمین میں

اپنے پیر کے نیچے دفن کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچوں گا "

باسیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تُم مجھے تب تک کچھ نہیں کرسکتے ہو جب تک تمہاری

جان میری قید میں ہے"

اعجازِ ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور کرسی پر بیٹھی ہوئی اپنے سامنے کھڑے دیریک کو

دیکھے روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش

کرتی ہے دیریک حور کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھتے ہوئے

اس کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے حور اسے اپنی طرف آتا

دیکھ کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

دیریک حور کے قریب پہنچے احتراماً اس پر سے نظریں ہٹاتے

ہوئے حور کے مزید قریب پر کچھ فاصلے پر کھڑے ہوئے

حور کی کمر پر بندھے اس کے دوپٹہ میں

اس کے ہاتھوں کو نکالے دوپٹہ کھولے حور کے سر پر رکھ

دیتا ہے۔

حور کا چہرہ اس کے آنسوؤں سے تر ہوا پڑا تھا۔

دیریک اس کے چہرے سے آنسوؤں صاف کرنا چاہتا تھا

حور کو گلے سے لگانا چاہتا تھا پر حور کو دیے اپنے الفاظوں

کی وجہِ سے وہ اپنے قدموں کو روک دیتا ہے

اپنی نظروں کو جھکا لیتا ہے۔۔

حور دیریک کی جھکی پلکوں کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے

خود ہی دیریک کے سینے سے جا لگتی ہے۔

حور کی اس حرکت پر دیریک کی سانسیں ایک بار پھر رکنے کے مقام پر آ

تھی۔۔

حور کی اس حرکت پر سانسیں روکے حیرانگی سے

وہ بت بنے کھڑا تھا جبکہ اس کے پہلو میں کھڑی حور انتہائے

پرسکون خود کو محسوس کرتی اپنی آنکھیں بند کیے

دیریک کی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے رونے لگ جاتی ہے۔

حور کی آنسوؤں اب اس کی شرٹ کو اس کے سینے سے بھیگونے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

میری بیوی کو چھوڑ دو۔۔۔

باسیل کولڈ لہجے میں کہتا ہے۔۔

اس نے سب برباد کیا ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گا

یا تو یہ یاپھر آج میں ہم دونوں میں سے ایک کی موت ہوگی تو دوسرے

کو رہائی ملے گی۔۔۔

اور مجھے کچھ کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا تمہارا ایک قدم

اور اس کی جا۔۔۔۔۔

اعجاز اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پاتا ہے کہ باسیل کے پیچھے سے اعجاز کے

دماغ کے بلکل بیچوں بیچ گولی سے سوراخ بنا

چکا تھا۔۔

گولی چلتے ہی اندر موجود دیریک کے سینے سے لگی حور

کی روح کانپ اٹھتی ہے

گولی لگتے ہی اعجازِ زمین بوس ہونے لگتا ہے اس کے

ساتھ ساتھ روحی بھی گرنے لگتی ہے کہ باسیل

روحی کی طرف بڑھے اسے بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ر

کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں

کا حصار اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔"

رہائی مبارک ہو۔۔"

کسی کی آواز پر باسیل پلٹ کر دیکھتا ہے کہ اراک گن کا

نشانہ باسیل کے سر پر باندھے اس کولڈ نظروں سے ہر غصے

میں گھورے جارہا تھا۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟؟ دیریک حور کے سر پر ہاتھ

رکھے پیار سے پوچھتا ہے۔

حور ہچکیاں لیتے ہوئے دیریک سے دور ہوتی اپنی بازوؤں

سے اپنے گالوں کو صاف کرتی ہے۔

دیریک حور کے چہرے تک ہاتھ پہنچانا چاہتا تھا اپنے پر پتا

نہیں کون سی بات اسے روک رہی تھی۔۔

وہ لڑکی۔۔۔"

حور روحی کو سوچتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں فراک

پکڑے فوراً سے کمرے سے باہر کی طرف دوڑتی ہے۔

اعجاز کو زمین پر دیکھ کر حور گہری سانس بھرے سر اٹھا

کر اپنے سامنے کھڑے باسیل کی پشت اور

اس پر گن کا نشانہ بنائے اراک کو دیکھتی ہے۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟؟

باسیل سخت لہجے میں پوچھتا ہے۔۔

مدد کرنے آیا ہوں"

اراک گن نیچے کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس کی مدد۔۔؟؟؟

باسیل ایک اور سوال گھورتے ہوئے کرتا ہے۔۔

اراک کہہ ہی رہا ہوتا ہے کہ پیچھے سے بدر اور پولیس آفیسرز گنوں کے س

حال میں داخل ہوتے ہیں۔۔

روحی باسیل کے سینے سے لگی اس کی قید میں بے ہوش کھڑی ہوئی جس

اراک کی اب نظریں رکنے لگی تھی۔

اراک خون میں رنگی روحی کو سر تا پیر دیکھتا ہے۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔؟؟

باسیل روحی پر اراک کی نظریں برداشت کرتا غصے میں

پوچھتا ہے۔

میری مدد کرنے آئیں ہیں وہ۔۔"

باسیل کے پیچھے اور دیریک ہے آگے کھڑی حور اراک کو

دیکھتے ہوئے باسیل کو جواب دیتی ہے۔۔

حور کی بات پر اراک کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے

جبکہ دیریک کے غصے میں مذید اضافہ ہوجاتا ہے۔۔

جواب مل گیا۔۔؟؟ اراک گن کوٹ کی جیب میں

ڈالتے ہوئے باسیل کی طرف بڑھتا ہے پر اس کی آنکھوں میں دیکھے پو

ہوئے وہ حور کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اراک کی موجودگی پر باسیل ہے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔

کیسی ہو۔۔؟؟ اراک حور کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے

آپ یہاں کیسے۔۔؟؟ حور جواب دینے کے بجائے سوال

کرتی ہے۔

تمہاری خبر مجھ تک پہنچنا کوئی بڑی بات نہیں ہے تم بتاؤں تم ٹھیک ہو۔۔؟؟

اراک حور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ ٹھیک ہے اور اگر نہیں بھی ہوگی تو میں اسے ٹھیک کرلوں گا تم اپنے

اور قدم میری بیوی سے

دور رکھو۔۔"

حور کے سر سے اراک کاہاتھ جھٹکتے ہوئے دیریک دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے

دیریک کا کولڈ پر سخت ردعمل دیکھ کر اراک ایک گہری سانس لیتا حور سے

ہو جاتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

بھائی گاڑی تیار ہے پلزز چلیں اسے ہستپال لے جانا ہو گا ء

بدر روحی کی کیفیت دیکھتے ہیں پریشانی سے

باسیل سے کہتا ہے۔

بدر کی بات پر باسیل فورا روحی کو باہوں میں اٹھاتا دروازے

کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ جاتے جاتے وہ رک کر

مڑ کر اراک کو دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بھائی چلیں"

بدر باسیل کے پیچھے کھڑا اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے بدر کی بات پر اراک سے

نظریں ہٹائے باسیل دروازے سے باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

نظروں کا مرکز بدلا ہوا تھا

محبوب کسی اور کا کسی اور پر نظریں جمائے

بیٹھا ہے "

باسیل کے گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے قدموں پر ذہین میں یہ بات گر

کررہی تھی جیسے وہ چاہ کر جھٹلا نہیں پارہا تھا پر ایک گہری سانس لیے با

اراک کی سوچ سے

خود سے نکالے اپنی باہوں میں روحی کی

طرف دیکھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور نظریں جھکائے لو ورنہ اچھا نہیں ہو گا ت

تمہارے ساتھ "

دیریک لب بھینچے حور کے نظریں ااس کے سامنے کھڑے

اراک پر لگاتار دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو کیا مسئلہ ہے آپ کو تھوڑی دیکھ رہی ہوں میں

حور چڑتے ہوئے دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے دیکھ لو پر پوری زندگی مجھے ہی دیکھو

میری موجودگی اور غیر موجودگی میں کسی اور مرد کی

طرف دیکھا تو حشر کردوں گا میں تمہارا

دیریک سخت لہجے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حور دیریک کی بات پر کچھ پل اسی کی آنکھوں میں

دیکھتی رہتی ہے۔۔

تمہارے بابا کو فکر ہورہی تھی تمہاری انہیں فون کرلو

ورنہ وہ مزید پریشان ہو جائیں گے۔۔

اراک حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر

کہتا ہے۔

آپ گھر گئے تھے۔۔؟؟ ماما ٹھیک ہیں۔؟؟

حور پوچھتے ہوئے اراک کی طرف قدم بڑھا رہی تھی کہ

دیریک حور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے اس واپس اپنی

طرف کھینچ لیتا ہے۔۔

حور کی سانسیں اسی پل تھم گئی تھیں اپنے ہاتھ کو

دیریک کے ہاتھ میں قید دیکھ کر۔۔

گھر نہیں گیا تھا میں۔۔

اور یہ بھی نہیں جائے گی۔۔"

دیریک اراک کی بات کاٹ کر اپنے غصے میں کو ضبط

کرتے ہوئے حور کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے گر

مضبوط تھی پر تکلیف دینے والہ جتنی مضبوط

نہیں تھی۔۔

اسے جانا ہو گا۔۔"اراک اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

کہہ دیا یہ نہیں جائے گی تو نہیں جائے گی

دیریک بھی اٹل لہجے میں غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کہتے ہی بنا کچھ مزید بولے اور سنے حور کا

ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے اسے حال سے لیے گھر سے

باہر نکل جاتا ہے۔۔

حور اور دیریک کو جاتا دیکھ اراک اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی

گن ہو ٹانگ پر مارتے ہوئے مڑ کر ان کو باہر جاتا دیکھتا ہے۔۔

"ہر طرف محبتوں کا سفر طے کیا جارہا ہے

ہر طرف نئ خوشیوں کی چادر چڑھائی جارہی ہے۔

ہر طرف محبوب کا حفاظتی بند باندھا جارہا ہے۔

ہر طرف ایک نئ ایک نئ داستان کی شروعات

کی جارہی ہے۔

جہاں ہر طرف محبتوں کی بارشیں ہورہی ہیں وہی کسی

کی زندگی میں خوشی کے رنگ لال گلاب کے رنگ کے لال

رنگ خون کے رنگ کی زندگی پر مہر لگائی جارہی ہے۔

یہ رنگ جتنی جلدی چڑھا ہے اترتا ہے یا مزید گہرا ہوتا

یہ تو وقتِ طے کرے گا "

اراک گہری سانس لیتے ہوئے حال میں بند کھڑکی کی طرف

بڑھتا ہے کھڑکی کھولے وہ

اپنے سامنے ایک طرف روح باسیل کو دیکھ

رہا تھا تو دوسری طرف حور اور دیریک کی جاتی گاڑی کو

ایک شخص کو بس ایک شخص اس دُنیا میں کتنا

ضروری ہے یہ ان محبت کے ماروں کو دیکھ کر پتا لگ رہا ہے۔

خدا کسی کو کسی سے محبت نا کروائے اگر کروائے تو

اس میں کسی تیسری کو شامل نا کرے

اراک ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کو لیے اپنے دونوں ہاتھ

کھڑکی میں رکھے جھک کر باسیل کی باہوں میں قید

روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ تیسرا شخص کبھی بھی ادھوری محبت کرنے کے لیے

نہیں ہوتا وہ اس میں شامل چاہیے

اپنی مرضی سے نہیں ہوتا ہے پر وہ اس میں سب برباد اپنی

مرضی سے کرتا ہے وہ برباد ہو کر محبت کرے

یا برباد کر کے محبت کرے وہ جو بھی کرتا ہے وہ شدت سے کرتا ہے۔۔۔"

اراک کولڈ نظروں سے اپنے سامنے کے مناظر دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

تم گھر جاؤ روحی کو میں لے کر آتا ہوں گھر میں سب بھی

پریشان ہو رہے ہونگے۔۔

روحی سے نظریں ہٹا کر باسیل اپنے ساتھ آتے ہوئے

بدر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر بھائی۔۔۔!!

بدر فکر مندی سے کہتا ہی ہے کہ باسیل اس کی بات مکمل ہونے

سے پہلے ہی کاٹ کر بول پڑتا ہے۔۔

فکر مت کرو تمہاری بہن بیوی ہے میری میں سنبھالوں گا

اس کو تم گھر والوں کو دیکھے جا کر "

بگاڑی سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا باسیل بدر کے

پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے بھائی آپ دونوں بھی خیریت سے آجائیں

واپس گھر "

بدر روحی کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

بدر کے جاتے ہی باسیل سر جھکا کر روحی کی طرف دیکھتا ہے

جو بند آنکھیں کیے باسیل کی باہوں میں قید تھی "

روحی۔۔؟؟ باسیل پیار سے اسے پکارتا ہے۔۔

جواباً کچھ نہیں ملتا ہے اس کو۔"

گڑیا ایسے خاموش تو مت رہو جواب تو دو اب میں یہی تو ہوں۔۔"

باسیل گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

اب بھی روحی کی طرف سے اسے کوئی جواب نہیں دیتا ہے۔

اتنا غصہ ہوگئی ہو جواب بھی نہیں دے رہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کو سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے شرارتی انداز میں

کہتا ہے۔۔

روحی کو کرسی پر بیٹھاتے ہوئے باسیل اس کے خون

لگے چہرے کو دیکھتا ہے باسیل کے ہاتھ میں روحی کا ہاتھ

جو اس کے خون ہے رنگا ہوُا تھا۔۔

اتنا سب کہاں سے چہرے پر لگا دیا ہے تم نے لڑکی

پتا ہے تم پر گندگی برداشت نہیں ہوتی ہے مجھ سے۔۔۔"

باسیل کہتے ہی اپنا دائیاں ہاتھ روحی کے چہرے کی طرف

اس کے ماتھے پر طرف بڑھائے اس کے ماتھے سے بال ہٹاتا

ماتھے پر لگا خون صاف کررہا ہوتا ہے کہ اس کی نظر

اپنے تازے خون سے لال سرخ ہوتے ہاتھوں کی طرف

پڑتی ہے۔

باسیل اسی پل میں وہی ساکت ہو جاتا ہے۔

دل تیزی سے دھڑکنا شروع ہوگیا تھا۔

نظریں روحی کے چہرے بالوں میں چھپتے ہوئے چہرے سے

ہٹتے روحی کے ہاتھ کی طرف بڑھتی ہے۔

بے یقینی سے اپنے ہاتھوں میں قید کیے روحی کے ہاتھ کو

دیکھتے ہوئے باسیل دھڑکتے ہوئے دل سے روحی کا ہاتھ

اپنے ہاتھ سے چھوڑتا ہے باسیل کے ہاتھ سے جیسے ہی روحی

کا ہاتھ چھوٹتا ہے روحی کا بائیاں ہاتھ سیدھا اس کے گاؤن

سے ہوتا ہوا سیٹ سے لٹک جاتا ہے۔۔

بے جان ہاتھ لٹکتا ہی ہے کہ باسیل کے قدم لڑکھڑاتے

ہوئے پیچھے کی طرف اٹھتے ہیں۔

دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور دماغ ساتھ ہی ساتھ سن پڑ رہا تھا۔۔

باسیل کی اپنی جان اپنے ہاتھوں سے نکل گئی تھی۔

روحی کا ہاتھ لٹکتا ہے اور سیٹ پر بیٹھے بیک سے سر ٹیکا یا ہوا اب دھیرے

دھیرے سے گرنے لگتا ہے

روحی اپنے دائیں جانب گرنے ہی لگتی ہے کہ باسیل جلدی

سے آکر روحی کے چہرے پر ہاتھ رکھے اسے گرنے سے

روک دیتا ہے۔۔

ر۔۔رو۔۔رو۔۔۔روحی۔۔۔؟؟

باسیل روحی کے بالوں میں چھپے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

ڈرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

باسیل کی زندگی کا پہلا ایسا لمحہ تھا جس میں کسی کو

کھونے کے ڈر کے ساتھ ساتھ کھودیا ہے اس بات کا ڈر بھی

اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔"

روحی آنکھیں کھولو یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔۔

باسیل چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے روحی کی گردن پر اس کے سر

کے پیچھے ہاتھ رکھے اس کی بند آنکھوں کی طرف

دیکھتے ہوئے دھڑکتے دل سے ڈرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

روحی کی طرف ہر بات کا کوئی جواب نا پا کر باسیل کی

پریشانی بڑھتی جارہی تھی۔۔

روح۔۔۔۔"

باسیل سر سے ہاتھ ہٹا کر روحی کا گال تھتھپانے لگتا ہے

کہ روحی کا خون اپنے دائیں ہاتھ پر بھی دیکھ کر

باسیل کے جسم سے اس کی روح پرواز کرنے لگ گئی تھی۔

یا اللہ " باسیل کے منہ سے ڈر کے مارے نکل پڑتا ہے۔

باسیل روحی کو اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سیٹ بیلٹ لگاتے

ہوئے خود بوکھلاتے ہوئے اپنے قدم ڈرائیونگ سیٹ کی

طرف بڑھتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کرنے لگتا ہے پر روحی کی

حالت دیکھ باسیل کی خود کی جان اس کا ساتھ نہیں دے

رہی تھی۔۔"

بڑی مشکلوں سے باسیل خود کو سیٹ بیلٹ لگائے گاڑی کی

اسپیڈ پہلے نارمل کیے پھر فل

اسپیڈ میں گاڑی چلائے روحی کو لیے ہسپتال کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بلیک کلر کی لینڈ کروزر فالو کرو اور باحفاظت اپنے مقام

تک پہنچاؤ۔۔۔"

گھر میں حال میں کھڑکی میں کھڑا اراک باسیل کی

گاڑی کو جاتا دیکھ کر حکمانہ انداز میں اپنے فون پر اپنے آدمیوں

کو کہتا ہے۔۔

اس وقت تمہاری حفاظت بھی ضروری ہے باسیل سکندر

کیونکہ تم اس وقت جس کے محافظ ہو

وہ مُجھے صحیح سلامت چاہیے "

اراک باسیل کی گاڑی کو جاتا دیکھ کر دل ہی دل میں

خود سے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک حور بھی گاڑی میں سوار واپس مینشن جانے کے

لیے نکل پڑے تھے گاڑی میں خاموشی کا ماحول چھایا ہوا تھا۔

دیریک ڈرائیونگ کررہا تھا اور حور گردن ٹیڑھی کیے کھڑکی سے باہر خامو

سے غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔

غصّہ مجھے کرنا ہے اس وقت تمہیں نہیں۔۔"

دیریک گاڑی چلاتے حور کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو غصہ کس لیے آرہا ہے۔؟

حور غصیلے لہجے میں پوچھتی ہے۔

تمہیں اب بھی وجہ جاننی ہے۔۔؟؟

دیریک گاڑی کا اچانک سے بریک لگاتے ہوئے غصے میں پوچھتا ہے۔

آ۔۔آپ نا بس بھاڑ میں جائیں۔۔"

حور کہتے ہی گاڑی س اسی پل باہر نکل جاتی ہے۔۔

حور گاڑی میں بیٹھو

دیریک گاڑی میں بیٹھے ہوئے حور کو آگے کی طرف بڑھتے

ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں بیٹھوں گی

بنا مڑے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

حور میں کہتا ہوں ابھی اور اسی وقت

واپس گاڑی میں بیٹھو

دیریک اب کی بار غصے میں زور سے کہتا ہے۔۔

میں نے بھی کہہ دیا میں آپ کے ساتھ کہیں بھی نہیں جاؤں گی آپ جائیں

حور اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرتے ہوئے آگے کی طرف

بڑھتے ہوئے کہتی ہے

وہ بنا رکے بنا مڑے آگے کی طرف بڑھتی جارہی تھی۔۔

اور میں نے بھی کہہ دیا ہے میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا

گاڑی میں شرافت سے بیٹھو ورنہ اچھا نہیں ہو گا "

گاڑی کا دروازہ کھول کر دروازے میں کھڑا ہو کر بلند آواز

میں کہتا ہے۔۔

آپ کو جو کرنا ہے وہ کرلیں میں نہیں بیٹھوں گی اس میں

(حور مڑ کر غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

ٹھیک ہے پھر "

حور کے کہتے ہی دیریک غصے میں گاڑی کی ڈگی۔کی طرف بڑھے ڈگیسے پیٹرو

نکالے اسی لمحے پوری گاڑی پر چھڑکتا ہوا گاڑی کو آگ لگا دیتا ہے"

حور گاڑی سے دور بیچ سڑک پر کھڑی دیریک کی غصے کی آگ

کو گاڑی کو لگی آگ کی صورت میں لگی حیرانگی سے دیکھ

رہی ہوتی ہے۔۔

آگر تم اس میں نہیں بیٹھوں گی تو پھر میں اس میں کسی

کو بیٹھنے لائق چھوڑوں گا بھی نہیں "

جلتی بھڑکتی آگ کی روشنی میں دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اٹل لہجے میں کہتا ہوا حور کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

دیریک جلتی گاڑی کے آگے چلتا ہوا حور کی طرف بڑھا

رہا ہوتا ہے حور کی طرف بڑھتے ہوئے دیریک کے قدموں

پر گاڑی میں لگی آگ سے زور سے گاڑی بلاسٹ

ہوتی ہے ہوا میں بلند آگ لگی اڑتی ہوئی حور کو حیران

کررہی تھی جبکہ دیریک انتہائے پرسکون انداز میں

حور کی طرف اس کی حیران پریشان چہرے کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

یہ۔۔یہ کیا کیا آپ نے۔۔؟

حور دیریک کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس کے پیچھے

جلتی گاڑی کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہیں جس منع کیا تھا میں نے کسی مرد کے نزدیک

نظر مت آنا سنائی نہیں دیتا تم کو۔۔؟؟

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

وہ کسی نہیں ہے کزن ہیں میرے بڑے بھائی ہیں وہ میرے

حور دیریک کو اپنی طرف آتا دیکھ کر بنا ڈرے اٹل لہجے

میں کہتی ہے۔

تمہارا اس دنیا میں اب صرف ایک ہی شخص سے رشتہ ہے

اور وہ میں ہوں میرے علاوہ اس دنیا میں ہر شخص

تمہارے لیے کوئی نہیں ہونا چاہیے۔۔"

ڈیریک حور کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

جی نہیں اللہ تعالیٰ نے میرے اس دنیا میں جتنے بھی رشتے

بنائے ہیں میرے لیے وہ سب اہم ہیں اور آپ روکنے والے ہوتے

کون ہیں مجھے۔۔؟؟

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔؟؟

حور غصہ میں گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارا شوہر "

جب میں تمہیں پانے کے لیے اپنا مذہب بدل سکتا ہوں تو تمہیں

پانے کے لیے تمہاری دنیا بھی بدل سکتا ہوں۔۔۔

ڈیریک حور رہے مزید قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آ۔۔۔آپ د۔۔دور۔۔۔ر۔۔رہیں مجھ سے۔۔"

حور اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

دور رہ رہا تھا میں پر شاید تمہیں میری انسانیت قبول

نہیں ہے۔

ڈیریک حور کے پیچھے ہٹتے ہوئے قدموں پر اپنے قدم

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔آپ نے وعدہ ک۔۔کیا تھاا۔۔"

حور ڈرتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے توڑا ہے۔۔"

ڈیریک مزید قریب آتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کب توڑا۔۔۔؟؟

حور اپنے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جہاں

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا پوری سڑک سنسان تھی

صرف ڈیریک اور حور تھے اور ان کے پیچھے

جلتی ہوئی گاڑی جو ان کے وجود کو روشنی دے کر ایک دوسرے کی نظروں

میں نمایاں کر رہی تھی۔۔

تم نے ہی توڑا ہے جب کہا تھا کسی ہے پاس نظر نہیں

آؤں گی کسی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نا کرنا پھر

کسی کے قریب ہونے کی کسی کو دیکھنے کا تصور بھی کیسے کیا تم نے۔۔؟؟

کیا میں تمہیں اتنا آسان مرد نظر آتا ہوں۔۔۔؟؟؟

حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کولڈ انداز میں کہتا ہے۔

و۔۔وہ بھائی۔۔ہیں میرے۔۔۔"

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

وہ تمہارا کچھ نہیں ہے جو بھی ہوں وہ میں ہوں۔۔

دیریک اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

آ۔۔آپ بھائی تو نہیں ہیں۔؟؟

حور دھیرے سے اٹھتی جھکتی پلکوں کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

پر شوہر تو ہوں میں تمہارا اور تمہارے لیے میں کافی

ہونا چاہیئے۔۔۔"

دیریک کا لہجہ ابھی بھی کافی کولڈ تھا۔۔

شوہر کو ہوگئے کوئی میرے مالک ہوگئے ہیں جو ہر وقت میں حکم کی تعمیل ک

پھیروں۔۔۔۔

حور غصے میں کہتی ہوئے پلٹی ہی تھی کہ دیریک حور کو کلائی سے پکڑ کر

سے اپنی طرف کھینچے اپنے سینے سے لگائے اس کی کلائی کو اس کی کمر پر

کر دیتا ہے۔۔

حور کی تو سانسیں ہی رک گئی تھی وہ بنا سانس لیے

بڑی بڑی آنکھیں کیے دیریک کے چہرے کو اس کی آنکھوں میں

دیکھنے لگتی ہے۔۔

شرم کے مارے حور کے گال لال پڑنے لگ گئے تھے۔۔

"یہ..یہ آپ کیا کر رہے ہیں..؟؟"

حور دیریک کے سینے سے لگی اپنے دیریک کے چہرے کی

جانب نظر اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں نظر نہیں آرہا ہے یا میرے منہ سے

سننے کی خواہش مند ہو"

دیریک سیریس فیس میں حور کے شرم کے لال ہوتے گالوں کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا ہے آپ چھوڑیں مجھے"

اپنے آپ کو نکلوانے کی نا ممکن کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب تک چھوڑا ہوا ہی تھا تب ہی تم میرے

سر چڑھ گئی ہو پر کوئی بات نہیں سر چڑھے لوگوں کو اتارنا آتا ہے"

ڈیریک تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے آپ خود حدیں

پار کر رہے ہیں"

حور اس کا لہجہ سمجھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

"حدیں پار کرنے پر مجبور کس نے کیا ہے..؟؟

اب جو کیا ہے اس کی سزا بھگتو"

ڈیریک مزید حور کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے چھوڑیں مجھے"

حور اپنے بایاں ہاتھ دیریک کے سینے پر رکھے اس سے

دور ہونے کی کوششیں کرتی ہے۔

"تم اب مجھے روک سکتی ہو تو روک کر دیکھاؤ مجھے"

دیریک حور کی جدو جہد دیکھتے ہوئے ہلکی سی سمائل

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جیسے وہ حور کو چیلنج کررہا ہو۔۔

"م..میں روک لوں گی آپ کو..!!"

دیریک کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے چڑتے ہوئے

کہتی ہے۔

"فیری ٹیل کی شہزادی

کہانیوں سے نقل کر اصل دنیا میں لوٹ آؤ"

"میری دنیا میں جو ہوتا ہے وہ میری مرضی سے

ہوتا ہے اس میں تمہاری مرضی مجھ پر صرف دن میں چلے گی "

"اور میری تم پر رات میں آج سے تمہاری

ہر رات صرف اور صرف میری ہے "دوریاں ختم بات ختم"

دیریک حور کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے اٹل لہجے

میں کہتا ہے وہ مزید جھکتا اس سے پہلے ہی حور اپنا

آپ دیریک سے دور کرتی ہے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا غلط فہمی ہے یہ آپ کی

اور میری فیری ٹیل کی دنیا میں نہیں رہتی ہوں اور نا ہی

میں امیجینیشن کی شہزادی ہوں اور نا ہی اصل کی

یہ بات جانتی ہوں میں "

دیریک سے دور ہوتی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

سنجیدگی سے کہتی ہے۔

پر میری دنیا کی تو ہو"

"میں دیریک جون جرمنی کا ہیزل آنکھوں والا کرسچن شہزادہ ہوں جس کی

تم شہزادی ہو "

حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اس لیے میری شہزادی تمہیں میری مینشن میں میری قید

مبارک ہو جیسے تم نے خود چنا ہے

کیونکہ کسی بھی چیز کی مہلت صرف ایک بار ہی میری

سلطنت میں ملتی ہے اور تم وہ موقع گواہ چکی ہو

"اب تمہیں میری قید اور مجھے تم

مبارک ہو"

دیریک حور کے قریب آتا اس کے چہرے کی جانب جھکے حور کے لال ہو

گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیریک کے لمس پر حور فوراً اپنے ہاتھوں میں دوپٹے کو جکڑے اپنی آنک

بند کرلیتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

رات سے صبحِ ہونے لگ گئی تھی سورج کی روشنی

چھانے لگ گئی تھی چاروں اطراف میں باسیل روحی کو لے کر ہاسپٹل پہنچ

تھا اس کے لیے

اراک کے آدمیوں کی 3 گاڑیاں بھی جو باسیل

کے پل پل کی خبر اراک تک پہنچا رہے تھے۔۔

ہاسپٹل کے اوپریشن روم میں روحی کو لے جایا جا چکا تھا

جبکہ باسیل باہر کھڑا پریشانی سے ٹہلتے ہوئے کبھی اپنے

ہاتھوں کو رو کبھی اپنے کپڑوں پر لگے روحی کے خون

کو خون کو دیکھتا مزید پریشان ہوتا جا رہا تھا۔۔

اوپریشن روم میں 2 ڈاکٹر اور 3 آسسٹینٹ موجود روحی

کا اوپریشن کر رہی تھیں۔۔

باسل نے کسی کو بھی روحی کو اطلاع نہیں کی تھی صرف

اس کا آدمی احمر ہی تھا جو باسل کے ساتھ اس کے گارڈز

کے ساتھ اوپریشن روم کے سامنے وارڈ کے دروازے

میں کھڑے ہوئے تھے۔۔

باسل کا پریشانی سے برا حال ہوا پڑا تھا وہ نا بیٹھ پا رہا تھا

نا اپنے آپ کو پرسکون کر پا رہا تھا۔۔

روحی پلزز ٹھیک ہو جاؤ گڑیا پلزز تمہیں اپنے انکل کی

قسم پلززز ٹھیک ہو جاؤ گڑیا

اوپریشن روم کے بند دروازوں کی طرف دیکھتے ہوئے

باسل روی کا خون لگا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے

ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔

باسیل سر۔۔؟؟

باسیل کے پیچھے کھڑا احمر اس کی پشت دیکھتے ہوئے

اسے دھیرے سے پکارتا ہے۔

احمر کی آواز پر باسیل فورا سے پلٹ کر

احمر کی طرف دیکھتا ہے۔

سوری سر یہ وقت سہی نہیں ہے لیکن بتانا ضروری ہے۔

احمر اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی اسکرین

آن کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا ہوا۔۔؟؟

باسیل دھیمے لہجے میں پوچھتا ہے۔

جس کا نقشہ بتایا تھا اس آدمی کا اسکیچ بنوایا ہے

یہ ہے وہ۔۔۔۔"

احمر رول کی طرح بند کاغذ باسیل کی طرف بڑھتا ہے۔

میرا وقت کوئی موڈ نہیں ہو رہا ہے کچھ دیکھنے کا۔۔

باسیل بنا دیکھے پلٹ جاتا ہے۔

سر ایک بار دیکھ لیں تاکہ آپ کے حکم کے بعد ہم بھی کام

شروع کریں اس شخص کے بارے میں کیا کرنا ہے۔

اگر کچھ کرنا ہے تو جاؤ اور اس کا نام تلاش کرو تصویر

ہے اب نام ڈھونڈو

باسیل کی خود جان پر بنی ہوئی تھی وہ سب کام اتارنے والے انداز میں کہہ رہا تھا اور کہتے ہی باسیل واپس اوپریشن روم کے دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔

"اراک یورگن " نام ہے اس کا"

احمر باسیل کی پشت کی طرف دیکھتا ہے۔

باسیل کے کانوں میں اراک کا نام پڑتا ہی ہے کہ وہ پلٹنے لگتا ہے کہ سامنے سے اوپریشن روم کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

آگے بڑھے یا پیچھے پلٹے باسیل سوچ میں ڈوبا اس کے قدم وہی رک جاتے ہیں۔۔

..my Wife??...

e lost a lot of her blood and

e is not moving"

باسیل کی سانسیں روک گئی تھیں ڈاکٹر کی باتیں

سن کر وہ اپنے قدم ہلا تک نہیں پارہا تھا۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

hat do you mean by that

e's not moving??..

e's Okay she's definitely fine my wife Is perfectly

ne I know"...

باسیل ڈاکٹر کی باتیں سنتے ہوئے ہڑبڑاتے ہوئے اوپریشن

روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

r please don't do that...

ڈاکٹر جلدی سے باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اس کا

راستہ روکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ease please stop sir if you want to see her like

fore please Arrange blood for her

e's lost of her blood if we are not able to arrange blood

1 hour 10 min

en we can't say anything about her"...

ease arrange blood for her her blood group is "O

gative it's a very rare we don't think it's available in our

spital you need to find the person who has the same

ood type"

ڈاکٹر کہتی ہے اور کہتے ہی واپس اوپریشن روم میں

چلی جاتی ہیں۔۔

باسیل کا دل اس وقت اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا

وہ اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ بھی پسلیاں توڑ باہر

نکل آئے گا۔۔

روحی کے بارے میں ڈاکٹر کا ایک ایک بول باسیل کو خاک

کرتا جا رہا تھا۔

احمر باسیل کی حالت دیکھے کاغذ واپس کوٹ میں ڈالے

باسیل کی طرف بڑھتا ہے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اُسے

کچھ بولتا نہیں ہے بس ہمت دینے کی کوشش کرتا ہے۔

ame blood O negative"

م۔۔۔میں کہاں ڈھونڈوں۔۔؟؟

باسیل پہلی بار اپنے ہاتھوں کو دیکھے ان پر لگے خون کو

دیکھے بے بس انسان کی طرح بول رہا تھا۔

کھالی ہاتھ تھے پر اس وقت اسے اپنا وجود ہی کھالی لگ رہا تھا۔۔

سر آپ فکر مت کریں میں بلڈ ارینج کرنے کی کوشش کرتا ہے مل جائے

آپ ہمت کریں۔"

احمر باسیل کی حالت دیکھ کر پریشانی سے کہتا ہے۔

مل جانا چاہیے۔۔!!!

باسیل سر اٹھا کر احمر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

مجھے 1 گھنٹہ کے اندر اندر خون چاہیے اگر میری بیوی کو کچھ

ہوا تو میں اس دنیا کا ہر فرد فنا کردوں گا"

باسیل احمر سے نظریں ہٹائے اوپریشن روم کے دروازے کو

دیکھتے ہوئے گہری سانس لیے کہتا ہے۔

جاؤ بلیڈ ارینج کرووو۔۔"

باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اس کے کہتے ہی احمر

اسی پل اپنے کوٹ سے فون نکالتے ہوئے ہستپال سے باہر

جانے کے لیے بڑھتا ہے۔۔

خدا کا واسطہ روحی پلزز ہمت کرنا گڑیا کچھ نہیں ہو گا تمھیں میں نہیں ہو

دوں گا۔

اوپریشن روم کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے باسیل

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ڈرے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

دروازے میں کھڑا وہ باہر سے اندر مشینوں میں گھیری

آکسیجن مشین کی مدد سے سانس لیتی اسٹریچر پر لیٹی ہوئی روحی کو دیکھے با

ہے پیروں تلے

زمین نکل گئی تھی اس نے ایسا ہونا کبھی تصور نہیں

کیا تھا۔۔

یا اللہ میری گڑیا کی حفاظت کرنا پلز مجھے برباد کردیں

پر اس کو کچھ مت کریں پلزز اللہ جی میری روحی

کو کچھ نا کریں م۔۔میں مرر رہا ہوں اس کی حالت دیکھ کر

میں مر جاؤں گا اسے یوں دیکھ کر۔۔۔"

باسل روحی کی دھڑکنوں کو مشین میں بڑھتی کم ہوتی

دیکھ کر دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔

میرا بلیڈ تو B پوزیٹو ہے امی کا۔۔؟

وہ لوگ تو اس وقت یہاں آ بھی نہیں سکتے ہیں اور کس

کا ہے۔؟؟

باسیل اپنے آپ کو کمپوز کیے بلڈ ارینج کرنے کے بارے میں

سوچنے لگتا ہے۔۔

بدر کا۔۔؟؟

باسیل ہے ذہین میں بدر کا تصور آتے ہی وہ اپنے کپڑوں پر

ہاتھ مارے فون تلاش کرتا ہے۔۔

کوت کی جیب میں فون محسوس کرے باسیل کوٹ سے فون نکالے اسی پل

کو کال لگاتا ہے۔۔

بدر جو گھر واپس پہنچے سب کو پر سکون کیے خود بھی اپنے کمرے میں آرام

ہی رہا تھا کہ باسیل کی کال

پر خود بھی بے چین سا ہو کر وہ جھٹ سے کال اٹھا لیتا ہے۔

اسلام۔۔۔

بدر مکمل سلام بھی نہیں کر پایا تھا کہ باسیل اس کی بات

کاٹ کر بول پڑتا ہے۔

تمہارا بلڈ گروپ کیا ہے۔؟؟

باسیل سخت لہجے میں دو ٹوک انداز میں پوچھتا ہے۔

جی۔۔؟؟

بدر جوابا حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

بلڈ گروپ بدر۔۔؟؟ کیا ہے وہ۔۔؟؟

باسیل حلق کے بل دھاڑتے ہوئے پوچھتا اس کی دھاڑ اتنی

تیز تھی کہ اوپریشن روم میں موجود ڈاکٹر

اور وارڈ کے دروازے کے باہر کھڑے اس کے گارڈ بس کے دل

میں ڈر کی لہر پیدا ہوتی ہے۔۔

negative...

کیا ہوا بھائی۔۔؟؟

باسیل کو غصے میں محسوس کرتے ہوئے

بدر تجسّس سے پر دھیمے لہجے میں پوچھتا ہے۔

ابھی اور اسی وقت ہسپتال پہنچو لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔

باسیل کہتے ہی فون کاٹ دیتا ہے اور لوکیشن سینڈ کرنے لگتا ہے وہ سینڈ کرتا ہے۔۔

باسیل کی کال کٹتے ہی بدر اپنے ساتھ بیڈ پر سوئی ہوئی آئمہ کی طرف دیکھتا ہے اور دیکھتے ہی وہ اسی پل کمرے سے نکلنے ہے لیے قدم بڑھاتا ہے۔

لوکیشن بھیجتے ہی باسیل فون بینچ پر رکھے وہی اوپریشن حال میں ٹہلنے لگا جاتا ہے اپنے بے چینی اپنی بگڑتی ہوئی کیفیت کو تو وہ نہیں سنھبال پا رہا تھا لیکِن کوشش کر رہا تھا اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ڈیریک اور حور بھی واپس مینشن پہنچ چکے تھے حور

کمرے میں پرسکون سی ہو کر سو رہی تھی جبکہ ڈیریک اور

تامیر لائیبریری میں صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے سامنے

ٹیبل پر کھلی فائلز آن لیپ ٹاپ کی اسکرین کی طرف دیکھتے

ہوئے کام میں مصروف تھے۔

ڈیریک براؤن کلر کی 1 پیس ہوڈی ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے

دائیں ہاتھ میں پین کو گھوماتے ہوئے بائیں ہاتھ میں

پکڑی ہوئی فائل کو باغور پڑھ رہا ہوتا ہے۔۔

ڈی جے پوری ہسٹری نکال لی ہے اس نیوز چینل کی حور

کا ذکر ہے پر کہیں وجود نہیں۔۔۔"

تامیر لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

2 سال سے لوگوں نے اس کا نام سنا ہے دیکھا ہے وہ نیوز ورلڈ

میں کافی مشہور ہے لیکن حقیقت میں جب اس کو دیکھنے

کا کسی سے پوچھو تو سب انجان ہے اس سے۔"

تامیر حیران کن نظروں سے دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سب واقع انجان ہیں یا بن رہے ہیں۔؟؟

دیریک فائل سے نظر ہٹا کر تامیر کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟ تامیر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ جو جیسا دیکھتا ہے ویسا ہوتا نہیں حقیقت میں

ڈیریک کہتے ہی فائل ٹیبل پر رکھے صوفے سے اٹھ کھڑا

ہو کر صبح صبح کا خوبصورت منظر دیکھنے کے لیے کھڑکی کی طرف بڑھے کھ

کھولے سورج کی ہلکی ہلکی سی

کرنیں لائیبریری میں داخل کرتا ہے۔

فلمی دنیا نے اتنا تو سیکھا دیا ہے کہ

"کسی چیز کا تصورِ کتنا بھی خوبصورت کیوں نا ہو یہ حقیقت

سے بہت دور ہے حقیقت میں ہر چیز ہر شخص سب خوبصورت

ہونے سے پہلے لالچی ہیں اور لالچ کیا کیا کرواسکتا ہے

یہ ہم تصور بھی نہیں کرسکتے ہیں۔۔"

ڈیریک سورج کی اندر داخل ہوتی کرنوں کے درمیان کھڑا

اپنا روشنی میں ہلکا پھلکا سا سایہ زمین پر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو کیا مطلب یہ لالچ ہے یا تصور۔۔؟؟

تامیر دیریک کی بات سنتے ہوئے صوفے سے اٹھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

یہ تصور ہوا تو ٹھیک ہے اور اگر لالچ ہوا تو لالچ کرنے والے

لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے یہ ہم سب جانتے ہیں۔

دیریک کسی خیال میں ڈوبا ہوا اپنے سایہ کو نمایاں ہوتا دیکھ دھیرے سے

ہے۔

آپ کچھ سوچ رہے ہیں۔۔؟؟

تامیر دیریک کے کھوئے ہوئے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مجھے لگتا ہے گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلے گا

انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی۔۔"

دیریک اپنے سائے سے نظر ہٹا کر تامیر کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟ تامیر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ جو دنیا کے لوگوں کے ذہین میں ہے پر چھپا ہوا

ہے اسے ظاہر کر کے سب کے سامنے لا کر

اس کے جھوٹ اور سچ کا پتا کریں گے۔۔

حد ہوگئ ہے سیدھی سیدھی بات بتادیں آپ کیوں گھوما رہے ہیں مجھے۔۔ء

تامیر بے زار انداز میں کہتا ہے۔

گھومانے کی باری تمہاری نہیں میری بیوی کی ہے وہ رپورٹر

ہے یا نہیں یہ پتا اس کا میری دنیا میں

لا کر لگاؤں گا اگر وہ سچی ہوئی تو ٹھیک اور اگر اس نے

جھوٹ بولا مجھ سے تو وہ اپنی سزا کی مستحق

ہوگئی کیونکہ معاف کرنا میری ڈکشنری کا پارٹ نہیں "

دیریک تامیر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک آئیبرو اچکاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کیا کرنے والے ہیں۔۔؟

تامیر تجسّس سے پوچھتا ہے۔

تمہیں کام سے بے دخل۔۔"

ڈیریک پرسکون سا جواب دیتا صوفے کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

ہیں۔۔؟؟ تامیر۔حیرانگی سے کہتا ہے۔

ہاں اب تمہاری شادی کرنے کی عمر ہے کوئی خوبصورت لڑکی

ڈھونڈو اس سے ڈھیر سارا پیار کرو اس سے شادی کرو

اور سکون کی زندگی گزاروں کیا ساری زندگی میرے آگے پیچھے

گھومو گے۔۔؟؟

ڈیریک صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے لیے سامنے ٹیبل سے

پانی کا گلاس اٹھاتا ہے۔

مجھے کوئی شادی وادی نہیں کرنی ر یہ اچانک سے میری شادی کو خیال کہاں

آگیا۔۔؟؟؟

اور اگر میں جاؤں گا تو آپ کے کام کون کرے گا پھر۔۔؟؟

میں گارڈ کے ساتھ ساتھ آپ کا پرسنل آسسٹینٹ بھی ہوں

تامیر دیریک کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے چہرے کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری بیوی کرے گی آج سے وہ ہی میری پرسنل بیوی بھی اور پر

آسسٹینٹ بھی "

دیریک اپنے زبان منہ میں گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں نہیں۔۔"تامیر عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں ہاں۔۔"دیریک مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

اب آپ اس کے سچ کا پتا ایسے لگائیں گے۔۔؟؟

وہ نہیں جائیں گی میرے خیال سے۔"

تامیر حور کی معلومات کی طرف نظر ثانی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ جھوٹ بول رہی ہوگی تو نہیں جائے گی اگر وہ سچ

کہہ رہی ہوگی تو جائے گی اپنے کردار پر سوال

کوئی بھی برداشت نہیں کرتا ہے اور یقیناً وہ بھی نہیں کرے گی۔۔"

دیریک پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

ت

ص آج سے میں صرف گارڈ باقی کا کام آپ کی بیوی کا۔۔؟؟

تامیر اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں صرف تب تک جب تک میں حورین ابراہیم کا سچ نہیں

جان لیتا صرف تب تک اس کے آگے کا فیصلہ اس کا سچ اور

جھوٹ کرے گا اسے میری دنیا میں رکھنا کے یا نہیں

یہ ہم پھر سوچیں گے۔۔"

دیریک آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی ٹیبل

پر گلاس رکھے لائبریری سے باہر کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔

یہ سب سمیٹ لو کچھ بھی گندا نہیں ہونا چاہیے۔۔

دیریک جاتے جاتے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کیوں کروں میں کون سا اب آسسٹنٹ ہوں آپ کا

جو ہے اس کو یہ کام بولو۔۔

تامیر دیریک کو جاتا دیکھ پیچھے سے بلند آواز میں کہتا ہے۔

میری بیوی چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے نہیں بنی ہے وہ ایسا کچھ نہیں کر

گی"

دیریک دروازے سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں ہمارے ہی نصیب میں ہیں یہ چھوٹے موٹے کام

تامیر جلے بھنے تاثرات کے ساتھ ٹیبل پر پڑے کاغذات کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بھائی۔۔؟؟

بدر 48 منٹ کے بعد اوپریشن وارڈ میں داخل ہوتے ہی باسیل

کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنا سر پکڑے بیٹھا دیکھ کر

اسے پکارتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

بدر کی آواز پر باسیل فوراً سے سر اٹھا کر بدر کو دیکھتا ہے

جو اس کی طرف آرہا ہوتا ہے۔۔

آگئے تم۔۔؟؟ باسیل سر اٹھا کر بدر کو دیکھتے ہی کہتا ہے۔

بھائی اندر روحی ہے نا۔۔؟؟

بدر باسیل کے پاس پہنچ کر اوپریشن روم کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کو خون چاہیئے تمہارا اور اس کا سیم ہے جلدی

سے اسے بلڈ ڈونیٹ کردو۔۔۔"

باسیل کھڑا ہو کر بدر کی بازوؤں پر ہاتھ رکھے التجائیے انداز

میں دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

بھائی ایسے کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میری بہن ہے

اس کے لیے خون جان سب حاضر ہے بتائیں کہاں جانا ہے میں نے۔۔؟؟

بدر باسیل کے اپنے بازوؤں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسے

تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باہر ریسپشن سے پتا کرنا ہوگا چلو چلتے ہیں۔۔

sil Sir Wait"...

باسیل اور بدر باہر جانے کے لیے بڑھنے ہی لگتے ہیں کہ پیچھے

سے اسی لیڈی ڈاکٹر کی آواز آتی ہے جس پر بدر اور باسیل

دونوں ہے قدم رک جاتے ہیں۔۔۔

hat happened is she okay???...

باسیل ڈاکٹر کی طرف مڑتے ہی فکرمندی سے پوچھتا ہے۔

e can't say anything about her condition but we arrange

e blood now we try our best..

لیڈی ڈاکٹر باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتی ہے۔

ou arrange the blood.?? How you say before your

spital doesn't have this blood now how??..

باسیل کو اچانک سے خون کے ایرینج ہونے پر حیرانگی ہورہی تھی۔۔

meone donate for her"..

ڈاکٹر باسیل کے سامنے کھڑی ہو انتہائے پرسکون لہجے

میں کہتی ہے۔

ho??...

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

on't know about him but he's in the our boss office right

ow"..

لیڈی ڈاکٹر وارڈ کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

باسیل کو جواب دیتی ہے۔۔

ڈاکٹر کی بات پر بدر حیرانگی سے باسیل کی طرف

دیکھتا ہے۔۔

ne man or woman??..

بدر اپنا رخ ڈاکٹر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

an sir"..

لیڈی ڈاکٹر بدر کو جواب دیتے ہی وارڈ کے دروازے کی

طرف

بڑھتی ہے جہاں سے وارڈ بوائے خون کی ایک تھلی ایک بکس میں پکڑ

ہوئے وارڈ میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔۔

لیڈی ڈاکٹر سے دیکھتے ہوئے باسیل کو کراس کیے اس کی

طرف بڑھتی ہے۔۔

here is Your boss Office??...

باسیل بنا مڑے گہری سانس لیے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے

ہوئے ڈاکٹر سے پوچھتا ہے۔

the 8th floor"..

لیڈی ڈاکٹر مڑ کر باسیل کی پشت کو دیکھتے ہوئے

جواب دیتی ہے اتنے میں وارڈ بوائے ڈاکٹر کے پاس بکس لے آتا ہے۔

e are taking that blood for the sake of her are you Okay

th that??..

ڈاکٹر بلڈ بکس باسیل کے سامنے کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

she gonna be alright??..

باسیل اپنی مٹھیوں کو مزید مضبوطی سے جکڑتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

s definitely we try our best!!..

ڈاکٹر گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

kay than take that blood I'll be thankful to that person"..

باسیل اوپریشن روم کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

kay"..

لیڈی ڈاکٹر باسیل کی ہامی پر جلدی سے اوپریشن روم کی

طرف بڑھتا ہے روم کا دروازے کھلتا ہے اور باسیل بدر کی نظر ایک سا

روحی پر پڑتی ہیں۔۔

روحی کو خاموش لیٹا دیکھ کر دونوں کا دل پھٹنے والا ہو گیا تھا۔۔

بھائی روحی کو کسی اور کا خون دینا ٹھیک ہے کیا۔؟؟

بدر روم کا دروازہ بند ہوتے دیکھ باسیل سے پوچھتا ہے۔

ٹھیک تو نہیں ہے پر اس وقت اس سٹیویشن میں وہ ٹھیک

لگ رہا تھا۔۔

بس روحی ٹھیک ہو جائے مجھے اور کسی چیز سے

غرض نہیں "

باسیل ٹوٹے ہوئے لہجے میں روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور کمرے میں پرسکون سی سفید رنگ کے کپڑوں میں

ملبوس سوئی پڑی تھی کہ دیریک دھیرے سے کمرے کا دروازہ

کھولے کچھ پل تو وہی دروازے میں ٹھہر کر حور کو

سوتا دیکھتا ہے اسے سوتا دیکھ کر دیریک گہری سانس لیتے ہوئے

کمرے میں داخل ہوئے دھیرے سے دروازے کو

بند کیے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔۔

بیڈ پر حور کے سرہانے کھڑا ہو کر دیریک مسکراتی ہوئی نظروں سے حو

دیکھنے لگتا ہے۔۔

کیا ہو تم سچ مچ کی میری شہزادی ہو یا میرے دل کی سلطنت

کو تباہ کرنے کے لئے میری زندگی میں آئی ہو۔۔"

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے پوچھتا ہے۔

جو بھی ہے جلد سامنے آ جائے گا پھر جو ہو گا وہ دنیا

دیکھے گی امید ہے میں غلط ثابت ہوں تم وہ نا ہو جو میرے ذہین تمہیں بتا

ہے۔

تم وہ ہو جو میرا دل تمہیں مانتا ہے مجھے دل اور دماغ کے

درمیان کی جنگ نہیں لڑنی ہے۔۔

مجھے جنگ نہیں لڑنی ہے۔۔"

دیریک حور کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بھائی اس آدمی سے ملنے چلے جانے روحی کو خون دیا ہے۔؟؟

بدر اوپریشن روم کے دروازے کو بند ہوتے دیکھ کر باسیل سے

پوچھتا ہے۔

تم روکو میں ہو کر آتا ہوں۔۔"

باسیل بدر کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بھائی آپ اکیلے جائیں گے میں بھی چلتا ہوں نا مجھے

بھی اس شخص کا شُکریہ ادا کرنا ہے آخر کار ہماری مدد کی ہے اس نے

بدر باسیل کی طرف اپنا رخ موڑ کر اس کے چہرے کے

عجیب و غریب تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جو نے بھی مدد کی ہے خود سے کی ہے شکریہ ادا کرنا فرض

ہے لیکِن ایک شخص کا ہی کافی ہے ہر کوئی

اس کے پیروں میں گر پڑے اس سے پہلے وہ پیر کانٹا پسند

کروں گا میں "

باسیل کہتے ہی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے اپنے دانتوں

کو بھینچتے ہوئے بدر کے چہرے سے نظریں ہٹائے

وارڈ حال سے باہر کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

وارڈ حال سے نکل کر سیدھا لفٹ کی طرف بڑھے 8 فلور

کا بٹن پریس کرتا واپس دروازے سے دور ہو کر کھڑا

ہوتے اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے درست کرنے لگتا ہے۔۔

جتنے میں وہ کپڑوں کو درست کرتا ہے اتنے میں 8 فلور آجاتا ہے۔۔

دروازے کھلتے ہی باسیل لفٹ سے باہر نکلے اپنے اطراف میں

نظریں دوڑانے لگتا ہے اس کی نظر ایک روم

کے باہر ایک گارڈ پر پڑتی ہے جو بت بنے ہوئے بلیک کلر کے

تھری پیس سوٹ میں ملبوس دروازے کے باہر کھڑا تھا۔۔

باسیل اس کو دیکھتے ہی آگے کی طرف بڑھ پڑتا ہے

دروازے کے قریب پہنچتا ہی ہے کہ گارڈ خود ہی کمرے کا

دروازہ کھولے باسیل کو اندر جانے کے لیے راستہ دیتا ہے۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی باسیل کی نظر اپنے دائیں جانب کھڑکی کے پاس

فٹ سے نکلتا لمبا قد چوڑی کسرتی باڈی

بلیک کلر کی شرٹ میں باہر نکلنے کو ڈولے جو بازوؤں

کو فولڈ کرنے سے ابھر رہے تھے۔۔

باسیل کی نظر جیسے ہی اس شخص کی پشت پر پڑتی ہے

اسے دیکھتے ہی باسیل کے دماغ کی شریان پھٹنے پر آجاتی ہے۔

"تم..؟؟'

باسیل گہری سانس بھرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں میں"

اراک اپنی دائیں بازوؤں کو کہنیوں سے نیچے اتارتے

ہوئے کہتا ہے۔

"تم نے خون دیا ہے میری بیوی کو..؟؟"

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے سر تا پیر اپنے سامنے ٹیبل

کے پیچھے کھڑے اراک کو کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"ہاں ابھی تو صرف خون دیا ہے وقت پڑنے

پر جان بھی دے دوں گا"

اراک باسیل کی کولڈ نظریں دیکھتے ہوئے پرسکون انداز میں

کہتا ہے اور کہتے ہی چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتا ہے۔

جان تو تمہاری میں لے لوں گا بس سہی وقت کے آنے کا انتظار

ہے مجھے

باسیل سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔

"زبان سنبھال کر میری بیوی کے بارے میں بات کر

رہے ہو تم"

باسیل غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

"افففف۔۔اتنا غصہ ابھی تو میں نے

کچھ کہا ہی نہیں ہے اس کے بارے میں"

اراک ٹیبل کے پیچھے سے ہٹتے ہوئے باسیل کے پاس صوفے

کی طرف بڑھتا ہے۔

"کچھ کہنے کی ہمت بھی مت کرنا مجھے دوسروں کے

منہ سے اس کی باتیں سننا نہیں پسند"

باسیل صوفے سے پشت ہٹاتے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں

جوڑے گھٹنوں پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"فلحال تو مجھے بھی تمہارا اس کے بارے میں بات

کرنا اور حق جتانا پسند نہیں آرہا ہے"

"پر برداشت کررہا ہوں نا میں تو تم بھی کرو"

اراک اپنا صوفے سے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے ایک ائیبرو

اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں کس لحاظ سے تمہیں برداشت کروں

بتانا پسند کرو گے..؟؟"

باسیل دوبارہ صوفے سے پشت ٹیکائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے باغور دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

"بتا تو میں دوں گا پر تمہیں وہ الفاظ پسند

نہیں آئیں گے اس لیے رہنے دیتے ہیں اور کام کی بات کرتے ہیں "

اراک صوفے پر آگے کی جانب آئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

کہتا ہے۔

"کیسی بات..؟؟"

حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"مجھے تمہاری بیوی چاہیے تم طلاق دو اور اسے

میرے نام کرو"

"بکواس مت کرو"

اراک بول ہی رہا تھا کہ باسیل سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے

بول پڑتا ہے۔

"اگر ایک لفظ اور بولا تو تمہاری جان لے لوں گا"

باسیل کا لہجہ ابھی بھی تلخ تھا "

"بکواس نہیں کررہا تمہاری بیوی نے پہلے ہی آدھی

جان لے کر بے چین کردیا ہے مجھے "

"اور مجھے سکون سے رہنا پسند ہے اور میرا سکون

فلحال تمہارے پاس ہے اسے آزاد کرو اور میرے خون کا قرض ادا کرو"

اراک بھی صوفے سے پشت ٹیکائے انتہائے پرسکون انداز میں

روحی کو تصور کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اس لڑکی میں سکون تو ہے پر صرف میرا جان چکا ہوں

محبت کر بیٹھے ہو اس سے پر یقین مانو ا بات کا ذکر بھی

اس کے سامنے تمہیں دو ٹکے کا کردے گا۔

باسیل بھی انتہائے پرسکون انداز میں اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے اراک کو

کے چہرے پر باسیل کی باتوں سے اڑتے

رنگوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دو ٹکے کا۔۔؟؟

اراک باسیل کی بات دہراتا ہے۔

ہاں دو ٹکے کا جانتے ہو کیوں۔۔؟؟

باسیل کہتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

کیوں۔۔؟؟ اراک باسیل کو کھڑا ہوتا دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ روحی عام لڑکیوں کی طرح نہیں ہے وہ ایک پیس ہے

اس دنیا کا جو محبت اور نفرت دونوں حد سے زیادہ

کرتی بھی ہے تو صرف مجھ سے

میرے علاوہ ہر شخص اس نے خود پر حرام کر رکھا ہے

اور جو حرام ہے وہ اس کی نظر میں حرام ہی ہے چاہے وہ

کوئی رشتہ ہو یا کوئی انسان۔۔"

باسیل اراک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دونوں ہاتھ کمر پر

باندھے فخریہ انداز میں کہتا ہے۔۔

کبھی کبھی انسان حلال سے حرام کام کرنے میں جھجکتا

نہیں ہے۔

اراک بھی کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

ہوتے ہونگے ایسے لوگ پر ان لوگوں میں سے میری بیوی نہیں

باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو اراک کے غصے کو

ہوا دے رہی تھی۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری بیوی تم سے نہیں چھین سکتا

۔۔؟؟

اراک باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے

دو ٹوک لہجے میں پوچھتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم کرسکتے ہو۔۔؟؟

جواباً باسیل بھی وہی انداز اپناتا ہے۔

ہاں میں کرسکتا ہوں میں اسے چھین بھی سکتا ہوں اور

--

اور کو لگام دو ورنہ لوگوں کی سانسیں حلق سے

کیسے کھینچنی ہے یہ باسیل سکندر اچھے سے جانتا ہے۔

اراک کی بات کاٹ کر باسیل خود بول پڑتا ہے۔

اپنے کمر کے پیچھے باندھے ہاتھوں کی مٹھیوں کی گرفت

مزید بڑھتی جارہی تھی۔۔

یہ کام تو مجھے بھی اچھے سے آتا ہے پر اس وقت میں یہ

کرنا نہیں چاہتا ہوں

تمہیں تمہاری ہی آنکھوں کے سامنے سے تمہاری ہی بیوی کو

چھین کر اپنا نا بنایا تو میرا نام

"اراک یورگن "نہیں

باسیل کی طرف بڑھے اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

اراک کی بات پر باسیل مسکرا پڑتا ہے۔

مسکرا رہے ہو صدمہ لگ گیا ہے یا ہار کا سوگ سر چڑھ رہا ہے۔

باسیل کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھتے ہوئے جو وقت کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی جارہی تھی۔

دونوں ہی نہیں بس یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہارا یہ گمان

کتنی دیر کا ہے۔

جس سے محبت کر رہے وہ پہلے ہی پاگل کسی کے پیچھے

اس سے محبت کرنے کی غلطی کی سزا وہ تمہیں خود دے گی

باسیل اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے

اپنے قدموں کو پیچھے کی جانب اٹھاتا ہے۔

میں وہ کام نہیں کرتا جس کی سزا دی جائے مجھے

اراک باسیل کو جاتا دیکھ گہری سانس لیے وہی سائیڈ صوفے پر بیٹھتے ہوئے

ہے۔

تم بلاشک نہیں کرتے ہوگے پر تم کر چکے ہو

روحی کو روحی سکندر دل سے بنانے میں مجھے کوئی سیکنڈ نہیں لگے تھے میں

اسے جتنی محنت سے حاصل کیا تھا ناوہ میں اور وہ بہت اچھے سے جانتے ہیں

اور یقین مانو تم صرف ذلیل ہوگے اس کہانی میں "

باسیل ہنستے ہوئے ایک ائیبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

اور اگر اس کہانی میں میں جیت گیا اور تم ہار گئے تو

اگر اس نے مجھے چن لیا

تم پر ترجیح دے دی تو کیا کرو گے لڑو گے یا راستے

الگ کرو گے۔۔؟؟

اراک نظریں جما کر پوچھتا ہے۔۔

جو میرا ہے وہ صرف اور صرف میر ا

میری بیوی میری ہے تم اس پر دوبارہ نظر اٹھا کر دیکھاؤں

باسیل اٹل لہجے میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی باہر کی جانب قدم بڑھانے لگتا ہے۔۔

تمہیں اس پر میری نظر برداشت نہیں اس کے جسم میں

میرا خون برادشت ہو جائے گا۔؟

اراک باسیل کو جاتا دیکھ پیچھے سے بلند آواز میں پھر بول

ہڑتا ہے۔

بات سنتے ہوئے باسیل پلٹتا نہیں ہے بس وہی کھڑے اپنے آپ کو

اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

تم میرے برداشت کی بات کررہے ہو۔؟؟

جتنوں کا خون تم نے بہایا ہے اس کے بعد تو تمہارے جسم سے خون کا ایک

ایک قطرہ بہا دینا چاہیے۔۔۔

باسیل مڑ کر صوفے پر بیٹھے اراک کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

تم اپنی تیاری پکڑ لو جہاں جہاں تم نے اپنی گندگی

پھیلائے ہوئی ہیں ان کو صاف کرنے کا وقتِ آگیا ہے۔

باسیل چہرے پر مسکراہٹ سجائے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی اسی پل روم کا دروازہ کھولے باہر نکل جاتاہے۔۔

گندگی تو مجھے بھی نہیں پسند ہے پاگل

میں جو کرتا ہوں وہ صفائی کے ساتھ کرتا ہوں تم میرے

صفائی سے ہوئے کام میں دانے برابر بھی گندگی

ڈھونڈ سکتے ہو تو ڈھونڈ لو۔۔"

اراک کہتے ہوئے واپس ٹیبل کی طرف کھڑکی کے پاس جاتا

ہے کھڑکی میں کھڑا ہو کر گارڈ میں

موجود پیشینٹس اور ہسپتال میں آتے ہوئے

ڈاکٹرز کو دیکھنے لگتا ہے۔

جتنی محنتیں کوششیں یہ لوگ اس سفید کوٹ کو پانے لیے کرتے

ہیں میں تو بس ان کی کوششوں کو آسان کرتا ہوں

اور کچھ نہیں نیکی کا کام کرتا ہوں اور نیک کام کرنے میں کچھ

فائدہ خود کا بھی ہو جائے کوئی غلط بات تو نہیں ہے اس میں

اراک مزید نوجوان ڈاکٹرز کو بھاگتے ہوئے ہسپتال

میں آتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی مسکرا دیتا ہے۔

ان سب کو تو میں نے ڈاکٹر بنا دیا ہے اب روحی کی باری

اسے ڈائریکٹ چیف بناؤں گا۔

پھر دیکھتا ہوں اپنے سپنے کو پانے کے لیے وہ کس کا

ہاتھ تھامتی ہے۔

باسیل سکندر کا یا اراک یورگن کا

روحی سکندر سے روحی یورگن کا سفر جلد ہی طے کرے گی

میں کرواں گا اسے "

اراک اٹل لہجے میں کولڈ نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی سیدھا ہو کر اپنے کوٹ کے بٹن

بند کیے روم سے باہر جانے کے لیے پلٹتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ڈیریک حور کے سرہانے کھڑا اسے سوتا دیکھ رہا ہوتا ہے کہ

کروٹ لیتے ہوئی حور کی اچانک سے آنکھ کھلتی ہے آنکھو

کھلتے ہی اس کی نظر ڈیریک پر پڑتی ہے

نظر پڑتے ہی حق رہے منہ سے زور دار چیخ نکلتی ہے۔۔

"آہ ہ ...!!"

حور اپنی ہتھیلیوں کے بل بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ڈیریک کو دیکھتے ہوئے

چیخ مارتی ہے۔

"کیا ہو گیا ہے چیخ کیوں رہی ہو..؟؟"

دیریک اپنے ٹراوزر کی جیب سے اپنا فون نکالے بیڈ سائیڈ

پر چارجنگ بورڈ میں چارجر لگاتے ہوئے انتہائے پرسکون انداز میں پوچھتا ہے

"میرے سر پر موت کا فرشتہ بن کر کیوں کھڑے

ہیں صبح صبح..؟؟'

حور دیریک کو پرسکون دیکھتے ہوئے گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں تمہیں موت کا فرشتہ نظر آتا ہوں آنکھیں

خراب ہوگئی ہیں تمہاری"

چارج پر موبائل لاگو کر سیدھا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔

"نہیں الحمدللہ ٹھیک ہیں تب ہی تو آپ کو دیکھ پا رہی ہوں "

حور تنزیہ لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

"بہت بہت شکریہ مجھ پر نظر ثانی کرنے کے لیے اگر آپ

مجھے نا دیکھتی تو میں تو مر جاتا نا"

دیریک حور کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"ویسے بار بار اتنا سچ بولنے کی ضرورت نہیں ہے

سمجھ گئی میں آپ مجھ پر مرمٹے ہیں"

حور پلٹ کر دیریک پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے اپنے دوپٹے

کو ڈھونڈتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"کچھ زیادہ ہی نہیں بول رہی ہو..؟؟"

دبدبے قدم حور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ ہی نے کہا تھا کہ کل بولو ،بولا کرو، لڑا کرو

میں بس اسی بات پر عمل کررہی ہوں "

حور ایک ہاتھ کمر پر رکھے اور دوسرے ہاتھ سے اشاروں کی

طرح چڑھے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

"بولتا تو میں اور بھی بہت کچھ ہوں ان پر بھی

عمل کرکے اپنے آپ کو اچھی بیوی ثابت کرسکتی ہو تم"

دیریک کمر پر ہاتھ باندھے حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے

اب کی بار حور ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں اٹھاتی ہے

اور برابر دیریک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

اس کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

"نہیں حد سے زیادہ کسی کی بات ماننا نقصان

وہ ثابت ہو جاتا ہے "

حور ڈیریک کے بڑھتے ہوئے قدموں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"حد سے زیادہ..؟؟

ڈیریک رک کر بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتا ہے۔

کوئی ایک بات بتادوں جو تم نے اب تک میری بات مانی ہو"

ڈیریک مڑ کر دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"کتنے نا شکرے ہیں آپ مانی تو ہیں اتنی ساری

باتیں میں نے آپ کی "

حور کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"رہنے دو میرا منہ نا کھلاؤ

آئی بڑی تم فرمانبردار میری"

دیریک گہری سانس لیے جلے بھنے انداز میں کہتا ہے۔

"استغفرُللہ سنا تھا میں نے لوگ منہ پر جھوٹ

بولتے ہیں کیسے بولتے ہیں آج آپ کو دیکھ کر پتا لگ رہا ہے"

حور بھی گندا سا منہ بنا کر ناک چڑھاتے ہوئے کہتے ہی

پلٹ جاتی ہے۔

"جی پتا لگ رہا ہے لوگ منہ پر جھوٹ کیسے بولتے ہیں

اور یہ جس منہ سے تم جھوٹ بول رہی ہو نا "

"بہت جلد میں انہیں میرے خلاف کچھ بولنے کے لائق

نہیں چھوڑوں گا انتظار کرو تم صرف اس دن کا "

حور کی پشت کو دیکھتے ہوئے دیریک منہ میں زبان گھوماتے ہوئے

حور کے بلکل پیچھے جا کھڑا ہو کر کہتا ہے۔۔

دیریک کی بات پر ہی حور کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھیں۔

میں برے دنوں کا انتظار نہیں کرتی ہوں۔۔

حور کہتے ہوئے جیسے ہی مڑتی ہے دیریک کی ٹھوڈی سے

اس کا سر لگتا ہے جس سے وہ اسی پل اپنی آنکھیں

زور سے میچ لیتی ہے۔۔

حور کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے دیریک کے چہرے پر مسکراہٹ

بکھر گئی تھی۔۔

ڈرتی شرماتی ہوئی اچھی لگتی ہو۔۔

دیریک حور کی بند آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے

ہوئے کہتا ہے۔

حور جوابا کچھ نہیں کہتی ہے اور وہی آنکھیں بند کیے

کھڑی رہتی ہے۔۔

آنکھیں کھولو۔۔!!!"

دیریک حکمانہ لہجے میں کہتا ہے پر حور اپنی آنکھیں نہیں

کھولتی ہے۔۔

حور آنکھیں کھول لو اپنی نیت خراب کررہی ہو تم ایسے

میری۔۔۔"

دیریک بولتا ہی ہے کہ حور جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولے

ڈیریک کے چہرے کی جانب دیکھنے لگ جاتی ہے حور

کی آنکھیں کھولتی ہی ہے کہ حور ڈیریک کی نظریں آپس میں

ٹکراتی ہے۔۔

حور اپنی نظریں چراتے ہوئے ڈیریک سے دور ہونے لگتی ہے

پر ڈی جے اپنی کمر پر بندھے ہاتھوں کو کھولے

حور کی کمر پر ہاتھ رکھے حور کو اسی پل خود میں قید

کرلیتا ہے۔

ڈرنا نہیں ہے مجھ سے میری جان

ڈرو گی تو پوری زندگی مجھے تمہیں صرف اور صرف

ڈرانے میں مزہ آئے گا جبکہ میں دوسرے مزے لینا چاہتا ہوں

تمہارے ساتھ۔۔

دیریک حور رکی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

استغفرُللہ چھوڑیں مجھے دور رہیں مجھ سے۔۔۔

حور سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے

کہتی ہے۔

آج کے پاس تو ہر پل ہر لمحہ میں تمہارے قریب ہی ہوں

میری جان یہ جو کچھ وقت سکون کا میرے بغیر اس مینشن میں ملتا تھا تم

آج س وہ بھی ختم

دیریک حور کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

ہے۔۔

کیا مطلب۔۔؟؟ حور حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ آج سے تم میرے ساتھ کام پر جاؤ گی تمہیں اکیلا

چھوڑنے کا رسک میں دوبارہ نہیں لے سکتا ہوں۔۔"

حور کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ کے ساتھ کہیں بھی نہیں جاؤں گی۔"

حور اٹل لہجے میں کہتی ہے۔

اگر تم میرے ساتھ کام پر نہیں جاؤ گی تو مجبوراً مجھے

پھر تمہارے ساتھ اس کمرے میں دن رات رہنا پڑے گا

پھر یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔

کوئی گیرینٹی نہیں ہے میری "

ڈیریک حور کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے حور کو

مزید خود میں قید میں کرنے لگتا ہے۔۔

میں کیا کام کروں گی مجھے تو کام آتا ہی نہیں ہے۔

حور سر اٹھا کر ڈیریک کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کندھے

اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

زیادہ کچھ نہیں کرنا ہے تمہیں بس وہی کرنا ہے جو ایک

اچھی بیوی کرتی ہے۔

ڈیریک اپنے دانت تلے ہونٹ دباتے ہوئے کہتا ہے۔

اور ہو کیا ہے۔۔؟؟

حور تجسّس بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جب ہم سب کے درمیان ہو تو میرا خیال رکھنا ہے اور جب ہم اکیلے

ہو تو دل بھر کر رومینس کرنا ہے بس اتنا سا

آسان ساکام ہی تو ہے۔۔

دیریک کہتے کہتے حور کے گال پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

"لاحولہ ولاقوتہ "

حور دیریک ہے سینے سے تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

انسان کبھی تو کوئی اچھی بات کر سکتا ہے کیوں آپ مردوں کے سر پر ہر و

رومینس ہی چڑھا رہتا ہے۔۔

حور دیریک کی باہوں سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی

ہے

ہمارے سر پر وقت رومینس نہیں چڑھا رہتا ہے یہ تم جیسی خوبصورت بیوی

دیکھ کر خوش بخود انسان اپنے

ہوش حواس کھو بیٹھتا ہے۔۔

دیریک حور کو مزید اپنے قریب اس کے ہونٹوں کو فوکس میں

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

نظریں اور ہاتھ دونوں مجھ پر سے ہٹا لیں صبح صبح

دماغ نا خراب کریں آپ میرا

حور دیریک کی قید میں پرندے کی طرح پھڑپھڑاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

اتنی کوششیں دور جانے کی کرو گی تو رہائی نہیں ملے گی

گرفت ہی بڑھتی جائے گی۔

دیریک حور کے چہرے پر غصہ کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آپ چھوڑیں مجھے ورنہ میں ماروں گی آپ کو

حور غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔۔

مارتی تو رہتی ہو اپنی اداؤں سے اور کتنا تڑپا کر ماروں گی

تم مجھے۔۔"

دیریک شرارتی انداز میں کہتا ہے۔۔

ارکان۔۔؟؟

حور ایک اور تھپڑ سینے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جی میری جان۔۔"

دیریک انتہائی پرسکون لہجے میں کہتا ہے۔

چھوڑ رہیں آپ مجھے یا نہیں۔۔؟؟

حور غصے میں آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم چاہتی ہو میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔؟؟؟

دیریک بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔

جب آپ کو میرا جواب پتا ہے تو آپ کو یہ سوال نہیں کرنا چاہیے مجھ سے

حور چڑے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

جواب تو مُجھے اور بھی بہت سے سوالوں کے پتا ہیں لیکن

وہ کیا ہے نا تمہارے منہ سے تمہارے ان ہونٹوں

سے ان کو دیکھتے ہوئے سننا مجھے پسند ہے۔۔

حور کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کا دماغ خراب ہوگیا ہے چھوڑیں آپ مجھے۔۔"

حور دیریک کی بہکتی نگاہوں کو دیکھتے ہوئے بولی

اتنی دوریاں درمیان لاکر کیا کرو گی جب آنا میرے پاس ہی ہے

تم نے۔"

دیریک حور کی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ کے پاس نہیں آؤں گی میں آپ کے پیسے دے کر

چلی جاؤں گی آپ کو بتا چکی تھی میں پہلے ہی

حور دیریک سے دور پیچھے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

جیسے میں تمہیں خود سے دور جانے دوں گا۔؟

ٹھیڑی سمائل کرتے ہوئے بولا

آپ روک نہیں پائیں گے مُجھے

حور اٹل لہجے میں کہتی ہے۔

میں نہیں تم خود روکو گی خود کو مجھ سے دور جانے کے

لیے تمہاری منزل میں ہی ہوں یہ میں سمجھ گیا ہوں

اب تمہاری باری ہے اور بہت جلد تم

بھی یہ سمجھ جاؤ گی۔"

دیریک حور کو کہتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا ہے

دروازہ کھولے اندر داخل ہوتا حور کے کپڑوں

والے سیکشن میں جا کر اس کے ایک سائیڈ پر ہینگر میں لگے ہر

کلر ہے ماڈرن کپڑوں کی طرف بڑھتا ہے۔۔

آپ میرے کپڑوں میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟

حور دیریک کو دیکھتے ہوئے اپنے کپڑوں کے سیکشن میں

تجسس سے پوچھتی ہے۔

تمہارے لیے کپڑے نکال رہا ہوں ڈی جے کی بیوی ہو

اب اس کی سیکریٹری بھی اسٹینڈرڈ تو ہائے

ہونا چاہیئے تمہارا۔۔"

دیریک حور کے تھری پیس سوٹ میں اس کے لیے اچھے سے

رنگ کا سوٹ دیکھنے لگتا ہے۔۔

میں نے ہامی تو نہیں بھری ہے آپ کے ساتھ کام کرنے کی اور

مجھے تو آپ کا کام آتا بھی نہیں ہے

اور آپ نے تو مجھے میری سیلری کا بھی نہیں بتایا ہے بنا

پیسوں کے میں آپ کے لیے کچھ کیوں کروں۔۔"

حور دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے ایک ہی سانس میں اتنی

ساری باتیں کر دیتی ہے۔

میں ہوں نا تمہیں سب سیکھانے کے لیے ٹینشن کی کیا

بات ہے۔۔"

دیریک حور کے لیے سب رنگوں میں بھی بلیک کلر کا تھری پیس

سوٹ ہی نکلتا ہے۔۔

ٹینشن کی بات تو ہے نا آپ ہر دن آکر کوئی نئی بات کر دیتے ہیں

م۔۔میں پاگل ہوں جو آپ کی بات مانتی پھیروں ہر دن

حور گردن جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم پاگل ہی ہو جب میں کہہ رہا ہوں ٹینشن مت لو پھر بھی

سوال پر سوال کیے جا رہی ہو ایسا کیوں۔۔؟؟

دیریک حور کی طرف کپڑے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ آپ نہیں سمجھ رہے ہیں اس لیے مجھے ٹینشن

ہورہی ہے میرے پاس پیسے ہیں پہلے میں وہ دیکھوں گی

پھر میں نے آپ کے ساتھ کام کرنا ہے یا نہیں پھر سوچوں گی

حور سوٹ واپس دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے پاس پیسے کہاں سے آئے۔۔؟؟

دیریک تجسس سے پوچھتا ہے۔۔

اس کے ذہین میں اسی پل عجیب عجیب سوالات گردش کرنے لگ جا

ہیں۔۔

میرے پاس ہیں پیسے بہت سارے پیسے ہیں میں نے کبھی

ان کا استعمال بھی نہیں کیا ہے آج کروں گروں گی ان کو

اگر وہ کم ہوئے تو پھر آپ کی سیکریٹری کی جوب کی آفر کے

بارے میں سوچوں گی۔۔

حور کمر پر ہاتھ رکھے اپنے نارمل فراک اور سوٹ کے کپڑوں والے سیکشن

جاتی ہے۔۔

حور بنا دوپٹہ کے نارمل سی دیریک کے سامنے پھر رہی تھی

اسے اپنے دوپٹہ کا ہوش تک نہیں تھا

دیریک حور کو اس طرح ہی سہی پھرتا باتیں کرتا دیکھ کر

خوش ہو رہا تھا پر حور کی نظروں میں اس کی مسکراہٹ آتی

اس سے پہلے ہی وہ غائب کر چکا تھا۔۔

ایک بات پوچھوں میں آپ سے۔۔؟؟

حور اپنے کپڑوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے لیے کپڑے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پوچھوں۔۔"دیریک دھیرے سے جواب دیتا ہے۔

آپ بلکل اچھے ہیں آپ کے فیملی والے بھی سب آپ جیسے ہی ہیں کیا۔۔؟

حور کہتے کہتے مڑ کر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہے۔

کیوں تمہیں اپنے ساسرال کا دیدار کرنا ہے۔۔؟؟

دیریک ائیبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں تو۔۔۔

حور فوراً بول پڑتی ہے۔

تو اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔؟؟

دیریک ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ آپ کے ماما بابا بھائی بہن بھی آپ کی طرح امیر ہیں اور ا

باگڑ بلے ٹائپ کے ہیں۔۔؟؟

حور اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے تجسّس سے پوچھتا ہے۔

م۔۔میں باگڑ بلا ہوں۔۔؟؟

دیریک اپنی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

ہاں آپ کو جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا نا

بلیک سوٹ میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے غصہ میں جس

طرح آپ مجھے دیکھ رہے تھے آپ بلکل میرے بلو کی طرح

لگ رہے تھے۔۔

حور ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بلو کون ہے۔۔؟؟ دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

آپ اس کو نہیں جانتے۔۔؟؟

حور دیریک کی طرف ایک قدم بڑھتی ہے پوچھتی ہے۔

نہیں کون ہے یہ۔۔؟؟

دیریک غصے میں پوچھتا ہے۔

بلو میرا پہلا پیار ہے آپ سے پہلے وہی تھا جو دن رات میرے

ساتھ رہتا تھا اس کے بغیر مجھے ایک پل کے لیے بھی

سکون نہیں ملتا تھا۔

حور مایوسی سے کہتی ہے۔۔

لڑکی کس کی بات کررہی ہو۔؟؟ڈیریک کا غصہ مزید

بڑھنے لگ گیا تھا۔۔

آپ سچی میں اس کا نہیں جانتے مجھے لگا تھا آپ میرے

بارے میں اور مجھ سے جوڑے ہر شخص ہر چیز کے بارے

میں اچھے سے جانتے ہیں۔۔"

حور گہری سانس بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

سیدھے سیدھے بتاؤں گی کون ہے وہ۔۔؟

ڈیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے غصے میں پوچھتا ہے۔

میں بتادوں گی لیکن میں بتانے سے پہلے وہ جیسے جوڑا

کو آپ سے ملواؤں گی وہ بھی اپنے جوڑا کو دیکھ کر

بہت خوش ہو گا۔۔

حور دیریک سے دور پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں سیدھے سے اس کے بارے میں بتاتی ہو یا اٹھواوں

میں اس کو۔۔؟؟

حور کی طرف غصے میں بڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر کہتا ہے کہتے کہتے مزید قدم اس کی طرف

بڑھاتا دیریک حور کو اس کے وارڈ روپ

سے پن کر دیتا ہے۔۔

آ۔۔آ۔۔آپ پھر میرے قریب آرہے ہیں۔۔

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

تمہیں منع کیا تھا نا کسی بھی غیر مرد کا نام میری موجودگی

میں نہیں لو گی تم سمجھ نہیں آتا ہے تمہیں۔۔؟؟

حور کی آنکھوں میں اپنی غصے میں سرخ ہوتی آنکھیں ڈالتے

ہوئے کہتا ہے۔

وہ۔ غیر تو نہیں ہے۔۔"

حور سر جھکا کر کہتی ہے۔۔

جو بھی ہے آج مرے گا تم بھی صبر کرو اس کے ٹکڑے

تمہاری آنکھوں کے سامنے نا کیا تو میرا نام" ڈیریک جون نہیں"

ڈیریک اپنے نام پر زور دیتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرے سے باہر

نکل جاتا ہے۔۔

حور دیریک کو جاتا دیکھ کر سیدھی ہو کر کھڑی ہوتی ہے۔

اتنے غصے والی بات تو نہیں ہے ہر کسی کی لائف میں

اس کا کوئی نا کوئی فرسٹ لوو تو ہوتا ہی ہے۔۔۔

حور گردن جھٹکتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی پلٹ کر اپنے

لیے سی گرین کلر کی شیفون کی فراک نکالے

حور واش روم میں گھس جاتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک غصے میں کمرے سے نکلے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا

واپس لائیبریری کی طرف بڑھتا ہے جہاں تامیر

ابھی تک کاغذات کو اکٹھا کر رہا ہوتا ہے۔

تامیر اس کو چھوڑوں ابھی کے ابھی حور کے بلو کام پتا

لگا کر اسے اٹھا کر لاؤ۔۔"

دیریک تامیر کو دیکھتے ہی غصے میں حکمانہ انداز میں

کہتا ہے۔۔

اب یہ بلو کون ہے۔؟ تامیر بے زار انداز میں پوچھتا ہے۔

مجھے بھی نہیں پتا کون ہے جو بھی ہے اس کو ڈھونڈ کر

لے کر آؤ بس۔۔"

دیریک کا غصہ اس کے سر چڑھنے لگ گیا تھا۔۔

یہ لڑکی میرے ہاتھوں سچ میں کسی کا قتل کروا کر مانے گی۔۔

دیریک دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

جاؤ جلدی سے لے کر آؤ اسے"

دیریک تامیر کو اپنی جگہ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں گارڈ ہو آسسٹینٹ نہیں میں کیوں کروں یہ مجھے تو کام

سے نکال دیا تھا آپ نے بھول گئے ہیں آپ۔۔؟

تامیر بھی غصے میں کہتا ہے۔۔

رکھ لیا تھوڑی دیر کے لیے واپس اب جاؤ جلدی سے اس کو

لے کر آؤ۔۔!!"

تھوڑی دیر کے لیے رکھ لیا کیا ہوتا ہے رکھنا ہے تو پورا

رکھیں یہ تھوڑا رکھنا کیا ہوتا ہے۔۔

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

سانڈ دماغ نا مزید خراب کرو پہلے ہی پھٹنے والا ہوگیا ہے

اب شرافت سے جاؤ اور کے کر آؤ اسے

دیریک انگلی سے پہلی اپنے دماغ کی طرف پھر تامیر

کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جارہا ہوں جارہا ہوں مزید دماغ خراب مت کریں "

تامیر اپنے کوٹ سے فون نکالتے ہوئے لائبریری سے باہر

نکل جاتاہے۔۔

اس کے جاتے ہی دیریک بھی لائبریری سے باہر نکل جاتا

ہے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ سامنے سے سیگرین کلر

گڈھنوں تک کی فراک نیچے پلازو کے ساتھ پہننے ہوئے لائٹ سوفٹ سا م

آپ کیے پیروں میں خسہ پہننے حور اپنے ہاتھوں میں سیگرین

کلر کی چوڑیاں پہنتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی ہوتی ہے اسے دیکھتے

دیریک اپنے دل پر فوراً ہاتھ رکھ

کر اپنا رخ موڑ لیتا ہے اس سے دیریک کو رخ موڑے دیکھ حور بھی بنا کچھ

دیریک کو وہ بھی کیچن کی طرف

اپنا رخ موڑ لیتی ہے۔۔

حور کے کیچن میں جاتے ہی دیریک بھی ایک ساتھ دو سے تین

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسل اپنا کوٹ ہاتھ میں لٹکائے ہوئے اپنی سفید شرٹ کو جگہوں سے لال ر

میں دیکھتے ہوئے اوپریشن روم کی

طرف بڑھتا ہے جہاں اب بدر کے علاوہ باقی سب موجود تھے بچوں سم

سوائے شیزا کے

باسل کی نظر جیسے ہی عالیان پر پڑتی ہے باسل دوبارہ

کوٹ پہن کر اپنے لال ہوتی شرٹ کو چھپانے لگتا ہے۔۔

بابا۔۔۔؟؟ عالیان باسل کو دیکھتے ہی اس کی طرف دوڑتے

ہوئے آتا ہے عالیان کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے

باسل گڈھنوں کے بل جھک کر عالیان کو گود میں اٹھاتا

اپنی گلے سے لگائے بینچ کی طرف بڑھتا ہے۔۔

عالیان کی آواز پر سب کی نظریں باسیل اور عالیان

کی طرف اٹھتی ہے

بابا ماما کہاں ہیں۔۔؟؟

عالیان باسیل کے گلے سے لگے پوچھتا ہے۔

آپ کی ماما سو رہی ہیں۔۔

باسیل اوپریشن روم کی لال لائٹ کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے اور کہتے ہی عالیان کو بینچ پر کھڑا کیے اس کے پاس

کھڑا ہو کر اس کے معصوم سے چہرے کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ماما تو گھر میں سوتی ہیں وہ تو نہیں تھی وہاں پر۔"

عالیان سر اٹھا کر اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

باسیل کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا باسیل خاموشی

سے عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے دانت

بھینچتے اپنے غصے کو ضبط کرتا ہے۔۔

آپ کی ماما پاگل ہیں آپ کو تو پتا ہے نا وہ کچھ بھی

پوچھ کر تھوڑی کرتی ہیں جو دل میں آیا وہ کرلیا

باسیل درد بھری مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں ماما پاگل نہیں ہیں ماما تو بہت اسمارٹ ہیں"

عالیان سر جھکائے باسیل کے کوٹ پر انگلیاں پھیرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

عالیان کی باتوں پر مہرین اور آئمہ کا دل بھی پھٹنے والا

ہوگیا تھا۔۔

باسیل عالیان کی بات پر گہری سانس لیتا ہے۔۔

بابا ماما ہے پاس جانا ہے۔۔

عالیان دوبارہ سر اٹھا کر معصومانہ انداز میں کہتا ہے۔

آپ کی ماما سے تو مجھے بھی ملنا ہے وہ بس اٹھ جائیں

تو جلدی سے دونوں ان کے پاس جاتے ہیں اور پھر کبھی بھی ان کو اکیلا نہ

چھوڑیں گے۔۔

باسیل عالیان کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے وہ

بوسہ دیتا ہے اور وہاں اوپریشن روم کی لائٹ بند ہوتی ہیں

اور روم کے دروازے کھلتے ہیں۔

دروازے کو کھلتا سن کر سب کی نظریں اوپریشن روم کی

طرف بڑھتی ہے۔

بدر ایک نظر دروازے کو اور پھر عالیان کو دیکھتا ہے۔۔

اووو۔۔چڑیل کی اولاد ماما کا ناشتہ نہیں لے کر آئے تم

تمہاری ماما کتنی ناراض ہوگی تم سے کل سے وہ تمہارے لیے

آئس کریم ڈھونڈ رہی تھی آئس کریم ڈھونڈ

ڈھونڈ کر تھک گئی تھی تھک کر وہ سو گئی اب وہ کھالی

پیٹ اٹھیں گی تو پھر اور زیادہ دیر وہ کھالی پیٹ رہے گی

صرف تمہاری وجہ سے

اپنی ماما کا خیال نہیں رکھتے تم۔۔"

بدر کی نظر عالیان پر تو کبھی دروازے پر ہوتی ہے۔

روحی کی حالت عالیان کو نہیں دیکھانا چاہتے تھے وہ سب

پر ماں سے دوری پر وہ رو رو کر زبردستی آگیا تھا۔۔

باسیل کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ گئیں تھیں نظریں

دروازے پر تھم گئی تھیں۔

چلو آجاؤں ہم ناشتہ کے کر آتے ہیں تمہیں پتا ہے نا وہ

کیا کھاتی ہیں۔۔

بدر عالیان کو باسیل سے لیے گود میں اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آجاؤ تاشہ آپ بھی چلو۔۔"

بدر دوسرے ہاتھ سے تاشہ کا ہاتھ پکڑے اسے بھی اپنے ساتھ

لے جاتا ہے۔۔

عالیان نکلتا ہی ہے اتنے میں اسٹریچر پر بے ہوش

وجود میں سر پر پٹیاں باندھی ہوئی روحی کو لیے باہر نکلتے ہیں روحی کو

باسیل کا دل پھٹنے والا ہوگیا تھا

اس کی نظروں کے سامنے سے اسے" V I P Room " میں

شفٹ کرنے کے لیے لے جایا جارہا تھا۔۔

روحی کے اس کے سامنے سے گزرنے پر باسیل اپنا

آر جھکا لیتا ہے باسیل وہی کھڑا رہتا ہے جبکہ مہرین احمر اور

آئمہ تینوں روحی ے پیچھے پیچھے چل پڑتے ہیں۔۔

روحی کے جاتے ہی باسیل بے جان حالت میں وہی بینچ

پر سر جھکائے بیٹھ جاتا ہے۔

باسیل اپنے خون کھے ہاتھوں میں اپنا سر پکڑے سر

جھکائے اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے بیٹھا ہوٗا تھا۔

sil Sir??...

لیڈی ڈاکٹر باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اس کو پکارتی ہے۔

ڈاکٹر کی آواز پر باسیل سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے پر بینچ سے اٹھتا

ہے۔

ngratulations you're wife is now out of danger

e's fine she's not in her sense's but she'll get

tter soon don't worry..

ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اپنے سر اے اتاری کیپ کو ہاتھ میں دیکھتے ہوئے ک

ہے۔

there anything serious about her condition??.

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

sir she's fine she has some stitches in her head in the

ck you need to careful about that

tches will check in a week later so take care alot About

n..

her wise she's fine because of that person who donate

ood for her"..

e are really thankful to this person he is a

viour of your wife"..

ڈاکٹر بھی مسکراتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

viour??..

باسیل سر جھکا کر الفاظ دہراتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

e are shifting her in the room Take care of her she'll open

r eyes soon

باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ank you"

باسیل ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔

y pleasure"..

ڈاکٹر کہتے ہی حال سے باہر جانے کے لیے بڑھنے لگتی ہے۔

باسیل بھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بینچ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

دبے دبے قدم اٹھائے اوپریشن حال میں

بنی بالکنی کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

اراک یورگن اب خون بہانے کی باری تمہاری

ایک غلطی میں نے کی اپنی بیوی کو اس دلدل میں پھنسا

کر اور اب ایک غلطی تم میری بیوی کی مشکلات

کا مزید بڑھانے کی کر رہے ہو۔۔

تم نے اس کے وجود کے ساتھ ساتھ اس کے خون میں اپنا

خون شامل کر کے اچھا نہیں کیا

اگر روحی کی جان کی بات نا ہوتی تو میں تمہارا خون اس کو دینا تو دور تمہیں

کے پاس بھٹکنے تک نہیں دیتا ہے۔

پر جو ہو گیا سو ہو گیا اب جو ہو گا وہ ہمارے درمیان ہو گا

روحی پر ایک بار نظر تو ڈال لی تم نے اب تم اس

پر دوبارہ نظر رکھ کر دیکھانا تمہیں زندہ زمین میں دفن

نا کیا تو میرا نام بھی" باسیل سکندر" نہیں۔۔۔

باسیل بالکنی میں کھڑا اپنے سامنے گارڈن میں موجود

لوگوں کو دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں خود سے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

pen the door it's Irak sir Car"..

rry up"..

ابراہیم مینشن میں اندر سیکیورٹی روم میں مینشن کے

باہر کھمبے پر لگے کیمرے میں دور سے اراک کی

اور اس کے آدمیوں کی آتی ہوئی گاڑی کو دیکھتے ہوئے

سیکیورٹی گارڈ ہکا بکا ہوئے دروازے پر کھڑے گارڈ کو کہتا ہے۔

گارڈز اندر والے کی آواز پر فوراً سے دروازے کو کھولے

سر جھکا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔

اراک کی گاڑی سب سے آگے اس کے پیچھے اس کے گارڈز کی دو گاڑیاں مینشن میں داخل ہوتی ہیں ان کے داخل ہوتے ہی پیچھے سے دروازے کو اسی پل بند کر دیا جاتا ہے۔۔

اراک کی گاڑی مینشن کے دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوتی ہے پہلے اراک کا ڈرائیور گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور دوڑتے ہوئے جا کر اراک کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے۔

اراک کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلے گہری سانس لیتا ہوا مینشن میں اندر کی طرف داخل ہوتا ہے۔

اراک میشن میں داخل ہوتا ہے اور سامنے سے منہاج صاحب سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بائیں پھلائے اراک کا ویلکم کرتا ہے۔،

elcome my son welcome back to the house"

منہاج صاحب کی بات پر اراک کے اندر داخل ہوتے ہوئے

قدم رک جاتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ٹھیک ہوں۔۔"

اراک کہتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتا ہے وہ حال میں صوفے کی

طرف پہنچتا ہی ہے کہ منہاج صاحب اس تک پہنچ

جاتے ہیں۔۔

کافی دنوں بعد آئے کب سے منتظر تھا میں تمہارے آنے کا

منہاج صاحب اراک کو گلے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

کافی میں مصروف تھا بس اسی لیے

اراک گلے سے لگتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو دیر سے آئے پر آئے تو سہی یہ ہی کافی ہے ہمارے لیے

منہاج صاحب اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم جانتے ہو تمہیں دیکھ کر مجھے ایک الگ سا سکون ملتا ہے۔

منہاج صاحب مسکراتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

فلحال میں مصروف ہوں آپ کے کام میں مدد نہیں کر سکوں گا

اراک اپنے کندھوں سے منہاج صاحب کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے

اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں کہتا ہے

اور کہتے ہی منہاج صاحب کی شہنشاہی کرسی پر

شہنشاہی انداز میں جا بیٹھتا ہے۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں کام کے لیے تمہارا انتظار کررہا تھا۔۔؟؟

منہاج صاحب اراک کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

کام نا سہی کوئی لالچ ہو گا پھر۔۔"

اراک دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اتنا برا شخص بھی نہیں ہوں میں جو اپنے بچوں میں لالچ

تلاش کروں گا۔۔

ششششش۔۔۔۔

جھوٹ نہیں میرے سامنے تو ہر گز نہیں

اراک شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے سخت نظروں سے دیکھتے

ہوئے تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔

اراک۔۔۔؟؟ منہاج صاحب اس کی آنکھوں میں غصہ جھوٹ بولنے سے غ

دیکھتے ہوئے صوبے پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

اراک یورگن آپ کا رشتہ دار زور ہے لیکِن اس کا ہر گز مطلب

نہیں ہے کہ آپ یہ بھول جائیں کہ مجھے جھوٹ سے

کتنی نفرت ہے۔۔

اگر ایک الفاظ اور جھوٹ کا مجھ سے کلام کرنے کے لیے استعمال

کیا تو آپ اپنے نقصان کے زمہ دار خود ہونگے۔۔"

اراک دھمکانہ لہجے میں غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے سامنے بیٹھے منہ

صاحب کے چہرے پر پشیمانی

دیکھ کر

اراک کہتے ہی اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے

صوفے سے پشت ٹیکا لیتا ہے۔۔

آنکھوں پر نظر کے گلاسس ابھی تک لگے تھے۔۔

تائی کدھر ہیں پھر انہیں کچھ تو نہیں۔۔؟؟

اراک گردن موڑ کر کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ روم میں ہے اپنی آرام کررہی ہے۔"

منہاج صاحب دھیمے لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

واقع آرام کررہی ہیں یا اپنے زخموں کو بھرنے کا

انتظار کر رہی ہیں۔۔؟؟

کہیں تو بلالو انہیں۔۔؟؟

اراک منہاج صاحب کے چہرے پر عجیب سے تاثرات کو

دیکھتے ہوئے کہتاہے۔۔

حور کی شادی ہوگئی ہے۔۔"

منہاج صاحب ٹوپک چینج کرتے ہوئے کہتا ہے۔

میرے سوال کا جواب نہیں ہے یہ۔۔

اراک صوفے سے پشت ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

پر اہم یہ ہونا چاہیے تمہارے لیے میری بیوی سے کوئی

غرض نہیں تمہیں۔۔"

منہاج صاحب اراک کو صوفے س اٹھ کھڑا ہوتے دیکھتے ہوئے

کہتے ہیں۔۔

بیوی۔۔۔؟؟ اراک اپنا کوٹ اتارتے ہوئے الفاظ دہراتا ہے۔

پہلے نہیں تھا پر کسی کی بیوی دیکھ کر تجسّس ہوگیا ہے

ایک مرد ایک شوہر کو کس رنگ میں کس کس طریقہ سے

ایک لڑکی ایک عورت ایک بیوی کا خیال رکھ سکتا ہے۔۔

اراک منہاج صاحب کی طرف پشت کیے

اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اراک کی بات پر منہاج صاحب حیرانگی سے اس کی پشت کو

گھورنے لگتے ہیں۔۔

کسی کی بیوی پر دل آگیا ہے کیا۔۔؟؟

منہاج صاحب اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے ٹیڑھی

سمائل کرتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

منہاج صاحب کہتے ہیں اور اراک کے چہرے پر روحی کو

سفید رنگ میں خوبصورت سے سجے ہوئے خوشی سے

گھومتے ہوئے حال میں منظرِ آنکھوں کے سامنے گردش

کرتے ہیں۔۔

ہمم۔۔۔ آگیا ہے۔۔"اراک آنکھوں سے چشمہ اتارتے

ہوئے مسکراتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

کون ہے وہ۔۔؟؟ منہاج صاحب ایک اور سوال کرتے ہیں۔۔

میرے دشمن کی بیوی ہے, میرے دشمن کی جان ہے,

یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی سانسیں

ہی وہ"

اراک کہتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔

دشمن کی بیوی ہے۔۔؟؟ اور دشمن ابھی تک زندہ ہے۔۔؟؟

منہاج صاحب پوچھتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

ہاں زندہ ہے اور میرا اسے مارنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔

جگ سے دو گھونٹ پانی گلاس پانی میں ڈالتے ہوئے

اسے اٹھائے شراب کی طرح لہراتے ہوئے

منہاج صاحب کی طرف بڑھتا ہے۔

تمہارا اپنے دشمن کو مارنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور تب

جب اس کی بیوی پر دل ہار بیٹھے ہو

مذاق کررہے ہو۔۔؟؟

منہاج صاحب بے حد حیرانگی سے اراک کو دیکھتے ہوئے

سوال کرتے ہیں۔۔

ہاں باسیل سکندر اراک یورگن کی زندگی میں آیا وہ واحد

دشمن جس کی موت کا زمہ دار تو میں ہونگا لیکن

اس کا قاتل کوئی اور ہوگا۔۔"

اراک واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ

سجائے کہتا ہے۔

مجھے کبھی بھی تمہاری باتیں سمجھ نہیں آتی ہے اراک

ان لفظوں میں بیان کرو جن میں مجھے سمجھ آ سکے۔۔"

منہاج صاحب بھی پوچھتے ہوئے واپس صوفے پر بیٹھ

جاتے ہیں۔۔

مطلب اتنا سا ہے میری بات کا میرے دشمن کو سب سے زیادہ

عزیز اس دنیا میں اس کی بیوی ہے اور مجھے بھی اب لگتا

ہے مجھے بھی اس کی بیوی عزیز ہو گئی ہے۔

اراک پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے صوبے سے پشت ٹیکاتے

ہوئے کہتا ہے۔

پہلے دشمنی تو کاروباری تھی لیکن اب یہ ذاتی ہو گی

میں اس سے اس کی بیوی کو حاصل تو کرلوں گا لیکن اس

کو اس کی بیوی کے ہاتھوں ہی برباد کر کے

جتنا یقین وہ روحی پر کرتا ہے کہ وہ اسے کبھی چھوڑ

نہیں سکتی وہ کبھی اسے خود سے دور نہیں جانے دیں گا

جب تک یہ سارے کانچ کے بھرم ٹکڑوں نا

بدل لوں تب تک اس کی بیوی کو زبردستی حاصل نہیں

کروں گا لیکن جس پہر وہ ہو گیا جیسے میں چاہتا ہوں

اس دن بیوی کے ساتھ ساتھ اس کی جان بھی لوں گا

اراک پانی پی کر اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے گلاس کو

دباتے ہوئے اس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں

پکڑے ہوئے غصے میں ایک ایک الفاظ پر زور دے کر

کہتا ہے۔۔

اور جب تک اسے پا نہیں لیتے تب تک کیا کرو گے۔۔؟؟

دیکھ پاؤ اسے خوش اپنی دنیا میں۔۔؟؟

دیکھ پاؤں گے اسے اس کے شوہر کے ساتھ۔۔؟؟

منہاج صاحب اراک کو غصے میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

انتظار کروں گا۔۔"

اراک گلاس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کس چیز کا۔۔؟؟

منہاج صاحب ایک اور سوال کرتے ہیں۔۔

سکندر کی مکمل بربادی کا اور اس کی بیوی کو اپنا بنانے کا"

اراک کانچ کے گلاس پر ڈراریں لاتے ہوئے کہتا ہے۔

یقین ہے تمہیں تم بنا لو گے۔۔۔؟؟"

منہاج صاحب گلاس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

اسے بنا پڑے گا اگر دنیا میں اپنی دنیا کی تباہی نہیں

دیکھنا چاہتی ہے تو اسے "اراک یورگن" کا بنا پڑے گا۔

اراک اٹل لہجے میں کہتے ہوئے گلاس پر آخری گرفت مضبوط بڑھاتا گلاس

ٹکڑوں میں تقسیم کیے

زمین پر ہاتھ سے پھینکتا ہے۔۔

کانچ کے ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ اس کا خون بھی زمین پر

پانی کی طرح گرنے لگتا ہے پر اسے زارا برابر

اپنے آپ کو زخمی کرنے سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

صبح سے دن ہو چکا تھا باسیل گھر جا کر اپنے کپڑے

بدل کر آگیا تھا وہ آج تھری پیس سوٹ اے نارمل کارٹن کے وائٹ ش

قمیض پہننے ہوئے تھا انہی خون سے گندے کپڑوں میں وہ دوبارہ

روحی کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔۔

اپنے ساتھ ساتھ وہ روحی کے لیے بھی دوسرے کپڑے لے آیا تھا اور سا

کے کھانے کے لیے ریسٹورنٹ سے

کھانا بھی گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کیے وہ

روحی روم میں بیڈ پر دائیں جانب کروٹ لیے اپنی

بازوؤں پر عالیان کو لیٹائے ہوئے اس سے باتیں کرنے میں مصروف

ہوئی پڑی تھی۔

آنکھیں پورا چہرہ سفید ہو چکا تھا چہرہ اور آنکھوں

سوجھ گئی تھیں درد سے کراہتے ہوئے وہ بار بار اپنی آنکھیں

بند کیے اسے ضبط کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

ہاتھ میں لگی ہوئی ڈرپ سے کی وجہ سے نیند کی گنودگی

میں اس کی بار بار آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

سیدھی لیٹ نہیں پاتی اس لیے سائیڈ کروٹ وہ کافی

دیر سے لیٹ کر تھک چکی تھی پر عالیان سے باتوں میں وہ

اپنے درد کو بھی بھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ماما گھر چلیں۔۔"

عالیان روحی سے لپٹا ہوا اس سے پیار سے چور لہجے

میں کہتا ہے۔

آپ نے گھر جانا ہے۔۔؟ روحی عالیان کے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

جی ماما" عالیان ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

آپ نے گھر جانا ہے تو ہم چلتے ہیں۔۔

روحی عالیان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو پھر ہم چلیں ہم آئس کریم بھی کھائیں گے پر ہم انکل کو

نہیں دیں گے۔۔۔"

عالیان کہتے ہی گڈھنوں کے بل اٹھ کر بیڈ پر روحی کے

پاس بیٹھ جاتا ہے۔

بابا کو کیوں نہیں۔۔؟؟

روحی عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیونکہ بابا کل مجھے اپنے ساتھ نہیں لے کر آئے تھے وہ آپ

کے پاس تھے میں نہیں۔

عالیان سر جھکاتے ہوئے کہتا ہے۔

آئی میرا بچہ۔۔اب تو آپ ماما کے پاس ہو نا

اب ماما بھی آپ کے پاس ہمیشہ رہے گی کہیں نہیں جاؤ

گے نا آپ نا ہی میں "

روحی عالیان کو بازوؤں سے کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیے اپنے

گلے سے لگاتے ہوئے اس کے گال پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

عالیان میں بھی تمہاری ماما ہی ہوں اصل نہیں ہوں

تو کیا ہوا ہوں تو میرے سامنے اتنا اپنی اما سے لپٹا مت کرو

مجھے کچھ کچھ ہوتا ہے۔۔

مہرین صوفے پر بیٹھی روحی عالیان کو گلے لگے دیکھ

کر منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ بھی ماما ہو پر یہ میری روح ہیں۔۔"

عالیان کہتے ہی روحی کے گال پر کس کر دیتا ہے۔۔

عالیان کے کس کرنے پر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ

بکھر جاتی ہے۔۔

گندا۔۔"آج تاشہ پہلی بار منہ چڑھاتے ہوئے عالیان کو

گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں گندا نہیں تم گندی۔۔"

تاشہ کی بات کوئی اور سنے یا نا سنے عالیان کے کانوں

تک پہنچ جاتی ہے عالیان بھی اسی پل منہ بناتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

تاشہ عالیان کی بات پر سب کا زور دار قہقہہ ہوا میں

گونجتا ہے۔۔

ظالم بیٹا استغفرُللہ یہ ہی دیکھنا رہ گیا تھا اب تم آنا میرے

پاس پھر دیکھتی ہوں میں تمہیں۔۔"

مہرین گردن موڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مہرین کی حرکت پر احمر کے ساتھ ساتھ بدر کے چہرے پر

بھی مسکراہٹ بکھیرنے لگتی ہے پر وہ جلد ہی خود کو

کمپوز کرلیتا ہے۔۔

سب ہنسی مذاق کرتے روحی کو نارمل رکھنے کی کوشش

کرنے میں مصروف تھے کہ اتنے میں دروازے پر باسیل

کی دستک پر سب کے نظریں دروازے کی جانب اٹھتی ہیں۔۔

باسیل ریلنگ والا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر قدم رکھتا ہے سب سے پہلے

اس کی نظر روحی ہر پڑتی ہے

جو عالیان کو خود سے لگائے باسیل کو سر سے پیر تک

دیکھ رہی تھی۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے سب صوفے سے اٹھ

کھڑے ہو کر باہر جانے کے لیے بڑھتے ہیں تاشہ کو احمر گود

میں اٹھا لیتا ہے اور بدر روحی کے پاس بڑھ کر عالیان کو

اس کی گود سے لیتا ہے جو چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے مسلسل

تاشہ کو دیکھے جارہا تھا۔

ایک ایک کرتے سب کمرے سے باہر نکل جاتے ہیں اور جاتے

ہی دروازے کو بند کیے ہستپال سے باہر کی طرف

قدم بڑھاتے ہیں۔

باسیل اسی جگہ کھڑا روحی پر نظریں جمائے اسے دیکھتا

رہتا ہے روحی گہری سانس لیتے ہوئے باسیل سے نظریں

ہٹائے اپنی کروٹ ٹھیک سے لیے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے

آنکھیں بند کرلیتی ہے۔۔

باسیل بھی اپنا رخ موڑے گہری لیے روحی کو دیکھتے ہوئے

اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

اٹھ جاؤ پیزا لایا ہوں۔۔"

باسیل صوفے کے سامنے ٹیبل پر دونوں بیگ رکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

روحی کی طرف سے اب بھی اسے کوئی جواب نہیں

ملتا ہے وہ خاموش سی آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی ہوئی تھی۔

باسیل کے کان جتنے اس کی آواز سننے کو ترس رہے تھے

اتنی ہی خاموشی اختیار کیے وہ باسیل کو بے چین کر رہی ہے۔

روحی کی خاموشی باسیل کی روح تک کو زخمی کررہی تھی۔

باسیل ٹیبل پر سامان رکھنے روحی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟ باسیل روحی کے سرہانے کھڑے ہو کر اسے

پکارتا ہے باسیل کی آواز روی کے کانوں میں جیسے ہی پڑتی ہے

روحی اسی پل اپنی آنکھیں کھولے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتی ہے

اور بے رحمی سے اپنی بازوؤں پر لگی ڈرپ کی سیرنج کو

کھینچ کر نکالتے ہوئے بیڈ سے اترنے لگتی ہے۔۔

باسیل روحی کی حرکت پر حیرانگی سے دھڑکتے دل سے

اس کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے جہاں وقت

باسیل کے لیے نفرت اور غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔

روحی یہ کیا کررہی ہو۔۔؟؟

باسیل روحی کو روکنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ اتنے میں اپنا

رخ موڑے بیڈ سے اتر چکی تھی

بیڈ سے نیچے ابھی قدم بھی نہیں سہی سے رکھنے تھے کہ

آنکھوں کے آگے اچانک سے اندھیرا آجاتا ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل روحی کو دیکھتے ہوئے اسے پکارتے ہوئے اس کی

طرف بڑھتا ہے۔۔

باسیل کی آواز سنتے ہوئے روحی وہاں سے جانے کے لیے

قدم بڑھاتی ہے وہ بیڈ کو کراس ہی کرتی ہے کہ

باسیل روحی تک پہنچے اسے کمر سے پکڑے روک چکا تھا۔

باسیل کی باہوں میں کھڑی ہوتی روحی کی آنکھوں کے

آگے آئے اندھیرے کی وجہ سے وہ اپنی آنکھیں بند کیے دو

پل کے لیے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔

گڑیا۔۔"

کچھ مت بولیں باسل چلیں جائیں یہاں سے

باسل کی بات سننے سے پہلے ہی روح غصیلے لہجے میں

دوٹوک کہتی ہے۔

سوری لیٹ ہوگیا تھا میں۔۔۔"

روحی کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بھاڑ میں جائیں۔۔"

باسل کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اسے دھکا دیتے ہوئے

زور سے خود سے پیچھے کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

پھر آگے بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔

سوری روحی کام ضروری تھا۔۔

تو کرلیں نا جا کر کون روک رہا آپ کو جو کرنا ہے کرلیں

اور یہ بھول بھی جائیں ساتھ ساتھ کہ آپ کی

کوئی بیوی بھی تھی۔

روحی غصے میں باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسے کیسے بھول جاؤں تمہیں یاد کرنے کی مجھے کبھی

ضرورت نہیں پڑتی ہے تم ہمیشہ

میرے ساتھ ہی ہوتی ہے۔۔

باسیل روحی کی حالتِ دیکھتے ہوئے دھڑکتے دل سے

اس کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بیمار ہو طبیعت خراب ہو جائے گی دوبارہ گڑیا اتنا غصہ

مت کرو۔۔!!!"

باسیل روحی کی حالت کی فکر کرتے ہوئے اس کی طرف

ہاتھ بڑھائے اس کی جانب بڑھنے کے لیے قدم اُٹھاتا ہے۔

آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں باسیل سکندر اپنے

کام سے کام رکھیں اور اب مجھ سے دور رہیں میں اپنے آپ

کو دیکھ لوں گی خود ہی۔۔

روحی بے رخی سے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

ایسی باتیں کیوں کررہی ہو تم۔۔؟؟؟

باسیل گہری سانس لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

باسیل جائیں یہاں سے بس چلے جائیں یہاں سے نفرت ہو رہی ہے مجھے

کی وجہ سے خود سے

بے حد ہو رہی ہے چلیں جائیں یہاں میری حالت نہیں ہے میں

لڑ سکوں یا کچھ بول سکوں آپ کو

کہتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی۔

ایسی باتیں مت کرو گڑیا غلطی ہوئی ہے مجھ سے

دیر ہو گئی تھی آنے پر۔۔۔۔

پر کیا۔۔؟؟ اور کیا کہا غلطی۔۔؟؟

اور اس کو کیا کہیں گے جب وہ آدمی میرے گردن پر نشانہ

بنائے کھڑا تھا اور آپ اس وقت بھی انتہائی پرسکون تھے

میں مر بھی جاتی تو یقیناً آپ اس وقت بھی پر سکون

کھڑے رہتے

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے تھے۔

روحی کی باتوں پر باسیل کا دل ہزاروں ٹکڑوں میں

بٹ گیا تھا۔۔

روحی پر خراش تک وہ برداشت نہیں کرتا اسے کچھ ہو جائے

وہ کیسے براداشت کر سکتا تھا۔۔

تمہیں لگتا ہے تمہیں کچھ بھی ہو جانے سے مجھے کوئی فرق

نہیں پڑے گا۔۔؟؟

باسیل ٹوٹے ہوئے لہجے میں پوچھتا ہے۔

مجھے یقین ہوگیا ہے باسیل آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا'

روحی نم آنکھوں سے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

تمہارا یقین اور غصے دونوں غلط ہے تمہیں کچھ ہوتا ہے

ہزار مور میں مرتا ہوں

تمہیں تکلیف نا ہو اس لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ

ہر تکلیف دینے والا شخص تم سے دور رہے

یہ جو ہوا ہے اس میں تم جتنی تکلیف میں ہو میں اس سے بڑھ کر تکلیف

مبتلا رہا ہوں

پر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے تمہاری تکلیف سے فرق نہیں

پڑتا ہے تو ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں میں یہاں سے

اگر تمہیں سکون ملے گا تو چلا جاتا ہوں۔۔

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے درد بھرے لہجے میں

بولے روحی سے دور پیچھے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

صبر بھی ختم ہو گیا اب ان کا۔۔"

روحی باسیل کے پیچھے ہٹتے قدموں کو دیکھتے ہوئے

اپنا سر جھکائے کہتی ہے کہ باسیل کا ایک اور قدم اس سے دور

جاتا ہے اور روحی سر میں لگی چوٹ کی وجہ سے گڑھنوں کے بل زمین پر

جاتی ہے۔

یا اللہ۔۔۔"روحی سر جھکائے دھیمے لہجے میں ہی کہتی ہے

کہ باسیل کے کانوں تک اس کی آواز پڑ جاتی ہے

روحی کی آواز سنتے ہی وہ پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے

روحی کو زمین پر بیٹھا دیکھتے ہی باسیل فوراً سے روحی کی طرف قدم اٹھاتا

ہے۔۔

مل گیا سکون خود کو تکلیف دے کر۔۔؟؟

باسیل روحی کے سرہانے کھڑا ہو کر اس سے پوچھتا ہے۔

آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں جا رہے تھے نا جائیں آپ

روحی زمین پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں میں پاگل نظر آتا ہوں جو تمہیں ایسے چھوڑ کر کہیں

بھی جاؤں گا۔۔"

باسیل کہتے ہی روحی کو باہوں میں اٹھانے لگتا ہے۔

ہاتھ نا لگانے کو کہا تھا نا میں نے چھوڑیں مجھے احسان

کرنے کی ضرورت نہیں مجھ پر۔۔"

روحی روتے ہوئے سوجھی ہوئی آنکھوں سے باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہو

غصے میں کہتی ہے۔

جس حالت میں ہو تم ابھی فلحال آرام کرو لڑائی ٹھیک ہو کر لینا۔۔

باسیل بیڈ کی طرف لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔

کہہ دیا نا آپ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے تو

نہیں پڑنا چاہیے۔۔

روحی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی باسیل

کے ہاتھ اپنے آپ سے دور کرنے لگتی ہے۔

روحی۔۔؟؟ باسیل نام پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

شکریہ آپ کا بہت بہت سکندر صاحب میری زندگی میں آکر

صرف درد اور چوٹ کا اِضافہ کرنے کے لیے اب میں اس سے

زیادہ برداشت نہیں کرسکتی

برائے کرم دروازہ وہاں ہے۔۔"

روحی سر اٹھا کر باسیل کو تو نہیں دیکھ پاتی ہے پر دروازے

کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے وہ سخت لہجے میں کہتی ہے۔

ہوگئی بکواس کھانا کھاؤ کل سے نہیں کھایا تم نے"

باسیل روحی کا ہاتھ دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے نیچے

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

خود ہی کھائیں کھانا اور جہنم میں جائیں "

روحی غصے میں کہتی ہوئی کروٹ لیے باسیل سے منہ پھیرے لیٹ جاتی ہے۔

باسیل روحی کو لیٹا دیکھ کر گہری سانس لیتا اس پر

کمفرٹر اوڑھانے اس کی طرف بڑھتا ہے باسیل جیسے ہی اسے

اوڑھاتا ہے روحی اسی پل اسے لات مارتے ہوئے خود سے دور

کرلیتی ہے۔۔

بیمار ہوگئی ہو تکلیف میں ہو لیکن انسان کی بچی بننے

کے بجائے اُلٹا مزید حرامی بن گئی ہو۔۔"

باسیل دوبارہ کمفرٹر روحی کو اوڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

کہہ دیا نا جائیں یہاں سے سنائی نہیں دیتا ہے آپ کو

روحی گردن موڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے پر

وہ گردن موڑ نہیں پاتی ہے اور اپنے سر پر پیچھے کی طرف ہاتھ

رکھتی ہے۔

باسیل روحی کے درد کو محسوس کرتا گہری سانس لیتا

بیڈ پر روحی کے پیچھے جا لیٹتا ہے روحی کے پیٹ کے گرد

اپنی بازوؤں کا حصار باندھے باسیل روحی کے سر کو

اپنے سینے سے لگائے اس کے زخم پر بوسہ دیتا ہے۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟؟ روحی باسیل کے ہاتھ اپنے پیٹ سے

ہٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سو جاؤ چپ کر کے روحی میں اس وقت کسی ڈاکٹر

کو ہم دونوں کے درمیان میں نہیں لانا چاہتا ہوں۔۔

باسیل تنگ مت کریں آپ جائیں یہاں سے ورنہ چیخ چیخ۔کر سب کو کہوں

یہ آدمی مجھے چھیڑ رہا ہے

اور میرے ساتھ زبردستی کر رہا ہے۔۔

روحی لگاتار اپنے پیٹ پر رکھے باسیل کے ہاتھ پر تھپڑ

اور چوٹیوں کی برسات کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو کہنا ہے کہہ دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

باسیل کہتے ہوئے مزید روحی کے قریب ہوتا اس کی گردن

سے بال ہٹاتا اس کی گردن اس پر اپنے لب رکھتا

روحی کو خاموش کروا جاتا ہے۔۔

میں آپ سے نفرت کرنے لگ گئی ہوں آپ بات نہیں کروں

گی باسیل آپ سے دور چلی جاؤں گی۔

روحی کی آنکھوں سے دوبارہ کہتے ہوئے آنسوؤں بہنا شروع

ہو جاتے ہیں۔۔

میں دوبارہ محبت بھی کروالوں گا اور دور جانے کا

خیال بھی ہمیشہ کے لیے ترک کردوادو گا "

باسیل روحی کی گردن پر دوبارہ اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نہیں کروں گی آپ سے دوبارہ محبت

آپ ہمیشہ اپنے کام میں مجھے بھول جاتے ہیں۔

میرے ساتھ جب کچھ ہو جاتا ہے تب آپ آکر بعد میں آکر

سوری کہتے ہیں۔۔

آپ پاکستان میں بھی ایسے ہی کام کرتے تھے میرے ساتھ

مجھے چھوڑ کر چلے جاتے تھے بنا کچھ بتائے اور

آپ یہاں بھی میرے ساتھ ایسا ہی کر رہے ہیں۔۔

آپ میں 4 سال کے لیے نہیں میں ہمیشہ کے لیے آپ سے دور

چلی جاؤں گی۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

روحی باسیل کی باہوں میں لیٹی ہوئی کہتے کہتے ہی نیند کی گہرائیوں

میں سو جاتی ہے۔۔

روحی کو خاموش محسوس کرتا باسیل سر اٹھا کر اسکی طرف

دیکھتا ہے جو باسیل کے ہاتھ پر پکڑے ہوئے سوئی پڑی تھی

ہاتھ کو دور کرتے کرتے وہ مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو

اپنے ہاتھ میں پکڑے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

بھیجنا دور چاہتی ہے پر ہاتھ بھی نہیں چھوڑتی ہے "

باسیل روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے دھیرے سے

خود سے کہتا ہے۔۔

روحی جے غصے کو کس طرح ہینڈل کرنا ہے وہ باسیل کو

اچھے سے آتا ہے مزید وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی

وہ اس کا دماغ پر سکون کرنے کے لیے اسے سولا چکا تھا۔۔

روحی کو سوتا دیکھ کچھ پہر اسی طرح روحی کو اپنے نزدیک

کیے لیٹا رہتا ہے جب روحی کی نیند پکی ہوتی دیکھ

باسیل روحی سے دور ہوتا اس پر کمفرٹڑ اچھے سے اوڑھاتے

ہوئے سائیڈ ٹیبل کے پیچھے دیورا پر ہاسپٹل کے

ڈاکٹر کو بلانے کا بٹن پریس کرتا

روحی کی ڈآکٹر کو بلاتا ہے۔

بٹن دبتے ہی اگلے 5 منٹ کے اندر اندر ڈاکٹر اپنے انٹرن

کے ساتھ دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ چکی تھیں۔۔

everything okay Mr Basil??..

ڈاکٹر روم کا دروازہ کھولے اندر داخل ہوتے ہوئے گہری سانسیں

لیتے ہوئے پوچھتی ہے۔

eck out the drip".

باسیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے۔

kay .."check out"

ڈاکٹر اپنے انٹرن کو حکمانہ لہجے میں کہتی ہے۔

e broke it"..

انٹرن ڈرپ کو اور اس کی سرنج کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

› and take a new one"

ڈاکٹر کا لہجہ ابھی بھی حکمانہ تھا۔۔

s cheif"...

انٹرن کہتے ہیں بھاگ کر روم سے باہر جاتا ہے۔

باسیل روحی سے سرسی سے نظر ہٹا کر اپنی کمیز کی جیب سے

موبائل نکالتا ہی ہے کہ ڈاکٹر اسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

hink new blood is boiling in her body take care of her Mr

sil

e's precious to us"..

پہلے روحی کو پھر باسیل کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے

ڈاکٹر لمبی آہیں بھرتے ہوئے چہرے پر عجیب تاثرات سجائے کہتی ہے۔۔

باسیل اس کی نظروں کا مرکز اور اچانک سے بے تک بات

کا مطلب سمجھ چکا تھا۔۔

e's my Girl my Wife I know how to take care of her"...

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اٹل لہجے میں

ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

s I know...

ڈاکٹر بول ہی رہی ہوتی ہے کہ باسیل کے اپنے طرف بڑھتے

قدم دیکھ کر وہ رک جاتی ہے وہ رکتی ہے اور باسیل بول پڑتا ہے۔

aa...you only need to know one thing She's mine I know

ry well what I should need to do"..

kays??..

باسیل ڈاکٹر کی طرف دو قدم ہی بڑھتا ہے اتنی میں ہی وہ سامنے والی کی سانسیں خشک کرچکا تھا۔۔

ll him that tooo"..

باسیل اس کے کوٹ کی جیب میں پڑے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے جس کے دوسری طرف اراک فون اسپیکر پر رکھے وہی مینشن میں حال میں منہاج صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوا انہی کی شہنشاہی کرسی جو حقیقت میں اراک یورگن کی ہی تھی۔

اپنے ہاتھ پر ایک ڈآکٹر سے پٹی کرواتے ہوئے وہ فون پر لگی ڈاکٹر کی کال سے روحی کی حالت کے بارے میں

سننا چاہتا تھا پر روحی کی حالت کے ساتھ وہ باسیل کی

دھمکی بھی بلند آواز میں منہاج صاحب کے سامنے بیٹھا

سن رہا ہوتا ہے۔۔

کمینہ سمجھدار ہے۔"

اراک مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کے چہرے پر مسکراہٹ بہت کم آتی ہے کیونکہ وہ

صرف آتی ہے جب کسی کی موت بن کر وہ اس

پر مسلّط ہونا چاہتا تھا۔۔

منہاج صاحب اراک کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر گہری سانس

لیتے ہیں۔۔

ڈاکٹر باسیل کی بات پر سع جھکا کر اپنے کوٹ کی جیب میں پڑا فون کی طر

دیکھتی ہے اور دیکھتے ہی

اپنے لب بھینچ لیتی ہے وہ سر اٹھا کر کچھ بولتی اس سے

پہلے انٹرن نئ ڈرپ تیار کیے لے کر آتا ہے

جیسے دیکھ دونوں ساکت خاموش کھڑے رہتے ہیں۔

باسیل تو پہلے ہی اس پر اپنی نظریں ہٹا چکا تھا لیکن

ڈاکٹر حیرانگی کن نظروں سے مسلسل اسی ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور حال میں صوفے پر بیٹھے دونوں پیر صوفے پر رکھے

ایل ای ڈی کے چینل تبدیل کرتے ہوئے ناشتہ بننے کا انتظار کررہی ہوتی

اتنے میں دیریک بلیک پینٹ اس پر بلیک فل سائز

لوز شرٹ پہنے ہوئے جو اس کے نارمل کے تھری پیس سوٹ کے کپڑوں

بے حد کھلی تھی۔

اس پر بلیک لیڈر جیکٹ پہنتے ہوئے دیریک سیڑھیوں سے

نیچے اتر رہا رہا تھا۔

ناشتہ بن گیا۔۔؟ حور 10 سے زائد دفعہ ناشتہ بننے کا

پوچھ چکی تھی یہ گیارہوں دفعہ تھا جب وہ پوچھ رہی تھی

حور پوچھتے ہی جیسے ہی پلٹ کر کیچن کی طرف

دیکھتی ہے حور کی نظر کیچن پر پڑنے سے پہلے ہی سیڑھیوں

سے اترتے ڈیریک پر پڑتی ہے۔

جو حور کی آواز پر اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

حور کی نظروں سے جیسے ہی ڈیریک کی نظریں ٹکڑاتی ہے

ڈیریک گہری سانس لیتا فوراً اپنی نظریں

پھیر لیتا ہے حور پر سے

ڈیریک کی نظریں اپنے آپ سے ہٹتی دیکھ حور سیدھی ہو کر

بیٹھتی ہے اور واپس اپنا رخ ایل ای ڈی کی طرف موڑتی ہے

نظریں ایل ای ڈی پر تھی پر دماغ میں ڈیریک کی گھومتی

ہوئی نظریں تھی۔

حور گردن موڑ کر دوبارہ ڈیریک کو دیکھتی ہے جو ڈائننگ

ٹیبل سے پانی کا گلاس جگ سے بھر رہا تھا۔

حور اسی پل صوفے سے پیر ہٹاتے ننگے پیر اپنے

دوپٹے کو ٹھیک کرتی دیریک کی طرف بڑھتی ہے دیریک کے

پیچھے کھڑی ہو کر اس کی کمر پر ہاتھ مارے اس

کا رخ اپنی طرف متوجہ کرواتی ہے۔

"کیا ہوا آپ کو..؟؟"

دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"کیا ہوا مجھے...؟"

پانی پیتے ہوئے حور کا سوال اسی سے پوچھتا ہے۔

"وہی تو میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کیا ہوا

آپ کو نظریں کیوں چرا رہے ہیں آج دیکھ نہیں رہے مجھے"

حور ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہتی ہے حور ہاتھ کمر پر رکھتی ہی ہے کہ

کی چوڑیاں کھنکنے لگے جاتی ہیں جو۔دیریک کی توجہ اپنی طرف کرتی ہے۔

حور کی چوڑیاں کی آواز پر دیریک کی نظریں اس کی سفید گوری کلائیوں

ہلکی ہلکی سی لال مہندی کے اترتے ہوئے رنگ میں کلائیوں میں سیگم

چوڑیاں

دیکھ انہیں پر اٹک جاتی ہیں پر اپنے چہرے پر حور کی نظروں

کی تپش محسوس کرتے دیریک خود کو کمپوز کیے

جلد ہوش میں واپس آتا ہے۔

"واہ۔۔بڑا شوق ہو رہا ہے آج تمہیں خود

کو دیکھوانے کا جب میں دیکھتا ہوں تب تو غصہ آتا تھا تمہیں"

دیریک اپنا گلا گھنگھارتے ہوئے پانی کا گلاس ٹیبل پر

رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

"ہر بات پر تانے، تنز کرنا ضروری ہوتا ہے کیا

کبھی سیدھا جواب نہیں دے سکتے"

حور گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں نے کوئی سیدھا جواب نہیں دینا جاؤ اور

جا کر اپنے اس بلو سے کہو جو کہنا ہے مجھ سے بات مت کرو"

دیریک کہتے ہی حور کو کراس کرتا اپنی پینٹ کی جیب سے اپنا

موبائل نکالتا آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

"آپ کو جلن ہو رہی ہے..؟؟"

حور دیریک کو جاتا دیکھ کر اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

حور کے سوال پر دیریک کے قدم رک جاتے ہیں نا چاہتے ہوئے

بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر جاتی ہے

پر وہ مڑتے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط کیے سیریس فیس میں

حور کی طرف مڑتا ہے جو بڑی بڑی آنکھیں کیے اس

کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

"میرے پاس دماغ ہے '

دیریک اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

"جو اس وقت ٹھکانے پر نہیں ہے یقیناً"

حور ناک چڑھاتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی دیریک کو کراس کیے صوفے

طرف بڑھنے لگتی ہے۔

"تمہیں دیکھنے کے بعد ہی یہ اپنا ٹھکانہ کھونا ہے

پر تم ظالم کیا سمجھو میری حالت"

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے۔

ویسے آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔؟؟

حور صوفے کے پاس پہنچ کر پلٹ کر پوچھتی ہے

وہ جیسے ہی پلٹتی ہے حور کے چہرے پر اسکے ہی بال بکھر

جاتے ہیں جس کی کچھ لٹیں اس کی آنکھوں میں

چبھنے لگتے ہیں۔

بال انکھوں میں جیسے ہی جاتے ہیں حور فوراً سے

اپنی آنکھیں میچ لیتی ہے۔۔

حور کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے دیریک مسکراتے ہوئے

اس کی طرف بڑھتا ہے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے حور

کے نزدیک آرہا ہوتا ہے۔

دیریک کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتی حور فوراً سے

اپنی آنکھیں کھولے دیریک کی جانب دیکھتی ہے

جو اس کے قریب آچکا تھا۔۔

حور اپنے ہاتھوں میں اپنے دوپٹے کو مضبوطی سے پکڑے

اپنی سانسیں روکے دیریک کی آنکھوں میں دیکھنے

لگتی ہے۔

تمھیں میرے ساتھ جانا ہے۔۔؟؟

دیریک حور کے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے ہٹاتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

حور جوابا خاموش رہ کر اپنی مٹھی کو اور مضبوطی سے

پکڑے دیریک کی آنکھوں میں دیکھنے لگتی ہے۔

جانتا ہوں میں بہت ہینڈسم ہوں مجھے دیکھ کر لڑکیوں

کے دل کی دھڑکنیں روک نا جائیں یہ ناممکن ہے

پر میری جان تم سانس لو کیونکہ انہیں بہت جلد میں خود

ہی روکوں گا تمہارا انہیں روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔

دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنا ہاتھ واپس اس کی کمر کے گرد کیے اپنے دونوں ہاتھوں

سے اس کی کمر پر حصار باندھے حور کو اپنے سینے

لگائے وہ دھیرے دھیرے اسے اپنے گلے سے لگا جاتا ہے۔

حور کے گلے سے لگتے وہ اس کی روکی ہوئی سانسوں

کو مزید اس کے مشکل بنانے لگتا ہے۔

آ۔۔آپ نے جانا ہے۔۔"

حور لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں دھیرے سے کہتی ہے۔

تم کہوں گی تو میں نہیں جاؤں گا۔۔"

دیریک حور کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔

حور کہتے ہی دیریک سے دور ہو جاتی ہے پر ابھی بھی

اس کے حصار میں کھڑی ہوئی تھی۔

تو آپ نے کیا کہنا تھا۔؟؟

دیریک حور کی طرح ہی اس سے پوچھتا ہے۔

م۔۔میں تو بس باہر جانا چاہتی تھی۔

حور نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے ساتھ۔۔؟؟

دیریک اکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں میں نے اس لڑکی سے ملنا تھا جس نے مجھے بچایا تھا

اسے میری وجہ سے چوٹ لگی تھی تو بس

میں اس لیے پوچھ رہی تھی۔۔"

حور جلدی جلدی سے بولتی ہے۔

کون لڑکی۔۔؟؟

دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

وہی جس نے میری جان بچائی تھی آپ جب نہیں تھے

تو وہ میری ہیلپ کررہی تھی اعجازِ سے بچانے کے لیے مجھے

بچاتے بچاتے وہ بھی پھنس گئی تھی اس کے سر پر چوٹ لگی

تھی بہت خون نکلا تھا۔۔

حور کی آنکھوں میں روحی کے لیے درد اور افسوس

صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

مجھے اس سے ملنا ہے آپ مجھے ملوائیں گے اس سے۔۔؟؟

حور معصوم سی شکل بناتے دیریک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

وہ جو آدمی آیا تھا وہاں بلیک سوٹ میں وہ اس کی

بیوی تھی۔؟؟

دیریک باسیل کو سوچتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ تو مجھے نہیں پتا ہے بس میں اتنا جانتی ہوں اس کا نام

روحی ہے روحی سکندر "

حور اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے کہتی ہے۔

اور اس آدمی کا نام باسیل سکندر"

دیریک سر جھکائے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر سے وہ آدمی۔۔؟؟

جن سے مجھے نفرت ہے ناجانے کیوں مجھے بار بار ان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دیریک بے زار انداز میں کہتا ہے۔۔

کیا ہوا نہیں کے کر جائیں گے آپ۔۔؟؟

حور ابھی بھی معصومیت سے بھرے لہجے میں پوچھتی ہے۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا ہے تم ناشتہ کر لو پھر چلتے ہیں

پہلے میرے شوٹنگ سائٹ پر پھر وہاں سے

تمہیں اس لڑکی سے ملوانے لے جاؤں گا۔

دیریک حور کی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو اس کا ایڈریس پتا ہے۔۔؟؟

حور حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

تامیر ہے نا وہ سب کر لے گا اسے صرف کہنے کی دیر ہوتی ہے

لوگوں کی جان لینے سے لوگوں کی پہنچان لینے تک اسے سب آتا ہے۔۔

دیریک مسکراتے ہوئے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی مڑ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف دیکھتا ہے

جہاں ناشتہ لگ ہی رہا ہوتا ہے۔

چلو پہلے پیٹ بھر لو بھر تمہاری خواہش پوری کرتے ہیں۔

ڈیریک حور کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

آئی۔۔پتا نہیں میرے بلو نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو گا یا

نہیں میرے بغیر وہ بھی کھانا نہیں کھاتا ہے۔

حور گہری سانس لیتے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتے روتلو سی

لہجے میں کہتی ہے۔

پھر سے بلو۔۔؟؟ تو گیا بلو ایک بار تامیر تجھے لے آئے

پھر تیرے ٹکڑے کر کے میں اپنے ہاتھوں سے کتوں کو کھلاؤں گا۔۔

ڈیریک حق رہے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اپنے ہاتھوں پر

خود ہی مکہ بنا کر مارتے ہوئے غصے میں کہتا ہے اور کہتے ہی

ٹیبل کے پاس پہنچے اپنی کرسی کھینچے وہ

ٹیبل پر پڑے جوس کے گلاس کو لبوں سے لگائے ایک ہی سانس میں پی

ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ڈاکٹر کے جاتے ہی باسیل بھی روحی کے کپڑوں والے بیگ

سے اپنا لیپ ٹاپ نکالے وہی صوفے پر بیٹھے

روحی کی یونیورسٹی والے کام میں دوبارہ مصروف ہو جاتا ہے۔

روحی کی حالت خراب ہونے کے بعد سے اس نے بھی ابھی

تک ایک پانی کا گھونٹ تک حلق سے نہیں اتارا تھا۔۔

دوسری ڈرپ میں صرف اس کے لیے ویٹامن تھے

نیند کی دوائیں نہیں تھی اس میں اس لیے جلدی ہی اس

کی نیند پھر سے کھلنے لگ گئی تھی۔۔

آنکھیں کھولتے ہی وہ کروٹ لینے کی کوشش کرتی ہے پر

سر پر پیچھے لگی چوٹ سے وہ نہیں کر پاتی ہے اور

اپنے درد میں اٹھتے ہی مزید اضافہ کرلیتی ہے۔۔

روحی کو ہلتا دیکھ باسیل جلدی سے لیپ ٹاپ بند کیے روحی کی طرف اٹھ

جاتا ہے اس کی کمر پر ہاتھ رکھے

اس کے سر پر بندھی پٹی دیکھتا ہے۔

باسیل کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتی اپنی آنکھیں کھولے

باسیل کی طرف دیکھتی ہے جو اسے ہی خاموشی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

روحی باسیل کے چہرے کی طرف سرسری سی نظر دیکھتے

ہی واپس اپنی نظریں پھیرے اپنا چہرہ کمفرٹر میں چھپا لیتی ہے۔

باسیل روحی کی حرکت پر مسکرا پڑتا ہے۔۔

ہو گیا اب جو ہونا تھا اب منہ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

باسیل کمفرٹر کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔"

روحی کمفرٹر اور مضبوطی سے پکڑے اندر سے ہی کہتی ہے۔

پر میں تو پیزا لایا ہوں تمہارے لیے۔۔"

باسیل کمفرٹر اے ہاتھ ہٹاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے

روحی کی کمزوری اچھے سے جانتا جو ہے۔

میں پیزا کی وجہ سے تو ناراض نہیں ہوں۔۔

روحی کمفرٹر کے اندر سے کہتی ہے اور کہتے کہتے خاموش ہو جاتی ہے۔

آپ پیزا لائیں ہیں۔۔؟؟

روحی فوراً سے چہرے سے کمفرٹر اوتارتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں۔"پر شاید تم کھانا نہیں چاہتی میں اسے کیسی کو دے

کر آتا ہوں۔۔"

باسیل گہری سانس لیے کہتے ہی مڑ کر ٹیبل کی طرف

بڑھنے لگتا ہے کہ روحی ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیتی ہے۔

نہیں میں کھالوں گی۔

معصوم سی شکل بنا باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر تم تو ناراض ہو مجھ سے میرا لایا ہوا پیزا کھالوں گی۔۔؟

باسیل بھی روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بڑی بڑی

آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔

ہاں کھالوں گی کھا کر پھر ناراض ہو جاؤں گی۔۔

روحی بھی ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔

اگر ایسا کرو گی تو میں پیزا نہیں دوں گا پیزا کھاؤں گی تو ناراضگی ختم ک

پڑے گی۔۔

سوچ لو کیا کرنا ہے۔۔؟؟

باسیل ایک آئیبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

کیا سوچ رہے ہو۔۔؟؟

منہاج صاحب اراک کے گم سم چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں

حور کی بولی کس س پوچھ کر لگائی ہے آپ نے یہ سوچ رہا ہوں میں۔۔؟

اراک منہاج صاحب کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے

میں پوچھتا ہے۔۔

اراک کے پوچھتے ہی منہاج صاحب ڈر کا گھونٹ حلق سے

اتارتے ہیں۔۔

میں نے بولی تو نہیں لگائی ہے اس کی شادی کی ہے۔۔"

منہاج صاحب اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر سکون

انداز میں جھوٹ بولتے ہیں۔

ہاہاہاہا۔۔۔

اراک قہقہ لگا کر بلند آواز میں ہنستے ہوئے کرسی سے

اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

ویسے کتنے کمال کے آدمی ہیں آپ۔۔؟؟"

اراک اپنے ہاتھ کے دائیں جانب سیڑھیوں کے نیچے ایک چھوٹا

سا بار سیکشن کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ک۔۔کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟؟

اراک کو اپنی پینٹ سے شرٹ نکالتے دیکھ اٹھ کر پوچھتے ہیں۔

فل سوٹ بوٹ مین سے اراک ایک عام آدمی کی طرح

بکھری ہوئی حالت میں آجاتا ہے۔۔

مطلب یہ کہ ہزار دفعہ میں آپ کو ایک ہی بات سے منع کر چکا ہوں لک

پھر بھی ڈھٹائی چیک کریں

ایک ہی غلطی آپ ہزار دفعہ دہرا رہے ہیں۔۔

اراک بار سیکشن میں وائن شلف سے اپنے لیے ایک وائن

بوتل لیے گلاس اٹھائے دونوں ایک ہی ہاتھ میں لٹکاتے ہوئے

منہاج صاحب کی طرف حال میں بڑھتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں تم سے۔۔؟

اس اراک کو اپنی طرف آتا دیکھتے ہوئے ڈرے ہوئے لہجے میں

پوچھتا ہے۔۔

منہاج ابراہیم اس دنیا میں بزنس ورلڈ میں کسی سے

ڈرتا ہے تو صرف اور صرف اراک یورگن اپنے بھتیجے سے

کیونکہ اراک کے اصل روپ سے اس کی اصلیت سے

وہ اچھے سے واقف ہے۔۔

اراک کے پاس انگت پیسہ جو منہاج صاحب کو ناچاہتے ہوئے

بھی اراک سے ڈرنے پر مجبور کردیتا ہے۔۔"

مجھے اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے کیا۔۔؟؟

اراک بوتل اور گلاس منہاج صاحبِ کے ہاتھ میں تھاماتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

حور کو کس کو بیچا۔۔؟؟

اراک کہتے ہی مڑ کر ایک نظر مینشن میں ڈالے دوبارہ

وائن بار والی سائیڈ پر جاتا ہے۔۔

دیریک جون"

منہاج صاحب دھیمے لہجے میں سر جھکائے اپنے ہاتھ میں

وائن دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

کتنے میں۔؟؟ اراک ایک اور سوال کرتا ہے۔

و۔۔وہ۔۔۔"منہاج صاحب جواب نہیں دے پاتے ہیں۔

جواب چاہیے"

اراک وائن بار میں لگا ایک ٹیبل پر میوزک سسٹم

جو پرانے زمانے کا تھا جس میں کیسٹ لگا کر گانے سننے

جاتے ہیں اس میں گانے کی کسٹ لگاتے ہوئے

اراک حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

منہاج صاحب ابھی بھی اسے کوئی جواب نہیں دیتے ہیں۔۔

گانے چلتے ہی اراک اسے ٹیبل کا دراز کھولے اس میں ایک

تیز نوکیلے دھار والی چاقو اٹھائے اپنے ہاتھ میں

پکڑے ہاتھ کمر پر باندھے مڑ کر منہاج صاحب کی طرف

بڑھتا ہے جو اس کے لیے ہی گلاس میں شراب

ڈال رہے ہوتے ہیں۔۔

میری باتوں میں حکم میں اثر نہیں رہا یا اب اپنی اوقات سے بڑھ کر بڑ

اڈمج بن گئے ہیں جو میری باتوں کو

آگنور کررہے ہیں۔۔؟؟

اراک دبے دبے قدم منہاج صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

تمہیں غلط لگ رہا ہے اراک ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

غلط لگایا بھی تو آپ نے ہے۔۔"

اراک منہاج صاحب کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

میری اکلوتی بیٹی ہے وہ میں اس کی بولی کیسے لگا سکتا

ہوں مرنا بھی ہے میں نے۔۔

شاید میرے ہاتھوں ہی۔۔

اراک منہاج صاحب کی بات کاٹتے ہی بیچ میں بول پڑتا ہے اور چاقو

منہاج صاحب کی آنکھوں کے سامنے کیے

اس کی نظروں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے ٹیبل پر رکھتا ہے۔

پیسے کہاں ہیں وہ۔۔؟؟

اراک چاقوؤں رکھے شراب کا گلاس ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

و۔۔وہ۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔ہ۔ہیں۔۔۔"

منہاج صاحب اٹکتے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

ک۔کیا نہیں ہے۔۔؟؟"

اراک منہاج صاحب کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے ۔

پ۔۔پیسے م۔۔میرے ہیں۔۔"

اور آپ کی جان میری ہے۔۔!!"

اراک بات کاٹتے بول پڑتا ہے اور منہاج صاحب کی طرف قدم

بڑھانے لگتا ہے اراک کے بڑھتے قدموں کو

دیکھ کر منہاج صاحب پیچھے کی جانب بڑھنے لگتے ہیں۔

میں نے منع کی تھا نا حور کو کچھ بھی کرنے سے۔۔؟

اس کو حفاظت سے اس گھر میں رکھنے کا کہا تھا میں نے۔؟؟

اراک شراب کا گلاس ہاتھ میں گھوماتے ہوئے منہاج صاحب

کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

م۔۔میں نے جو کیا وہ اپنی بیٹی کے ساتھ کیا تمہارا

اس سے کوئی تعلق نہیں

منہاج صاحب ہمت اکٹھی کیے آج پہلی بار پلٹ کر اراک کو

جواب دے رہے تھے۔

بہت بولنے لگ گئے ہیں آپ تو۔۔؟؟

پیسے نے زبان لگا دی ہے۔۔؟؟؟

اراک رک کر سخت نظریں منہاج صاحب کی آنکھوں میں ڈالے

گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

تم بدتمیزی کر رہے ہو۔۔؟؟

منہاج صاحب ڈر کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہتے ہیں۔

کیا کہا۔۔؟؟

اراک گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تمہیں جانا چاہیے آرام کرو جا کر۔۔۔

منہاج صاحب کہتے ہی وہاں سے جانے کی کوشش کرتے ہیں

کہ اراک اسی پل ٹیبل سے چاقو

اٹھائے منہاج صاحب کی طرف رخ موڑے اسی طرف سے کیچن

سے آتے ہوئے سرونٹ کی ٹانگ پر چاقو دے مارتا ہے

جو اس کی پنڈلی میں لگے اسے وقت اس کی ٹانگ سے خون

بہنا شروع ہو جاتا ہے۔۔

لڑکے کی درد بھری چیخ پورے مینشن میں گونجتی

ہے جیسے سنتے ہوئے منہاج صاحب بھی ڈرتے ہوئے پلٹتے ہیں

اور کمرے میں موجود صدف بیگم بھی فورا کمرے سے نکلے

ریلنگ کے پاس آکھڑی ہوتی ہے۔

میری بات اور میرا راستہ کاٹنے کی کوشش اگر دوبارہ کی

تو اس لڑکے کی جگہ میرے چاقو کا نشانہ

آپ ہونگے اور جگہ ٹانگ نہیں پ کا سینہ ہو گا جو کتنی دفعہ کتنی

بے رحمی سے میں چھلنی کروں گا سوچ ہے آپ کی "

اراک غصے میں دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے منہاج صاحب کے سامنے

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے ایک

ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

تم ہاتھ اٹھاؤں گے مجھ پر۔؟؟

منہاج صاحب غصے میں پوچھتے ہیں۔۔

میرا دل تو جان لینا کررہا ہے آپ کا میری بہن کی بولی

لگانے کا سوچا بھی کیسے۔؟

اراک اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچے

ہوئے کہتا ہے۔۔

اپنے چوٹ لگے ہاتھ کو بھی اتنی ہی مضبوطی سے مٹھی

بھینچتا ہے کہ اس میں سے خون

بہنا شروع ہوجاتا ہے۔۔

تمہیں میں نے کہا ہے میری بیٹی ہے وہ جو مرضی کروں میں اس کے س

اس سے تمہیں

کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔

منہاج صاحب بھی غصے میں کہتے ہیں۔۔

فرق پڑتا ہے جب میری دی ہوئی چھت کے نیچے رہتے ہو

جب میرے دیے ہوئے نام سے پیسہ کما کر مشہور ہو کر

اپنی زندگی میں سکون حاصل کرتے ہو

جب میرے ٹکڑوں پر پلتے ہو تو مجھے فرق پڑتا ہے کہ میرے

دیے ہوئے ٹکڑے کون کھاتا ہے۔۔؟؟

وہ انسان یا جانور۔۔"

اراک منہاج صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انہیں

گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

ایک جانور تو تم بھی ہو اپنے بارے میں کہا کہوں گے۔۔؟؟

تم بھی تو معصوموں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہو

سیاست کرتے ہو ان کا کرئیر زندگی تباہ کر کے اپنا مفاد

تلاش کرتے ہو اس بارے میں کیا کہنا ہے تم نے پھر۔۔؟؟

منہاج صاحب اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت

لہجے میں پوچھتے ہیں۔

میں انسان ہوں اس غلط فہمی کا شکار آپ خود بنے تھے

میں نے کبھی خود کو انسان سمجھا ہی نہیں

اور ایک جانور کا پسندیدہ مشغلہ انسان کو ٹکڑوں میں کاٹ

کر اپنی بھوک مٹانا ہوتا ہے۔۔

اور میری بھوک کا اندازہ آپ لگا بھی نہیں سکتے ہیں۔

اس لیے مجھے خود سے ملوانے کی کوشش بھی کرنے کی

ضرورت نہیں اراک یورگن

اس دنیا میں ایک ہی ہے اور وہ صرف اور صرف میں ہوں "

اراک غصے میں کاٹ کھاجانے والی نظروں سے دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

منہاج صاحب اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنی نظریں جھکانے لگتے ہیں۔

حور کے پیسے کہاں ہیں۔۔؟؟ اراک غصے میں گہری سانس

لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ جہاں ہونے چاہیے وہی ہیں۔۔"

منہاج صاحب جواب دیتے ہیں۔

وہ جہاں ہیں انہیں وہاں سے اٹھا کر واپس انہیں دو جن

کے وہ ہیں اور حور کو واپس لے کر آؤ میرے پاس

اور اگر مجھے جانے کی ضرورت پڑی تو یاد رکھیں گا میں اسے اپنے طریقے

واپس لے کر آؤں گا۔

اراک اپنے الفاظ اتنی زور سے کہتا ہے کہ پورے مینشن میں

اس کی آواز گونجتی ہے۔

اسے ڈاکٹر پر لیے کر جاؤ۔۔

اراک حکمانہ لہجے میں کہتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیوں پر

چڑھے اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے کہ اس کی

نظر دوسری منزل پر ریلنگ کے

پاس لال زخم کے نشان والا چہرہ لیے صدف بیگم کو کھڑا

دیکھ کر وہ پل کے لیے رکتا ہے پر کولڈ نظروں سے

دیکھتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

مجھے نہیں کھانا ہے پھر۔۔"

روحی کہتے ہی منہ تک کمفرٹڑ اوڑھ لیتی ہے۔۔

اب کیوں نہیں کھانا ہے بھوک لگی ہے نا تو صرف دو بول بولو

اور پیزا کھالو۔۔"

باسیل روحی کو کمفرٹڑ میں چھپا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو لگتا ہے کہ پیزا سے سب ٹھیک ہو جائے گا باسیل۔۔؟

روحی کہتے ہی منہ سے کمفرٹر ہٹائے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

کیا ٹھیک نہیں ہو گا پھر۔؟؟

باسیل روحی کی کمر پر ہاتھ رکھے اسے اٹھنے میں مدد کرتا ہے۔

جو آپ نے کیا ہے اس کے بعد بھی آپ یہ سوال کر رہے ہیں۔۔؟

روحی سر جھکائے اپنی ہتھیلیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنی ہتھیلیوں پر لگی چوٹ دیکھ کر روحی کی آنکھوں میں نمی پھر سے بھرنے لگتی ہے پر وہ اپنے آپ کو کنٹرول کیے گہری سانس لیتی ہے۔

روحی کا خاموش چہرہ دیکھ کر باسیل گہری سانس بھرتا ہے۔

اچھا سنو۔۔!!"

روحی کو روتا دیکھ کر باسیل پیار سے پکارتا ہے۔

نہیں سنا۔۔"

روحی ہتھیلیوں سے اپنے گالوں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

سن لو یار اچھی بات بولوں گا۔

باسیل روحی کی طرف بڑھے کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑے

اوپر کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں سننا میں نے آپ گندے ہیں آپ کی باتیں بھی

گندی ہیں۔

روحی باسیل کاہاتھ جھٹکتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

امم۔۔ہمم۔۔گندی بچی گندی باتیں میں گھر سے باہر نہیں کرتا ہوں اچھا ش

ہوں میں "

باسیل روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے

شرارتی لہجے میں کہتا ہے۔۔

نہیں بہت برے شوہر ہیں آپ جب آپ کی بیوی کو

آپ کی ضرورت ہوتی ہے آپ تب ہی اس کے پاس نہیں ہوتے ہیں۔

باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے روحی مزید

روتے ہوئے کہتی ہے۔

دنیا کے سارے شوہر اچھے شوہر بن کر بیوی کے محافظ

بننے ہمیشہ اس کے ساتھ ہوے ہیں

ہر مشکل سے پہلے وہ اس کے ساتھ اس کے آگے ہوتے ہیں

پر آپ نہیں ہوتے ہیں۔

میں نے یہاں آپ کو اپنے لیے بلایا تھا پر آپ میرے علاوہ

سب کے پاس ہیں۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے اب آپ مجھے یقین ہے میں مر بھی

جاؤں گی تب بھی آپ اپنے ضروری کام میں مصروف رہیں گے۔۔

چلی جاؤں گی میں آپ سے دور کرتے رہیے گا کام۔۔۔"

روحی روتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے اپنی بازوؤں پر لگی ڈرپ نکالے

سے اتر سیلیپرز پہنے باہر کی

جانب بڑھتے ہوئے اپنی شرٹ کی بازوؤں کو سہی کرتی ہے۔

تم سے ضروری ہے کیا کچھ میرے لیے۔۔؟؟

باسیل روحی کو جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں ضروری ہوں مجھے بھی لگتا تھا پر اب نے مجھے غلط ثابت کر دیا ہے۔۔

روحی مڑ کر روتے ہوئے دی دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے غلط ثابت نہیں کیا ہے تمہیں گڑیا

تم میرے لیے ضروری تھی ضروری ہو اور ہمیشہ میری سانسوں

جتنی میرے لیے ضروری رہو گی۔"

روحی کی طرف بڑھتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں کہتا ہے۔

آپ صرف کہتے ہیں باسیل۔۔"

روحی ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

میں صرف کہتا نہیں ہوں تم واقع مجھے میری سانسوں جتنی عزیز ہو گڑیا تم

بڑھ کر نا کوئی تھا نا ہے اور نا ہی

کبھی ہو گا۔۔

روحی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کی نم آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم جانتی ہو میں جانتا ہوں یہ غصہ بے وجہ نہیں ہے

جتنا یقین اور محبت میں کرتا ہوں تم سے تم بھی اتنی ہی

حد تک کرتی ہو

میری غلطی تھی کہ میں اس وقت وہاں نہیں تھا جہاں مجھے

ہونا چاہیے تھا اگر میں وقت پر وہاں ہوتا تو

تم اس وقت درد میں نا ہوتی میری غیر موجودگی کی وجہ سے تم اس و

تکلیف میں ہو

مجھے معاف کردوں۔۔۔

سچ میں مجھے معاف کردوں۔۔"

باسیل کا دل بھی روحی کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھتے ہوئے

پھٹ رہا تھا وہ بھی اپنے آپ کو اپنے درد کو برداشت کیے

خود کو کمپوز کیے کہتا ہے۔

مجھے چوٹ آپ کے وجہ سے نہیں لگی ہے باسیل سوری مر

بولیں۔۔"

روحی روتے ہوئے سر جھکا کر کہتی ہے۔

میں ناراض غصہ اس لیے نہیں ہوں کہ مجھے چوٹ لگی ہے

میں غصہ اس لیے ہوں کیونکہ میں ڈر گئی تھی

مجھے لگا میں آپ کو ٹیڈی کو کھو دوں گی

مجھے لگا میں مر گئی تو آپ کو کچھ نا ہو جائے

میں مرنا نہیں چاہتی تھی

م۔۔مجھے اپنی دنیا ختم ہوتی نظر آرہی تھی آپ آئے تو

سکون آیا تھا پر اسی پل میری سانسیں ختم ہونے لگی تھی۔

میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اپنے ٹیڈی کے ساتھ رہنا

ہے ہمیشہ میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی

میں رہنا ہی نہیں چاہتی۔۔

میں آپ کے بنا مر جاؤں گی مجھے کچھ نہیں چاہیے

بس آپ اور صرف آپ چاہیے۔۔"

روحی زور سے روتے ہوئے باسیل کے سینے سے لگے

کہتی ہے۔

روحی باسیل کے سینے میں خود کو چھپائے روئے جارہی تھی آنکھوں

آنسوؤں پانی کی طرح

بہہ رہے تھے لہجہ درد سے ٹوٹا بکھرا ہوا تھا۔

روحی تو رو کر اپنا ڈر اپنا درد ظاہر کر رہی تھی پر اس کے

سامنے کھڑا شخص جو اس کی بند ہوتی آنکھیں

دیکھ اپنی سانسیں ہیں یا نہیں یہ بھول چکا تھا۔

روحی کی باتیں سنتے باسیل کا دل ایک بار پھر سے چند

ہونے لگا تھا پر وہ ٹوٹتا تو روحی اس سے زیادہ

ٹوٹ جاتی اس لیے وہ درد بھری گہری سانس لیے اپنے

آپ کو کمپوز کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

بس گڑیا رونا بند کرو مجھ پر رحم کرلو اتنا درد مت دو کہ

اب میں برداشت نا کرپاؤں "

روحی کو اپنے آپ میں قید کرتا اس کے سر پر

بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔

سوری انکل۔۔میں بہادر نہیں ہوں پر بننے کی کوششوں

میں ہمیشہ اپنے ساتھ ساتھ آپ کا نقصان بھی

کروا دیتی ہوں۔۔

سوری۔۔۔"باسیل کے سینے میں اپنا منہ چھپاتے ہوئے روتے ہوئے

کہتی ہے۔

سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور تم بہت بہادر ہو

جتنا ہونا چاہیے اس سے زیادہ بہادر ہو اور میرا نقصان تم

صرف اس طرح رو کر کرتی ہو مت روؤ

سب ٹھیک ہے اب کچھ نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں کوئی تمہیں

ہاتھ لگانے کی کوشش میری غیر موجودگی میں بھی نہیں کر پائے گا

میں اب کسی کو کچھ کرنے ہی نہیں دوں گا "

باسیل اراک کو ذہین میں رکھتے ہوئے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی جلد ہی اپنی پوری توجہ

روحی پر ڈالتا ہے۔۔"

رو لیا۔۔؟؟"

روحی کی سر کے بجائے اس کی گردن پر ہاتھ رکھے اس کا

چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں " روحی نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی اور رونا ہے۔۔؟؟

باسیل اس کے آنسوؤں سے تر گالوں کو انگوٹھے سے صاف

رکتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں۔"

روحی پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

تو رونا بند کردو۔۔"

باسیل سے التجائے انداز میں کہتا ہے۔

میں نہیں رونا چاہتی پر میری آنکھوں سے آنسوؤں خود

بخود آرہے ہیں۔"

روحی کہتے ہی اور مزید رونے لگ جاتے ہیں۔

درد ہورہا ہے۔۔؟؟

ہاں بہت زیادہ کتے نے بہت زور سے سر پر کچھ مارا تھا

کمینہ ،ذلیل ، خبیث اندھا انسان اتنی خوبصورت لڑکی کو

کیسے کوئی کچھ کر سکتا ہے۔۔

سچ میں اندھا ہی تھا۔۔"

روحی سسکیاں لیتے ہوئے روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی اس کی

باتیں سن کر باسیل کا زور دار قہقہہ ہوا میں بلند آواز

میں لگاتے ہوئے باسیل روحی کو پھر خود میں قید کر لیتا ہے۔

اتنا گالیاں کب سے دینے لگ گئی۔۔؟

باسیل ہنستے ہوئے پوچھتا ہے۔

جب سے میں لندن آئی یہاں پر ہر کوئی گندی نظروں سے

گھورتا ہی رہتا تھا تو سیدھا کرنے کے لیے مکہ اور گالیاں ہی

تو ہوتی تھی میرے پاس "

روحی اپنی ہتھیلیوں سے اپنے گالوں کو صاف کرتی

کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ سب پہلے کی باتیں اور تمہاری حرکتیں تھیں لیکن اب

کوئی گالی نہیں کوئی مکہ لات نہیں

تمہاری طرف اٹھنے والی ہر نظر کا جواب میں خود اپنے

طریقے سے دونگا۔۔"

باسیل اٹل لہجے میں روحی کو چہرے سے لے کر اس

کے پیروں تک ہاسپٹل کے یونیفارم میں کھلے سے چیک ٹراؤزر شرٹ

ہوئے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کپڑے نہیں بدلوں گی۔۔"

روحی باسیل کی نظروں کا مرکز سمجھتے ہوئے فوراً سے

بول پڑتی ہوں۔

میں نے بدلنے کا نام تو لیا ہی نہیں۔۔؟؟

باسیل ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں پ کو اچھے

سے سمجھ چکی ہوں۔۔"

روحی مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا جی اگر مجھے سمجھ گئی ہو تو پھر مجھ سے غصہ

کیسا۔۔؟؟ ناراضگی کیسی۔۔؟؟

دور جانے کی دھمکی کیسی۔۔؟؟؟

باسیل روحی کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے

روحی کو سینے میں قید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ضد, ناراضگی, دور جانے کی دھمکی آپ کو محفوظ رکھنے

کے لیے ہے آگر آپ کو کبھی کچھ بھی ہوا میری وجہ سے

میں خود کو کبھی معاف نہیں کرپاؤں گی

معاف کرنا تو دور میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔"

روحی باسیل کے سینے پر اپنی ٹھوڑی ٹیکاتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی محبت ہے مجھ سے کہ میری ہی خاطر مجھے

چھوڑنے سے پہلے ایک بار نہیں سوچا۔؟؟

باسیل سر جھکا کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے جو بامشکل کھل پا رہی تھیں۔۔

آپ کے لیے کچھ بھی کروں گی

پچھلے 4 سالوں میں عہد کیا ہے میں نے آپ کا اپنی وجہ

سے جینا حرام کرنے کا لیکِن

آپ کو تکلیف پہنچے میری وجہ سے یہ گوارہ نہیں ہے مجھے

روحی اپنی بار بار بند ہوتی آنکھوں سے دیکھنے کی

ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تمہاری وجہ سے کبھی نا تکلیف ہوئی ہےاور نا کبھی

ہوگی اندھا یقین ہے کرتا ہوں میں اپنی گڑیا پر

جتنی محبت میں تم میرے لیے پوزیوو ہوگئی ہو تمہیں

اندازہ نہیں میں تمہارے لیے کتنا پوزیوو ہوچکا ہوں یہ 4 سال

کیا کیا نئے رنگ لائے ہیں ہماری زندگیوں میں ابھی

تم اس سے انجان ہو۔۔"

باسل روحی کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں پر

اپنے لب رکھتے ہوئے اٹل انداز میں پر دھیمے لہجے میں

کہتا ہے۔۔

کیا مطلب آپ کا۔۔؟؟ اب کیا بدلنے والا ہے۔۔؟؟

روحی بے حد تجسّس سے پوچھتی ہے۔

جو بھی بدلے گا اس میں تم ہمیشہ مجھے چنو گی مجھ پر

یقین کرو گی میری بات سمجھو گی

اس بات کا وعدہ کرو گی۔۔؟؟

باسیل روحی کے آگے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

باسیل پھر سے باتوں سے کیوں ڈرا رہے ہیں آپ مجھے۔۔؟

روحی نم لہجے میں پوچھتی ہے۔

تم وعدہ کرو اگر تم اگر دل مطمئن ہو کہ باسیل تمہارا

انکل تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں کسی مشکل میں

مبتلا کرنے کے بارے میں کبھی سوچ ہی نہیں سکتا ہے۔۔

کرو وعدہ گڑیا۔۔"

باسیل کی باتوں کو سنتے سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے

روحی باسیل کے اس کی طرف بڑھائے ہاتھ کو دیکھے

جاتی ہے۔

پہلی بات آپ کو وعدہ لینے کی ضرورت نہیں ہے اگر ایسی

نوبت کبھی آ بھی گئی تو یقین کریں

آپ کی گڑیا خود سے بڑھ کر آپ پر یقین کرتی ہے میرے لیے

سب سے پہلے آپ ہیں

آپ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتے ہیں کسی کے ساتھ بھی

میرے ساتھ تو بلکل بھی نہیں۔۔"

روحی باسیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے پر یقین کے ساتھ

کہتی ہے۔

پر تمہیں یہاں بھیج کر انجانے میں مصیبت کو خود سے تمہارے پیچھے لگانے کا غ

مجھ سے ہو چکی ہے۔"

باسیل اپنے ہاتھ میں روحی کا ہاتھ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میں اس مصیبت کو تم تک پہنچنے دینے سے پہلے ہی

اس کے راستے الگ کر دوں گا آگر ضرورت پڑی تو راستے ختم

کرنے سے پہلے میں ایک بار بھی نہیں سوچوں گا۔۔!!"

باسیل روحی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کرتا اس کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اٹل لہجے میں خود

سے کہتا ہے۔۔

انکل کیا ہوا اب آپ کو کیوں ایسی بات کر رہے ہیں۔۔؟؟

کیا کوئی مصیبت ہے یا آنے والی ہے۔۔؟؟

روحی پریشانی سے باسیل کے چہرے کے عجیب تاثرات کو

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

روحی کی بات پر باسیل گہری سانس بھرتا ہے اور سر جھکائے

روحی کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے۔

مصیبت تو ہے ایک جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔"

باسیل روحی سے دور ہوتا اس کی طرف پشت کرتا

صوبے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیسی مصیبت ہے مجھے بتائیں میں اس کا منہ توڑ کر

آتی ہوں۔۔

روحی باسل کے پیچھے پیچھے ننگے پیر چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میری مصیبت خود اپنے آپ کا منہ توڑنے کی باتیں کررہی ہے

سوفی۔۔۔!!!"

باسل شرارتی لہجے میں کہتے ہی روحی کو اپنے گلے

سے لگاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

چلیں۔۔؟؟ دیریک ناشتہ کیے حور کو اپنے ہاتھوں کو

ٹیشو سے صاف

کرتا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی چلیں۔۔!!"حور فوراً سے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنی بے چینی ظاہر تو کبھی مجھ سے ملنے کی نہیں کی کسی لڑکی سے ملنے کے

بڑی بے چین ہورہی ہو۔۔"

دیریک جلے بھنے تاثرات چہرے پر سجاتے ہوئے چھوٹی چھوٹی

آنکھوں سے غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ آج صبح سے ایسے ہی گھور رہے ہیں مسئلہ کیا ہے۔۔؟؟

حور گھورتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم سے مطلب۔۔؟؟

دیریک زور سے کہتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

شرٹ میں فرنٹ پر لگے شرٹ میں سے اپنا چشمہ نکالے

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے آنکھوں پر چشمہ لگاتے ہوئے

وہ دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

حور بھی دیریک کو جاتا دیکھ کر جلدی سے کرسی سے

اٹھ کھڑی ہوتی ہے دیریک کی پشت دیکھتے ہوئے

حور خود کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔

سنیں۔۔۔؟؟"

حور دروازے میں کھڑی دیریک کی پشت کو دیکھتے ہوئے

اسے آواز لگاتی ہے۔۔

سنائیں۔۔!!"دیریک اپنے لیے اپنی گاڑی میں جانے کے لیے

نظریں دوڑاتا ہے۔

میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔؟؟

حور کی بات پر اس کے اچانک سے سوال پر دیریک کے

آگے گاڑیوں کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے ہیں۔

چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے لگتی ہے دیریک مسکراتے ہوئے

حیرانگی سے مڑ کر دیکھتے ہوئے

اپنی شہادت کی انگلی سے اپنی نظروں سے چشمہ آنکھوں

سے نیچے کیے ناک پر ٹیکائے حور کو

سر تا پیر دیکھتا ہے اور ایک نظر بھر دیکھتے ہی حور کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے واپس چشمہ اوپر کیے

اپنے بائیں ہاتھ کی جانب بلیک کلر کی برینڈڈ کارز میں سے

ایک بلیک کار "BMW " بجو اس وقت اس کی پر سینیلٹی پر

سوٹ کر رہی تھی۔

برینڈڈ ریسنگ بائیک کے بعد دیریک کی فیورٹ گاڑی "BMW" ہی تھی۔

حور کو بنا جواب دیے وہ مسکراتے ہوئے اپنا رُخ واپس

موڑ لیتا ہے۔۔

کیا ہوا بتا کیوں نہیں رہے ہیں۔۔؟

حور دیریک کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ٹھیک لگ رہی ہو۔!!"

دیریک پھیکے سے انداز میں کہتا ہے یقیناً وہ اس وقت جھوٹ

بول رہا تھا جس کے چہرے پر تاثرات دیریک خود گاڑی کے

شیشے میں دیکھتا ہے۔

بس ٹھیک لگ رہی ہوں۔۔؟؟

حور حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔۔

"تم نے کیا تعریف سننی ہے اپنی..؟"

دیریک گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے

شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"نہیں رہنے دیں آپ تعریف کرنے میں نہیں تنز

کرنے میں ماہر ہیں جانتی ہوں میں"

حور اپنے دوپٹے کو کندھے میں ڈالتے ہوئے گندا سا منہ

بنائے گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتی ہے۔

'میں اور بھی بہت کچھ کرنے میں ماہر ہوں

کہو تو کر کے دیکھاؤ..؟؟"

حور کو اپنی طرف آتا دیکھ ہلکی سے گردن موڑ کر پوچھتا ہے۔

"انسان بن کر دیکھا سکتے ہیں تو دیکھا دے

اس وقت اس کے علاوہ کچھ اور دیکھنے اور سننے کا موڈ نہیں میرا"

حور دیریک کے چہرے کو آسکے چشمہ میں خود کو

دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

"موڈ بننے میں کون سا وقت لگتا ہے تمہیں

دیکھتے ہی میرا بن جاتا ہے اور یقیناً تمہارا بھی..؟؟

"دیریک مکمل رخ حور کی طرف موڑے ایک ہاتھ کمر پر اور دوسرا

ہاتھ گاڑی کے بونٹ پر رکھتے ہوئے پوچھتا۔

"استغفراُللہ .. حد ہے ہر وقت گندی باتیں

آپکے سر پر سوار رہتی ہیں "

حور دیریک کے سینے پر زور سے تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے

جس کے پڑتے ہی دیریک جلدی سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ

دیتا ہے۔

"میں نے تو ایسی کوئی بات کی ہی نہیں ہے

تم خود میرے ساتھ گندی گندی حرکتیں کرنا چاہتی ہو

'بے شرم لڑکی"

دیریک اپنے سینے پر ہاتھ مسلتے ہوئے کہتی ہے۔

"م۔۔میں بے شرم لڑکی۔۔؟؟"

حور اپنی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے

بڑی بڑی آنکھیں کیے پوچھتی ہے۔

"ہاں تم ٹھرکی بچی گندی نظر رکھتی ہو اپنے

شوہر پر شرم نہیں آتی ہے تمہیں تمہارا ہی ہوں پر صبر کرو

"ابھی دن ہے رات تو ہونے دو پھر کر لینا

جو کرنا ہے تم نے"

دیریک موسم کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حور کی طرف

بڑھتے ہوئے اس کے نزدیک آتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"توبہ توبہ--میری غلطی ہے جو میں نے آپ سے

کچھ پوچھ لیا معاف کردیں مجھے"

حور دیریک کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"جاؤ کردیا معاف کیا یاد کرو گی کتنا نرم دل

شوہر ہے تمہارا"

اسے نرم دل نہیں حرامی دل کہتے ہیں۔--"

حور گردن جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

"چلووو۔۔تمہارے لیے مجھے حرامی بننا

بھی قبول ہے کیا یاد رکھو گی"

دیریک گردن موڑ کر باقاعدہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر حور کچھ پل اس کو

اسی طرح ہنستے ہوئے دیکھتے رہتی ہے۔

چلیں اب۔۔؟؟" دیریک پوچھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ کی

طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

حور دیریک کو جاتے دیکھ پیچھے سے مسکرانے لگتی ہے

پر دیریک کو پلٹتا دیکھ کر وہ جلدی سے خود کو کمپوز کرلیتی ہے۔

آجاؤ اب مجھے دیر ہورہی ہے۔۔"

دیریک گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حور دیریک کی بات پر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے فرنٹ سیٹ

کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اچھا اب چھوڑیں اس سے زیادہ میں رونے لگ گئ تو آپ کو غلط

فہمی ہو جائے گی۔۔"

روحی باسیل سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیسی غلط فہمی۔۔؟؟؟

تجسس سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ ہی کہ میں اب آپ کی ہر بات مانوں گی اور شریف ہو جاؤں گی انسان

جاؤں گی۔"

روحی اپنے چہرے کو اپنی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے

ننگے پیر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے کمر پر ہاتھ باندھے

صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو اب بھی عقل نہیں آئی تمہیں۔۔؟؟

باسیل مڑ کر روحی کی طرح اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔

اوو اووو۔۔میاں جی اس موقع پر آپ کو تو کہنا چاہیے

تھا کہ تم جیسی ہو مجھے ویسے قبول ہو

تم بدمعاشی کرتی رہو میں ہوں نا تمہاری بدمعاشی برداشت

کرنے کے لیے تمہارے الٹی سیدھی حرکتیں

سہنے کے لیے

روحی مڑ کر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی ہے۔

اووو اووو۔۔وائفی تمہیں میں یہ سب پہلے ہی کہہ چکا ہوں

تمہیں اس وقت تو بس یاد کرنے کی ضرورت ہے

باسیل روحی کی طرف دبے دبے قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کو اپنی طرف آتا دیکھ روحی ڈر دق پیر اسے

سفید رنگ کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس دیکھتی ہے

4 سالوں سے وہ اسے اس طرح اپنے انکل بننے دیکھنے کی

خواہش مند تھی اس کی خواہش اس طرح پوری ہوگی روحی نے سوچا نہیں تھ

آپ کو یہ کپڑے پہننے کو کس نے کہا تھا۔۔؟؟

روحی دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھے لگا تمہیں تمہارا پہلے والا باسیل دیکھا کر ماننا آسان

ہو گا تو بس اسی لیے۔۔!!"

باسیل روحی سے دو قدم دور کھڑے ہو کر اپنی ہنسی

کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے تو منایا ہی نہیں آپ نے۔۔!!"

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

منایا تو ہے۔۔!!"روحی کی طرف مزید ایک قدم رکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

کب۔۔؟؟ باسیل کی آنکھوں سے نظریں ہٹا کر کے ماتھے

پر ظاہر ہوتے اس کے کٹ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جب تم خفا تھی تب سوری بولی تو تھی میں نے "

باسیل یاد دھیانی کروانے کی کوشش کرتا ہے۔

آپ کب سے سوری سے منانے لگ گئے جو پہلے کرتے تھے وہ

کیوں نہیں کیا اس بار۔۔؟؟

روحی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے کہتی ہے۔

وہ کیا تھا۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

آپ بھول گئے۔۔؟؟ روحی بھی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

باسیل یاد کرنے کی کوشش کرتا ہی ہے ک روحی ایک قدم اور اس

کے نزدیک رکھے اپنے پیروں کی انگلیوں پر کھڑی ہو کر

باسیل ہے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔

روحی کی حرکت پر باسیل کھلی آنکھوں سے اس کی طرف

دیکھتا رہتا ہے باسیل کے دل کی دھڑکنیں اسی پل

تیزی سے بڑھنا شروع ہوگئی تھیں روحی کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

باسیل روحی کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھتے روحی

کی کمر کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے اسے اپنے سینے سے

لگائے اب کی بار اس کے لبوں پر جھکے شدت سے بھرا

لمس رکھنے لگتا ہے۔

کچھ پہر دونوں ایسے ہی ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے

وقت جگہ حالت سے سے انجان بس خود میں

گم ہوگئے تھے پر جلد ہی روحی خود کو کمپوز کیے باسیل کے کندھے پر ہاتھ ر

اسے خود سے دور کرتی ہے۔

"!!اب منانے تو دو۔۔

باسیل روحی کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیے اس کے

گال سے اپنا گال ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"!!بس میں مان گئی ہوں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

"اتنی جلدی تھوڑی دیر اور روٹھ جاؤ۔۔

باسیل روحی کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"باسیل بس کردیں چھوڑیں مجھے۔۔

اپنا چہرہ باسل سے دور کرتی اس کی آنکھوں میں

دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں خود میں قید کرنے کے بعد میرا بلکل دل نہیں

چاہتا کہ ایک پل کی رہائی تمہیں اور تمہاری سانسوں کو دوں۔۔!!!"

کہتے ہی دوبارہ روحی کے لبوں پر جھک جاتا ہے پر جلد

ہی اس کی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی سانسوں کو

رہائی دے دیتا ہے۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گڑیا پھر تمہاری سانسیں اپنے

طریقے سے روکو گا میں۔۔!!"

روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات پر روحی کھل کر مسکرا دیتی ہے۔۔

باسیل ہم واپس پاکستان چلیں۔۔؟؟

روحی ہے اچانک سے سوال پر باسیل حیرانگی سے اس

کی جانب دیکھنے لگتا ہے۔۔

کیا۔۔؟؟ اچانک سے۔۔؟؟

باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

بس دل بھر دیا گیا ہر چیز سے مجھے لگا تھا کہ باہر کے ملک

میں رہنے والے لوگوں کی زندگی بہت آسان

اور پُرسکون ہوتی ہے۔۔

روحی نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

پر اب پتا چل رہا ہے کہ یہ زندگی نہیں ہے جو جی جاتی ہے

یہ بس گزانے والی زندگی ہے اور

مجھے جینا پسند ہے لوگوں کا جینا حرام کرنا پسند ہے

مزہ نہیں آتا یہاں لوگوں کو تنگ کرکے لڑ کر گنڈا گردی

کرکے جو مزہ اپنے چھوٹے سے گاؤں میں لوگوں کے

ساتھ رہنے میں آتا تھا۔۔"

روحی گاؤں کا نام لیتے ہی کھل اٹھتی ہے۔

اب کیسے اچانک سے جا سکتی ہو تمہارا ڈآکٹر کا کیرئیر ہے

جس کی شروعات کرنے والی ہو تم اس کا کیا۔۔۔؟

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں پکڑے اوپر کرتے

ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

وہ تو میں یہاں سیکھنے آئی تھی اچھے سے سیکھ کر

ہر چیز میں پرفیکٹ بہترین بن کر واپس اپنے گاؤں جا کر

اپنے تایا ابو کے نام کا ہسپتال کھولنا تھا میں نے

ان کے نام پر لوگوں کا مفت علاج محنت میری لیکن اس کا پھل

تایا ابو کو۔"

آخرکار روحی کو مضبوط بنانے جتنی محنت بابا نے کی ہے اتنی تایا ابو نے یا

سب سے زیادہ تایا ابو

نے ہی کی تھی۔۔

ان کے لیے اب کچھ کرنے کی باری آئی ہے میری میں پوری کوشش

کر کے دن رات محنت کر کے اپنا بیسٹ دوں گی۔۔"

روحی فخریہ انداز میں کہتی جاتی ہے اپنی بات مکمل کیے روحی خاموشی

باسیل کی طرف دیکھتی ہے جو

فخریہ انداز میں روحی کو ہی دیکھے جارہا تھا۔۔

کیا میرا آئیڈیا اچھا نہیں لگا آپ کو۔؟

روحی معصوم سی شکل بنائے پوچھتی ہے۔

مجھے تم اچھی لگتی ہو تم سے جڑی ہر چیز ہر بات پسند ہے

مجھے

روحی کے چہرے کو چھوڑتے ہوئے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے

اس کو پکڑنے لگتا ہے۔

تو آپ کو منظور ہے میرا فیصلہ۔۔؟؟ کیونکہ خرچا اس میں بھی

آپ کا ہی ہو گا۔

روحی ہنستے ہوئے تجسّس سے پوچھتی ہے۔

اس بات پر بھی میں وہی کہوں گا جو میں پہلے کہتا تھا۔

جو تمہیں اچھا لگتا ہے وہ کرؤں جہاں تم غلط راستے پر چڑھو گی

وہاں سے تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں سیدھا راستہ میں دیکھاؤں گا۔۔"

جو دل میں آئے وہ کروں باسیل سکندر ہمیشہ تمہارے

ساتھ ہے۔۔

باسیل کہتے ہی روحی کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ

میں تھامے روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

شکریہ انکل ہر چیز کے لیے۔۔!!"

روحی بند کرتی آنکھوں سے کہتی ہے۔۔'

♡_____♡.....♡_____♡

کرلو جتنا شکریہ ادا کرنا ہے کرلو جتنی محبتیں نچھاور کرنی

ہے ایک دوسرے پر کرلو یہ وقتی ہے

روحی باسیل دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کمرے میں لگی ایل ای ڈی ک

اسکرین پر ہسٹپال کے "V I P Room"

میں لگے کیمرے کی مدد سے صوفے پر بیٹھے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہو

باتھ روم کے لانگ ٹاول میں گیلے بالوں میں

ہاتھ میں شراب کا گلاس جو صوفے کی سائیڈ سے

نیچے لٹکائے ہوئے گول گول گھوماتے ہوئے

یک ٹک روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہاری محبت کی کہانی کہ مدت ختم ہونے لگی ہے آخری دن گزار لو ایک س

پھر دیدارِ یار سے بھی نا محروم کیا

تو کہنا

اراک اٹل لہجے میں کہتے ہوئے شراب کا گلاس لبوں سے

لگاتا ہے۔۔

اتنی ہی دیر میں اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوتی ہے

دروازے پر اس کا آدمی عیوب بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ

پہننے ہوئے ہاتھ میں لال رنگ کی فائل پکڑے

ہوئے کمرے کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے۔۔

ایل ای ڈی پر لائیو ریکارڈنگ بند کرتا ہے ریکارڈنگ جیسے ہی

بند ہوتی ہے فل آئی ڈی کی اسکرین پر روحی

کے سفید گاؤن میں شیزا سے شادی والی رات کی

تصویریں اسکرین پر نمایاں ہونے لگتی ہیں۔

اسی رات کی اک ہی گاؤن میں روحی کی

کافی ساری تصویریں ایل ای ڈی پر چلنے لگتی ہیں۔۔

آجاؤ۔۔!!"

اراک روحی کی تصویر دیکھتے ہوئے زور سے آواز لگائے اس کو اندر آنے

اجازتِ دیتا ہے۔

ارکان کی آواز پر عیوب اندر داخل ہوتا ہے اراک کو صوفے پر بیٹھا

دیکھ پہلے کمرے کا دروازہ بند کرتا ہے اور

صوفے پر اس کی جانب بڑھتا ہے۔۔

سر فائل آپ نے منگوائی تھی۔۔!!"

عیوب اراک کی طرف فائل بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک بنا عیوب کے چہرے کی طرف دیکھے شراب کا گلاس اس

کی طرف بڑھائے اس کے ہاتھ سے فائل پکڑتا ہے۔

سارے پیپیرز ہیں اس کے۔۔؟؟

اراک لال فائل کو کھولتے ہوئے پیپیرز دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی سر سب ہیں اور سب ٹھیک ہیں ان کے پیپیرز "

اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ اوریجنل ہیں اور ڈوپلیکیٹ پیپیرز بھی تیار کر دیے گئے

ہیں جو کل تک ان کو بھیج دیے جائیں گے۔!!"

عیوب بھی تفصیلاً بیان کرتا ہے۔۔

ڈوپلیکیٹ پیپیرز مت بھیجو اسے یہ اوریجنل بھیجو

اراک کہتے ہوئے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ایل ای

کے سامنے روحی کی تصویر کے سامنے

جا کھڑا ہوتا ہے۔

پر سر آپ نے تو جعلی کاغذات کا کہا تھا۔؟؟"

اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

وہ تب کہا تھا جب مجھے یہ صرف ہسپتال کے لیے

ایک ڈاکٹر کی ایک پیسوں کی مشین کی طرح چاہیے تھی

پر اب مجھے یہ اپنے لیے چاہیے

اراک ٹھہرتے ٹھہرتے ہوئے کولڈ لہجے میں روحی کی تصویریں

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر سر یہ تو شادی شدہ ایک بچے والی ہیں۔۔۔!!"عیوب کہتے کہتے خاموش ہو

ہے کیونکہ

اراک اپنا رُخ موڑے اس کی آنکھوں میں اس کے چہرے کی

طرف کولڈ نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا ہے فرق پڑتا ہے تو بس اس سے مجھے

وہ چاہیے اور اب اگلے دو دن میں اپنی زندگی میں

چاہیے "

اور میں اس کے اپنوں سے چھین کر اسے حاصل کر کے رہوں گا روحی سک

بیوہ ہو کر میری ہو گی یا میری محبت

میں گرویدہ ہو کر ہو گی اب جو بھی ہو گا وہ اگلے دو دن

میں ہو گا۔۔!!"

اراک کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے عیو

کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔

بزنس میں موت کے کھیل تو ہم نے بہت کھیلیں ہیں لیکن اب ایک

موت کا کھیل کھیلیں گے جس میں

ہمارے مقابل کھڑا شخص پیسے کی وجہِ سے جان سے

نہیں جائے گا اپنی محبت کی وجہ سے وہ خاک ہو گا اور اسے

میں خود خاک کروں گا انشاء اللہ اگلے دو دنوں کے اندر

اندر۔۔۔"

اراک عیوب کے جھکے سر کی طرف دیکھتے ہوئے اٹل لہجے

میں کہتا ہے۔

روحی کو یہ کاغذات پہنچاؤں اور ہمارے ہسپتال کی طرف

سے اس کے لیے ایک بیسٹ ڈیل تیار کرو

جیسے اس کے پاس لے کر میں خود جاؤں گا"

ڈیل تیار کرو اور ساتھ ہی ساتھ باسیل کی بربادی کے لیے

سب سے پہلی شروعات اس کے کام سے کی

جائے نام کو ٹکڑوں میں توڑیں گے جب بندہ کی کمزوری پر

وار کریں گے تو دھیرے دھیرے وہ خود تک پہنچنے دے گا

تم جسمانی طور پر تباہ کرنا شروع کرو اسے

میں اس کا ذہنی اور دلی سکون تباہ کرنے کی تیاری

شروع کرتا ہوں۔۔!!"

اراک روحی کی تصویر کو دیکھتے ہوئے چہرے پر شیطانی

ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔!!'

اس کھیل کی شروعات ہوئی کہیں اور سے تھی پر ختم اب

یہ ہم دونوں میں سے ایک کی موت پر ہوگی

جو یقیناً تمہاری ہی ہوگی" باسیل سکندر"

♡_____♡.....♡_____♡

حور کے لبوں پر جھکے اس کی دھڑکنوں کو بڑھاتے ہوئے اس کی سانسوں پر قابض ہوئے دیریک اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے بھی حور خود کو کھوتا جارہا تھا۔

اپنی سانسیں محال ہوتی دیکھ کر حور جلدی سے ہوش کی دنیا میں واپس آتی ہے دیریک کے سینے پر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے دیریک کو خود دور کرکے

گہری گہری سانسیں لیے اپنی بگڑتی ہوئی حالت کو درست کرنے لگتی ہے۔۔

"یہ..یہ کیا حرکت تھی..؟؟"

حور ایک ہاتھ کمر پر رکھے اور دوسرے ہاتھ کو اپنے

دل کے مقام پر رکھے دیریک کو دیکھتے ہوئے گہری سانسیں

لیتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا حرکت تھی..؟؟"

دیریک پرسکون انداز میں حور کی بات دہراتا ہے۔

"آ..آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے کس کرنے کی..؟؟"

حور روتلو سی شکل بنائے غصے میں بولتی ہے۔

"کس کرنے کے لیے ہمت کی نہیں لپس کی

ضرورت ہوتی ہے جو کہ ہم دونوں کے پاس ہی ہیں"

دیریک حور کی روتلو شکل دیکھے اسے بازوؤں سے پکڑے

اپنی طرف کھینچے اپنے آپ میں قید کرتا حور کے

لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرے اس کے ہونٹوں کے سائیڈ پر

پھیلی اس کی لپس اسٹک کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"بہت برے ہیں آپ

آپ نے اچھا نہیں کیا ہے میرے ساتھ"

حور دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

"م.. میں پولیس کے پاس جاؤں گی

آپ کے خلاف کیس کروں گی"

حور کہتے کہتے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

"اور پولیس کو کیا بولو گی..؟"

دیریک حور کے چہرے پر کان کے آگے اس کے گال پر اپنا انگوٹھا

رکھے باقی کی چاروں انگلیاں اس کے کان کے نیچے سے

پیچھے کے بالوں میں پھنسائے حور کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

"یہ ہی کہ آپ نے مجھے کس کیا ہے..!"

حور نم آنکھوں سے دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اور پتا ہے اس بات پر وہ کیا بولیں گے..؟؟"

دیریک بڑی بڑی آنکھیں کیے حور کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔

"کیاا..؟؟"حور تجسّس سے پوچھتی ہے۔

"وہ بولیں گے جب تمہارا پاس پورا کیک ہے کھانے کے لیے

تو ایک پیس کھا کر واقع تم نے غلط کیا ہے"

دیریک اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی حور کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کرتا

اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چھوڑیں آپ مجھے میں آئندہ آپ سے دوبارہ پھر کبھی بھی

بات نہیں کروں گی آ۔۔آپ بہت بے شرم ہیں۔۔

حور اپنا آپ دیریک کی باہوں سے آزاد کیے جانے کے لیے قدم

بڑھاتی ہے پر چاروں طرف گاڑیاں ہی گاڑیاں

دیکھ کر اس کے قدم رک جاتے ہیں راستہ ہو کر بھی اسے اپنے

لیے کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔

کہاں جاؤں میں۔۔؟ حور دروازے کو تلاش کرتے ہوئے

خود سے پوچھتی ہے۔

یہاں میرے پاس میری باہوں میں آؤ اور کہیں بھی جانے کی

کیا ضرورت ہے۔۔!!"

دیریک زمین سے چشمہ اتارتے ہوئے حور کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں آنا آپ کے پاس۔۔!!"

حور نم آنکھوں سے غصے میں کہتی ہے پر اس کا غصہ

اس وقت کسی کو بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اس کے چہرے پر۔۔۔!!"

آنا تو پڑے گا جانمن ان باہوں میں ہی اب تمہارا سکون ہے

دنیا کی سب سے محفوظ جگہ اب یہ ہی ہے تمہارے لیے جو تمہیں

دنیا سے اور ان کے لوگوں سے ان لوگوں کے بولے جانے والے جھوٹ

ہر چیز سے جو تمہیں محفوظ رکھے گا اب

وہ یہ ہی ہے۔!!"

دیریک حور کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی رپیوٹر والی بات

کو مد نظر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا تو میرا سکون آپ ہیں اور جب میں آپ کو چھوڑ کر جاؤں گی تو میں

جیسے مر جاؤں گی نا۔۔۔!!"

حور اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے تنزیہ لہجے میں

کہتی ہے۔

تمہیں کتنی بار تو کہا ہے تم کہیں نہیں جاؤں گی میں جانے

ہی نہیں دوں گا کہیں بھی تمہیں۔۔!!"

حور کے سامنے ایک قدم کی دوری پر کھڑے ہو کر اٹل لہجے

میں کہتا ہے۔

جیسے میں تو آپ کو بتا کر جاؤں گی۔۔!!"

محور کہتے ہی اپنا رُخ موڑ لیتی ہے جو جیسی ہی پلٹتی ہے دیریک ویسے ہی ا

ہاتھ اسکی کمر پر رکھے اس کا رخ

اپنی طرف واپس موڑ لیتا ہے۔

مجھ سے منہ پھیرنے کی قدم موڑنے کی نظریں چرانے

کا دوبارہ سوچا بھی اس بار تو تمہاری سانسوں پر نرمی دیکھائی

تھی اگلی بار نرمی نہیں ہوگی

دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے اٹل لہجے میں دو ٹوک

انداز میں کہتا ہے۔

دیریک کی باہوں میں قید وہ اس کی آنکھوں کے پل میں بدلتے رنگ دیکھ

خاموش سی وہی کھڑی رہتی ہے۔

تمہیں یہاں لانے کا مقصد تمہیں اکیلا چھوڑ کر دوبارہ مشکل میں

نہیں ڈال سکتا ہوں اور رہی بات اس وقالتی سرکار کی بیوی

سے ملنے کی جب تک میں اس لڑکی کے بارے میں سب نہیں

جان لیتا تم بھی اس سے نہیں ملو گی۔۔

ایک رات کچھ دیر کے لیے اس کے ساتھ تھی تو اتنی تیز ہوگئی

ایک اور ملاقات ہوگئی تمہاری تم تو مجھے کچا کھا جاؤ گی۔۔"

دیریک حور کی کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس سے

دور ہوتا ہے۔۔

حور ابھی بھی یک ٹک بس اسے دیکھے جا رہی تھی وہ سن

تو سب رہی تھی لیکن جوابا وہ کچھ نہیں بولتی ہے۔

موت کا فرشتہ سچ میں دیکھ لیا ہے کیا جو کچھ بول نہیں

رہی ہو۔۔ذ؟؟

حور کے چہرے کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

حور سر جھکا لیتی ہے پر جواب نہیں دیتی ہے۔

چلو اب اندر دیر کروادی ہے تم نے پہلے ہی "

ڈیریک کہتے ہی حور کو کراس کرتا آگے کی طرف بڑھنے لگتا ہے وہ کچھ

بڑھاتا ہی ہے کہ اپنے پیچھے حور

کو نا آتا دیکھ کر وہ مڑ

کر اس کی طرف دیکھتا ہے جو مسکراتی

ہوئی نظروں سے ڈیریک کو دیکھے جارہی تھی۔۔

چلنا نہیں ہے۔۔؟؟ ڈیریک حور سے سیریس ہو کر پوچھتا ہے۔

چلنا ہے پر آپ کے پیچھے آگے نہیں۔۔!!"

حور چھوٹے چھوٹے اٹھائے ڈیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے پیچھے کیوں دھکا دینے کا ارادہ ہے مجھے۔۔؟

دیریک ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کو گرا کر مجھے کیا ملے گا بس میں آج پیچھے چلو گی

ویسے بھی آپ کی دنیا میں آپ کے قدموں کے ساتھ

قدم رکھنے پر آپ کے ساتھ ساتھ مجھ پر بھی ان گنت نظریں اٹھیں گی مت

ہے یہ آپ کو۔۔؟؟

حور کی بات پر دیریک غور کرتا ہے اور غور کرتے ہوئے اپنے

اطراف میں دیکھتا ہے۔

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔!!

دیریک اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر میں نے سوچ لیا آپ جائیں آگے میں آپ کے پیچھے پیچھے آجاؤں گی۔!!

دیریک سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو کر

ہلکا سا مسکرا کر کہتی ہے۔

تم نہیں آؤ گی چلی جاؤ گی۔۔!!"

دیریک پریشانی سے کہتا ہے۔

آپ فکر مت کریں آپ کے پیسے دیے بغیر آپ کی زندگی سے

ایک قدم باہر نہیں رکھوں گی۔۔!!!"

حور دیریک کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے۔

اگر گئی تو۔۔؟؟

دیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

سزا آپ کو دینا آتا ہے اور سہنا مجھے آتا ہے

جو بھی دیں گے قبول ہے مجھے"

حور دونوں کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

میری سزا مختلف ہوگئی برادشت نہیں کر پاؤں گی۔۔"

دیریک حور کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو کررہی ہوں نا میں وہ بھی کرلوں گی

اپنے قدم دیریک سے پیچھے ہٹاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نہیں جاؤں گی کہیں بھی مجھے چھوڑ کر۔۔!!

پریشانی سے معصومانہ انداز میں پوچھتا ہے۔

آپ کو یقین دلانے کے لیے پنکی پرومس کردیتی ہوں

حور اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے

کہتی ہے۔

تم توڑو گی نہیں اسے۔۔؟؟

دیریک اپنی انگلی حور کی انگلی میں پھنساتے ہوئے کہتا ہے۔

ہرگز نہیں۔۔!!"حور دیریک کی انگلی کو مضبوطی سے پکڑے

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

تم چاہو تو میری دنیا میں قدم رکھ سکتی ہو مجھے کوئی

اعتراض نہیں۔۔

انگلیوں کو آپس میں الجھا دیکھ کر پوچھتا ہے۔

مجھے عام انسانوں کی طرح جینے دیں اتنا کافی ہے نظروں کی قیدی تو میں بچپن سے ہی ہوں۔۔"

حور اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سب ملے گا جو تمہیں چاہیے اور جو مجھے چاہیے لیکن ہر جھوٹ سچ سے پہرا اٹھانے کے بعد

حور کی بات پر دیریک اب کوئی جواب نہیں دیتا ہے اس کے چہرے کو اپنی آنکھوں میں بساتے ہُوئے دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔

میں جارہا ہوں تم پر یقین کر کے تمہیں چھوڑ رہا ہوں تنہا امید ہے آزمائش میں مبتلا نہیں کرو گے خود کو اور مجھ کو بھی۔۔"

دیریک آنکھوں پر چشمہ لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جائیں آپ۔۔!!"حور اندر جانے کے لیے اشارہ کرتے ہوئے

کہتی ہے۔

دیریک بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر شوٹنگ ایریا میں جانے

کے لیے کیمرے کی دنیا میں رکھنے کے لئے بڑھنے لگتا ہے۔

حور دیریک کو جاتا دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے

مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھتی ہے جو بار بار خود کو

پلٹنے سے روک رہا ہوتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کو دوبارہ سکون کی نیند درد سے راحت کے لیے

سکون کی نیند کی گولیاں دے دی گئیں تھیں۔۔

اپنے کمرے میں وہ شام سے دوبارہ سو چکی تھی عالیان کو

بلانے کی ضد کرتے کرتے روحی کب سوجاتی ہے اسے

بھی اندازہ نہیں ہوتا ہے۔۔

پر شام کی سوئی ہوئی اب اس کی نیند پھر سے کھلنے لگ گئی تھی آنکھیں کھو

ہی وہ کروٹ لینے لے کر سیدھا

لیٹنے کی کوشش میں اپنی چوٹ پر زور دیے

اپنے درد کو کم ہونے سے پہلے ہی بڑھا دیتی ہے۔۔

یا اللہ اتنا سارا درد مجھے یہ دینا تھا کیا آپ نے۔۔؟

روحی بنا آنکھیں کھولے آٹھ کر بیٹھتے ہوئے دھیرے سے

کہتی ہے۔

اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے روحی جیسے ہی سیدھی ہو کر

بیٹھتی ہے تو پردے ڈالے ہونے کی وجہِ سے ہر طرف اندھیرا ہی اند

چھایا ہوا تھا اسی اندھیرے میں ایک چھوٹے سائز کا بلب جو روحی کے سر

ہی جل رہا تھا جس کی مدد سے اپنے سامنے کمرے میں ہلکی ہلکی سی روشنی میں

صوفے پر چشمہ لگائے پٹ پر فائل رکھے بیٹھے ہوئے اراک

کو دیکھ کر روحی پل کے لیے شوکڈ ہوتی ہے پر جلد ہی خود

کو کمپوز کیے باسیل کو دیکھنے کے لیے کمرے میں نظریں دوڑاتی ہے۔۔

"آ۔۔آپ یہاں..؟؟"

روحی کمرے میں باسیل کو نا پا کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

"حیران نہیں ہوئی تم وجہ..؟؟"

روحی کے سوال کرنے پر الٹا اراک اس سے سوال کرتا ہے۔

"پہلے سوال میں نے کیا تھا..؟؟"

روحی غصیلے انداز میں کہتی ہے۔

"پر جواب تم مجھے دے سکتی ہو پہلے"

اراک فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے ٹانگ سے ٹانگ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"آپ یہاں کرنے کیا آئیں ہیں لوگوں کے دلوں کے ساتھ

کھیل کر سکون نہیں ملا اب تک کیا آپ کو ؟؟"

روحی شیزا سے شادی توڑنے والی بات پر غصہ میں

اراک ہو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

'میں دلوں کے ساتھ کھیل کر سکون حاصل کرنے والا

بندہ ہوتا تو کیا بات تھی مجھے تو جانوں سے کھیل کر سکون ملتا ہے "

اراک کہتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اپنے صوفے کے پیچھے

شیشے کی دیوار جو پردوں سے ڈھکی ہوئی تھی

اس پر سے پردے ہٹانے لگتا ہے۔۔

"تو جائیں باہر جا کر گنڈا گردی کریں

میری طرف سے خون کی ندیاں بہا دیں بس یہاں سے جائیں "روحی اپنی

کی طرف گردن پر ہاتھ رکھے بے زار

انداز میں کہتی ہے۔

"کیوں ڈر لگ رہا ہے مجھ سے..؟؟"

اراک پردے ہٹائے مڑ کر اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں

ڈالے کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"میں آپ کو ڈری ہوئی نظر آ رہی ہوں..؟؟"

روحی اپنی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ڈری ہوئی نظر نہیں آئی تب ہی تو اب ہر جگہ

نظر آنے لگ گئی ہو تم"

اراک سر جھکاتے ہوئے اپنی چشمہ پر انگلی رکھے اسے واپس

جگہ پر ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"اس بکواس کا مطلب۔؟؟"

روحی غصے میں کہتی ہے۔

"وقت آنے پر سمجھ جاؤ گی ابھی بس اِتنا سمجھ جاؤ کہ۔۔۔!"

اراک بول ہی رہا تھا کہ روحی اس کی بات کاٹے خود بول

پڑتی ہے۔

"مجھے کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے

کیونکہ میں سن تو لیتی ہوں پر عمل نہیں کرتی ہوں"

روحی اپنے آپ سے کمفرٹر اتارتے ہوئے بیڈ سے

اترتے ہوئے کہتی ہے۔

میری باتوں پر عمل کرنا پڑے گا تمہیں تمہاری خوشی اور تمہارے

اپنوں کی سلامتی اسی میں ہے"

اراک کہتے ہوئے صوفے کے پیچھے سے آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

"میری خوشی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

الحمدللہ میرے شوہر ہیں جو پہلے ہی حد سے زیادہ میری فکر کرتے ہیں"

" آپ اپنی فکر اپنے تک محدود رکھیں مجھ تک پہنچنے

کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔۔!!"

روحی اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے اس ٹھیک کرتے ہوئے دو ٹوک

لہجے میں کہتی ہے۔

"میں تم تک نہیں پہنچا ہوں تمہیں مجھ

تک لایا گیا ہے اور ایک بار جو چیز میری دسترس میں آجائے"

' اس کی واپسی صرف موت سے

ہوگی اور وہ موت جو اسے میرے ہاتھوں نصیب ہوگی "

اراک کہتے ہوئے روحی کے سامنے چھوٹے سے بلب کی روشنی کے

کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے دونوں اپنی اپنی باتیں مکمل کر کے خاموش

ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے ہیں۔۔

آپ کی ڈھٹائی کی داد دینی پڑے گی میری دوست کا دل

توڑا اسکو رولایا سب کے سامنے اس سے رشتہ توڑا

اور پھر بھی آپ لوگوں کو خاص طور پر مجھے ایسے فیس کر رہے ہیں جیسے

ہوا ہی نا ہو۔۔!!"

روحی اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے جو کیا وہ ٹھیک تھا اس وقت۔۔"

اراک گہری سانس لیتے ہوئے روحی سے اپنی نظریں ہٹاتا ہے۔

کیسے ٹھیک تھا۔۔؟؟ ایک شخص جو آپ سے محبت

کرتا ہے آپ سے نکاح کرکے وہ خود کو اور اپنی محبت کو

مکمل کرنا چاہتا تھا اس کا دل اس کی محبت کی توہین

سرئے عام کرکے آپ کہہ رہے ہیں آپ نے جو کیا وہ ٹھیک تھا۔۔!!"

آفرین ہے آپ پر۔۔!!!"

اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے روحی گندا سا منہ بنا

کہتی ہے۔

ویسے آپ یہاں کرنے کیا ہیں۔۔؟؟

روحی غصے میں پوچھتی ہے۔

تمہاری عیادت کرنے آیا ہوں اور۔۔۔"

اراک صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے

کچھ دینے بھی۔۔!!

ٹیبل سے فائل اٹھاتے ہوئے بولا

میری عیادت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی آپ کو

مجھے دشمنوں کی عیادتیں اور ان کی کوئی بھی چیز قبول

نہیں ہے۔"

روحی منہ بناتے ہوئے گردن جھٹکتے ہوئے کہتی ہے پر گردن موڑتے ہی درد

لہر اس کے سر میں دوڑتی ہے۔۔

دشمن۔۔؟؟ میں دشمن ہوں تمہارا۔۔؟؟

اراک روحی کے لفظ کو پکڑے موڑ کر چہرے پر کچھ عجب

سے تاثرات سجائے پوچھتا ہے۔

جی میری دوست کو تکلیف دینے والا شخص میرا دشمن ہے۔جو میرے اپنوں

تکلیف دے گا

روحی سے دشمنی نا ہوکر بھی وہ اس کا دشمن ہی ہے۔۔"

روحی اپنے سرپر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر مجھے تو لگا تھا کہ شاید تم پرسنل اور پروفیشنل لائف

دونوں الگ الگ رکھتی ہو اس لیے تمہاری دوست کو

ہمارے درمیان سے ہتا کر میں تم تک پہنچنے کی کوشش

کررہا ہے زندگی میں پہلی بار اتنی محنت کررہا ہوں۔۔"

اراک ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے دوسرے ہاتھ میں فائل

لٹکائے روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔۔مطلب۔۔؟؟ روحی اراک کی بات سمجھنے کی کوشش کرتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ۔۔!!"

فائل روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تم مجھ سے بہت محنت کروارہی ہو پھر بھی مجھے اپنا

دشمن قرار کر رہی ہو

آفرین ہے تم پر۔۔!!"

روحی کی نظریں اراک کے ہاتھ میں موجود فائل پر تھی

جیسے وہ ٹک ٹکی باندھے ہوئے اور اراک اس کے چہرے کو

ٹک ٹکی باندھے ہوئے دیکھے جارہا تھا۔۔

اس میں کیا ہے۔۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔

تمہاری خوشی تمہاری زندگی۔۔!!"

اراک فائل روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔۔میں دیکھوں اس میں۔۔؟؟

روحی فائل پکڑتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں تمہاری ہی ہے۔"ہلکا سی مسکراہٹ روحی کی معصومیت

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی اجازت ملتے ہی تجسس سے فائل کھولتی ہے اندر اپنے

میڈیکل۔کے کاغذات کو دیکھ کر اس کے چہرے پر اسی

پل خوشی کی لہر دوڑ اٹھتی ہے۔۔

یہ ٹھیک ہو گئے۔۔؟؟ ان میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔؟؟

مطلب مجھے ڈاکٹری کی ڈگری مل گئی۔۔۔؟؟

مطلب میں اب ڈآکٹر بن جاؤں گی۔۔؟؟

یہ ٹھیک تھے نا۔۔؟؟؟

میرے پیپیرز میں میری طرف سے کچھ غلط نہیں تھا نا۔۔؟؟

روحی ایک ساتھ ہی اراک کو دیکھتے ہوئے خوشی

سے اتنے سارے سوال کر بیٹھتی ہے جو ابھی ختم نہیں ہوئے

تھے وہ اور کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی وہ اراک

کے چہرے کو دیکھے خاموش ہوجاتی ہے۔

اراک دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے روحی کو دیکھ رہا ہوتا ہے

دل میں خوشی کی لہر اس کی مسکراہٹ جو دیکھتے ہوئے

دوڑتی ہے پر وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ نہیں لاتا ہے۔۔

دیکھا یہ ٹھیک تھے روحی باسیل سکندر نا خود کبھی غلط ہوتی ہے اور نا ہی اس

کچھ کیا غلط ہوتا ہے۔

میرے انکل خوش ہو جائیں گے۔۔!!"

روحی مڑ کر اپنی فائل کو ہنستے ہوئے اپنے بیڈ کر رکھتے

ہوئے کہتی ہیں۔۔

روحی کے منہ سے باسیل کا نام سنتے ہی اراک کے دماغ کی رگیں تن

ہیں۔۔

ویسے کام آپ نے اچھا کیا ہے پر آپ پھر بھی میرے دشمن ہیں۔

روحی مڑ کر انگلی اٹھا کر اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

دشمنی ختم نہیں ہو سکتی ہے یہ۔۔؟؟

اراک اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے واپس صوفے کی طرف بڑھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہو سکتی ہے شیزا سے معافی مانگ لیں وہ معاف کردے گی

تو روحی معاف کر دے گی۔۔۔!!"

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

تو مطلب تم تک پہنچنے کی پہلی سیڑھی انجانی دشمنی کو

ختم کرنا ہے۔۔

اراک صوفے کے پاس پہنچ کر صوفے کے پیچھے شیشے کی دیوار سے باہر

مناظر کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں

خود سے کہتا ہے۔۔

پر اراک یورگن معافی نہیں مانتا ہے کسی سے بھی

معافی کیا ہوتی ہے یہ بھی مجھے نہیں پتا۔۔"

اب کیا مجھے اس لڑکی کی خاطر اس سے معافی۔۔؟؟

اراک سوچتے ہی گہری سانس لیتا ہے۔۔

آپ کو معافی مانگنے کے لیے اتنا سوچنا نہیں چاہیے۔۔

اراک کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ کو پتا ہے میرے آنکل۔۔

میرا مطلب ہے میرے باسیل بھی کبھی کسی سے معافی

نہیں مانگتے سوائے میرے

کیونکہ وہ پہلے تو کسی کا دل نہیں دکھاتے اگر غلطی سے

کبھی کوئی ہرٹ ہو بھی جائے تو

معافی مانگنے سے پہلے وہ سوچتے نہیں ہیں۔۔

روحی باسیل کا ذکر کرتے ہی مسکرا اٹھتی ہے۔۔

ایک مرد کو ہمیشہ میرے باسیل جیسا ہونے چاہیے

ایک مضبوط شخص پر وقت کی نزاکت کو سمجھنے والا

جہاں غلطی کی ہو اس کا پچھتاوٗا رکھنے والا

اور معافی مانگنے والا بھی اور معاف کرنے والا بھی۔۔"

روحی اراک کی پشت سے نظریں ہٹا کر کالے گھیرے ہوتے آسمان کی طرف

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم چاہتی ہو میں اس سے معافی مانگو۔۔؟؟

بس اِتنا بتاؤ۔۔!!"

اراک مڑ کر غصے کے تاثرات چہرے پر سجائے روحی کو

دیکھتے ہوئے اٹل سپاٹ انداز میں پوچھتا ہے۔

میں چاہتی ہوں اس کا کیا مطلب ہوا۔۔

آپ کی غلطی ہے۔۔

تم چاہتی ہو میں اس سے معافی مانگو یا نہیں۔۔؟؟

روحی کی بات کاٹ کر دو ٹوک لہجے میں پوچھتا ہے۔

اس طرح بات کیوں کر رہے ہیں آپ مجھ سے

آپ کی مرضی جو کرنا ہے کریں۔۔!!

روحی اراک کے چہرے پر غصہ دیکھتے ہوئے مڑتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے اپنی مرضی تم سے جوڑ لی ہے اس لیے جو تم چاہو

گی وہ میں کروں گا جب تک میں تمہیں

اپنا نہیں بنا لیتا تمہاری ہر بات کو حکم کی طرح ماننے کا

احد کرلیا ہے میں نے۔۔!!"

اراک روحی کی پشت اس کی سر پر بندھی سفید پٹی

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کی پر روحی کے جسم سے اس کی جان نکلنے لگی تھی

وہ اسی جگہ ساکت کھڑی رہ جاتی ہے۔۔"

اراک نے تو ایک بار بولا تھا پر روحی کے کانوں میں وہ لفظ بار بار

گردش کر رہے تھے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کے جاتے ہی حور اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے

ہوئے اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے

بلڈنگ میں پارکنگ ایریا میں سے باہر نکلنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے باہر آ

وہ چند قدم ہی چلتی ہے کہ اس کے سامنے

گیرے کلر کی گاڑی ایک دم اچانک سے آ رکتی ہے۔۔

حور اس گاڑ کو دیکھتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی سمت اٹھاتی ہے۔

حور گاڑی سے پیچھے ہٹتی ہے اور گاڑی میں سوار ریپورٹر

ادھیڑ عمر کے آدمی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سے باہر

نکلتے ہیں حور کو غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے حور

کی طرف بڑھتے ہیں۔۔

فون نہیں اٹھا رہی کافی دن سے تم میرا خیریت ہے۔۔

حور کی طرف بڑھتے ہوئے غصے میں پوچھتے ہیں۔

میرے پاس فون نہیں ہے۔۔!!

حور اپنے ہاتھوں میں دوپٹہ کو مضبوطی سے جکڑتے

ہوئے اٹل لہجے میں کہتی ہے۔

کہاں گیا تمہارا فون۔۔؟؟

ریپورٹر حق رہے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

بابا نے لے لیا تھا۔۔!!حور ان کی نظروں سے اپنی نظریں

جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے اس علاوہ بی تمہیں ایک فون دیا ہمارے کام میں

استعمال کرنے کے لیے میں اس کی بات کر رہا ہوں۔۔

لہجہ سخت تھا غصہ سے بھرپور تھا۔۔

و۔۔وہ م۔۔میں نے پہلے ہی توڑ دیا تھا۔۔"

حور سر جھکائے ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

توڑ دیا تھا کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔؟؟؟

تمہیں وہ فون اپنے باپ بھائی پر نظر رکھنے کے لیے اس کی

خوفیاں باتیں مجھ تک پہنچانے کے لیے دیا تھا

بھول گئی تھی کیا تم۔۔؟؟

ریپوٹر بے حد غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے

کہتے ہیں۔۔

نہیں یاد تھا مجھے پہلے بھی اور اب بھی پر میں نے آپ کو

کیا کہا تھا وہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔

میں اپنے بابا بھائی کہ بربادی کی وجہ نہیں بنوں گی

وہ میرے رشتے ہیں میرے اپنے ہیں کسی غیر کے لیے اپنوں

کو دھوکا نہیں دے سکتی ہوں میں۔۔"

حور بھی ہمت اکٹھی کیے ریپورٹر کی آنکھوں میں دیکھتے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں اس بدلے جو چاہیے تھا وہ دیا جارہا تھا

پھر اس میں کیسا دھوکا۔۔؟؟

ریپورٹر حور کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نے کہا تھا اگر میں ڈب کروں گی تو مجھے آزاد زندگی

حاصلِ کرنے میں مدد کریں گے پر آپ نے

مجھے آزادی حاصل کرنے میں مدد کرنے کے بجائے بنا میری

اجازت میری تصویریں اپنے اسٹوڈیو میں

استعمال کر کے مجھے جو کچھ پل اکیلے میں آزادی کا

احساس ہوتا تھا آپ نے وہ بھی مجھ سے چھین لیا تھا پھر کسی مدد کی امید رکھ

ہیں آپ مجھ سے

حور بھی اپنے دوپٹے کو چھوڑو غصے میں سامنے کھڑے

شخص کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے دھوکا دیا تم تک میں کتنی مشکلوں سے پہنچا تھا

پر تم نے بیچ راہ میں سب چھوڑ کر سب تباہ

کر دیا تھا۔۔

میں نے بیچ راہ میں چھوڑا تو آپ نے میرے پوسٹر بنا کر

مجھ سے اس کا بدلہ بھی تو لے لیا تھا

جب سب خاموشی سے کرنے کا ارادہ تھا میری ایک جھوٹی

پہچان کیوں بنائی آپ نے کیوں مجھے ایک رپورٹر

کی شناخت دی آپ نے۔۔؟؟

حور رپورٹر کی بات کاٹ کر خود غصے میں بول پڑتی ہے۔

صرف بدلے کے لیے پر شاید آپ بھول گئے تھے اور اب بھی

بھول رہے ہیں۔

میں جن سے تعلق رکھتی ہوں وہ عام لوگ نہیں

منہاج ابراہیم, اور ان سے بھی زیادہ پاور فل شخص وہ "اراک یورگن "

وہ اپنے پیچھے چلتے لوگوں کی سانسوں سے اس کی پہچان

کر لیتے ہیں وہ مجھے جس سے کبھی

ان کی بات بھی نہیں ہوئی اسے اپنی بربادی کی وجہ بننے

دیتے۔۔؟؟

اراک بھائی جتنے پرسکون باہر سے دیکھتے ہیں وہ

اتنے ہی خطرناک انسان ہیں حقیقت میں وہ کسی کی جان لینے

سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتے ہیں۔

حور بنا ریپوٹر کو بولنے کی مہلت دیے خود غصے میں چیختے

ہوئے بولتی جاتی ہے۔۔

اور ویسے بھی اراک بھائی نے میرے ساتھ کبھی غلط نہیں

کیا اب بھی انہوں نے مدد کی تھی

جو شخص میری مدد کرے میں اس کے ساتھ ایسا نہیں

کرسکتی ہوں۔۔

میں نے آپ کی وجہ سے آپ کی مدد کرنے کی وجہ سے اپنی

زندگی کھو دی ہے میں نے

آپ کی وجہ سے میں اپنے باپ کے ہاتھوں میں بک چکی ہوں

صرف آپ کی مدد کی میں نے اس کی سزا کے طور پر

آپ کیا چاہتے تھے میں آپ کی مدد کرنے کے چکروں میں اپنی

جان سے جاتی پھر سکون ملتا آپ کو۔۔؟؟

حور کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی وہ بے یقینی سے

اپنے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر

شرمندگی کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور باہر رپورٹر سے بات کر رہی تھی جس میں اسے

گزرتے ہوئے وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوتا ہے پر

اس کے اندر آنے کے انتظار میں کسی کو وقت ہی قیمت آج

اچھے سے پتا چل رہی تھی۔۔

150 سے زائد لوگوں کے درمیان ان کے کیمروں کی

نظروں دیریک ایک انٹرویو دینے کے لیے اکیلا کرسی پر بیٹھے ہوئے س

ریپورٹرز کی اپنے اسٹاف کی

پروڈکشن ہاؤس کے لوگوں کی نظروں کا مرکز بننے ہوئے بھی

دیریک کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ رہی تھی

وہاں سے اندر داخل ہوتا ہوا ہر شخص دیریک

کی آنکھوں میں اپنی پہنچان چھوڑ سکتی تھا۔۔

گزرتا وقت دیریک کے دل کی کیفیت کو بے جان کرتا جا رہا تھا اسے حو

دیے پنکی پرومس پر افسوس

ہونے لگا تھا اس پر کیے یقین پر وہ شرمندہ ہونے لگا تھا

پہلی بار حور پر یقین کرکے وہ اسے اکیلا چھوڑ کر اسے آزما

رہا تھا اور اس کی نظروں میں وہ پہلی بار کی آزمائش میں

ہی ہار چکی تھی۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

میں نے کوشش کی تھی تمہیں رہائی حاصلِ کروانے میں

جی کی تھی آپ کی اسی کوششوں کے نتیجے میں مجھے

اس مینشن سے اس جیل س رہائی تو مل گئی

لیکن اب میں کسی اور کی قیدی بن گئی ہوں۔۔"

آزادی چاہیے تھی پر شاید ہمیشہ قیدی بن کر رہنا میرے

نصیب میں ہے۔۔

حور رپورٹر کی بات کاٹ کر اپنے ہاتھوں سے اپنے آنسوؤں

کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ نے اور میں نے جتنی مدد ایک دوسرے کی کر کے آزادی آر

ترقی حاصل کرنی تھی وہ ہم کر چکے آئندہ میرا راستہ

روکنے کی غلطی بھی مت کرنا آپ

کیونکہ بابا اور بھائی کے برے کاموں کی ریکارڈنگ تو نہیں

ہے میرے پاس پر آپ کی مجھے اگر کرتے ہوئے کی

ڈیل ضرور ہے اگر نہیں چاہتے ہیں کہ وہ اراک بھائی کے حوالے

کردوں میری تصویر میرا نام اپنے اسٹوڈیو سے ہٹا دیں

وہ کیا ہے نا میرے شوہر کو نہیں پسند آپ جیسے غلیظ اور گھٹیا لوگوں

کی نظریں مجھ پر۔۔

حور کہتے ہیں دیریک کا ذکر کرتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ

سجاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے

پر باندھتی ہے۔۔

حور میں ڈر کے بجائے ہمت دیکھ کر اسے باہمت لڑکی دیکھ

کر ریپورٹر کے لبوں پر کفل لگ چکا تھا وہ سر جھکائے

اپنے قدم پیچھے کی طرف واپس بڑھاتا ہے۔

وہ ریکارڈنگ ڈیلیٹ کردینا میں تمہارا نام اور تصویریں ہٹا

دوں گا یہ قصہ یہی ختم کرتے ہیں۔۔!!"

ریپورٹر اپنی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف ہوئے رک کر مڑ کر

حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ تصویریں ہٹادیں اپنی ہر ویب سے بھی میں ریکارڈنگ

ڈیلیٹ کرکے سچ میں یہ قصہ ختم کردوں گی۔۔"

حور ابھی بھی ریپورٹر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل

لہجے میں کہتی ہے۔۔

ریپورٹر ہاں میں سرہلاتے ہوئے اپنی گاڑی میں سوار وہاں

سے چلے جاتے ہیں۔۔

ان کے جاتے ہی حور اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری سانس لے

کر اپنے سرپر قابو پاتی ہے اپنی کیفیت کو دیکھتے ہوئے وہ

خود ہنس پڑتی ہے۔

اتنی سی بات تو تھی حور لڑکی ہو کمزور تو نہیں

ہمت کروں گے تو بڑے سے بڑے مرد کو جواب دے سکتی ہو تم"

حور گہری سانس لیتے ہوئے پر سکون ہوتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آہ ہ۔۔اللہ جی وہ تو اندر انتظار کررہے ہونگے میرا۔۔!!"

حور کہتے ہی اپنے قدم واپس اندر کی طرف بڑھاتی ہے

چلتے چلتے دوڑتے ہوئے وہ جلدی سے اپنے راستے میں آئے

لوگوں کو کراس کرتے ہوئے دیریک کی شوٹنگ لوکیشن کی طرف بڑ

ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

لوگوں کے سوالات شروع ہوگئے تھے پر ان سب

سوالوں کا جواب دینے والا شخص خاموش نظریں جھکائے

اپنے ہاتھ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

کانوں میں ہر شخص کی آواز تھی جیسے سن کر وہ اگنور

کررہا تھا نا جواب دے رہا تھا نا کسی کی طرف دیکھ

رہا تھا۔۔

please answer these questions!!..

دیریک کے پیچھے کھڑی ان کے اسٹاف کو مینج کرنے والی

اچھی کھاسی عمر کی عورت جھک کر دیریک

کے کان کے قریب آکر کہتی ہے۔

n leaving"!!...

دیریک اس کی بات کا جواب تو نہیں دیتا ہے پر خود حکمانہ

لہجے میں کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اسی پل ٹیبل سے

چشمہ اٹھائے اسٹیج سے نیچے

اترتا ہے دیریک کی حرکت دیکھ سب ہی ریپورٹرز اس بدتمیز

سمجھتے ہوئے اس کی تصویریں کھینچنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔

ait..!! What..??? DJ wait"..

اسٹاف مینجر دیریک کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے

کہتی ہے پر دیریک کسی کی نا سنتے ہوئے آگے کی طرف ایک

قدم ہی بڑھاتا ہے کہ اس کی نظر دروازے سے اندر

داخل ہوتی ہے اپنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کرتی ہوئی حور پر پڑتی ہے جو

کی جانب دیکھتے ہوئے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔

حور کو دیکھتے ہی دیریک کے قدم رک جاتے ہیں

وہ نظر بھر اس کو دیکھنا چاہتا تھا پر سب کی نظروں میں

خود کو دیکھتے ہوئے دیریک جلد ہی اپنا

سر جھکا لیتا ہے۔۔

حور بھی اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے حور بھی

مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے وہی دروازے کے سامنے

ایک کرسی پر جا بیٹھتی ہے۔

حور کو بیٹھتا دیکھ دیریک بھی گہری سانس لیتے ہوئے

سب ریپورٹرز کی جانب دیکھتا ہے جو اسکی طرف سوالیہ نظروں

سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

اس کے دادا کی موت کے سوالوں کے جواب جو انہوں

نے حاصل کرنے تھے۔۔

all we start now"??..

دیریک اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے جا کرسی

پر وہ بیٹھا تھا اس کے سامنے پڑے ٹیبل پر ڈھیروں مائیک

میں سے ایک مائیک اُٹھاتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے وہی زمین سے دو سیڑ

اور وہ اسٹیج پر بیٹھ جاتا ہے۔۔"

دیریک اس حرکت پر حور مسکراتے ہوئے پرسکون

سی ہو کر اس کی طرف دیکھتی رہتی ہے جو لوگوں کے کڑوے

سوالوں کا جواب بھی مسکراتے ہوئے دے رہا ہوتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

کیا میں نے ابھی کچھ غلط سنا ہے۔۔؟؟

روحی مڑ کر حیران کن نظروں سے اراک کے چہرے کو

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں صحیح سنا ہے بلکل صحیح

اراک روحی کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی جانب قدم

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ پاگل ہوگئے ہیں کیا بکواس کررہے ہیں میرے ساتھ خود

کو سنائی بھی دے رہا ہے جو بول رہے ہیں۔۔!!"

روحی غصے میں گھورتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اچھا کہاسا تھ تم نے کیا ہے پاگل بھگتو اب۔۔!!"

اراک روحی کے مزید قریب اپنے قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کی نزدیکی دیکھتے ہوئے روی اپنے قدم

پیچھے کی طرف ہٹالیتی ہے۔

آپ شاید مجھے کوئی اور سمجھ رہے ہیں پر پ کی اطلاع

کے لیے عرض ہے میں روحی باسیل سکندر ہوں

باسیل سکندر کی بیوی اور عالیان سکندر کی ماں

روحی اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دو ٹوک

انداز میں کہتی ہے۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تم سے جڑا ہر شخص منظور ہے

تمہارا بیٹا قبول ہے۔۔!!"

اراک بے حد سنجیدگی سے کہتا ہے۔

روحی اسکے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر پل کے لیے

حیران ہو جاتی ہے۔۔

آپ پاگل ہوگئے ہیں میں بیوی ہوں کسی کی

ماں ہوں میں کسی کی میرے شوہر شکر الحمدللہ زندہ ہیں

اگر مسئلہ وہ ہے تو مر بھی جائے گا وہ

میں مار دیتا ہوں اگر تم چاہو تو۔۔؟؟

اراک کولڈ فیس میں پرسکون انداز میں کہتا ہے۔۔

زبان سنبھال کر بات کریں میرے شوہر کے بارے میں کچھ

بولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔!!

روحی غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے۔

اتنا غصہ اس شخص کے لیے جس نے تمہیں مشکل میں

مبتلا کرنے سے پہلے

ایک بار بھی نہیں سوچا تھا۔۔

اراک کہتے ہوئے اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے

ہوئے روحی سے دور اپنے قدم شیشے کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

شاید کان خراب ہوگئے ہیں ہستپال میں ہیں علاج کروالیں

اس کا۔۔!!

روحی اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے بے زار انداز

میں کہتی ہے۔۔

تم کان کہ بات کرتی ہو تمہیں دیکھنے کے بعد یہ بندہ تم نے

سر سے پیر تک خراب کر دیا ہے۔۔"

اراک شیشے سے باہر ملک کے مناظر دیکھتے ہوئے چہرے پر

مسکراہٹ سجائے کہتا ہے۔۔

مجھے بندے کو درست بھی کرنا ہے

مجھے بیمار ٹوٹا پھوٹا دیکھ کر یہ مت سوچیں کہ میں

کمزور ہوگئی ہے میں آج بھی وہ پہلے والی

روحی ہوں وہ گاؤں کی گنڈی جو لوگوں کا خاص طور۔پر آپ جیسے مردوں

حشر کرنے سے پہلے ایک بار بھی

نہیں سوچتی ہے ۔۔!!

روحی کہتے ہوئے اراک کی طرف اپنے دو قدم بڑھاتی ہے

پر جلد ہی رک کر اپنے غصے کو ضبط کرنے کی

کوشش کرتی ہے۔

جانتا ہوں تم بہادر ہو جو مجھ جیسے مرد کے سامنے

کھڑی ہو کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے باتیں سنا

سکتی ہے وہ کمزور ہو ہی نہیں سکتی ہے۔

اور یہ ہی وہ وجہ ہے جو مجھے تم پر دل ہارنے پر مجبور

کررہی ہے۔

روحی سکندر کو روحی یورگن بنانے کے اکسا رہی ہے

یہ مجھے۔۔!"

اراک مڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے اپنی دونوں آئیبرو اٹھاتے

ہوئے کہتا ہے۔۔"

روحی ہمیشہ سے صرف اور صرف باسیل سکندر کی تھی

اور اس کی ہی رہے گی

اس کے علاوہ میں کسی کی ہو نہیں سکتی اور ہونا بھی

نہیں چاہتی اور۔۔

روحی کہتے ہوئے اراک کی طرف اپنے قدم بڑھاتی ہے۔

آپ جس بھی غلط فہمی کا شکار ہو چکے ہیں بہتر رہے گا

اس کو جلد از جلد خود اپنے سر سے ہٹا لیں کیونکہ

مجھے ایسے بھوتوں کو سر سے اتارنا آتا ہے۔۔"

روحی اراک کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر

باندھے سر اٹھا کر اراک کے چہرے پر سجتی ہوئی

مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

جو روحی کی دلیری پر اس کی بہادری پر مزید گہری ہوتی

جارہی تھی۔۔"

اتنی بہادر مت بنو میرے سامنے کہ تمہیں پانے سے زیادہ

میرے اندر تمہاری بہادری کو توڑنے کی خواہش

دل میں پیدا ہو جائے۔۔!!"

اراک بھی کمر پر ہاتھ رکھے روحی کی طرف ایک قدم

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر خیر تمہیں سب معاف ہے جو دل میں آئے بول

دو آخری منزل تمہاری تو میں ہوں اس لیے تمہاری ہر حرکت

کو دل سے قبول کرتا ہوں۔۔!!

اراک گہری سانس لیتے ہوئے کہتے ہوئے روحی کو کراس

کرتے اس کے

بیڈ کی طرف بڑھتا ہے جہاں اس کی فائل پڑی ہوئی تھی۔۔

میں تمہیں اس فائل کے ساتھ کچھ اور دینے بھی

آیا تھا پر تم نے سنی ہی نہیں میری بات کو پر کوئی بات

نہیں اب سن لو

اراک فائل ہاتھ میں پکڑے روحی کی طرف مڑے

اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

ان پیپیرز میں ایک پیپیرز اور شامل ہے جس پر لکھا ہوا

ہے کہ تمہارے پیپیرز میں جو مسئلہ ہے اسے

اراک یورگن نے رسک پر ٹھیک کروایا آگر کبھی بھی ان پیپیرز

میں کوئی مسئلہ آیا تو تمہاری ڈاکٹر کی ڈگری کو خارج

کردیا جائے گا کیونکہ دوبارہ انہیں ٹھیک کروانے کے لیے نہیں

آئے گا۔۔!!'

اراک پیپیرز میں سے اس کا خود کا سائن کیا ہوا پیپیرر

روحی کی نظروں کے سامنے کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ روحی بوکھلاتے ہوئے حیرانگی سے فائل

پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

میرے پیپیرز میں جب کوئی مسئلہ نہیں ہے تو اس پیپیر

کا مطلب۔۔؟؟؟

اب کی بار روحی غصے میں بولتی ہے۔۔

اس بات کا مطلب اتنا سا ہے کہ میں تمہیں نا تو اس ملک سے

اور نا ہی اپنی نظروں کے سامنے سے اوجھل کرنا چاہتا ہوں۔

تم اس پیپیر پر سائن کرو اور ہمیشہ کے لیے لندن میں

رہ کر میرے ہسپتال میں ایک بہترین پوسٹ پر کام کرو

کیونکہ اس کے علاؤہ نا تو میں تمہیں کہیں رہنے دوں گا

اور نا ہی کہیں جانے دوں گا۔۔!!"

کہیں اور جانے کا خواب کچھ بننے کا خواب ورنہ تمہارا خواب

ہی رہ جائے گا۔۔

اراک تھوڑا سا جھک کر روحی کے حیران پریشان چہرے

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ غلط ہے آپ میری محنت کے ساتھ ایسے نہیں کھیل

سکتے ہیں۔۔"

روحی زور سے فائل بند کرتی غصے میں کہتی ہے۔

تم میرے دل کے ساتھ کھیلو تو ٹھیک۔۔؟؟

میں تھوڑا سا تمہاری محنت تمہاری زندگی کے ساتھ کھیلوں

تو وہ غلط یہ کہاں کا انصاف ہوا۔۔۔؟؟

اراک ابھی بھی جھک کر روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

آپ غلط کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔!!

روحی کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ گئی تھی۔

تم نے مجبور کیا ہے تمہارے ساتھ ایسا کرنے کے لیے تم آسانی

سے مجھے میسر ہو جاؤ یقین مانو سب ٹھیک کر دوں گا آگر اپنی ضد پر قائم

تو عمر بھر کے لیے مجھے تو اپنے

آس پاس پاؤ گی لیکن پھر کسی اور نہیں کبھی

دیکھ پاؤ گی نا اپنی زندگی کو نا اپنے شوہر کو۔۔"

اراک سیدھا کھڑا ہو کر روحی کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں کبھی ان پیپیرز پر سائن کر کے آپ کی قیدی نہیں بنوں گی

ٹھیک ہے اگر بات میرے کرئیر کی ہے تو باسیل

کے لیے میں اسے چھوڑنے کو تیار ہوں لیکن اس کو کبھی چھوڑوں گی یہ بھ

ہے آپ کی

روحی کہتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگتے ہیں۔

اتنا عزیز ہے وہ تمہیں کہ اس کی خاطر تم اپنا کیرئیر چھوڑنے

کو تیار ہو۔۔؟؟

اراک بے حد تجسّس سے پوچھتا ہے۔

باسیل میرے لیے میرے خود کے وجود سے زیادہ ضروری ہے

آپ جیسے شخص کی محبت نا ہمارے درمیان آسکتی

ہے اور نا ہی مجھے ان سے دور کر سکتی ہے۔

روحی اپنی فائل اراک کے سینے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

میں درمیان تو آچکا ہوں اب کیا کریں۔۔؟؟

اور ان پیپیر پر سائن کرو گی تم آج نہیں تو کل سہی تم

خود ان پر سائن کرکے یہاں رکو گی میرے پاس

میرے ساتھ بھی روکو گی۔۔"

اراک فائل واپس روی کو تھماتے ہوئے کہتا ہے۔

سنبھال کر رکھو اسے آگے آنے والی مشکلات میں ان کی مدد

سے فیصلہ کرنا آسان ہو گا تمہارے لیے"

اراک چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے روحی کے

دماغِ کو سن کرتے ہوئے ہر سوچ سمجھ سے پاک کرتے ہوئے

سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنے کوٹ

کو ٹھیک کرتے ہوئے روم سے باہر نکلنے لگتا ہے۔۔

اراک کمرے سے باہر نکالا ہی تھا کہ دروازے کے ساتھ

دیورا سے پشت لگائے ایک ٹانگ دیوار پر رکھے ہوئے اپنی کلائی

کو لگاتار مسلتے ہوئے باسیل کو دیکھ اراک کے چہرے

سے ایک دم ساری ہوائیاں اڑ جاتی ہیں۔۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

تم یہاں کیسے۔۔؟

اراک حیرانگی سے باسیل سے پوچھتا ہے۔

باسیل اس کی بات کا جواب دینے سے پہلے دیورا سے ٹانگ

ہٹاتا مڑ کر کمرے میں حیران پریشان

کھڑی روحی کو دیکھتا ہے ۔۔

روحی کو دیکھتے ہی باسیل کمرے کا دروازہ بند

کرتا ہے اور اسی پل کولڈ فیس میں سنجیدگی چہرے پر

سجائے اراک کی طرف دیکھتا ہے۔۔

تمہاری ہاری ہوئی شکل دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا میں

اس لیے یہاں ہوں۔۔!!"

باسیل اپنی کمیز کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔

کون ہارا ہے یہاں۔۔؟؟

اراک ٹیڑھی گردن کرتے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تم۔۔!!"

باسیل اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

تمہیں غلط لگ رہا ہے کیونکہ مجھے تو یہ اپنی پہلی جیت

لگ رہی ہے۔۔

اراک چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

پہلی جیت۔۔؟؟؟

باسیل اسکے الفاظ پر زور دیتے ہوئے اسے دہراتا ہے۔۔

ہاں وہ اب میرے بارے میں سوچ رہی ہے اس میں میری جیت نہیں ت

کیا ہے۔۔؟؟

اراک گردن گھوما کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو

اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے کمرے میں ٹہل رہی ہوتی ہے۔

تمہیں یقین ہے اس وقت اس کے ذہین میں تم ہو۔؟؟

باسیل بھی روحی کی طرف دیکھتے ہوئے

اراک سے پوچھتا ہے جس سے اسی پل اس کے چہرے سے

ساری

مسکراہٹ ہوا ہو جاتی ہے۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو۔۔؟؟ اراک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

بس اِتنا جو اس نے کہا اس کو سمجھ جاؤ

کیونکہ میں موقع ایک دفعہ ہی دیتا ہوں کسی گی چیز کا

کسی کو بھی۔۔!!"

باسیل اپنے قدموں کو دروازے سے ہٹاتے ہوئے بالکنی کی

طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

تم نے مجھے موقع دیا ہے۔۔؟؟

اراک گردن جھٹکتے ہوئے اپنی ٹائی کو کھینچتے ہوئے

غصے میں باسل کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں۔۔!!"باسل بالکنی میں کھڑا مڑ کر اراک سے نظریں

ملاتے ہوئے کہتا ہے۔

میری مرضی کی علاؤہ کبھی کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا ہے

ملنا تو دور کی بات ہے۔۔!!"

باسل چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتا ہے

باسل کی مسکراہٹ اراک کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے۔۔

شاید تم مجھے نہیں جانتے ہو میں اراک۔۔۔

اراک یورگن ہو ایک کامیاب بزنس مین جو محبت کو بھی

بزنس سمجھ رہا ہے جانتا ہوں میں

پر شاید تم یہ نہیں جانتے ہو کہ محبت میں سودے نہیں ہوتے

محبت میں یقین ہوتا ہے, انتظار ہوتا ہے, پاگل پن ہوتا ہے

لیکِن ایک حد تک ایک شخص کے لیے ااسی ایک

کی خاطر ہر کسی کو مہرہ نہیں بنایا جاتا ہے اپنی محبت

میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے۔۔

باسیل اراک کی بات کاٹ کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

دو ٹوک اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

میری محبت میں ایسا ہی ہوتا ہے میں اس شخص کے لیے پاگل ہوتا ہوں

اپنے پاگل پن میں اپنے سامنے

آئے ہر شخص کو تباہ کر سکتا ہوں جب تک وہ مجھے میسر

نا ہو جائے۔!!"

اراک دبے دبے قدم اٹھائے روحی کے کمرے سے دور باسیل

کی طرف بالکنی کہ بڑھتا ہے۔

تم اس شخص کو حاصل کرنا چاہتے ہو جو پہلے ہی کسی

اور کی ہے۔۔سچ میں۔۔؟؟

باسیل ریلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہاں سچ میں۔۔!!"اراک باسیل کے سامنے کھڑے ہو کر اس

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسی کی بیوی کو پانے کے لیے

اسے سے لفظی کلام کررہا تھا۔۔

تمہیں لگتا ہے اراک یورگن ایک سکندر کی بیوی کو تم اپنا

بنا سکتے ہو۔۔؟؟ اور یہ سکندر تمہیں ایسا کرنے دے گا۔۔؟؟

باسیل ریلنگ سے ٹیک ہٹاتے ہوئے اراک کی طرف بڑھ

کر اس کے سامنے مد مقابل کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں پوچھتا ہے۔۔

ہاں مجھے لگتا ہے کہ میں اسے حاصل کرلوں اس سکندر سے

اراک بھی اٹل لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

کیسے۔۔؟؟ اپنی محبت سے۔؟؟

تمہیں ایک مشورہ دوں میری بیوی کو لے کر۔؟

باسیل چہرے پر سامنے والے کو جلا کر راکھ کرنے والی

مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

کیسا مشورہ۔۔؟؟ اراک اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے

تجسّس سے پوچھتا ہے۔۔

روحی سے محبت مت کرو وہ محبت میں تمہیں ذلیل

کرے گی تم سے اس طرح نفرت کرے گی کہ تم اس کی ایک

نظر خود پر ڈالنے کے لیے ترس جاؤ گے

میری بیوی ہے میں جانتا ہوں اس لیے تم ایک مشورہ دے

رہا ہوں مان جاؤ اور اپنے راستے اس سے الگ

کرلوں۔۔!!

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

"محبت آسانی سے مل جائے تو کمبخت عشق کون کرے گا

کسی سے

اور عشق کا تو رول ہی کے اپنے محبوب کی

خاطر مر مٹ جانا ذلیل ہو جانا "

اراک انتہائے پرسکون انداز میں باسیل کے چہرے کی جانب

دیکھتے ہوئے جہاں وہ سر جھکائے اراک کی بات سن رہا تھا اس کی بات

الگ تاثرات چہرے

چھانے لگ گئے تھے انہیں دیکھتے ہوئے مزے لیتے ہوئے کہتا ہے۔"

تو پھر اپنی ذالالت کی پہلی سیڑھی مبارک ہو تمھیں

باسیل اپنا سر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے وہ سر اٹھاتا ہے اور اپنے

دائیں ہاتھ سے اراک کے پیچھے اپنی نظروں کے سامنے

سے آتے ہوئے پولیس فورسز کے اچھی پوسٹ پر کام کرنے

والے ڈی ایس پی اپنے دو آفیسرز کے

ساتھ لفٹ سے نکل کر ان کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔

باسیل کے اشارہ پر اراک پہلے گردن موڑ کر اپنے پیچھے

دیکھتا ہے پولیس کو دیکھ وہ مکمل طور پر پولیس کی طرف

مڑ جاتا ہے۔

اراک کے چہرے پر حیرانگی تھی جبکہ باسیل کے چہرے پر

سکون تھا۔۔

r Yourgun you're under arrest

r misuse you're power on the lady doctor"

d give her death warnings"..

پولیس آفیسر اراک کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے چہرے

کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہتا ہیں۔۔

hat do you mean by that?..

اراک حیرانگی سے غصے میں پوچھتا ہے۔۔

ho did complaint against me??...

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے پولیس آفیسر کی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"...Mee

پولیس کے پیچھے سے اسی لفٹ سے فلور پر آتی ہوئی

لیڈی ڈاکٹر اراک کے پیچھے کھڑے باسیل کو دیکھتے ہوئے

گہری سانس لیتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بلند آواز

میں کہتی ہے۔

tell you about that Mr Yourgun before you

ed to come with us"..

پولیس آفیسر اراک کو غصے میں لال سرخ ہوتے دیکھ کر

اس کی ہتھکڑی لیے بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

اپنی نظروں کے سامنے ہتھکڑی دیکھ کر اراک اپنے

دانتوں کو بھینچتے ہوئے گہری سانس لیتا ہے۔

یہ تمہاری پہلی سزا میری بیوی سے ملاقات کرنے کی

ابھی تمہاری اس سے محبت کرنے کی سزا باقی ہے جو میں

تمہیں آج سے پر دن ہر پل ٹکڑوں میں دوں گا۔۔

باسیل اراک کے پیچھے کھڑے ہو کر دھیمے لہجے میں اس

کے کان کے قریب کہتا ہے۔۔

تمہیں لگتا ہے تم مجھے جیل میں قید کرنے کی ہمت رکھتے ہو اور اس کے

بچ جاؤ گے مجھ سے۔۔؟

اراک مڑ کر باسیل کے چہرے کے بلکل سامنے ایک قدم کی

داری پر کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں غصے میں

گھورتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میں سب کرنے کی ہمت رکھتا ہو" اراک یورگن " بس تم ہی

نے مجھے کمزور سمجھ لیا تھا اور مجھے اپنے پیروں تلے روندنے

کا سوچتے ہوئے میری عزت پر نظر ڈالنے کی ہمت کر بیٹھے تھے تم۔۔

باسیل اپنی کمر کے پیچھے باندھے ہاتھ کی مٹھیوں کو

مضبوطی سے جکڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم اپنی موت کو دعوت خود دے رہو باسیل۔۔!!

اراک خود کے غصے پر مذید قابو نا پاتے ہوئے تیش میں

کہتا ہے۔

میں جس فیلڈ میں کام کرتا ہوں نا۔۔"

اراک کو غصے میں دیکھتے ہوئے ہنسنے لگتا ہے

اس فیلڈ ہزاروں تم جیسے کتے میرے سامنے بھونکتے ہیں

پر شاید تم نے وہ نہیں سنا ہے بہت عام سی بات ہے

تمہارے جیسے لوگوں میں

جو کتے بھونکتے ہیں وہ کانٹے کی ہمت نہیں رکھتے اور جو

کاٹتے ہی وہ بھونک کر اپنی موجوگی کو

ظاہر نہیں کرتے ہیں۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اراک کے سینے پر ہاتھ

مارتا ہے۔

بھوکنا کم کردو شاید زندگی میں کچھ کر پاؤ کبھی تم

باسیل اراک کو کراس کرتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

ke him and don't leave him till I don't allow you"..

باسیل ڈی ایس پی کو حکمانہ لہجے میں کہتے ہوئے

اس کے پیچھے کھڑی ڈاکٹر کو واپس جانے کا ہاتھ سے

اشارہ کرتا ہے۔

ایک بات اور۔۔!!

باسیل کہتے ہی واپس پلٹ کر اراک کی پشت کو اس کی

مٹھی میں قید اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے ۔

میں تمہاری طرح بزنس مین نہیں ہوں جو ہر چال چلنے سے

پہلے صحیح وقت کے آنے کا انتظار کرے

میں سیاست کا سردار ہوں کب کیسے پینترے بدلنے ہیں

یہ باسیل سکندر اچھے سے جانتا ہے۔۔

میرا نام ذہین نشین کرلو کیونکہ دن رات یہ ہی تمہارے

کانوں میں گونجنے والا ہے۔۔۔!!"

باسیل کہتے ہی چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتے ہوئے

بالکنی سے دور روحی کے روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

انکل۔۔۔؟؟ باسیل کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ روحی

بے ساختہ بول پڑتی ہے۔۔

سر پر لگی چوٹ کم نہیں تھی کہ اراک کی باتیں

اسے مزید پاگل کررہی تھی۔۔

سوئی نہیں ابھی تک۔۔!!باسیل دروازے کو بند کرتے ہوئے

روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کہاں چلے جاتے ہیں بار بار۔۔!!

روحی کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی باسیل کو

دیکھتے ہوئے۔۔

گڑیا تمہاری ڈاکٹر کے پاس تو گیا تھا اپنی بیوی کی خیریت

کی معلومات لینے کے لیے

مجھے گھر جانا ہے بلکہ واپس اپنی حویلی جانا ہے مجھے

یہاں نہیں رہنا ہے۔۔"

باسیل کی بات مکمل ہوتی اس سے پہلے ہی روحی اس کے سینے

سے لپٹی روتے ہوئے بولنے لگ جاتی ہے۔۔

اتنی جلدی واپسی۔۔؟؟ ابھی تو ہم نے ہنی مون بھی منانے

جانا ہے اپنے ٹیڈی کی یہاں تیسری سالگرہ

بھی منانی ہے اور تمہاری ڈاکٹر کی ڈگری کے صحیح والے اصل والے پیپیرز

تو لینے ہیں پھر چلے جائیں گے

واپس۔۔!!"

روحی کو اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

مجھے کچھ نہیں کرنا یہاں اب اور نہیں رہنا

یہاں پر لوگوں کے دماغ خراب ہوگئے ہیں کچھ بھی کہتے اور کرتے ہیں میر

ہی غلطی تھی کہ میں

اپنے اچھے بھلے پاکستان سے یہاں لندن آئی

مجھے نہیں آنا چاہیے تھا مجھے ڈاکٹر بننے کی ضد بھی

نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔

میں گاؤں کی گنڈی ہی ٹھیک تھی مجھے ڈاکٹر بننے کا نہیں

سوچنا چاہیے تھا مجھے نہیں کرنا اب کچھ بھی

مجھے واپس جانا ہے مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔"

روحی باسیل کے سینے میں منہ چھپاتے اور زور سے روتے

ہوئے ایک سانس میں بول پڑتی ہے۔۔

روحی کی باتوں کو سنتے ہوئے باسیل اسے چپ کروانے

کی کوشش کرتا ہے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا جس چیز کے لیے تم نے اتنی محنت

کی ہے وہ تمہیں جب تک مل نہیں جاتی تم ہار نہیں مانوں گی

تم ایک قابل ڈاکٹر بنو گی جب تک بن نہیں جاؤ گی میں سکون

کا سانس نہیں لوں گا۔۔

4 سال کا انتظار کیا ہے میں نے تمہیں اس مقام پر دیکھنے

کے لیے تم سے دور رہا ہوں میں اس لیے نہیں کہ

ایک دن مجھ سے لپٹ کر تم سب کچھ چھوڑنے کی باتیں

کرو گی

روحی کو خود سے دور کرتا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے

ہے۔۔

تم ہار نہیں مانوں گی جو کرنے کا ٹھانہ ہے وہ کرنا ہے میری

بیوی کمزور نہیں ہے جو تھوڑی سی مشکل

پر سب چھوڑ دے گی تمہیں ڈآکٹر بنانے کا اب احد کرلیا ہے

میں نے بھی تمہیں ڈآکٹر بنا پر رہوں گا

بیچ میں آئے ہوئے مسائل کو میں خود دیکھ لوں گا تم بس ویسے رہوں جیسی

کو

ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں سب ٹھیک کرلوں گا۔۔!!

میں کرلوں گا " باسیل روحی کی نم آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے پریقین انداز میں کہتا ہے اور

کہتے ہی دوبارہ روحی کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

all we go???...

باسیل کے جاتے ہی پولیس والے اراک کی پشت کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے ان کی آواز پر اراک پلٹ کر پولیس والوں

کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے اس کی نظریں ان تینوں کے نام

پر جا رکتی ہے جو نام ان کی وردی پر لکھے ہوتے ہیں۔

t's go and taste you a little piece of death"

اراک پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے ان کے درمیان سے گزرتے

ہوئے ان کے ساتھ چلتا ہے پر وہ چلتا ایسے ہے جیسے

وہ گرفتار نہیں ہو رہا ہے بلکہ پولیس والے اس کی جوتی

کی نوک پر ہے۔۔"

لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے روحی کے کمرے کے سامنے اراک کی

نظریں اور اس کے قدم رک جاتے ہیں۔۔

روحی باسیل کو ایک ساتھ دیکھ کر اراک کے غصے کو

مذید ہوا لگتی ہے بنا کچھ بولے وہ دوبارہ لفٹ کی طرف

اپنا رخ موڑتا ہے۔

اراک کے جاتے ہی پولیس والے بھی لفٹ میں داخل ہوتے ہیں۔

اراک پیچھے لفٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور اس کے سامنے ڈی ایس پی

اس سے آگے اس کے دو آفیسر

ان کے داخل ہوتے ہی اراک اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے

اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ایک پین نکالتے ہے

اس کے کوٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈی ایس پی کی نظر اس

کے ہاتھ میں نظر آتے ہوئے پین پر پڑتی ہے پر وہ

زیادہ غور نہیں کرتے ہیں۔

برینڈیڈ پین کوٹ سے نکالے اسے ہاتھ میں فلپ کرتے ہوئے

گھوماتے ہوئے ایک جھٹکے سے پین کا ڈھکن

کھول دیتا ہے ڈھکن کھولتے ہی پین کے اندر ایک باریک سی نوکیلے دھا

چھوٹا سا زہریلا چاقو مارنے والے انداز میں

اپنے ہاتھ میں پکڑے ایک نظر لفٹ میں دیکھتے ہوئے

فلور پر پڑتی ہے آخری کے تیسرے فلور کو دیکھتے ہی

اراک گہرا سانس لیتے ہوئے سب سے پہلے ڈی ایس کو پیچھے سے پکڑے

بنا وقت گنوائے اس کی گردن پر چاقو رکھے اسی پل پھیر

دیتا ہے دی ایس پی اراک کی قید میں آتے ہی اپنے

آفیسر کو ہاتھ مارتے ہیں جس سے وہ اسی پل پلٹ کر دیکھتے ہیں اراک کو

ایس پی کو مارتے دیکھ کر وہ اپنی گنیں نکالنے لگتے ہیں وہ نکالتے اس سے

اراک گردن سے فوراہ کی

طرح نکلتے ہوئے خون سے ڈی ایس پی وہ ان دونوں کی طرف

پھینکتا ہے جب تک وہ ہوش سنبھالتے اراک ایک آفیسر کو

گردن سے پکڑے اپنی طرف کھینچتا ہے

اسے اپنی طرف کھینچتے ہی پہلے اس کی آنکھوں میں چاقو مارے پھر آنکھ

نکلتے اس کا گال

چیرتے ہوئے اس کا گلا کاٹ دیتا ہے۔

اپنی ساتھی آفیسر کو مرتے دیکھ کر اراک کی طرف دیکھتا ہے جو چیل

نظروں سے اس کی طرف

دیکھتا ہے اراک سے ڈرتے ہوئے وہ خود کو چھپانے کی خود

کو بچانے کی کوشش کرتا ہے پر اراک کی نظروں میں آیا

اس کا ہر دشمن صرف موت ہی پاتا ہے۔۔

لفٹ میں نیچے بیٹھا ہوا اسے دیکھ اراک اسے بالوں سے

پکڑے اسے کھڑا کرتے ہوئے

چاقوؤں سے اس کا گلا بھی کاٹ کر اسے لفٹ میں

پھینک دیتا ہے جب تک وہ آخری فلور

پر پہنچتے اراک سب کو موت دے چکا تھا۔۔

انہیں مار کر لفٹ سے نیچے سے پین کا ڈھکن اٹھائے

اراک اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے پرسکون سا ہوتا

لفٹ کے رکتے ہی لفٹ سے باہر ایک دم کولڈ فیس میں باہر نکل

جاتا ہے۔۔"

اب تمہاری باری تم مجھے محبت کرنے کی سزا دینے

چاہتے تھے میں تمہیں میری محبت کو مجھ سے دور کرنے

کی سزا دوں گا اور وہ بھی ایسی کہ تمہاری روح کانپ اٹھے

گی باسیل سکندر"

اپنی موت کا اپنی بے رحم موت کا انتظار کرو اب نا تو میں

نرمی جتاؤ گا نا وقت گنواؤں گا۔

اب ہوگی جنگ جس میں تم کتے کی موت مرو کے

میرے ہاتھوں سے۔۔

اراک ہستپال سے باہر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سامنے

ہی طرف دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئی خوبصورت خوشگوار موسم کی شروعات ہو چکی تھی

آج موسم ہر دن سے زیادہ خوبصورت تھا صبح ہو رہی تھی

یا شام اس بات کا اندازہ لگانا تھوڑا مشکل تھا

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آج اپنا رکس کررہی تھیں آسمان پر بارش

کے بادلوں نے اپنا بسیرا کر رکھا تھا۔

اتنے خوبصورت سے موسم میں کوئی تھا جو آج آسمانی رنگ

کے رنگ میں اس موسم میں چار چاند لگا رہا تھا اور کچھ

بجلیاں زمین پر رہنے والے شہزادے کے دل پر

گرا رہی تھی۔۔

"سنیں..؟؟"

حور سیڑھیوں کے اوپر کھڑی ہوئی آسمان تنگ کے کارٹن کے کڑھائی وا

کرتے میں ملبوس نیٹ کا دوپٹہ اپنے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے سیڑھیوں پر کھڑی

دوسرے فلور کی پہلی سیڑھی پر کھڑے وہ نیٹ کے کرک

کے سر پر نا ٹکنے والے دوپٹہ کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے

دوسرے ہاتھ سے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے

دیریک کو بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس جس کی شرٹ کے شر

کے دو بٹن کھولے ہوئے

شرٹ میں اپنا بلیک کلر کا چشمہ لٹکائے ہوئے دیریک اپنی

کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے حور کی آواز پر اس کی طرف

مڑتا ہے۔

"سنائیں۔۔!!"

پر سر اٹھا کر بنا اس کی طرف دیکھے اس کی پکار کا جواب

دیتا ہے۔۔

"آ۔۔آپ کہیں جا رہے ہیں.؟؟"

پیروں میں بھی آسمانی رنگ کا گولڈن نگوں کے

کام والا بے حد خوبصورت سا خسہ پہننے ہوئے حور سیڑھیوں سے اترتے ہو

دیریک کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔؟؟'

دیریک کی نظریں بھی اپنی کلائی پر ہی ٹیکی ہوئی تھی

گھڑی کا لاک اس سے بندہ ہی نہیں ہو رہا تھا آج

"آپ بتائیں نا آپ جارہے ہیں کہیں۔؟؟

حور آخری سیڑھی سے اترتے ہوئے اپنے دوپٹہ کو سیڑھیوں پر لٹکا دیکھ

اسے اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

اور کب تک آئیں گے..؟؟"

حور دوپٹہ اپنے کندھوں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہوئے

دیریک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ایسے پوچھ کر مجھے کیوں ڈرا رہی ہو

وائفی خیریت ہے..؟؟'

دیریک سر اٹھاتے ہی پوچھ بیٹھتا ہے اور پوچھتے ہی وہ

ایک دم خاموش ہوجاتا ہے گولڈن کے سوفٹ سے پر خوبصورت

سے میک آپ کیے ہوئے کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے پہنے

ہوئے گلے میں ایک باریک سی گولڈن کلر کا لوکٹ

پہننے ہوئے جس میں ایک وائٹ کلر کا چمکتا ہوا مگر لگا ہوا تھا

جوا ڈائمنڈ کا تھا اور حور کو اراک کی طرف وہ اس کی 20

سالگرہ پر ملا تھا۔۔"

"اووو۔۔ہووو۔۔سیدھا جواب دیتے ہوئے منہ میں

درد ہوجاتا ہے جواب دیں الٹا سوال کیوں کررہے ہیں آپ"

حور گندا سا منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"ہاں جارہا ہوں کام سے"

حور سے نظریں ہٹا کر گردن جھٹکتے ہوئے اپنے آپ کو ہوش میں لاتے ہو

کہتا ہے۔۔

"ٹھیک ہے اور کب تک آئیں گے آپ

واپس..؟؟'

حور اپنے دوپٹے کو سمیٹنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے جو

بار بار اس کے کندھوں سے پھسل کر

اس کے ہاتھوں میں آجاتا ہے۔

"کیوں تم میرے لیے تیار ہونے والی ہو ں

شام کو "

دیریک اپنے نچلے ہونٹ کو دباتے ہوئے اپنی ہنسی کو ضبط

کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"دن میں سپنے نہیں دیکھتے ہیں میاں جی"

حور کہتے ہی دیریک کو کراس کرتی صوفے کی

طرف بڑھتی ہے اور اپنا دوپٹہ اتار دوپٹہ پر پھینک دیتی ہے۔

"تمہاری موجودگی میں تو اب مجھے سپنے رات میں

بھی نہیں آتے ہیں "

دیریک حور کی پشت کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔

"بس اب تمہاری قربت میں سو کر دیکھنا ہے

سپنے آتے ہیں یا نہیں"

اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گہری

سانس لیتا ہے دیریک کی بات پر حور کے چہرے پر مسکراہٹ

بکھر گئی تھی پر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔۔

"پھر صبح صبح فضول بکواس کرنا شروع کر دی

آپ سے بات کرنا ہی بیکار ہے"

حور مڑ کر سیریس فیس میں دیریک کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے اور کہتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے۔

"اس میں بیکار کیا ہے اب بس تمہیں مجھ

سے محبت کروانی ہے او ر پھر۔۔اہم اہم۔۔"

دیریک حور کو اپنی آنکھوں کے سامنے سے جاتا دیکھ کر

کہتے کہتے خود ہی خاموش ہو جاتا ہے۔,

"دروازہ وہ رہا جائیں کام پر "

حور پانی کا کھالی گلاس اٹھائے دروازے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہتی ہے۔

"اب تمہارے بغیر کام میں من نہیں لگے گا آج چھٹی

کرلیتا ہوں آج کا دن اور رات تمہارے ساتھ جی بھر کر۔۔۔"

حور کی طرف اپنا رُخ کیے ہنستے ہوئے کہہ ہی رہا ہوتا ہے کہ

حور جلدی سے گلاس ٹیبل پر رکھے دیریک کی طرف

بڑھتی ہے۔۔

"چپ ہو جائیں کبھی تو چپ ہو جایا کریں کیوں

اتنا بولتے ہیں آپ"

(منہ پر ہاتھ رکھے منہ بند کرواتے ہوئے سر اٹھا کر

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

"اب تم خود سے اتنے نزدیک آکر بولوں گی تو معاملہ

سنگین ہو جائے گا "

دیریک حور کے ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں

میں پکڑے حور کی کمر پر اسی کے ہاتھ باندھے

حور کو خود سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"پھر نا کہنا دیریک آپ بہت برے ہیں"

(حور کی نقلیں اتارتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی خود

ہی ہنس پڑتا ہے۔۔

"آپ نے کام پر نہیں جانا ہے سیدھا سیدھا بول دیں

کیوں مجھ پر الزام لگا کر کام سے چھٹی کا بہانہ کر رہے ہیں آپ"

دیریک کی باہوں میں اس کے سینے سے لگی پر سکون

سی بنا نکلنے کی کوشش کیے دیریک کے چہرے کو تکتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

"آئی میری معصوم سی بیوی ابھی بھی تم میری باتوں

کا مطلب سمجھ نہیں پائی آفرین ہے تم پر "

دیریک محبت سے چور لہجے میں کہتے ہی حور کے گالوں

پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

دیریک کے لمس پر حور کے دل کی دھڑکنیں اسی پل تیز

ہوگئی تھیں۔۔

"پر کوئی بات نہیں رات کو واپس آکر سکون سے اپنے

سارے مطلب سمجھاؤں گا تمہیں"

حور کے شرم کے مارے لال سرخ ہوتے گالوں کو

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے آپ کے گندے مطلب نہیں سمجھنے ہیں

آپ انہیں اپنے پاس رکھیں"

دیریک کی قید سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"ایسے مطلب اپنے آپ تک نہیں رکھے جاتے ہیں

آخر کار انہیں پورا تو تم نے ہی کرنا ہے"

دیریک حور کی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کو سنتے ہوئے اس کی گردن

سے بال ہٹاتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے مزید

حور کی کیفیت بگاڑنے لگتا ہے۔

دیریک گردن پر جیسے ہی اپنے لب رکھتا ہے حور اسی پل

اپنی آنکھوں کو زور سے میچے ہوئے دیریک کے کوٹ کو اپنے ہاتھوں میں

لیتی ہے۔۔

اپنے کوٹ پر حور کے ہاتھوں کی گرفت محسوس کرتے ہوئے

دیریک مسکراتے ہوئے حور کی گردن کو

آزاد کرتا حور سے دور ہوتا ہے۔

اگر ابھی دیر نا ہورہی ہوتی تو ایک بار اس لپس اسٹک

کا ذائقہ میں ضرور چکھتا میں

حور کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آ۔۔آپ چھوڑیں۔۔۔جائیں یہاں سے۔۔!!"

حور زور لگا کر دیریک کی قید سے خود کو نکالتی ہے۔

ابھی تو چھوڑ رہا ہوں پر رات کو نہیں چھوڑوں گا

لگ تو اس وقت بھی تم بے حد خوبصورت رہی ہو لیکن رات

کو میرے لیے الگ سے تیار ہو جانا اور

میرے آنے سے پہلے سونے کے بارے میں سوچنا بھی مت

اگر تم نے میرا دل خراب کیا تو تمہاری نیند خراب کرنا میرے

لیے زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔۔!!"

دیریک دھمکانہ لہجے میں کہتے ہوئے حور کے ماتھے پر اپنے

کب رکھے اپنی شرٹ سے گلاسس نکالے مینشن سے

باہر کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔!!"

افففف۔۔۔کیسے آدمی ہیں یہ میری سانسیں ہی روک دیتے

ہیں۔۔!!

حور اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی مڑ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف موڑے اپنے لیے

جگ میں سے پانی کا گلاس فل بھرے ایک ہی سانس میں

کھڑے کھڑے پی جاتی ہے۔۔!"

اممم۔۔جو میں نے پوچھنا تھا وہ تو انہوں نے بتایا ہی نہیں

اپنی اپنی کرکے چلے گئے میری تو سنی ہی نہیں ایک۔۔!!

حور پانی کا گلاس لبوں سے ہٹاتے ہوئے گلاس ٹیبل پر

پٹکھتے ہوئے کہتی ہے غصے میں کہتے ہوئے کرسی کھینچ

وہی بیٹھ جاتی ہے۔۔

حور بیٹھتی ہے اور اس کے لیے کھانا اسی پل اس کے سامنے

ٹیبل پر لا رکھا جاتا ہے۔۔

حور غصے میں ہوتی ہے پر کھانے کو دیکھتے ہی اس کا غصہ ہوا

ہو جاتا ہے چہرے پر اسی پل مسکراہٹ اپنا بسیرا کر لیتی ہے

حور گہری سانس لیے کھانا کھانا شروع کرتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

جلدی کرو چھوٹے چوہے ماما آجائیں گی۔۔!!

تاشہ عالیان کے کمرے کے باہر کھڑی ہوئی دروازے سے

منہ لگائے اپنے ماں باپ کے کمرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تاشہ عالیان کے گیرے کلر کی پینٹ میں اور بلیک کلر

کی شرٹ پہنے ہوئے سر پر عالیان کی ٹوپی پہنے ہوئے چہرے پر

بلیک ماسک لگائے ہوئے پیروں میں بھی عالیان کے

شوز پہننے ہوئے دروازے سے چپکے ہوئے کھڑی ہوئی تھی۔

آگیا بس۔۔!!عالیان بھی سیم تاشہ جیسے کپڑوں میں ملبوس

منہ پر ماسک لگاتے ہوئے تاشہ کی طرف بڑھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

چلو۔۔!!"تاشہ کے پیچھے کھڑے ہو کر دھیرے سے کہتا ہے۔

ہوگئے تیار۔۔!!تاشہ عالیان کو سر سے پیر تک

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جوابا عالیان معصومیت سے ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

چلو ہاتھ پکڑو میرا ہم بھاگ کر جائیں گے ورنہ ماما آجائیں گی اور بابا کو ما

گی۔۔

تاشہ عالیان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے معصومانہ انداز میں کہتی ہے۔

تمہاری ماما تمہارے بابا تو مارتی ہیں۔۔؟

عالیان پلکیں جھپکاتے ہوئے معصومانہ انداز میں پوچھتا ہے۔

تم چپ۔۔ایسے بڑوں والے سوال نہیں کرتے

چلو اب۔۔"

تاشہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے عالیان کو ڈانٹتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

عالیان کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ

سیڑھیوں سے آہستہ آہستہ نیچے اتارنے لگتی ہے۔

اوئے چڑیل کے بیٹے میری بیٹی کو کہاں بھگا کر لے جا رہے

ہو۔۔؟؟

عالیان تاشہ کو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آخری سیڑھی پر کھڑا

دیکھ کر اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے غصے میں

بھاری آواز کے ساتھ پوچھتا ہے۔۔

م۔۔میں تو نہیں لے جا رہا ہوں یہ خود بھاگ رہی ہے

میری ساتھ۔۔۔"

عالیان بدر کی طرف مڑتے ہوئے معصوم سے انداز میں کہتا ہے۔

ن۔۔نہیں بابا یہ بھگا رہا ہے مجھے

تاشتہ اپنا ہاتھ چھوڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

گندی جھوٹ بولتی ہو تم

عالیان تاشہ کو دیکھتے ہوئے بولا

میں نہیں گندے تم جھوٹ بولتے ہو۔۔

تاشہ بھی لڑنے والے انداز میں بولتی ہے۔

اوو آپس میں لڑنا بند کرو مجھے بتاؤ کدھر جارہے

ہو تم دونوں۔۔۔؟؟

بدر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میں ماما کے پاس جارہا ہوں یہ بولی میں بھی ساتھ

چلوں گی ورنہ میں گم ہو جاؤں گا۔۔

عالیان بدر کو آتا دیکھ کر اپنی ٹوپی سے سر اٹھا کر کہتا ہے۔

ہاں یہ بچہ ہے نا بابا تو اس لیے بولا میں نے

انتہائے معصوم سی شکل بنائے دھیرے دھیرے سر جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ بچی ہے اور تم تو جیسے بڑی دادی اماں ہو

تمہاری ماں نے یہاں تم دونوں کو دیکھ لیا تو صبح صبح

ہم دونوں کو ضائع کردے گی وہ۔۔"

سیڑھیوں سے اتر کر گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔۔

ہاں یہ گندی ہے۔۔"

عالیان تاشہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اوئے۔۔گندا بولنا بند کرو ورنہ میں ماروں گی تمہیں

تاشتہ گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

تم ہاتھ تو لگاؤ میں ماما کو بولوں گا۔۔

عالیان تاشہ کو کراس کرتے ہوئے آگے کی طرف ہے۔۔

بدر ان دونوں کو لڑتا دیکھ خاموشی سے سیڑھیوں پر

بیٹھ جاتا ہے ان دونوں کی لڑائی اسے بلکل اپنے بچپن کی لڑائیاں یاد آتی ہیں

دھمکی۔۔۔"

بولتے ہی تاشہ دونوں ہاتھوں سے عالیان کو زور سے

دھکا دیتی ہے جس س وہ سر کے دونوں پیر ہوا میں بلند کیے

زور سے زمین پر گرتا ہے پر روتا نہیں ہے۔۔

تم نے مجھے گندا بولا اب میں تمہیں گندا کروں گی۔

تاشہ بولتے ہی عالیان کو زمین پر گرا کر اسے دیکھتے

ہوئے اس پر چڑھ کر اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس

پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کرنے لگتی ہے۔۔

سوری بولو۔۔

تاشہ عالیان کے سر سے ٹوپی اتارتے اس کے بالوں کو

پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

تاشہ کی اس حرکت کا بدر کا زوردار قہقہہ ہوا میں بلند آواز

میں لگتا پر وہ آئمہ کا سوچ کر اپنے منہ پر ہاتھ

رکھ کر اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے لگتا ہے۔

میں سوری نہیں بولوں گا گندی لڑکی

عالیان تاشہ کو دھکا دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آج تم بولو گے

تم نے گندا بولا اور وہ بھی شہزادی تاشہ کو اس

کی سزا ملے گی۔۔"

تاشتہ بولتے ہی عالیان کے بال کھینچتے ہوئے زور سے اسے

مارنے لگتی ہے۔

عالیان کی تو چیخ نہیں نکلتی ہے پر کسی اور کی جان

ہتھلی پر آگئی تھی۔۔

آہ ہ۔۔میرا لڑکا پیٹ ڈالا۔۔!!"

دروازے میں کھڑی سفید رنگ کے سادے کرتے میں ملبوس

سرپر دوسرا ڈریسنگ کروائے

روحی عالیان کو پٹتا دیکھ کر پل میں تڑپ اٹھی تھی۔

ماما۔۔۔!!"

عالیان روحی کی آواز پر اس کی طرف دیکھتا ہے روحی

کو دیکھتے ہی وہ رونے لگ گیا تھا اس سے پہلے ایک آنسوؤں

اس کی آنکھوں میں نہیں تھا۔۔

بدر روحی کو اور اس کے پیچھے حویلی میں آتے ہوئے باسیل کو

دیکھ جلدی سے تاشہ کو پیٹ سے ایک ہاتھ سے اٹھا کر

عالیان سے دور کرتا ہے۔۔

تاشہ عالیان سے جیسے ہی دور ہوتی ہے عالیان اٹھ کر

دوڑتے ہوئے روحی کے پاس جاتا روح بھی کچھ قدم

آگے بڑھتی ہے اور گڈھنوں کے بل بیٹھ کر عالیان کو اپنے

گلے سے لگاتی ہے۔

عالیان روحی سے لپٹ کر زور زور سے رونے لگ گیا

وہ لگاتار روتے ہی جارہا تھا اس کے رونے کی آوازوں پر اس

کے آنسوؤں پر روحی کی دھڑکنیں بھی تھمنے لگ گئی تھیں۔۔

باسیل ایک ہاتھ میں دو بیگ پکڑے ہوئے جیسے ہی حویلی

میں داخل ہوتا ہے بدر کی گود میں تاشہ کو دیکھ کر وہ

روحی کی گود میں عالیان کو روتا دیکھ کر حیرانگی

سے اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

سب ٹیڈی ماما آگئی نا اتنا نہیں روتے ہیں۔۔"

روحی عالیان کا چہرہ اپنی طرف کیے اس کے آنسوؤں

کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماما اس نے مارا۔۔۔!!

عالیان تاشہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے جو بدر کے

گلے سے لپٹے اپنا منہ چھپا لیتی ہے۔۔

تاشہ۔۔؟؟ روحی بھاری بھرکم آواز میں کہتی ہے۔۔

تائی امی اس نے لڑائی شروع کی میں تو کچھ بھی نہیں کیا

تاشہ ایک دم ڈھٹائی کے ساتھ کہتی ہے۔

اس کی بات سن کر روحی بدر کی طرف

دیکھتی ہے جو بڑی بڑی آنکھیں کیے اس کی طرف اپنی

ہنسی ضبط کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

باسیل روحی عالیان پر نظر ڈالتے ہوئے آگے صوفے کی

طرف بڑھتا ہے دونوں بیگ زمین پر رکھ کر

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے اپنی آنکھیں بند کیے بیٹھ جاتا ہے۔

جیسا کرو گی ویسا بھرو گی۔۔"

بدر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کی بات پر روحی غصے میں اس کی طرف دیکھتی ہے

اور

عالیان کو گود میں اٹھاتے ہوئے اسے صوبے کی طرف

بڑھتی ہے۔

اچھا میں تاشہ کو ڈانٹوں گی آپ رونا بند کرو۔۔

روحی صوفے پر بیٹھتے ہوئے عالیان کو گود میں بیٹھاتے ہوئے پیار سے ک

ہے۔

ماما یہ گندی ہے۔۔

اوئے پھر گندا بول رہے ہو مجھے۔۔"

عالیان کی بات کا جواب تاشہ دیتی ہے اور وہ بھی غصے میں

تاشہ بس۔۔!!!بدر اب کی بار اسے اپنی گود سے اتارتے ہوئے خاموش کر

ہے اور تاشہ کا ہاتھ پکڑے صوفے کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

کیسی ہو تم۔۔؟؟ اتنی جلدی آگئی مجھے لگا کچھ دن تم

وہاں روکو گی۔۔"

بدر روحی کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

میں ٹھیک ہوگئی تو میں واپس آگئی وہاں رک کر کیا کرتی میں۔۔!!"

روحی عالیان کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

ہمم ویسے میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ تمہیں سکون کیسے

مل رہا ہو گا بنا لڑے,بنا کسی کو تنگ کیے,بنا کسی

کو کوٹے ایک بیڈ پر لیٹے ہوئے۔۔؟

بدر صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

بدر کی بات پر باسیل مسکرا دیتا ہے۔۔

تم بھی اپنے ساتھ وہی کام کروانا چاہتے ہو جو تمہاری

بیٹی نے ابھی کیا ہے۔۔؟؟

روحی بدر کو گھورتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہارا ٹائم ختم ہوگیا ہے اب تمہاری اس ورژن کا زمانہ آگیا ہے اپنی ڈوپلیک

کو دیکھ لو

ہر حرکت اس کی تمہاری والی ہے

بولتی ہے تو چپ نہیں ہوتی ہے کسی کو مارنے لگتی ہے تو رکتی نہیں ہے

پیسوں کی دیوانی ہے یہ بھی

بدر تاشہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو صوفے سے اٹھ کر

سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

بدر کی بات پر روحی بھی مسکراتے ہوئے تاشہ کی جانب

دیکھنے لگتی ہے۔

باسیل آنکھیں بند کیے بیٹھتا ہی ہے کہ اس کی آنکھ

لگ جاتی ہے۔

ماما میں مہرین ماما کے پاس جاؤں۔۔؟؟

عالیان سر اٹھا کر روحی سے پوچھتا ہے۔

مہرین کے پاس جانا ہے پر میں بھی تو ابھی آئی ہوں۔۔"

روحی معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے جاؤ پر جلدی واپس آجانا۔۔"

روحی عالیان کو گود سے اتارتے ہوئے کہتی ہے۔

عالیان دوڑ کر احمر کے پاس جاتا ہے جو دروازے کے باہر

کھڑا گارڈز کو حکمانہ لہجے میں کچھ کہہ رہا تھا احمر سے

نظر ہٹا کر روحی باسیل کی طرف دیکھتی ہے جو

تھکاوٹ سے چور ہو کر سویا ہوا تھا۔۔

وہ آنکھیں بند کیے نیند کی وادیوں میں کھونے لگا تھا

پر وہ نیند کی گنودگی میں بھی سب سن رہا تھا۔

باسیل کے ماتھے پر اس کے بال بکھرے ہوئے تھے پر ہوا سے

اس کے ماتھے سے اس کے بال بار بار ہٹ رہے تھے۔۔

روحی بھائی کو کمرے میں لے جاؤ تم بھی آرام کرلو میں

آئمہ کو اٹھاتا ہوں وہ ناشتہ تیار کرئے گی وہ بول

کر سوئی تھی۔۔

بدر صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ کو سونے دو خود اٹھ جائے گی باسیل بھی سوئیں گے

اور مجھے بھی ابھی بھوک نہیں ہے۔۔

روحی چہرے پر سنجیدگی سجائے سنجیدہ ہوکر کہتی ہے۔

ٹھیک ہے پھر آرام کرلو۔۔"

بدر کہتے ہی ہلکا سا مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

باسیل سے نظریں ہٹا کر روحی واپس عالیان کی طرف

دیکھتی ہے جو احمر کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے ان کی گاڑی

گارڈز کے ساتھ حویلی کی کھڑکی سے باہر

نکلتا دیکھ روحی کھڑی ہو کر باسیل کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے۔

باسیل اٹھ جائیں کمرے میں سو جائیں آپ۔۔"

روحی باسیل کے سامنے کھڑی ہو کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ

کر پیار سے کہتی ہے۔

روحی کی آواز پر اس کے چ کر باسیل اپنی نیند میں بھری آنکھیں کھولے

روحی کے چہرے کی جانب دیکھتے صوفے سے ٹیک ہٹاتا

روحی کے پیٹ کے لپٹ جاتا ہے۔۔

روحی کے پیٹ پر سر رکھتے ہی باسیل اپنی آنکھیں

بند کر لیتا ہے۔

آنکل اوپر جا کر سو جائیں ایسے نیند خراب مت کریں "

باسیل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے نہیں سونا۔۔؟؟؟

باسیل روحی کے پیٹ پر اپنی ٹھوڑی ٹیکاتے سر اٹھائے

پوچھتا ہے۔

نہیں میں بہت سو لی اب اور نہیں سونا آپ سوجائیں

سکون سے جا کر تنگ نہیں کروں گی۔۔"

باسیل کے چہرے پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

میرا سکون تم سے ہے تم دور رہو گی تو نیند نہیں آئے گی

اس لیے آج تم مجھے سلاؤ گی جیسے اپنے

ٹیڈی کو سلاتی ہو آج ٹیڈی کے بابا کا دن ہے۔۔

باسیل صوفے سے کھڑا ہو کر روحی کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ روم

طرف لیے بڑھتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

احمر گارڈز کے ساتھ عالیان کو فرنٹ سیٹ پر سیٹ بیلٹ

میں قید کیے اسے بیٹھائے اس کے ساتھ ہنستے ہوئے بات کرتے

ہوئے اسے مہرین کے گھر لے جا رہا تھا کہ راستے میں

ایک انچاہی مصبیت اس کے انتظار میں کھڑی تھی۔۔

بیچ سڑک میں بلیک کلر کی رویل گاڑی کے بونٹ کے سوار

ہاتھ میں پین لیے ایک شخص بڑی بے تابی سے اپنے آدمیوں

کی فوج کے ساتھ اس

گاڑی کا انتظار کر رہا تھا۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

گاڑی آگئی۔۔!!"

اراک اپنے دونوں ہاتھ گاڑی کے بونٹ پر رکھے پیچھے کی طرف جھکتے ہو

گاڑیوں کو

دیکھتے ہوئے چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتا ہے۔۔

all we destroy them??..

عیوب اراک کے پاس گاڑی سے ایک قدم کی دوری پر کھڑا

اپنے سامنے پہلے سمیر کی گاڑی اور اس کے پیچھے اس کے گارڈز کی گاڑیوں

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

not now"...

اراک پرسکون لہجے میں کہتا ہے۔

and take that front car driver"..

اراک سمیر کو دیکھتے ہوئے حکمانہ لہجے میں کولڈ انداز

میں کہتا ہے۔

d you all stop them all"...

احمر کی گاڑی کے پیچھے کھڑی گاڑیوں میں سے گارڈز کو

نکلتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

s sir"..

عیوب سمیر کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے آدمیوں کو

باسیل کے گارڈز کی طرف بڑھنے کا اشارہ کرتا ہے۔

عیوب کو اپنے طرف آتا دیکھ کر اپنے کوٹ کی جیب سے

اپنی گن نکالے اسے جلدی سے گھوڑا چڑھاتے ہوئے اپنے کوٹ

میں واپس رکھتا ہے۔۔

عالیان سر اٹھا کر پرسکون سے انداز میں اپنے چاروں

اطراف میں دیکھتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اس کی نظریں بھی

گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے اراک پر پڑتی ہے جو گردن

ٹیڑھی کیے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

عیوب سمیر کی طرف پہنچے اس کی گاڑی کی طرف کا

دروازہ کھولے سمر کو بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے

باہر نکالنے لگتا ہے۔

عالیان بڑی بڑی آنکھیں کیے سمیر کو دیکھتے ہوئے اس کا

ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہے

پر سمیر کاہاتھ اس کے ہاتھ آنے سے پہلے ہی چھوٹ جاتا ہے۔۔۔

hat are you doing"..

سمیر اپنا آپ چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

cle"!!...

سمیر کو جاتا دیکھ کر عالیان اسے ڈرے ہوئے لہجے میں

پکارتا ہے۔۔

عالیان اندر ہی بیٹھے رہنا باہر مت نکلنا میں تمہارے بابا کو۔۔۔

باسیل کا ذکر ہی آتا ہے کہ ہوا کو چیرتی ہوئی گولی سیدھا

آکر سمیر کی اسی بازوؤں میں لگتی ہے جیسے عیوب نے

پکڑا ہوا تھا۔۔

گولی لگتے ہی سمیر زمین پر گڈھنوں کے بل آبیٹھتا ہے

ہاتھ سے خون تیزی سے بہنے لگتا ہے

جو اب سڑک کو لال رنگ میں رنگ رہا تھا۔۔

ماما۔۔""گولی کی آواز پر ڈر کر عالیان اب شور سے رونگ

لگ گیا تھا۔۔

گاڑی سے باہر نکلے وہ بنا دروازہ بند کیے وہ سمیر کی طرف

بڑھ رہا تھا سمیر کو زمین پر بیٹھا دیکھ کر سمیر کو دوسری

بازوؤں سے پکڑے عالیان پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔

گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا ہوا اراک عالیان کو دیکھتے

ہی گاڑی سے اتر جاتا ہے۔۔

ou stupid didn't he tell you sit in the car??...

عیوب غصے میں عالیان کو دیکھے کہتے ہوئے اس کی

بازوؤں کو پکڑنے والا ہوتا ہے کہ ایک اور گولی ہوا کو چیرتے

ہوئے آتی ہے اور اب کی بار سمیر کے بجائے عیوب کے

کندھے پر لگتی ہے۔۔

دوسری گولی چلنے کی آواز پر سمیر فوراً سے عالیان کو

اپنے قید کیے چھپانے لگتا یے۔۔

dn't I tell you not to touch that kid??..

اراک گن نشانہ سے ہٹائے اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے

گن ہاتھ میں لٹکائے کہتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے کوٹ کے بٹن

کو کھولتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

hh....sor...sorry sir"....

عیوب درد میں کراہتے ہوئے کہتا ہے۔

st shut your fucker mouth and take him in the car"...

اراک سمیر کی گود میں عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

.yes sir'!!...

عیوب پانی کی طرح بہتے ہوئے خون پر اپنے کندھے پر ہاتھ

رکھے اسے روکنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اسی زخمی

ہاتھ سے عالیان کو سمیر سے دور کرتا ہے۔۔

وہ دور کرتا ہے اور عالیان کو روتا سڑک پر کھڑا کرتا ہے۔۔

بچے کو چھوڑ دو اسے ہاتھ مت لگاؤ۔۔۔"

سمیر غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

عالیان دوبارہ سمیر کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ اراک پہلے

عالیان کے پاس پہنچے اسے اوپر اٹھاتا ہوا

سمیر کی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا دیتا ہے۔۔

llo my princess prince"...

اراک عالیان کی توجہ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے

باقاعدہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

عالیان جو پہلے ہی رو رہا تھا اراک کے ہاتھ میں گن اور

احمر کو

اراک کی گاڑی کے پیچھے گاڑی میں سوار

دیکھتے ہوئے وہ اور مزید رونے لگ گیا تھا۔۔

عالیان کو گن سے ڈرتا محسوس کر اراک ایک نظر اپنی گن پر

ڈالتا ہے اور پھر سیدھا ہو کر گن

کمر پر کوٹ کے نیچے اپنی پینٹ میں لگاتا ہے۔۔

مجھے ماما کے پاس جانا ہے۔۔"

عالیان روتے ہوئے کہتا ہے اس کے چہرے پر لگا ماسک

اس کے آنسوؤں سے گیلا ہونے لگتا ہے۔۔

مجھے بھی آپ کی ماما کے پاس جانا ہے پر مجبوراً آپ کے

بابا زبردستی کے بیچ میں آرہے ہیں۔۔

اراک عالیان کے چہرے سے ماسک اتارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ماما ماریں گی آپ کو میں نے گھر جانا ہے۔

عالیان اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے رو پڑتا ہے۔

تمہاری ماما کے ہاتھ سے مجھے سب کچھ قبول ہے لیکِن

تمہارے یہ آنسوؤں نہیں

رونا بند کرو گے جلدی تو جلدی ماما کے پاس جاؤ گے

رونا بند کرو اچھے بچے ہونا تم۔۔!!"

عالیان کے سر سے کیپ اترتا اپنے کوٹ سے رومال نکالے عالیان

کا آنسوؤں سے تر چہرے صاف کرتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے

کہتے عالیان کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے ایک دم

خاموش ہو جاتا ہے۔

تم بلکل اپنے بابا کی طرح دیکھتے ہو اور مجھے نفرت ہے تمہارے

باپ سے پر تم شخص کی کوک سے آئے جس کے لیے

میں جنونی ہوتا جارہا تھا۔۔"

اراک عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود

سے کہتا ہے۔

اراک کو دیکھتے ہوئے عالیان چپ ہونے کے بجائے اور مزید

زور سے رونا شروع کر دیتا ہے وہ لگاتار روتا جارہا تھا

اور اس کے آنسوؤں کو دیکھ اس کے رونے کی آوازیں کو سنتے ہوئے ار

کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا جارہا تھا۔

عالیان رونا بند کرو غصہ مت دلاؤ مجھے

اراک اسے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔۔م۔۔مجھے م۔۔مماما کے پاس جانا ہے۔۔"

عالیان اور زور سے روتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہاں تو میں تمہیں تمہاری ماما تک پہنچا دوں گا کھاؤں گا

تھوڑی تمہیں میں۔۔"

اراک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ گندے ہیں بابا بھی ماریں گے آپ کو۔۔"

عالیان گاڑی سے اترنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارے باپ نے جو کرنا تھا کرلیا اب وہ کچھ کرے گا تو

ہر موڑ پر اپنے ایک پیارے عزیز شخص کو کھوئے گا

عالیان کو بازوؤں سے پکڑے واپس گاڑی پر بیٹھاتے ہوئے

تیش میں عالیان کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

ماماااا۔۔۔۔!!اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہہ کر پھر رونا شروع ہو جاتا ہے۔۔

اگر روتے رہو گے اس طرح ماما کے پاس نہیں بھیجوں گا واپس میں۔۔۔"

اراک گاڑی کے بونٹ مکہ مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں جاؤں گا ماما کے پاس۔۔"

عالیان نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی ضرورت نہیں ہے تمہاری ماں تمہیں خود لینے آئے گی

'آخر تلب یار کا دیدار بھی تو ہم نا چیز عشق کے فقیر نے

کرنا ہے "

بچوں کو استعمال نا میں کرتا تھا نا کرتا ہوں اپنے کام میں

تمہیں حفاظت سے تمہاری ماں تک پہنچاؤں گا

دشمنی تمہارے باپ سے ہے زخمی بھی اسے کرو گا اور ٹکڑوں میں تبدیل

تم پر خراش تک نہیں آنے دوں گا میری محبت کی نشانی ہو تم "

عالیان کو روتا دیکھ کر اراک اپنے دونوں ہاتھ گاڑی کے

بونٹ سے ہٹاتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

تمہیں تمہاری ماما تک پہنچا دوں گا رونا بند کرو۔۔"

عالیان کے آنسوؤں اب کی بار اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے

ہوئے بولا

چلو جب تک تمہاری ماں نہیں آتی تم سے ہی جان پہنچان

بنا لیں آخرکار فیوچر اولاد ہو تم میری۔۔"

اراک ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ

سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ اور ماما کہتی ہیں کسی اجنبی

کے ساتھ نہیں جانتے ہیں۔

عالیان روتے روتے سسکی لیتے ہوئے بولا

میں اجنبی نہیں ہوں فیوچر میں میں۔۔۔

اراک کہتے کہتے خود ہی خاموش ہوجاتا ہے۔۔

اراک چپ ہوتا ہے اور آسمان گرج پڑتا ہے بجلی چمکنے

لگتی ہے ہوائیں تو پہلے ہی تیز تھیں وہ اب بھی

ویسے ہی چل رہی تھی آندھی اٹھنے کا خدشہ ہورہا تھا پر بارش نہیں ہورہی

۔

موسم کا گرجنا تو میں برداشت کرلوں گا پر اگر تمہاری

ماں مجھ پر گرجی کہ میں نے اس کے بیٹے کی حفاظت نہیں

کی اسے رولایا تو وہ نا قابلِ برداشت ہو جائے گا

اس لیے رونا بند کردو ابھی۔۔۔

اراک آسمان سے نظریں ہٹا کر عالیان کو دیکھتے ہوئے ہلکی

سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے۔۔

اور اگر ایسے کرتے رہو گے تو ہماری دوستی کیسے ہوگی اور پھر میں تمہیں م

آئس کریم بھی نہیں کھلاؤں گا۔۔"

اراک عالیان کی کمزوری کو پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

منٹ چوکو آئس کریم کھاتا ہوں میں۔۔"

آئس کریم کے نام پر عالیان فوراً چپ ہو کر بول پڑتا ہے۔

لالچی آئس کریم کے نام پر کیسے چپ ہوگئے تم

پتا ہوتا تو پہلے ہی یاک بکس لے آتا

عالیان سے نظریں ہٹا کر اپنے کوٹ کو ہاتھ مار کر کمر سے

ہٹاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہتاہے۔

ٹھیک ہے کھالا دوں گا جتنی بولو گے مل جائے گی

رونا مت بس۔۔۔"

شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہم نہیں روتا میں۔"عالیان اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے

آنسوؤں سے بھیگے گالوں کو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

عالیان چپ ہوتا ہے اور اراک ہنس پڑتا ہے

وہاں اس وقت سڑک پر عالیان اور اراک کے علاوہ

اور کوئی نہیں تھا باسیل کے آدمیوں کو گاڑی میں

بند کر کے پوری دونوں گاڑیوں پر پیٹرول چھڑک دیا گیا تھا۔

پیٹرول چھڑکتے ہی اراک کے آدمی احمر کو لیے اپنی

گاڑیوں میں سوار وہاں سے جا چکے تھے۔۔

ہنستے ہوئے اراک عالیان کو گاڑی کے بونٹ سے اترتا

بائیں

ہاتھ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی گاڑی کی طرف لیے

بڑھ رہا ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ

اپنا دائیاں ہاتھ کوٹ کی اندرونی دل کے مقام والی جیب

میں ہاتھ ڈالے ایک لائیٹر نکالے جو گولڈن کلر کا

سمپل سا دیکھنے والا تھا اس لائیٹر کو جلاتے ہوئے پہلے

دو پل اس کی آگ کو اپنی نظروں میں اتارے

پھر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے ایک دم کولڈ

انداز میں اپنا ہاتھ ہوا میں پیچھے کی طرف بلند کرتا

آگ جلتے لائیٹر کو پیٹرول لگی گاڑیوں پر پھینک دیتا ہے۔۔

لائیٹر کے گرتے ہی پہلے ایک بلاسٹ کی آواز آتی ہے

اس کے فوراً بعد دوسری پھر آگے سمیر کی گاڑی کو بھی

آگ لگ جاتی ہے۔۔

بلاسٹ کی آواز پر عالیان پیچھے پلٹ کر دیکھنے لگتا ہے

کہ اراک عالیان کو گود میں اٹھاتے گاڑی کی فرنٹ

سیٹ پر بیٹھا دیتا جہاں سے آگ لگی گاڑیوں کا منظر وہ

اپنی آنکھوں میں اتارنے لگتا ہے۔

اراک بج یاک نظر گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ

پر بیٹھے گاڑی کو پیچھے کی طرف گھوماتے ہوئےفل اسپیڈ میں

چلائے مینشن جانے کے بجائے اپنے آفس کا رخ کرتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

روم میں آتے ہی باسیل شاور لینے فریش ہونے کے لیے گیا ہؤا تھا اور ر

بالکنی میں کھڑی آنکھیں بند کیے ٹھنڈے ٹھنڈے موسم کی ٹھنڈی ٹھن

ہوائیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی روحی آنکھیں بند کیے گم سم سی اراک

باتوں میں اپنے میڈیکل کے

پیپیرز کے بارے میں سوچنے میں ایک دم خاموش سی ہوئی پڑی تھی۔۔

باسیل شاور لے کر آ بھی جاتا ہے وہ بالوں میں ٹاؤل پھیرتے ہوئے

بالکنی میں کھڑا دیکھتا ہے گیلا ٹاؤل صوفے پر پھینکتے ہوئے

باسیل روحی کی طرف بڑھتا ہے بالوں ابھی بھی پانی سے تر ہوئے پڑے

ماتھے پر بکھرے بالوں سے

پانی ٹپک رہا تھا روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے باسیل کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ کے

بازوؤں کا

حصار باندھے ہوئے روحی کو اپنے سینے سے لگاتا ہے۔

"آج اتنی خاموش گم سم سی کیوں ہو..؟؟"

کندھے سے بال ہٹاتے ہوئے اپنے گیلا چہرہ اس کے کندھے پر

ٹیکائے اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"وہ ..م..میں کچھ سوچ رہی تھی"

روحی باسیل کی قریبی پر اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے روحی

آنکھیں کھولے کہتی ہے۔

"میری موجودگی میں تو میں نے تمہیں اپنے بارے

میں سوچنے کا نہیں کہا"

باسیل اس کی گردن سے منہ نکالے روحی کا رخ اپنی طرف

موڑتے ہوئے روحی کو ریلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ کو کس نے کہا میں آپ کے بارے میں

سوچ رہی ہوں..؟؟"

روحی باسیل کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکراتے

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

"میرے علاوہ تم کسی کو سوچ بھی نہیں سکتی

اتنی گہرائی میں ڈوب کر"

باسیل پریقین سے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر روحی کے چہرے پر سنجیدگی چھانے لگ

گئی پر باسیل اس کی کیفیت کو محسوس کرلیتا ہے۔

"آپ کے علاوہ بھی اس دُنیا میں لوگ رہتے ہیں"

روحی باسیل سے نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

"پر تمہاری دنیا میں نہیں یہ میں

جانتا ہوں جو بھی ہوں وہ میں ہی ہوں تمہاری دنیا میں"

روحی کا چہرہ پیالے نما انداز میں اپنے ہاتھوں میں پکڑے

اٹل انداز میں کہتا ہے۔

"ایسا تو کچھ نہیں ہے میں آپ کے بارے میں نہیں

کسی اور کے بارے میں سوچ رہی تھی"

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب اگر اس کے بارے میں سوچ ہی رہی ہو تو

ساتھ ہی ساتھ ایک تاریخ بھی سوچ لو"

باسیل اراک کا نام نا سہی پر اس کا ذکر ہی سن کر غصے

کہتے ہوئے روحی سے دور ہو کر واپس کمرے

میں داخل ہوتا ہے۔

"تاریخ کس لیے..؟؟"

روحی باسیل کی پشت کو دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھتی ہے۔

"تمہاری سوچوں پر قابض ہونے کی کوشش کی ہے

تو یقیناً کل تمہاری زندگی میں میری جگہ پر بھی کی جائے گی

"اور تمہاری زندگی میں میری جگہ کوئی اور لے

میں اسے زندہ چھوڑ دوں ایسا مذاق میں نہیں کرتا "

"تاریخ سوچ لو نیکی کے طور پر ختم دلوانے میں

کام آئے گی "

باسیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر شیشے میں خود کو کولڈ نظروں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔"

باسیل کی بات پر روحی کے چہرے پر مسکراہٹ سج جاتی ہے۔

کتنے جل ککڑے ہیں آپ اتنے سی بات پر ہی کسی کو مار کر

اس کا ختم تک دلوانے کا سوچ لیا ہے

کیا بات ہے آپ کی۔۔"

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے صوفے پر ٹاؤل د

ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

تمہیں یہ چھوٹی سی بات لگتی ہے۔۔؟؟

باسیل بالوں میں برش کیے برش ٹیبل پر رکھتے ہوئے

مڑ کر روحی کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اتنی بھی کوئی بڑی بات نہیں تھی یہ۔۔

وہ ٹاؤل اٹھانے کے لیے صوفے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ

روحی کا فون بج پڑتا ہے۔

روحی فون اٹھانے کے لیے آگے بڑھتی ہے اور باسیل ایل ای ڈی

چلائے صوفے پر بیٹھتا ہے۔

فون پر انجان نمبر دیکھ کر روحی گندا سا منہ بنا کر

فون اٹھائے کان سے لگاتی ہے۔۔

ہیلو۔۔۔؟؟؟ روحی فون اٹھاتے ہی بول پڑتی ہے پر سامنے

سے کوئی جواب نہیں آتا ہے۔۔

ہیلو۔۔!!روحی اب کی بار الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

llo princess"..

اراک کی آواز سنتے ہی روحی کی نظریں فوراً باسیل

کی طرف اٹھتی ہیں جو خود حیرانگی اور غصہ کے تاثرات کے ساتھ ایل ای

پر تین پولیس افسران

کے قتل کی نیوز دیکھ رہا تھا۔۔۔!!"

روحی کو اس ہسپتال میں ہوئے واقعی کے بارے میں کوئی

خبر نہیں تھی۔

وہ اراک کی آواز پر باسیل سے نظریں ہٹائے غصے میں

فون کاٹ دیتی ہے۔۔

باسیل کا بھی پولیس آفیسرز کی موت کی خبر سے زیادہ

اراک کی رہائی کا سن کر زیادہ غصہ آرہا تھا۔

دونوں میاں بیوی ایک ہی شخص کو لے کر آگ بگولہ ہورہے تھے

جبکہ وہ آج کسی کے انتظار میں اپنے آفس کی بلڈنگ

میں لوبی میں عالیان کو آئس کریم کھاتا دیکھ سہانے موسم

کے مزے لے رہا تھا۔۔"

اور ساتھ ہی ساتھ اپنی محبت کے دیدار کے انتظار کے

اس وقت کو وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔۔

کال بند کرتے ہیں اراک کا آدمی عیوب بازوؤں پر

روحی کو اراک کے آفس کا ایڈریس بھیجے ملنے کے لیے بلانے کا میسج بھیج

تھا۔۔

سر میسج بھیج دیا گیا ہے۔

عیوب اپنے کندھے پر ہاتھ رکھے جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

بہت خوب۔۔!!"

جب تک وہ آتی ہے تب تک اپنا کام نپٹا لیا جائے پھر سکون

تسلی کے ساتھ اپنے یار کا دیدار کریں گے۔۔"

اراک روحی کے تصور سے ہی کھل اٹھتا ہے وہ مسکراتے ہوئے

عالیان کے سر پر ہاتھ رکھے اس کے بالوں

کو خراب کرتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھتا ہے اور عیوب وہی

عالیان کے ساتھ اس کے سامنے والے صوفے سے پشت

ٹیکاتے ہوئے بیٹھ جاتا ہے۔۔

اراک بھی لفٹ میں داخل ہوئے اپنے فلور پر میٹنگ روم

کی طرف اپنا رخ کرتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

یہ ابھی بھی باہر ہے۔۔!!!

باسیل اپنے ہاتھ میں ریموٹ بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی کے فون پر میسج تو آگیا تھا لیکن اس نے وہ دیکھا نہیں تھا۔

فون بیڈ پر رکھے روحی باسیل کی طرف بڑھتی ہے اور

اس کے پیچھے کھڑی ہو کر غور سے نیوز کو

دیکھنے لگتی ہے۔

روحی کو ہسپتال کا نام تک نہیں پتا تھا اس جب سے ہوش

آیا تھا وہ روم میں ہی تھی روم سے باہر نکلی تو باسیل

نے اسے پلٹ کر کچھ دیکھنے کا موقع ہی نہیں تھا اور

اسے سیدھا واپس حویلی لے آیا تھا۔۔

نیوز میں اراک کے قتل کرنے کی ویڈیو منظر عام پر تھی

پر ویڈیو میں صرف اس کی پشت تھی جس کی بناء پر

اب پورے ملک کی پولیس اسے ڈھونڈنے میں جڑ چکی تھی۔۔

باسیل کے ساتھ ساتھ روحی بھی اس لمبے قد چوڑے کندھے

کسرتی جسم اور ہاتھوں سے نیلی نیلی ظاہر ہوتی ہوئی

اس کی نسیں جو بنا محنت کے نظر آرہی تھیں۔۔

روحی اس دھندلی ویڈیو کو غور سے دیکھ کر اندازہ لگانا

چاہتی تھی اس شخص جس کا خیال خود بخود اس

کے ذہین میں چھانے لگ گیا تھا پر وہ

خود اپنے خیال کو جھٹلائے اپنی توجہ باسیل پر کرتی ہے۔۔باسیل کیا ہوا آپ

۔؟؟ آپ کیوں اتنا غصہ کررہے ہیں۔۔؟؟

روحی باسیل کے کندھے پر ہاتھ رکھے

پوچھتی ہے۔۔

مجھے کام سے جانا ہے ضروری ہے۔۔!!

باسیل صوفے سے اٹھتے روحی کی طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

تو آپ جائیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔

روحی بھی فوراً سے بول پڑتی ہے۔۔

سوری۔۔پر کام ضروری ہے۔۔"

باسیل روحی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے

ہوئے کہتا ہے۔

باسیل میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ اپنا کام چھوڑ

کر صرف میرے پاس رہیں بس سارا دن کام میں مصروف نا ہوا کریں میں

کہہ رہی تھی۔

آپ کا کام ضروری ہے میں جانتی ہوں اب تو میں گھر میں ہوں

آپ جائیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

روحی باسیل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے مسکراتے ہوئے اس

ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں جلدی آجاؤں گا تم گھر میں رہنا کوئی کام ہو تو

فوراً سے فون کر دینا۔۔!!'

باسیل کہتے ہی روحی کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے کمرے سے باہر جانے

لیے بڑھتا ہے پر روحی اس کا پکڑے اسے

اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔۔

کپڑے تو بدلیں ایسے جائیں گے۔۔!!

سر سے پیر تک باسیل کے بکھرے حولیے کی طرف اِشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اوو ہاں۔۔باسیل کہتے ہی الماری کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ

روحی پھر اس کا ہاتھ پکڑے باسیل کو اپنی طرف

کھینچ لیتی ہے۔۔

انکل ریلیکس۔۔!!ایسے جلد بازی میں غصے میں کچھ بھی

نہیں کرپائیں گے آپ آرام سے گہری سانس لے کر کریں

سب ہو جائے گا۔

باسیل کے دل پر ہاتھ رکھے ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسے پرسکون

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں ٹھیک ہوں گڑیا۔۔!!"

روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ رکیں میں کپڑے نکال دیتی ہوں آپ کے

روحی کہتے ہی الماری کی طرف بڑھے باسیل کے لیے فل بلیک

کلر کا تھری پیس سوٹ نکالے باسیل کو واش روم میں

روانہ کرتی ہے جب تک وہ چینج کرکے آتا ہے تب تک اس کی

گھڑی کف لنکس شوز سب نکال دیتی ہے سوائے

ٹائی کے اسے باسیل پر ٹائی نہیں پسند تھی اور باسیل

بھی ٹائی پر غور نہیں کرتا ہے تیار ہوئے جاتے جاتے روحی

کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے چارج پر لگا اپنا فون دروازے کے

ساتھ پڑے ٹیبل سے اٹھتا وہ کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

کمرے سے نکلتے ہی باسیل سمیر کو فون لگانے لگتا ہے

رنگنگ کو رہی تھی پر کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا

باسیل پہلے ہی غصے میں تھا اور اب احمر کا فون

نا اٹھانا اسے مزید غصہ دلا رہا تھا۔۔

میرے صبر کو سب نے آزمانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے لگتا ہے

ٹھیک ہے آزماؤ مجھے دیکھتے ہیں جب تک اور

کون کون آزما سکتا ہے مجھے۔۔

باسل غصے میں کہتے ہوئے حویلی سے باہر نکلے

اپنی گاڑی کی طرف رخ کرتا ہے باسل گاڑی تک پہنچتا اس

سے پہلے اس کا ڈرائیور پہنچے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال

چکا تھا گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھے باسل دوبارہ سمیر

کو فون ملاتا ہے۔۔

عالیان کا سمیر کے ساتھ ہونا اور اراک کا جیل کے

باہر ہونا باسل کو بھی ڈرا رہا تھا۔۔

باسل جیسے ہی حویلی سے باہر نکلتا ہے زور دار بجلی کڑکتی ہے روح کو دہلا د

والی بجلی

باسل کے دل میں درد ہونے لگ گیا تھا عالیان کا سوچتے

ہوئے وہ دل ہی دل میں ناجانے کتنی بار اس کی سلامتی

کی دعائیں کر چکا تھا۔۔

یا اللہ میرے بچہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھنا اس

جانور کے سائے سے دور رکھنا۔۔"

باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری سانس لیتے ہوئے کھڑکی

سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کے جاتے ہی روحی کمرے سمیٹتے ہوئے پھر ایل ای ڈی

کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے جہاں ابھی اراک

کی خبروں کے ساتھ ساتھ سڑک پر لگی تین گاڑیوں کی

آگ کی خبریں چھائی ہوئی تھیں۔۔

کیا تین تین چل رہا تھا کل تین لوگ مر گئے اور ابھی تین

گاڑیاں پتا نہیں کون بے رحم

سکون کا انسانوں کا دشمن بن بیٹھا ہے۔۔

روحی کہتے ہی ایک نظر اسکرین پر ڈالے ایل ای ڈی

کو بند کرنے کے لیے بٹن دبانے لگتی ہے کہ اسکرین پر احمر

کی گاڑی کی پلیٹ کے نمبر چلنے لگتے ہیں۔

اسی پل روحی کے سر پر تو جیسے آسمان گر گیا تھا

گاڑی کی حالتِ دیکھتے ہی عالیان کا سوچتے ہی روحی

کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا

وہ سر کے بل دوبارہ گرتی اس سے پہلے ہی روحی خود کو گرنے سے سنبھال

ہے۔۔

روحی کے ہاتھ سے ریموٹ چھوٹ کر سیدھا زمین پر گرتا

ہے وہ اسکرین کو دیکھتے ہوئے الٹے پیر

بیڈ کی طرف بڑھتی ہے احمر کو فون لگانے کے لیے پر فون

اُٹھاتے ہی اسکرین آن کرتے ہی اسکرین پر عیوب کا بھیجا ہوا

میسج نمایاں ہوتا ہے۔۔

اراک یورگن میرے بچے کو کچھ بھی ہوا تو چھوڑوں گی نہیں۔۔"

بہت شوق ہے تمہیں مجھ سے ملنا کا۔۔؟؟

ٹھیک ہے پھر ملو اپنی بربادی سے

روحی بھی غصے میں فون کو بھینچتے ہوئے الماری سے اپنی

روزانہ پہننے جانے والی جوتی جس کی تھوڑی سی سول

تھی اسے پہن کر اپنے کندھے پر دوپٹہ

ٹیکاتے ہوئے روحی دروازے کے ساتھ پڑے ٹیبل سے اپنی

گاڑی کی چابی لیے جو چابی گن گئی تھی باسیل نے اس

کی ڈپلیکیٹ چابی بنوا لی تھی۔

اپنی گاڑی کی چابی اٹھائے روحی بنا وقت گنوائے کمرے سے

نکل کر حویلی سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

بدر اور تاشہ روم میں کھیل رہے ہوتے ہیں جبکہ آئمہ

ابھی تک سوئی پڑی تھی اسے پریگنینسی میں کمر کے اور پیروں میں درد

کی وجہِ بدر نیند کی گولی دے کر سلاتا ہے جس کی

وجہ سے وہ اب تک سوئی پڑی تھی باہر کیا قیامت آگئ ہے اس بات سے

وہ بے خبر تھے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک ایسی ہی قیامت کسی اور کی زندگی میں بھی آگئ تھی۔۔

صبح سے دیر یک شوٹنگ لوکیشن پر اپنے پرانے کیے ہوئے

فلم کے کانٹریک کی اسکرپٹ میٹنگ میں مصروف تھا جب

فری ہوا تھا تو گھر جانے کے بجائے وہ ایک ہوٹل

میں آتا ہے جہاں ہوٹل کے 10 فلور پر صوفے پر ٹانگ پر

ٹانگ رکھے ہوئے ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے ہوئے شیشہ کی

بڑی سی دیوار کی مدد سے وہ آسمان میں ہوتا ہوا بجلیوں

کا رکس دیکھ رہے ہوتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ

شراب کا گلاس لبوں سے لگاتے وہ اس کے مزے بھی لے رہے تھے۔

ایک مسلمان پر شراب حرام ہے یہ مجھے نئے بنے مسلمان

کو سمجھ آگیا ہے پر شاید آپ کو نہیں آیا ہے

ابھی تک۔۔!!!"

لفٹ سے فلور پر داخل ہوتے ہوئے دیریک منہاج صاحب کی صوفے

صرف سر نمایاں ہوتے ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔

دیریک اوپر اکیلا ہی آیا تھا تا میر گاڑی میں بیٹھے

دیریک کے واپس آنے کا منتظر ہوتا ہے۔۔

ڈیریک کی آواز پر منہاج صاحب ہلکی سی گردن موڑے

ڈیریک کو دیکھاتے ہوئے شراب کا گلاس دوبارہ لبوں سے لگاتا ہے۔

ویلکم داماد صاحب ویلکم "

منہاج صاحب کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

دونوں ہاتھ ہوا میں کیے باہیں پھیلائے ڈیریک کو

دیکھ مسکرانے لگتے ہیں۔۔

اتنی خوشی مجھ سے ملنے کی آپ کو ہو ہی نا جائے جو کام

ہے وہ بولیں۔۔!!"

ڈیریک تلخ کلامی سے کہتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھتا ہے

جہاں ایک پلیٹ میں ابالے ہوئے چنے اور دوسری

میں نمکو پڑھی ہوئی تھی۔۔

کچھ چنے ہاتھ میں اٹھاتا دیریک صوبے سے پشت ٹیکائے

ٹانگ پر ٹانگ رکھے چوڑا ہو کر اس طرح بیٹھتا ہے

جیسے وہ یہاں کا مالک ہو۔"

کام بھی بول لیں گے پہلے کچھ لو گے یہ بتاؤ۔۔!!

منہاج صاحب دیریک سے پوچھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتے ہے۔

نہیں شکریہ۔۔۔!!"

کس لیے بلایا ہے وہ بولیں مجھے بھی آج رات کچھ ضروری

کام ہیں جنہیں کرنے کے لیے میں اپنا موڈ فریش رکھنا چاہتا

ہوں اسے برباد نہیں کرنا چاہتا۔۔

ڈیریک چنے واپس پلیٹ میں رکھے اپنے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے

منہاج صاحب کو دیکھتے ہوئے زبردستی سمائل

کرتے ہوئے کہا"

آج کی رات تمہارا موڈ فریش ہونا تو مُجھے ناممکن لگتا ہے

ڈیریک جون"

ڈیریک کے پیچھے سے چلتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو

آپس میں مسلتے ہوئے اسمیل ڈیریک کی پشت کی جانب دیکھتے

ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے چہرے پر عجیب فاتحانہ مسکراہٹ

سجائے کہتا ہے۔۔

اسمیل کی آواز پر ڈیریک حیرانگی سے اپنے

پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑا ہوتا ہے اور کھڑے ہوتے ہی دیریک اسمیل کو دیکھے

غصے والی گہری سانس بھرتا ہوئے دیریک اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ہنس پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اسمیل کو دیکھتے ہی غصے میں ہنستے ہی دیریک فوراً سے سنجیدگی میں کولڈ فیس میں آجاتا ہے۔۔

یہ ہو کیا رہا ہے۔۔؟؟

دیریک کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بے زار انداز میں کہتا ہے۔۔

تمہاری بربادی کا آغاز۔۔۔!!

اسمیل اپنے ہاتھوں کو مسلنا چھوڑیے منہاج صاحب کے

پاس صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

میں نے سنا تم نے مذہب بدل لیا اور وہ بھی ایک خریدی ہوئی لڑکی کے

۔۔

اسمیل کے بیٹھتے ہی منہاج صاحب اس کے لیے شراب

گلاس میں ڈالے اس کی جانب بڑھاتے ہیں۔

زبان کو لگام لگا لیں یہی اگر میری بیوی کا ذکر بھی تو

یہ جگہ کس کی بربادی لائے گی اس بات کا اندازہ کوئی نہیں

لگا سکتا ہے۔۔

دیریک مڑ کر اسمیل کی آنکھوں میں خون اترتی نظروں

سے دیکھتے ہوئے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

افففف۔۔اتنا غصہ۔۔!!!

منہاج صاحب دیریک کو غصے میں دیکھتے ہوئے ہنس پڑتے ہیں ان کے س

ساتھ اسمیل بھی دیریک کے غصے کو

ہوا دینے کے لیے ہنس پڑتے ہیں

دونوں کا بلند آواز میں لگتا ہوا قہقہہ دیریک کا دماغ گھوما

رہا تھا۔!!"

ان کے بے فضول ہے قہقہہ پر دیریک گندا سا منہ

بناتے ہوئے اپنے کان میں انگلی مارنے لگتا ہے۔

ہوگیا۔۔؟؟ دیریک ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے

اور پوچھتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے

چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

اسے شہنشائی انداز میں بیٹھا دیکھ کر دونوں کا قہقہہ

ضبط ہونے لگتا ہے۔۔

اب کس مقصد کے تحت آپ دونوں نے ایک ہونے کا فیصلہ

کیا ہے یہ آپ بتائیں گے یا میں بتاؤں۔۔؟؟

دیریک اپنی شرٹ کے دو شروع کے بٹن کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

جہاں تک ہم جاتے ہے وہاں تک تمہاری سوچ نہیں

پہنچ سکتی ہے۔۔

اسمیل کہتے ہی ہیں کہ اب کی بار دیریک کا قہقہہ ہوا میں بلند

آواز میں لگتا ہے۔۔۔

یہ۔تو سچ کہنے لگ گئے اب میرا جانوروں کی سوچ سے کیا

مقابلہ۔۔؟؟

دیریک ہنستے ہوئے ہی کہتا ہے اور کہتے ہی اس کا قہقہہ اور

زور کا بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

بکواس بند کرو اپنی اور کام کے لیے بلایا ہے وہ سنو۔۔!

منہاج صاحب اپنا شراب کا گلاس ٹیبل پر پٹکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

بکواس۔۔؟؟دیریک منہاج صاحب کے الفاظ دہراتا ہے اور

اسی اور دوبارہ دہراتے ہوئے وہ صوفے سے اٹھ

کھڑا ہو کر منہاج صاحب کی طرف بڑھتا ہے۔

اس وقت بکواس کون کررہا ہے اس حقیقت سے ہم دونوں واقف اپنی بات

ٹیگ مجھے مت دیں

منہاج صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے میں

کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حور کو کب چھوڑ رہے ہو۔۔؟؟

دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

کبھی نہیں۔!!"

دیریک فوراً سے پہلے اٹل لہجے میں جواب دیتا ہے۔

اور ڈائیگو کو بھی۔۔؟؟

اسمیل بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔!!!

لہجہ مزید اٹل اور سخت ہو گیا تھا۔

تمہیں تو وہ مینشن وہ دنیا کچھ پسند نہیں ہے پھر وہاں

رہنے کا اب مقصد۔۔؟؟

کیونکہ اس جگہ سے جڑے رہنے والے شخص تو

پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اب اپنی زندگی جیو چھوڑ

دو وہ سب "

اسمیل گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے دیریک کو دیکھتے ہوئے اس

کی جانب بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔

پہلے اس جگہ کو ناپسندید کرنے کی نفرت کرنے کی وجہِ

تھی اب کوئی وجہ نہیں ہے

جو جو مر گیا اس کا کردار ختم ہو گیا زندگیوں سے بھی اور

کہانیوں سے بھی

مرے ہوئے لوگوں کو بار بار یاد کر کے اپنی یادوں میں تو

زندہ رکھا جا سکتا ہے لیکن حقیقت میں نہیں

اس لیے جو مر گیا اس کا چیپٹر کلوز ہو جاتا ہے میری دنیا میں۔۔

دیریک اسمیل کی آنکھوں میں نہیں اس کے پیروں کی

طرف اس کے پیروں میں برینڈیڈ شوزوں کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر ایک ایک کر کے دیریک سر سے پیر تک اسمیل کو اس

کی ہر چیز کو دیکھتا ہے۔۔

مجھے کاپی کرنے کی کوشش اچھی کی گئی ہے

کوشش اچھی ہے پر وہ

کیا ہے نا کپڑے اور جوتے پہننے سے ہر کوئی

دیریک جون نہیں بن جانا مجھ جیسی پرسینیلٹی کا ہونا

بھی ضروری ہے۔۔!!"

دیریک کہتے ہی مڑ کر لفٹ کی طرف دیکھتا ہے چہرے

ہر فاتحانہ مسکراہٹ نے قبضہ کر لیا ہے۔

اس کے لیے یہ وقت ایک چھوٹی سی جیت کا ہی تھا جو

شخص اس سے نفرت کرتا ہے اس کا دشمن ہے

وہ اسے کاپی کر رہا تھا۔۔

"دشمنی بھی ہمارے ساتھ اور کاپی بھی ہمیں کر رہے ہیں

یار بڑے بے شرم ہو کر غلط کام بھی صحیح طریقے

سے کر رہے ہیں۔"

دیریک ٹھیڑی سمائل کرتے ہوئے کہتے ہوئے لفٹ کی طرف

باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتا ہے۔

حور۔۔!!!"

منہاج صاحب حور کا نام لیتے ہیں اور دیریک کے قدم رک جاتے ہیں۔

اسے چھوڑدوں اور یہ رہے تمہارے پاس۔۔!!

منہاج صاحب کوٹ کی جیب سے ایک چیک نکالتے ہوئے

ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

کیوں کسی نے زیادہ پیسوں کی آفر کردی ہے اب۔؟؟

دیریک مڑ کر گردن ٹیڑھی کرتے پوچھتا ہے۔

تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں پیسے اٹھاؤ

اور حور کو آزاد کرو آج شام سے پہلے وہ مجھے میرے گھر

واپس چاہیے۔۔

ناممکن ہے سا سر جی۔۔"

منہاج کی بات مکمل ہوتی ہی ہے کہ دیریک بول پڑتا ہے۔

کیوں ناممکن ہے۔۔؟؟

منہاج صاحب غصے میں دانت بھینچتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

کیونکہ آج کی رات وہ مصروف ہے میرے ساتھ

تیار ہورہی ہے میرے لیے اس خوبصورت رات میں ہماری

کچھ خوبصورت یادیں بنانے کا دل ہے

تو آج اس کی واپسی ناممکن ہے۔۔

یو نو نا۔۔۔!!امم ہمم۔۔۔"

دیریک کہتے ہی سر جھکا کر مسکرادیتا ہے۔

ٹھیک ہے کل چھوڑ دینا۔۔!!

منہاج صاحب دیریک کا جھکا سر دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

کل۔۔؟؟ کل تو میرا اسے ہنی مون پر کے جانے کا پلین ہے۔۔

دیریک معصومانہ انداز میں کہتا ہے۔

کل بھی ناممکن ہے۔۔!"

دیریک افسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر ہنی مون سے آکر چھوڑ دینا۔۔۔!!

منہاج صاحب اب غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

تب تک تو وہ پریگنینٹ ہو جائے گی پھر بھی ناممکن ہے

میں آپ کی بیٹی کی کوک میں پلنے والے اپنے بچّے کو

تو نہیں چھوڑ سکتا ہوں نا آپ کے لیے

دیریک گہری سانس لے کر زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر

سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا ہے میں یہاں تمہیں اسے چھوڑنے

کا کہہ رہا ہوں اور تم اپنی فیوچر کی پلاننگ کر رہے ہو۔۔!!

منہاج صاحب غصے میں پھر دھاڑتے ہوئے کہتے ہیں۔

جب دیکھائی اور سنائی دے رہا ہے کہ میں اپنی

فیوچر کی پلاننگ کر رہا ہوں تو پھر مجھے میری بیوی کو چھوڑنا کا کیسے کہہ سکتے

۔۔

دیریک سخت نظروں سے منہاج صاحب کو گھورتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا یہاں میری زندگی اور میری مینشن کا سودا کرنے آئیں ہیں

آپ دونوں۔۔؟؟

اگر ہاں تو جواب سن لیں دیریک جون

نا ہی کبھی اپنی محبت کو اپنی بیوی کو کسی کی خاطر

چھوڑے گا اور میں اپنے مینشن کو اپنی جائیداد کو

اپنی سلطنت کو ایک الزام کی خاطر چھوڑوں گا۔۔

کچھ دن صبر کریں یہاں کا کام نپٹ جائے پھر جو میرا بسیرا

ہے میں وہی آؤں گا۔۔!'

اور یہ جو میرے خلاف سازشیں کر کے جیتنے کے منصوبے بنانے

کی کوششیں کی جارہی ہیں

شوق سے کریں ہزار بار کریں جب دونوں کے میں ایک ایک

بار شکست دے سکتا ہوں تو ہزار بار

بھی دے سکتا ہوں۔۔

ایک داؤ آپ کی کھیلا تھا اسمیل جون اب ایک میں

کھیلوں گا اور آپ اب میرے کھیل کا انتظار کریں

تیاری پکی کرلی ہے میں نے صرف آگ لگانا باقی ہے۔

پھر سب بوم۔۔۔۔!!!"

دیریک دھماکے والے انداز میں اپنے دونوں ہاتھوں سے

اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اچھا چلتا ہوں ابھی کے لیے بیوی انتظار کررہی ہے نا میرا

پر جلدی واپس آؤں گا آپ دونوں

کی بربادی کا تحفہ لے کر۔۔۔"

دیریک الٹے ہاتھ کی انگلی اٹھا کر دونوں کی طرف اشارہ کرتے

کہتا ہے اور کہتے ہی چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجائے

ہاتھ نیچے کیے دیریک لفٹ کی طرف بڑھتا ہے۔

لفٹ میں سوار وہ فرسٹ فلور پر دروازے کے باہر ہی گاڑی

کے پاس کھڑے تامیر کی جانب بڑھتا ہے۔۔

دیریک اور تامیر کو گاڑی میں بیٹھا دیکھ اسمیل اور منہاج صاحب

ہارے ہوئے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔

اسے ہارانا مشکل ہے اس نے ایک پریس کانفرنس کی اور

اس میں سب ٹھیک کرلیا

اسمیل پریشانی سے اپنی پیشانی اپنے الٹے ہاتھ کی انگلیوں سے رگڑتے ہوئے

ہے۔۔

میرے لگائے الزام جس پر

سب یقین کرنے لگے تھے اس یقین کو ایک ہی بار میں ڈگمگا

دیا اس نے۔۔"

اسمیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

تم نے تو الزام لگایا تھا پھر اس کی دشمنی موڑ لی ہے پر

میں نے۔۔۔۔

تم نے اپنی بیٹی کے روپ میں اس سے۔دشمنی موڑ لی ہے

مجھ سے زیادہ برا کام تم کر رہے ہو۔

اسمیل دیریک کی گاڑی کو ہوٹل سے باہر نکلتے دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

جو ہو گا دیکھا جائے گا دیریک سے نپٹنے والا میں نہیں کوئی

اور ہے اور جو وہ ہے وہ وحشی ہے ہارنا پسند

نہیں اسے چاہے کھیل محبت کا ہو یا بزنس کا وہ سب فتح

کر لینے والا ہے۔۔!!!"

منہاج صاحب اراک کو ذہین نشین کرتے ہوئے سنجیدگی سے

اٹل لہجے میں کہتے ہیں۔۔۔!!!"

جیسے ہارنا نہیں پسند زندگی سب سے زیادہ کھیل اسی کے

ساتھ کھیلتی ہے یہ بھی تم جانتے ہو۔۔؟

اسمیل منہاج صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہاں جانتا ہوں۔!!پر فکر مت کرو تمہاری اور

میری جیت ہوگئی اراک جیت دلائے گا۔

جیت میں تمہیں وہ ایمپائر ملے گا۔۔۔۔

منہاج صاحب دیریک کے جون ایمپائر کو مد نظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

اور تمہیں کیسینو لندن کا سب سے بڑا کیسینو جس کو دینے کا وعدہ میں نے

ہے تم سے۔۔

ایک بار مجھے وہ ایمپائر مل جائے تو سب ٹھیک ہو جائے گا

اسمیل صاحب واپس شیشہ کی طرف اپنا رخ کیے

آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس بھرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اور مجھے وہ کیسنیو پھر اس وحشی جانور سے ہمیشہ

کے لیے جان چھوٹ جائے گی۔۔!!'

منہاج صاحب اراک کا ذکر کرتے ہی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتے ہیں

♡_____♡.....♡_____♡

t soon we'll gonna update you more

bout hospitals projects.

ow just find a wonderful place for my new hospitals!!!..

لفٹ سے نکلتے ہوئے لوبی میں داخل ہوئے اراک اپنے ساتھ دو ادھیڑ عمر کے

آدمیوں سے بات کرتے ہوئے لفٹ سے نکلتے ہوئے کہتا ہے ۔

s we'll try our best to make you happy!!..

ایک آدمی مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

st try best on your work'!!..

be happy if things going on that way that I want!!!..

اراک بھی آگے کی طرف بڑھتے ہوئے بنا سامنے دیکھے

مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔

erything we'll be gonna in your way"،..

اب کی بار دوسرا آدمی کہتا ہے۔۔

s b'!!!.......

اراک کہنے ہی لگا تھا کہ ایک اچانک سے یہ زور دار تھپڑ

جس کو پڑتے ہی اس کا سر جھک گیا تھا آنکھوں سے چشمہ گر گیا تھا ا

گونج پوری لوبی میں گونجی تھی

اس گونج کو سنتے ہوئے تھپڑ سے سن ہوتے گالوں

کو محسوس کرتے ہوئے اراک غصے میں اپنے کوٹ سے اپنا

وہی چاقوؤں والا پین نکالتے ہوئے مارنے کے انداز میں

پکڑے اراک سر اٹھا کر اپنے سامنے دیکھتا ہے تو بس دیکھتا

رہ جاتا ہے۔۔

سر سے پیر تک سفید رنگ میں ملبوس سر پر پٹی کندھے پر

ڈوپٹہ ایک ہاتھ میں بلیک کلر کا فون دوسرے

ہارے میں مٹھی بھینچے ہوئے اس کے کندھے سے بھی نیچے

پہنچتی ہوئی لڑکی اس کے چہرے تک پہنچ کر اس کے گال

پر اپنا ہاتھ صاف کر جاتی ہے۔۔

روحی کے تھپڑ مارنے پر اس تھپڑ کی آواز میں لوبی میں

اپنے اپنے کاموں میں مصروف سب لوگوں کی نظریں اسی

پل روحی اور اراک پر اٹھتی ہے۔۔

اپنے ہاتھ میں پکڑا مضبوطی سے پین مارنے والے انداز میں وہ اراک اب

پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے لگتا ہے۔۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔؟؟

ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے تک پہنچنے کی۔۔؟؟

روحی حلق کے بل غصے میں چیختے ہوئے کہتی ہے ۔۔

روحی ریلیکس۔۔۔!!اراک جو خود ریلیکس نہیں تھا وہ

روحی کو کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ریلیکس۔۔؟؟ سچ میں آپ کو لگتا ہے میں اس وقت ہو سکتی ہوں۔۔؟؟

میرے بچہ کہاں ہے۔۔؟؟ عالیان کہاں ہیں اراک۔۔۔؟؟؟

روحی گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے آنکھوں میں نمی

بھرنے لگ گئی تھی اس کی

میرا بیٹا ک۔۔کہاں ہے اراک۔۔؟؟؟

روحی دو بار اس کا نام پکار چکی تھی جیسے سنتے ہوئے

اراک بھی اس پل میں تھما ہوا گہری سانس لینے کی

کوشش کرتا ہے۔

جواب دیں۔۔!!"روحی پھر غصے میں دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ ٹھیک کچھ نہیں ہوا اسے تم غصہ مت کرو

اراک روحی سے بامشکل سر جھکا کر پین کا ڈھکن لگائے اسے

واپس اپنی جیب میں ڈالتا ہے۔۔

میں غصہ نہیں ہوں میرا بچہ کہاں ہے مجھے نہیں پتا

وہ ٹھیک ہے یا نہیں یہ بھی میں نہیں جانتی آپ کی اس دو

ٹکے کی انا کی خاطر آپ میرے بچے کو مہرہ نہیں بنا سکتے ہیں کسی بھی

چیز کے لیے۔۔"

اگر عالیان کو کچھ بھی ہوا اگر میرے بچے کو خراش بھی

آئی آپ کی وجہ سے تو اچھا نہیں ہو گا آپ کے ساتھ

روحی انگلی اٹھا کر اراک کی طرف بڑھتے ہوئے غصے میں

وارن کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اراک اتنے میں تھپڑ پڑھنے کی وجہِ سے شرمندگی سے اپنا

سر جھکائے ہوئے تھا اس کا غصہ اس کے سر چڑھ

رہا تھا پر سامنے روحی تھی جس پر وہ غصہ نہیں کرنا

چاہتا تھا چاہ کر بھی اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو

یقیناً وہ اب تک موت کو مزہ چکھ چکی ہوتی۔۔

کہاں ہے عالیان۔۔؟؟روحی دوبارہ اپنے دانت بھینچتے

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے غصے سے

پوچھتی ہے۔

روحی کا دل ڈر کے مارے تیزی سے دھڑک رہا تھا تو اتنا

زور سے دھڑک رہا تھا کہ روحی سانس بامشکل لے پا رہی تھی۔

ماما۔۔۔!!!"عالیان دھیرے لہجے میں ہاتھ میں آئس کریم کپ

پکڑے ہوئے کھاتے ہوئے روحی کو پکارتا ہے۔

عالیان کی آواز روحی اسے ڈھونڈنے کے لیے اپنی نظریں

دوڑانے لگتی ہے وہ جیسے ہی پلٹ کر اپنے پیچھے دیکھتی ہے

تو ہاتھ میں پٹی باندھے عیوب کے ساتھ عالیان کو

کھڑا دیکھ کر روی کے قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں اس کے لڑکھڑاتے ہو

قدموں کو دیکھتے ہوئے اراک اسے تھامنے کی

کوشش کرتا ہے وہ بازوؤں کو ٹچ ہی کرتا ہے کہ روحی

جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے دور کرتی ہے۔

اپنے گندے ہاتھ مجھ س دور رکھیں۔۔۔!!"

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی عالیان کی جانب بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔

انہی ہاتھوں میں بھر جلد تم اپنا ہاتھ دینے والی ہو

اراک اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

یہ دن انشاء اللہ کبھی بھی نہیں آئے گا۔۔!!"

روحی فوراً سے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

آئے گا میں یہ دن لاؤں گا۔۔!!"

اراک روحی جے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصے میں اس کی

طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر ایسا دن آیا تو یقیناً اس دن میں اس دنیا کا حصہ

نہیں رہوں گا۔

روحی بھی سر اٹھا کر اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کہتی ہے اور پیچھے ایک زور دار بجلی

کڑکتی ہے۔۔

تمہیں میں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔!!"

اراک کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

میں نے اگر ٹھان لیا کچھ کرنا کا تو آپ بھی روک نہیں سکتے

اور اطلاع کے لیے عرض ہے میں پہلے بھی بتا چکی ہوں میں

شادی شدہ ہوں یہ میرا بچہ ہے

اور الحمدللہ میں اپنی زندگی میں اپنے شوہروں سے ہی بے

پناہ محبت کروں گی اور ان کے ساتھ ہی مخلص

رہوں گی آپ جیسے مردوں کی محبتیں میری جوتی کی نوک پر۔۔۔!!"

روحی اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ایسے الفاظ استعمال مت کرو روحی۔۔!!

اراک کا لہجہ اب کافی حد تک نرم ہو چکا تھا۔۔

کیوں میرا آپ سے کیا تعلق جو میں آپ سے نرمی سے بات کروں

غیر مردوں سے اسی لہجے میں بات کی جاتی ہے عزت دے

دی جائے تو وہ آپ کی محبت عشق کے قصیدے

پڑھنے لگ جاتے ہیں۔۔

روحی ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتی ہے۔

روحی کا لہجہ اس کی نظریں اراک کے دل کی دھڑکنیں

بڑھا رہی تھی وہ بھی عجیب ڈر کی وجہ سے

اراک کا دل پھٹ رہا تھا روحی کی نظریں اس کے چہرے پر اس

کی آنکھوں کی جانب تھی پر وہ ان میں اپنے الفاظوں سے

اٹھتے ہوئے درد کا محسوس نہیں کر رہی تھی۔۔

میری بات کان کھول کر سن لیں اراک یورگن اگر آئندہ

میرے آس پاس یا میری فیملی کے کسی بھی فرد کے آس پاس

مجھے نظر آئے انہیں تکلیف دینے کے بارے میں سوچا بھی

تو یہ جو نے محبت مجھ سے ہو گئی ہے اسی

محبت کی قسم میں آپ کو کہیں کا نہیں چھوڑوں گی۔

مجھے کمزور لڑکی سمجھنے کی غلطی مت کرنا نا ہی میں

کمزور ہوں اور آپ جیسے مردوں کی محبت کی بچاری

میری زندگی میں میرے اللہ نے مجھے حلال رشتہ دیا ہے

جو مجھے ہر شخص ہر شے سے زیادہ عزیز ہے تو اپنی محبت

اپنے پاس رکھیں اور بھاڑ میں جائیں۔۔!!!'

روحی اراک کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کی ایک ایک لفظ

پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی عالیان کی طرف موڑتی ہے۔

پھینکو اسے منع کیا تھا میں نے کسی ہے ساتھ جانے سے

کچھ بھی کسی غیر سے لگ کر کھانے سے۔۔؟؟

روحی عالیان کے ہاتھ سے آئس کریم کھینچ کر زمین پر

پھینکتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔۔

عالیان خاموشی سے سر اٹھا کر روحی کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔

اسے مت ڈانٹوں اسے میں لایا تھا۔۔

اراک پیچھے سے بول پڑتا ہے۔

آپ اپنے کام سے کام رکھیں میرے بچے کو دوبارہ ہاتھ لگانا

تو دور دیکھنا بھی مت اس کی طرف۔۔۔!!!

روحی سخت لہجے تلخ نظروں سے دیکھتی کہتے ہی بلڈنگ

سے باہر نکلنے کے لیے بڑھتی ہے۔۔

روحی چار قدم ہی آگے گئی تھی کہ پیچھے سے پھر اراک

کی آواز اب کی بار بلند بے بس آواز اس کے کانوں میں پڑتی ہے۔۔

"تم مجھے محبت کرنے کی ایسی سزا نہیں

دے سکتی ہو "

اراک اپنے ہاتھوں کو ڈھیلا چھوڑے روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کی بات روحی کی بات وہاں سمجھنے والا صرف

عیوب تھا اس کے علاوہ اور باقی جتنے بھی لوگ وہاں

تھے سب عجیب نظروں سے اراک کو آج دیکھ رہے ہیں۔

اراک کی آواز پر روحی نہیں مڑتی ہے وہ اپنی آنکھیں بند

اپنے غصے کو ضبط کرنے لگتی ہے۔

"میں نے سچ میں تمہیں دل سے چاہا ہے

تم سے بے پناہ عشق کرنے لگا ہوں "

تم مجھے اپنا عاشق بنا کر مجھے یوں تڑپتا

نہیں چھوڑ سکتی ہو۔۔!!"

روحی کے پیچھے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر درد بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

"میرا دل آج پہلی بار دھڑک رہا ہے اس میں درد

ہو رہا ہے تمہارے دور جانے کے خیال سے"

مجھے زندگی میں پہلی بار کسی سے محبت کرنے کی

عشق کرنے کی سزا مت دو"

اراک کا لہجہ کافی حد تک نرم ٹوٹا ہوا تھا اس کا اتنی تیزی سے دھڑک رہ

کہ اسے اب خود اپنی

دھڑکنوں کی آواز صاف اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

میں نے نہیں کہا ہے کہ مجھ سے محبت کرو جو گناہ خود

کررہے ہیں اس کی سزا بھی خود بھگتے مجھے اپنی اس

محبت کا حصہ مت بنائیں۔۔!!"

روحی مڑ کر غصہ میں چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم حصہ دار ہو اس کی۔

میں نہیں ہوں میری طرف سے آپ مر جائیں مجھے پھر بھی

کوئی فرق نہیں پڑے گا اس بات کو ذہین نشین کرلیں

روحی صرف اور صرف باسیل سکندر کی تھی اور ہے

میں ان کی غیر موجودگی میں کسی کو خود پر گندی نظر

ڈالنے نہیں دیتی ان کی موجودگی میں انہیں چھوڑ کر

کسی کے ساتھ حرام رشتہ رکھوں

اس سے بہتر میرا مر جانا ٹھیک ہے۔۔!!!"

آپ دور رہیں مجھ سے بہت رہیں۔۔!!"

روحی اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

بلڈنگ سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

روحی کو جاتا دیکھ اراک کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس

ہورہی تھی۔۔

اسے پہلے بار کسی سے محبت کرنے کی ایسی سزا ملے گی

یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اتنے بڑا بزنس مین جس کے ساتھ کام کرنے کے اس کے ساتھ نام جوڑ

کے لیے لوگ ترستے ہیں اسے آج بھری محفل میں اراک کے لوگوں

محفل میں کوئی اسے سرئے عام ٹھکرا کر چلا گیا یہ سب اس کے لیے ناق

قبول بات تھی۔

لندن کا امیر ترین شخص آج خود کو دنیا کا سب سے غریب

آدمی سمجھے اپنے کھالی ہاتھوں کی جانب دیکھ رَہا ہوتا ہے۔۔

ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی نا کوئی ہلچل نا کوئی

آہٹ کچھ پل اس خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے

لوبی میں ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے کوٹ کے بٹن کھلے ہو

شرٹ کے دو بٹن کھولے ہوئے باسیل کا قہقہہ

ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

قہقہ بھی کوئی عام قہقہہ نہیں شیطانی قہقہہ جو کسی

کی ہار پر لگایا جائے وہ قہقہ لگاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے

تالیاں بجاتے ہوئے باسیل صوفے سے اٹھ کر اراک

سے دور اس کے بالکل پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

باسیل کب آتا کسی کو نہیں پتا اراک کی نظروں کر سامنے

تھا پر وہ پھر بھی ایسا اوجھل تھا کہ اراک کیا روحی بھی اس کی

موجودگی محسوس نہیں کرتی۔۔

کسی کے قہقہہ کی آواز پر اراک غصے میں گردن جھٹکتے

ہوئے مڑتا ہے اپنے باسیل کو کھڑا دیکھ کر

اراک غصے کی جگہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے

لگتا ہے۔۔

اور کتنا زلیل ہونے کا ارادہ ہے۔۔؟؟

باسل مسکراتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور "کیا کہا زندگی میں پہلی بار کسی سے

محبت کی ہے۔۔؟؟"

بڑی بڑی آنکھیں کیے ایک آئیبرو اٹھائے آنکھوں میں آنکھیں

ڈال دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے اراک کے

بلکل سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔

"وہ بھی میری بیوی سے۔۔؟؟"

باسل ہلکی سی گردن ٹھیڑی کیے کولڈ انداز میں دیکھتے

ہوئے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ڈیول مسکراہٹ

سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

"تمہاری اس دو ٹکے کی محبت کی داستان کو

اب آخری میں بناؤں گا"

ow Welcome to my World"

اراک کے بالکل قریب آئے اس کی انکھوں میں اپنی خوف

سے بھرپور نظریں جمائے اراک کے دل پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

میری اس دُنیا کو بنانے والے تم ہو تو اس کا پہلا تحفہ

بھی تمہیں ملے گا۔۔

آج رات میرے اس تحفہ کا انتظار کرنا "اراک یورگن"

باسیل اراک کے نام پر زور دیتے ہوئے اس کے کوٹ کی اندر

والی جیب سے اس کے بلیک کلر کے گلاسس

نکالے اپنی آنکھوں پر لگائے اراک کو اپنے ہاتھ سے اپنے سامنے سے ہٹا

ہوئے باسیل بلڈنگ سے باہر نکل جاتا ہے۔

اراک بنا پلٹے باسیل کے جاتے قدموں کی آواز سن کر

اپنی آنکھیں بند کیے اپنے ہاتھوں کی حد سے زیادہ مضبوطی

سے مٹھیاں بھینچے وہ دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولتا ہے۔

تو مجھے سچ مچ کا ویلن بنانا ہے تم نے روحی

اب تم دیکھو مجھے ٹھکرانے کا نتیجہ۔۔!!"

اراک اپنی کولڈ پر تپش سے بھری نظریں اپنے سامنے اپنی

کمپنی کے لوگو کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہتا ہے۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

رات کا سماں چھا گیا تھا دیریک کے انتظار میں حور پورے مینشن کے

دو چکر لگا چکی تھی

دو چکروں میں ہی وہ اسے پورا دن گزر گیا تھا مینشن

کا سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ کہیں کی کہیں پہنچ جاتی تھی۔

ایک تو موسم ڈراؤنا ہو رکھا ہے اوپر سے یہ مینشن آج کے

زمانے کا کم اور اج کے موڈرن زمانے کی بھول بھلیاں

زیادہ لگ رہی ہے۔۔

حور مینشن کے دوسری منزل سے اس حصہ سے نکلتے ہوئے

کہتی ہے جہاں ناجانے کتنوں سالوں سے کوئی

نہیں گیا کیونکہ وہ استعمال میں ہی نہیں تھا کسی لندن میں

اس مینشن میں کبھی کوئی آیا تھا تو پہلے

دیریک ہے بابا تھے اور اب وہ خود۔۔۔

ve me water please"!!...

حور دوسری منزل سے اپنے سامنے سے گزرتی ہوئی لیڈی سرونٹ

کو دیکھتے ہوئے زور سے کہتی ہے اور کہتے ہی سیڑھیوں

سے اترتے ہوئے حور ایک نظر مینشن کے دروازے ر اور دروازے کے

دوڑاتی ہے پر سامنے کچھ بھی نا پا کر وہ گہری سانس لیتے ہوئے سیڑھیوں

اترے حال میں صوفے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

اپنے سر پر اور نا کندھوں پر ٹکنے والے دوپٹے کو اتار کر

صوفے پر رکھتے صوفے پر بیٹھے دونوں پیر ٹیبل پر جمائے

اپنی آنکھیں بند کیے صوفے سے پشت ٹیکا لیتی ہے۔۔

am water"!!...

حور کی بند آنکھیں دیکھ اس کی عمر کی لیڈی سرونٹ

پانی بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

ank you..

حور فورا آنکھیں کھولے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے کہتی ہے

گلاس پکڑتے لبوں سے لگایا ہی تھا کہ حور بول پڑتی ہے۔

hh wait a minute!!..

لڑکی کا ہاتھ پکڑے اسے روکتے ہوئے کہتی ہے۔

vant to know about something can you please tell me??..

حور معصوم سی شکل بنائے بڑی بڑی آنکھیں کیے

پوچھتی ہے۔۔

s sure mam"!!..

لڑکی مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

kay sit here..

حور ہاتھ پکڑے اپنے پاس صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

m tell me about Irkan!!..

حور ایک سانس میں سارا پانی پیتے ہوئے کہتی ہے۔

ho's Irkan??..

لڑکی حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

h Derek"!!..

ll me something about Derek"!!..

حور پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھے پانی حلق سے اتارتے

ہوئے کہتی ہے۔

sir is very Angry person!!..

's handsome...

لڑکی بول ہی رہی تھی کہ حور اس کی ٹانگ پر ہاتھ رکھے

اسے روک چکی تھی۔۔

h wait not that'!!...

حور گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

حور گہری سانس لیتی ہے اور لیتے ہیں ایک سیکنڈ کے لیے

چپ ہوتی ہی ہے کہ دیریک پیچھے سے اپنا کوٹ ہاتھ میں

پکڑے ہوئے مینشن میں دبے پیروں سے داخل

ہوتا ہے۔۔

ke what he likes in eating something like that I know he's

ry aggressive very angry and

...

حور دیریک کو تصور کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے رک جاتی ہے اور کسی خ

میں کھونے میں لگتی ہے۔۔

d what???..

ڈیریک حور کے پیچھے کھڑا ہو کر کوٹ صوفے پر رکھے

اپنی شرٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کرنے لگتا ہے۔۔

d his is very harami!!..

حور سوچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

u know about harami person??..

حور ہنستے ہوئے لڑکی سے تجسّس سے پوچھتی ہے۔

..no"!!!..

ڈیریک کو دیکھتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

t me tell you..

حور کہتے ہی دونوں ٹانگیں صوفے پر رکھیں فولڈ کر کے

پر سکون سے بیٹھتی ہوئی کہتی ہے۔۔

ramii person look like exactly you're DJ"..

حور اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

u means hot???..

اب کی بار بھی دیریک دھیمے لہجے میں کہتا ہے پر

حور اس کی آواز پر غور نہیں کرتی ہے۔۔

.. he's not hot he's Chaprasii"..

حور کہتے ہی خود ہی ہنس پڑتی ہے۔

اس کی ہنسی کی آواز سن کر دیریک کے چہرے پر بھی

مسکراہٹ چھا جاتی ہے پر جیسے ہی وہ حور کے الفاظوں پر

غور کرتا ہے دھیرے دھیرے ہنسی غائب ہونے لگتی ہے۔

hat is chaprasii ??..

لڑکی حیرانگی اور تجسّس سے پوچھتی ہے۔۔

aprasii is.....

حور کہتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے وہ کچھ بولتی

اس سے پہلے ہی وہ مڑ کر اپنے ہاتھوں کی تالیاں مارتے

ہوئے دیریک والی سائیڈ بے خبر مڑتی ہے۔

دیریک کو غصے میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے گھورتا

خود کو گھورتا دیکھ حور لڑکھڑاتے ہوئے شیشہ کے

ٹیبل لٹ بیٹھ جاتی ہے۔۔

لڑکی بھی دیریک کو غصہ میں دیکھتے ہوئے اپنی جان بچاتے ہوئے صوفے

اٹھ کر کیچن میں بھاگ جاتی ہے۔

کیا کہا تم نے۔۔؟؟ میں چپڑاسی۔۔؟؟

دیریک کہتے ہوئے صوفے کو کراس کرتے ہوئے آگے کی طرف

بڑھتا ہے۔۔!!"

"ا۔۔ادھر آؤ۔!!"

دیریک حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ن۔۔ نہیں۔۔!!"

دیریک کے قدموں کو دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں اب ڈر لگ رہا ہے اپنے شوہر کو چپڑاسی بولنے سے

پہلے تو شرم نہیں آئی تمہیں"

دیریک غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"آہ ہ۔۔م۔۔میں تو ک۔کچھ بھی ن۔۔نہیں بولا ہے

آ۔۔آپ نے غلط سنا ہے.!!"

حور اپنے پیچھے دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

"جھوٹ بھی بول لیتی ہو تم ادھر آؤ

میرے پاس بتاتا ہوں میں تمہیں میں نے غلط سنا یا سہی"

دیریک حور کو پکڑنے کے لیے کہتے ہوئے اس کی طرف لپکتا ہے

پر حور ہاتھ آنے سے پہلے ہی جلدی سے بھاگ کر صوفے کے

پیچھے جا کھڑی ہوتی ہے۔۔

کیچن میں کھڑی لیڈی سرونٹ ان دونوں کو

دیکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو ضبط کرنے

کی کوشش کرتی ہے۔۔

"س۔۔سوری۔۔غلطی سے بول دیا"

حور معصوم سی شکل بنائے منمناتے ہوئے کہتی ہے۔

"غلطی سے۔۔؟؟

آج کل غلطیاں کچھ زیادہ نہیں ہونے لگ گئیں ہیں تم سے"

دیریک دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں تو۔۔!!

میں نے تو آج ہی غلطی سے بول دیا ورنہ میں بولتی کہاں ہوں"

حور اپنی انکھوں کو ٹمٹماتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"ہاں تم تو بہت معصوم ہو۔

دیریک پیار سے کہتا ہے۔

کینچی کی طرح زبان چلتی ہے تمہاری "

اب کی بار کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے زور سے کہتا ہے۔

بولنا شروع ہو جاؤ تو

تمہاری زبان کا بریک کینسل ہو جاتا ہے "

حور اس کی باتیں سنتے ہوئے گہری سانس بھرنے لگتی ہے۔

"اب آپ کو میری زبان سے بھی مسئلہ ہونے لگ گیا ہے خود

تو بولتے تھے بولو بولو اب بول رہی ہوں تو۔۔۔!!"

حور بھی دیریک کے انداز میں دونوں ہاتھ کمر پر

رکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

"میں نے پیار کے بول بولنے کو بولا تھا

یہ نہیں کہا تھا کہ شوہر کو چپڑاسی بولتی رہو"

دیریک دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا نا تو کیا ہوگیا غلطی سے زبان پھسل

گئی تھی میری"

حور ڈری ہوئی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہاری زبان کو لگام لگانا آتا ہے مجھے

میرے ہاتھ لگ جاؤ بس تم"

"تمہاری اسی زبان سے تمہارے سارے

الفاظوں کے ساتھ ساتھ سانس نا قبض کی میں نے تو کہنا"

دیریک کہتے ہی حور کی جانب بڑھنے لگتا ہے پر وہ

ہاتھ آنے سے پہلے بھاگ پڑتی ہے۔

سامنے سے تامیر کو آتا دیکھ حور اپنا دوپٹہ اٹھائے ننگے پیر

سیڑھیوں پر چڑھے کمرے میں بھاگ جاتی ہے۔

دیریک اس کے پیچھے جاتا پر تامیر کو دیکھتے ہوئے وہ رک

گیا تھا۔۔۔!!!"

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے دیریک کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

اراک کمرے میں گھپ اندھیرا کیے نارمل سے بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ

ہوئے

صوفے پر بیٹھا ہوا دونوں پیر ٹیبل پر رکھے گردن ٹیڑھی کیے ایک ای ڈی

چلتی ہوئی روحی کی تصویروں کو

دیکھتے ہوئے

اراک کمرے میں ہلکی سی آواز میں عربی گانا چلائے ہوئے

اس کے چلتے ہوئے لیرکس ساتھ ساتھ گانا گنگناتا ہے۔

"اسمع"

"واریدیک "

(میں آپکو چاہتا ہوں)

"یا غالی"

(میری جان)

"یلی محبور اللیای "

(میری راتوں کی روشنی ہو تم)

اراک گانا گنگناتے ہوئے صوفے اٹھ کھڑا ہوتا اور ایل ای ڈی

کی طرف بڑھتا ہے۔

"واریدیک "

(میں آپکو چاہتا ہوں)

"حبیبی"

(میری جان)

"غیرک ولد یحلدلی"

(میں آپ کے علاوہ کسی اور نہیں دیکھتا)

"یاوالی"

(میرا پہلا پیار)

روحی کے ہنستی ہوئی تصویر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

"وخیران "

(اور آخری پیار)

"بس انت شاغل بالی "

(بس تم اکیلے ہو جس کی یادوں میں گم رہتا ہوں)

لا تصدیق آنی اعوفک "

(کبھی سوچنا بھی نا کہ میں تم کو چھوڑدوں گا)

اراک یہ لائن سیریس ہو کر کہتا ہے اور کہتے ہی شراب کا گلاس لبوں

ایک ہی گھونٹ میں ساری پیے گلاس ٹیبل پر رکھے بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔

"بس انت عند غالی"

(تم مجھ کو سارے جہاں سے پیاری ہو)"

اراک خاموشی سے سیدھا ہو کر بیڈ پر لیٹے ہوئے اندھیرے میں نا دیکھنے وال

چھت کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

ذہین میں روحی کی باسیل کی باتیں گردش کررہی ہوتی ہیں

گانا ابھی بھی ہلکی آواز میں چل رہا ہوتا ہے۔

روحی کے ہاتھ سے لگا وہ تھپڑ اراک بھول کر بھول

نہیں پارہا تھا۔۔!!'

میں نے تو محبت کی ہے اس میں میری کیا غلطی محبت

کوئی جان کر سوچ سمجھ کر تو کسی سے نہیں کرتا ہے۔۔

اراک چھت کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتا ہے کہتے ہی ا

آنکھیں کیے اپنی آنکھوں پر اپنے ہاتھ

رکھ دیتا ہے۔

آفس سے آنے کے بعد آپ اپنے کمرے میں ہی لیٹا ہوا تھا

اپنے آپ میں اٹھتے ہوئے طوفان کو شانط

کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ابھی تھوڑا پرسکون ہوا ہی تھا کہ دروازے پر دستک اس

توجہ اپنی طرف مائل کرتی ہے۔۔

آجاؤ۔۔!!اراک تھوڑا زور سے کہتا ہے۔

اراک جیسے ہی کہتا ہے دروازے سے اندر عیوب داخل ہوتا ہے

اراک بیڈ پر لیٹے لیٹے عیوب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہے۔

سر وہ سمیر اس کا خون بہت بہہ گیا ہے ڈاکٹر کو بلانے

کی ضرورت ہے۔۔!!

عیوب ڈرے ہوئے لہجے میں بامشکل نظر اٹھا کر

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اراک کی اچانک سے خاموشی سے وہ اچھے سے واقف تھا

ایک تو اراک کی خاموشی اور اوپر سے اس کی سرد نظریں

عیوب کو ڈرا رہی تھی۔۔

ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے میں ہوں نا اسے درد سے

راحت دینے کے لیے۔۔۔

اراک بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے ماتھے

پر گیلے بکھرے ہوئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے۔

چلو پھر چلتے ہیں۔۔!!"

اراک کہتے ہی پیروں میں سیلیپرز پہنتے کمرے سے باہر

نکالنے کے لیے بڑھتا پر جاتے جاتے وہ دروازے

کے پاس رکے اپنے صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر ایک بکس

تھا جس میں اس کے چاقوؤں والے پین

انگت پڑھے ہوئے تھے انہیں اٹھانے کا عیوب کو اشارہ کرتے ہوئے ارا

کمرے سے نکل جاتا ہے۔۔

کمرے سے نکلتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اس کی نظر

گھر میں داخل ہوتے ہوئے منہاج صاحب پر پڑتی ہے

جیسے دیکھ کر وہ اس طرح نظر انداز کرتا ہے جیسے وہ

اس دنیامیں اس کی نظروں کے سامنے ہو ہی نا۔۔

سیڑھیوں سے اترتے مینشن سے باہر نکلے اراک اپنی

گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھتا ہے اراک کے پیچھے عیوب

اس کا پین لیے دوڑتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھتا ہے

اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر پین اراک کو دیے گاڑی اسٹارٹ

کر دیتا ہے۔۔

گاڑی چلتی ہے پر اراک اپنی سیٹ بیلٹ نہیں لگاتا ہے سیٹ سے پشت ٹیکا

اراک آسمان کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل سر ہسپتال بند کرنے کے لیے ٹیم اراک یورگن کے ہر ہستپال

کے باہر پہنچ چکی ہے آپ کے حکم کا انتظار ہے آپ اجازت دیں

تو انہیں ہسپتال میں جانے کو بول دیں۔!!"

لندن کے ہائے کورٹ کے دوسرے فلور پر جج کے روم کی کھڑکی میں کھڑا

بلیک سوٹ میں جا کا کوٹ صوفے پر پڑا ہوا تھا۔

ہاتھ میں سگریٹ جلائے سگریٹ کا گش لگائے اپنے پیچھے

کھڑے ہائے کورٹ کے قابلِ وکیل میں سے ایک وکیل بلیو کلر

کی پینٹ شرٹ پہنے ہوئے ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ پکڑے

ہوئے باسیل کی پشت کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

شیزا کہاں ہے۔۔؟؟ باسیل بنا مڑے پوچھتا ہے۔

وہ بھی ٹیم کے ساتھ اراک کی یونیورسٹی پہنچ چکی ہے۔۔

مطلب تیاری پوری ہے۔؟؟

باسیل سیگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے پلٹتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی سر ساری تیاریاں پکی تھی۔۔!!"

وکیل پرسکون انداز میں کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے ہسپتال اور یونیورسٹی کو سیز کرنے کے

آرڈر جاری کردو۔۔!!"

باسیل حکمانہ انداز میں کہتے ہوئے سیگریٹ وہی کھڑا کھڑا

ڈسٹیبن کی طرف سرسری سی نظر ڈال کر پھینکتا ہے سرسری

سی نظر میں ہی اس کا نشانہ درست لگتا ہے سگریٹ سیدھا

ڈسٹیبن میں گرتی ہے جیسے دیکھتے ہوئے وکیل

کی آنکھیں اچانک سے پھٹ سی گئیں تھیں۔۔

باسیل سیگریٹ پھینکے جج کی کرسی اور ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔۔

شیزا سے کال کنیکٹ کرو۔۔!!باسیل جج کی کرسی پر

بیٹھتے ہوئے کہتا ہے نظریں ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ پر تھی اور

لہجہ حکمانہ تھا۔۔

جی سر۔۔۔وکیل کہتے ہی اپنے بیگ سے لیپ ٹاپ اور ہیڈ فون

نکالے صوبے کے سامنے بیٹھتے ہوئے لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھے شیزا کے سا

گئی ہوئی ٹیم کے ممبر کو کال لگاتا ہے۔

پہلے چند سیکنڈ بیل بجی ہی تھی کہ کال کنیکٹ

ہو جاتی ہے۔۔

سر کال لگ گئی ہے۔۔!!وکیل باسیل کو دیکھتے

ہوئے کہتا ہے جو اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف ہوتا ہے۔

ہاں ایک سیکنڈ۔۔!!'باسیل کہتے ہی اپنی کرسی سے اٹھ کر صوفے

کی طرف بڑھتا ہے اسے آتا دیکھ وکیل آٹھ کر صوفے کر

کھڑا ہوجاتا ہے اور کھڑے ہوتے ہی باسیل

کو ہیڈ فون پکڑاتا ہے باسیل الٹے ہاتھ سے ہیڈفون پکڑے

اپنے کانوں پر لگاتے ہوئے صوفے پر بیٹھتا ہے۔۔

ہیلو۔۔۔!!باسیل ہیڈ فونز لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل مجھ سے یہ سب کروانا ضروری تھا کیا میں اس شخص کا سامنا نہیں ک

چاہتی ہوں۔!!

ہیڈ فونز کے دوسری طرف سے شیزا گہری ڈری ہوئی سانسیں

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

تم وہاں اس آدمی سے کھائے دھوکے سے بدلے کے لیے نہیں ہوں

تم وہاں ایک جج کی حیثیت سے ہو شیزا جس کا

یہ کام ہے اور کام ہر حال میں کرنا پڑتا ہے۔۔

باسیل لیپ پر آڈیو کال کی اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پر پھر بھی۔۔!!شیزا سر جھکاتے ہوئے بلکل دھیرے سے

کہتی ہے اور کہتے ہی خاموش ہو جاتی ہے۔

شیزا کا لہجہ بلکل دھیما تھا پر پھر بھی باسیل اسے سن لیتا ہے۔

فکر مت کرو شیزا جب تک ڈرو گی کسی بھی قسم کی

صورتحال سے بھاگو گی تب تک تم بس بھاگتی رہ جاؤ گی

اس لیے کوئی اور ٹینشن سر پر سوار مت کرو

اور اپنے کام کو انجام دو۔۔۔!!

باسیل کہتے ہوئے اپنے پیچھے کھڑے وکیل کو اس کے لیپ

ٹاپ کے پاس پاس کچھ فائلز اٹھا کر لانے کا اشارہ کرتا ہے

باسیل کے اشارہ پر وکیل فوراً سے فائل لینے جاتا ہے۔

یونیورسٹی کو سیز کرنے سے پہلے کچھ پیپیرز چاہیے جو

اراک کے آفس میں ہے کہاں ہے وہ ڈھونڈنے ہیں۔۔!!

باسیل وکیل کے ہاتھ سے فائلز پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

کیسے پیپیرز۔۔؟؟ شیزا تجسّس سے پوچھتی ہے۔

اسٹوڈنٹس کے اوریجنل ڈاکیومنٹس اور انڈے سائن کروائے ہوئے کانٹر

کے ڈاکیومنٹس جس کے تحت وہ ان

سب سے غیر قانونی کام کروا رہا ہے۔۔

اس کے کافی سارے ہسپتال تو پتا لگ گئے ہیں لیکن ابھی بھی

کچھ ہیں جو چھپے ہوئے ہیں ان کا پتا لگانا ہے۔۔

باسیل ان ساری فائلز میں سے اراک کی دی ہوئی روحی کو

لال فائل اٹھا کر اپنی نظروں کے سامنے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک کو پتا چل گیا کہ ایک ساتھ اس کے سارے

ہستپال کو تم بند کروا رہے ہو یہ بات یقیناً ایک نئ جنگ کا

آغاز کرے گی۔۔!!

شیزا گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر سوار گاڑی کا شیشہ نیچے

کرتے ہوئے یونیورسٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں اس وقت 30 سے زائد گارڈز پورے یونیورسٹی کے اطراف میں کھڑ

ہوئے تھے بڑی بڑی گنوں کے ساتھ

جنگ کا آغاز ہو چکا ہے پہلے ہی شیزا اب بھی اس کو ختم

کرنا ہے۔۔!!

باسیل روحی کی فائل کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتا ہے اور فائل میں وہ پیج کھولتا ہے جس پر

دیریک کے سائن تھے روحی کو آفر دینے والے کاغذ پر

باسیل نظریں ہٹاتے ہوئے باسیل گردن جھٹکتا ہے۔

میری بیوی کو آفر دے گا کمینہ میں وہ جگہ ہی تباہ کردوں گا جہاں تم ا

دوبارہ بلوانا چاہو گے۔۔

باسیل پیچ کو دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر دھیرے

سے کہتا ہے پر ااس کی بات شیزا ابھی اس کی بات سن لیتی ہے اور سنتے ہی

ہلکا سا مسکرا دیتی ہے۔

تم لوگ اندر جاؤ گارڈز کو پولیس دیکھ لے گی صرف تم اور

تمہاری ٹیم میرے آنے سے پہلے یونیورسٹی میں یہ پیپیرز

ڈھونڈنے گے۔۔

پیپیرز کے دائیں سائیڈ پر کیکڑے کا ٹے ٹو ہے۔۔

پیپیرز ڈھونڈنے میں آسانی ہوگی تم سب کو۔۔!!!"

باسیل کیکیڑے کو دیکھتے ہوئے فائل بند کرتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے ہم ڈھونڈ لیتے ہیں وہ پر مجھے نہیں لگتا ہے کہ

پولیس والے ان سب گارڈز کو سنبھال پائیں گے

ہمارے پولیس ٹیم کے سب سے مضبوط لوگوں کو بے رحمی سے مارنے سے

پہلے اس نے ایک بار نہیں سوچا ہے یہ بھی اسے کے آدمی ہیں رسک

والی بات ہے۔۔

ہمارے کام میں رسک ہی رسک ہے اگر اس فیلڈ میں ٹیکے

رہنا ہے تو رسک لینا پڑے گا تمہیں بھی مجھے بھی اور

ان آفیسرز کو بھی اور پولیس کا کام ہی اس طرح

کی سٹیویشن سے نپٹنا ہے۔۔

باسیل اپنے ایک کان سے ہیڈ فون ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

اور تمہیں کسی بھی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

جس کام کے لیے جارہی ہو بنا قدم روکے یا پیچھے

ہٹائے آگے کی طرف بڑھتی جاؤ

تمہارے راستے میں آنے والا ہر فرد خود بخود راستے سے

ہٹتا جائے گا۔۔!!"

باسیل کہتے ہوئے نظر اٹھا کر کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف

دیکھتا ہے اور دیکھتے ہی اپنی آنکھیں بند کیے وہ

سانس بھرتا ہوا اپنی آنکھیں دوبارہ کھولتا ہے۔۔"

باسیل کی بات پر شیزا تھوڑی حیران ہوتی ہے پر زیادہ غور

نہیں کرتی۔۔!!"

اور اراک سے کون نپٹے گا۔۔۔؟؟

شیزا ایک اور سوال کرتی ہے اس کے ایک اور سوال پر

باسیل بے زاری والی گہری سانس بھرتا ہے

اور سانس لیتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکاتا ہے۔۔

اس سے نپٹنا کون سا مشکل ہے سب ایک چنگاری کی دیر

ہے بندہ تباہ۔۔

باسیل ریڈ فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ عام نہیں ہے۔۔!!

وہ خاص بھی نہیں ہے تم فائل ڈھونڈو باقی میں دیکھ لوں گا۔۔

شیزا کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے۔

ٹھیک ہے میں جاتی ہوں اندر تم جلدی آؤ۔۔!!

شیزا اپنے کانوں سے ہیڈ فون اتارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جوابا باسیل کچھ نہیں بولتا ہے اور اپنے کانوں سے ہیڈ فون اتار دیتا ہے۔

ہیڈ فون اتارے لیپ ٹاپ پر پھینکے باسیل دوبارہ کھڑکی

کی طرف بڑھتا ہے کھڑکی میں اپنے دونوں ہاتھ رکھے جھک کر

کڑکتی بجلی کو پرسکون سا ہو کر دیکھنے لگتا ہے۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔؟؟

باسیل وہی اپنی جگہ پر ساکت کھڑے وکیل سے پوچھتا ہے۔

جی جی پوچھیں سر۔۔!!

وکیل آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہماری فیلڈ میں خون کرنے کی اجازت ہے ہمیں۔۔؟؟

باسیل کی نظریں آسمان پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔۔

ک۔۔کیا مطلب۔۔؟؟

وکیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

خون کرنے کی اجازت ہے کیا ہمیں اس فیلڈ میں۔۔؟؟

باسیل اب کی بار مڑ کر کھڑکی سے ٹیم لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

م۔۔مجھے صحیح سے اندازہ نہیں ہے اس بات کا سر

لیکن ہمارا کام انصاف دلانا ہے اور انصاف کے لیے کچھ بھی

کرنا پڑے کوئی مسئلہ نہیں مجھے

ایسا لگتا ہے۔۔!!

وکیل کہتے کہتے باسیل کی آنکھوں میں دیکھتا ہے جو

اس کے چہرے پر ہی ٹیکی ہوئی تھی۔۔

بات تو ٹھیک کہہ رہے ہو اگر میں بھی انصاف کے لیے

کسی کی جان لوں تو یقیناً کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔!!"

باسیل ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتے ہوئے کھڑکی سے دور

ہوتا سیریس فیس میں صوفے کی طرف بڑھتا ہے

الٹے ہاتھ سے کھینچ کر صوفے سے اپنا کوٹ اٹھائے باسیل

بنا رکے آگے کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔۔!!'

م۔مطلب آپ کسی کی جان لینے لگے ہیں۔۔؟؟

وکیل باسیل کو باہر جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے خون کی بدبو سے نفرت ہے چاہے اپنا ہو یا غیر کا

اس لیے فلحال میں نہیں کوئی اور کرے گا جس کا

یہ پسندیدہ مشغلہ ہے اگر ضرورت پڑی تو کچھ بھی کرنے میں

کوئی ہرج نہیں ہے مجھے "

باسیل رک کر مڑ کر وکیل کے چہرے کے عجیب تاثرات

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی مسکراتے ہوئے ٹیڑھی

سمائل کرتا وہ باہر نکلنے لگتا ہے۔۔!!"

باسیل سر میں بھی ساتھ چلوں۔۔؟؟

وکیل کمرے سے باہر ہاتھ میں کوٹ کو لٹکائے نکلتے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ابھی نہیں فلحال خود کچھ تباہ کرنا ہے۔۔!!"

باسیل پلٹ کر ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی

کورٹ سے باہر نکلے اپنے بلیک کلر کی لینڈ کروزر میں

سوار باسیل ہائے کورٹ سے نکل جاتا ہے۔'

♡_____♡.....♡_____♡

اراک اور عیوب دونوں ایک پورانے کچے کارخانہ میں موجود

10 سے زائد ہٹے کٹے سوٹ بوٹ میں ملبوسس گارڈز جو دیوار سے کچھ دو

پر لائن میں کھڑے ایک طرف ایک

5 لوگ اور دوسری طرف 5 لوگ بت بنے کھڑے اپنے ہاتھوں کو کمر

پیچھے باندھنے ہوئے اپنے سامنے ٹراؤزر شرٹ

میں بکھری ہوئی حالت میں ٹہلتے ہوئے اراک کو دیکھ رہے ہوئے ہیں۔

اپنے پین کو ہاتھ میں گھوماتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر

باندھے ہوئے خون سے تر لال ہوتی زمین پر بیٹھے ہوئے سمیر

کے سامنے ٹہل رہا ہوتا ہے۔۔

پہلے خون صرف اس کے کندھے سے نکل رہا تھا پر

اب وہ سر تا پیر خون میں رنگ چکا تھا۔۔

چہرہ اس کا جسم اراک کے آدمیوں نے زخمی کر دیا تھا۔۔

اراک خاموش تھا تو وہاں موجود ہر شخص خاموش تھا

سب کی نظروں کا مرکز اراک تھا پر وہ کسی کی

طرف نہیں دیکھ رہا تھا اسے لگا تار خاموش ٹہلتا دیکھ

زمین پر نڈھال حالت میں بیٹھا ہوا سمیر ہنس پڑتا ہے۔

سمیر ہنستا ہے اور اراک کے ذہین میں باسیل کی ہنسی گونجتی تھی۔۔

سمیر کو ہنستا دیکھ اراک سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے

سمیر کی طرف پلٹتا ہے۔۔!!"

اسے ٹہلنے سے کیا ہو گا باسیل سر کو ہرانے کا

توڑ نہیں ملے گا تمہیں۔۔!!

سمیر کہتے ہی قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے وہ ہنستا ہے اور

اس کے منہ میں خون کا جمع تھوک ہوتا ہے جو اراک کو دیکھاتے ہوئے

زمین پر پھینکتا ہے۔۔

بکواسس بند رکھو ورنہ تمہاری زبان حلق سے کھینچ لوں گا

اراک ایک قدم سمیر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

بکواس نہیں ہے مشورہ ہے۔!!!

سمیر مسکراتے ہوئے کہتا ہے "

اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔،!!!"

اراک ایک اور دبے ہوئے قدم سمیر کی طرف بڑھاتا ہے۔

مفت کا مشورہ ہے لے لیں ضد انا چھوڑ دیں اور جھک جائیں

ہمارے باسیل سر کے سامنے

آپ تو بظاہر بے رحم لوگوں کو دیکھا کو موت دیتے ہیں اور جانور بنے پھیر

ہیں۔۔

سمیر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اس کی مسکراہٹ اراک کے

غصے کو مزید بڑھاتی جارہی تھی۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجھ سے تک پہنچ سکتا ہے۔۔؟؟

ابھی اتنی پہنچ اونچی نہیں ہوئی ہے اس کی کہ اراک یورگن

تک پہنچ سکے وہ۔۔!!

اراک سمیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تنزیہ لہجے میں

کہتا ہے۔

ابھی بھی آپ کو ان کا شخصیت کا اندازہ نہیں ہوا ہے

جہاں تک ان کی پہنچ ہے وہ آپ کی سوچ ہے

سمیر گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے پر درد سے کراہتے ہوئے وہ

گردن جھٹکتے ہی اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔۔

آپ یقین مانیں جب وہ جانور کا روپ لیتے ہیں تو وہ

رحم نہیں کرتے ہیں 4 سال سے ان کے ساتھ کام کرتا ہوں میں

ان کی رگ رگ سے واقف ہوں میں وہ

آپ کی طرح وہ سامنے سے کچھ نہیں کہتے اور نا کرتے

ہیں وہ پہلے وارننگ دیتے ہیں، پھر مشورہ دیتے ہیں

اور آگر تب بھی کوئی نا مانیں تب وہ وار کرتے ہیں اور جب

وہ وار کرتے ہیں سامنے والوں کے چاروں کھانے ایک ساتھ

چت کرتے ہیں دشمن کو نا یہاں کا چھوڑتے ہیں اور

نا وہاں کا چھوڑتا ہے۔۔

وہ ایک ہی وار میں پہلے انسان کا سب تباہ کرتے ہیں پھر

اس انسان کی باری لاتے ہیں۔۔

سمیر کہتے ہوئے اپنے منہ سے نکالتے خون کو

صاف کرتے ہوئے زمین سے اٹھنے کی کوشش کرتا ہے اٹھتے

اٹھتے سمیر دو بار لڑکھڑا کر گر بھی گیا تھا پر وہ پھر

دوبارہ اراک کے سامنے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

سمیر کی بہادری دیکھ اراک اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے اپنے

منہ میں زبان گھوماتے اپنے ہاتھ میں پکڑے پین

سے اپنا ماتھا کھجانے لگتا ہے۔۔!!"

تم اس حالت میں بھی میرے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت کر رہے

ہو اور اوپر سے میرے سامنے اس شخص کا

ذکر چیڑھ رہے ہو جس سے میں دنیا میں سب سے زیادہ

نفرت کرتا ہوں۔۔؟؟

سچ میں۔۔؟؟

اراک کہتے ہوئے سمیر کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔

باسیل سر ہمیشہ کہتے ہیں۔۔!!"

"زندگی ایک کھیل ہے، یہاں کھیلوں تو ڈٹ کر کھیلوں ڈر کر نہیں

سامنے چاہیے موت ہی کیوں نا کھڑی ہو سامنے والے کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھوں

اس سے نا تم کمزور بنو گے نا کمزور دیکھو گے۔۔!!"

سمیر اراک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے اپنے

ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تمہارے باسیل سر صرف کہتے ہی ہیں کچھ کرنا ان کے

بس کا نہیں ہے۔۔"

اراک سمیر کے مزید قریب ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ اگر کرنے پر آگئے تو برداشت آپ سے نہیں ہو گا۔۔"

سمیر ابھی بھی کانفڈنس کے ساتھ اراک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے اکڑ،انا، غرور، گھمنڈ یہ سب صرف خود میں

پسند ہیں باقی کا ہر شخص مجھے زہر لگتا ہے ایٹیوڈ والا یہ انداز

اس لیے اس سے زیادہ دیر تمہیں تمہارے خون کی بدبو

کو تمہاری ڈھٹائی کو میں برداشت نہیں کر سکتا ہوں

just Get the hell out of here'!!...

اراک کہتے ہی مارنے والے انداز میں پین سے کیپ اتارتا

سمیر کے گلے کی طرف بڑھتا ہے

چاقو سمیر کے گلے تک پہنچتا اس سے ہوُا کو چیرتی ہوئی

گولی آتی ہے اور سیدھا اراک کے زخمی ہاتھ

پر لگے اسے ایک بار پھر زخمی کر دیتی ہے۔۔"

اتنی بھی کیا جلدی ہے جان لینے کی پہلے ہمیں انٹری تو کر

لینے دیں۔۔۔!!"

کارخانہ کے پرانے دروازے میں کھڑے اپنے بائیں کندھے پر AK-47 ر

اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی جس میں ایک سلور کلر کی

مونسٹر رنگ پہننے ہوئے اسے گول گول گھوماتے ہوئے کہتا ہے۔۔!!

گولی لگتے ہے پین سیدھا زمین پر جا گرتا ہے اور اراک

بھی جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف کھینچ

لیتا ہے۔۔

آہ ہ ہ۔۔۔اراک اپنے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ کر غصے میں ایک زور دار د

لگاتا ہے اور پلٹ کر پیچھے

دیکھتا ہے کسی کا وجود تو دیکھ پا رہا تھا پر وہ نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔

کون ہو تم۔۔؟؟؟

اراک اپنے زخمی ہاتھ کو پکڑے غصے میں دھاڑتے ہوئے

دروازے میں کھڑے شخص کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے

کڑکتی ہے تو اس وجود پر تھوڑی سی روشنی پڑتی ہے پر صاف کچھ نظر نہیں

تھا جتنی دور اراک اور دروازہ تھا وہاں تک اراک کے سر پر لگے بلب

روشنی

پہنچ بھی نہیں رہی تھی۔۔"

"بوجھو تو جانیں۔۔!!"

لہجے میں شرارت تھی شرارت سے بھرے لہجے میں کہتے ہی ہنس پڑا تھا

کا قہقہہ الگ تھا جو اراک کو

پہلی بار کسی کی موجودگی پر کنفیوز کر رہا تھا۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

افف باسیل مجھے نہیں کرنا ہے یہ ابھی تو میرے غم منانے

کے دن تھے تم اس میں بھی مجھ سے کام کروا رہے ہو

ظالم انسان۔۔۔!!"

شیزا اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کوئی بات نہیں میری قسمت کو نا منظور ہے ٹھیک ہے پھر ایسے ہی۔۔!!"

اس بار میں نے دھوکا کھا کر کچھ کرنے کا نہیں سوچا تھا

پر شاید قدرت تمہاری بربادی میں مجھے بھی حصے دار

بنانا چاہتی ہے تو میں بنوں گی

تمہاری ساتھ خوشگوار زندگی تو میں نہیں دیکھ پائی پر

تمہاری اختتام میں ضرور دیکھوں گی۔۔!!"

شیزا اپنے آپ گاڑی میں لگے سائیڈ میرر میں دیکھتے ہوئے

اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

t's Go Everyone Out!!..

شیزا اپنی سیٹ بیلٹ کھولے مڑ کر بیک سیٹ پر بیٹھے

دو آدمی اور ایک لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

u all Come with me"..

d the back police Officer you will all cover us from the

nt and the back'!!...

hat clear???..

شیزا کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے حکمانہ انداز میں کہتی

ہوئی پوچھتی ہے۔۔

s ma'am"..

آدمی شیزا کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

orm them and come out'!!..

شیزا کہتے ہی گاڑی سے باہر نکل جاتی ہے گاڑی سے نکلتے

ہی بائیں ہاتھ سے گاڑی کے دروازے کو بند کیے اپنے تھری پیس

سوٹ کے کوٹ کو ٹھیک کرتی بازوؤں کو کہنیوں تک چڑھاتی شیزا اپنے سا

ایک بہت بڑی یونیورسٹی کو لگاتار

دیکھے جاتی ہے۔۔!!"

برے شخص کا انجام صرف برا ہی ہوتا ہے جو ہوگا تمہارے ساتھ اس

حقدار تم ہو۔۔!!"

t's go Inside"..

شیزا اپنی گاڑی کی بیک سیٹ سے باہر نکلتے ہوئے اپنی

ٹیم کے ممبر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

t's Go Everyone and kill them all"!!..

شیزا کی ٹیم کا دوسرا آدمی بلند آواز میں ایک ہی قطار میں

لگی دو پولیس کی گاڑیوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔!

اس کے کہتے ہی پولیس والے فوراً گاڑی سے باہر نکل جاتے ہیں

بلٹ پروف جیکٹ پہنے ہوئے اپنے کندھوں پر رکھی گنز کو

ہاتھوں میں پکڑے اپنے سامنے یونیورسٹی کی بلڈنگ پر

نشانہ

باندھے سب اپنا ٹارگیٹ فیکس کیے آگے کی طرف دبے دبے

قدم اٹھانے لگتے ہیں۔

شیزا اور اس کی ٹیم انہیں دیکھ کر خوش بھی اندر

جانے کے لیے گہری سانس لیتے ہیں اور آگے کی جانب بڑھنا

شروع کرتے ہیں۔۔

سب سے آگے شیزا اور اس کی ساتھ لڑکی تھی دونوں آدمی

ایک شیزا کی طرف اور دوسرا دوسری لڑکی کی سائیڈ آئے

آدھی رات کو یونیورسٹی میں داخل ہونے کے لیے قدم

بڑھاتے ہیں۔۔

شیزا کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے کسی بھی پل

وہ پسلیاں توڑ باہر نکل آئے گا۔۔

باسیل تمہاری وجہ سے مجھے لگتا ھے کواری ہی مر جاؤں گی

یہ تو آدمی نہیں آدم خور انسان ہیں۔۔

شیزا یونیورسٹی میں اندر داخل ہوئے اپنے سامنے بت بنے

کھڑے اپنے سامنے گنتی کے چند ہٹے کٹے آدمیوں کو دیکھتے ہوئے منہ

میں بڑبڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر یہاں تو ابھی 30 سے زائد لوگ تھے تو باقی سب کہاں۔۔؟

شیزا اپنی نظریں یونیورسٹی میں دوڑاتے ہوئے باقی کے

گارڈز کا ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے۔

ho are.....

گارڈ شیزا کو اس کے ساتھیوں کو دیکھ پوچھنے ہی لگتا ہے

کہ پیچھے سے پولیس کا سایہ گنوں کے ساتھ دیوار پر پڑتا

دیکھ کر

وہ سب الرٹ ہو کر اپنی اپنی گنیں شیزا اور اس کے ساتھیوں

کے طرف اُٹھاتے ہیں جو بنا کسی ہتھیار کے باسیل کے

بھروسے ان سب کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔۔"

ho the hell you are???...

گارڈ میں سے ایک آگے بڑھ کر گن شیزا کے سر پر تانے

اور باقی کے گارڈ کچھ شیزا کی ٹیم پر تانی ہوئی تھی۔

lax we are here to do our work

e are not here to fight with you all relax!!...

شیزا اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے اپنی طرف آتا دیکھ شیزا ڈرتے ہوئے

ہٹتی ہے اور ڈرے سہمے لہجے میں کہتی ہے شیزا کو ڈرتا دیکھ اس کے ساتھ آ

اس کی ٹیم کا آدمی گن کو شیزا پر سے ہٹانے کی کوشش

کرتے ہوئے خود شیزا کے آگے آکھڑا ہوتا ہے۔

u can't also fight with us so shut your mouth and just go

t before I start firing!!..

گارڈ تیش میں غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے

شیزا کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔

lax!!....

شیزا کے آگے کھڑا آدمی تھوڑا بھاری بھرکم آواز میں کہتا ہے۔

ho the hell you think you are!!..

گارڈ گن کی نوک آدمی کے کندھے پر رکھتے غصے میں کہتا ہے

آدمی کے کندھے پر گن دیکھے شیزا اک پیچھے سے نکل کر اس

جگ آگے آنے کی کوشش کرتی ہے پر آدمی اسے اپنے

آگے آنے نہیں دیتا ہے۔

خود سے پہلے وہ شیزا کی حفاظت کیے اسے اپنے پیچھے چھپانے کی کوشش ک

تھا۔۔

آدمی کہ نظریں اپنے سامنے کھڑے ہٹے کٹے گارڈ پر تھی جبکہ اس کا ہاتھ

کے پیچھے شیزا سے دور اس کے گرد

دائرہ بنائے ہوئے تھے۔۔

our Mother!!...

کچھ گارڈز شیزا اور اس کی ٹیم کے گرد کھڑے ہوئے

تھے اور کچھ یونیورسٹی کے اندر اراک کے آفس روم

کے فلور پر کھڑے ہوئے تھے اس کے روم کے باہر

شیزا کے آگے کھڑا آدمی تو گارڈ کو کوئی جواب نہیں دیتا ہے لیکن پیچھے

بلند آواز کے ساتھ ساتھ ایک گولی ہوا کی رفتار

سے ہوا کو چیرتے ہوئے آتی ہے اور شیزا اور آدمی کے بلکل قریب

گزرتی ہوئی آدمی کے سامنے کھڑے

گارڈ کے ماتھے کے بلکل بیچ و بیچ جا لگتی ہے۔۔

جس سے وہ کچھ پل ٹھہرتے ہوئے سر کے بل کھلی آنکھوں سے

سیدھا زمین پر گرتا ہے۔۔

پہلے اس کے ہاتھ سے گن زمین پر گرتی ہے پھر وہ ایک دم

سے زمین بوس ہوتا ہے۔۔

گولی چلنے کی آواز پر اور آدمی کے گرنے کی آواز پر وہاں موجود سب گ

فوراً سے پلٹ کر پیچھے کی

طرف دیکھتے ہیں

کچھ گارڈز کی نظریں زمین بوس ہوئے ان کے ساتھی پر تھی اور کچھ گارڈز

نظریں دروازے سے داخل

ہوتی ہوئی ایک اکیلی لڑکی بلیک کلر کی جینز شرٹ پہنے ہوئے جس پر بلیک

کا لیڈر جیکٹ پہننا ہوا کوٹ کھلا ہوا تھا جہاں سے

اس کے گلے میں لٹکا ہوا اصل دل کی شیپ والا ریڈ کلر کا لوکٹ اس

چہرے سے پہلے سب کی نظروں کا مرکز بنتا ہے۔۔

سر پر کیپ چہرے پر ماسک آنکھوں پر بلیک کلر کے گوگل

لگائے ہاتھوں میں گلوز پیروں میں وائٹ کلر کے شوز

پہننے ہوئے لڑکی گن کا ٹریگر چڑھاتے ہوئے آگے کی طرف

شیزا اور گارڈز کی طرف اکیلے بڑھتی ہے۔۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے شیزا مکمل طور پر اس کی طرف

پلٹتی ہے۔

جب تک وہ سب کی نظریں توجہ اپنے آپ پر کرتی ہے تب

تک پولیس آفیسر سب سائیڈ دیورا کو کودتے ہوئے دبے دبے

قدموں سے یونیورسٹی میں داخل ہوئے سب گارڈز کے

پیچھے کھڑے ہو کر ان

پر اپنی گنیں تان چکے تھے۔۔

پر لڑکی پر توجہ اس قدر تھی کہ اپنے پیچھے آئے ہوئے لوگوں

کا انہیں علم ہی نہیں ہوتا ہے۔

e you all crazy or all you all being crazy??..

اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کی طرف دیکھتے ہوئے دوسرا

ہاتھ کمر پر رکھے بے زار لہجے میں پوچھتی ہے۔

.who are you??..

اب کی بار دوسرا گارڈ لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں پوچھتا ہے۔

اکیلی لڑکی وہ بھی گن کے بنا ڈرے ان سب مردوں کے

سامنے کھڑی تھی یہ بات ان گارڈز کے قدموں کو ڈگمگا رہی تھی۔۔

e??...

اپنی طرف گن سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

eer Alam."..Aahhh wait a minute"!...

سر سے کیپ اتارے گارڈ کے قدموں میں پھینکتے ہوئے

اٹل لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی اپنے ہاتھ چہرے کی جانب

لے جائے اپنے کان کے پیچھے سے ماسک ہٹاتے ہوئے وہ

پل کے لیے رکتی ہے اور رک کر پھر بول پڑتی ہے۔

ow I get a promotion in my surname"..

er Wajdan Yaman"...

merican Monster's one and only wife!!!..

اپنے چہرے سے ماسک ہٹاتے زمین پر پھینکی ٹوپی کے

پاس وہ بھی زمین پر پھینک دیتی ہے۔۔

آنکھوں پر گلاسس ابھی بھی لگے ہوئے پر پر ماسک ہٹانے سے

چہرے پر سجی خوبصورت مسکراہٹ سب کی نظروں میں

آتی ہے۔۔

سب کے ساتھ ساتھ شیزا بھی ایک لڑکی کو اس قدر نڈر

اور اس کی بہادری دیکھ کر حیران پریشان کھڑی ہوئی تھی۔۔

ہیر گہری سانس لیتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے

اپنی گن سے اپنا ماتھا مسلنے لگتی ہے۔۔

..who is monster??...

ہیر کو مارنے کے ارادے سے اس کی طرف قدم

بڑھاتے ہوئے اپنے دانت بھینچتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

m..you don't know him then go and die"،..

ہیر اس کی بات سن کر غصے میں کہتی ہوئی بنا لمحہ گنوائے وہ اس کے آدمی

سینے پر اس کے دل پر گولی

چلا دیتی ہے وہ ہیر جیسی ہی گولی چلاتی ہے

فوراہ کی طرح خون کی کچھ بوندیں اس کے اوپر گرنے ہی لگتی

ہے کہ ہیر شیزا کی ٹیم کے آدمی کو جو شیزا ہے سامنے کھڑا ہوتا ہے ا

بازوؤں سے پکڑے

اپنے سامنے کیے خود کو خون کی بوندوں سے بچا لیتی ہے پر ٹیم ممبر کے چہر

پر سارا خون گر جاتا ہے۔

چہرے پر خون لگتا ہے ہی ہے کہ آدمی اپنی آنکھیں بند

کرلیتے ہیں۔۔

ank you brother""!..

ہیر آدمی کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی اپنے ڈیول لوک میں آئے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے

اپنی سرمئی آنکھوں سے صاف صاف وہاں

موجود ہر شخص کے وجود کا ان کے چہروں کا دیدار کرتی ہے۔

no the fuck other don't know anything about my

n??...

ہیر اپنی شرٹ میں چشمہ کو لگاتے ہوئے پوچھتی ہے

پر سب اس کے بے باک بے خوف رویہ سے اب وہاں موجود ہٹے کٹے

گارڈز کے قدم لڑکھڑانے لگ گئے تھے

سب کے سب ایک دم اس طرح خاموش ہو گئے تھے جیسے وہاں

کوئی موجود ہی نا ہو۔۔

ہیر کے ہاتھ میں گن جس کا و دوبارہ ٹریگر چڑھاتے ہوئے

اس سب مردوں کا معائنہ کرنے لگتی ہے جو بڑے بہادر بنے

سب کو ڈرانے کی مارنے کی کوشش میں تھے۔۔

o one gonna answer are you sure you can live like

t??...

ہیر دوبارہ گن کا گھوڑا چڑھائے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے

پوچھتی ہے

وہ آتے ہی کچھ ہی پل میں دو لوگوں کی جان لے

چکی تھی اور ابھی بھی اور کا لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔۔

hh you crazy women"..

اپنے آدمیوں کو لڑکی کے ہاتھوں مرا دیکھ ایک اور گارڈ

دوڑتے ہوئے ہیر کو مارنے والے انداز میں ہیر کی

طرف بڑھ رہا تھا کہ وہ پہنچ کر گن مارنے والے انداز میں

بلند کرتا ہی ہے کہ ایک اور گولی کی آواز پر اور سر کے بل

دوڑتے ہوئے گارڈ کو گرتا دیکھ سب اچانک سے

دھڑکتے دل سے اپنے اطراف میں دیکھتے ہیں۔۔

گارڈز جیسے ہی پیچھے پلٹتے ہیں اپنے پیچھے پولیس آفیسرز کو

دیکھتے ہوئے سب حیرانگی سے اپنے قدم پیچھے کی طرف

اٹھاتے ہیں جو آفیسر قطار بنائے کھڑے تھے اب وہ

آفیسرز سب ان گارڈز کو گھیرنے لگ گئے ہیں۔۔

ایک دائرے کی صورت میں۔۔!!"

کچھ گارڈز کی توجہ کا مرکز ایک اور فرد یونیورسٹی میں

اپنی بلیک کلر کی لینڈ کروزر میں اپنا

بائیاں ہاتھ جس میں گن پکڑی ہوئی اسے اندر کرتے ہوئے یونیورسٹی

میں داخل ہوتا ہے۔۔

گاڑی کی لائیٹس جلائے گاڑی کو بلکل ہیر کے سامنے آ روکتا ہے گاڑی

لائیٹس آن ہوتی ہے جس کی روشنی میں ہیر

کھڑی ہوئی تھی۔۔

on't try to touch any girl in front of me"..

گاڑی سب کے سامنے روکتے ہوئے گاڑی سے نکلتے ہوئے باسیل

اٹل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی زور سے گاڑی کا دروازہ

بند کیے سب کو دیکھتے ہوئے ہیر کو ایک نظر دیکھے باسیل آگے کی طرف بڑ

ہے۔

ou're late Mr Sikandar'!!..

ہیر مڑ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے

کہتی ہے۔

cause of you and you're man

rs Yaman"!!..

ou both should need to come on the time"..

باسیل یونیورسٹی کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہتا ہے اور دیکھتے ہی ہیر

طرف دیکھے اپنی ایک آئیبرو اٹھاتا ہے۔

کس نے مارا ہے انہیں۔۔؟؟ باسیل زمین پر گرے

لاشوں کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں نے۔۔!!ہیر ہاتھ اٹھا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

بہت نیک کام کیے ہیں جو ایسے ہنس رہی ہو۔۔!!

باسیل ہیر کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نیک کام ہی تو کرتے ہیں ہم برے لوگوں کا خاتمہ کرنا

یہ سب سے مشکل اچھا اور سب سے نیک کام ہی تو ہے دنیا کا۔۔!!"

ہیر کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔۔

یہ سارے کام کرنا ہمارا فرض ہے آپ کی بندوق کا نہیں اس

کیے گن کو واپس چھپا لیں اور خاموشی سے میرے پیچھے

رہے آپ کی حفاظت کے ہمیں آرڈرز جو ملیں ہیں۔۔!!"

باسیل اپنی گن سے ہیر کی گن کو نیچے کرتے ہوئے اس

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنی نظریں ہیر سے ہٹا

ہے۔۔

here are the other guard's??..

باسیل کچھ گارڈز کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ey are on the second floor and I think they must be hear

voice of bullet!!..

ایک پولیس آفسر دوسری منزل کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

d they??..

باسیل سر اٹھا کر دیکھتے دوسری منزل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جہاں

ایک گارڈ بالکنی میں کھڑا نیچے کا

منظر دیکھ رہا تھا پر باسیل کی نظر اوپر ہوتا دیکھ وہ جلدی

سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔۔

at's Okay if they all try ko kill you

ll them all"...

باسیل اس گارڈ کی موجودگی کا اندازہ لگاتے ہوئے

اپنے گن پکڑے ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی کلائی کو مسلتے ہوئے

کہتا ہے۔

کسی میں بھی اس میں حصہ لے سکتی ہوں۔۔؟

ہیر ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

بلکل نہیں وجدان نے منع کیا ہے۔۔'

باسیل کہتے ہی شیزا کی طرف دیکھتا ہے جو حیرانگی ہوئی

نظروں سے باسیل اور ہیر کی باتیں سن رہی تھی۔

آپ دونوں نا ایک جیسے ہیں کام کے معاملے میں آپ کے ایک فون پر کال پر وجدان یہاں آگئے اور وجدان کے ایک کال پر آپ یہاں۔۔!!"

آپ دونوں کا تعلق کیا ہے۔۔؟؟ وجدان کیا لگتے ہیں آپ کے دوست ہیں کیا آپ دونوں۔۔؟؟؟

باسیل کے چہرے کے ہر نقوش کو باغور دیکھتے ہوئے ہیر باسیل سے ایک کے بعد ایک سوال کرتی ہے۔!!

ضروری تو نہیں دوستی ہو تو ایک کال پر دوڑتے ہوئے چلے آئیں کبھی کبھار ضرورتیں بھی بہت کچھ کرواتی ہیں۔۔!!"

rrest them and take that gun's away!!!...

باسیل پولیس والوں کو حکمانہ انداز میں کہتا ہے اور کہتے ہی

شیزا کو اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے باسیل گن کو اپنے کوٹ کے پیچھے پ

میں لگاتے ہوئے یونیورسٹی کے

اندر داخل ہونے لگتے ہیں۔

وجدان کہاں ہیں۔۔؟؟

باسیل کو آگے کی طرف بڑھتا دیکھ اپنی گن اپنے کوٹ کے پیچھے

لگاتے ہوئے آگے کی طرف باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی جہاں اس وقت اسے ہونا چاہیے۔۔!!'

باسیل بنا مڑے بنا ہیر کو دیکھے اسے جواب دیتا ہے۔۔

ہونا تو انہیں اس وقت میری اس سٹیویشن میں میرے

ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔

ہیر باسیل کے پیچھے چلتے چلتے رک کر اپنے پیٹ پر ہاتھ

رکھتے ہوئے اپنے پیٹ کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

اس نے تمھیں ساتھ آنے کو کہا تھا تم نے خود میری مدد کا

فیصلہ لیا تھا۔۔!!"

باسیل سیڑھیوں کی طرف بڑھتے بڑھتے تک کر مڑ کر ہیر کو

کے جھکے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مسز وجدان۔۔۔!!"آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

میں ہوں آپ کی سیکیورٹی کے لیے۔۔"

باسیل ہیر کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

ہلکی سی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

نانا۔۔۔مجھے اپنی فکر ہے بھی مجھے بس اپنے شوہر کی

فکر ہے اسے خراش بھی آئی تو میں خراش ڈالنے والے کو

اور آپ کو نہیں چھوڑوں گی۔۔

ہیر باسیل کو کراس کرتے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے

دھمکانہ لہجے میں کہتی ہے۔۔

on't Forget Mr Sikandar I'm a devil's daughter"

ہیر کی بات سنتے ہوئے باسیل اس کی طرف رخ کرتا ہے

وہ جیسے ہی اپنا رخ موڑتا ہے ہیر آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتے

ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے سیڑھیوں سے

اوپر چڑھنے لگتی ہے۔۔

افففف وجدان تمہیں بھی ایک جھانسے کی رانی ہی ملی تھی

اپنے لیے یا تو اب آج کل کے ہم مرد کمزور ہوگئے ہیں یا پھر

لڑکیوں نے کپڑوں کے ساتھ ساتھ مردوں کی طاقت بھی اس

سے چھیننے کا فیصلہ کرلیا ہے۔۔

کچھ تو چھوڑ دو ہم مردوں کے لیے خاص طور پر ہم شوہروں

کے لیے میری والی تو خود آگ بگولہ ہوئی بیٹھی ہوگی

میرا انتظار باقی بھی اس کا دماغ خراب کر دے۔۔

باسیل سیڑھیوں کو دیکھتے ہوئے اس پر اپنے قدم رکھتے

ہوئے ممناتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی تم نے دوائی کھا لی ہو گی۔۔؟؟

یقیناً نہیں کھائی ہو گی تم تو تباہ ہو باسیل سکندر آج رات

تمہارے لیے بھی قیامت سے کم نہیں ہو گی۔۔!!!"

کوئی بات منا لوں گا اسے "

باسیل سر اٹھا کر دوسرے فلور کی چھت کی طرف دیکھتا

ہے اور دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے اوپر چڑھنے

لگتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے کون ہو تم پہلیاں بوجھنے کا

وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔!!"

اراک اپنے خون بہتے ہوئے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے

غصے میں حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔

گولی چلنے کی آواز پر فوراً سے وہاں موجود ہر شخص کی نظریں

دروازے کی طرف اٹھتی ہیں اراک پر گولی چلانے والے

شخص کو گولیوں سے بھونے کی تیاری کو چکی تھی

پر اراک کے ایک اشارے پر اس کے گارڈز اپنے قدم اور اپنی گنیں رو

وہی رک جاتے ہیں۔

سمیر بھی حیرانگی و پریشانی سے دروازے کو طرف

دیکھتا ہے پر دروازے کی طرف دیکھنے سے پہلے اس کی نظر زمین پر گر

اراک کے چاقوؤں والے

پین کو اٹھانے کے لیے سمیر اسے اٹھانے کے لیے زمین کی

جانب جھکتا ہے۔۔

تم ویلن بننے پھر رہے ہو پر اپنے سامنے کھڑے شخص کی موجودگی میں

اس کی

پہنچان نہیں کرپارہے ہو " لانت نا ہو پھر ایسی ویلن گری

پر۔۔!!!"

کندھے سے گن ہٹاتے ہوئے اسے زمین پر رکھے اپنا دائیاں پیر

اپنے بائیں پیر کے کراس میں رکھتے ہوئے اپنے الٹے

ہاتھ کے نیچے زمین پر کھڑی گن پر اپنا سارا وزن دیے

مذاق اڑانے والے انداز میں کہتا ہے۔۔"

بکواس نہیں۔۔۔

زبان سنبھال کر۔۔۔!!"

اراک بولنے لگتا ہے پر دو الفاظ سنتے ہی دروازے میں کھڑا

گن کے سہارے پر تیش میں آئے کہتا ہے۔۔

تم نے جو کیا اس کے بعد جانتے ہو تمہارے ساتھ کیا کرنا

بنتا ہے۔۔۔؟؟؟

اراک اپنے خون بہتے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے غصے میں دروازے

کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں جو کرتا ہوں اس کے بعد میں کسی کو دوسرا سانس

لینے کا موقع نہیں دیتا ہوں پر تم شکر مناؤ اس وقت زندہ

صیحح سلامت اپنے پیروں پر کھڑے ہو

ورنہ

میری موجودگی یہاں جس وجہ سے وہ بات مجھ پر

ہوتی تو اب تک میں تمہارے سینے سے فل الگ کر کے تمہیں اپنے

بھوکے مونسٹر کا نشانہ بنا چکا ہوتا۔۔۔"""

گن سے ہاتھ ہٹاتے اسے زمین سے اٹھائے آگے کی طرف اپنے

قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آخر کار ہو کون تم جو بن بلائے مہمان کی طرح میری

زندگی میں قدم رکھ رہے ہو۔۔!!"

اراک اپنے زخمی ہاتھ کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔۔میں کون ہوں یہ جاننا ہے تمہیں۔۔!!

پر ایک بات بتادوں مجھے وہی جانتا ہے جو اپنی موت کے

آخری در پر کھڑا ہوتا ہے۔

مزید کچھ قدم آگے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں پہچان بتاؤ اپنا ورنہ یہی تمہاری قبر کھودوادوں

میں۔۔"

اراک اپنے گارڈز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سخت نظروں

سے دیکھتے ہوئے دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دھمکی وہ بھی

"وجدان یمان این آمیرکن مونسٹر کو"

وجدان کہتے ہوئے اراک کے بالکل سامنے بلب کے بالکل نیچے

اراک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے

ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وجدان جیسے ہی اراک کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے دونوں سخت

کولڈ نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگتے ہیں۔

جیسے موقع ملے تو ایک دوسرے کا وجود خود ٹکڑوں میں

تقسیم کردیں۔۔

سکون کی موت واقع نہیں پسند تمہیں تب ہی تو ایک مونسٹر

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے دھمکی دینے کی کوشش کررہے ہو۔۔!!"

وجدان اراک کی آنکھوں میں ایسے دیکھتا ہے جیسے ابھی اس کی اپنی اپنے

گھری آنکھوں سے جان لے لے گا۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

وجدان اور اراک دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں غصہ

سے دیکھے جارہے تھے کہ اچانک سے دور کھڑے اراک کے آسسٹنٹ

پاس فون وائیبریٹ ہوتا ہے۔

جیب سے فون نکالے سرسری سی نظر فون کی اسکرین پر ڈالے کان

لگائے وہ بنا کچھ بولے دوسری طرف سے کال

کیے بندے کی باتیں سنتا رہتا ہے پہلے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے ک

بھی قسم کے لیکِن پھر اچانک سے

پریشانی نے جگہ گھیر نا شروع کر دیا تھا۔

عیوب جلدی سے فون اپنے کان س ہٹاتا الٹے ہاتھ میں پکڑے

اراک کی طرف بڑھتا ہے۔۔

اراک کی نظروں کا مرکز اس کے کھڑا شخص جسکا ہر انداز

بے باک اندازِ نا چہرے پر ڈر نا کوئی ماتھے پر شکن

وہ اس قدر پرسکون کھڑا تھا کہ اراک کو اب کی موجودگی پر عجیب خیال

ذہین میں آنے لگتا ہے۔

اراک سر فون۔۔!!

عیوب وجدان کے دائیں ہاتھ کی جانب کھڑا وجدان کے

ڈر سے بوکھلاتا ہوا اراک کی طرف وہ فون بڑھاتا ہے۔

فون پک کرو بعد میں نا کہنا کہ تمہیں موقع یا اطلاع نہیں

دی گئی۔۔!!"

وجدان سر ہلا کر فون کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔۔

وجدان کے اشارے پر اراک اپنی آنکھیں بند کیے خون اترتی

نظروں سے عیوب کو دیکھتے ہوئے

اس کے ہاتھ سے فون چھینتا ہے۔!!"

llo"!!...

اراک کان سے فون لگاتے ہی اپنی نظریں وجدان سے ہٹاتے

ہوئے تیش میں کہتا ہے اور کہتے کہتے وہ اپنا رخ اپنے پیچھے خون میں سر

پیر تک تر سمیر کی طرف دیکھتا ہے جس کے ہاتھ میں اس کا پین تھا

پین پر نظریں گئی ہی تھیں کہ فون کے دوسری جانب سے آواز گارڈ کی آ

آتی ہے جس پر سمیر کی جانب اراک کے

بڑھتے ہوئے قدم رک جاتے ہیں وہ اسی پل میں رکے زمین پر

سمیر کے گرے خون پر نظریں جمائے دیکھنے لگتا ہے۔

sil is here sir what should we need to do now??.

گارڈ جو ریلنگ کے پاس کھڑا باسیل کو دیکھ رہا تھا باسیل

سے نظریں ہٹاتا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس بڑھتے ہوئے

عیوب کو فون لگائے پہلے سب اس کو پھر اراک کی آواز

سنتے ہی اراک کو بتاتا ہے۔۔

hat is he doing there???...

اراک ابھی بھی لال سرخ خون کو دیکھتے ہوئے کولڈ

انداز میں پوچھتا ہے اور پوچھتے ہی اس کے ذہین میں باسیل کی پہلا تحفہ

بات گردش کرنے لگ گئی تھی۔

on't know her motive sir but he's here with police officer

ey kill our people and"...

گارڈ آدمیوں کے پاس پہنچے اس سے اپنی گن کیے کندھے کے

گرد سے گزارتا ہوا گن اس طرح اپنے سینے سے لگاتا ہے کہ سامنے جو

آئے اسے مارنے میں اسے گن کا استعمال کرنے

میں دشواری نا ہو۔

otive!!...

میرے کاغذات۔۔؟؟

اراک دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔

d what??..

اراک اب نظریں اٹھا کر سمیر کے چہرے کی جانب دیکھتا

ہے جو پرسکون سا کھڑا ہو کر اسے دیکھے جا رہا تھا

اراک کی آنکھوں سے جیسے ہی سمیر کی آنکھیں ٹکراتی ہے

سمیر اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر لیتا ہے۔۔

ey are now coming on the second floor".

گارڈ قدموں کی آواز سنے اپنے ساتھیوں کو چوکنا ہونے

کا اشارہ کرتا ہے۔۔

اس وقت فلور پر 20 گارڈز تھے جو اراک کے آفس روم

کے باہر پورے فلور پر پھیلے ہوئے تھے۔۔

try to enter in my office'!!..

اراک گردن ٹیڑھی کیے سمیر کے چہرے کی ہنسی کو غور سے دیکھتے ہوئے

ہے۔۔

ll him as you can see him enter on my room

ll this damn man I want to see his body!!..

اراک ایک دم کولڈ انداز میں کہتا ہے اس کے کہتے ہی سمیر

کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے اور

اراک کے پیچھے کھڑا وجدان ہنس پڑتا ہے۔

اس کی پھر سے قہقہہ کی گونج سنتے ہوئے اراک کان سے فون لگائے ہو

وجدان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

وجدان اراک کے چہرے پر غصہ آتا دیکھ اپنی ہنسی کو

ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ نہیں کر پاتا ہے اپنے ہونٹوں کا نچلا

دبائے اراک کو دیکھتا رہتا ہے۔۔

on't think we can do anything with him'!!...

گارڈ اپنے کندھے سے فون لگائے دونوں ہاتھوں میں

اپنی گن پکڑے سیڑھیوں کی طرف نشانہ باندھے

کھڑے ہوئے تھے۔

ny??...

اراک حیرانگی سے پوچھتا ہے نظریں ابھی بھی اراک کی

وجدان پر ہی تھی جو اس کے گارڈز کا ڈر سے

پیر تک معائنہ کرنے میں لگا ہوا تھا۔۔

ere's another girl with him who kills our guard's without

y single thought!!...

گارڈ ابھی اپنی بات مکمل کیے آہنی گن کا ٹریگر چڑھا ہی

رہا تھا کہ ایک زور سے گولی کی آواز آتی جس پر اراک

اس پل فون اپنے کان سے ہٹاتا ہے۔۔

ho is she??...

اراک فون دوبارہ کان سے لگاتے ہوئے پوچھتا ہے پر جواب

کے بجائے سے عجیب سا سناٹا آنے لگتا ہے اراک گندا

سا منہ بنائے کان سے دوبارہ فون ہٹاتا ہے اور سوالیہ

نظروں سے اس کی جانب دیکھتا ہے۔

y wife'!!...

اس کے سوال کا جواب اس کے سامنے کھڑا اراک کے گارڈز

کے ایک دم قریب ان کی سانسیں خشک کرنے کے ساتھ ساتھ

اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے اپنے مونسٹر چاقوؤں

سے ان کے سینوں پر لائن کی طرح کھینچتے ہوئے وہ وہاں

موجود ہر گارڈز کی نظروں کے سامنے سے گزرتا ہوا

بنا اراک کی جانب دیکھے وجدان اسے جواب دیتا ہے۔۔

ou're wife??..

اراک حیرانگی سے وجدان کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

s mine'!!..

اب کی بار نظریں اراک کے وجود پر اس کے ہاتھ سے تیزی مس ٹپکتے ہو

خون پر ہوتی ہے۔۔

hat are you all doing???..

اراک غصے میں فون زمین پر پھینکتے ہوئے دھاڑتے ہوئے

ہوئے وجدان سے پوچھتا ہے۔۔

othing just keeping my promise"!!..

اراک کے غصے کو آگنور کرتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

تم میرا صبر آزما رہے ہو ہو کون تم۔۔؟؟؟

کرنے کیا آئے ہو یہاں پر۔؟؟

اراک کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اس ہاتھ سے

بہتا خون اب اسے درد پہنچانے لگا تھا۔

ابھی تو بتایا میں نے اب وعدہ نبھانے آیا ہوں اور تمہارے ساتھ

رومینس کرنے تھوڑی آیا ہوں۔۔!!"

وجدان ان آدمیوں کو پیچھے چھوڑے اراک کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

بس بہت ہو گیا ہے ایک وہاں میری بربادی کا سفر طے

کر رہا ہے اور ایک تم یہاں۔!!

اراک کہتے کہتے خاموش ہو جاتا ہے اور تجسّس بھری

نگاہوں سے اپنے سامنے آتے وجدان کو دیکھتا ہے۔۔

کہیں تم اس باسیل کے دوست تو نہیں۔۔؟!

اراک تجسس سے پوچھتا ہے۔

تمہیں میں اس کا دوست نظر آتا ہوں۔۔؟؟

ایک گینگسٹر مین اور لندن کا جج آپس میں دوست مذاق

اچھا ہے یہ۔۔!!

وجدان کہتے کہتے مذید اراک کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

ایک بات میری کان کھول کر سن لو۔۔

میں دوست نہیں بناتا اس دنیا میں نے صرف ایک شخص سے

دوستی کی ہے جو میرے دشمن کا بیٹا تھا وہ بھی دشمنی

کو انجام دینے کے دوستی کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

اس لیے علاوہ نا تو میں کسی کا دوست تھا اور نا ہی میں کیس کا دوست ہو

ہوں۔"

اراک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

اور رہی بات اس باسیل سکندر کی

تو وہ میرا دوست نہیں ہے پر ہاں اس وقت میں اسی کی وجہِ سے تمہار

سامنے کھڑا ہوں

ورنہ تم جیسے چھوٹے موٹے ویلن کو میں صرف اپنے

لٹل مونسٹر کے سامنے پیش کرتا ہے۔۔

اس لیے زندگی کے کچھ اور پل چاہیے تو میرا نام کسی کے ساتھ بھی مت ج

ورنہ یہ جو دل آج کل کسی کے نام پر

دھڑک رہا ہے اسے سینے سے نکلنے سے پہلے میں ایک بار بھی

نہیں سوچوں گا۔

وجدان چاقوؤں کی نوک اراک کے دل کے مقام پر رکھے اس پر

زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔

دھمکی دے رہے ہو مجھے وہ بھی میرے آدمیوں کے سامنے۔؟

زندگی شاید تمہیں عزیز نہیں ہے۔۔!!

اراک چاقوؤں کو اپنے دل سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اراک کی بات پر وجدان ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے اسے چیلنج

بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔

موت مبارک ہو۔۔!!!اراک کہتے ہی وجدان کو کراس کرتے ہوئے

کارخانہ کے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے

گارڈز کو وجدان کو مارنے کا اشارہ کرتا ہے اشارہ کرتے ہی

اپنی نظریں دروازے پر جمائے دروازے سے باہر کی طرف

بڑھاتا جاتا ہے اراک دروازے پر پہنچا ہی تھا دروازے کے

باہر سے 2 لوگ ازراہِ اور اڈونس دونوں بلیک کلر کی جینز شرٹ پہنے ہوئے

پر ہیلمنٹ ہاتھ میں

گلوز پیروں میں اسپورٹس شوز پہننے ہوئے دروازے سے اندر

ایک ہاتھ میں ہتھوڑی پکڑے تو دوسرا ہاتھ میں دونوں

طرف سے وار کرنے والا چاقوؤں پکڑے ہوئے دروازے سے داخل

ہوتے ہیں۔۔

اراک ان دونوں کو دیکھتے ہوئے حیرانگی سے اپنے قدم روک

لیتا ہے اور سر تا پیر ان دونوں کو دیکھنے لگتا ہے۔۔

hat the fuck is going on here???...

اراک غصے میں کہتا ہوا مڑ کر وجدان کی طرف دیکھتا ہے

وجدان کی جانب دیکھتے ہی اراک کی آنکھیں کھلی کی کھلی

رہ گئی تھیں۔۔

اراک کے گارڈز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے ان کی

گن کا رخ اپنی طرف دیکھتے ہوئے بھی وجدان انتہائی

پرسکون سے انداز میں کارخانہ کی دیورا کے ساتھ دو

پرانی سی کرسیوں میں سے وجدان ایک کرسی کھینچ کر

لاتا ہے۔۔

وجدان کو کرسی لاتا ہے دیکھ اور اس کرسی کو دروازے کے

اور لوگوں کی نظروں کے بالکل سامنے درمیان میں رکھے اس کرسی پر وجد

خود بیٹھنے کے بجائے سمیر کو بیٹھا دیتا ہے۔۔

u think I'm easy to handle??..

سمیر کو بازوؤں سے پکڑے کرسی پر بیٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ave to go I don't have time to talk with you!!..

اراک وجدان کی پشت کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے بے زار

میں کہتا ہے وہ غصے میں پاگل ہورہا تھا اپنی یونیورسٹی کے بارے میں سو

ہوئے۔

lso don't want to do that but didn't I tell you??..

وجدان کہتے ہوئے رخ اراک کی جانب کرتا ہے۔

n here to keeping my promise wait here until he did his

rk!!..

hen he complete his work then I'll start mine"!!..

اپنے ہاتھ میں چاقوؤں پکڑے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے

ہوئے اراک کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے۔

hat??..

اراک حیرانگی سے بولا

st shut up"..

وجدان اس کے حیران پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے ٹیڑھی سمائل کر

ہوئے کہتا ہے۔۔

You...

اراک کہتے کہتے رک جاتا اور مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ازارہ اور

اڈونس کی جانب دیکھتا ہے۔۔

ave to go at any cost'!...

اراک ان دونوں کو اپنے راستے میں کھڑا دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ll them all"...

اراک اپنے گارڈز اور وجدان کی جانب رخ

کیے حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی وہ اسی پل کارخانہ سے باہر نکل

ہے۔۔

اراک کے ایک حکم پر اس کے گارڈز اپنی گنوں سے وجدان کی

جانب رخ کیے فائرنگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

پر کوئی بھی گولی وجدان کو نہیں لگتی ہے وجدان کو اپنی ہر طرح سے حفاظت

کرنے

آتی ہے اس لیے وہ احتیاط بلٹ پروف جیکٹ پہن کر آیا تھا گارڈنز اس

سینے پر فائرنگ کر ہی رہے تھے کہ وہ اس سے پہلے ہی جس

کرسی پر سمیر بیٹھا تھا اسے کرسی سے اٹھائے

کرسی کو زور سے ہوا میں بلند کرتے ہوئے گارڈز کی جانب

پھینکتا ہے جس سے اس پل کچھ گارڈز اپنے قدموں

سے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی جانب ہوتے ہوئے ایک دوسرے میں

لگنے لگتی ہے۔۔

جتنی دیر وہ پاس سنبھالنے میں لگتے ہیں

وجدان ازارہ اڈونس کی جانب دیکھے سمیر کو بازوؤں سے پکڑے ان دونوں

طرف بڑھتا ہے۔۔

ابھی انہوں نے چند گولیاں چلائی ہی تھیں کہ وجدان سمیر

کا ہاتھ پکڑے اسے ازراہ اور اڈونس کے سپرد کرتا ہے

خون میں تر سمیر اسے صرف ایک مکہ لگ جائے تو وہ اس

کی موت کا باعث بن سکتا ہے گولی لگ جائے تو اس کا بچا کچا فون بھی نا ر

اس کے جسم میں

hink you're enough here!!...

وجدان ازارہ اڈونس کو دیکھتے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

course monster"!!...

دونوں ایک ساتھ وجدان کو جواب دیتے ہیں۔۔

ood.."Take care"..

lso need to take care of someone else'!!..

وجدان کارخانہ کے اندر کھڑا پر دور سے جاتی ہوئی اراک

کی گاڑی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وجدان کہتے ہی سرسری سی نظر اپنے پیچھے اراک کے

گارڈز کی جانب دیکھتا ہے جو وجدان کو مارنے کے لیے اس

کی طرف قدم بڑھا رہے تھے۔۔

وجدان سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر گولی

کا نشانہ وجدان کے سر پر تانے وہ بس چلانے ہی والا تھا کہ

وجدان کے چہرے کے قریب سے ہتھوڑی ہوا میں

گھومتی ہوئی آتی ہے اور سامنے آئے کا سر اس کے دھڑ سے

الگ کر چکی تھی۔۔

سر اور دھڑ الگ ہوتا دیکھ وہاں ہر شخص نے دیکھا ہے

گارڈز کے ڈر کے مارے قدم ہاتھ سب رک گئے تھے جبکہ دروازے

میں کھڑے" وجدان یمان این آمیرکن مونسٹر "

اپنے سامنے کے اس منظر کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔

at's my boy"...

وجدان اڈونس کی حرکت پر گہری سانس لیتے ہوئے اڈونس

کی اس حرکت پر خوش ہوتے ہوئے کہتا ہے وجدان کہتا ہے اور کہتے ہی سے اڈونس کے سر سے ہیلمنٹ اتارے سیریس فیس میں آئے کارخانہ نکلے بائیک پر سوار وجدان

اراک کی گاڑی کو ہوا کی اسپیڈ سے ڈھونڈتا ہوا یونیورسٹی کی جانب ہی سفر طے کرنا لگتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

فون پر اراک سے بات کرتے ہوئے گارڈ کے دماغ پر سب سے پہلی گولی باسیل خود چلاتا ہے ایک گولی گارڈ کو لگی پر سانسیں سب کی تھم گئیں تھیں کیونکہ ان سب کے سامنے صرف اور صرف باسیل اور ہیر کھڑی ہوئی تھی دونوں کے ہاتھوں

میں گئیں تھیں وہ دو تھے اور سامنے 19 لوگ

باقی کے سارے پولیس آفیسر، شیزا اور اس کی ٹیم بھی

وہی تھی لیکن نظروں سے اوجھل تھے۔۔

ایکٹنگ کرنا مجھے بے حد پسند ہے پر میں وقت اور حالات دیکھ کر اور سا

والے شخص کو دیکھ کر کرتی ہوں اتنی

بے سوری شکلوں کو دیکھ ایکٹنگ نہیں الٹی ہوتی ہے۔۔

باسیل کے قدم کے ساتھ قدم ملائے کھڑی ہیر اپنے سامنے

کھڑے گارڈز کے چہروں کے آتے جاتے ایکسپریشن

کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اور مجھے ایکٹنگ اور ایکٹنگ کرنے والے لوگوں سے نفرت سے پر پروف

کرنے کے لیے یہ لیے یہ ضروری ہے۔۔!!"

باسیل ہیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنی گن

کھڑکی سے بالکنی سے باہر پھینک دیتا ہے۔۔

باسیل کو گن پھینکتا دیکھ ہیر اپنی گن کی جانب

دیکھتی ہے۔

یہ میری فیوریٹ بن ہے۔!!" گن کا سہلاتے ہوئے روتلو سی

شکل بنائے کہتی ہے۔۔

کوئی بات نہیں ہیر آخری بار گن کا استعمال کرنا تھوڑی چھوڑ رہی ہے یہ م

تو ہر پل تیری زندگی کا حصہ ہیں۔۔

ہیر کہتے ہی اپنے سامنے کھڑے

گارڈز کو دیکھتے ہوئے اپنی گن بھی بالکنی سے باہر

پھینک دیتی ہے۔۔

e are not here to haram you

ease relax and let us do our work'!!،..

باسیل گہری سانس لیے جہاں کھڑا تھا وہاں سے قدم ہٹائے ہیر کی دوس

جانب کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیونکہ جہاں وہ کھڑا تھا وہاں کیمرہ تھا جو شیزا سیٹ کیے

ہوئے چھپ کر کھڑی تھی۔

سارے پولیس آفیسر سیڑھیوں پر نیچے اپنی اپنی پوزیشن

لیے کھڑے تھے صرف باسیل کے ایک اشارے کی دیر تھی سب

اسی وقت اوپر دوڑے چلے آتے

ork ??'...

ان سب گارڈز میں سے ایک ساتھ جو سب کے پیچھے سے بنا کسی ہتھیار

چلتا ہوا باسیل اور ہیر کی طرف آتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

یہ وہ گارڈز تھا جو اراک کی غیر موجودگی میں یہاں کی

خاص طور پر اس کے کمرے کی حفاظت کرتا تھا۔

ou are not allowed here no one is allowed here just get

e hell out before we kill you!!..

گارڈ وارننگ دیتے ہوئے اپنی نظر چاروں اطراف میں

گھوماتے ہوئے باقی لوگوں کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

e are officer's we are doing our work

ease coprate with you!!..

باسیل اس لہجے میں کہہ رہا تھا جو اس کو اس فیلڈ میں

سب سے زیادہ نا پسند تھا۔

کسی کے سامنے منت کرنا گڑگڑانا باسیل کا اسٹائل نہیں تھا

لیکِن وہ اس یونیورسٹی کو تباہ کرنے کا ارادہ

کر چکا جس کے لیے اب اسے کچھ بھی کرنا پڑے وہ کر گزرنا

چاہتا تھا۔۔

aid goo!!..

گارڈز اب کی چیخ کر کہتا ہے۔۔

ou fuckers!!!...

پر جواب اس کو اب باسیل نہیں اس کے ساتھ کھڑی ہیر

دیتی ہے۔۔

hy you're all being like that didn't he tell you

operate

e you all dumb???...

ہیر کہتے ہوئے گارڈ کی جناب اپنا ایک قدم بڑھاتی ہے۔

low him to do his work otherwise I'll allow myself to do

 rest of my work!!...

ہیر اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے سامنے کھڑے

ہٹے کٹے چوڑے کسرتی باڈی والے آدمی کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈالے دیکھتے ہوئے بنا ڈرے بنا ہچکچاتے ہوئے کہتی ہے۔

u the hell you are???..

گارڈ بھی ہیر کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے۔

e??..

اپنی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے حیرانگی سے

کہتی ہے پر حیرانگی کے تاثرات جلد ہی غصے میں تبدیل

ہو گئے تھے۔

ow many times should I need to tell my identity?‘..

اپنے دانت بھینچتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

غصے میں کہتی ہے۔۔

ہیر کی اور گارڈ کی باتوں پر اب باسیل کے بھی اپنے صبر کا پیمانہ لبریز ہو

تھا۔۔

n the daughter of "Italian devil Jahangir Alam"

ster of Sikandar Alam"and the wife of Wajdan Yaman

 American Monster"

ہیر سب کے نام تفصیل سے بیان کرتی ہے۔۔

is is my intro...ahh wait one more person I forget to tell

u..

کہتے ہی وہ گہری سانس بھری حیران کن نظروں سے گارڈ

دیکھتی ہے۔۔

hoo??...

گارڈ غصے میں پوچھتا ہے۔

e important person who make me!!..

ya Jahangir Alam " The best lady police officer of

ly'!...

w my bio is completed don't forget that'!!...

ہیر اپنی مکمل پہنچان دیے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گہری سانس لیتی ہے۔۔

e you done??..

گارڈ بے زار انداز میں پوچھتا ہے۔

ny?..

ہیر بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتی ہے۔

cause we are done!!!..

گارڈ کہتے ہی اپنے قدم اپنے آدمیوں کے پیچھے کرتا ہے اور انہیں فائرنگ کرنے کا اشارہ کرتا ہے۔

وہ فائرنگ اسٹارٹ کرتے اس سے پہلے ہی باسیل کے اشارہ پر

پولیس والے سارے اوپر آتے ہوئے اپنی گنوں کا ٹریگر چڑھائے

ایک قطار میں کھڑے ہوئے گارڈز کی پہلی گولی چلانے کا

انتظار کیے انہیں اپنی گولیوں سے بھننے کے منتظر تھے

جس کے منتظر تھے پولیس والے ہوا بھی وہی انہوں نے

ایک گولی چلائی اور پولیس والوں نے گولیوں کی برسات

کردی ان پر باہر کھڑے ہر گارڈز کے جسم میں

5 سے 6 گولیاں گئی ہونگی جو انہیں زمین بوس گئی تھی۔

اپنے سامنے موت کا ہوتا تماشا دیکھتے ہوئے باسیل اور

ہیر دونوں کمر پر ہاتھ رکھے عجیب عجیب شکلیں بنائے دیکھے جارہے تھے۔۔

گولیوں کی بوچھاڑ جیسے ہی رکتی ہے باسیل اراک کے

آفس کا رخ کرتا ہے جہاں وہ ایک گارڈ گیا تھا باسیل اس روم

کا دروازہ کھولے جیسے ہی اندر جاتا ہے ہوا میں چاقوؤں

اڑتا ہوا اس کے چہرے کی طرف آتا ہے

باسیل کو لگتا اس سے پہلے وہ وہ ہلکا سا مڑ کر اس چاقوؤں کو زمین پر گرا چک

ے ے

چاقوؤں زمین پر گرتا ہے اور باسیل تیش میں آتا ہے کمرے کے دروازے

بنا بند کیے اپنی کوٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کیے باسیل

گارڈ کی طرف بڑھتا ہے جو اپنے کوٹ سے ایک

اور چاقوؤں نکال رہا تھا۔

کوٹ سے چاقوؤں نکالنے کے لیے سرسری سی نظر وہ باسیل سے

ہٹاتا ہے اور اتنے ہی وقت میں ایک زور دار مکہ اس۔کے

پیٹ پر اس کے ہاتھ پر لگتا ہے۔۔

کوٹ کے اندر سے ہاتھ میں پکڑا چاقوؤں باسیل کے مکہ پر

گارڈ کی پسلیوں میں لگ گیا تھا اور کلائی

پر پڑے مکہ سے اس کی

کلائی کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔۔

آدمی ایک دم دو چوٹوں سے درد میں کراہتے ہوئے ایک زور دار

چیخ مارتا ہے۔۔

باسیل کا اس سے مزید لڑنے کا موڈ نہیں تھا

خون اترتی نظروں سے آدمیوں کو دیکھتے ہوئے اسے پیچھے

کالر سے پکڑے کھینچتے ہوئے گھسیٹتے ہوئے اسے کمرے

کی بڑی سی کھڑکی کے پاس لے جاتا ہے ایک ہاتھ سے کھڑکی کھولے گار

اسی پل دوسری منزل سے نیچے

پھینک دیتا ہے۔۔

گارڈ کو زمین پر گرتا دیکھ باسیل ایک گہری سانس لیتا ہے

اور اسی پل مڑ کر کھڑکی سے پشت ٹیکائے دو پل کے لیے

وہی کھڑا ہو کر اراک کے پورے روم کا

جائزہ لیتا ہے چھت سے آتی ہوئی بک شیلف میں لگی کتابیں

کرسی ٹیبل ہر چیز جگہ پر صاف ستھری پڑی ہوئی تھی۔

باسیل ان سب چیزوں پر نظریں جمائے اس جگہ کو تلاش

کرتا ہے جہاں اراک نے کاغذ چھپائے

ہونگے۔۔!!

باسیل کھڑکی سے پشت ہٹاتا ہی ہے کہ شیزا اور اس کی ٹیم

اندر روم میں آتی ہے اور آتے ہی باسیل کی حامی

پر وہ کمرے کی تلاشی ہر کوئی اپنے چاروں اطراف میں

ہر چیز ہر جگہ تلاش کرنے لگتے ہیں۔۔

اتنے میں پیچھے سے ہیر آفس میں داخل ہوتی ہے دونوں ہاتھ کمر پر باند

ہوئے و بھی کمرے کا معائنہ کرنے لگتی ہے

دیکھتے دیکھتے اس کی نظر ایک" لائٹ بورڈ پر جا ٹھہرتی

ہے پورے آفس میں ایک ہی بورڈ اور لائیٹس ان گنت تھی۔۔

ہیر بورڈ کو دیکھتے ہوئے اس کی جانب بڑھتی ہے اور اس

کے سامنے جا کھڑی ہوتی ہے۔

ہیر کو بورڈ کی طرف بڑھتا دیکھ باسیل تجسّس سے

اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔۔

یہ لائٹس کا بورڈ کھتا تو نہیں ہے سائز بھی چھوٹا ہے

اور۔۔۔

ہیر کہتے کہتے بورڈ کے سارے بٹن ایک ایک کر کے دبا دیتی ہے

ہیر نے بٹن دبایا تھا اور پیچھے سے شیزا کی ٹیم کی دوسری

لڑکی کی چیخ پورے روم میں گونجی تھی۔۔

چیخ کی آواز پر باسیل بھی اور ہیر بھی دونوں اس لڑکی

کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنی آنکھیں بڑی بڑی کیے کھولے

کھڑی ہوئی تھی۔۔

اراک کے ٹیبل کے بالکل سامنے ایک بہت بڑے اسکوائر کی شیپ میں

کھل رہی تھی۔۔

ہیر اور باسیل دونوں کمر پر ہاتھ رکھے اس کھلتی جگہ کو

دیکھنے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔۔

وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر حیرانگی تھی

باسل کوٹ کی جیب سے فون نکالے زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھے لائٹ

کیے جیسے ہی روشنی اندر مارتا ہے تو ایک روم دیکھائی دیتا ہے ایک روم

میں سارے پیپیرز

نظر آرہے تھے انہیں دیکھتے ہی باسل کے دل کو جیسے

سکون سا ملا ہے۔

پیپیرز اندر ہیں۔۔!!

باسل اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے شیزا

کی ٹیم کو اندر جانے کے اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسل کے اشارہ پر دو آدمی اپنے فون کی لائٹس آن کیے اندر ہیڈن روم

گھس جاتے ہیں۔

باسیل کھڑے ہوتے ہوئے ہیر کی طرف دیکھتے ہوئے بنا کچھ

بولے بس اپنی آئیبرو آچکاتا اسے دیکھتے ہوئے جوابا ہیر بھی

اپنی کندھے اچکاتے ہے۔۔

!!..

pers are original they have Scorpio stamp'!!..

اندر سے ایک آدمی آواز لگائے کہتا ہے۔

ke them all"!!..

باسیل حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

وجدان اراک کے پیچھے پیچھے تھا وہ اسے پکڑنے کے انداز میں

اس کے پیچھے نہیں بس اس کو دیری کروانے کے انداز میں تھا

اراک کی نظریں کبھی سڑک پر تو کبھی اپنے پیچھے بائیک پر

آتے وجدان پر ہوتی ہے جو اس کے غصہ کو مزید بڑھتا جارہا تھا۔۔

ou are dead basil!!!...

ou will dead tonight'!!...

اراک اسٹیرنگ پر اپنا زخمی ہاتھ مارتے ہوئے غصے میں

کہتا ہے اور یونیورسٹی جانے والی سڑک پڑ چڑھتا ہے۔۔

اراک کی گاڑی یونیورسٹی کی سڑک پر چڑھی تھی اور باسیل کے آدمیوں کی

کے ساتھ کام کرنے والے پولیس والے

شیزا کی ٹیم والے میمبرز کی گاڑی بھی اسی سڑک سے ہوتی

ہوئی اراک کی گاڑی کو کراسس کرتے ہوئے اس کی نظروں کے سامنے

سے اوجھل ہو چکی تھی۔۔"

اراک گاڑی کو بلکل یونیورسٹی کے دروازے کے باہر روکے اسی پل گاڑی

دروازہ کھولے بنا اسے دوبارہ بند اراک اپنی

یونیورسٹی کے اندر دوڑتے ہوئے جاتا ہے۔

اراک تیزی سے دوڑتے ہوئے ابھی یونیورسٹی کے اندر چند

قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ سامنے سے آتے درمیان میں باسیل

دائیں ہاتھ کی جانب شیزا اور بائیں ہاتھ کی جانب ہیر کو

دیکھتے ہوئے اراک کے قدم رکنے لگتے ہیں۔

فل اتنی تیزی سے دھڑک تھا کہ اسی خود حیرانگی تھی کہ

سانس ابھی تک کیسے آ رہی ہے۔

اراک کہ آنکھوں کے سامنے اس کی وہ یونیورسٹی تھی جس کو

بنانے میں اس نے دن رات ایک کی تھی ہر جائز ناجائز

کام کیے تھے اس یونیورسٹی کو بنانے کے لیے اراک یورگن

نام کی اس کی پہچان کی شروعات تھی یونیورسٹی

پر اس یونیورسٹی کے آگے کھڑے اپنے دشمن کو

دیکھ اسے سب ختم ہوتا نظر آرہا تھا۔۔

ایک ہی شخص کی وجہِ سے وہ دوبارہ زندگی میں ہار کا مزہ

چکھنے جارہا تھا ایک روحی سے محبت کی ہار دوسری

اس کے شوہر کے سے الجھنے کی وجہ سے ہار

ایک ہی دن میں ہار اس کا مقدر بن گئی تھی۔

بنتی بھی نا کیسے جو سامنے کھڑا وہ بظاہر ایک عام انسان

ایک عام اور قابل جج

لگتا ہے پر اس کی طاقت کا اندازہ صرف وہی لگا سکتا ہے

جو اس سے الجھنے کی اسے مات دینے کی کوشش کرتا ہے۔

باسیل کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی جبکہ

اراک کے چہرے پر ہار کا ڈر۔۔!!"

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا باسیل سکندر۔۔

اراک کہتے ہوئے غصے میں باسیل کی طرف بڑھتا ہے اراک کے

قدم باسیل کی طرف اٹھے ہی تھے کہ یونیورسٹی کے

دروازے سے فل اسپیڈ میں آتی ہوئی بائیک جو بلکل اراک

کے سامنے گھوما کر روکی گئی تھی

بائیک کے راستہ میں اچانک سے آتے اراک کے قدم لڑکھڑا گئے تھے

لیکِن وہ گرا نہیں تھا خود کو اسی پل وہ کمپوز کرلیتا ہے۔۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے اس آدمی کو مارنے کی

اپنے سر سے ہیلمنٹ اتارتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وجد

اراک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اراک ایک بار پھر خاموش ہو گیا تھا اب غصے کی جگہ

اس کی آنکھوں میں کولڈ لوک چھانے لگا تھا۔۔

مجھے مارنے سے بھی اب تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا

اراک یورگن " باسیل کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر

باندھے اراک کی طرف بڑھتا ہے۔

ہو گا۔۔ضرور ہو گا۔۔لہجہ اٹک تھا۔۔"

نہیں ہو گا میری جان اب تمہیں کچھ نصیب نہیں ہو گا

نا محبت نا شہرت سب ختم ہوچکی ہے تمہاری اور اسے ختم

کرنے والے تم خود ہو۔۔!!"

اراک کے سامنے کھڑے ہو کر چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ

سجائے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر اراک اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتا ہے ۔۔

ویسے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں بھی کتے کی موت نصیب

کروں گا پر اب تمہاری حالت دیکھ کر لگ رہا ہے۔

موت تو آگئی ہے تمہیں۔۔!!!"

لہجے میں تنز تھا تیر تھا جو سیدھا اراک کی روح پر وار

کررہے تھے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بائیک سے اترے ہاتھ میں ہیلمنٹ پکڑے ہوئے وجدان ہیر کے

چہرے کو پیچھے شیزا کے ساتھ کھڑا جیسے ہی دیکھتا ہے اس کے چہرے

مسکراہٹ بکھر جاتی ہے۔۔

ہیر کی نظریں بھی مسلسل وجدان پر ٹیکی ہوئی ہوتی ہے وہبھی اپنی ہنسی کو

کرتے ہوئے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے وجدان کی جانب دیکھتی ہے

جلد ہی اپنا سر جھکا لیتی ہے وجدان کو دیکھتے ہی ہیر کا چہرہ پھولوں کی طرح ک

جاتا ہے۔۔

وجدان ہیر کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے اپنے منہ میں زبان

گھوماتے ہوئے ہیر کے پاس جاتا ہے اور اس کے آگے یا ساتھ

نہیں ہیر کے پیچھے اس سے ایک قدم کی دوری پر

جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

"ہیلو ہیسبینڈ..!!"

اپنی گردن موڑے وجدان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"ہیلو وائفی"

وجدان بھی اسی انداز میں کہتا ہے۔۔

"مس کیا مجھے..؟؟"

ہیر دونوں ائیبرو اچکاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

"پوچھنے کی ضرورت ہے کیا تمہیں..؟؟'

وجدان کہتے ہی ہیر کے چہرے کے قریب آنے لگتا ہے پر اس کے سینے

ہاتھ رکھے ہیر اسے روک دیتی ہے۔

"ہے تو نہیں پر سن کر اچھا لگتا ہے "

ہیر اپنا نچلا لب دبائے ہوئے کہتی ہے۔

"بہت خراب ہوگئی ہو تم اندازہ ہے تمہیں..؟؟'

اپنے سینے پر رکھے ہوئے ہیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے شرارتی لہجے میں

ہے۔

"ابھی کہاں ابھی تو میں معصوم ہوں کیا ہی کیا ہے میں نے "

ہیر معصوم سی شکل بنا بلکل دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

"میرا بچہ ایسے معصوم لوگوں کا نام

بدنام نہیں کرتے ہیں خود کو معصوم کہہ کر"

وجدان اس سے زیادہ دیر خود کو ہیر سے دور نہیں رکھ پاتا ہے

ہیر کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار

سے کہتا ہے پر جلد ہی وہ اپنا گلا گھنگھارتے ہوئے ہیر کے

چہرے کو چھوڑ دیتا ہے۔

"میرے نام کے ساتھ ان کا نام جڑ رہا ہے

اس بات پر تو انہیں فخر ہونا چاہیے"

ہیر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک ادا کے ساتھ

کہتی ہے۔

"تم پاگل ہو تم سے باتوں میں کوئی نہیں

جیت سکتا ہے"

ہیر کے ایٹیوڈ کو دیکھتے ہوئے نا میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"سوائے آپ کے میری جان"

وجدان کو فلائنگ کس کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

اسی پل اپنا رخ موڑ لیتی ہے۔۔

"مجھے بھی تم کہاں جیتنے دیتی ہو

خود سے سامنے آتے ہی مجھے سب بھلا دیتی ہو"

وجدان ہیر کے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے وجدان کہتا

تو بلکل دھیمے لہجے میں ہے پر اس کی آواز پھر بھی ہیر

جے کانوں تک باآسانی پہنچ جاتی ہے جو اس کے چہرے پر

مسکراہٹ بکھیر جاتی ہے۔۔

ہیر وجدان اس ماحول میں بھی ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے جب

دونوں آس پاس ہوتے ہیں اُنہیں کسی کی

ضرورت ہوتی بھی نہیں ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

تم نے سارے پیپیرز لے لیے ہیں۔۔؟

اراک زمین کو گھورتے ہوئے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔؟؟

باسیل مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

باسیل کے سوال پر اراک سر اٹھا کر گہری سانس لیتے

ہوئے پہلے باسیل کو پھر اپنی یونیورسٹی کو دیکھتا ہے۔

تمہیں میری یونیورسٹی کی طرف نہیں جانا چاہیے تھا تم نے

مجھے برباد کرنا تھا تو ٹھیک تھا میری یونیورسٹی

کو برباد کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔

اراک حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

برباد۔۔؟ تم تو اب وہ ہو چکے ہو ہر طرف سے اب مناؤں

اپنی بربادی کا اپنی ہار کا سوگ

باسیل مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل تیش میں آجاتا ہے ارا

کو گھورتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے

اراک کے بلکل سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

دیکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

تمہیں وارننگ دی تھی تب ہی پیچھے ہٹ جاتے تو مجھے کچھ کرنے کی ضرور

نہیں پڑتی

پر نہیں تم ڈٹے رہے تمہیں محبت بھی کرنی تھی تو میری

بیوی سے۔۔؟؟

تمہیں لگتا ہے اس بات کو سننے کے بعد میں تمہیں

چھوڑ سکتا تھا۔۔؟؟

لہجہ میں تنز تھا سوال تھا جو باسیل کے سوال ھے ساتھ

ساتھ اسکی نظریں بھی کررہی تھیں۔۔

میں نے جان کر تمہاری بیوی سے محبت نہیں کی تھی

وہ ہوگئی تھی مجھے پر مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ دنیا محبت کرنے کی اتنی بڑی

دیتی ہے۔۔

اراک اپنی پوری کوشش کررہا تھا اس وقت میں اپنے آپ

کو مضبوط بنانے کے لیے پر اس کا دل اس کا

لہجہ اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

وہ اس وقت میں حد سے زیادہ ٹوٹا ہوا تھا جو اس کے دل

کو ٹکڑوں کو تقسیم کررہا تھا۔

یہاں اس وقت صرف اراک ہی نہیں تھا جس کے دل کی

کیفیت بھی ایسی ہی تھی۔۔

دور کھڑی شیزا اپنی نم آنکھوں سے اس بے رحم شخص

کو دیکھے جارہی تھی جس نے اس سے دل لگا کر

اس کا دل توڑ کر ایک بار بھی مڑ کر اس کی طرف نہیں دیکھا اب بھی

نظروں کے سامنے ہو کر بھی اس

کے سامنے نہیں تھی۔۔

ایک بار پھر وہ محبت میں اس تکلیف سے گزر رہی تھیں

جس سے وہ کچھ سالوں پہلے گزر رہی تھی۔۔

تمھیں محبت کرنے کی سزا نہیں ملی ہے غلط شخص سے

کرنے کی سزا دی جارہی ہے اراک۔۔"

میری بیوی کی طرف کسی کی نظر تک برداشت نہیں مجھے

تم اس سے محبت کے دعوے کررہے تھے وہ بھی میرے

سامنے ہی۔۔

باسیل اراک کی خون اترتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پیپیرز لوٹا دو مجھے میرے بزنس کو تباہ کرنے کا تصور

بھی مت کرنا۔۔

اراک سخت لہجے میں کہتا ہوا باسیل کے مزید

نزدیک جاتا ہے۔

اب ناممکن ہے اب تک تو کچرے کی زینت بن چکے ہونگے اب کچھ نہ

ہوسکتا ہے۔۔"

باسیل چہرے پر پھر سے فاتحانہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے

کہتا ہے۔

کچرے کی زینت۔۔؟؟ اراک اپنے زخمی ہاتھ کی مٹھی بھینچے باسیل کو مارنے

لئے مکہ اس کی منہ کی طرف بڑھاتا ہی ہے کہ مکہ باسیل کو لگتا اس سے

ہی

اس کا ہاتھ وجدان آکر وجدان پکڑے اسے روک دیتا ہے۔

میرے سامنے ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی کرنا اس پر

وجدان اراک کے ہاتھ کی مٹھی کو اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے غصے میں

ہے۔

مُجھے فلحال اس کی ضرورت ہے اور جس کی مجھے ضرورت ہے اسے جب

میں نا چاہو کسی کو اسے تکلیف دینے کا حق نہیں ہے۔!!"

وجدان کہتے ہی اراک کا ہاتھ زور سے جھٹک دیتا ہے۔۔

ایک مشورہ دوں میں تمہیں۔؟؟

باسیل اراک کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں چاہیے۔۔!!اراک اپنے الفاظوں پر زور دیتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

ہر میں دوں گا مفت کا ہے رکھ لو۔۔۔!!

اندر مت جانا پھٹ جاؤ گے ورنہ۔۔!!"

باسیل کہتے ہی ہنس پڑتا ہے اور یونیورسٹی سے باہر جانے کے

لیے قدم بڑھاتا ہے۔۔

اراک حیرانگی سے جاتے ہوئے باسیل کو دیکھ کر اس کی بات کا مطلب ہی

رہا ہوتا ہے کہ پیچھے سے ایک

بلاسٹ کی آواز آتی ہے جس پر صرف اراک پلٹتا ہے اور

کوئی بھی مڑ کر پیچھے دیکھنے کی زحمت تک نہیں کرتا ہے پیچھے مڑتے ہی ارا

کی نظر ہیر پر پڑتی ہے جو حیران کن نظروں

سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

ہیر ہلکی سی گردن موڑے اراک کو دیکھتی ہے اراک کو دیکھتے

ہی ہیر ہنستے ہوئے اپنی شرٹ میں لگا چشمہ اتارے آنکھوں پر لگاتے ہوئے

وجدان کی جانب قدم بڑھانے لگتی ہے۔۔

ہیر کے پاس آتے ہی ہیر اور وجدان دونوں بھی یونیورسٹی کے

دروازے سے باہر نکل جاتے ہیں۔۔

جلتی سلگتی آگ جو بڑھتی ہی جا رہی تھی بڑھتے بڑھتے

وہ پوری یونیورسٹی کو اپنی لپیٹ میں لیتی جارہی تھی۔۔

سب نا چکے تھے سوائے شیزا کے جو جلتی ہوئی یونیورسٹی

کی اکے سامنے اکیلی کھڑی آنکھوں میں نمی لیے

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اراک کی جانب دیکھے

جارہی تھی۔۔

یونیورسٹی کی آگ کی روشنی میں تنہا کھڑی شیزا اپنی

نم آنکھوں سے بنا پلک جھپکائیں مسلسل اراک کو دیکھے

جارہی تھی جو ایک دم ٹوٹا ہوا نظر آرہا تھا۔۔

یونیورسٹی سے نظر ہٹا کر افسوس سے بھری گہری سانس

لیتا ہے اور سانس لیتے ہوئے اس کی نظر

شیزا پر پڑتی ہے۔

شیزا کی نظریں اراک سے ٹکراتے ہی وہ فوراً سے اپنی نظریں

جھکا لیتی ہے۔۔

"محبت میں ذالالت کیسے کہتے ہیں

سمجھ آگئی ہے آپ کو..؟؟'

شیزا سر جھکائے پوچھتے ہوئے اراک کی جانب بڑھتی جاتی ہے۔

"ت..تم یہاں کیا کر رہی ہو..؟؟"

شیزا کو دیکھتے ہوئے غصے میں پوچھتا ہے۔

"میں تو یہاں کام کرنے آئی تھی آپ کی شکل دیکھنے نہیں"

شیزا اراک کا سخت لہجہ سنتے ہوئے تلخی س جواب دیتی ہے۔

"پر آپ کو یہاں ٹوٹا بکھرا دیکھ کر ناجانے کیوں

مجھے سکون نہیں مل رہا ہے"

لہجہ میں اب درد تھا جو آنکھوں سے باآسانی بیان

ہو رہا تھا شیزا کہتے ہوئے اراک کے سامنے ہر فاصلے پر کھڑی

ہو کر دھیرے سے کہتی ہے۔

"تم نے بدعا دی ہو گی مجھے دل توڑنے پر

مبارک ہو وہ لگ ہے"

اراک کا لہجہ ابھی بھی بے حد سخت تھا۔۔

"بدعا نہیں دی تھی میں نے اور میں کیوں اس

شخص کو بدعا دوں گی جس سے میں نے کبھی محبت کی تھی"

"میں نے بلکہ آپ کے حق میں دعا کی تھی اپنے اللہ سے

کہ آپ کو میرا دل توڑنے کی سزا نا ملے"

شیزا بلند آواز میں کہتی ہے پر لہجہ نرم ہی تھا۔۔

"ت..تم نے بدعا نہیں دی تھی مجھے..؟؟"

اراک حیرانگی سے کہتا ہے۔

ہرگز نہیں ایک بار کسی کو دی تھی اس سے زیادہ اس کا

اثر مجھ پر ہوا تھا میں خالی ہاتھ رہ گئی تھی

"اس لیے وہ سب دوبارہ نہیں دہرانا چاہتی تھی

آپ کا اسی پل معاف کردیا تھا میں نے پر شاید..!!"

شیزا کہتے کہتے رک جاتی ہے اور اپنا سر جھکانے لگتی ہے۔

آگ کی روشنی میں صرف چہرے کے ایک طرف ہی اس کی

روشنی آرہی ہوتی ہے --

"شاید کیا..؟؟؟"

"شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف نہیں کیا "

شیزا گہری سانس لیتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں

بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ آپ کی ایک غلطی کی سزا آپ کو کس کس انداز میں دے کر

جھکانا چاہتے ہیں اس بات کا علم ہو گیا ہو گا آپ کو

"آپ نے میری سچی محبت ٹھکرائی انہوں نے آپ کی

محبت کو بھی قبول نہیں کیا "

شیزا بول ہی رہی تھی کہ اراک شیزا کی بات کاٹے بول

پڑتا ہے۔۔

"ایسا نہیں ہے میری محبت قبول ہو گی

میں اسے قبول کراؤں گا"

اراک کا لہجہ اٹل تھا۔

"آپ ابھی بھی میرے سامنے اپنی محبت کی کامیابی کی

باتیں کررہے ہیں"

"شیزا کے درد بھرے ٹوٹے ہوئے لہجے پراس کی باتیں

سنتے ہوئے اراک اپنا سر جھکا لیتا ہے"

"چلیں دعا کروں گی میں آپ کے حق میں میری

دعائیں قبول تو نہیں ہوتی ہیں لیکن پھر بھی آپ کے لیے کروں گی"

شیزا اپنے دل پر پتھر رکھے کہتی ہے اور کہتے ہی

وہ بامشکل سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر جانے کے

نکل پڑتی ہے۔۔

شیزا کی بات سنتے ہوئے اراک اس کی طرف دیکھے اسے جاتا دیکھتا ہے جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتی ہے۔۔

ہیر اور وجدان دونوں یونیورسٹی سے نکلتے ہی باسیل سے ملے ہوٹل کے لیے جاتے ہیں۔۔

ہیر کی پریگنینسی کو ابھی 4 منتھ ہی ہوا تھا اور وجدان اس کا خیال 9 منتھ کی طرح رکھتا ہے۔۔

ہیر کی اور اڈونس کی بائیک وہی چھوڑیں وجدان باسیل کی گاڑی لیے ہوٹل کی لیے نکل پڑتا ہے۔۔

شیزا کے انتظار میں باسیل وہی کھڑا رہتا ہے اس

کی گاڑی کے پاس گاڑی سے ٹیک لگائے ہوئے باسیل اپنے

فون کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے جہاں اس وقت 100 سے زائد

روحی کی کالز لگی ہوتی ہے۔۔!!"

آج تو یہ باسیل واقع میں گیا آج روحی واقع میں میری

ہڈی پسلی ایک کرے گی اتنی ساری کالز جو مس کردی ہے

میں نے

باسیل فون کی اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ ہی رہا تھا کہ سامنے سے

اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنے

بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے باہر نکل رہی ہوتی ہے۔۔

یااللہ سب پر کرم کرنا اپنا۔۔!!"

باسیل شیزا کی حالت کو دیکھتے ہوئے گہری سانس

کہتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنا فون واپس کوٹ کی جیب

میں ڈالے شیزا کی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لیتا ہے۔۔

شیزا بھی خاموشی سے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بنا سیٹ بیلٹ لگائے سیٹ

پشت ٹیکائے اپنی آنکھیں بند

کرلیتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

یونیورسٹی میں دروازے کے سامنے کھڑا اور اندر کی یونیورسٹی کے سامنے دو

کے درمیان میں کھڑا اراک اپنی

اتنے سالوں کی محنت کو جل کر راکھ ہوتا دیکھ

نا بول پا رہا تھا نا سہی سے سانس لے پا رہا تھا۔۔

کسی نے سہی کہا تھا عشق کے بارے میں اراک کہتے ہوئے

آگ میں جلتی ہوئی یونیورسٹی سے نظریں ہٹائے

دروازے کی سمت بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"عشق سے سنبھل کر رہنا

عشق راستے میں چھوڑ دیتا ہے۔

بظاہر دیکھتی نہیں ڈرار کوئی

عشق اندر سے توڑ دیتا ہے۔۔"

پر میں کہتا ہوں۔"

برباد ہونا ہے یا بہادر ہونا ہے جو کرنا کرلو

عشق راستے میں چھوٹے نا اس قدر مضبوطی سے اسے تھام لو

بظاہر ہوتی ہے مشکلیں ہزار عشق میں

عشق اگر اندر سے توڑ دیتا ہے تو جینے کا حونصلہ بھی

دیتا ہے

محبت مشق ہے ہو جائے تو عشق ہے

مل جائے تو مست ہے نا ملے تو رقص ہے "

وہ رقص جو میں اب تمہیں کرواؤں گا باسیل سکندر"

اراک یونیورسٹی سے نکلتے ہوئے کہتا ہے اراک کے یونیورسٹی

کے دروازے میں باہر جانے کے لیے قدم رکھتا ہی ہے کہ پیچھے سے ایک

بلاسٹ ہوتا ہے جو بلڈنگ کو ٹکڑوں میں

تقسیم کیے زمین پر گر رہے ہوتے ہیں۔۔!!"

ٹکڑوں کی آواز جیسے جیسے زمین پر گرتی ہے اراک کے غصے

کو مزید بڑھاتی جارہی تھی پر اراک مڑ کر پیچھے نہیں دیکھتا ہے بنا مڑے ار

اپنے قدموں کو آگے کی طرف

بڑھتا جاتا ہے اور اپنی گاڑی میں سوار وہ اپنے مینشن کا

راستہ طے کرتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

کمرے میں صوفے پر بیٹھے ہوئے گود میں گدی رکھے ہوئے دوپٹہ بھی

صوفے کے دوسرے کونے پر پھینکا ہوا حور ٹی وی دیکھتی حور مسلسل

نظریں دیریک کے انتظار میں دروازے

کی طرف اٹھا رہی تھیں پر و آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

دیریک کو حال میں تامیر کے ساتھ بیٹھے ہوئے

تقریباً 3 سے زائد گھنٹے ہوگئے تھے وہ دونوں حال میں بیٹھے ہوئے لیپ ٹ

ٹیبل پر رکھے اس کے اطراف میں

فائل رکھے ہوئے دونوں چہرے پر سنجیدگی سجائے ہوئے

سیریس ہو کر کام میں مصروف ہوئے پڑے تھے۔۔

دیریک کا انتظار کرتے کرتے حور کے صبر ختم ہوچکا تھا

ٹی وی بنا بند کیے صوفے سے دوپٹہ اٹھائے پیروں میں نارمل

سیلیپرز پہنتے ہوئے حور کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

اپنے کندھوں پر دوپٹہ سیٹ کیے اسے دونوں ہاتھوں سے

پکڑے ہوئے حال میں تامیر اور دیریک کو بیٹھا دیکھ

حور ایک گہری سانس لیتے ہوئے حال میں صوفوں کی جانب

بڑھتی ہے۔۔

"سنیں..!"

آخری سیڑھی سے اترتے ہوئے حور بلند آواز میں کہتی ہے

اپنی آواز بلند محسوس کرتی حور اسی پل اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دیتی ہے۔

"سنائیں..!!"

دیریک بنا حور کی طرف دیکھے ہاتھ میں پکڑی فائل کی

جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

حور کہتے ہوئے دیریک کی طرف بڑھتی ہے۔

"بولو میں سن رہا ہوں"

دیریک کی توجہ ابھی بھی کاغذات پر تھی۔

"ایسے نہیں ضروری بات ہے اکیلے میں کرنی ہے"

حور تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتی اور کہتے کہتے اس کا

لہجہ مزید دھیما ہو جاتا ہے۔

(ایسا نا ہو سب کے سامنے انکار کر کے میری بعزاتی

ہو جائے)

حور اپنا گلا گھنگھارتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی بات سنتے ہی فوراً سے تامیر حال سے نکل کر

مینشن کے باہر کھلی ہوا کے نیچے آکھڑا ہوتا ہے۔۔

"اکیلے میں باتیں نہیں کرتے ہیں وائفی وہاں لفظوں

کی گنجائش نہیں ہوتی ہے"

دیریک فائل ٹیبل پر رکھے ہوئے صوبے سے پشت ٹیکائے حور

کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ کو میں شکل سے ٹھرکی لگتی ہوں کیا

جو میری کسی بھی بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں"

حور دونوں ہاتھ کمر پر رکھے غصہ میں کہتی ہے۔۔

"تم شکل سے ٹھرکی تو نہیں پر کچھ اور

ضرور لگتی ہو مجھے "

"سنا چاہو گی یا کہنے والا ہوں میں..؟؟'

دیریک کہتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائے صوفے سے

اٹھ کھڑا ہو کر حور کی طرف بڑھتا ہے۔

"نہیں رہنے دیں گندی باتیں ہی کریں گے آپ اور اس

کے علاوہ آتا ہی کیا ہے آپ کو'

حور کمر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہتی ہے۔

"آتا تو مجھے بہت کچھ ہے وائفی تم چاہو تو

میں تو وہ بھی کر سکتا ہوں"

دیریک حور کے بالکل قریب آکر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے

ہوئے کہتا ہے کہ حور اس کا ہاتھ پیچھے کرتی ایک

قدم دیریک سے دور ہوتی بول پڑتی ہے۔

"بس کر جائیں اب آپ میں ایک بات کرنے آئی تھی

اور آپ نے اس کے علاوہ ہزاروں باتیں کروالی ہیں مجھ سے"

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

"گندی بچی مجھے دیکھ کر اب تم اپنی باتیں بھی بھولنے

لگ گئی ہو..!"

دیریک حور کے پیچھے ہٹائے قدم پر اپنے قدم رکھتے

ہوئے شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

"دھیان رکھنا کبھی مجھے دیکھ کر سانس

لینا نا بھول جانا"

حور کی کمر کے گرد اپنی دونوں بازوؤں کا حصار باندھے

حور کو اپنی کمر سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

"ابھی اتنے بڑے دن نہیں آئیں مجھ پر

آپ کو دیکھ کر میں سانس لینا ہی بھول جاؤں"

دیریک کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہ دن تو آ گئے ہیں وائفی بس تم ماننے سے انکاری ہو ورنہ نیت تو

خراب ہو چکی ہے تمہاری مجھ پر"

حور کے چہرے پر اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے محبت

چور لہجے میں پر شرارتی انداز

میں کہتا ہے۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں۔۔؟؟

حور سر اٹھا کر دیریک کے چہرے کی جانب نظر اٹھانے ہی

لگتی ہے پر اس کے کندھوں سے پھسلا اس کا دوپٹہ اس

کی نظریں واپس جھکا دیتا ہے۔۔

"م...میں نے کون سی بے شرمی کی ہے بھلا

کیوں معصوم پر الزام لگا رہی ہو..؟'

حور کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑتے

اوپر کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"الزام نہیں لگا رہی ہوں۔۔حور دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی

اور بولتے بولتے ایک دم خاموش ہو کر حیران کن نظروں سے دیریک

چہرے کو باغور دیکھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

اور ایک سیکنڈ یہ معصوم کون ہے..؟؟"

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے اپنے ماتھے پر بل ڈالنے کی

ناکام کوشش کرتے ہوئے گندا سا منہ بنا کر پوچھتی ہے۔

"میں ہوں.. یہ 6 فٹ کا معصوم سا ہینڈسم

سا آدمی نظر نہیں آرہا ہے تمہیں"

سر سے پیر تک اپنے طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"توبہ استغفرُللہ..

اتنا سارا جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں آپ"

ایک ڈھیلے ہاتھ سے تھپڑ دیریک کے سینے پر مارتے ہوئے کہتی ہے پر

لگتے ہی دیریک کے چہرے کی سارے

تاثرات بدل جاتے ہیں حور مارتی دھیرے سے ہے لیکن لگتا

وہ زور سے ہے۔۔

"م..میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں چویا"

ڈیریک ایک ہاتھ سے روم کی کمر کے گرد حصار باندھے

ہوئے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے سینے کو مسلتے ہوئے کہتا ہے۔

"چھوڑیں مجھے... چھوڑیں ابھی اور اسی

وقت مجھے دماغ خراب کردیتے ہیں اتنی سی دیر میں ہی '

حور اپنی کمر پر ڈیریک کی گرفت ڈھیلی مضبوط کرتے

ہوئے اس سے دور ہونے کی کوششیں کرتے ہوئے غصے

میں کہتی ہے پر ڈیریک اسے چھوڑتا نہیں ہے دوسرے ہاتھ

سے بھی حور کی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود

میں واپس قید کرلیتا ہے۔۔

"میں تو دل خراب کرنے کے چکروں میں ہوں

م..میرا مطلب ہے کہ دل بدلنے میں"

حور کو غصے میں دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دباتے ہوئے

شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

"بدل گیا ہے میرا دل واقع میں بدل گیا ہے

اور پتا ہے میرا دل اس وقت کیا کرنے کو کررہا ہے"

حور اپنے دوپٹے کو مٹھی میں جکڑے اپنے آپ پر کنٹرول

کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے وہ کہہ ہی رہی تھی

کہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے دیریک بول پڑتا ہے۔

"رومینس کرنے کو کررہا ہوگا مجھے پتا ہے میں

ہوں ہی اتنا ہینڈسم کسی کی بھی نیت خراب ہو سکتی ہے مجھ پر "

دیریک کہتے ہی اپنے کالے گھنے سلکی سے بالوں میں

ہاتھ پھیرے دو پل کے لیے اپنی آنکھیں بند کرتا ہے۔

جتنی دیر دیریک کی آنکھیں بند رہتی ہے اتنے میں حور کے چہرے

پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے پر دیریک کی آنکھوں کو کھلتا

دیکھ حور جلدی سے واپس غصیلے فیس میں

آجاتی ہے۔۔

اچھا بس بہت ہوگئی ہے آپ کی ناٹنکی میں آپ سے

کچھ کہنے آئی تھی وہ تو سنا نہیں آپ نے "

سر اٹھا کر سنجیدگی سے کہتی ہے۔

ایسا بھی کیا کہنا ہے جو انتظار ہی نہیں ہو رہا ہے تم سے

لڑکی صبر نہیں کرتی تم۔۔!!

دیریک کہتے ہی خود ہی ہنس پڑتا ہے اپنی بات پر

پہلے دھیرے سے پھر اس کا قہقہہ اپنی ہی بات پر ہوا میں

بلند آواز میں لگتا ہے۔۔

دیریک کا قہقہہ جیسے ہی بلند آواز میں لگتا ہے اس کی گونج

پورے مینشن میں گونجتی ہے مینشن کے باہر کھڑا

ایک ہاتھ میں موبائل پکڑے اس پر نظریں جمائے ہوئے تامیر

جو بے حد سنجیدگی سے کام کر رہا تھا

دیریک کی ہنسی کی گونج پر تامیر کی توجہ بھی اس کی

جانب کھینچتی ہے جو تامیر کے سنجیدہ

چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتا ہے۔۔

دیریک کی ہنسی پر حور کے دل میں پیٹ میں خوشی کی

لہریں پیدا ہونے لگتی ہے پر وہ اپنی ہنسی اپنی

خوشی ضبط کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔

دیکھا کس طرح کی آپ باتیں کرتے ہیں بولتے ہیں اور خود

ہی ہنس پڑتے ہیں ۔۔

حور دیریک کو ابھی بھی ہنستا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اففف۔۔۔ تمہاری وجہِ سے میں ہنستا ہوں

ڈیریک حور کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پیالے نما انداز میں پکڑے حور

ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے اور پتا نہیں کیوں میں اتنا بولتا بھی ہ

جبکہ میں بے حد

سیریس رہنے والا نا زیادہ بولنے والا شخص ہوں "

حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے اور

کہتے ہی اس کے دونوں گالوں پر ایک ایک کرکے اپنے

لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

حور کی باہوں میں کھڑی اس کے محبت سے چور لمس پر

حور واقع میں اپنی آج مکمل طور پر سانسیں لینا

بھول رہی تھی اور اس بات سے اسے کوئی فرق پڑ بھی نہیں رہا تھا

سانسیں روکے بڑی بڑی آنکھیں کیے

مسلسل دیریک کے ہنستے ہوئے چہرے کی جانب دیکھتی ہے

دیریک کی ہنسی ایسی ہی تھی جو ایک بار اسے دیکھ

لے نا وہ سانس لے پاتا ہے نا وہ اپنی جگہ سے ہل پاتا ہے

بس اس پل میں روکے وہ اس شخص میں کھو جاتا ہے۔

دیریک حور دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے اس کی آنکھوں

میں دیکھے جا رہے تھے ان دونوں کی توجہ دیریک کے

فون پر بجتی ہوئی بیل اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

بیل بجتے ہی دیریک فوراً سے فون کی جانب دیکھتا ہے

ڈیریک نے منہ پھیرا تھا اور حور نے سر جھکا کر سانس لیا تھا۔

سانس لیتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ کب سے اپنی

سانسیں روکے کھڑی تھی۔

فون کے بجتے ہی ڈیریک حور کو چھوڑے اپنے ٹیبل پر پڑے

فون کی طرف بڑھتا ہے ٹیبل سے فون اٹھایا ہی تھا کہ

آسکرین پر نمبر دیکھ ڈیریک کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔

کال پک کرنے کے بجائے کال اسی پل کاٹ دیتا ہے اور واپس

ٹیبل پر رکھنے لگتا ہے کہ دوبارہ کال آجاتی ہے

اب کی بار دیریک خون اترتی نظروں سے فون کی جانب دیکھتا ہے فون پر ک

کے بعد ایک میسج آیا تھا جیسے دیکھتے ہی دیریک کے چہرے کے سار

تاثرات بدل گئے تھے۔

کچھ پل جھکے ہوئے اسی پوزیشن میں کھڑے دور سے دیریک فون کو دیکھتا

ہے

آپ کال اٹھا لیں نا شاید کوئی ضروری کام ہو کسی کو

آپ سے

حور دیریک کو فون نا اٹھاتے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی بات پر دیریک کی توجہ اس کی نظریں فون سے ہٹ کر حور کی طر

اٹھتی ہے۔۔

اس وقت ان کے کام نہیں تمہاری بات ضروری ہے بولو

کیا بولنا چاہتی تھی۔۔!!

دیریک فون سائیلنٹ پر کرتا اپنی شرٹ کا ایک اور تیسرا

بٹن کھولے حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیریک کی شرٹ کے تیسرے بٹن کے کھلتے ہی حور کی نظر

دیریک کے گورے چٹے کسرتی سینے پر پڑتی ہے

سینے پر نظریں پڑتے ہیں حور فوراً سے اپنا گلا گھنگھارتے ہوئے اپنی نظر

دیریک سے ہٹاتی ہے۔

اب بولو۔۔!!"

حور کے سامنے سے گزرتا ہوا کیچن کی طرف بڑھتا ہے جہاں

اس وقت کوئی سرونٹ نہیں تھا رات کے 10 بجتے ہی

سب کو کام سے چھٹی دے دی جاتی تھی۔۔

اس وقت پورے مینشن میں دیریک حور اور باہر گارڈز

کے ساتھ کھڑا تامیر تھا بس اس کے علاؤہ اور

کوئی بھی نہیں۔۔!!

تامیر بھی کام کی وجہ سے اس وقت مینشن میں تھا ورنہ

وہ بھی اپنے فلیٹ میں ہی ہوتا ہے۔۔

حور کنٹرول کنٹرول کر لڑکی عزت کا جنازہ نکالوانا ہے کیا

خود سے۔۔!!

اپنا سر جھکائے اپنا چہرہ بالوں میں چھپاتے ہوئے حور

خود سے کہتی ہے۔

ڈارلنگ گندی باتیں کرنے والی ہو کیا جو اتنا سوچ رہی ہو

کیچن میں فریج کے پاس کھڑا اپنے لیے فریج سے

تیز ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ن۔۔نہیں تو میں کیوں گندی باتیں کروں گی وہ نام۔۔میں

آپ کے لیے ایک آفر لائی تھی۔۔"

حور کیچن کے باہر کھڑے ہو کر دیریک کو دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

کیسی آفر۔۔؟؟ دیریک پانی کی بوتل لیے کیچن سے باہر

نکلتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

میں نے آپ کے پیسے لوٹانے کا حل سوچا ہے۔۔!!

حور مسکراتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کانفڈنس کے ساتھ

کہتی ہے۔

کیسا حل۔۔؟؟ دیریک ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے ہوئے

تجسس سے پوچھتا ہے۔

میں نے سنا ہے آپ کو کھانے کو بہت شوق ہے

تو میں سوچ رہی ہوں آپ کی شیف بن جاتی ہوں میں بہت

مزہ کا کھانا بناتی ہوں

اراک بھائی نے بھی میری تعریف کی تھی۔۔

حور دیریک سے کہتے کہتے اس کے قریب اس کے چند

قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو کر پر جوش لہجے میں

اپنے ہاتھوں کی تالی بجاتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تو وہی اراک کے نام پر

دیریک کا خون کھول اٹھا

مجھے کھانے کا شوق نہیں ہے حسبِ ضرورت کے لیے

کھاتا ہوں بس۔۔!!

دیریک کرسی پر بیٹھے گلاس میں اپنے پانی ڈالتے ہوئے

گلاس کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے نظریں گلاس پر تھی پر پانی سے بھرا گلاس

بھی اس کی نظروں سے اوجھل تھا جیسا

پانی بہہ کر نیچے ٹیبل پر گر رہا تھا حور حیران کن

نظروں سے ڈیریک کو تو کبھی پانی ٹیبل سے ہوتا زمین پر

گرتا دیکھتی ہے۔۔

یہ کیا کررہے ہیں پانی سارا پھیل گیا ہے۔!!

ڈیریک کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لیے پکڑے اسے ٹیبل

پر رکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہتی ہے۔۔

حور نے بوتل ٹیبل پر مکمل رکھی بھی نہیں تھی کہ ڈیریک اسے

کلائی سے پکڑے اوپن کیچن کی باہر والی دیوار سے پن

کردیتا ہے حور کی کلائی اسی کی کمر سے لگائے اس پر

گرفت بڑھاتا ہوا سخت نظروں سے حور کو دیکھتا رہتا ہے۔

ڈیریک کے اچانک سے کھینچنے پر حور کا دوپٹہ اس کے کندھے

سے گر کر زمین پر گرے پانی پر جا گرتا ہے جو دھیرے دھیرے اس

سارے دوپٹہ کو گیلا کرتا جارہا تھا۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل کو بھی واپس حویلی پہنچے رات کے 3 بج گئے تھے شیزا کو گھر چھوڑ

اسی کی گاڑی میں وہ واپس حویلی آتا ہے گاڑی حویلی کے دروازے کے آ

پارک کیے ایک سرسری سی نظر وہاں موجود گارڈز پر ڈالتا ہے جو تھکے ہوئے

تھے لیکن پھر بھی اپنا کام باخوبی بنا کسی شیکایت کے انجام دے رہے تھے۔۔

باسیل نے پہلے سے زیادہ گارڈز رکھوا لیے تھے جب کچھ گارڈز تھک جائیں

ان کی وجہ دوسرے لے لیں۔۔!!"

باسیل گارڈز سے نظریں ہٹا کر گاڑی کا دروازہ بند کیے حویلی میں داخل ہوتا

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا رات کے اس پہر یہ ہی منظر ہوتا

حویلی کا

لیکِن کہیں کہیں کچھ روشنیاں ہوتا تھیں جو حویلی میں اندھیرے میں بھی او

کر رکھتی تھی لیکن آج کا منظر

تو کچھ عجیب ہی تھا۔۔

اتنا اندھیرا کیا ہوا ہے پورے گھر میں بندہ گھر میں آیا ہے

یا قبر میں ہے پتا نہیں چل رہا ہے۔۔

باسیل اپنے کوٹ کی جیب سے اپنا موبائل نکال کر لائٹ

آن کرتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل سیڑھیوں پر چڑھنے سے پہلے لائٹ آن کرتا ہے اور

موبائل اٹھائے سیڑھیوں پر روشنی کرتا ہے

باسیل کے موبائل کی روشنی جیسے ہی سیڑھیوں پر پڑتی

ہے سفید سوٹ میں سر پر پٹی باندھی ہوئی دونوں ہاتھ

سینے پر باندھے ہوئے روحی لال سرخ ہوتی نظروں سے

باسیل کی طرف غصے میں دیکھتی ہے۔۔

سیڑھیوں پر کسی کو کھڑا محسوس کرتے باسیل اس کے پیروں سے لے

روشنی اس کے چہرے تک

لے کر جاتا ہے نظریں جیسے ہی روحی ہے چہرے پر پڑتی ہے

باسیل کو اس وقت روحی کسی روح سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

روحی کے چہرے کی جناب دیکھتے ہوئے باسیل فوراً سے مڑ کر

ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھے دوسرا ہاتھ اپنے سر اپنی

آنکھوں پر رکھے آنکھیں بند کیے اپنے تیزی سے بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں

کو کنٹرول کرنے لگتا ہے۔۔

وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھتے ہوئے خود اسے جھٹلانے کی

کوششیں کرتا ہوا مڑنے لگتا ہے پر وہ جھٹلا بھی نہیں پارہا تھا کہ

وہ ڈر گیا تھا۔۔

باسیل اپنے دل کو اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرتے ہوئے مڑ کر

جیسے ہی روحی کی طرف دیکھتا ہے و سیڑھیوں سے

اتر کر اس کے پیچھے آکھڑی ہوتی ہے۔

روحی کو اپنے سامنے اسی انداز میں کھڑا دیکھ کر باسیل

اپنی سانسیں روک لیتا ہے۔۔

"کہاں تھے آپ..؟؟"

روحی غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے اور

پوچھتے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔

جو اس سے ڈرتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھتا جارہا تھا۔

"یہی تمہارے دل میں دماغ میں اس کے علاوہ

میں اور کہاں جا سکتا ہوں"

باسیل اپنے لب بھینچتے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے

پر سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

"جہنم میں"

روحی اپنے دونوں ہاتھ نیچے چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"اور مجھے لگا بھی تھا کہ آپ وہی کے لیے نکل

گئے ہیں تب ہی تو گھر واپسی کا راستہ نظر نہیں آرہا تھا آپ کو"

باسیل کے پیچھے ہٹتے قدموں کو دیکھتے ہوئے اس

کے قریب بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کا ایک ایک قدم باسیل کے دل کی دھڑکنیں بڑھا رہا تھا

جو یقیناً ڈر کی وجہ س بڑھ رہی تھی۔

"آئی میری گڑیا مس کررہی تھی تم مجھے.؟؟"

باسیل رک کر ایک گہری سانس لیے ہوئے مسکراتے ہوئے روحی

کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کے موبائل کی روشنی ہی تھی اس وقت جو ان دونوں

کے ایک دوسرے کا چہرہ ظاہر کررہی تھی۔۔

"مجھے بھوک لگ رہی تھی آپ کے انتظار میں

صبح سے رات ہوگئی ہے اور میں ابھی بھی بھوکی ہوں "

باسیل کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اسے پیچھے کی

طرف دھکا دیتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کے دھکا دینے پر باسیل اس سے ایک قدم پیچھے ہوجاتا ہے۔

"تو کھانا کھا لینا چاہیے تھا نا یا پھر کہیں

کچھ اور کھانے کا تو ارادہ نہیں کر بیٹھی تھی..؟؟"

"جس کے چکر میں صبح سے بھوکی ہوں"

باسیل اپنے آپ کو کمپوز کرتا پرسکون کرتے ہوئے شرارتی

انداز میں کہتا ہے۔۔

"بلکل صحیح اندازہ لگایا آپ نے میرا دل

کچھ اور کھانے پینے کو کررہا ہے"

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے غصے سے ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے ک

ہے۔

"اور وہ کیا ہے..؟؟"

باسیل کا دل پھر تیزی سے دھڑکنے شروع ہوگیا تھا۔۔

"آپ کا گوشت اور آپ کو خون پینے کا

دل کر رہا ہے میرا"

روحی باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سیریس فیس

میں کہتی ہے۔

"صبح سے انتظار کر کر کے غصے میں حالت میری

ہوگئی ہے اور جناب کو لیٹ آکر بھی رومینس سوجھ رہا ہے"

روحی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ باسیل کو بھی آج بدر کی

طرح پیٹ ڈالے

"اچھا نا ایسے غصہ نہیں کرتے ہیں

اب میں آگیا ہوں نا آجاؤ مل کر کھانا کھاتے ہیں"

باسیل روحی کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتا

اس کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"اب تو آپ بھاڑ میں جائیں بے شک جہنم میں جائیں اور وہی

جا کر جہنم کے دروگا کے ساتھ کھانا کھا لینا"

روحی باسیل کے سینے پر ہاتھ رکھے تلخی اور غصہ میں

کہتی ہوئی واپس سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

"میں جنتی ہوں جہنم میں جا کر کیا کروں گا..؟؟"

روحی کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے

اس کے لیے آگے ہاتھ بڑھا کر روشنی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جنتی..؟؟ منہ دیکھا ہے اپنا جنتی والا صاف صاف والا جہنمی انسان

کا لک دے رہے ہیں"

روحی درمیانی سیڑھیوں پر کھڑی ہو کر مڑ باسیل

کو دیکھتے ہوئے ہاتھ سے اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے

ہوئے کہتی ہے۔

"قبر میں پیر لٹک رہے ہیں لیکن پھر بھی سکون سے

نہیں رہنا اور نا رہنے دینا ہے"

"اب سن نا لینا میرے منہ سے کچھ"

روحی غصے میں پیر سیڑھی پر پٹکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی وہ دوبارہ سیڑھیوں پر چڑھنے لگتی ہے

"اتنا سب تو سنا دیا ہے اب کچھ رہ گیا ہے...؟'

روحی کو دوسرے فلور پر کھڑا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں رہ گیا ہے..!!!

روحی مڑ کر مسکراتے ہوئے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیاا..؟؟"

باسیل روحی کی اچانک سے مسکراہٹ چہرے پر دیکھ حیرانگی سے دیکھتے ہو

کہتا ہے۔

"آپ کو کمرے سے باہر نکالنا

روحی مسکراتے ہوئے کمرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

بولتی ہے اور کہتے ہی چہرے سے ساری ہنسی غائب کیے

باسیل کو پھر غصے سے بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے۔

خبر دار جو میرے

کمرے میں قدم رکھا حشر نشر کردوں گی میں آپ کا"

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں باسیل کی نظروں کے سامنے

کیے گلا دبانے والے اشارے سے کہتی ہے۔

باسیل کے موبائل کی روشنی میں وہ واقع ہی اس وقت خوفناک منظر پیش

رہی تھی جیسے کسی ڈراؤنی مووی سے

نکلی ہوئی چڑیل ہو۔۔۔!!.

"یار یہ ظلم نا کروں دیکھوں باہر بارش ہورہی ہے

ٹھنڈ ہورہی ہے میں کہاں جاؤں گا..؟؟"

باسیل معصومانہ انداز میں کہتا ہوا سیڑھیوں پر چڑھتا ہے۔

"بولا نا جہنم میں سکون سے گزاریے گا اپنی سرد

راتیں وہاں یہاں ٹھنڈ ہے نا وہ پرفیکٹ جگہ ہے آپ کے لیے "

روحی جے جیسے سامنے دوسرے فلور کی پہلی سیڑھی پر کھڑا ہوتا ہے روحی ا

لب بھینچتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی کمرے کی طرف اپنا رخ موڑتی ہے۔

سرسری سی نظر روحی دوبارہ مڑ کر باسیل کو دیکھتی ہے جو

کمرے کے دروازے کو دیکھ رہا ہوتا ہے باسیل دروازے کی طرف قدم بڑ

اس سے پہلے ہی روحی کمرے میں بھاگ کر

جاتی ہے اور دروازے کو اندر سے لاک کر دیتی ہے۔

میں نے بی کہا نا میں جنتی ہوں جہنم میں میرا کیا کام۔۔؟؟

باسیل جب تک ہوش سنبھالتا روحی اپنا کام کر چکی تھی۔

لونگی ڈانس کرلینا کمپنی لینے کے لیے اس بندر کو

بھی لے جائیں اپنے ساتھ دونوں بھائی وہاں جا کر اپنی اپنی

مرضی کا ڈانس کرنا اور دروگا کو انجوائے کروانا

شاید رحم کرلیں کچھ وہ آپ پر۔۔!!

روحی بلند آواز میں کہتی ہوئی اپنے لیے الماری سے ٹراؤزر

شرٹ نکالے واش روم کی طرف بڑھتی ہے۔

بیوی تو کر نہیں رہی دروگا کرے گا میرے چاچے کا بیٹا لگتا

ہے وہ۔۔!!!"

باسیل غصے میں دروازے کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ظالم عورت نا کھانا دیا نا کمرہ اب میں کہاں جاؤں۔۔؟؟

باسیل تھکاوٹ سے پہلے ہی چور ہوا پڑا تھا اب کمرے سے۔بے دخل ہوتے

اس کا دماغ سن ہو رہا تھا۔۔

سچ مچ کی چڑیل ہو تم روحی تمہیں اللہ پوچھیں گے اپنے

شوہر پر ظلم کرتی کو سزا ملے گی پکا ملے گی۔۔۔!!!

♡_____♡.....♡_____♡

اب ہم کدھر جائیں۔۔۔؟؟

باسیل مڑ کر اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اپنی پوری

حویلی میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

اووو۔۔۔۔میری ایک اولاد بھی تو ہے اس کے پاس بھی تو

کمرہ ہے۔۔!!"

باسیل نظریں گھماتے ہوئے عالیان ہے کمرے پر نظریں جمائے

کہتا ہے۔۔

حد ہے بیٹے کے پاس بھی کمرہ ہے پر باپ کے پاس نہیں۔۔!!!

باسیل کہتے ہوئے اپنا کوٹ اتارتے عالیان کے کمرے کی طرف

بڑھتا ہے جہاں وہ آج بیڈ پر سکون سے سویا ہوا تھا

روحی اسے اسی کے کمرے میں آج سلادیتی ہے جھولے کی عادت

ختم کروانے کے لیے۔۔!!'

عالیان کے کمرے کا دروازہ کھولے باسیل پہلے تھوڑا جھانک

کر دیکھتا ہے اندر کا ماحول عالیان کو سکون سے

سوتا دیکھ کر باسیل گہری سانس لیے دبے دبے قدم اٹھائے

کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔

کمرے میں ہلکی سی روشنی جل رہی تھی روشنی کو

دیکھتے ہوئے باسیل اپنے فون کی لائٹ بند کیے ٹیبل پر رکھے اپنا کوٹ عال

کے جھولے پر پھینک دیتا ہے اور اپنے

جوتے اتارے واش روم میں منہ ہاتھ دھونے چلے جاتا ہے۔

منہ ہاتھ دھوئے اور ساتھ ساتھ پیر بھی دھو کر

وہ تھوڑا بہت پرسکون محسوس کرتا کمرے میں

واپس آتا یے تو پانی پینے کے لیے پورے کمرے میں نظریں دوڑاتا ہے پر

اسے کہیں بھی نہیں ملتا ہے۔۔!!

پانی کی بوتل پینے باسیل کمرے سے باہر نکلتا ہے اور سیدھا

کیچن میں جاتا ہے پانی کی بوتل لیے باسیل کچھ پل کے

لیے باہر گارڈن میں جا کر کھلی فضا کے نیچے رات کے

اس پہر گھاس پر لیٹ جاتا ہے اور گہری سانس لیتے ہوئے آسمان

کی طرف دیکھتا ہے جو بادلوں میں گھیرا ہوا تھا

بجلی جو کچھ دیر پہلے سے تھم گئی تھیں پر اب پھر سے

بجلی کڑکنا زور و شور پر تھی

باسیل آسمان میں بجلیوں کی چمک اور اس کی آواز سنتے ہوئے

اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔

باسیل کو زمین پر لیٹا دیکھ کر کچھ گارڈ فخریہ انداز میں

اور کچھ حیران کن نظروں سے باسیل کو دیکھ

رہے ہوتے ہیں۔۔!!"

روحی کے بھی صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا بھوک

نے برا حال کر رکھا تھا اس کا اوپر سے اراک اور

باسیل نے اس کا زخمی دماغ اور مزید خراب کیا ہوا تھا۔

روحی بھی ٹراوزر شرٹ پہنے ہوئے اپنے پیروؤں کو

سیلیپرز پہننے ہوئے کمرے سے باہر نکلتی ہے تو سرسری سی

نظر اٹھاکر وہ اپنے سامنے سامنے دیکھتی ہے اور واپس نظریں جھکا لیتی ہے

پہلے تو غور نہیں کرتی ہے پر جیسے ہی سر اور نظریں

جھکاتی ہی سامنے کسی کا بھاگتا ہوا سایہ دیکھ روحی کے

ہاتھ پیر برف کی طرف جمع وہی اسی جگہ پر جمع ہوگئے تھے۔

روحی اپنی شرٹ کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے سر اٹھا کر

اپنے اطراف میں دیکھنے لگتی ہے وہ جیسے ہی مڑ کر

پیچھے کی جانب نظریں اٹھانے لگتی ہے مووی روم سے جہاں پروجیکٹر لگا ہو

اس کمرے سے نکل کر بدر

ہاتھ میں پیزا کا ڈبہ پکڑے جس میں 4 پیس تھے

روحی کو دینے کے لیے اس کے پاس ہی آرہا تھا کہ پیزا روحی کو دیتا اس

پہلے ہی روحی کا ایک زور دار مکہ

بدر کے منہ پر اس کے ناک پر جا لگتا ہے جس سے وہ بنا کچھ کیے بنا

بولے سر کے بل سیدھا زمین پر جا گرتا ہے

ہاتھ میں پکڑا پیزا کا ڈبہ بھی بدر کے ساتھ ساتھ زمین پر

گرتا ہے پر ڈبہ کھلتا نہیں ہے

پر بدر کا ناک ضرور کھل جاتا ہے جس سے خون اسی

پل بہنا شروع ہو جاتا ہے۔۔"

کتے، کمینے تجھے آدھی رات کو میں ہی ملی تھی ڈارنے

کے لیے

روحی بدر کو اچانک پیچھے آدھی رات کو دیکھ کر غصے میں زمین پر کھلی آنکھ

سے گرے ہوئے بدر کو دیکھتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہو

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

بدر کے 14 طبق چودہ کیا 28 طبق روشن ہو چکے تھے۔

سب گھوم رہا ہے۔۔!!'بدر چھت کی طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ سے گول گ

گھومنے والا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

گھومے گا ہی آخر کار بوکسر روحی کا مکہ لگا ہے

کسی عام انسان کا تھوڑی۔۔!!

روحی اپنے کندھے پر بکھرے ہوئے بالوں کو جھٹکے سے ادا

سے اڑاتے ہوئے کہتی ہے کہتے ہوئے بدر سے نظریں ہٹائے

وہ دوبارہ اسی جگہ سامنے کے بند روم کی

طرف دیکھتی ہے جہاں اب سے ہی نہیں پتا نہیں کتنے وقت سے کوئی نہیں

جتنے کمرے اب استعمال میں ہیں پہلے تو اتنے بھی نہیں ہوا کرتے تھے۔۔

جو بند تھے وہ صفائی کروانے کے بعد دوبارہ بند کر دیئے

گئے تھے۔

روحی ان کمروں کی جانب بنا ڈرے دیکھتی ہے اور دیکھتے ہی اپنی نظریں ہٹا
ہے لیکن پھر دوبارہ سے اسی جگہ دیکھتی ہے جہاں پہلے اسے کسی کا سایہ محسو
ہوا اس جگہ پر دیکھتے ہوئے وہ کمروں کی طرف دوبارہ نظر اٹھاتی ہی ہے
ان میں سے ایک کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلتا دیکھ کر فوراً سے اپنے دل
ہاتھ رکھے اپنی آنکھیں میچتے ہوئے اسی پل زمین پر بیٹھتی ہے پر
بدر کے پیٹ پر گڈھنا رکھتے ہوئے گڈھنے کے وزن سے
بدر زور سے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولتا ہی ہے کہ روحی اس
کا کھلا منہ دیکھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتی ہے۔

نا وہ اس کی چیخ نکلنے کے دے نا اس کو سکون لینے

چڑیل۔۔۔!!'روحی سامنے والے کمروں پر نظریں جمائے ہوئے

کہتی ہے بدر کو اشارہ کرتے ہوئے بولی ساتھ ہی ساتھ بدر کے پیٹ پر اور

ڈالتی ہے۔

بدر کی تو انتڑیاں ہی باہر آنے والی ہوگئی تھی۔

بدر ہمت کرکے اپنے منہ سے روحی کاہاتھ ہٹا کر اٹھنے کی

کوشش کرتا ہے اور وہ ہاتھوں کے بل اٹھ کر زمین پر بیٹھتا ہے کہ روحی

اپنے سے دور

ہلکا سا دھکا دیتا ہے جس سے روحی دیورا سے جا لگتی ہے اس

کا سر دیوار سے لگتا ہے پر زیادہ زور سے نہیں پر جتنی زور

سے لگتا ہے اس میں روحی کے سر سے ہلکا ہلکا سا

خون کے نشانات اس کی پٹی پر لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔جو سارا دن ڈریسنگ

بدلنے کی وجہ سے بھی بن رہے تھے۔

چڑیل کی بچی تو تو ہے وہ بھی پرانے درخت پر الٹی لٹکی ہوئی چڑیل

بدر چیختے ہوئے کہتا ہی ہے اسے چپ کروانے کا روحی کو

کوئی طریقہ نہیں ملتا ہے بدر کے بالوں کو مٹھی

میں پکڑے روحی زور سے اس کا سر کھینچتے ہوئے اسے

اپنی طرف اپنے ساتھ دیورا کے ساتھ لگاتی ہے۔

گٹر سے نکلے کیڑے کبھی اس گٹر کا ڈھکن بند

بھی کرلیا کر۔۔!!

بدر کے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی

بدر کے بالوں کو چھوڑتے ہوئے اس کی بازوؤں میں اپنے ناخن گاڑھتے ہو

اپنے دانت بھینچتے ہوئے اسے آنکھوں سے ہی خاموش ہونے کا اشارہ ک

ہے۔۔

چڑیل چھوڑ مجھے۔۔!!!"

بدر درد میں کراہتے ہوئے کہتا ہے۔

تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی۔۔!!

روحی دوسرے ہاتھ کے ناخن بھی بدر کی بازوؤں میں گاڑھتے ہوئے کہتی ہ

چھوڑ دے چڑیل پتا چل گیا مجھے تو سچ مچ کی چڑیل ہے

چھوڑ ڈائین۔۔!!!

بدر اپنی بازوؤں روحی کے ہاتھوں سے کھینچنے کی

کوشش کرتا ہے پر وہ اس پر گرفت اتنی مضبوط کیے بیٹھی تھی کہ بازو

چھوڑوانے پر بدر کو ہی زیادہ درد ہورہا تھا۔۔

آہ ہ۔۔۔۔۔بدر کی درد بھری چیخ نکلتی ہی ہے کہ روحی اس

کے منہ پر تھپڑ مارے اس کی چیخ اس کے منہ میں ہی

دفن کر چکی تھی۔۔!!"

چیخ مت وہ سچ مچ کی چڑیل ہماری طرف آ جائے گی۔

روحی سامنے کمرے کے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے

جو پہلے کھلا تھا اب وہ بند ہوچکا تھا۔۔

کمرے کے دروازہ اب بند دیکھ روحی ڈر کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہورہی

۔۔

کون سی چڑیل۔۔؟؟ بدر روحی کا ہاتھ منہ سے اور اپنی

بازوؤں سے ہٹاتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

وہی جو سامنے کمرے میں ہے وہ دروازہ پہلے کھلا تھا اب وہ بند ہو گیا ہے۔۔

روحی ڈرے ہوئے لہجے میں کمرے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہتی ہے اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگ گئے تھے۔

پاگل ہوگئی ہے کیا وہ کمرہ بند ہے لاک ہے وہاں کوئی نہیں ہے۔

بدر اپنی بازوؤں مسلتے ہوئے اس کے ناخن کے نشانات کو دیکھتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں میں نے ابھی کسی کا سایہ دیکھا تھا

جس سے ڈر کر ہی تو میں نے تجھے وہ سمجھ

کر مار دیا تھا۔!!

روحی سر اٹھا کر بدر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ڈرے

ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔

بہت ہی بکواسس جھوٹ بول رہی ہے قسم سے پہلے کبھی کوئی وجہ یا بہانہ

ہے تجھے مجھے مارنے کے لیے جو اب بہانہ

کر رہی ہے۔۔

بول دے بھائی کا غصہ نکالا ہے بات ختم کر معافی مانگ کر

بدر اپنی بازوؤں کو مسلتے ہوئے رک کر اپنے دونوں ہاتھ کمر

پر رکھے زمین پر دیوار سے لگی روحی کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

سوری بولے گی تجھے اس جنم میں صرف میری جوتی

اور رہی بات تیرے بھائی کی اس کا غصہ تو اس پر ہی نکلے گا باسیل سکندر

میں خود اپنے انداز میں بدلہ لوں گی

سمجھتے کیا ہیں وہ روحی کو روحی لندن میں کسی آگئی ہے سب نے مجھے نا شک

سمجھ لیا ہے اب دیکھاتی

ہوں میں سب کو روحی اصل میں ہے کیا

خاص طور پر تیرے بھائی کو۔۔اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے اپنے دا

پیستے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

بڈھے ہوگئے ہیں لیکن حرکتیں چیک کرو جوانوں کی طرح آدھی رات کو

کے 3 بجے گھر آرہے ہیں

میں ان کی نوکر ہو جو رات کے تین بجے تک ان کا انتظار کرتی پھیروں۔۔

روحی زمین پر بیٹھی ہوئی اپنے سر پر بدر کو کھڑا دیکھ

اس کی ٹانگ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اپنی بات جیسے ہی

مکمل کرتی ہے بدر کی ٹانگ کو پنڈلی سے زور سے

اپنے ہاتھوں میں بھینچے وہ اپنے غصے کو نکالنے لگتی ہے۔

تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی۔۔۔!!!

روحی بدر کی ٹانگ پر ایک مکہ مارتے ہوئے کہتی ہے اپنے دونوں ہاتھوں

اپنے بالوں کو دونوں طرف گردن سے ہٹاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے

بدر تو جیسے پتھر کا ہو گیا تھا اس پر کچھ اثر نہیں کر رہا تھا۔

بھلائی کا اور نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا میں تیرے لیے

پیزا لایا اپنا آدھا بچا کر پر اب تو بھوکی رہے

چڑیل کہیں کی۔۔!!!

بدر جھک کر اپنی ٹانگ کو جھاڑتے ہوئے زمین سے پیزا کا ڈبہ اٹھاتے ہو

کہتا ہے۔

بدر ر۔۔رک جام۔۔۔میں سچی میں کہہ رہی ہوں اس حویلی

میں چڑیل ہے یا جن ہے پر کوئی تو ہے۔۔۔!!

روحی بدر کو جاتا دیکھ کر اس کی پینٹ پکڑے اس کی پینٹ کھینچتے ہوئے ڈر

ہوئے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں میں جانتا ہوں یہاں چڑیل ہے اور وہ تو ہے میری پینٹ

چھوڑ اتر جائے گی یہ۔۔!!

بدر اپنے دونوں ہاتھوں سے پیزے کے ڈبے سمیت پینٹ پکڑتے ہوئے

ہے۔۔

چھوڑ میری پینٹ چڑیل۔۔۔!!!بدر کھینچتے کھینچتے

روحی کے ہاتھوں سے اپنی پینٹ آزاد کروالیتا ہے۔۔"

اصل میں کوئی چڑیل وغیرہ میں نہیں ہے پاگل حقیقت میں

جو چڑیلیں ہوتی ہیں وہ بس تمہاری جیسی ہوتی ہے

اور میری بیوی جیسی بھی

بدر اپنے پینٹ ٹھیک کرتے ہوئے اپنی بیوی کے نام پر

آواز دھیمی کرکے کہتا ہے۔۔

روحی کی مسلسل نظریں اسی کمرے کے دروازے پر ہوتی ہیں جو کبھی کھل

تھا تو کبھی بند ہو رہا تھا۔۔

شکل دیکھ اپنی۔۔!!آدھی رات کو شیشے میں کیوں دیکھا تم

نے خود حالت چیک کرو اپنی۔۔۔!!"

بدر روحی کی نظریں اس کے چہرے پر ڈر دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔تمہارا کچھ نہیں ہوسکتا ہے اپنے آپ کو دیکھنے کے

بعد بھی کوئی اتنا ڈر سکتا ہے واہ واہ کیا بات ہے۔۔

بدر کہتے ہوئے اپنے کمرے جانے کے لیے قدم اٹھاتا

ہی کے کہ اس کی نظر اسی کمرے کے دروازے پر پڑتی ہے

جو بند تھا پر بدر کے پلٹتے ہی وہ تھوڑا سا کھل جاتا

دروازہ کھلتا ہی ہے کہ تو بدر کو کسی کا سایہ نظر آتا ہے جو اس کے پیر کو

اپنی جگہ پر ساکت کر جاتا ہے پر سر آسمان گرا جاتا ہے۔۔

روحی اور بدر دونوں کی نظریں اس کمرے پر جمی ہوئی

تھی جہاں گھپ اندھیرا تھا کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

بجلی کڑکتی ہے تو کمرے میں روشنی ہوتی ہے تو وہاں چلتا ہوا سایہ نظر آتا

۔۔

امی۔۔۔!!!'روحی بھی وہی سایہ دیکھتے ہی اب رونے والی ہوگئی تھی۔۔

امی سچی کی چڑیل۔۔۔!!'

بدر بھی رونے والی آواز میں کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف

دوڑتے ہوئے جانے لگتا ہے کہ روحی بدر کی شرٹ ہاتھ میں پکڑے اسے

سے اپنی طرف کھینچتی ہے۔۔

دونوں ڈر کے مارے کانپنے ہانپنے لگ جاتے ہیں دونوں ریلنگ کے پائپ پکڑ

ہوئے اس کمرے پر نظریں جمائے ہوئے زمین پر

دبک کر بیٹھے ہوئے تھے۔۔

کدھر بھاگ رہا ہے تو گاؤں کا سردار ہے جا کر دیکھ اندر کون

ہے۔۔ہمارے بچے ہیں ان کی حفاظت کے لیے جا چیک

کر کے آ۔۔!!"

روحی بدر کو کمرے کی طرف دھکا دیتے ہوئے کمرے کی

طرف جانے کا کہتی ہے۔۔

م۔۔میں پ۔۔۔پا۔۔پاگل ہ۔ہوں ک۔۔کیااا۔۔۔؟؟

ت۔۔۔تو۔جا۔۔تیری د۔۔دوست۔۔ہ۔۔ہے۔۔و۔۔وہ۔۔۔!!"

بدر اپنی شرٹ روحی کے ہاتھ سے چھوڑواتے ہوئے کہتا ہے۔

تیری دوست ہے۔۔؟؟ بدر کے الفاظ دہراتی ہے۔۔

م۔۔میں کیا چڑیلوں کی یونیورسٹی سے ہوں جو یہ میری دوستیں ہیں۔۔

روحی بدر کی بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں تو چڑیل بننے میں پی ایچ ڈی نہیں کررہی ہے تو۔۔۔"

بدر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

بکواس نہیں کر بندر ورنہ تجھے اس کا ناشتہ بنوانے میں دیر نہیں کروں گی۔۔

روحی غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے دھمکانہ لہجے میں کہتی ہے۔

مجھے تو لگتا ہے یہ ان لڑکیوں میں سے ہے جیسے تو نے دھوکا دیا تھا کچھ س

پہلے عشق معشوقی کرکے "

روحی بدر کی بازوؤں کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھتے

اس کے بلکل ساتھ لگ کر دروازے کی طرف

اشارے کرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی کی بات غور سے سنتے ہوئے بدر کے ہاتھ سے پیزا

کا ڈبہ گرتا ہے جو گرتے ہی ایک زور دار آواز

سنائی دیتی ہے اس آواز کو سنتے ہوئے دونوں اپنی سانسیں

خشک ہوتا محسوس کرتے ہوئے دروازے کی جانب دیکھتے ہیں جہاں درواز

تو کھلا تھا پر کوئی سایہ نہیں تھا۔

دیکھا کوئی نہیں ہے وہاں تو تو۔۔۔

بدر کہہ ہی رہا تھا کہ اچانک سے دروازہ اور کھلتا ہے اور

کسی لڑکی کا صحیح سے سایہ نظر آتا ہے۔

روحی بدر سائے کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیے

سانس روکے زمین پر بیٹھ جاتے ہیں۔۔

دونوں کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنے لگ گئی تھیں اتنی تیزی سے

دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنیں سن

پا رہے تھے۔۔

ک۔۔کیا ایسا ہو سکتا ہے۔۔؟؟

بدر ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھتا ہے۔

ہاں نا مرنے والی بات ہی ہے یہ کہ کسی کو تجھ سے محبت

ہوئی ہے۔۔

اگر میں ان لڑکیوں میں سے ہوتی نا جنہیں تجھ سے کبھی

محبت تھی تو میں بھی یہ کام کب کا کر چکی ہوتی چڑیل

بنکر تیری زندگی ہی سب سے پہلے برباد کرتی ہے

اور ہر وقت یہ گانا گاتی رہتی میں۔۔

"تم ہی نے میری زندگی خراب کی ہے

تم ہی نے میری زندگی برباد کی ہے۔

روحی بدر کے ڈر کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس سٹیویشن میں بھی اپنی ہنسی کو

کرتے ہوئے گانا گاتی ہے اور گاتے

ہی اپنا گلہ کھنگارتی ہے۔

بدر روحی کے گانے کو پہلے غور سے سنتا ہے جب بات اس کی سمجھ میں

ہے روحی کی بازوؤں میں قید

اپنی بازوؤں زور سے چھوڑواتے ہوئے فورا سے اٹھ کھڑا

ہوتا ہے۔۔

ہوگیا۔۔؟؟ کرلی بکواس۔۔؟؟ بدر ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر تنزیہ لہجے میں کہتا

۔

یہ گانا تو مجھے گانا چاہیے ہر وقت یہ سب تو میرے ساتھ ہو رہا ہے۔می

زندگی تو تم نے اور میری بیوی نے خراب کی ہوئی ہے وہ لفظوں سے مارتی

اور تم حاتوں سے چڑیل تو ہو تم اصل زندگی کی۔۔

بدر دونوں ہاتھ کمر پر رکھے روحی کو زمین پر بیٹھا دیکھ

گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

ایسا نہیں ہے بد۔۔۔ر۔۔۔۔روحی زمین سے اٹھتے ہوئے کہہ ہی رہی ہوتی

کہ بدر کے پیچھے کچھ فاصلے پر رات کے اس پہر اندھیرے میں وہی سایہ ک

دیکھ روحی کی تو سانسیں بند ہوگئی ہے۔۔

پ۔۔ی۔۔پیچھے دیکھ۔۔۔!!روحی بدر کو دھیمی سی آواز

میں کہتی ہے۔

میں بدر سکندر ہوں میں آگے کی طرف دیکھنے والا شخص ہوں پیچھے دیکھنا

کام نہیں۔۔!!

بدر ٹیڑھی سمائل کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پیچھے تو دیکھو۔۔!!روحی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنا رُخ

سیڑھیوں کی طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا ہے پیچھے۔۔؟؟ بدر پوچھتے ہوئے جیسے پلٹتا ہے

سایہ کو دیکھتے ہوئے وہ بھی اپنے نزدیک بدر کی ایک

زور دار چیخ نکلتی ہے جیسے نکلتا دیکھ روحی بھی اتنی ہی زور سے چیختے ہو

سیڑھیوں سے نیچے اتر کر

بھاگنے لگتی ہے۔۔

دونوں کی چیخ کی آواز اتنی بلند تھی کہ حویلی کے اندر کیا باہر تک باآسانی

رہی تھی۔۔

روحی بدر کی چیخ سنتے ہوئے باہر گارڈن میں سکون

سے لیٹا باسیل جلدی سے اٹھ کر اندر حویلی کے اندر دوڑتے

ہوئے جاتا ہے۔

باسیل کے پیچھے پیچھے گارڈز بھی گنوں کے ساتھ حویلی میں دوڑتے ہوئے دا

ہوتے ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

آ۔۔آپ کو کیا ہ۔۔ہو گیا ہے۔۔؟؟؟

دیوار سے لگتے ہی حور اپنی انکھیں اٹھا کر دیریک کو

دیکھنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ ایک پل کے لیے سر اٹھا کر دیکھنے لگتی ہے

وہ نہیں دیکھ

ہاتی یے حور جلدی سے ہی اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔۔"

ڈیریک حور کی باتیں ضرور سن رہا تھا پر اس کے ذہن میں

وہ میسج اور اس میں لکھے ہوئے الفاظ گردشِ کر رہے ہوتے ہیں۔ نظریں حور

چہرے پر اس کی جھکی ہوئی پلکوں پر ٹھہری ہوئی تھی پر دماغ میں ناجانے

سا طوفان

اٹھنے لگا تھا۔۔۔

"آ۔۔آپ کو کیا ہ۔۔ہوا ہے۔۔؟"

حور ہمت کرتے ہوئے سر اٹھا کر ڈیریک سے پوچھتی ہے۔

"تمہیں منا کیا تھا نا کسی کا نام لینے سے جھوٹ بولنے سے "

ڈیریک مزید حور کے قریب قریب قدم بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔دیورا سے تو وہ پہلے ہی جگہ ہوئی تھی اب مزید وہ اس میں گھسنے

کوششیں کررہی ہوتی ہے۔

"م۔۔میں نے کون سا جھوٹ بولا ہے آپ سے..؟؟"

دیریک کو مذید اپنے قریب آتا دیکھ کر حور جلدی سے

اس کی قید سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے

اس کی قید سے نکلتے ہوئے اپنا زمین پر پڑا دوپٹہ اٹھانے کے لیے بڑھتی ہی

کہ دیریک حور کو جاتا دیکھ حور کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اُسے واپس دیوار

پن کردیتا ہے۔

دیریک کے دونوں ہاتھ حور کی کمر پر ہاتھ ہیں جن پر اس

کی مضبوط گرفت ہوتی ہے۔۔

"تمھیں نہیں پتا تم نے کون سا جھوٹ بولا ہے مجھ سے..؟"

دیریک حور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سخت لہجے میں

پوچھتا ہے۔

"آپ اس طرح کیوں بات کررہے ہیں مجھ سے میں نے کیا کیا ہے..؟؟'

حور اپنی کمر سے اس کی گرفت ڈھیلی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

"جو تم نے کیا ہے اس کی سزا دینے کا شدت سے دل

کررہا ہے پر کمبخت یہ دل ہی بیچ میں آرہا ہے"

دیریک کی آنکھوں میں غصہ تھا جو اس کے لہجے میں بھی

جھلک رہا تھا۔

"جو کہنا ہے صاف صاف کہیں الجھا کیوں رہے ہیں آپ باتوں میں"

حور ایک بار پھر دیریک کو خود سے دور کرتی اس سے

دور پیچھے کی طرف ڈائننگ ٹیبل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

"میں صاف صاف کہنے سے ڈرتا نہیں ہوں "

دیریک اپنی پینٹ کی جیب میں ایک ہاتھ ڈالتے ہوئے حور کی

طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اس کے بڑھتے قدموں کو دیکھتے ہوئے حور

کی جانب اپنے قدموں کو اٹھانے لگتی ہے۔

"میں کہہ تو دوں گا پر شاید تم برداشت نا کرپاؤ "

نظریں حور کے ڈرتے ہوئے چہرے پر تھی۔۔

"مجھے اس دُنیا میں جس چیز سے بے حد نفرت ہے وہ جھوٹ ہے "

لہجہ میں مزید غصہ اور تلخی تھی۔

"اور تم میری زندگی میں شامل ہی جھوٹ بول کر ہوئی ہو "

دیریک کہتے ہی اٹل انداز میں حور کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

"اور اس کی سزا تم جانتی ہو کتنی بے رحم ہو سکتی ہے"

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتے ہوئے مزید اسے خوف دلاتے

ہوئے کہتا ہے۔

"ک..کیسی سزا..؟؟"

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں

پوچھتی ہے۔

حور کے قدم بھی رک گئے تھے وہ کچھ قدم ہی دیریک سے

دور تھی بس اِتنا کہ ڈیریک ایک لمبا ڈگ بھرتا اور

حور اس کی باہوں میں ہوتی۔۔

"ایسی سزا میری جان جس میں تم پوری رات

سسکتی رہ جاؤ گی پر تمہاری آواز سننے والا کوئی نہیں ہو گا"

ڈیریک کی بات سنتے ہی حور اپنا سر جھکا لیتی ہے پر جلد ہی گہری سانس کے

خود کو کمپوز کیے وہ سیڑھیوں

کی طرف بڑھنے کے لیے ٹیبل کی دوسری طرف سے

نکلتی ہے کہ ڈیریک اسے نا روک پائے پر حور کا ٹیبل کراس

کرنا ہی تھا کہ ڈیریک حور کی کلائی پکڑے اسے روکتے ہوئے پھر اس

سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

بات مکمل کر کے جاؤ۔۔!!لہجہ میں حکم تھا۔

میں پہلے ہی کر چکی تھی بتا چکی تھی سب کچھ آپ کو

کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے میں نے آپ سے "

اپنی کلائی آزاد کرواتے ہوئے کہتی ہے۔

جھوٹ نہیں بولا ایک سیکنڈ ابھی بتاتا ہوں۔۔!!

حور کو دوبارہ کلائی سے پکڑے صوفے پر اس جگہ کے جاتا

جہاں فائلز اور لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا جس پر وہ

سنجیدگی سے کام کر رہے تھے۔۔

پڑھنا تو آتا ہے تو پڑھو بیٹھ کر اس کو اور اپنے جھوٹ

کے مناظر بھی دیکھو۔۔!!"

حور کو بازوؤں سے پکڑے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے حور

کو صوفے پر بیٹھاتا ہے اور خود اپنی شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہو

پہلے مینشن کے دروازے پر جاتا ہے

جہاں تامیر ابھی تک کھڑا ہوا تھا۔۔

دیریک کے قدموں کی آواز پر تامیر دیورا سے پشت ہٹائے

دروازے کی طرف دیکھتا ہے جہاں ڈی جے ابھی پہنچا ہی تھا۔

گھر جاؤ تامیر باقی کا کام کل کریں گے۔۔!!"

دیریک تامیر کو اٹل لہجے میں کہتا ہے جس کی پیروی کرتے

ہوئے تامیر فون کوٹ کی جیب میں ڈالے اپنی گاڑی میں سوار مینشن سے

چلا جاتاہے اسے جاتا دیکھ دیریک

خود ہی مینشن کا دروازہ بند کرتا ہے اور مڑ کر سرسری سی

نظر اٹھاکر حق رکی جانب دیکھتا جو کاغذات کو

پڑھنے میں مصروف ہوئی پڑی تھی۔۔

اس پر سے نظریں ہٹا کر لائیبریری میں جاتا ہے جہاں بک شیلف

کے ساتھ ساتھ وائن شیلف بھی تھی دیریک نے شراب کو دوبارہ نا پینے کا

کیا تھا پر آج وہ اسے خود سے

ہی توڑ رہا تھا۔

کیونکہ دیریک کے حد سے زیادہ غصے کو کنٹرول کرنے میں

ہمیشہ اس کی شراب ہی اس کی مدد کرتی آئی ہے۔

شراب میں سے سب سے زیادہ اسٹرونگ شراب شیلف سے نکالے اس

ڈھکن کھولے اسی پل لبوں سے لگائے باہر نکلنے سے پہلے ہی وہ آدھی بو

اپنے حلق سے اتار چکا تھا۔۔

وہ جس اسپیڈ سے شراب پی رہا تھا وہ اس کی حلق سے اترتی ہوئی نظر آ

تھی۔۔

دیریک کی گرفت شراب پر بوتل اتنی تھی کہ جیسے وہ اسے توڑنے

کے لیے اس پر زور سے رہا ہو دیریک کے ہاتھ کی ساری نسیں

واضح ہونے لگ گئی تھی اس کی مضبوط گرفت پر

شراب کی بوتل ابھی بھی لبوں سے لگی ہوئی حال میں صوفے کی طرف بڑ

ہی ہے کہ حور کے ہاتھ میں اپنا فون

دیکھے دیریک بوتل کو لبوں سے ہٹاتا ہے۔

لائیبریری سے نکلتے نکلتے ہی وہ آدھی سے زیادہ بوتل

شراب کی پی چکا تھا۔۔

حور ہاتھ میں فون پکڑے آسکرین پر اپنے بابا کے نمبر سے آیا ہوا میسج دیکھ

آنکھوں میں انگنت سوال لیے وہ

دیریک کے چہرے کی جانب پھر اس کے ہاتھ میں پکڑی شراب کی بوتل

جانب دیکھتی ہے۔

حور بنا کچھ بولے دیریک کا فون صوفے پر غصہ میں پھینکتی ہوئی بنا کچھ بو

لمبے لمبے ڈگ بھرتی ہوئی سیڑھیوں سے اوپر جانے کے لیے بڑھتی ہے۔'

آنکھوں میں نمی نے جگہ لے لی تھی حور بنا دیریک کی جانب دیکھے سیڑھی

سے اوپر روم کی طرف بڑھتی ہے۔

حور نے فون صوفے پر پھینکا تھا پر اس کے روم

میں جاتے ہی دیریک کچھ شراب کے ساتھ ہی

شراب کی بوتل زمین پر دے مارتا ہے اس کی آواز اتنی تھی کہ سیڑھیوں

کھڑی حور پل کے لیے رک جاتی ہے

دیریک کے غصے کو اندازہ وہ کانچ کے ٹوٹنے سے لگا سکتی تھی آواز سنتی ہے

پلٹتی نہیں ہے حور کوئی

ریکشن نا دیتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی ہے

اسے جاتا دیکھ کر دیریک ایک ہی باری میں تین سے چار

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے حور کے دروازے کو بند

کرنے سے پہلے ہی وہ کمرے میں پہنچ چکا تھا۔۔!!"

"یہ۔۔یہ کیا حرکت ہے ..؟"

حور دروازے کو بند کرنے ہی لگی تھی کہ دروازے پر ہاتھ

رکھے دیریک سرد نگاہوں سے حور کی جانب دیکھتا ہے۔

"یہ حرکت تم نے کرنے پر مجبور کیا ہے"

دیریک زور سے دروازے کو کھول کر اندر کمرے میں داخل

ہو جاتا ہے اندر داخل ہوتے ہی دیریک گہری سانس لیتے ہوئے

ٹانگ سے دروازے کو بند کیے سخت نظروں سے حور کو دیکھتا ہے جو اس

اس روپ سے ڈر کر اپنے ہاتھوں کو

مٹھیوں میں قید کیے اپنے قدم پیچھے بڑھانے لگتی ہے۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے پہلے بھی بتا چکی ہوں جائیں آپ باہر"

حور ڈرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھنا شروع ہوگئی تھ

اتنی تیزی سے کہ دیریک کے کانوں تک وہ

باآسانی پہنچ رہی تھیں۔۔

"میں کہیں بھی نہیں جارہا ہوں جو تم نے کیا ہے پہلے اس کا جواب چاہیے"

اس کے ڈر کے نظر انداز کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے

مزید اپنی وحشت زدہ آنکھیں حور کی آنکھوں میں ڈالتے

اس کو حد سے زیادہ ڈراتے ہوئے کہتا ہے۔

"کس چیز کا جواب چاہیے جب آپ نے یقین کرلیا تواب کیا فائدہ"

حور کے ہاتھ کانپنے لگ گئے تھے اس کے آنکھوں کے سامنے

اپنی ماں کے منظر گھومنے لگ گئے تھے جب وہ صحیح ہوکر

بھی خود کو صحیح ثابت نہیں کرپاتی تھی اور اپنے

شوہر کے غصے کی نظر چڑھتی ہیں۔۔

"فائدہ ہے میری جان تم بولو میں سن رہا

ہوں جہاں تمہاری بات جھوٹ لگے گی وہی اسی پل"

دیریک پل کے ٹہرتا ہے کیونکہ اس کی نظر حور رنگ کانپتے ہوئے ہاتھوں

جاتی ہے۔۔

"تمہارے الفاظوں کے ساتھ ساتھ تمہاری

سانسیں بھی حلق سے کھینچ لوں گا "

حور کے ہاتھوں کو پھر اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے جہاں آنسوؤں نے بسیرا کرلیا تھا۔

"م۔۔مجھے کچھ بھی نہیں کہنا آپ کو جو کرنا ہے کرلیں"

حور روتے ہوئے کہتی ہوئی اپنا سر جھکا لیتی تھی

اسے ڈر لگ رہا تھا دیریک سے اس بات پر نہیں کہ وہ غصہ

ہے اور مزید ہو گا وہ اسے مارے گا وہ س بات سے

ڈرتے ہوئے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

"سوچ لو تم جو میں نے کیا پھر اس پر تمہارا کوئی اعتراض

نہیں بنے گا"

مزید حور کو ڈراتے ہوئے اس کی طرف دبے دبے قدم

اُٹھائے حور کے بے حد نزدیک آکر اس کے چہرے کی طرف جھکے اس کی

آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

"آ۔۔آپ نا بھاڑ میں جائیں"

(سینے پر ہاتھ رکھے دھکا دیتے ہوئے کہتی ہے)

"ڈونٹ وری ڈالرنگ۔۔!!

جہاں بھی جاؤں گا تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا"

"کمر سے پکڑے زور سے اپنی طرف کھینچتے

ہوئے حور کا چہرہ اپنی جانب کیے بنا وقت گنوائے اسی پل"

"اس کے کمر پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے حور کے

لبوں پر جھکے واقع میں اس کی سانسیں حلق سے کھینچنے لگتا ہے"

♡_____♡.....♡_____♡

اراک میسیج کر دیا ہے دیریک کو کل تک وہ خود ہی اسے

اپنی زندگی سے نکال دے گا۔۔۔

اندھیرے کمرے صبح کے 3:47 منٹ پر جم روم میں باکسنگ

بیگ کے سامنے پسینے میں سر سے پیر تک تر ہوئے

لگاتار بنا روکے آج ہوئی اپنی زندگی کی پہلی ہار کا منظر بار

بار یاد کرتے ہوئے بنا روکے بنا سکون کا سانس لیے اراک

اپنے زخمی ہاتھ سے باکسنگ بیگ پر پنچ مارتا جاتا ہے۔۔

ارام کے پیچھے صوفے پر بیٹھے ہوئے منہاج صاحب ایک ہاتھ میں شراب

کا گلاس لیے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں موبائل اسکرین پر

میسیج سین ہوتا دیکھتا ہوئے اراک سے دھیرے سے

کہتا ہے۔۔

اراک منہاج صاحب کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا ہے

جو لگاتار ایک پاگل جنونی انسان کی طرح باکسنگ کرتا

جارہا تھا۔۔

کتنا وقت اور مزید لگے گا ان دونوں کے رشتے کو توڑنے میں۔۔۔؟؟

میری بیٹی وہاں پاگلوں کی طرح دیریک کا انتظار کررہی ہے

پہلی ہی بہت مشکلوں سے اس کو روکا ہوا ہے

میں نے ورنہ وہ دیریک کے لندن آتے ہی وہ یہاں پہنچی ہوتی۔۔"

اسمیل کی بات پر اراک کے ہاتھ اب باکسنگ بیگ پر روکتے

ہیں دونوں ہاتھوں میں بیگ پکڑے گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے

اراک مڑ کر خون اترتی کولڈ نظروں سے اپنے سامنے

دونوں آدمیوں کو دیکھتا ہے اور دیکھتے دیکھتے وہ چہرے پر

شیطانی مسکراہٹ سجائے اپنی گردن جھٹکتا ہے۔۔۔

اراک کے چہرہ پر سجی شیطانی مسکراہٹ منہاج اور اسمیل کو

عجیب ڈراؤنی لگ رہی تھی۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

"اب تم کیا کرو گے..؟؟"

شراب کا گلاس ٹیبل پر رکھے اٹھ کر اراک کی طرف

بڑھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

"کس بارے میں..؟؟"

بنا کوئی اچھا رسپانس دیے الٹا پوچھتا ہے۔

"اس نے تمہاری بلڈنگیں تباہ کردی ہیں

جلا کر راکھ کردی ہے اب تم کیا کرو گے..؟؟"

منہاج صاحب اب کی بار بات کی وضاحت کرتے ہوئے دوبارہ

پوچھتے ہیں۔

"بلڈنگیں تباہ کی ہے "اراک یورگن "کو نہیں

میں جو پہلا تھا اب بھی وہی ہوں بس تھوڑی سی تبدیلی آئی ہے"

اپنے ہاتھوں پر بندھے گلوز اتارتے ہوئے کھڑکی کی جانب

دیکھتے ہوئے گہری سانس لیے آگے قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیسی تبدیل..؟؟'

منہاج صاحب تجسس سے پوچھتے ہیں۔۔

انتقام لینے کی تبدیلی"

میری جڑیں اتنی کمزور نہیں ہیں کہ کوئی بھی انہیں اکھاڑنے کے لیے آجا

گا۔۔

دن رات کی محنت ہے جیسے کرکے" اراک یورگن "بنا ہوں میں۔

گلوز زمین پر پھینکے ان کر پیر رکھتے ہوئے کھڑکی میں دونوں ہاتھ رکھے آ

میں بجلی کڑکتی دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر اب کرو گے کیا۔۔؟؟ کیا دوبارہ الجھوں گے

ان سے۔۔؟؟"

منہاج صاحب کی بات پر اراک پل کے لیے خاموش ہو جاتا ہے

اس کے پاس واقع اس وقت کوئی ذریعہ نہیں تھا

جس کی بناء پر وہ دوبارہ باسیل کے سامنے اپنی مضبوط

پہچان کیے کھڑا ہوتا۔۔

وجہ اور جگہ میں دوں گا تمہیں بدلے میں میری مدد کرنی

پڑے گی تمہیں۔۔!!"

اسمیل اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے صوبے سے اٹھتے

ہوئے اراک کو آفر دیتا ہے۔

اسمیل صاحب کی بات پر منہاج صاحب کو اپنے پیروں پر

کلہاڑی لگتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

کیسی مدد۔۔؟؟ اور کیسی وجہ اور جگہ۔۔؟؟

اراک مڑ کر کولڈ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں نے منہاج کو لندن کے ٹاپ کیسینو میں سے ایک دینے کا

وعدہ کیا تھا لیکن وہ بھی تب جب وہ میری مدد کریں گے

میں تمہیں یہاں کے سارے کیسینو دیتا ہوں

دیریک اور حور کو الگ کرنے میں میری مدد کرو۔۔"

اسمیل صاحب کہتے ہوئے اراک کے سامنے اس کی طرف بڑھتے ہیں۔

ان دونوں کو دیکھتے ہوئے منہاج صاحب کے ماتھے پر

ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔!!

کل ہی مجھے کیسینو کے پیپیرز چاہیئے کیونکہ کل ہی

میں ان دونوں کے راستے الگ کردوں گا۔۔"

اراک کہتے ہی ٹھنڈی ہوُا کے جھونکے چہرے پر محسوس

کرنے کے لیے واپس کھڑکی سے باہر منہ کرتا ہے۔۔

ایک مسئلہ ہے اس میں بھی۔۔!!"

اسمیل صاحب سر جھکائے دھیمے لہجے میں کہتے ہیں۔۔!!

کیسا مسئلہ۔۔؟؟ اراک بنا مڑے گردن ٹیڑھی کیے پوچھتا ہے۔

پیپیرز اس وقت میرے پاس نہیں ہیں وہ

بلڈنگ میں ہیں ڈائیگو کی بلڈنگ میں جو اب دیریک کے

نام ہے اس سے وہ پیپیرز حاصل کیسے کرنے میں

دیکھ لوں گا بس تم اپنا کام کرو۔۔!!

اسمیل اراک کی پشت کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف

قدم بڑھاتے ہیں۔

اسمیل کی بات پر اراک قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے اس کے

قہقہہ کی آواز سنتے ہوئے اس کی جانب بڑھتے ہوئے اسمیل

کے قدم اور دور کھڑے منہاج کی سانسیں

دونوں روکنے لگی تھیں۔۔

اراک ہنستے ہنستے پل میں سیریس کولڈ فیس میں آجاتا

اور اسی پل مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے اسمیل کو

گردن سے دبوچے زور سے کھینچتے ہوئے آدھا کھڑکی سے

باہر لٹکا دیتا ہے۔۔

مطلب تم دونوں ہاتھوں سے خود کھالی ہو اور مجھے

مفت کا کام کرنے کا کہہ رہے ہو۔۔؛!

منہاج صاحب کی سانسیں واقع میں روکنے والی ہوگئی تھیں

اراک کبھی کسی کے نام اپنی وحشی روپ میں نہیں

آتا تھا وہ سب کی نظروں میں ایک کولڈ انسان تھا ایک پرفیکٹ انسان

کرتا تھا جو کبھی ہنستا بھی نہیں تھا اور زیادہ بولتا بھی نہیں تھا لیکن

یہ بات وہ لوگ نہیں جانتے وہ کہ حقیقت میں ایک سفاک

درندہ ہے جو اپنے پتے انہیں کے سامنے کھولتا تھا جہاں

اس کا کوئی فائدہ ہوتا تھا۔۔

ا۔۔ایسا۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔ہے۔۔میرے پاس بہت کچھ ہے ڈائیگو

کی جائیداد اب میری ہے دیریک کو جرمنی لے جا کر اپنی

بیٹی سے شادی کرواتے ہی اس کا سب کچھ میرے

نام پر ہو جائے گا۔۔

اسمیل اراک کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے

ہوئے درد بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

ہمم۔۔۔تو مطلب حور سے اسے الگ کرنا صرف اس

کی جائیداد کی وجہ سے ہے۔۔؟؟

اراک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

ہاں ۔۔۔!!!ڈیریک کے پاس دنیا ایک ایسی دنیا جہاں کا وہ

شہزادہ ہے اس کے ایک حکم پر ہزاروں کی تعداد

میں لوگ کام کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں

اس کے پاس پاور ہے جرمنی کو چلانے کی پاؤر مجھے وہ پاؤر

چاہیے "

گردن لٹکانے کی وجہ سے اسمیل کے چہرے میں خون جما

ہونے لگ گیا تھا رگیں اُبھرنے لگ گئی تھیں۔

ower...

ove Power"...

اراک اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے اور

اسمیل کو گردن سے پکڑے اندر کی طرف کھینچتا ہے۔

اسمیل بنا ہوش سنبھالے لڑکھڑاتے ہوئے صوفے کی پاس زمین

پر جا گرتے ہیں۔

تو مطلب اب کل ایک تیر سے دو شکار کرنے پڑیں گے

ایک طرف حور دیریک کو الگ کرنا پڑے گا

دوسری طرف دیریک کی بلڈنگ میں گھس کر وہ پیپیرز حاصل

کرنے پڑیں گے لیکن یاک بات ابھی بھی سمجھ نہیں آئی۔۔

اراک مڑ کر اسمیل کو دیکھنے کے لیے پہلے نظریں اوپر گھوماتا ہے پھر پر گر

دیکھ کر وہ اسمیل

کے قریب آکر ایک ہاتھ سے پورے کا پورے سنگل صوفے

کا رخ اسمیل صاحب کی کرتے ہوئے اس پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

تم یہاں دیریک کو لینے آئے تھے یا ان کاغذات کو۔۔؟؟

اراک بے حد تجسّس و جستجو سے پوچھتا ہے۔

دونوں کو۔۔!!اسمیل صاحب اپنے بجے میں پہنی ہوئی ٹائی کو کھینچ کر اپنی شر

کے بٹن کھولتے ہوئے

گہری گہری سانسیں لینے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

دونوں۔۔؟؟ اراک اس کی بات دہراتا ہے۔

ہاں۔۔اصل میں یہ کیسینو ڈائیگو کے بھی نہیں ہیں دیریک

کے بابا کے ہیں جو غیر قانونی یعنی بلیک منی کا

کام کرتے تھے یہاں دیریک کی ماں نے اس دیریک کے باپ کو اس کام

لگایا تھا دونوں اسی ملک میں ہی غیر

قانونی کام کرتے ہوئے پولیس فورسز کے آپریشن میں مر

گئے تھے ان کی موت کو کبھی باہری ملک کو نہیں بتایا

ہمیشہ چھپا کر رکھا گیا تھا اور دیریک بھی اس بات کو

کبھی سامنے نہیں لاتا ہے۔۔

اپنے ماں باپ سے نفرت کرتا تھا ان کے کام کی وجہ سے

اسی کام میں دن رات کرتے ہوئے دیریک کے ماں باپ یہاں لندن میں ا

جرمنی جیسا بلکل سیم مینشن بنا کر

یہاں ہی رہائش کرنے لگ گئے تھے پر کبھی دیریک کو اپنے ساتھ

نہیں رکھا اپنے کام میں خلل نا پڑے اس لیے

دیریک بچپن سے ہی اپنے دادا ڈائیگو جون کے ساتھ جرمنی

میں رہا ہے اپنے باپ کا نام لینے سے انکاری و اپنے

دادا کی پہچان ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑے رکھتا تھا۔

اسمیل زمین پر بیٹھے بیٹھے آسمان سے برستی ہوئی

بارش کو دیکھتے ہوئے دیریک کی مکمل کہانی وہ کہانی جو

اب تک راز تھی وہ ایک سانس میں سب بتانے لگتا ہے۔۔

دیریک کی ماں غیر قانونی قانونی کام کرنے کے ساتھ ساتھ

وہ ایک بہترین ایکٹرس بھی تھیں انہوں نے

ہی دیریک کو اس فیلڈ میں آنے کا کیے زبردستی کی تھی۔

ورنہ جھوٹ،دوگلے لوگوں سے وہ اس دُنیا میں بے

حد نفرت کرتا ہے۔۔"

اسمیل اپنی ٹائی کھینچ کر نکالتے ہوئے بے زار لہجے میں

کہتا ہے۔۔

جب کیسینو دیریک کے ماں باپ کے ہیں تو وہ ڈائریکٹ ہی

دیریک کے ہونگے نا۔؟؟

اراک حیران کن نظروں سے اسمیل کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں وہ دیریک کے ہی ہیں پر مجھے خبر ملی تھی کچھ وقت

پہلے کہ دیریک لندن کی ہر چیز ختم کر کے

جرمنی لوٹنا چاہتا ہے۔۔

اسمیل اب اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا کرنا چاہتا ہے وہ۔۔؟؟ اراک اپنے دونوں ہاتھ اپنے پٹوں

پر رکھ کر جھکتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ سودا کررہا ہے اس کا۔۔!!

اسمیل کی نظریں بھی اراک کی آنکھوں میں تھیں۔

کس سے۔۔؟؟ لہجہ میں مزید تجسّس تھا۔۔

تجسّس صرف اراک کو ہی نہیں اس کے پیچھے کھڑے ہوئے

منہاج صاحب کو بھی ہورہا تھا۔۔

'وجدان یمان "امریکہ کا مونسٹر اور ایک بہترین بزنس مین

دنیا بھر میں ان کے اور اس کے سسر کے کیسینو ہیں جہاں سے وہ ان گ

پیسہ کماتے ہیں اب وہ لندن کو بھی اپنی لپیٹ میں لینا چاہتا ہے۔۔

صرف وہ ہی نہیں اس کی بیوی بھی اٹیلین ڈیول

جہانگیر عالم کی اکلوتی بیٹی " ہیر عالم"

دونوں میاں بیوی ایک جیسے ہیں ایک دم پاگل،نڈر، بے خوف اپنے کام

لیے کچھ بھی کر گزرنے والے کسی بھی حد کو پار کرنے والے پر وہ دونو

اس وقت باسیل کے ساتھ ہیں۔۔!!

اسمیل کی بات کاٹے اراک اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

دماغ میں ایک دم ہی عجیب اور لاتعداد سؤالات گردشِ کرنے لگ گئے تھے

کیونکہ اٹیلین ڈیول کا رول ہے وہ غیر قانونی کام بھی

قانون کے دائرے میں رہ کرتے ہیں اب چاہیے وہ قانون ان کا

بنایا ہوا ہو یا دنیا کا

جہاں سے ان کا فائدہ ہو گا وہ ان کا ساتھ کام کرنے سے پہلے

ایک بار بھی نہیں سوچتے ہیں۔۔

اسمیل صاحب کی بات مکمل ہوتی ہی ہے تو اراک پھر قہقہہ

لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

مطلب یہ "تھیری ان ون" گیم ہے۔۔"

وہ تین میں اکیلا۔؟؟"

اراک کہہ کر اور بلند آواز میں قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے

صوفے سے اٹھ کر واپس کھڑکی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک حور کے لبوں پر جھکا ہوا تھا وہ اپنی آنکھیں بند اس

کے ہونٹوں پر قابض ہوا تھا جبکہ حور بھی اپنی آنکھیں بند کیے رونے میں

ہوئی تھی دیریک اس کی آواز اور

اس کی سانسیں تو روک چکا تھا پر اس کے ڈرانے

پر غصہ کرنے پر وہ اس کے آنسوؤں کو نہیں روک پاتا ہے۔۔

"رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟"

حور کے لبوں کو آزاد کرتا جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولتا ہے

دیریک کی نظریں حور کے بھیگی ہوئی پلکوں پر جا ٹھہرتی ہیں۔

"آ۔۔آپ بہت برے ہیں"

حور جواباً بس اِتنا ہی کہتی ہے۔

"اچھا تو میں برا ہوں تو اس میں تمہاری رونے والی

کیا بات ہے۔۔؟؟"

دیریک حور کی آنکھوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس کے

آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"رونے والی بات تو ہے آپ بنا بات کے غصہ

کررہے ہیں مجھے ڈرا رہے ہیں میں روؤں نا تو کیا کروں"

حور بے بسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی باتیں سن کر اس کا غصہ سب خود بخود کم ہونے

لگتا ہے۔

حور کو دیکھے وہ سانس لینا بھول جاتا ہے اپنا غصہ بھول

جانا تو عام ڈ بات ہی تھی دیریک کے لیے

"اچھا تو ڈر لگ رہا ہے تمہیں مجھ سے..؟؟"

آنکھوں سے آنسوؤں صاف کیے اس کے گالوں پر آنسوؤں

کو لبوں سے صاف کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"ہاں لگ رہا ہے۔۔"حور دیریک کو خود کو دور کرتے ہوئے غصیلے لہجے

کہتی ہے۔

اگر آپ اسی طرح مجھے ڈراتے رہیں گے تو میں جلدی سے چلی جاؤں گی

کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے"

حور دیریک سے دور ہوتی اپنے قدموں کو پیچھے کی جانب

اُٹھاتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

" اگر تم نے مجھ سے دور جانے کی بات کی

تو میں کس کس طریقے سے ڈراؤں گا یہ تمہاری سوچ ہے "

حور کی باتیں دیریک کو ایک بار پھر سے طیش میں لے آئیں تھیں۔ حور

جانب بڑھتے ہوئے وہ اسی سخت انداز

میں کہتا جاتا ہے۔

"آ۔۔آپ پھر وہی کررہے ہیں میرے ساتھ م۔۔میں جارہی ہوں بس"

کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے کہ

دیریک حور کے آگے بڑھے ہوئے چند قدموں کو روکے

حور کو بازوؤں سے پکڑے زور سے اپنے سینے سے لگاتا بنا

کچھ بولے بنا حور کو سنبھلنے کا موقع دیا

دیوار سے پن کر دیتا ہے۔۔

اتنی کیا جلدی ہے کہیں جانے کی پہلے کچھ رازوں سے آج

پردہ تو اٹھا لیں۔۔

حور کو دیوار سے پن کرتے اس کے دونوں ہاتھوں کو کمر

پر باندھتے ہوئے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے حور کی آنکھوں میں

تھی لیکِن دیریک کی آنکھوں میں نشہ تھا جو اسے شراب کا چڑھنے لگ

تھا۔"

ہر پردہ پہلے ہی اٹھ چکا ہے۔۔"حور دیریک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے جہاں شراب کی وجہ سے اسے اب نشہ

چڑھنے لگ گیا تھا ہاتھوں کی گرفت بھی ڈھیلی

پڑنے لگ گئی تھی۔۔"

تم۔۔۔۔نے۔۔مجھ۔۔۔سے۔۔ جھوٹ کیوں بولا تھا۔۔؟؟

دیریک تھوڑا رک رک کر حور سے سوال کرتا ہے۔

میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے دیریک آپ سے ہزار بار بتا

چکی ہوں اب تھک گئی میں سب بتا بتا کر۔۔

حور چڑتے ہوئے کہتی ہے اور اپنے ہاتھوں پر زور دیتی

خود دیریک کی قید سے رہائی پانے کی کوشش کرتی ہے۔۔

دیریک کی آنکھیں ہلکی ہلکی سی بند ہونے لگ گئی نشے سے

ایک سانس میں پی شراب اب اسے نشہ چڑھا رہی تھی

جو حور کو صاف نظر آرہا تھا۔

اگر تم نے جو کہا تھا وہ سچ ہے تو پھر تمہارے باپ کا کیا

میسیج وہ کیا ہے۔۔؟؟ اور وہ اسٹوڈیو میں تمہاری

تصویریں۔۔؟؟ تمہارا نام جو وہاں کے بیسٹ رپورٹرز میں ایڈ تھا وہ سب کیا

پھر۔۔؟؟؟

دیریک ایک ایک بات واضح کرتے ہوئے وضاحت مانگتا ہے۔

بابا نے جو آپ کو بھیجا آپ نے اس پر یقین کرلیا

جبکہ میں نے اتنی بار آپ کو صفائی پیش کی ہے آپ کو اس

پر یقین نہیں ہے۔۔۔ مجھ پر یقین نہیں رکھتے آپ۔۔؟؟

غصہ میں کہتی اور اپنے ہاتھوں کو دیریک سے دور کرتے

ہی خود بھی اس سے دور جا کھڑی ہوتی ہے۔

حور دیریک سے دور کا کھڑی ہوتی ہے اور دیریک اپنی آنکھیں

بند اپنے سامنے بار بار آتا ہوا اندھیرا تو کبھی روشنی کو

جھٹکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

بابا نے اچانک سے آپ کو یہ سب کیوں بھیجا ہے مجھے علم نہیں

م۔۔میں بس اِتنا جانتی ہوں میں جھوٹ نہیں بولتی ہوں

میں نے آپ سے بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا

آپ کو مجھ پر یقین نہیں کرنا نا کریں اب میں مزید کوئی صفائی پیش

کروں گی۔۔!!"

حور کہتے ہی پلٹ کر غصے میں باہر جانے لگتی ہے وہ دروازے کی طرف م

ہی تھی بس کہ دیریک لڑکھڑا جاتا

ہے دیریک کے الٹے رکھے قدموں کی آواز پر حور فوراً

سے اس کی طرف دیکھتی ہے جو زمین بوس ہونے والا ہوتا ہے۔۔۔!!

اووووو۔۔۔۔۔دیریک گرتا اس سے پہلے ہی حور اس کے

پاس جائے دیریک کے پیچھے کھڑی ہو کر اس کی کمر سے گزارتے ہوئے

اس کے پیٹ کے گرد مضبوطی سے باندھے

اسے گرنے سے روک دیتی ہے۔۔

دیریک تو گرتا یا نا گرتا پر حور کی سانسیں اس کا دل اسے

اسی پل جیسے اس کا ساتھ چھوڑنے والا ہو گیا تھا۔۔

حور نے مضبوطی سے دیریک کو پکڑے ہوئے اسے کھڑے

رہنے میں مدد کی تھی اس کے کمر پر کندھے پر سر رکھے

اپنے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے وہ دیریک

کو اس کے قدموں پر کھڑا رہنے پر مدد کرتی ہے۔

حور کے اپنے پیٹ کے گرد ہاتھوں کی مضبوط گرفت محسوس کرتا دیریک رہ

وہ سر جھکائے اپنے پیٹ پر

حور کا حصار دیکھے کھل کر مسکرا رہا تھا اس کی

مسکراہٹ کس وجہ سے ہے یہ وہ جانتا تھا۔۔شراب پینے کے ساتھ ساتھ

کے نشے کو سنبھالنا بھی باخوبی آتا تھا یہ

پہلی بار تھا جب وہ کسی کے سامنے نشے میں چور لگ رہا تھا۔

پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ ۔۔؟؟ کیوں اتنی پیتے ہیں جب سنبھلتی نہیں

شراب آپ سے

حور غصے میں کہتی ہوئی اپنے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی

چھوڑے دیریک کو اکیلا چھوڑنے لگی تھی۔

حور ہاتھوں کو اس کے پیٹ سے ہٹاتی ہے اور وہ پھر

سے اپنے نشیلی انداز میں آتا ہے۔

م۔۔۔میں ٹھیک ہوں تم ہاتھ مت لگاؤ مجھے

حور کے ہاتھ ہٹانے سے پہلے ہی دیریک اس کے ہاتھ ہٹا کر

تلخ لہجے میں کہتا حور کی جانب پلٹتا ہے۔

چہرے سے وہ پورے چکروں میں لگ رہا تھا پر حقیقتا وہ گنودگی میں تھ

ٹھیک تھا خود کو کمزور دیکھا کر وہ بس حور کو اور اس کے سچ کو آزمانا چاہتا تھ

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا غلطی آپ نے خود کی ہے

غصہ مجھ پر کسی ہے اتنا سارا ڈرایا بھی مجھے

آپ نے رولایا بھی اور پھر اب یہ بے رخی بھی مجھے دیکھا

رہے ہیں۔۔،!!

دیریک کو بند ہوتی آنکھوں سے صوفے کی طرف جاتا

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم اپنی حرکتوں پر کرواتے ہو سب مجھ سے

دیریک ہلکی ہلکی سی زبردستی سی اپنی آنکھیں کھولے

صوفے کے سامنے والے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے جس

کا تیز نوکیلا کونہ وہ نظروں میں رکھے پہلی بار حور کو

آزما رہا تھا۔۔

حور دونوں ہاتھ کمر پر رکھے دیریک کو اپنی آنکھوں کے

سامنے سے صوفے کی طرف بڑھتا دیکھ وہ خود اب

ڈریسنگ روم کی جانب قدم اٹھانے ہی لگتی ہے کہ

حور کو جانے کے لیے قدم بڑھاتا دیکھ دیریک خو بھی

جلدی سے ٹیبل پر لگنے والے انداز میں اس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

حور آگے بڑھتی ہی ہے کہ دیریک کو بند آنکھوں سے ٹیبل کے کونے سے

دیکھ حور جلدی سے ٹیبل کے نوکیلے

کونے پر اپنا ہاتھ رکھ لیتی ہے کر دیریک کو ایک الفاظ نہیں

کہتی ہے دیریک کے گڈھنے پر اس کا ہاتھ لگتا ہے جیسے محسوس کرتے ہو

اپنی آنکھیں کھولے دیریک حور

کی جانب دیکھتا ہے۔۔

جو لڑکی اسے زارا سی چوٹ لگنے سے بچا رہی ہے وہ اس سے اتنا بڑا جھو

بول کر اسے اتنی بڑی چوٹ دینے کا تصورِ

بھی نہیں کرسکتی تھی دیریک کو یقین ہوتا جارہا تھا۔

ایک ہی باری میں وہ دیریک کی ہر آزمائش کو پار کر جاتی ہے

جیسے کرکے اسے بھی سکون ملتا ہے اور اس سے کروانے والے کو بھی "

یہ کیا کررہی ہو معافی مانگ رہی ہو ایسے۔۔؟؟

ڈیریک اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے حور کی جانب دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

حور گہری سانس لیتے ہوئے سر اٹھا کر ڈیریک کی طرف دیکھتی ہے اور ا

بازوؤں سے پکڑے ایک ہاتھ اس کی

کمر پر رکھتے ہوئے حور ڈیریک کو صوفے کی طرف بڑھاتی ہے۔۔

آپ کرنا کیا چاہتے ہیں نہیں سمجھ آرہا ہے مجھے لیکن میاں جی مجھے اس و

تنگ مت کریں آپ مزید

صبح سے میری بنائی ہوئی پلیننگ کا بیڑا کر کے میری رات

کی نیند برباد کر کے اب یہ جناب مجھ سے پتا نہیں کس چیز کی امید لگائے

ہیں۔۔

دیریک کی گنودگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے غصے میں گندے گندے سے منہ

کہتی جاتی ہے اور کہتے ہی سر اٹھا

اپنے بائیں جانب کمرے میں داخل ہونے والے دروازے پر لگی

گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے ٹائم دیکھتے ہی اس

کی آنکھیں کھول جاتی ہیں۔۔

صبح کے 4:14 ہو رہے ہیں۔۔۔؟؟؟؟

حور حیران کن نظروں سے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کے چہرے پر حیرانگی دیریک ہے چہرے پر مسکراہٹ

بکھیر رہی تھی پر حور کی نظروں میں اس کی مسکراہٹ

آئے وہ پہلے ہی اپنی مسکراہٹ چہرے سے غائب کیے

پھر سے نشے کی حالت میں حور سے نظریں ہٹاتا ہے۔۔

آدھی رات کو۔۔۔م۔۔میرا مطلب صبحِ صبح کون شراب پیتا

ہے شرم نہیں آتی ہے آپ کو اتنے بڑے ہوگئے ہیں آپ

لیکِن اپنی حرکتیں چیک کریں۔"

نا دن میں سکون لینے دیتے ہیں اور رات کو سونا تو ویسے ہی جناب کی بدو

عذاب ہی ہے میرا۔۔۔

حور مڑ کر دیریک کی حالت کو دیکھتے ہوئے غصیلے انداز میں کہتی ہے اور

ہی وہ دیریک کے لیے پانی کا گلاس لینے کے لیے بڑھتی ہی ہے کہ دیریک

پل صوفے سے اٹھ

کر حور کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے اوپر گراتے ہوئے دونوں صوفے پر جا گر

ہیں۔

حور کے وزن پر اور اچانک سے گرنے پر دیریک بھی پل کے لیے اپنی آنکھ

بند کرتا ہے اور حور کو مزید اپنے قریب کرتا ہے۔

ی۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے۔۔!!"

دیریک پر گری بوکھلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کچھ کہہ رہی تھی تم خود سے سنائی نہیں دے رہا ہے اب

بولو قریب سے "

م۔۔میں تو ک۔۔کچھ بھی نہیں بول رہی تھی۔۔"

حور دیریک کی آنکھوں کی جانب دیکھنے کی کوشش کرتی ہے پر نہیں نظریں

پاتی ہے۔۔

پر۔۔مجھے تو کچھ سنائی دے رہا تھا وہ کیا تھا پھر۔۔؟؟

حور کی گردن سے اس کے بالوں کو ہٹاتے ہٹاتے پوچھتا ہے۔۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے م۔۔میں تو کچھ بولتی ہی نہیں

ہوں "

سینے پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ اٹھتی

اس سے پہلے ہی دیریک کروٹ لیے حور کو اپنی بازوؤں

پر لیٹاتا ہوا اس کے ٹانگوں پر اپنی ٹانگ رکھے

حور کی ہر راہ فرار کے راستے بند کر چکا تھا۔

ساری غلط فہمیاں تمہیں لے کر مجھے ہی کیوں ہوتی ہیں۔۔؟

دیریک اپنی باہوں میں قید،اپنی دسترس میں قید

حور کے چہرے کی جانب چھوٹی چھوٹی نیند کی گنودگی

چھائی ہو ویسی آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"آ۔۔آپ پہلے مجھے چھوڑیں پھر بتاتی ہوں میں آپ کو۔۔!!"

اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"جو بتانا ہے یہی پر ایسے ہی رہ کر بتاؤ رہائی

نہیں ہے تمہاری یہاں سے"

زور سے باہوں میں میچتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ مجھ سے ہر بات پر زبردستی کیوں کرتے ہیں

دیریک کے سینے پر سر رکھے ہوئے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے

دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

چھوڑیں مجھے یہاں سانس نہیں آرہی ہے"

زور سے دور کرتے ہوئے بول رہی ہوتی ہے۔

"ایسے کیسے نہیں آرہی ہے ابھی تو میں دور

ہو پورے 7 انچ کے فاصلے پر تمہارے ان ہونٹوں سے"

حور کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے چہرے کے مزید قریب ہو

ہوئے کہتا ہے۔

"سانس لے لو اچھے سے میری جان تھوڑی دیر میں

میں اتنی بھی چھین لوں گا تم سے "

حور کے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ چھوڑیں گے مجھے تب ہی تو میں سانس

لوں گی خود میں قید کیا ہوا سانس کہاں سے لوں میں اب"

"اب میری قربت میں میری قید میں ایسے ہی سانس

لینے کی عادت ڈال لوں "

"وہ کیوں۔۔؟؟"

"کیونکہ آج کے بعد تمہاری ہر رات یوں ہی میری دسترس

میں جو گزرنے والی ہیں تمہاری سانسوں کو رہائی دینا ناممکن ہوگا اب"

دیریک کہتے ہی حور کے لبوں کو فوکس میں لیتے ہوئے ان

پر جھکنے ہی والا ہوتا ہے کہ حور اپنا چہرہ دیریک کے

سینے میں چھپائے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے۔۔

دیریک حور کی حرکت پر مسکراتے ہوئے اسے اور خود میں

قید کرنے لگتا ہے۔۔

یہ نا انصافی نہیں ہے میرے ساتھ۔۔؟؟

حور کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اب نے جو کیا ہے اس کی سزا ہے یہ۔۔!!"

حور بنا چہرہ باہر نکالے کہتی ہے۔

اچھا۔۔!!تو اب تم مجھے سزائیں بھی دینے لگ گئی ہو اتنی

بہادر ہو گئی ہو تم۔۔؟؟

دیریک حور کے بالوں میں چلاتے ہاتھوں کو روکے

حیران کن نظروں سے اس کے خود کے سینے میں چھپے چہرے کو دیکھتے ہو

کہتا ہے۔۔

جی الحمدللہ میں پہلے سے ہی بہت بہادر ہوں آپ ہی

مجھے کمزور سمجھ رہے تھے۔۔!!"

حور فوراً سے سر اٹھا کر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میں وہی سمجھ رہا تھا تمہیں جو میں دیکھ رہا تھا

تمہیں جاننے کے لیے تمہاری گہرائی میں اترا ہی نہیں ورنہ کب کا تمہیں

اور تم سے جوڑے پر فرد کے چہرے کا نقاب میں اتار دیتا سب کی اصلیت

سے میں واقف ہو جاتا "

حور کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔

بولیں اب چپ کیوں ہوگئے ہیں آپ۔۔"

دیریک کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے سر اونچا کیے دیریک

کو دیکھتے ہوئے بولتی ہے۔

کیونکہ مجھے نیند آرہی ہے اب بولا نہیں جارہا ہے مجھ سے

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو چلیں آپ یہاں سو جائیں میں بیڈ پر سکون سے

سو جاؤں گی۔۔"

حور دانت دیریک کو دیکھاتے ہوئے اٹھ بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

بہت ہی سمجھدار نہیں بن رہی ہو تم آج کل یہی سوؤں

گی تم میرے ساتھ میرے پاس ٹس سے مس نہیں ہونے دوں گا میں تمہیں

بازوؤں سے واپس کھینچ کر اپنی بازوؤں پر لیٹاتے ہوئے

حور کی طرف کروٹ لیتا ہے تاکہ اسے تھوڑی سی پر صحیح

سی جگہ مل سکے لیٹنے کے لیے

ہم دونوں یہاں نہیں سو پائیں گے دیر یک۔۔!!

حور ہلکا سا سر اٹھائے دھیرے سے کہتی ہے۔

ہم سو جائیں گی شہزادی تم آنکھیں بند کرو صبح ایک نئ شروعات بھی تو ک

ہے فریش ہونا ضروری ہے اس

کے لیے۔۔۔!!

حور کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

صبح کچھ ہے کیا۔۔؟؟ حور دیریک کے چہرے سے نظریں ہٹائے اپنی انگلی

اس کی شرٹ پر پھیرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

آج تمہیں نیند نہیں آرہی ہے اتنے سوال کیوں کررہی ہو۔۔؟؟

اپنی نیند میں اور نشے کی گنودگی میں چور آنکھیں کھولے

بامشکل حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آل نے میری نیندیں اڑا رکھی ہیں میں کیسے سوؤں اور

آپ کے ساتھ۔۔!!

حور کہتے کہتے ہی خود ہی اپنا سر جھکائے خاموش ہوجاتی ہے۔۔

میرے ساتھ سونے کی عادت بھی ہو جائے گی تمہیں بھی میری جان ابھی

منہ بند اور اپنی آنکھیں بند کرلو

سو جاؤ اور سونے دو مجھے "

دیریک کہتے ہی اپنے لب بھینچ لیتا ہے۔۔

ظالم انسان" حور اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر کچھ بولا۔۔؟؟ دیریک حور کی بند آنکھوں کو دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

گ۔۔گڈ۔نائٹ بولا ہے۔۔!!حور معصوم سی شکل بنائے ممناتے ہوئے کہتی

۔۔

گڈ نائٹ تو یو میری جان۔۔!! دیریک کہتے ہی حور کے ہونٹوں پر لب کش

کرتے دیریک بھی اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

گھپ اندھیرے میں بجلی کے کڑکنے سے حویلی میں آتی ہلکی سی روشنی

سائے سے ڈرتے ہوئے روحی سیڑھیوں سے دوڑتے ہوئے حال میں اُترتی

اور سیدھا حویلی سے

باہر جانے کے لیے بڑھتی ہے روحی اندھیرے میں بے دھیانی میں

آگے کی سمت بھاگتی رہتی ہے کہ دروازے سے بھی دوڑتے ہوئے انہیں

چیخوں کی آوازوں پر باسیل داخل ہوتا ہے

جس سے ٹکڑا کر روحی ڈر کر اسے اور زور سے

چیخ مارتی ہے اور مارتے ہی وہ زمین پر ہاتھوں کے سہارے

زمین پر گرتی ہے۔

rn on the light's"!!!...

روحی کی چیخ پر باسل بھی دھاڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسل کے پیچھے حویلی میں داخل ہوئے گارڈز باسل کی

دھاڑ پر اسی پل حویلی کی ساری کی ساری لائٹس آن کردیتے ہیں۔۔۔

باسل لائٹس آن کرواتا ہے اور زمین پر بیٹھی ڈری ہوئی

گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے روحی کی طرف دیکھتا ہے

اور دیکھتے ہوئے باسل اسی پل زمین پر گڈھنوں کے بل

بیٹھ کر روحی کی بازوؤں پر ہاتھ رکھتا ہے۔

کیا ہوا گیا ہے اتنی زور سے چیخی کیوں ہو ..؟؟"

باسل روحی کو گہری سانسوں لیتا دیکھ اس کے چہرے پر

ہاتھ رکھے فکر مندی سے پوچھتا ہے۔۔

"و..وہ م..میں نے ابھی چڑیل دیکھی"

روحی دوسرے فلور کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ہانپتے

ہوئے کہتی ہے۔

"افف... لڑکی جان نکال دی تھی میری تم نے لائٹ جلا

کر دیکھتی وہ تم ہی ہوگی شیشے میں "

باسیل روحی کے چہرے پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی غصے بھری نگاہوں سے روحی کی جانب

دیکھتا ہے۔۔۔

ن۔۔نہیں۔۔م۔میں۔۔سچ۔۔کہہ رہی ہوں میں نے اور بدر نے

چڑیل دیکھی ہے بدر وہ وہاں اوپر ہے۔۔!!

زمین پر بیٹھی ہوئی مڑ کر سر اٹھا کر بدر کو دیکھنے کے لیے نظریں دوڑا

ہوئے بولی سانسیں ابھی بھی اتھل پتھل ہوئی پڑی تھیں۔۔!!

کہاں ہے بدر۔۔؟؟ وہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔!!"

باسیل بھی گڈھنوں کے بل بیٹھا ہوا دوسرے فلور پر بدر

کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

آئی۔۔م۔۔میرا ب۔۔بھائی کھا گئی چڑیل۔۔۔!!!!

روحی کہتے ہی رونے لگ جاتی ہے۔

کون سی چڑیل۔۔؟؟ کیسی چڑیل۔۔۔؟؟ آدھی رات کو یہاں

کہاں سے آئے گی چڑیل۔۔۔؟؟؟

روحی کو روتا دیکھ اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آئی تھی چڑیل اس کمرے میں سے آئی تھی ہم دونوں نے اس کو دیکھا تھا

تو بھاگ آئی پر میرا معصوم سا بھائی

کھا گئی وہ ۔۔۔مر گیا بندر چڑیل کے ہاتھوں بھری جوانی میں روحی باسیل

دیکھتے ہوئے مزید زور سے روتے ہوئے

کہتی ہے اور کہتے ہی واپس اپنی نظریں دوسری منزل کی

طرف دوڑاتی ہے۔۔

گڑیا۔۔ایسے نہیں روتے ہیں کوئی نہیں ہے چڑیل یہاں

چڑیل وغیرہ نہیں ہوتی ہیں کوئی۔۔؛!

باسیل روحی کو کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔۔سچ کہہ رہی ہوں۔۔!!روحی نم آنکھوں سے باسیل کو

دیکھتے ہوئے بولی۔

روحی کو کچھ بھی بولنے سے پہلے باسیل اپنے پیچھے موجود گارڈز کو باہر جانے

اشارہ کرتا ہے۔۔

کہاں ہے چڑیل مجھے بتاؤ میں دیکھ کر آتا ہوں۔"

باسیل گالوں سے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ن۔۔نہیں آپ نہیں جائیں گے مجھے بھری جوانی میں بیوہ نہیں بننا ہے۔

روتے ہوئے کہتے ہی باسیل کے سینے سے جا لگتی ہے۔۔

ہمیشہ اپنے بارے میں ہی سوچا کرو تم۔۔!!

باسیل چڑے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔

اچھا چلو تم میرے ساتھ تم ساتھ ہو گئی وہ تو عام سی

چھوٹی موٹی چڑیلیں میرا کیا بگاڑیں گی۔۔!!

روحی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے دوبارہ اس

کی نم آنکھوں کو سیدھے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

م۔۔میں نہیں جارہی ہوں۔۔ا۔۔ور آپ مجھے۔۔چڑیل۔۔کہہ رہے ہیں بار

اس کا الگ سے حساب لوں گی میں آپ سے

روحی سبکیاں لیتے ہوئے الٹے ہاتھ سے اپنے

چہرے کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم نے جو کرنا ہے کرلینا پہلے رونا تو بند کردو یار۔۔۔!!!

باسیل روحی کو اپنے پاس کھینچتے ہوئے اس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

م۔۔میں کیسے رونا بند کروں چڑیل میرا بھائی کھا گئی

اس کی ذات بھی نظر نہیں آرہی ہے۔"

روحی دوبارہ دوسرے فلور کی جانب دیکھتے ہوئے اور مزید زور و شور سے رو

ہوئے کہتی ہے۔

اچھا رونا بند کرو چل کر دیکھتے ہیں کہاں گیا تمہارا بھائی

زندہ ہے یا سچ میں مر گیا۔۔!!

باسیل روحی کو چل کرواتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب

لیے بڑھتا ہے۔۔

وہ اوپر ہی تھی وہ اس کی بوٹیاں کھا رہی ہوگی م۔۔میں نے

نہیں جانا۔۔!!

روحی سیڑھیوں پر قدم رکھنے سے پہلے ہی بول پڑتی ہے۔

اوہووو ڈرپوک لڑکی میں ہوں نا۔۔!

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑے آگے کی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مگر۔۔۔!!!روحی دھیرے دھیرے کہتی ہے اس کے دل کی دھڑکنیں بھی تی

سے بڑھنا شروع ہوگئی تھیں۔۔

اگر مگر کچھ نہیں چلو اب اور رونا بند رات سے صبح ہوگئی ہے صبح کا آغاز ا

کرتے ہیں کوئی۔۔!!

باسیل روحی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے اسے اپنے ساتھ اوپر کی منزل

لیے بڑھتا ہے۔

ال تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔۔!!"

ال تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔۔!!"

روحی بار بار دل ہی دل میں پڑھتی ہوئی سیڑھیوں پر

باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پڑھتی جاتی ہے۔۔

انکل۔۔۔؟؟ روحی اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

آجاؤ مت ڈرو۔۔!!!باسیل دوسری منزل کی طرف بڑھتے ہوئے

اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل دوسری منزل پر قدم رکھتا ہے اور روحی کے کانوں

میں کسی عورت کے رونے کی آوازیں آتی ہیں انہیں سنتے ہوئے روحی

اسے پل باسیل کو پھر سے اپنی جانب کھینچتی ہے۔۔

انکل آوازیں بھی سنائی دے رہی ہیں نا تو کیوں خود کو

نچوانے کے لیے جارہے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی باسیل سے دسر سیڑھیاں نیچے کھڑی اس کا رخ

اپنی طرف متوجہ کرواتی معصوم سے ڈرے ہوئے انداز میں

کہتی ہے۔

کیوں مجھے نوچ کھانے کا حق صرف تمہارا ہے تھوڑا چڑیلوں کو میری خوبصو

سے روبرو ہونے دو۔۔!!باسیل روحی کے ڈرگ ہوئے چہرے کو دیکھتے ہو

کہتا ہوئے

سیڑھیوں سے اوپر بڑھتا ہے اور پہلے بائیں جانب اپنی

ہر جگہ نظر دوڑاتا ہے بائیں سے جیسے ہی وہ دائیں جانب

دیکھتا ہے روحی باسیل کا ہاتھ چھوڑے جلدی سے

اس کے پیچھے کھڑی ہو کر اس جگہ کی طرف اشارہ کرتی

ہے جہاں بدر اور وہ کھڑے تھے۔۔

روحی کے اشارے پر باسیل فوراً اس جانب دیکھتا ہے پہلے

اوپر پھر زمین کی جانب "

تو یہ ہے تمہاری چڑیل۔۔؟؟ باسیل گہری سانس لیتے ہوئے

اپنی کمر سے چپکی ہوئی روحی کو کہتا ہے۔

کھا رہی ہے نا بدر کو۔۔؟؟ نوچ ڈالا نا اس کو۔۔؟؟

روحی باسیل کی کمر میں اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ابھی تک تو ایسا کچھ نہیں کیا اس چڑیل نے ایسا پر

تمہارے بھائی کے ہوش میں آنے کے بعد وہ ضرور اپنی جان سے جائے

۔۔!!!

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے اور روحی کو کلائی سے پکڑے اپنے سامنے کھڑا کرتا

ہے۔۔

روحی اپنی آنکھیں زور سے میچے ہوئے باسیل کے سامنے

کھڑی ہوتی ہے۔

دیکھو اپنی چڑیل کو ورنہ یہ تمہیں بھی کھا جائے گی۔

باسیل ابھی بھی ہنس رہا ہوتا ہے۔۔

م۔۔میں نہیں دیکھ رہی ہوں۔۔!!!

روحی نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھو تو سہی۔۔!!باسیل انسسٹ کرتے ہوئے بولا

باسیل کہتا ہے اور روحی اپنی آنکھیں کھولے سامنے کی طرف

دیکھتی ہے وہ جیسے ہی دیکھتی ہے اپنی آنکھوں کے

سامنے بلکل اسی حولیے میں جس میں روحی باسیل کو نظر آئی تھی روحی آئمہ

دیکھے ایک زور چیخ مارے

روتے ہوئے اسی پل مڑ کر باسیل کے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔

روحی روتی ہے اور آئمہ قر باسیل کا چھت پھاڑ قہقہ

ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے۔۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

گڑیا ایسے روتے نہیں ہیں۔۔۔!!!

باسیل کے سینے سے لگی زور سے روتے ہوئے روحی کو

چپ کرواتے ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی میں ہوں۔۔!!!آئمہ اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آئمہ کی آواز پر روحی مڑ کر اس کی جانب روتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتی

پہلے آئمہ کو پھر زمین پر بے ہوش

بدر کو دیکھتی ہے جو ڈر کے مارے بے ہوش پڑا تھا۔

بدر کی حالت دیکھ اپنی حالت دیکھتے ہوئے روحی اب رونے کے بجائے غ

نظروں سے آئمہ کو دیکھ رہی ہوتی ہے جس کے چہرے پر مسکراہٹ کے

تاثرات ابھی بھی تھے۔۔

یہ کیا حرکت تھی آئمہ۔۔؟؟؟ روحی اپنے ہاتھوں سے

اپنے چہرے کو آنسوؤں سے صاف کرتے ہوئے غصے میں سخت لہجے میں ک

تھی۔

روحی کو غصے میں دیکھ باسیل اسی پل اسے بازوؤں سے

پکڑے اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔

ر۔۔روحی وہ میں۔۔۔!!!

وہ میں کیا یہ مذاق تھا تمہارے لیے۔۔؟؟

روحی آئمہ کی بات کاٹے بے حد غصے میں سخت نظروں سے گھورتے ہو

کہتی ہے روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے آئمہ اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

روحی بس۔۔!!باسیل اسے چپ کروانے کی کوشش کرتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

میں مذاق نہیں کر رہی تھی میں۔۔

آئمہ کہتے ہوئے کہتے خود ہی خاموش ہوجاتی ہے وہ پل کے لیے خاموش ہ

ہے اور اتنے میں پیچھے سے بدر زمین سے سر پکڑے اٹھنے کی کوشش کررہا

ہے۔۔

آئمہ۔۔۔!!!روحی کچھ کہنے کے لیے اس کی طرف بڑھتی ہی

ہے کہ باسیل اس کا ہاتھ پکڑے اسے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے جاتا ہے۔

میں تو سچ میں مذاق نہیں کررہی تھی میں تو اپنی طبیعت

کی وجہ سے اس کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔!!

کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے آئمہ آنکھوں میں نمی

لیے دل ہی دل میں کہتی ہے کہہ کر وہ گہری سانس لیتے ہوئے پیچھے مڑتی

کہ غصیلی نظروں سے بدر کو

خود کو دیکھ آئمہ اسی جگہ ہوجاتی ہے۔۔

آج کے بعد مجھ سے بات کرنے کے کوئی ضرورت نہیں ہے

تمہیں۔۔!!!"

بدر انگلی اٹھائے غصہ میں وارن کرنے والے میں کہتے

ہوئے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے وہ قدم اٹھاتا ہی ہے کہ

اس کے پیروں کے نیچے پیزا کا ڈبہ آتا یے جیسے زور

سے لات مارتے ہوئے وہ کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

بظاہر وہ غصے میں تھا پر حقیقتاً وہ آئمہ کو اندھیرے میں

دیکھ واقع میں اسے چڑیل سمجھتے ہوئے بے ہوش

ہو گیا تھا۔۔

آئمہ ایک طرف روحی کے غصہ کرنے پر تو دوسری طرف بدر کو بھی

میں جاتا دیکھ آئمہ اب رونے لگ گئی تھی۔۔

وہ واقع میں اپنی نڈھال ہوتی طبیعت کی وجہ سے کمرے میں کھلی اور ٹھن

ہوٗا میں ٹہل رہے ہوتی ہے۔

اپنے کمرے میں بجلی کڑکنے کی آواز پر تاشہ کی نیند نا

خراب ہو اس لیے وہ اپنے کمرے سے نکلے اسی فلور پر درمیان میں دیورا

ساتھ لگے ٹیبل کے دراز سے چابی

نکالے اس کمرے میں چلی جاتی ہے نیچے یا چھت پر جانے

کی ہمت اس میں نہیں ہوتی ہے۔۔

بدر روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے آئمہ صبح کے اس

پھر رونے لگ گئی تھی پر اسے چپ کروانے والا کوئی نہیں تھا آئمہ اپنے کمر

کی طرف قدم بڑھاتی ہے پر

اس وقت بدر کا ردعمل سوچ کر وہ واپس اسی گیسٹ

روم میں واپس چلی جاتی ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل سے اپنا ہاتھ چھڑوائے روحی غصہ میں بیڈ کی جانب

بڑھتی ہے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر کے پر بورڈ کے سارے بٹن بند کر کے کمر

کو اندھیرے میں ڈوبائے بیڈ کے پاس اپنی سیلیپرز اتارے بیڈ پر منہ

کمفرٹر اوڑھے لیٹ جاتی ہے۔۔

دور کھڑا باسیل روحی کی ایک ایک حرکت کو باغور

دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے اندھیرے میں سائیڈ ٹیبل

کی طرف بڑھتا سائیڈ ٹیبل پر لگا لمپ آن کر دیتا ہے اور وہی

بیڈ پر دونوں ہاتھ رکھے گڈھنوں کے بل زمین پر روحی کی

سائیڈ بیٹھ جاتا ہے۔۔

"ناراض ہو..؟؟

ہلکی سی گردن موڑے پوچھتا ہے۔

"نہیں۔۔میرا اور آپ کا ناراضگی والا کوئی تعلق نہیں ہے"

روحی بے رخی سے کہتے ہی کروٹ لے لیتی ہے۔

"ایسے تو نہیں بولتے ہیں میں تمہارا اکلوتا شوہر ہوں

بہت ہی قریبی رشتہ ہے ہمارا"

روحی کے پیٹ پر ہاتھ رکھے اس کا رخ اپنی طرف متوجہ

کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"پر میں نے تو آپ کو طلاق دینا کا سوچ لیا ہے اب کیا کریں اس قریبی ر

کا۔۔؟؟

باسیل کی طرف صرف اپنی گردن موڑے اس کا ہاتھ

پیٹ سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

"استغفرُللہ۔۔ظالم بیوی ایسے طلاق

دینے پر کیوں آجاتی ہو تم مجھے شرم نہیں آتی تمہیں.؟"

باسیل روحی کی بات سنتے ہی اسی پل کھڑا ہو جاتا ہے

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے کہتا ہے۔

"نہیں۔۔میں بے شرم ہوں

پیدائشی ایسی ہی ہوں اب کیا کرسکتے ہیں۔۔؟؟"

سیدھی ہو کر لیٹتے ہوئے نظریں اٹھائے باسیل کو

غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہم رومینس کرسکتے ہیں اگر تم چاہو تو۔۔!!"

"پیدائشی بے شرم تو تم ویسے بھی ہو اب شوہر کے سامنے

شرمانے کی کیا ضرورت ہے آجاؤ ہم رومینس کرتے ہیں دونوں "

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتے ہی اس کے پاس بیڈ پر لیٹنے لگتا

ہے کہ روحی جلدی سے اٹھ کر پورے

بیڈ پر تکیہ اور گدی پھیلائے ایک تکیہ باسیل کو پکڑاتے

بنا کچھ بولے صوفے کی جانب اشارہ کرتی ہے۔۔!!"

آئی لوو یو۔۔!!روحی کو غصے میں دیکھتے ہوئے وہ اچانک سے معصوم سی شکل

کہتا ہے کہ شاید اسے کوئی رحم آجائے اور وہ اسے بیڈ پر سونے دے۔۔

روحی ابھی بھی کچھ نہیں کہتی ہے ٹیڑھی سمائل کرتے

واپس منہ تک کمفرٹر اوڑھے اپنے دائیں جانب بیڈ پر

پڑے تکیہ پر پیر رکھے وہ سونے لگتی ہے۔

باسیل بھی صوفے کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

اس کی طرف بڑھتا ہے صوفے پر تکیہ رکھے باسیل بھی بس

لیٹ جاتا ہے نیند تو اس کی آنکھوں سے اب اوجھل ہی ہو چکی تھی پر

آنکھیں بند کیے ان پر اپنا ہاتھ کچھ دیر

ایسے ہی بند آنکھیں کے لیٹا رہتا ہے اور ویسے ہی لیٹے لیٹے وہ بھی نیند

گہرائیوں میں اترنے لگتا ہے۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئی صبح کا ایک خوبصورت صبح کا آغاز ہو چکا تھا

موسم وہی تھا ہر طرف خوشبوئیں بارش کی ٹھنڈی ہواؤں کی بکھری ہوئی

آسمان میں کالے بادلوں کی تعداد کل سے کم تھی لیکن پھر بھی موسم کل

منظر ہی پیش کر رہا تھا اس خوبصورت سے موسم میں بھی ہر کام کرنے

شخص اپنے کام میں مصروف تھا۔۔

وجدان آپ نے مجھے اسی بارش کے موسم میں آتش فشانی

دیکھانے کا وعدہ کیا تھا یاد ہے آپ کو۔۔۔؟؟

باسیل کی گاڑی میں سوار وجدان اور ہیر گاڑی کی ایک طرف کی کھ

کھولے ہوئے بارش کے موسم کی ٹھنڈی ہوائیں اپنے چہرے پر محسو

کرتے ہوئے ہیر وجدان سے کہتی ہے۔۔

یاد ہے بس یاد ہے تم سے جڑی ہر بات یاد ہے۔۔

وجدان سڑک کو تو کبھی ہیر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر آپ کو یاد تھا تو آپ مجھے کبھی لے کر کیوں نہیں گئے مجھے کتنا شوق

آتش فشاں دیکھنے کا آپ کو

اندازہ نہیں ہے۔!!

وجدان کی طرف اپنا مکمل رخ کیے ہیر اسکے چہرے کی سائیڈ سے دیکھتے ہو

کہتی ہے۔

کیونکہ اس وقت جس آتش عشق میں ہم سب جل رہے تھے

اس موقع پر آتش فشاں دیکھنا بہت مہنگا پڑ سکتا تھا

وہاں تمہیں لے جانا یاد ہے مجھے اور لے جاؤں گا

تم فکر مت کرو میں وعدے نہیں توڑتا ہوں۔۔

وجدان ڈرائیونگ کرتے ہوئے ہیر کی طرف دیکھے اس کی ٹھوڑی کو پکڑے

سے کہتا ہے۔

یہ بھی ہے ہماری خود کی کہانی میں اتنی آتش تھی

حقیقت کی آتش دیکھ لینا صرف آگ کو بڑھتا ہی کم نہیں

کرتا۔۔!!"

وجدان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ہیر سیٹ پر واپس سیدھی ہو کر بی

ہے اور کھڑکی سے باہر موسم کے خوبصورت سے نظارے دیکھتی ہے۔۔

وجدان ایک نظر ہیر کو دیکھے گاڑی کا ٹرن کاٹتا ایک بہت بڑی عام عمار

سے بھی بڑی بلڈنگ میں داخل ہوئے گاڑی

پارکنگ ایریا میں پارک کرتا ہے۔۔

ہیر چلو ہم پہنچ گئے ہیں۔۔!!اپنی سیٹ بیلٹ اتارے گاڑی

سے نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

ہیر بھی جلدی سے سیٹ بیلٹ کھولے گاڑی سے باہر نکلتی ہے نکلتے ہی ہیر

اٹھا کر بلڈنگ کو دیکھنے کی کوشش

کرتی ہے پر وہ اتنی لمبی تھی کہ نیچے سے وہ دیکھی

بھی نہیں جارہی تھی۔۔۔

گردن میں جھٹکا آجائے گا بچے نہیں کرو۔۔۔!!

وجدان گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے ہیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہتاہے۔

یہ کتنی بڑی بلڈنگ ہے میں تو دیکھ بھی نہیں پارہی ہوں اوپر۔۔"

وجدان کو دیکھتے ہوئے بلڈنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

اگر نیچے سے اونچائی کو نہیں دیکھ کر اس کے بڑے یا

چھوٹے ہونے کا اندازہ لگا پا رہی ہو تو اونچائی سے اس کو

دیکھ لو یقیناً تمہیں اس کے بڑے ہونے کا احساس

صرف احساس ہی لگے گا۔۔۔!!"

اپنے کوٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے ہیر سے نظریں ہٹائے

بلڈنگ کی طرف دیکھتا ہے اور دیکھتے ہوئے آگے کی جانب

بڑھتا ہے۔

وجدان کے قدم آگے کی جانب بڑھتے جارہے تھے اور شہادت کی انگلی

پہنی ہوئی مونسٹر انگوٹھی وہ بار بار گھمائے جارہا تھا۔بلڈنگ میں داخل ہو

دونوں لفٹ کی

طرف بڑھتے ہیں لفٹ میں پہنچتے ہی بلڈنگ کا ٹاپ فینس فلور جو صرف I

P لوگو کے لیے تھا۔۔

VIP

لوگ بھی وجدان یمان جیسے "

کچھ ہی دیر میں ہیر اور وجدان دونوں بلڈنگ کے ٹاپ فلور

پر جہاں سے بادلوں کو دیکھنا ایسا تھا جیسے ان میں

اور اس منزل میں زیادہ وقت نہیں ہے۔۔

لفٹ کھولے پہلے ہیر پھر اس کے پیچھے وجدان دونوں فلور

پر داخل ہوتے ہیں جہاں قدم رکھتے ہی ٹھنڈی ہوائیں

اور پھولوں کی خوشبوئیں ان کے چہرے کو چھوتے ہے۔

ہیر فلور پر دو قدم ہی رکھتی ہے کہ وہ وہی تھم جاتی ہے

سفید صاف شفاف فلور جس پر سفید رنگ کے پھولوں

کی خوشبوئں تھی ہر چیز چمک رہی تھی جیسے کیسی نے

کبھی اسے استعمال ہی نا کیا ہو۔۔

یہ فلور بلکل ایسا تھا جیسا وجدان کو پسند ہے۔

پر اس وقت یہ ناجانے کیوں وجدان کو پسند آکر بھی نہیں

آرہا ہے آنکھوں میں حیرانگی لیے وہ وہاں موجود ہر

چیز کا معائنہ کررہا تھا۔

میاں جی یہاں آپ ڈیل کرنے آرہے تھے یا ڈیٹ کرنے ہر چیز

آپ کے مطابق ہے۔۔!!"

ہیر اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے وجدان کے چہرے پر

حیرانگی کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آیا تو میں ڈیل کرنے ہی تھا پر یہاں کا ماحول تو کچھ اور

بیان کررہا ہے۔۔!!"

وجدان کہتے ہوئے فلور پر آگے کی جانب بڑھنے لگتا ہے

اس کے پیچھے پیچھے ہیر بھی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے آگے

بڑھ رہی ہوتی ہے کہ وجدان س نظریں ہٹائے وہ

اپنے پیروں کی طرف دیکھتی ہے۔

آج وہ بھی بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس تھی تھری پیس سوٹ میں ملبو

جہاں پیروں میں وہ اس طرح کے کپڑوں

کے ساتھ ہیل پہنتی تھی اب وہاں وہ شوز پہننے کے گئی تھی لیکِن بریںڈ شوز"

ہیر اپنے شوزوں کی لیسس کھلی دیکھ کر اسے بند کرنے کے

لیے جھکنے لگتی ہے پر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ

خود رک جاتی ہے۔۔

لیکن دوبارہ دھیرے دھیرے سے احتیاط سے وہ جھکنے ہی

لگتی ہے کہ اس کے جھکنے سے پہلے ہی وجدان اس

کے قدموں میں جھکے اس کا پیر زمین سے اٹھائے اپنے گڈھنے پر رکھے شوز

لیسس باندھنا شروع

ہو جاتا ہے۔۔

وجدان بنا کچھ بولے بنا کچھ سوچے ہیر کے قدموں میں

جھک کر اس کے شوز کہ لیسس باندھنا اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے رنگ

بکھیر رہی تھی۔۔

جھکنے سے منع کیا ہے نا بیگم صاحبہ سنتی نہیں ہو تم۔۔؟

وجدان ہیر کا پیر واپس زمین پر رکھے کھڑے ہوتے ہوئے

کہتا ہے۔

اب اتنا تو میں خود بھی کرسکتی ہوں میاں جی پریگنینٹ ہوں ٹنڈی نہیں۔۔!

ہیر وجدان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی ہنس پڑتی ہے اس کی بات پر وجدان بھی ہنس

پڑتا ہے۔۔

مجھے لگتا ہے وقت کی پابندی کرنا یہاں کے مردوں کا اصول

نہیں ہے چاہے وہ باسیل سکندر ہو یا دیریک جون

ہیر دوبارہ کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے شیشے کی بڑی سی دیوار کی طرف اپنے ق

بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہیر آگے جاتی ہے پر وجدان وہی کھڑا اپنے کوٹ کی جیب سے فون نکا

اڈونس کو فون ملاتا ہے۔۔

ing the paper to me"!!.

لہجہ حکمانہ تھا بولتے ہی کال کاٹے وجدان شیشے کی

دیوار کے سامنے پڑے صوفے میں سے ایک صوفے پر جا بیٹھتا ہے وہ بیٹھت

ہے کہ لفٹ کے کھلنے کی آواز آتی ہے

جس پر ہیر وجدان کی گردنیں لفٹ کی طرف فوراً

مڑتی ہے۔۔

فلور پر لگی گھڑی میں 10 بجنے پر ایک آواز آتی ہے اور وہی

لفٹ کے دروازے سے باہر دیریک نکالتا ہے ڈارک گیرے کلر

کے سوٹ بوٹ میں ملبوس ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے

دوسرے ہاتھ میں چشمہ لٹکائے ہوئے دیریک فلور کی زمین کی طرف د

ہوئے فلور پر داخل ہوتا ہے۔

پہلے دیریک اندر آتا یے اس کے پیچھے تامیر آتا ہے ہاتھ میں

ایک بیگ پکڑے ہوئے

دیریک کو دیکھتے ہوئے ہیر پوری طرح سے دیریک کی

طرف متوجہ ہوتی ہے پہلے دیریک پھر تامیر کو وہ سر تا پیر

دیکھتے ہوئے ان کا معائنہ کرتی ہے۔۔

ہیر کی نظریں دیریک پر ہوتی ہے پر وجدان کی نظروں کا

مرکز ہیر کا چہرہ اس کے چہرے کے تاثرات تھے۔

وجدان اپنی آنکھیں بند کیے ایک دم کولڈ انداز میں کھولتے

ہوئے ہیر سے نظر ہٹا کر دیریک کو دیکھتا ہے جو اب

اس کی جانب بڑھ رہا ہوتا ہے۔۔

دیریک کو آتا دیکھ وجدان صوفے سے کھڑا ہو کر سر تا

پیر کولڈ نظروں سے دیریک کو دیکھتا ہے۔۔

وقت سے پہلے آگئے ہیں آپ۔۔!!!

دیریک وجدان کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

دیر سے آنے سے تو بہتر ہی ہے۔۔!!!

وجدان دیریک سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔

بلکل۔۔!!تو میٹنگ شروع کریں۔۔؟؟

اپنا ہاتھ وجدان کے ہاتھ سے الگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تھوڑا انتظار اب آپ کو بھی کرنا پڑے گا کسی کا۔۔!!"

دیریک کو صوفے پر بیٹھا دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی

خود بھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

ہیر اپنا رخ واپس باہر کی جانب موڑ لیتی ہے سن، دیکھ وہ سب رہی تھی لی

کچھ بول نہیں رہی تھی۔

آنے والا ہو گا خود دیکھ لینا۔۔!!

وجدان چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وجدان کی بات پر دیریک ہاں میں سر ہلاتا ہوا اسی فلور

کا معائنہ کرتا ہے جہاں پھولوں کی خوشبوؤں ہی

خوشبوؤں تھی۔۔

یہ سب تم نے کروایا ہے کیا۔۔؟؟

دیریک حیرانگی سے وجدان سے پوچھتا ہے۔۔

وہ بہت جلد ہی آپ سے تم پر آگیا تھا اس سے زیادہ وہ

کسی مرد کو عزت دے بھی نہیں سکتا تھا۔۔

یہ بلڈنگ میری نہیں تمہاری ہے۔!!!

وجدان اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

م۔۔میں تو خود یہاں پہلی دفعہ آیا ہوں۔۔"

دیریک کی بات پر چونکتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا ہے۔

مذاق اچھا ہے پر موڈ نہیں ہے ہنسنے کا۔۔!!

وجدان دونوں آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں مذاق کر بھی نہیں رہا ہوں۔۔۔"

میں اس بلڈنگ سے جتنی نفرت کرتا ہوں یہاں قدم رکھنے سے بہتر مجھے ا

جلا کر راکھ کرنا لگتا ہے۔۔

دیریک وجدان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کسی سے نفرتوں کے چکر میں اپنا نقصان نہیں کرتے ہیں

یہ دنیا نفرت سے ہی چلتی ہے جس کی نفرت میں جتنی طاقت

ہو گی دنیا،وقت، پاور، اور سب سے بڑھ کر اپنا ڈر، لوگوں

میں وہی حاصل کر پائے گا۔۔!!"

اس لیے کسی سے نفرت کرنے کو کمزوری نہیں ہتھیار بناؤ

ایک کی نفرت بھی تمہیں کہیں سے کہیں پہنچنا کا راستہ دیکھانے کے لیے

ہے۔۔"

وجدان شیشے کے سامنے کھڑی ہیر کی پشت کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

ہے۔۔

اس کی باتوں پر ہیر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی

جیسے شیشے میں اس کے پڑتے عکس کو اس کے بلکل

پیچھے صوفے پر بیٹھے وجدان کی نظروں میں باآسانی آرہی تھی۔۔

وجدان کی بات کا جواب دیریک تو کوئی نہیں دیتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر ت

کو اپنی طرف آنے کے لئے کہتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا تیسرے کس شخص کو تم نے یہاں بلایا

ہے جبکہ اس کی ضرورت بھی نہیں تھی لیکن خیر اگر وہ اگلے 5 منٹ

یہاں نا پہنچا تو۔۔۔۔

تو کیا۔۔۔؟؟؟

دیریک اپنی بات مکمل کر ہی رہا تھا کہ لفٹ کے کھلے دروازے سے

اندر فلور پر بڑھتے ہوئے بلیک کلر کے ہی تھیری پیس سوٹ میں ملب

آنکھوں پر گوگل لگائے ہوئے اپنے

کوٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے باسیل دیریک کی بات کاٹے

اس سے سوال کرتا ہے۔۔

باسیل کی آواز پر کچھ پل رک کر دیریک پیچھے کی جانب

مڑ کر دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے تو بس دیکھتا

ہی رہ جاتا ہے صرف وہ ہی نہیں دیریک کی آنکھوں کے سامنے

کھڑے باسیل کی نظریں بھی دیریک پر تھم گئی تھیں۔۔"

آہششششش۔۔!!باسیل کو دیکھتے ہی دیریک گندا سا منہ

بنائے کہتے ہوئے گہری سانس بھرتا ہے۔۔

دیریک کی شکل دیکھتے ہوئے باسیل اپنی آنکھوں سے چشمہ

اتارے چشمہ سر ہلکا سا جھکائے چشمے کی ڈنڈی سے اپنا ماتھا پر کھجانے لگتا

۔۔

ان دونوں کو دیکھتے ہوئے ہیر وجدان دونوں

سے ان کے چہروں پر عجیب و غریب تاثرات دیکھتے ہوئے حیران کن نظر

سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کندھے اچکاتے ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

"ت۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟"

اپنے منہ میں زبان گھوماتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے پوچھتا ہے۔

"تمہاری منہ دیکھائی لے کر آیا ہوں کیوں نہیں چاہیے تمہیں۔؟؟"

آگے کی طرف بڑھتے ہوئے دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے

"ہاں نہیں چاہیے مجھے کچھ بھی ابھی کے ابھی واپس جاؤں "

مذید باسیل کے قدم آگے کی طرف بڑھتے اس سے پہلے ہی

دیریک اس کے سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تمہاری شکل سخت زہر لگ رہی ہے مجھے اس وقت "

دیریک کا لہجہ کافی حد تک سخت اور تلخ تھا۔

"ہاں تو کھا کر مر جاؤ زہر زندہ رہ کر کس پر

احسان کر رہے ہو۔۔!!"

باسیل بھی منہ توڑ جواب دیتے ہوئے دیریک کو کراس کیے آگے کی جا

وجدان کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

"آخر کار یہاں کرنے کیا آئے ہو سکون نہیں مل رہا ہے

میرے بغیر تمہیں اس دُنیا میں۔۔؟؟"

باسیل کو صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے صوفے پر اپنے برابر چشمہ رکھے شہنشاہی انداز میں بیھٹے دیکھتے ہی دیریک حد سے زیادہ غصے مبتلا ہو گیا تھا۔۔

"کیا کروں میں تم پر دل جو آ گیا ہے سکون ہی ملا تمہارے بغیر اس دُنیا میں"

باسیل مزید چوڑا ہوتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

ان دونوں کی باتوں کو سنتے ہوئے ہیر مزے لیتے ہوئے مڑ کر صوفے کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگتی ہے۔

"ہو گئی۔۔؟؟ کر لی بکواس۔۔؟؟"

دیریک گندا سا منہ بنائے پوچھتا ہے۔

"بکواس تھی یہ تو شروع کیوں کی تھی "

باسیل کا جواب دینا ابھی بھی منہ توڑنے جیسا تھا۔

"کیا کروں تمہاری شکل دیکھ کر خود بخود میری زبان

سے نکل گئی تھی"

دیریک کہتے ہوئے اپنے کوٹ اور شرٹ کی بازوؤں کو

کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے خود بھی صوفے پر بیٹھتا ہے۔

"کنڑول کرو اپنی زبان پر اسی طرح کچھ بھی نکلتا رہا

تو امیج پر سوال اٹھنے لگ جائیں گے"

باسیل کوٹ کی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہتا ہے۔

"تمہیں میری امیج کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت

نہیں ہے سمجھے وقالتی سرکار"

اپنے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے چڑے ہوئے لہجے میں کہتا ہے۔۔

"مجھے تمہاری امیج کی نہیں اپنی امیج کی فکر ہے

تمہارے ساتھ نام جوڑے گا تو میرا نام خراب ہو گا نا"

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتا ہے۔

"تم کیا میری محبوبہ ہو جو میرے ساتھ نام جوڑنے پر

تمہاری امیج پر سوال اٹھیں گے"

دیریک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے بولا

"تمہاری محبوبہ بننے سے اچھا ہے اسی بلڈنگ سے

نیچے پھینک دوں تمہیں نا رہو گے تم نا رہے گا کوئی سوال بات ختم "

(اپنے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتا ہے)

جس جگہ ہیر کھڑی تھی ایس جگہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہو

غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

واہ واہ واہ مسئلہ تمہیں ہے مجھ سے تو خود کود کر

نہیں مر جاتے ہو تم مجھے کس خوشی میں مار رہے ہو۔؟؟

دیریک باسیل کی طرف صوبے سے گدی اٹھائے پھینکتے ہوئے

دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرے پاس دو بچے ہیں میرا ان کے لیے جینا بہت ضروری ہے اور تم جیس

کو مارنا بھی۔۔"

اپنی طرف پھینکی ہوئی گدی کو زور سے ہاتھوں میں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

پر تمہارا تو ایک ہی بیٹا ہے دوسرا کہاں سے آیا۔۔؟؟؟

اب کی بار وجدان سوال کرتا ہے۔۔

جواباً باسیل ہاتھ میں پکڑی ہوئی گدی اب اس کی طرف

پھینکتا ہے اور بڑی بڑی آنکھیں کیے اسے دیکھتا ہے۔۔

تم میرے سارے راز کھول لو تمہیں راز کھولنے کے لیے نہیں بلایا ہے بھ

کیوں جاتے ہو تم۔۔۔!!

باسیل دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

اوپس۔۔۔!!"مائے بیڈ۔۔!!!"

وجدان گدی اپنی کمر کے پیچھے رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں کمینہ وقالتی سرکار جھوٹ بول بول کر ہی تم نے

آج تک سارے کام کیسے ہونگے یقین ہوگیا ہے مجھے اچھا کیا میں نے

تمہارے ساتھ کام کرنے سے منع کر دیا اچھا خاصا نام کو نقصان ہو جاتا میر

کو۔۔۔"

دیریک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے باسیل کو غصہ چڑھاتے ہوئے

پرسکون ہونے لگتا ہے۔۔

تم خاموش ہو جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔!!

دیریک باسیل کو غصہ چڑھا چکا تھا باسیل دھمکانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔۔

تم ہاتھ تو لگا کر دیکھاؤ مجھے میرے پاس سانڈ ہ۔۔۔

م۔میرا مطلب ہے تامیر ہے ایک مکہ میں چت کردے گا یہ تمہیں۔۔۔!!"

دیریک کہتے ہی تامیر کی طرف دیکھتا ہے جو اپنے دانت بھینچتے ہوئے اس

طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

سوری غلطی سے نکل گیا تھا۔۔!!!

دیریک بڑبڑاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

omportamento infantile"...

(بچکانی باتیں) ہیر ان سب کی باتیں سن کر اٹیلین میں

کہتی ہے تو فوراً سے تینوں کی نظریں ہیر کی طرف اٹھتی ہیں پر کوئی کچھ

نہیں ہے۔۔"

پر سمجھ تینوں کو اس کیا بات کی آچکی تھی ہر کوئی

ہر طرف سے پرفیکٹ جو تھا۔۔

ہیر کے احترام میں ہی کوئی کچھ نہیں کہتا ہے بس تامیر

مسکرا پڑتا ہے۔۔

افففہووو۔۔بھول گئے ہو کیا سارے کہ عام لوگ نہیں ہو آپ سب جو عور

کی طرح بیٹھ کر لڑ رہے ہو۔۔۔

بزنس مین ہو سب کام کرنے آئے ہو کام کرو سب اپنا۔۔"

ہیر تینوں مردوں کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ

پر ٹانگ جمائے ان تینوں کے چہرے کی جانب دیکھتی ہوئے کہتی ہے وہ

ہے اور اپنا فون کوٹ کی جیب سے نکالے ٹیبل پر رکھے گہری سانس

صوفے پر پیچھے کی جانب ہو کر صوفے سے پشت ٹیکاتی ہے۔۔!!"

ہیر کو دیکھتے ہوئے دیریک اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے سنجیدگی سجائے تامیر

طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تامیر دیریک کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے پراپرٹی

کاغذات بیگ

سے نکالے دیریک کو دیکھتا ہے۔

دیریک کاغذات کھولتا ہے اور وجدان کی نظریں لفٹ کی طرف بڑھتی ہیں

اڈونس کے انتظار میں دو سے تین بار

لفٹ کے بند دروازے کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔

یہ رہے کیسینو کے پیپیرز سارے کیسینو کے اوریجنل ڈاکیومنٹس ہیں۔۔!!"

دیریک فائل وجدان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے صرف کیسینو نہیں یہ بلڈنگ بھی چاہیے۔۔"

وجدان ٹانگ سے ٹانگ ہٹائے دیریک کے ہاتھ سے فائل پکڑتے

ہوئے اس پر نظریں جمائے ہوئے کہتا ہے۔۔

وجدان کی بات پر ہیر بھی حیرانگی سے وجدان کو دیکھنے

لگتی ہے۔۔

اس بلڈنگ کا کیا کرو گے تم۔۔۔؟؟ دیریک تجسس سے پوچھتا ہے۔تم واقع

کچھ نہیں جانتے ہو یا کا انجان بننے کا ناٹک کر رہے ہو۔۔۔؟؟؟

باسیل دیریک کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات دیکھتے

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ڈیریک لندن کبھی آیا ہی نہیں تھا تو اسے ان سب کے بارے میں کیسے

ہوسکتا تھا اب جب آیا ہے تو ایک کے بعد حیران کن چیزیں باتیں اس

سامنے آرہی ہوتی ہیں۔۔

مطلب۔۔؟؟ ڈیریک اب بھی تجسّس سے پوچھتا ہے۔

مطلب بتاؤ یا دیکھاؤں۔۔؟؟

باسیل چہرے پر ٹھیڑی مسکراہٹ سجاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔"

جو دل میں آئے وہ کرلو۔۔!!

ڈیریک کہتے ہی صوفے سے پشت ٹیکائے چوڑا ہوئے واپس پیچھے ہو کر بیٹھ

ہے۔

ڈیریک کہتا ہے اور اتنے میں ہیر اپنے فون پر ویڈیو آن

کرے موبائل دیریک کی طرف بڑھاتی ہے اور صوفے سے

اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

یہ بلڈنگ تقریباً بظاہر 50 فلور پر بنی ہے پر حقیقت میں یہ

54 فلور پر بنی ہے دو فلور بلڈنگ کے نیچے ہیں اور دو فلور

بلڈنگ کے درمیان میں ہیں پر سب کی نظروں سے

اوجھل ہیں۔۔"

ہیر کی باتوں پر وجدان اور باسیل انتہائی پرسکون تھے لیکن تامیر اور دیری

دونوں کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔

آپ کو کیسے پتا یہاں 4 فلور مزید ہیں۔۔؟؟

دیریک فون کی اسکرین پر وہ چار فلور دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے جو اس کی نظر

میں کیا کبھی ذہین میں بھی

نہیں آئے تھے۔۔

یہ اب بھی سوال کر رہے ہیں۔۔؟؟

ہیر وجدان کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

وہ چار فلور جانتے ہو نظروں سے اوجھل کیوں ہیں۔۔؟

وجدان سوال کرتے ہوئے صوبے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے

اور شیشہ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

کیوں۔۔؟؟ دیریک موبائل ٹیبل پر رکھے وجدان کو شیشے کی طرف جاتا د

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیونکہ وہ 4 فلور تمہاری ماں کے تھے تم یہ نہیں جانتے ہو

تمہارے ماں باپ یہاں پر وہ کیسنیو چلاتے تھے پر یہ نہیں جانتے تھے

کیسینو کے ساتھ ساتھ ڈرسگ کا کام کرتی تھیں ایکٹرس کی فیلڈ میں ڈرگ

ہے اور ہماری فیلڈ میں یہ حرام ہے۔۔

دیریک اپنے ماں باپ کے بارے میں باتیں دوسروں کے منہ سے سن کر م

حیران ہورہا تھا اس نے کبھی ان کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی

ابجو باتیں پتہ چل رہی تو ناقابل یقین ہورہی تھیں اس کے لیے "

وجدان شیشے سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتے ہوئے واپس دیریک کی طرف پلٹتا ہے جو اب شرمندگی کے مارے

سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا اپنے ہاتھوں کو

آپس میں مسلتے ہوئے دیریک اپنے ہاتھوں کی

مٹھیاں بھینچے ہوئے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔

ٹھیک ہے ڈیل ڈن کرتے ہیں مجھے ماضی میں رہنا پسند

نہیں ہے اور اپنے ماں باپ کا ماضی جاننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

بلڈنگ لے لو بات ختم کرو دوبارہ ان کا ذکر نہیں کرنا

دیریک گردن موڑے خون اترتی نظروں سے وجدان کو دیکھتے ہوئے

ہے۔۔

ذکر ضروری ہے دیریک جون ہر ماضی نفرت ہے قابل نہیں ہوتا ہے لوگ

کی باتیں سن کر ان سے نفرت مت کرو جن کی وجہ سے تم آج یہاں

ہو۔۔۔!"

باسیل دیریک کے چہرے پر چڑھتے ہوئے غصہ کو باغور دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کہہ دیا نا میری ماضی کے بارے میں مت بولو کچھ بھی

دیریک سخت نظروں سے باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی ایک بار پہلے بھی

تم نے باتیں ادھوری چھوڑ دی تھیں اور آج پھر تم اسے ادھورا چھوڑ رہے

کر کوئی بات نہیں جیسی تمہاری مرضی۔۔۔

پر کچھ دینا تھا تمہیں جس کے لیے میں یہاں آیا تھا آگے جو کرنا اب خود

تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو

اپنا سکون برباد کروں تم جیسے خود غرض انسان کے لیے

باسیل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک یو ایس بی

نکالتے ہوئے ٹیبل پر زور سے رکھتے ہوئے غصے میں گھورتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آہ ہ۔۔باہر کا موسم ٹھنڈا ہے لیکن یہاں کی گرمی نا قابل برداشت

ہورہی ہے پیپیرز سائن کرتے ہیں واپس بھی جانا ہے۔"

ھیر دیریک اور باسیل کو خون اترنے نظروں سے گھور کر دیکھتے ہوئے کہتی

اور کہتے ہوئے وجدان کو اشارہ کرتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

وجدان ھیر صوفے کی جانب بڑھتے ہیں اور اتنے میں لفٹ

کے دروازے سے اڈونس فلور پر آتا ہے ہاتھ

میں دو فائل پکڑے ہوئے

اڈونس دوڑتے ہوئے فلور پر آتا ہے اور وجدان تیش بھری نگاہیں اس پر

ہے---

sorry monster my bike was broken so!!!!....

وجدان کی طرف بڑھے اسے فائل دیتے ہوئے کہتا ہے پر دونوں فائل

دیتا ہے دونوں بلیک کلر کی فائل ہوتی ہے ان میں سے ایک وجدان کو د

واپس اپنے قدم پیچھے

کیے تامیر کے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔

e'll talk about that soon"!!...

وجدان فائل پکڑتے ہوئے کہتا ہے--

اڈونس ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کو اپنی کمر کے پیچھے کیے اپنے دونوں ہاتھ

سے اس پر زور دیتے ہوئے اپنا نچلا لب دبانے لگتا ہے۔۔

دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ رہی تھی جس کی آواز اس کے ساتھ پر فا

پر کھڑا تامیر باآسانی سن رہا تھا

اڈونس کی دھڑکنوں کی آوازیں سنتے ہوئے تامیر گردن موڑے اڈونس

طرف دیکھتا ہے جس کے ماتھے پر پسینے

آنے لگتا ہے پسینے کو دیکھتے ہوئے تامیر ایک نظر میں سر تا پیر اڈونس کو د

ہے اور پھر گردن جھٹکتے ہوئے اپنا

رخ واپس دیریک کی طرف کرتا ہے۔۔

یہ فائل کس لیے۔۔؟؟ دیریک وجدان کے ہاتھ میں فائل دیکھتے ہوئے پو

ہے۔

یہ میری ہے۔۔"وجدان فائل اپنے سامنے کھولے رکھتے ہوئے کہتاہے۔۔

دیریک اپنی دونوں آئیبرو اچکاتے ہوئے اپنی فائل پر سائن

کیے وجدان کی طرف بڑھاتا ہے۔۔

دیریک کے فائل دیتے ہی وجدان اس پر سائن کرتا ہے۔

اس میں بلڈنگ کے پیپیرز نہیں ہیں۔!!" دیریک فائل کی طرف اشار

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اس میں ہیں۔۔!!وجدان اپنی فائل دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتاہے

تیاری پوری کر کے آئے ہو۔۔!! دیریک فائل پکڑے اس پر بنا پڑھے س

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ان کاغذات پر پہلے دیریک اس کے بعد پھر وجدان کے بجائے

ہیر سائن کرتی ہے ہیر کے سائن کے بعد ان کاغذات پر

باسیل سائن کرتا ہے تینوں کے سائن ہوتے ہی وجدان گہری سانس لیتا ہے

پیسے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوگئے ہیں۔۔"سائن ہونے کے فوراً

بعد وجدان دیریک کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہیں میں نے بینک اکاؤنٹ نہیں بتایا تھا۔!!"

دیریک فون جیب کے نکالنے سے پہلے کہتا ہے۔

میری جان ہمارے کچھ بھی کہنے یا کرنے کے بعد یا پہلے سوال نہیں کرتے

لوگوں کا ماضی اور مستقبل پتا لگانے کے لیے

اس کے بتانے کی یا اجازتِ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور ہمیں تو بلکل

نہیں "

وجدان ٹیبل سے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے اور کھڑے ہوتے ہی

دیریک سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھاتا ہے۔۔

ve a safe journey"!!!...

ڈیل سائن ہوتے ہی باسیل صوفے سے اٹھ کر صوفے سے دائیں ہاتھ

چشمہ اٹھاتے ہوئے وجدان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے وجدان بھی با

سے ملنے کے لیے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے باسل وجدان سے ہاتھ ملا

اور کہتے ہی ایک نظر کولڈ نظر ڈیریک پر ڈالے

وہاں سے جانے کے لیے اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

باسیل کو جاتا دیکھ ڈیریک اور وجدان دونوں گہری سانس

لیتے ہیں۔۔

پیپیرز پر سائن تم نے نہیں کیے ایسا کیوں۔۔؟؟

باسیل کے جاتے ہی وجدان سے سوال کرتا ہے۔۔

کیونکہ لندن پر راج میں نہیں میری بیگم کرے گی۔۔!!!

وجدان ہیر کی طرف اشارے کرتے ہوئے کہتا ہے جو اب ان

دونوں کو اکیلا چھوڑے فلور کا معائنہ کررہی ہوتی ہے۔۔

تمہاری بیوی۔۔؟؟ یہ راج کریں گی۔۔؟؟ دیریک تجسّس

سے پوچھتا ہے۔۔

میں اس پر راج کرکے اسے تباہ کروں گی۔۔!!"

کیونکہ مجھے تباہیاں بہت پسند ہیں۔۔!!!

ہاتھ میں سفید گلاب پکڑے دیریک کو دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں کہتی ہے۔

l the best for that"!!...

دیریک ہیر کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

on't underestimate my wife she's a devil's daughter

e's Dangerous women I ever seen in my life "..

وجدان ہیر کو دیکھتے ہوئے فخریہ مسکراہٹ چہرے پر

سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ سب ٹھیک ہے لیکن ان سب میں اس وقالتی سرکار کا

تم سے کیا کنیکشن یہ سمجھ نہیں آیا مجھے "

دیریک صوفے سے اٹھتے ہوئے باسیل کو ذہین میں رکھتے ہوئے تجسّس و

کے عالم میں پوچھتا ہے۔

وہ یو ایس بی ہے نا اسے دیکھوں پھر پتا چلے گا باسیل کا مجھ سے کیا کنیکشن

فلحال اتنا بتا سکتا ہوں

تمہارے لیے اس نے ایک بہت بڑی قیمت ادا کی ہے "

وجدان مسکراتے ہوئے ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

od bye it's a wonderful meeting with you now it's our

ne to go back in our world"!!..

وجدان ڈیریک سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

od bye have a safe journey"!!...

ڈیریک بھی مسکراتے ہوئے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتاہے۔۔

وجدان ڈیریک کے ہاتھ سے ہاتھ چھوڑوائے اڈونس کو فائل

اٹھانے کا اشارہ کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے ہیر کو اپنے

پاس آنے کا اشارہ کرتا ہے۔

od bye mr Derek"،..

ہیر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

ood bye Mrs monster "...

ڈیریک بھی جوابا مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اڈونس ٹیبل سے فائل اٹھائے ہیر وجدان کے لفٹ سے نیچے آنے سے پہلے

خود لفٹ میں داخل ہوتا فرسٹ فلور پر پہنچ جاتا ہے۔۔

اڈونس کے جاتے ہی وجدان اور ہیر دونوں ایک دوسرے کے

چہرے کی طرف دیکھتے ہیں اور پھر ڈیریک کی طرف دیکھتے ہوئے وہ ہنس پڑ

ہیں۔۔"

چلیں وائفی۔۔؟؟ وجدان ہیر سے پوچھتا ہے۔۔

ضرور۔۔!!!ہیر مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے لفٹ کی طرف

بڑھتی ہے اس کے پیچھے پیچھے وجدان بھی لفٹ کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

ہیر وجدان جیسے ہی نیچے فرسٹ فلور پر پہنچتے ہیں باہر کی طرف بڑھتے ہو

ہیر وجدان دونوں کی نظریں اڈونس

پر پڑتی ہیں کو ایک وائٹ کلر کی گاڑی کی کھڑکی کے پاس

کھڑا ہوا تھا وجدان ہیر کو گاڑی میں سوار ڈرائیونگ سیٹ

پر بیٹھا انہیں اندر سے آتا دیکھ اسی پل گاڑی

چلائے وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔

ان کے جاتے ہی اڈونس ڈرتے ہوئے اپنے پیچھے کی طرف دیکھتا ہے اپنے

آتے وجدان ہیر کو دیکھے

پہلے ڈر کے تاثرات چہرے پر سجاتا ہے پھر ہنستے ہوئے ان

کی طرف دیکھتا ہے۔۔

اڈونس کو ہنستا دیکھ کر ہیر وجدان دونوں بھی مسکرا پڑتے ہیں وہ تینوں م

رہے ہوتے ہیں کہ اتنے میں بلیک کلر کی لینڈ کروزر میں ڈرائیونگ سیٹ

سوار

باسیل ان کے سامنے گاڑی لیے پہنچتا ہے۔۔"

باسیل کو دیکھتے ہوئے وجدان فرنٹ سیٹ پر ہیر بیک سیٹ

پر اور اڈونس اپنی بائیک پر سوار ہو کر باسیل کی گاڑی

کے پیچھے پیچھے بلڈنگ سے نکلے اڈونس اپنی بائیک کا رخ دوسری طرف مو

ہے اور باسیل ائیرپورٹ کی طرف اپنا رخ موڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ان تینوں کو گاڑی میں سوار 50 فلور کی بالکنی سے دیریک

باہر نکلتے ہوئے دیکھتا ہے اور دیکھتے ہی وہ مڑ کر بالکنی میں لگی ریلنگ سے ٹ

لگائے ابھی کچھ دیر پہلے ہوئی باتوں کو سوچنے لگتا ہے۔۔

سوچتے سوچتے اس کی نظر ٹیبل پر پڑی باسیل کی رکھی

ہوئی ہو ایس بی پر پڑتی ہے۔۔!!"

دیریک اس یو ایس کو دیکھتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتا ہے

وہ یو ایس بی کو اٹھاتا اس سے پہلے ہی اس کے فون

پر کال آجاتی ہے۔

جیب سے فون نکالے دیریک آسکرین پر گھر کا نمبر دیکھے

اسی پل فون کان سے لگاتا تامیر کو یو ایس بی اٹھانے کا

اشارہ کرتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔"

حال میں ٹہلتے ہوئے بڑی بے چینی کے ساتھ کال لگاتی ہے وہ اس سے

بھی دو بار کال کر کی تھی پر ڈیل کے دوران

دیریک کو کال آنے کا پتا ہی نہیں چلتا ہے۔۔

"سنیں ..؟؟"

کال پک ہوتے ہی حور بولتی ہے۔۔

"سنائیں "

حور کی آواز سنتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

"آپ کہاں ہیں..؟؟

حور حال میں ننگے پیر فرش پر ٹہلتے ہوئے انتہائی معصومانہ انداز میں پوچھ

ہے۔۔

گھر جب تک آئیں گے آپ..؟؟"

ایک کے بعد فوراً دوسرا سوال کرتی ہے۔۔

"جب آپ بولیں گی تب آجائیں گے ہم"

لہجہ میں محبت کی میٹھاس صاف دیکھائی دے رہی تھی

جس کے چمک چہرے پر بھی تھی۔

دیریک ہے چہرے پر چمک تھی اور اس کے پیچھے کھڑے

تامیر کے چہرے پر غصہ تھا۔۔

لفٹ کا بٹن زور سے غصہ میں پریس کرتے ہوئے اپنے دونوں

ہاتھ سینے پر باندھے تامیر کب بھینچے ہوئے پیچھے لفٹ سے ٹیک لگائے کھڑ

جاتا ہے۔۔

"تو آجائیں نا آپ اب میں صبح سے انتظار کررہی ہوں آپ کا"

حور روک کر مینشن کے دروازے کے باہر فوراہ کی

جانب دیکھتی ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں تم صبح صبح ڈرا رہی ہو مجھے ایسی

باتیں کرکے طبیعت تو نہیں خراب ہوگئی ہے تمہاری "

دیریک ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں کہتا ہے چہرے سے ہنسی غائب

ہونے لگ گئی تھی۔۔

"نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں بلکہ بلکل ٹھیک ہوں آپ

آجائیں جلدی آپ نے سرپرائز ہے"

حور خوشی سے چہکتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"مجھے سرپرائز نہیں پسند ہے وائفی یہ اچھے

ثابت نہیں ہوتے ہیں میرے لیے"

لفٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیریک پھر مسکراتے ہوئے جواب

دیتا ہے۔۔

"یہ والا اچھا ہوگا سچ میں بس واپسی میں آتے ہوئے

میرے لیے گجرے لے آنا"

حور پھر سے ٹہلتے ہوئے خوشی سے بھرپور لہجے میں

کہتی ہے۔۔

"گجرے کیا ہوتا ہیں۔.؟؟'

دیریک اپنے پیچھے کھڑے تامیر کو سؤالیہ نظروں سے

دیکھتے ہوئے مڑتا ہے۔

سفید اور لال رنگ کے پھول ہوتے ہیں ایک ساتھ

پروئے ہوتے ہیں انہیں پہنتے ہیں "

حور دیریک کو بتا رہی ہوتی ہے کہ سیڑھیوں سے لیڈی

سرونٹ حور کپڑے لیے دوسرے فلور پر کھڑی

ہوئی ہوتی اس دیکھا رہی ہوتی ہیں۔

جنہیں دیکھتے ہوئے حور نا میں سر ہلاتی گندا سا منہ بنائے

دوسرے کپڑے لانے کا اشارہ کرتی ہے۔۔

"کہاں گلے میں..؟؟"

دیریک تامیر سے نظریں ہٹائے بلڈنگ سے باہر نکلتے ہوئے

ہوئے پوچھتا ہے۔

"نہیں ہاتھوں میں"

حور دیریک کو جواب دیتی ہے تو سامنے سے کچھ لوگ مینشن میں داخل ہو

ہیں تقریباً 7 لوگ تھے اُنہیں دیکھتے ہوئے حور ان کی طرف بڑھتی ہے او

ان سے کچھ کہے ہاتھ ملاتے ہوئے انہیں صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ ک

ہے۔۔

"ہاتھوں میں پھول کون پہنتا ہے..؟؟'

دیریک بلڈنگ سے باہر کھڑے ہو کر حور سے تجسّس سے پوچھتا ہے وہ

کھڑا ہوتا ہے کہ تامیر گاڑی لینے کے لیے

پارکنگ ایریا میں جاتا ہے--

"میں پہنتی ہوں اور میں پہنوں گی پھول لائیے

گا ورنہ واپس گھر مت آیئے گا آپ"

حور واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے سیڑھیوں کے پاس ات

ہوئی اپنی سینڈل اسے پہنتی ہوئے

دھمکانہ لہجے میں کہتی ہے--

"تم دھمکی دے رہی ہو ..؟؟"

دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

"جی دے رہی ہوں گجرے ضروری ہیں وہ آئیں گے

تو آپ کے لیے گھر کے دروازے کھلے گیں "

"ورنہ ہوٹل میں روم بک کروا لینا کیونکہ

سڑک پر ٹھنڈ ہو گی ٹھنڈ سے جلدی مر جائیں گے آپ "

حور جلدی جلدی میں کہتے ہوئے کال کاٹ دیتی ہے گھر کا فون ٹیبل پر ر

خود حال میں بیٹھے لوگوں کی طرف

بڑھتی ہے۔۔

حور کی بات اور اس کے فون کاٹنے پر دیریک حیران کن نظروں سے ا

فون کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور دیکھتے

ہوئے حیرانگی سے کہتا ہے۔

" کیا زمانہ آگیا ہے یہ مجھے میرے ہی گھر سے نکالنے کی دھمکی دے رہی

وہ بھی میٹھی میٹھی زبان میں "

دیریک فون اپنے سر پر مارتے ہوئے کہتا ہے وہ کہتا ہے اور

کہتے ہی ہنس پڑتا ہے دیریک ہنس رہا ہوتا ہے کہ سامنے تامیر

گاڑی لے کر آجاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

n so sorry for make you waiting me like that!!...

حور فون بند کرتی ان ساتوں لوگوں کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھتے ہو

مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

. okay ma'am "..

ساتوں میں ایک ان کی مینیجر تھی جو سب کچھ ڈیزائن کرتی ہے اور بس

گائیڈ کرتی ہے حور کی باتکا جواب بھی

وہی دیتی ہے۔۔

kay so are you all ready for your work?..

حور پوچھتے ہوئے دیریک کی جگہ صوفے پر بیٹھتی ہے۔

s definitely ma'am'..

اب بھی مینیجر جواب دیتی ہیں۔۔

kay I want you all to decorate the rooftop

a very beautiful way

. my husband birthday so I want everything perfect and

autiful"!!...

دیریک کا ذکر آتے ہی حور کے چہرے کے ہر رنگ ہر تاثر

بدل رہا تھا چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی جو بڑھتے ہوئے

لمحوں کے ساتھ ساتھ گہری ہوتی جارہی تھی۔۔

on't worry ma'am that's our work we'll try our best!!..

مینیجر اپنے اسٹاف کی جانب دیکھتے ہوئے پریقین انداز

میں کہتی تھی۔۔

kay thank you so much for that "..

at's the way"..

حور کھڑی ہوتی ہوئی سیڑھیوں سے اوپر کی جانب

ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

مینیجر خود آگے کی طرف بڑھتی ہیں اور اپنے اسٹاف کو

ڈیکوریشن کا سامان لانے کو کہتی ہے۔

ان سب کو کام پر لگتا دیکھ حور کیچن کی طرف بڑھتی ہے۔

حور بھی اپنا دوپٹہ اتارے ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے

بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے کیچن کا رخ کرتی ہے۔۔

a'am I found the video's of Germany food

nich one you want to try??...

کیچن میں وہی لیڈی سرونٹ ہاتھ میں آئی پیڈ پکڑے ہوئے کھڑی تھی

سے حور نے پہلے دیریک کے بارے میں پوچھا تھا۔

hich one looking delicious to you??..

حور بالوں کا جوڑا باندھتے ہوئے لڑکی سے پوچھتی ہے۔

ee?.

لڑکی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

h"..

حور کہتے ہوئے سنک کی طرف بڑھتی اپنے ہاتھوں کو

دھونے کے لئے

is one & also this"...

لڑکی آئی پیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے م

y Name my love"...

حور اپنے ہاتھوں کو ہینڈ واش سے صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

auerbraten & kasespatzel "

لڑکی مسکراتے ہوئے نام بتاتی ہے۔

ay we will make that both & many more others that he

e"!!.

حور اپنے ہاتھ ٹیشو سے صاف کرتے ہوئے شیلف کی طرف

بڑھتی ہے جہاں کھانے کا سارا سامان پڑا ہوا تھا۔

s we'll"..

لڑکی آئی پیڈ پر ویڈیو لگائے حور کے سامنے رکھتے ہوئے خوشی سے بھر پور

میں کہتی ہے۔

t's start??...

حور گردن موڑ کر لڑکی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

pp"...

لڑکی کہتے ہی چولہا آن کرتی ہے حور اور وہ دونوں کھانے

بنانا شروع کرتی ہے۔

حور کے دل میں الگ سی خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی وہ دیریک کے لیے پہلی

کچھ کررہی تھی وہ بھی بنا زبردستی کے دیریک کے لیے اتنی محنت کرنا ہی

کے لیے

خوشی کا باعث بن رہا تھا وہ خوشی جس کا اندازہ بھی اس کے چہرے پر دیر

کے تصور سے سجی ہوئی مسکراہٹ تھی جو گہری اور گہری ہوتی جا رہی تھی۔

♡_____♡.....♡_____♡

تامیر گاڑی دیریک کے بلکل سامنے پارک کیے دیریک گاڑی کی کھڑکی کھو

کا اشارہ کرتا ہے۔

" سنو..!!یہ گجرے کہاں ملتے ہیں.؟؟"

دیریک جھک کر دونوں ہاتھ گاڑی کی کھڑکی میں رکھے تامیر سے پوچھتا ہے۔

"مجھے کیا پتا میں کون سا گجرے بیچتا ہوں"

تامیر چڑتے ہوئے جواب دیتا ہے۔۔

"ہمیشہ الٹا جواب دیا کرو ڈھونڈو آن لائن یہاں

کہاں سے ملتے ہیں "

دیریک اپنی دانت پیستے ہوئے اپنے ہاتھ کا مکہ بنائے اپنے

الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گاڑی کا دروازہ کھولے

میں سوار ہونے لگتا ہے۔

"میرے پاس نیٹ پیکج نہیں ہے ختم ہوگیا ہے سارا "

تامیر دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوا اپنا منہ پھیر لیتا ہے۔

"تو پیکج کروا لو پیسے نہیں ہیں تمہارے پاس.؟؟"

دیریک سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے تامیر کو گھورتے ہوئے پوچھتا ہے۔

" تنخواہ دیتے ہیں آپ جو میں یہ سب کرواتا پھروں"

تامیر مکمل طور پر دیریک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

"جھوٹ مت بولو مکار آدمی اتنی ساری تنخواہ دیتا

ہوں میں تمہیں جاتے کہاں ہیں وہ پیسے..؟؟'

دیریک جو سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا تامیر کی بات پر شور سے اسے چھوڑ

ہوئے اپنا رخ بھی تامیر کی طرف موڑتا ہے۔

"گرل فرینڈ بھی نہیں ہے تمہاری تو تم کرتے کیا

ہو ان پیسوں کا..؟؟"

دیریک چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔

"شام کو سڑک پر ان پیسوں کا انڈے والا برگر

لگاتا ہوں پر کوئی لیتا نہیں تو سارا میں خود کھا جاتا ہوں"

تامیر چڑتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گاڑی سے باہر نکل

جاتا ہے۔

"جان لیا آگیا سکون مل گئی شانطی میری عزت کی

ایسی کی تیسی کرواکر..؟؟"

تامیر گاڑی سے باہر نکل کر دیریک کو گاڑی کے باہر سے اندر بیٹھے د

ہوئے کہتا ہے۔

"اتنے کڑوے کیوں ہو گئے ہو تم ایسے تو نہیں تھے تم..؟؟"

دیریک سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"تھے تو آپ بھی نہیں ایسے بیوی کے آتے ہی بدل

گئے اب میں بھی بدل گیا"

"نوکری سے نکال دیا تھا نا مجھے اب میں کیوں

کروں آپ کے کام "

تامیر گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ابھی تک وہی اٹکے پڑے ہو رکھ تو لیا واپس کام پر اور

کیا چاہتے ہو اپنی جگہ رکھ دو تمہیں ..؟؟"

تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں بیوی نے کام کرنے سے انکار کردیا تو اب پھر مجھے رکھ لیا ..!"

"واہ.. کوئی عزت ہی نہیں ہے میری

نہیں کرنا مجھے اب آپ کے پاس کام جارہا ہوں میں"

"چھوڑرہا ہوں میں یہ نوکری"

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا منہ موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

"منہ توڑوانا ہے تو لے لو پنگا مجھ سے

اور اس وقت قسم سے میری بیوی کے سوتن لگ رہے ہو.!"

تامیر کی پیٹھ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا تامیر کی ناراضگی پر دیریک اپنی

بامشکل ضبط کرتے ہوئے گہری سانس لیتا ہے۔ہے۔

"زیادہ غصہ کرنے کی ضرورت نہیں اور گجرے

ڈھونڈو یہاں کہاں سے ملیں گے"

دیریک نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کب بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"میرے پاس نیٹ نہیں ہے بتایا تو سہی"

بنا دیریک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو مجھ سے ہاٹ اسپاٹ لے لو"

کہتے ہی فون تامیر کی طرف بڑھانے لگتا ہے پر اس سے پہلے ہی تامیر اس

طرف پلٹ جاتا ہے۔

"اب اتنا بھی کوئی غریب آدمی نہیں ہوں میں

جو آپ سے پاٹ سپاٹ مانگو اپنی کمائی سے کرلونگا پیکج "

"احسان نا کریں مجھ پر"

تامیر کہتے ہی اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اپنا

فون نکالتا ہے اور پیکج لگائے وہی کھڑے کھڑے انٹرنیٹ پر سرچ کرتا ہے۔

دیریک تامیر کے کندھے سے کندھا ملائے اس کے فون میں

ہی لگاتار دیکھتا رہتا ہے۔۔

یہاں یہ سب نہیں ملتے ہیں یہ سب پاکستان اور انڈیا جیسے ملکوں میں ملتے ہیں

تامیر فون سے نظریں ہٹائے اپنے ساتھ چپکے کھڑے

دیریک کو دیکھتا ہے جو اس کی بات پر اس پل معصوم نظروں سے اس

جانب دیکھ رہا ہوتا ہے۔

تو پھر اب کیا کریں فرمائش آئی ہے اس کے بغیر گھر میں

آج رات مجھے انٹری نہیں ملے گی "

"اور آج کی رات مجھے تمہارے ساتھ گزارنی پڑے گی پھر..!!"

دیریک تامیر سے دور ہوتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا ہے وہ آگے بڑھتا ہے اور اس کی

نظر کچھ لڑکیوں پر پڑتی ہے جو اسے بڑی حیرانگی

سے پہنچانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوششیں کر

ہوتی ہے پر ساتھ کھڑا تامیر کو دیکھتے ان کے قدم ڈگمگا رہے ہوتے ہیں۔

" اتنا بڑا ملک ہے کہیں نا کہیں تو مل جائیں گے میں

گجروں ڈھونڈ لوں گا پر آپ کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں سوؤں گا"

تامیر کی بات پر دیریک اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے اپنی توجہ

تامیر کی طرف کرتا ہے اور اس کی بات سن کر چھوٹی چھوٹی

آنکھیں کیے تامیر کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے۔

"کیوں تمہیں ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میں تمہاری عزت نا لوٹ لوں۔۔؟؟

دیریک تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"آپ کا کیا بھروسہ ایکٹنگ میں رات کو رومینس نکل

جاتا تھا اب تو شادی شدہ ہیں آپ " میری سیفٹی امپوڑٹینٹ ہے"

تامیر اپنے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے

دیریک سے منہ پھیرتے ہوئے گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھتا ہے

میں شادی شدہ ہوں ترسا ہوا نہیں سانڈ۔۔!!"

دیریک تامیر کی طرف اپنی شرٹ سے گلاسس نکال کر اس کی پشت پر مار

ہوئے کہتا ہے۔۔

ویسے ایک بات پوچھوں۔؟؟ گاڑی کا دروازہ کھول کر دیریک کو دیکھتے ہو

پوچھتا ہے۔۔

تم نے ابھی جو بکواس کی ہے اس نے بعد تمہارے منہ سے ایک الفاظ سنن

دل نہیں کر رہا ہے پر بولو کیا بولنا ہے۔۔"

دیریک گاڑی کی دوسری طرف فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھتے

ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کی بیوی کی فرمائش پوری نہیں ہوسکتی ہے تو کیا

ہوٹل میں روم بک کروا دوں۔۔؟

تامیر زمین سے چشمہ اٹھاتے ہوئے بولا

منہ بند کرلو یہی پر میری بیوی معصوم سی کیوٹ سی ہے

وہ باقیوں لڑکیوں جیسی ظالم اور بولڈ نہیں ہے

وہ ایسا ویسا کچھ نہیں کرے گی "

دیریک پریقین انداز میں تامیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور اس نے پہلی بار فرمائش کی ہے مجھ سے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا میں کروں

تم بس پھولوں کی دکان پر

چلو۔۔۔!!!"

دیریک کہتے ہی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔

آپ خود پھولوں کی دکان پر جائیں گے آپ کو تو پھول ہی

پسند نہیں ہیں۔۔!"

تامیر بھی گاڑی میں سوار ہوتے ہوئے انتہائی حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

مجھے میری بیوی پسند ہے اسے جو پسند ہے اب سے مجھے بھی وہ سب پسند

"

دیریک کہتے ہی اپنا نچلا ہونٹ اپنے دانتوں تلے دباتے ہوئے اپنی ہنسی

کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے پر وہ نہیں

ہوتی ہے اپنا رخ کھڑکی کی طرف سیٹ سے پشت

ٹیکائے وہ اپنی آنکھیں بند کیے مسکرانے کے جاتا ہے۔۔

دیریک کے چہرے کی مسکراہٹ تامیر کے دل کو پرسکون کر رہی تھی۔۔

دیریک سے نظریں ہٹاتے گاڑی اسٹارٹ کیے تامیر بلڈنگ کے مین گیٹ

باہر نکلتے ہیں اور پھولوں کی دکان کا

رخ کرتے ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

اللہ جی اتنا درد کیوں ہو رہا ہے مجھے۔۔۔؟؟

سیڑھیوں سے اترتی ہوئی آئمہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے درد میں کراہتے ہو

رات والے کپڑوں میں ملبوس سیڑھیوں سے

اترنے کے لیے اپنا پہلا قدم بڑھاتی ہی ہے کہ اچانک سے اس کی آنکھوں

آگے اندھیرا آجاتا ہے جس سے اسکے قدم

لڑکھڑا جاتے ہیں غلط جگہ قدم رکھنے سے وہ سیڑھیوں سے

گرنے والی ہوتی ہی ہے کہ پیچھے سے کمرے سے دوڑتا ہوا

بدر آتا ہے جو اسے بازوؤں سے پکڑے اسی پل اپنی طرف کھینچے اپنے سینے

لگا جاتا ہے۔۔

آئمہ ابھی جو ہوا وہ سوچ سمجھ پاتی اس سے پہلے ہی وہ

اپنی آنکھیں بند کیے سکون کی سانس لینے کی کوشش کرتی ہے پر اس وقت کا سانس لینا بھی محال ہوا پڑا تھا۔

بدر آئمہ کو اپنے آپ میں بھینچے کچھ برا ہوجانے کے خیال سے ڈرتا ہوا گ

گہری سانسیں لیے سیڑھیوں کی جانب

دیکھتا ہے اور پھر آئمہ کو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے خاموشی سے کچھ پل اس کے چہرے کو دیکھتا ہے۔

ٹھیک ہو تم۔۔؟؟ بدر آئمہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔!!! آئمہ اب مزید درد کو برداشت نہیں کرپاتی درد میں کراہتے ہوئے آئمہ روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کب سے ہورہا ہے۔۔؟؟ بدر فکر مندی سے پوچھتا ہے۔۔

کل رات سے۔۔!!" آئمہ سر جھکائے کہتی ہے۔

تو پاگل مجھے بتایا کیوں نہیں ہم کل رات کو ہی ڈاکٹر کے

پاس چلے جاتے ہیں۔

بدر آئمہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے چہرہ اوپر اٹھائے

پریشانی سے کہتا ہے۔

م۔میں نے کل رات آپ کو یہاں باہر دیکھ کر بتانے ہی آرہی تھی پر آپ

مجھے دیکھ کر ڈر گئے تھے

پھر ہوش میں آئے تو آپ غصہ کرنے لگ گئے تھے۔۔۔

آئمہ گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی اپنا سر ا

گڈھنوں سے ٹیکا لیتی ہے۔

آئمہ اٹھو ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں

آئمہ کو بازوؤں سے پکڑے کھڑے کرتے ہوئے بولا

بدر مجھ سے نہیں چلا جارہا ہے۔۔"

آئمہ سر اٹھائے دھیرے سے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو میں ہوں نا میں لے چلتا ہوں روحی گھر پر ہی ہے تاشہ بھی سو رہی ہے

دیکھ لے گی تم اٹھو ہم ڈاکٹر پر چلتے ہیں۔

بدر آئمہ کو گود میں اٹھاتے ہوئے بولا

روحی بھی ناراض ہے مجھ سے۔۔۔"

آئمہ نم لہجے میں کہتی ہے۔

اس کی ناراضگی کتنی دیر کے لیے ہوتی ہے اچھے سے جانتی ہو تم اس کی ٹینشن

مت لو تم

بدر سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہتا ہے۔

بدر میرا بے بی۔۔۔"آئمہ اتنا ہی روتے ہوئے کہتی ہے کہ بدر کے قدم رک

جاتے ہیں۔۔

کچھ نہیں ہوتا ہمارے بے بی کو آئمہ الٹے سیدھے وسوسے مت ڈالو اپنے دماغ

میں تم

آئمہ کی آنکھوں سے بہتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا بے بی ٹھیک ہو بس میری خیر ہے۔۔"

آئمہ سسکی لیتے ہوئے بدر سے کہتی ہے سینے پر سر رکھ

لیتی ہے۔۔

سب کچھ ٹھیک ہو گا میری جان اللہ پاک ہیں نا وہ سب بہتر

کریں گے انشاء اللہ "

بدر حویلی سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گاڑی کی طرف بڑھے گ

کو اشارہ کیے گاڑی کا دروازہ

کا کھولے آئمہ کو گاڑی میں بیٹھائے حویلی سے باہر دو گارڈز

کی گاڑیوں کے ساتھ باہر نکل جاتا ہے۔

بدر کی گاڑی حویلی سے باہر نکلتی ہے اور اسی پل تین گاڑیاں حویلی میں دا

ہوتی ہیں۔

تینوں کی تینوں سفید کلر کی لینڈ کروزر تھیں گاڑیاں جیسے ہی حویلی کے

دروازے کے باہر آکھڑی ہوتی ہیں۔

حویلی کے گارڈز حیرانگی سے ان گاڑیوں کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

تقریباً 3 منٹ تک گاڑی سے کوئی باہر نہیں نکلا تھا

حویلی کے کچھ گارڈز گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

تجسّس سے ان گاڑیوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اسی پل انہی گاڑیوں

سے کچھ لوگ جو انہیں کی طرح

سوٹ بوٹ میں ملبوس ہوتے ہیں گاڑی سے باہر نکلے حویلی کے گارڈز پر ن

باندھے ہوئے ان سب گارڈز کے ہتھیاروں

کو اپنی ضبط میں کرتے ان سب کو گڈھنوں کے بل

زمین پر بیٹھا چکے تھے وہ سب جیسے ہی گڈھنوں کے بل

بیٹھتے ہیں کہ ایک گارڈز دوڑتے ہوئے جاتا ہے ان دونوں گاڑیوں کے درم

والی گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ

کھولے اندر بیٹھے شخص کو باہر آنے کا کہتا ہے۔۔

گارڈ کی بات پر بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ میں ملبوس

آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے گلے میں ٹائی پہنی ہوئی

سیدھے ہاتھ میں گھڑی پہننے اپنے کوٹ کے بٹنوں

کو بند کرنے والے انداز میں گاڑی سے باہر نکلتا ہے باہر نکلتے ہی نظر بھر

حویلی کے گارڈز کو دیکھتے ہوئے اپنے قدم

حویلی کے اندر بڑھتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

صبح سے شام ہوگئی ہے آپ نے مجھے گھن چکر بنا رکھا ہے ہر پھول کی د

دیکھ چکے ہیں کہیں گجرے نہیں ہیں ہر جگہ آپ کو ایسے ہی پھول ملیں گے

ہوٹل میں کمرہ بک

کروائیں اور سکون سے سوجائیں نا جا کر نا میرا جینا حرام کریں آپ۔۔!!"

تامیر گاڑی کے اسٹیرنگ کو مٹھی میں جکڑے ہوئے اپنے

غصہ کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اسٹرنگ اکھڑ جائے گا اتنا زور مت دو اس پر۔"

سیٹ سے پشت ٹیکائے ہوئے دیریک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس نے کہا ہے تو یہاں ملتے ہونگے نا وہ پہنتی ہوگی تو مجھے کیوں کہیں نہیں

رہے ہیں۔۔"

دیریک گردن موڑے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو ان سے پوچھ لیں نا کہ کہاں ملیں گے وہ گجرے

کس بات کا انتظار ہے۔۔؟؟"

تامیر بے حد بے زار لہجے میں کہتا ہے۔

اس سے پوچھ نہیں سکتا ہوں میں وہ کیا سوچے گے کس قدر نکما شوہر ہ

میں خود سے اس کے لیے یہاں

گجرے بھی ڈھونڈ نہیں پایا میں۔۔۔"

دیریک تامیر کو بڑی بڑی آنکھیں کیے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

اب کیا کریں یہ آخری دکانیں ہیں کچھ یہاں پر بھی مجھے نہیں لگتا ہے

گے۔۔

تامیر اپنی نظریں سامنے کی طرف اٹھائے ہر قسم کے پھولوں سے بھری د

کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کوشش کر لیتے ہیں میں پھول دیکھتا ہوں تم کار پارک کر کے آؤ صحیح جگہ

جب تک میں ان دکانوں میں دیکھتا ہوں۔

دیریک آنکھوں پر چشمہ لگائے چہرے پر ماسک لگاتا گاڑی سے اترتا ہے

اترتا ہے اور تامیر گاڑی کو پارک کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے۔

افففف لڑکی کیا کیا کرواؤں گی مجھ سے

میں کبھی سڑک پر نہیں چلا اور تم نے مجھے لندن کی بھیگی سڑکوں پر پیدل

ہے۔

دیریک سڑک پر چلتے ہوئے پھولوں کی دکانوں کو دیکھتے ہوئے گہری سا

لیتے ہوئے آگے کی بڑھاتا جاتا ہے۔۔

دیریک کچھ قدم ہی چلتا ہے کہ اس کی نظر سڑک پر بیٹھی ایک بوڑھی عو

پر پڑتی ہے جو گلاب کے پھول ٹوکریوں میں لیے زمین پر بیٹھے ہنستے مسکرا

ہوئے محبت سے

ٹوکری سے پھولوں کو لیے پھولوں کو ایک لوہے کی باریک سی تار میں ڈا

جاتے ہیں کافی سارے پھولوں کو اکٹھا

کیے وہ اس تار کے کونوں کو آپس میں باندھے ہوئے پھُولوں

کو خوبصورت سے گجروں کی شکل دیے انہیں ایک الگ

سی ٹوکری میں رکھتی جاتی ہیں۔"

دور کھڑا دیریک ان کے بنائے ہوئے گجروں کو دیکھنے کے بجائے ان بزر

عورت کے چہرے پر سجی مسکراہٹ

کو دیکھتے ہوئے وہ خود بھی مسکرا رہا تھا۔

کون آج کل کے زمانے میں انجانے لوگوں کو بنا مطلب کے دیکھ کر مسک

ہے پھولوں سے زیادہ قیمتی تو یہ مسکراہٹ ہے پتا نہیں کیوں مفت میں

کررہی ہیں یہ سب میں۔۔"

دیریک کہتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

اپنی آنکھیں بند کیے دیریک اس بزرگ عورت کی طرف بڑھتا ہے۔۔"

llo"..

ڈیریک بوڑھی عورت کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے گجروں کی ٹوکری

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

llo my son.."How are you??..

بوڑھی عورت مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے اور ساتھ ساتھ ہی حال

پوچھ لیتی ہے۔

n Good .." How much the price of this??..

ڈیریک ان کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر بے حد متاثر ہوکر گڈھنوں

بل زمین پر بیٹھتے ہوئے گجروں میں سے ایک گجرے کو ہاتھ میں اٹھاتے ہو

پوچھتا ہے۔

r you it's free my handsome son"..

دیریک کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

othing is free in the world please tell me the price about

t "..

دیریک ان کا ہاتھ اپنے سر سے ہٹاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

othing is free that's true but this flower is definitely free

son"..

eryone uses these flowers to earn money، but I use them

share love، happiness so they are valuable، but they are

t for sale.

دیریک کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے وہ دنیا کی تلخی کے تاثرات چہرے پر سجا

پھر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

can I use them for my love?

دیریک پھولوں کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

need to ask my handsome son "..

دیریک کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھیں۔

t there is a problem!!...

دیریک اپنی آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔

hat is the problem??..

بوڑھی عورت دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

don't know how to make gajras can you help me to make

em because it is very precious for me can you help

e???

دیریک التجائے نظروں سے بوڑھی عورت کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

course Why not??...

بوڑھی عورت کہتی ہے اور سڑک پر جہاں وہ خود بیٹھی ہوئی تھیں وہاں دیر

کے لیے اپنے ساتھ جگہ بناتی ہے۔۔

with me..

اپنے پاس زمین پر بیٹھنے کا اشارہ کرتی ہیں۔۔

re ??...

you connect with the earth، then you will be able to smell

fragrance of the flowers as well as the soil of the earth

ere these beautiful flowers bloom .

cause without mud، even a lotus does not bloom، and if

u want a rose، you will have to be connected to the earth

your beloved"..

دیریک کی ہیزل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ پھولوں میں سے ایک گلاب

پھول دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہیں۔

بوڑھی عورت کی باتوں پر مسکراتے ہوئے دیریک زمین پر بزرگ عورت

پاس جا بیٹھتا ہے اور پھولوں کی ٹوکری سے پھول لیے وہ بے حد خوشی

پوری ایکسائٹمنٹ کے ساتھ حور کے لیے گجرے بنانا شروع کرنے لگتا ہے۔۔

"آج وہ اپنی بیوی کی فرمائش پر لندن کی بارش سے بھیگی سڑک پر

بیٹھے اس کے لیے خود سے گجرے بنا رہا تھا اور یہ کرتے ہوئے اسے غص

اپنی عزت میں حرف محسوس

نہیں ہو رہا تھا بلکہ وہ بے حد خوش تھا یہ کرتے ہوئے"

"آخرکار یہ اس کی بیوی کی پہلی فرمائش تھی

وہ اسے پوری نا کرتا تو لعنت نا ہوتی اس کی محبت پر"

دیریک خوشی سے بھرپور نظروں سے بوڑھی عورت کے ہاتھوں کو

دیکھتے ہوئے بلکل ویسے ہی پھولوں کو تار میں

ایک ایک کر احتیاط سے ڈالنے لگتا ہے۔"

♡_____♡.....♡_____♡

10 منٹ گزر چکے تھے تامیر کو پارکنگ ڈھونڈتے ہوئے لیکن

اس ایریا میں اسے پارکنگ کرنے کی کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی تنگ اور

زار تو وہ صبح سے ہی ہوا پڑا تھا لیکن اب

پارکنگ نا ملنے سے اس کا پارہ مکمل طور پر چڑھ رہا تھا۔۔

پھولوں کی سیج پر بیٹھنے کی عمر میں قبر پر بچھانے کے لئے پھول خریدتی پھیر

ہوں وہ بس لال رنگ کے

واہ مالک تیری قُدرت۔"

ایک ہاتھ میں پرس پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ میں فون پکڑے شیزا پھول

کی دکان ڈھونڈتے ہوئے اس طرف بڑھ رہی تھی جہاں دیر یک تھا۔۔

کدھر ہیں دکانیں صحیح جگہ پر تو ہوں نا میں۔۔؟

شیزا اپنے آپ سے سوال کرتے ہوئے وہ الٹے قدم اٹھاتے ہوئے سڑک

دکانوں کو دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے چلتی ہوئی جارہی

کہ

پیچھے سے تامیر کی گاڑی بلکل اس کے سامنے چند انچوں کے

فاصلے پر کھڑی ہوئی شیزا کی ٹانگوں کو لگتے ہوئے بچتی ہے۔۔"

گاڑی کی قریب سے بریک لگنے کی آواز پر شیزا کے جسم س تو جیسے روح

پرواز کرگئی تھی صرف وہ ہی نہیں گاڑی میں سوار تامیر کی حالت بھی کچھ

ہی ہو چکی تھی۔

شیزا کے ہاتھ سے اس کا پرس اور موبائل چھوٹ کر زمین پر

گر چکا تھا وہ اپنی سانسیں روکے تیزی سے بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کے س

ڈرتے ہوئے پلٹ کر گاڑی کی طرف دیکھتی ہے جہاں گاڑی میں سوار ت

شیزا کو پلٹتا

دیکھ خود کو کمپوز کر چکا تھا۔۔

م۔۔میں زندہ ہوں۔۔۔؟؟؟ شیزا اپنے آپ کو پیروں سے دیکھتے

ہوئے کہتی ہے۔

شکر الحمدللہ " شیزا اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے

ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی غصے میں اپنی آنکھیں کھولے

اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گاڑی میں سوار تامیر کو

دیکھتے ہوئے وہ حلق کے بل چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

" اندھے ہیں دیکھ کر نہیں چلا سکتے ہیں کیا آپ ..؟؟"

شیزا کہتی ہے اور اطراف میں موجود لوگ سب ان کی طرف

متوجہ ہوتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

نہیں اندھا نہیں ہوں دیکھائی دیتا ہے مجھے پر شاید آپ کو نہیں "

گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے تامیر بھی غصے میں کہتا ہے۔

"تو آپ کا مطلب ہے میری غلطی ہے..؟؟"

شیزا تامیر کو اپنی طرف اس تا دیکھ اس کی طرف اپنے

قدم بڑھاتی ہے۔۔

"اس وقت تو بلکل آپ ہی کی ہے خاتون

اپنی نظریں سڑک پر جمائے سامنے دیکھ کر چلیں گی تو منزل ملے گی "

"ورنہ صرف ایسے لوگوں سے ٹکراتی اور لڑتی پھیریں گی آپ"

تامیر بھی شیزا کی طرف بڑھتے ہوئے غصے کو ضبط کرتے ہوئے انکھوں

آنکھیں ڈالے کہتا ہے۔

"آپ اپنی غلطی مانیں گے بجائیں یہاں کھڑے ہو کر

مجھے نصیحتیں کر رہے ہیں"

"بہت خوب... پر شاید آپ مجھے نہیں جانتے ہیں دو منٹ میں

سلاخوں کے پیچھے پہنچا سکتی ہوں اگر معافی نا مانگی مجھ سے"

شیزا اپنی پاور کا زور دیکھاتے ہوئے غصیلے لہجے میں بولتی ہے۔۔

"جب میری غلطی نہیں ہے تو معافی کس بات کی ..؟؟"

تامیر کہتے ہوئے مزید شیزا کے قریب جاتا ہے۔۔

"مجھے مارنے کی کوشش کرنے کی معافی"

شیزا بھی بنا ڈرے تامیر کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے دو

ایک دوسرے کے بلکل قریب آچکے تھے مزید

مزید نزدیک آتے تو دونوں کے درمیان کے فاصلے ختم

ہو جاتے۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے بلا وجہ کسی کو مارنے کا "

"اور آپ جیسے شخص کو مارنے کے لیے مجھے کوشش

کی ضرورت نہیں پڑے گی کبھی"

تامیر نظریں جھکائے شیزا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر

دیتے ہوئے بولا

"آپ اپنی حدیں پار کررہے ہیں..!"

"اور آپ کرچکی ہیں اگر اب دوبارہ میری نظروں کے سامنے

آئی تو یاد رکھیے گا اگلی بار کوشش یا غلطی نہیں ہوگی "

سچ میں موت کو آپ کا مقدر بنادوں گا میں اور

جو موت میں دوں گا وہ سوچ ہے آپ کی اس لیے دور رہیں

مجھ سے اگر زندہ رہنا ہے تو "

شیزا کی بات کاٹے اس کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دھمکی دے رہے ہیں مجھے جانتے بھی ہیں کون ہوں میں۔۔؟؟

شیزا اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہو

پوچھتی ہے۔

مجھے عورتوں کو مارنے میں اور جانے میں کوئی تجسّس

نہیں تھا پرس اٹھائیں اور آپ اپنی منزل درست کریں

آپ کا یہ راستہ مجھ سے ٹکرائے گا اور مجھے اپنے راستے میں آپ

بدتمیز،بددماغ اور مغرور شخص نہیں چاہیے ہٹیں میرے راستے سے

تامیر ابھی بھی سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے تلخ لہجے میں اسی انداز میں ک

پوچھتا ہے۔۔

نا تو منزل میری بھی یہ ہے اور نا ہی راستہ

اور نا ہی مجھے کوئی شوق ہے آپ جیسے بدلحاظ، گھٹیا انسان کے راستے میں آ

غلطی آپ کی تھی آپ نے میرا راستہ روکا ہے۔۔

غلطیاں تو انسانوں سے ہی ہوتی ہیں کیا کروں آپ جیسے

شخص کو دیکھ کر خود بخود مجھ سے بھی ہوگئی تھی

میرے گاڑی بریک لگانا ہی بھول گئی تھی پر شکر ہے

صحیح وقت پر رک بھی گئی تھی ورنہ مصیبت گلے پڑ

جاتی نا۔۔۔!!!"

تامیر کہتا ہوا چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجائے واپس اپنی

گاڑی کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔۔

تمہاری تو۔۔۔!!!! شیزا کہتے ہوئے غصے میں اپنے اطراف میں کچھ مارنے

لیے ڈھونڈھے لگتی ہے پر جب کچھ

نہیں ملتا ہے اپنے پیر سے سینڈل نکالے تامیر کی پیٹھ پر

دے مارتی ہے۔

شیزا اتنی زور سے ہیل والی سینڈل مارتی ہے کہ تامیر اسی پل اپنی آنکھیں

کرلیتا ہے ہیل زور سے اس کی کمر پر

جو لگتی ہے۔

سمجھتے کیا ہو تم مرد خود کو اکیلی لڑکی دیکھی تو اسے

کمزور سمجھ لیا ڈرانے، دھمکانے، دھوکا،درد دینے کے

علاوہ تم سب کو اور کچھ نہیں آتا ہے۔۔

شیزا اپنا کہیں کا غصہ کہیں نکال رہی ہوتی ہے۔۔

شیزا کی باتیں سنتے ہوئے تامیر نا مڑتا ہے اور نا ہی کچھ کہتا ہے وہ اپنے ہاتھ

کی مٹھیاں بھینچے ہوئے شیزا کی

طرف پیٹھ کیے کھڑا رہتا ہے۔

گھٹیا مرد کبھی اپنی غلطی تسلیم کرکے معافی مت مانگنا

جھک جاؤ گے تو جیسے مر جاؤ گے تم لوگ "

شیزا کی سانسیں پھولنے لگ گئی تھیں آنکھوں میں نمی

بھرنے لگ گئی تھی۔

شیزا کہتی ہی ہے کہ اتنی میں تامیر اس کی طرف اپنا رخ

موڑتا ہے تامیر کی لہو بہتی سخت وحشت زدہ آنکھیں

دیکھ شیزا کو خوف آنے لگتا ہے پر وہ پھر بھی اسی جگہ

ساکت مضبوط بنے کھڑی رہتی ہے۔

تامیر بھی جواب میں کچھ بولنے کے بجائے شیزا کی سینڈل جو اس کے پیر

کے پاس ہوتی ہے اسے لیے وہ گاڑی میں

سوار ہو جاتا ہے۔۔

اووو۔۔۔م۔میری ہیل ہے۔۔!!!شیزا گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی

شیزا گاڑی کی طرف پہنچتی اس سے پہلے ہی

تامیر گاڑی کا کٹ مارے اسے اس طرح ٹرن کاٹتا ہے کہ

شیزا ڈرتے ہوئے اپنے قدموں کو خود ہی پیچھے روک لیتی ہے۔۔

آہ ہ۔۔۔میری ہیل۔۔!!!تامیر کی گاڑی کو جاتا دیکھتے ہوئے

ہارے ہوئے انداز میں کہتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل وجدان اور ہیر کے ساتھ ائیرپورٹ پہنچ چکے تھے

وہ دونوں ائیرپورٹ سے جہانگیر کے ڈیول کے چوپر میں واپس

جانے والے تھے وہ چوپر لینڈ تو باسیل کی حویلی میں بھی ہو سکتا تھا لیکن

جس کام کے لیے لندن آئے تھے اسے

فلحال وہ چھپا کر ہی رکھنا چاہتے تھے۔۔

ائیرپورٹ کے دروازے پر گاڑی روکے باسیل ان دونوں کے ساتھ ائیرپور

کے اندر ان کے چوپر تک ساتھ جاتا ہے انہیں

الوداع کرنے کے لیے

ہیر آگے کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے اور باسیل اور وجدان

اس کے پیچھے پیچھے ہواؤں کا زور اتنا تھا کہ تینوں کو

سر سے لے کر ہیر تک انہیں مکمل طور پر خود میں ہی

الجھا چکے تھے۔۔

گہری سانسیں مت بھرو جو بولنا ہے بول دو۔۔"

باسیل اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ چلتے

وجدان کی سانسوں کی آواز سنے بول پڑتا ہے۔

تمہارا اس کی جان لینے کا دل نہیں کیا۔۔؟؟

وجدان باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیا تھا ایک دن میں ہزاروں دفعہ کیا تھا۔۔

باسیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

تو پھر کچھ کیا کیوں نہیں اس کے ساتھ وہ تمہارے سامنے

تمہاری بیوی سے محبت کے دعوے کر رہا تھا اور

تم نے صرف اسے اس کے غلط کام کی سزا دی ہے سمجھ نہیں

آرہا ہے مجھے۔۔!!"

ہیر چوپر کے پاس پہنچے اسے چلانے کا اشارہ کرتی ہے اور

وجدان چوپر کے پروں کو اسٹارٹ ہوتا دیکھ اپنے قدموں کو روکتے ہوئے پو

ہے۔

کیونکہ میں نے میری بیوی سے ہی سیکھا ہے محبت کرنے یا نا کرنے پر کسی

اختیار نہیں ہوتا ہے یہ خود سے ہو جانے کا عمل ہے نا تو زور زبردستی

اسے کروایا جا سکتا ہے نا اسے چھڑوایا جا سکتا ہے اس نے محبت کی ہے غلط

شخص سے کی ہے وہ بات الگ ہے پر کی تو محبت ہی ہے

اور ہم سے بہتر یہ کون جانتا ہے محبت جب سر چڑھتی ہے تو انسان اس

کیسا ہو جاتا ہے۔

میری بیوی سے محبت اس نے کی ہے میری بیوی نے نہیں اور

مجھے اپنی بیوی پر اتنا یقین ہے کہ اس کی محبت کا

بھوت وہ خود اتار دہے گی

باسیل فاتحانہ مسکراہٹ کے کچھ تاثرات چہرے پر سجاتے ہوئے وجدان

طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل اور وجدان کی باتوں پر ہیر بھی خاموشی سے سینے پر ہاتھ باندھے ہو

ان کی باتیں سننے لگتی ہے۔

میں لندن صرف یورگن کی سلطنت برباد کرنے اس کی قید میں پھنسے

لوگوں کو آزاد کروانے آیا تھا جو ایک سپنہ اور امید لے کر اپنی محنت سے

نام بنانے کی خواہش لیے اس کی یونیورسٹی میں پڑھنے آئے تھے وہ ان

کاغذات کے ساتھ غلط کام کرکے ان سب نئی جینزریشن کو

وہ غیر قانونی غلط کام پر لگا رہا تھا وہ بھی بنا رکے اس کی سلطنت تباہ ہ

کیونکہ اس نے یہ چنا تھا وہ اس کام کو ایمانداری سے بھی کرسکتا تھا پر خیر

نے اپنی

تباہی کو خود بلایا تھا یہ ہونا بنتا تھا۔۔

اور محبت کا کیا اس میں کیسے تباہ کرو گے اسے۔۔؟؟

باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی وجدان ایک اور سوال کرتا ہے۔

محبت میں کوئی کسی کو تباہ نہیں کرسکتا ہے جو محبت کرتا ہے اپنی تباہی بھی

خود لاتا ہے لیکن اگر وہ ڈٹا رہے گا تو پھر۔۔۔

باسیل کہتے کہتے خاموش ہوجاتا ہے۔۔

پھر کیا۔۔؟؟؟ وجدان دوبارہ پوچھتا ہے۔۔

"پھر وہ ہوگا جو میں نے آج تک ٹرائے نہیں کیا پھر اس کہانی میں وجد

یمان این آمیرکن مونسٹر کی ضرورت نہیں پڑے باسیل خود مونسٹر بن

دکھائے گا سب کو۔۔"

باسیل اپنی ایک آئیبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

st of luck for that..

وجدان گردن گھوما کر اپنی دائیں جانب سے آتے ہوئے

ہاتھ میں فائل پکڑے ازارہ اور اڈونس کو دیکھتے ہوئے باسیل کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مونسٹر ورلڈ میں سب کو ویلکم ہے جب دل کسی کہ تباہی

کرنے کا چاہیے تو بنا سوچے سمجھے ہماری دنیا میں

قدم رکھ لینا انسان سے بے رحم جانور بنانے کا ہنر رکھتی ہے میری دنیا "

باسیل کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

خدا وہ وقت نا لائے کہ مجھے مونسٹر بننا پڑے اگر میں بنا تو یقیناً جانوروں

بدتر بنوں گا۔۔"

وجدان سے ہاتھ ملاتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتا ہے۔۔

اور دیریک پر ہلکا ہاتھ رکھنا۔۔"

وجدان ہاتھ دور کرتے ہوئے کہتا ہے اور اتنے میں ازارہ

اور اڈونس فائل لیے اس کے پاس آجاتے ہیں۔۔

تم ہاتھ کی بات کررہے ہو مجھے اس پر نظر رکھنے میں اب موت پڑرہی ہے

وعدہ کیا ہے تو نیبھاؤں گا ضرور

باسیل وعدہ نہیں توڑتا ہے چاہے وہ اپنوں سے ہو

یا غیروں سے ہر حال میں پورا کرتا ہے۔۔

باسیل ہوا سے اتھل پتھل ہوئے کوٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

یقیناً تم نبھاؤں گے آگر میری ضرورت پڑے تو بلا جھجک

بلا لینا آنے ہے یا نہیں آنا ہے و میں طے کرلوں گا پھر

اڈونس کے ہاتھ سے فائل لیے باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

بہت بہت شکریہ تمہارا اب بھی آنے کے لیے

دل پر پتھر کی بجائے پہاڑ رکھ کر بلایا تھا تمہیں میں نے

انشاء اللہ دوبارہ ضرورت نہیں پڑے گی تمہاری مجھے

باسیل فائل کی طرف دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

ویسے حرامی ہو تم کیسنیو کے نام پر خود ڈرگزر کا کاروبار اپنے نام کروالیا تم

اب کیسینو میرے ہیں اور ڈرگز تمہارے کاروبار کرنے کا تو نہیں سوچ رہے

ان کا۔۔؟؟"

وجدان کہتا ہے اور باسیل ہنس پڑتا ہے۔۔

تمہیں دیکھتے ہوئے مجھے ایک لائن یاد آرہی ہے۔۔

وجدان باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کون سی لائن۔۔؟؟باسیل تجسّس سے پوچھتا ہے۔۔

ace of an Angel،Mind of killer"...

وجدان کے بجائے چوپر کے پاس کھڑی ہوئی ہیر اپنے

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بلند آواز میں کہتی ہے۔۔

ہیر کہتی ہے اور باسیل قہقہ لگا کر ہنس پڑتا ہے۔۔

nether it is a game of chess or life، the winner is the one

o hides his pawns and moves all the pawns step by step

en you will win the game،

you want to reach Rani، then wait for the right stake at

right time، otherwise you will be unable to touch even

ni's shoe.

باسیل ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

was nice to meet you both، I hope to meet again

metime in life".

باسیل وجدان کی طرف دوبارہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

shallah we'll meet again"!!...

وجدان باسیل سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

e Mrs monster"..

وجدان سے ہاتھ دور کرتا مسکراتے ہوئے ہیر سے کہتا ہے۔۔

e Mr Sikandar"...

ہیر بھی اسی انداز میں کہتی ہے۔

ve a safe flight "..

باسیل کہتا ہے اور سرسری سی نظر ازارہ اڈونس پر

ڈالے وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔۔

ایک چہرہ کے پیچھے کتنے اور چہرے ہوتے ہیں انسان کے اس کا اندازہ

مشکل ہی نہیں نا ممکن ہے۔۔

وجدان باسیل کو جاتا دیکھ الٹے قدم ہیر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کس کی بات کررہے ہیں۔۔؟ ہیر گردن موڑے وجدان کے

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

فلحال تمہاری نہیں اس کی کررہا ہوں اللہ کرے ان کا لائف کا ویلن خود ا

قدم پیچھے ہٹالے

ویلن تو ہوتے ہی زندگیوں کو تباہ کرنے کے لیے ہیں پر جب ایک ہیرو

کرنے کا سوچ لیتا ہے تو وہ اس سے زیادہ

برا ہوتا ہے۔۔

وجدان باسیل کو نظروں سے اوجھل ہونے رک اس کو دیکھتا رہتا ہے۔۔

آپ ان کی کہانی کی فکر چھوڑیں اور اپنی کہانی پر دھیان دیں واپس گھر چ

مجھے بھوک لگ رہی ہے امی کے ہاتھ کا کھانا کھانا ہے۔۔"

ہیر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔۔

بھکڑ صبح تو اتنا سارا کھانا کھایا تھا تم۔۔

وجدان چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے ہیر کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اہم اہم۔۔کچھ کہہ رہے ہیں آپ۔۔؟؟

دیر ہورہی ہے چلو رات سے پہلے پہنچنا میری ڈائمنڈ مائن کی ڈیل بھی ہے

"۔۔

ہیر کا رخ چوپر کی طرف کیے اسے اندر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے اسے بیٹھا

ہی وجدان ازارہ اڈونس کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتا ہے وہ دونوں

چوپر میں سور ہوتے ہیں ان کے بیٹھتے ہی وہ سب اپنی واپسی کا سفر طے کر

ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

صبح 4 کی سوئی ہے دن میں بھی اٹھنے کے بجائے شام کو اٹھ رہی تھی وہ س

سے آج اپنی ساری نیندیں پوری کرنے کا ارادہ کرچکی تھی۔۔روحی پر سکون

کر سو رہی تھی اس بات سے انجان کے دونوں بچے حال میں

اراک کی نظروں کے سامنے موجود تھے۔

اراک کو حویلی میں آئے صبح سے شام ہونے لگی تھی وہ روحی کی نیند کے

بھی اتنا پوزیوو ہوچکا تھا کہ نا

خود کوئی شور کرتا ہے نا کسی کو کرنے دیتا ہے۔۔

باہر حال میں اور دروازے پر موجود باسیل کے گارڈز کو

اپنی قید میں لیے گاڑیوں میں سوار وہ وہاں سے بھیج چکا تھا اور اس کی جگہ

اپنے گارڈز کھڑے کر چکا تھا۔۔

روحی کی نیند ایسے تو نہیں کھلتی ہے پر بھوک کے مارے اب شام کے پہ

اٹھنے لگتی ہے۔

ابھی مکمل آنکھیں بھی نہیں کھلی تھیں کہ پیٹ زور شور کی عجیب عج

آوازیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔۔

اٹھ رہی ہوں میں بولنا تو بند کردو۔۔

روحی پیٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہتی ہے اور بیڈ پر لوٹ پوٹ

ہوتے ہوئے زبردستی سے اٹھ کر گڈھنوں کے بل بیٹھتی ہے۔۔

مکمل آنکھیں بھی نہیں کھولتی ہے کہ کمرے سے باہر جانے کے لیے اپنے ق

بڑھاتی ہے۔

کمرے سے تو بند آنکھوں سے باہر نکل جاتی ہے لیکن سیڑھیوں پر پہنچتے ہی

تھوڑی سی آنکھیں کھولے سیڑھیوں سے اترنے لگتی ہے آنکھوں پر مسلسل

اپنے ہاتھ

پھیرتی رہتی ہے لیکن آنکھیں کھول نہیں رہی تھی۔۔

روحی درمیان کی سیڑھیوں پر پہنچتی ہی ہے کہ کھڑکی کے پاس کھڑا ار

مؤسم کے ٹھنڈی ہوائیں کے خوبصورت مناظر دیکھتے اسے محسوس کرتے ہو

اپنی آنکھیں بند کیے

کھڑا رہتا ہے روحی کے قدموں کی آواز اس کے کانوں تک

پہنچنے لگی تھی۔۔

روحی آخری سیڑھی پر پہنچی ہی تھی کہ اس کے قدم

لڑکھڑا جاتے ہیں جس سے وہ سیڑھیوں کے ساتھ پڑے ٹیبل سے ٹکڑا

ہے روحی کی ٹکر لگتی ہے اور وہ اسی پل اپنی آنکھیں کھولے ٹیبل کی طر

دیکھتی ہے۔

دیکھتا نہیں ہے تم کو اندھے ہو اتر تو رہی تھی میں تو ٹکر کیوں ماری مجھے۔۔

روحی کہتی ہے اور اراک روحی کی طرف مڑتا ہے اپنے دونوں ہاتھ پینٹ

جیب میں ڈالے وہ ہلکی سی گردن موڑے روحی کو دیکھتا رہتا ہے۔

روحی ٹیبل پر غصہ میں پیر مارتے ہوئے کہتی ہے ر خود کو ہی چوٹ لگ

ہے۔۔

آہ ہ۔۔روحی درد میں کراہتے ہوئے کہتی ہے اور کھڑکی کے پاس کھڑا اراک

اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے مسکر

ہے۔۔

حال میں صوفوں کے آگے زمین پر بیٹھے کھیلتے ہوئے عالیان اور تاشہ روحی

دیکھتے ہیں پر کچھ بولتے نہیں ہیں

کیونکہ ان کے پیچھے کھڑے اراک کے دو گارڈز مسلسل

بچوں پر نظریں جمائے انہیں خوف دلائے ہوئے تھے۔۔

روحی اپنے پیر کو مسلتے ہوئے دوبارہ سیدھی کھڑی ہونے لگتی ہے کہ اس

نظر سامنے سے اس کی طرف آتے ہوئے

اراک پر پڑتی ہے جو مسکراتے ہوئے مسکراتی ہوئی نظروں سے

اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

روحی کے تو ہوش فنا ہوچکے تھے اراک کو حویلی میں

دیکھ کر اب تک اس کی نظر اپنے بچوں پر نہیں گئی تھی۔

"ہیلو پرنسس"

اراک روحی کے سامنے کھڑے ہو کر کہتا ہے۔

"آ.... آپ یہاں ..؟؟"

روحی اپنے آپ پر اس قابو پائے نڈر ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پو

ہے۔

"مس کررہی تھی مجھے..؟؟"

اراک ہلکا سا ہنستے ہوئے پوچھتا ہے۔

"شکل سے عاشق لگ رہی ہوں کیا میں آپ کی...؟؟"

روحی سخت لہجے میں اراک کی ہنسی کہ آواز سنتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہارے چہرے کا ہر ایک نقوش تمہیں مجھ سے کتنی

نفرت ہے اس بات کی گواہی دے رہا ہے"

اراک ہنسی کو غائب کرتا سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"جب سب دکھ رہا ہے اور پتا بھی ہے تو بار بار

میرے سامنے اپنی تذلیل کروانے کیوں آجاتے ہیں "

اراک کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے سر اٹھا کر غصہ میں کہتی ہے۔

"کیونکہ محبت کرتا ہوں میں تم سے

بے حد ہر حد سے زیادہ جنون کی حد تک محبت کرتا ہوں میں "

"اور مجھے نفرت ہے آپ سے میری نفرت

جنون کی حد تک مت بڑھائیں چلیں جائیں یہاں سے"

اراک کہہ ہی رہا تھا کہ روحی اس کی بات کاٹے بول پڑتی ہے۔

"اتنی نفرت مت کرو مجھ سے

میں پہلے ہی بہت اذیت میں ہوں"

"میری بن جاؤ۔۔۔

حکم نہیں ہے زبردستی نہیں ہے ریکوسٹ ہے شہزادی بنا کر رکھوں گا

تمہارے قدموں میں بچھا دوں گا"

روحی کی طرف اپنے قدم بڑھائے اس کے نزدیک آتے ہوئے اس کے چہر

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے محبت سے شدت سے

لہجے میں کہتا ہے۔

"آپ پاگل ہوگئے ہیں کیا میں شادی شدہ ہوں"

اراک سے اسی پل دو دور ہوتی غصہ میں کہتی ہے۔

"سارا مسئلہ تمہاری شادی کا ہے نا اگر وہ ختم

ہو جائے تو بن جاؤ گی میری..؟؟"

دوبارہ روحی کے قریب آتے ہوئے اٹل لہجے میں پوچھتا ہے۔

"کچھ بھی فضول مت بولیں"

روحی اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے کہتی ہے۔۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو اگر وہ مر جائے

گا تو تم میری بن جاؤ گی۔۔؟؟"

اراک کہتا ہی ہے کہ روحی ایک زور دار تھپڑ اسی پل اس کے

منہ پر مارتی ہے اراک اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنے غصہ

کنٹرول کرنے لگتا ہے یہ دوسرا تھپڑ تھا جو

زندگی میں اسے پڑا تھا وہ بھی ایک ہی شخص کے ہاتھوں اور وہ شخص جو

کی محبت ہے۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا اور کچھ کرنے کے بارے میں

سوچیے گا بھی مت"

شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب تو سب سوچ لیا ہے بس کرنے کی دیر ہے

جب تک میں اپنے کام کو انجام دیتا ہوں "

تب تک تم یہاں بیٹھ کر اپنے دوسرے نکاحِ

کی اور رخصتی کی تیاری کرو "

روحی کی آنکھوں میں لہو بہتی سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں

زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے

اسی پل لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا حویلی سے باہر نکلے اپنی گاڑی میں سوار ح

سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

at so pretty!!..

دیریک اپنے ہاتھوں سے بنے گجروں کو دیکھتے ہوئے لال

گلابوں کی خوشبوؤں سونگھتے ہوئے خوشی سے بھرپور لہجے میں لہجے میں

ہے۔۔

will look even more beautiful when your wife wear

t!!...

بوڑھی عورت دیریک کی بازوؤں پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

finitely"..

دیریک مسکراتے ہوئے انہیں دیکھتے ہوئے بولا اور کہتے ہی اسی پل زمین

اٹھ کر گڈھنوں کے بل بوڑھی عورت کے

سامنے بیٹھتا ہے۔

ank you so much for helping me out in that

eally really want to give this precious gift to my...

cause it have love not even mine your also"..

دیریک بوڑھی عورت کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے

گجروں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے چہرے پر ماسک لگا تھا جس سے ہونٹوں

بکھری ہوئی مسکراہٹ تو نظر نہیں آتی ہے پر اس مسکراہٹ کی چمک آنکھ

میں باآسانی نمایاں ہورہی تھی۔۔

y love & best wishes is always for you my handsome

n "...

دیریک کے ہاتھ سے اپنا بائیاں ہاتھ نکالے اس کے سر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

ace again thank you so much"!!...

دیریک گڈھنوں کے بل کھڑا ہوکر بوڑھی عورت کے ماتھے پر

بوسہ دیتا ہے اور اٹھ کھڑا ہوتا ہے وہ گجروں کو اٹھاہی رہا ہوتا ہے کہ بوڑ

عورت دیریک کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے

اسے روک دیتی ہے۔۔

ait..!!! I have special box for special person

کھڑی ہو کر وہ جہاں بیٹھی تھی وہی پیچھے پھولوں کی

دکان کی باہر دیوار کے ساتھ لگے ایک بکس میں

لال رنگ کا ایک خوبصورت سا ڈبہ نکالے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھ

دیریک کی طرف بڑھتی ہیں۔۔

t that inside"..

ڈبہ کھولے گجروں کو ڈبہ میں ڈالنے کا اشارہ کرتے ہوئے

بولی دیریک گجرے اسی پل بکس میں ڈال دیتا ہے۔

ow take that with you"...

ڈبہ بند کیے مسکراتے ہوئے دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے

کہتی ہیں۔

ank you"..

ڈبہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

my pleasure my son"..

دیریک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے دیریک بھی مسکرا کر ا

نظر ان کو دیکھتا ہے اور جھک کر ٹوکری کے پاس اپنا چشمہ اٹھائے اسی ٹوک

میں اپنے والٹ میں موجود جتنے بھی پیسے تھے وہ سب رکھ کر اپنی گاڑی کو

دیکھنے کے لیے نظریں دوڑاتے ہوئے وہ چل پڑتا ہے۔۔

دیریک کچھ قدم ہی چلا تھا کہ سامنے سے تامیر گاڑی لیے

واپس ہی آرہا تھا۔۔

اپنی گاڑی دیکھتے ہوئے اس میں جا سوار ہوتا ہے۔

"کیا ہوگیا ہے تمہیں اتنی منحوس جیسی شکل

کیوں بنائی ہوئی ہے..؟؟

اندر بیٹھتے ہی گجروں والا بکس ٹانگ پر رکھے سیٹ بیلٹ

لگاتے ہوئے تامیر سے پوچھتا ہے۔

"میری شکل ہی ایسی ہے"

تامیر دو ٹوک لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔

"جانتا ہوں ایسی ہی ہے پر اس وقت یہ ناقابل برداشت ہو

رہی ہے یہ میرے لیے"

دیریک مسکراتے ہوئے کہتا ہے آج وہ خوش تھا دل سے خوش سے آج دیر

کو جو مرضی بول دو وہ اس پر غصہ

نا کرنے کا ارادہ بنا چکا تھا۔۔

"تو مت دیکھیں مجھے میں کون سا آپ کی بیوی

ہوں جیسے دیکھنا بہت ضروری ہے"

تامیر کے ذہین میں شیزا کی باتیں گردش کرنے لگ گئی تھیں

اس کا کہا ہر ایک الفاظ تامیر کو بس غصے میں پاگل

کر رہا تھا۔۔

"اتنا جلتے کیوں ہو تم میری بیوی سے تم اتنی

معصوم سی تو ہے وہ .!!"

حور کو تصور کرتے ہوئے گاڑی میں لگے شیشے میں خود دیکھتے ہوئے ا

چہرے سے ماسک اور آنکھوں سے

چشمہ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کے کی باتوں پر تامیر گردن موڑے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ

ہوتا ہے۔

جیسے لڑکیوں کا ذکر سننا بھی پسند نہیں تھا آج وہ خود کسی لڑکی کا ذکر کر

ہوئے چہرے پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ سجائے بیٹھا تھا۔۔

"لگ رہا ہے پتا کتنی معصوم ہیں وہ سڑک پر

بیٹھ کر ان کے لیے گجرے بنا لیے میرے کہنے پر تو ..."

تامیر غصیلے لہجے میں کہتا ہے اور کہتے کہتے خاموش

ہو جاتا ہے۔۔

"تو کیا...؟؟" دیریک اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

رک کر تامیر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

"تو یہ میں تو منتیں کرتا رہ جاتا تھا کہ اس بار نارمل روم میں رہ لیں ک

چھوٹے ہوٹل میں رہ لیں "

"میری بات مان لیں تب تو کان نہیں دھرتے تھے آپ

سب کچھ VIP چاہیے ہوتا تھا "

" اور اب بیوی کے لیے سڑک پر بیٹھ کر گجرے

بنا رہے ہیں واہ آپ کا انصاف "

تامیر کی بات پر سیٹ سے پشت ٹیکائے دیریک اپنا منہ کھڑکی کی طرف موڑ

ہے کچھ پل اسی طرح بیٹھے ہوئے پھر اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے تامیر کی طر

متوجہ ہوتا ہے۔

"کڑوے بادام کم کھایا کرو تم زبان دیکھو کتنی

کڑوی ہوگئی ہے تمہاری۔۔

گندا سا منہ بنائے تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

"اب تو میرا سب کچھ کڑوا ہی لگے گا آپ کو میٹھی

بیوی جو آگئی ہے آپ کے پاس"

لہجہ میں تنز تھا وہ محسوس بھی ہورہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنے جل ککڑے قسم کے

ہو خود تو کہتے تھے کہ شادی کرلیں شادی کرلیں اب کرلی تو "اب تمہاری ج

ہی ختم نہیں ہونے کا نام

لے رہی ہے"

تامیر کی بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

"م..میں کیسی سے نہیں جلتا ہوں۔

تامیر دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"نظر آرہا ہے مجھے کان لال سرخ ہوچکے ہیں تمہارے"

تامیر کے کانوں کو ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"ایسے نیچریل بیوٹی کہتے ہیں"

ڈیریک کا ہاتھ کان سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے اور گاڑی کا ٹرن کاٹے

مینشن کی طرف جانے کے لیے بڑھتا ہے۔

بیوٹی کا تمہارے پاس کوئی کام نہیں ہے جانوروں کے پاس بیوٹی نہیں ہ

ہے"

گجرے کا ڈبہ ہاتھ میں پکڑتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ مجھے جانور بول رہے ہیں..؟؟"

تامیر حیرانگی سے کہتا ہے۔

"اہم.. زیادہ سچ بول دیا ہے کیا میں نے..؟؟

ڈیریک ہنستے ہوئے بولا

"جی بلکل اب ایک سچ میں بولتا ہوں

آپ کو اور آپ کے کام کو میں نے طلاق دی کروالیں اب اپنی بیوی سے

ہنہنہنہ ... آئے بڑے میاں بیوی کہیں کہ "

منہ بسوڑتے ہوئے کہتا ہے۔

"سوچ لو پھر اگر اب تم نے آج ایک بار اور کام چھوڑنے کا کہا تو میں تم

کام سے نکال دوں گا۔۔

لہجہ میں دھمکی تھی اور آنکھوں میں غصہ لیے کہتا ہے۔

"واہ... دھمکی دے رہے ہیں آپ..؟؟"

گاڑی کا اچانک سے بریک لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

" صیح صیح نکال دیں مجھے کام سے میں

بھی دیکھتا ہوں میرے بغیر کیسے گزارہ ہوتا ہے آپ کا.."

تامیر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنے ہاتھ پہنے کلائی پر گھڑی کی طرف دیکھتا ہے۔

"تم کون سا میری بیوی ہو جو تمہارے بغیر گزارہ نہیں ہو گا جاؤ تو جاؤ"

دیریک گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔

"ٹھیک ہے پھر جارہا ہوں میں گاڑی خود ہی چلا لیں"

تامیر کہتے ہی اپنی سیٹ بیلٹ کھولنے لگتا ہے۔

"ٹھیک ہے چھوڑدوں تم میں تنخواہ بھی نہیں دوں گا تمہیں پورے مہینے کی تنخواہ کینسل "

تامیر کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ کر کہتا ہے۔

"آپ کو کیا لگتا ہے میرے پاس پیسے نہیں ہیں ..؟؟

ایسے دھمکی دیں گے تو میں رک جاؤں گا "

گردن موڑ کر پوچھتا ہے بولا

"تو کیا ایسا نہیں ہے..؟؟

دونوں ائیبرو اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

"سوال میرے فیوچر بچوں کا نا ہوتا

تو یقیناً آپ کے پیسوں کی طرف میں دیکھتا بھی نہیں"

گہری سانس لیتے ہوئے واپس گاڑی کا دروازہ بند کیے

سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"پہلے لڑکی تو ڈھونڈ کو پھر فیوچر بچوں کا بھی سوچ لینا۔

تامیر کی حرکت پر ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

"مل جائے گی لڑکی بھی میرے پاس کون سا کسی چیز کی کمی ہے"

واپس سیٹ بیلٹ لگائے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"کمی تو واقع ہی نہیں ہے تم میں کسی چیز کی

ہر چیز حد سے زیادہ ہی ہے"

گندا سا منہ بنائے سر سے پیر تک اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"ہنہہنہ.....کمینہ جلتا ہے میری باڈی سے"

منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہتا ہے اور گاڑی کی اسپیڈ فل کیے مینشن کا سفر

کرتے ہیں۔۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

d he come???..

اپنے کمرے میں ڈریسنگ روم کے سامنے لال کلر کی سلک کی ساڑھی

میں ملبوس جس کی بیک پر صرف ایک چار انگل کے برابر ایک پٹی تھی

اس کی ساڑھی کی چولی کی تھی باقی پوری کمر

پر ہلکے ہلکے سے آدھے نیچے کے بالوں میں کرلز کیے ہوئے تھے جو پوری

پر بکھرے پڑے تھے۔

فل سیلیوز تھی جس پر ہلکا پھلکا سا پر خوبصورت سا

گولڈن کلر کا کام ہوا تھا جو ساڑھی کی خوبصورتی کو

مزید بڑھا رہا تھا۔۔

آنکھوں پر گولڈن میک کیے جو آج نارمل دنوں سے تھوڑا

سا زیادہ تھا جو حور کے چہرے کے ہر نقوش مزید

واضح کر رہا تھا۔۔

ہونٹوں پر لال میٹ لپس اسٹک لگائے ہوئے گالوں کو لال

اور پنک کلر میں رنگے ہوئے گالوں پر لگا بلش لائٹس کی پڑتی ہوئی روشنی

مزید حور کو دلکش بنا رہا تھا۔۔

ma'am، he didn't come yet"..

وہی لیڈی سرونٹ جو کھانا بنانے میں حور کی مدد

کرتی ہے وہ اسے تیار ہونے میں بھی مدد کرتی ہے کمرے کے کھڑکی کے

کھڑی کھڑکی سے باہر دروازے کی طرف جھانکتے ہوئے دیکھتے ہوئے حو

بتاتی ہے۔

ou asked the same question like 30 time before"..

حور کی طرف بڑھتے ہوئے وہ گہری سانس لیتے ہوئے بولی تھی۔

hat should I do...??? I don't know why my heart is

ating like that"!!..

حور کرسی سے کھڑی ہو کر اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے جو جیسے

کھڑی ہوتی ہے حور کی گود میں پڑا ساڑھی کو پلو پھسل کر اسی پل زمین پر گ

ہے صرف وہ ہی جو ساڑھی اس نے پہنی تھی اس کے پیروں کو مکمل

چھپاتے ہوئے وہ زمین پر اس کے پیروں کے پاس گھیرے کی

صورت میں گری ہوئی تھی۔۔

hink I'm gonna get a Heart attack tonight"..

حور کہتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتی ہے جہاں بیڈ پر گیرے کلر کے ڈبے

گولڈن کلر کی پینسل ہیل پڑی ہوتی ہے جس پر گولڈن کر کے بڑے بڑ

پلس پھولوں کی شکل میں لگائے ہوتے ہیں۔۔

گورے چٹے پیروں میں گولڈن کلر کی خوبصورت سی ہیل مزید خوبصورت

رہی تھی حور کہتے ہوئے ہیل پہنے ہیل۔کا لوک بند کرنے کی کوشش ک

ہے پر اس کی ساڑھی پھسلتے ہوئی اس کے پیروں کو بار بار چھپا رہی تھی۔

hink you're not but our prince will definitely get heart

ack after looking at you like that"..

لڑکی حور کو ہیلز پہناتے ہوئے مسکراتے ہوئے سر جھکائے

کہتی ہے۔۔

hallah he'll"!!...

حور بھی خوشی سے بھرپور لہجے میں سر جھکائے بلکل

دھیرے سے کہتی ہے۔۔

حور سر جھکائے مسکرا ہی رہی تھی کہ مینشن کے دروازے

کے باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز زور سے آتی ہے۔

جا پر حور کے دل کی دھڑکنیں تیزی سے بڑھ جاتی ہیں

لڑکی سر اٹھا کر حور کو دیکھتی ہے جو اپنی سانسیں روک

چکی تھی حور کو دیکھتے ہوئے وہ کھڑکی کی طرف

دوڑتے ہوئے جاتی ہے کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھتے ہوئے وہ دیریک

گاڑی آگئی ہے یہ مڑ کر حور کو بتانے ہی

والی ہوتی ہے کہ اس سے پہلے ہی حور صوفوں کے آگے پڑا

ایک چھوٹا سا بکس اٹھائے کمرے سے باہر نکلے اپنی

ساڑھی سنبھالتے ہوئے چھت کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

حور باہر نکلتی ہے اور اس کے بعد لیڈی سرونٹ بھی اس کے

کمرے سے باہر نکل جاتی ہے لیڈی سرونٹ سیڑھیوں سے

نیچے اتر ہی رہی تھی کہ سامنے سے دیریک مینشن میں داخل ہوتا ہے۔۔

here's Hoor???..

مینشن میں داخل ہوتے ہی دیریک لڑکی سے پوچھتا ہے۔

e's on the roof "!!..

سیڑھیوں سے اترتے اترتے اس کے قدم رک جاتے ہیں رک کر

دیریک کی بات کا جواب دیتی ہے۔

ny...?? is she okay??..

دیریک پریشانی کے بل ماتھے پر سجائے پوچھتا ہے۔

. yes sir she's fine she wants to have some Fresh air

!!.....

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا جواب میں کیا بولنا ہے جو ذہین میں

آیا وہ بول دیتی ہے۔۔

e you okay??..

لڑکی کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے پوچھتا ہے۔۔

hhh..y..y..yes sir I'm fine"!!!..

حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے بوکھلائے لہجے میں

جواب دیتی ہے۔

ood ...Make a Americano for tamer "..

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے دیریک سیڑھیوں کی طرف بڑ

ہے۔

s sir"!!..

اور لڑکی سیڑھیوں سے اتر کر کیچن میں دوڑتے ہوئے کہتی ہے گاڑی پار

کیے تامیر بھی مینشن میں داخل ہوتا ہے اور سیدھا لائیبریری کا رخ کر

ہے۔۔"

اتنا ٹھنڈا موسم ہورہا ہے اوپر کیا کررہی ہے یہ۔۔؟؟

ڈیریک اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوتے رک مڑ کر چھت کی طرف

سیڑھیوں کو دیکھتے ہوئے خود سے سوال کرتا ہے۔

اوپر چلا جاؤں۔۔؟؟ ایک اور سوال خود سے کرتا ہے

اور پھر اپنے آپ کو پیروں سے دیکھتا ہے۔

اس حولیے میں جانا تو عزت کا جنازہ نکلوانا اور اپنی

محنت کو زبردستی کا ظاہر کرنا ہو گا کپڑے بدل لینا بہتر ہے۔"

کہتے ہی گہری سانس بھرے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہے گجروں کا

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ہوئے ڈریسنگ روم میں

جائے وہ اپنے لیے نارمل کپڑے نکالتا ہے اور واش روم میں

گھس جاتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

10 منٹ ہوگئے ہیں واپس آئے ہوئے ابھی تک اوپر نہیں آئے

میرا پوچھا نہیں ہے کیا کسی سے۔۔؟؟ یا کوئی فرق ہی نہیں

پڑتا میرے ہونے یا نا ہونے سے۔۔؟؟؟

پوری چھت کی لائٹس آف کیے مکمل طور پر اندھیرا کیے

خود پیلر سے ٹیک لگائے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے

ہاتھوں میں پکڑے ہوئے گلاب سے ایک پھول کی

پتیوں کو توڑتے ہوئے خود سے سوال کرتی ہے۔۔

حور۔۔۔؟؟؟ وہ سوال کر کے ہٹی ہی تھی کہ سیڑھیوں سے

اوپر آتے ہوئے دیریک کی آواز پر حور فوراً سے پیلر سے جھک کر سیڑھی

کے دروازے کی طرف دیکھتی ہے۔۔

حور کچھ نہیں ہوتا پہلی بار کیا ہے پسند نا بھی آیا بس تو

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔

حور اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کہاں ہو۔۔؟؟ دیریک ایک اور آواز لگاتے ہوئے سیڑھیوں

سے چھت پر آتا ہے۔۔

ہے بھی یہاں کہ نہیں ۔۔؟؟؟ " دیریک آگے کی طرف بڑھتے ہو

اندھیرے میں حور کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔

یہی ہوں یہی ہوں میں آپ آجائیں آگے۔۔!!

پیلر کے پیچھے سے نکلتے ہوئے حور بلند آواز میں کہتی ہے۔

اتنا اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے یہاں۔۔؟؟ اور اتنی ٹھنڈ میں

کیوں ہو یہاں۔۔؟؟

دیریک فکر مندی سے کہتے ہوئے لائٹ بورڈ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

لائٹ نہیں کھولنا ایسے ہی آگے آجائیں آپ۔۔!!"

حور دیریک کے پیچھے ہٹتے قدموں سے اندازہ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

وجہ۔۔؟؟ دیریک اپنے قدم روک کر اندھیرے میں نظریں

دوڑاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

لڑکی کہاں ہو تم نظر بھی نہیں آرہی ہوں اتنا اندھیرا کیوں

کیا ہوا ہے بجلی کا بل میں بھر سکتا ہوں۔۔"

ڈیریک اپنے قدموں کا رخ واپس حور کی طرف کرتے

ہوئے کہتا ہے۔

افففہوو۔۔مجھے پتا ہے آپ امیر ہیں لیکن اس وقت ایسے

ہی آگے میرے پاس۔۔"

حور کو اندھیرے میں بھی ڈیریک کا وجود محسوس ہورہا تھا۔

تمہارے پاس۔۔؟؟ ڈیریک کے پیٹ میں تتلیاں اڑنے لگ گئیں تھیں دل

دھڑکنیں کی بھی بڑھانا شروع ہوگئیں تھیں۔

جی آجائیں کچھ قدم دور ہی ہوں میں۔۔!!"

حور ڈیریک کے قدموں سے نظر ہٹا کر اس کے پیروں کے

آگے ایک چھوٹا کا بورڈ زمین کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

وائفی تم حلال موڈ میں نہیں لگ رہی ہو مجھے"

دیریک اپنے دل پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے حور کی طرف بڑ

ہوئے کہتا ہے۔"

میں نہیں ہوں تو کیا ہوا آپ تو ہیں نا دو قدم اور آگے

حور دیریک کے قدموں کی جانب باغور دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

دو قدم آگے پھر تم ہو۔؟؟ دیریک ایک قدم مزید بڑھاتے ہوئے

سوال کرتا ہے۔۔

یہی سمجھ لیں۔۔!!"حور گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔دیریک کہتے ہی آگے قدم رکھتا ہے اور

اسی پل پوری چھت کی لائیٹس آن ہوجاتی ہے لائیٹس آن ہوتا دیکھ حور

نظریں بھی لائیٹس کی روشنی پر

جاتی ہے وہ کب سے بے چین تھی رات میں یہ ان لائٹس

کی روشنی دیکھنے کے لیے

حور کی نظریں لائٹس اور دیریک کی نظریں دھیرے دھیرے سے آن ہ

ہوئی روشنی میں سے 4 قدم دور کھڑی حور

پر ہوتی ہے۔۔

دیریک اپنا بایاں قدم بھی اپنے دائیں قدم جے برابر میں

رکھتا ہے کہ اس پر حور کے پسندیدہ لال گلابوں

کی برسات ہونے لگتی ہے۔۔

حور کا چہرہ ہی دیکھتے ہوئے دیریک کا دل اس کا ساتھ

چھوڑنے لگ تھا وہ سانس لینا بھول رہا تھا بلکہ تقریباً

بھول چکا تھا۔

دھیرے دھیرے پھولوں کی برسات ہوتی ہے ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں حور

نظریں توجہ لائیٹس سے ہٹ کر جیسے

ہی دیریک پر آتی ہے وہ گیلے بالوں بلیک کلر کے ٹراؤزر شرٹ

میں ملبوس کھڑا بے جان سا حور کو دیکھے جارہا تھا۔۔

یہ۔۔۔حور کہتے ہوئے دیریک کی طرف قدم بڑھاتی ہی ہے

کہ دیریک ہاتھ سے اسے رکنے کا اشارہ کرتا ہے۔

وہی رک جاؤ پاس مت آؤ۔۔!!"

دیریک حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بڑی مشکل سے سانس لیتے ہوئے

ہے حور دوبارہ کچھ پوچھتی دیریک اس سے پہلے ہی مڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھ

ہوا ہاتھ

میں گجرے کا ڈبہ پکڑے ہوئے واپس اپنے کمرے میں آتا ہے

اور ڈبہ آرام سے ٹیبل پر رکھے پھر دوڑتے ہوئے

ڈریسنگ روم میں جاتا ہے گہری گہری سانسیں کیے چہرے

پر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنے برینڈیڈ کپڑوں میں سے

ایک جینٹل مین والا بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ نکالے

اسی پل وہی ڈریسنگ روم میں کپڑے چینج کرتا ہے۔

کپڑے چینج کیے ٹائے لگائے کوٹ پہنے شرٹ کی بازوؤں میں کف لنکس

ہاتھ میں وائٹ گیرے کلر کی ڈائمنڈز

کی گھڑی پہنتے ہوئے دیریک اپنے شوز سیکشن میں جاتا ہے

چہرے سے ہنسی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ دیریک کو وہ کسی

میوزک کی طرح اپنے کانوں میں سنائی دے رہا تھا۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

بھاگے کیوں وہ۔۔؟؟ پسند نہیں آیا کیا سب۔۔؟؟ مکمل تو دیکھا بھی نہیں

مجھے دیکھ کر بھاگ گئے اچھی نہیں

لگ رہی ہوں کیا میں۔۔؟؟؟ اتنی پیاری تو لگ رہی تھی میں خود کو پھر ا

اچھی نہیں لگی میں کیا۔۔؟؟

دیریک کے جاتے ہی حور خود سے ایک سانس میں اتنے سارے سوال کر

ہے جن کا جواب اس کے پاس ہوتا

بھی نہیں ہے۔۔

حور تھکی ہوئی سانس لیتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ مارتے ہوئے مڑ کر آ

کی طرف مایوسی سے دیکھنے

لگ جاتی ہے۔

سارا دن محنت کی تھی میں نے دو گھنٹے لگا کر خود کو بھی تیار کیا تھا 6 گھنٹے لگ

کھانا تیار کیا تھا سب

بیکار گیا۔۔۔!!"

کس نے کہا بیکار گیا۔۔؟؟ اپنے کوٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے دیریک سیڑھی

سے چھت پر قدم رکھتے ہوئے پوچھتا ہے

وہ پہلا قدم ہی رکھتا ہے کہ حور کی بیک دیکھتے جہاں سے بال ہوا کی وجہ

ہٹ رہے تھے اس کی گوری رنگت پر لال سلک کی ساڑھی کو دیکھتے ہو

دیریک کے دل کی

کیفیت پھر بگاڑنے لگ گئی تھی۔۔"

دیریک کی آواز پر حور پلٹ کر دیکھتی ہے وہ پلٹ کر دیکھتی ہے اور دیریک

باقی کی دھڑکنیں بھی اس کے دل پر تباہی مچانے لگتی ہیں۔"

حور کو دیکھتے ہوئے وہ بنا پلک جھپکائیں حور کی طرف

بڑھنے لگتا ہے قدموں کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی دونوں کو دونوں

دلوں نے اتنا شور مچانا شروع کر دیا تھا۔

اب دل کی یہ کیفیت صرف دیریک کی ہی نہیں حور کی بھی تھی

دیریک کو دیکھتے ہوئے وہ سر تا پیر اسے دیکھتی ہے اپنی

طرف آتا دیکھ وہ بھی کچھ قدم اسکی طرف بڑھاتی ہے۔

دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے حور ٹیبل کی جانب بنا دیکھے

ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے گلاب کا ایک

پھول اٹھاتی ہے اور اس جگہ آکھڑی ہوتی ہے جہاں پھول

دائرے کی صورت میں زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

appy birthday Husband"...

حور پھول ڈیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے اپنی خوشی کو

بنا چھپائے پورے حق سے اسے ہسبینڈ کہتی ہے اور برتھ ڈی وش کرتی ہے

ڈیریک کی نظریں اس کے چہرے سے ہٹتی تو اس کے ہاتھ

میں پکڑے پھول پر جاتی ہے اور دھیرے دھیرے وہ اس

کے کہے الفاظوں پر غور کرتا ہے۔۔

rthday???...

ڈیریک حور کی بات دہراتا ہے۔۔

جی برتھ ڈے میں نے سنا تھا مطلب پڑھا تھا آپ برتھ ڈے

نہیں مناتے ہیں پر ساتھ ہی ساتھ میں نے یہ بھی

پڑھا تھا کہ آپ ماضی میں رہنا پسند نہیں کرتے ہیں تو اس

لیے ہر سال برتھ ڈے نا منانا تو آپ کی بات کو جھوٹا ثابت

کر دیتا ہے نا۔۔۔؟؟؟

حور پھول مزید دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

حور کی باتوں پر غور پر وہ اس سے سہمت ہو چکا تھا۔۔

تم نے کہا پڑھا میرے برتھ ڈے کے بارے میں۔۔؟؟

حور کے ہاتھ سے پھول پکڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔

گوگل پر آرٹیکلز میں۔۔!!فینس پر سینیلٹی۔۔۔۔۔۔

حور مسکراتے ہوئے کہہ ہی رہی تھی کہ دیریک اس کے ہاتھ

سے پھول پکڑتا وہی ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے حور

کو اپنے سینے سے لگائے اس کے باقی سارے

الفاظوں کو روک حور کی سانسوں کو خود میں سیراب

کرنے لگتا ہے۔۔"

دیریک کی اس اچانک سی حرکت پر تو پہلے پہل وہ تھم

گئی تھی پر جلد ہی وہ خود سے دیریک کے مزید قریب

ہو جاتی ہے دیریک ایک ہاتھ سے اس کی کمر پر جس پر اس کے بالوں

علاوہ اور کچھ نا تھا اس پر گرفت

بڑھاتے ہوئے حور کے ہونٹوں پر قابض رہتا تھا دیریک کی بڑھتی ہوئی شد

کو دیکھتے ہوئے حور اس کے

سر پر گردن کے ہاتھ رکھے اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے جس میں

کامیاب ہو جاتی ہے۔۔

ank you wifey!!..

حور کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے پیار سے چور لہجے

میں کہتا ہے۔

اس تیاری کے لیے۔۔؟؟ حور ڈیکوریشن کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

نہیں۔۔!!اس تیاری کے لیے حور کی طرف اِشارہ کرتے کرتے

اس کے قدموں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خود سے

دیریک کے نزدیک آئے تھے۔۔

کیا کروں آپ نے مجبور کردیا تھا۔۔۔!! حور کندھے اچکاتے ہوئے نظ

جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کیا محبت کرنے پر۔۔؟؟ دیریک حور کی جھکی پلکوں کو یہ

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

حور جوابا خاموش رہتی ہے پر اس کے لبوں پر چھائی مسکراہٹ بہت کچھ بی

کررہی تھی۔۔

کہہ دو تین الفاظ کی بات ہے پھر میرا جادو دیکھنا۔۔"

ابھی بھی نظریں حور کی جھکی ہوئی پلکوں پر ہوتی ہے۔

کیا کہہ دو۔۔؟؟؟ حور سر اٹھا کر دیریک کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

وہی ورڈز جو تم سے پہلی ملاقات کے بعد سے سننے کے لیے میرے کان

چین ہورہے ہیں۔۔"

کبھی کبھی بے چینی اچھی ہوتی ہے۔۔!!ڈیریک سے دور

ہوتی اس کی طرف پشت کرتی حور دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے آگے

طرف کچھ قدم بڑھائے کہتی ہے۔۔

حور مڑتی ہے اور ڈیریک کی نظریں اس کی پشت پر جاتی ہے جیسے دیکھتے ہی

اپنا منہ پھیرے اپنی آنکھیں میچ

لیتا ہے ایک ساتھ ناجانے کتنے خیال اس کے ذہین میں

آچکے تھے۔۔

میرے خیال سے سکون بھی اچھا ہوتا ہے۔۔!!

ڈیریک حور کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے پر اسے

ٹچ کرنے سے پہلے ڈیریک حور کی ساڑھی کا پلو

اٹھائے اس کی کمر کو ڈھکتے ہوئے حور کی پشت اپنے سینے

سے لگا جاتا ہے۔۔

اس طرح سے سامنے نے آیا کرو ورنہ اس رومینٹک ماحول

میں صرف کس سے کام نہیں چلاؤں گا وائفی "

دیریک کہتے ہی حور کی گردن پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

دیریک کی بات پر اس کی قربی پر اپنی ہاتھوں کی مٹھیاں

مضبوطی سے بھیچنے لگتی ہے دیریک اپنے لب اس کی گردن

سے دور کرتا اس سے پہلے ہی حور اس کے سامنے

منہ کیے کھڑی ہو جاتی ہے پر بنا کچھ بولے"

کیک کٹ کریں اور کھانا کھائیں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔

حور معصوم سی شکل بنائے اپنے بنائے کھانے کی

طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیک کٹ کرلیتے ہیں پر پہلے یہ لو۔۔!!حور کی طرف گجرے کا ڈبہ بڑھا

ہوئے کہتا ہے۔۔

اس میں کیا ہے۔۔؟؟ ڈبہ کی وجہ وہ گجرے نہیں دیکھ پاتی ہے۔۔

وہی جس کی فرمائش کی تھی تم نے۔۔!!خود ڈبہ کھولے

گجرے ڈبے سے نکالے حور کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

آپ کو مل گئے یہ۔۔!!حور بھی جلدی سے دیریک کی طرف

قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم نے کہا تھا لازمی لانا ورنہ گھر سے بے دخل کردو گی تو

مجھے لانے ہی تھے۔۔"

دیریک حور کا ہاتھ پکڑے اسے گجرے پہناتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کہا اور آپ نے مان لیا۔۔؟؟

دیریک کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تمہاری ہر بات مانوں گا میں۔۔۔

میں اچھا انسان ہوں یا نہیں دنیا کے لیے میں کیسا ہوں

میں نہیں جانتا پر اتنا جانتا ہوں کہ تمہارے لیے میں ایک اچھا شوہر ض

بنوں گا۔۔"

حور کو ایک ہاتھ میں گجرا پہنائے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ کو بننے کی ضرورت نہیں ہیں آپ پہلے ہی بہت اچھے

بلکل ویسے ہیں جیسا میں نے اپنے لیے تصور کیا تھا۔۔"

حور دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔۔

تعریف کررہی ہو میری۔۔؟؟ دیریک دوسرے ہاتھ میں گجرا پہناتے ہو

پوچھتا ہے۔

think I love you"!!!...

حور دیریک کے جھکے سر کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

h???.....

حور کی بات پر دیریک ہے کہ تو کان سن ہوچکے تھے وہ حیران کن نظر

سے حور کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔

s I believe It I love you"...

حور گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے اور دیریک کی ٹائی کو پکڑے اسے

طرف کھینچتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیتی ہے۔

ہونٹوں پر ہلکی سی شرارت کیے حور دیریک کے گلے سے لگ

جاتی ہے۔۔"

دیریک کی بچی کچی سانسیں اس کے حواس سب حور

فنا کرچکی تھی وہ حور کے گلے سے لگے بت بنے کھڑا رہتا ہے۔

ک۔۔کیا آپ وہ پیسے معاف کرسکتے ہیں کیونکہ اب مجھے

کہیں نہیں جانا آپ سے دور آپ پر دل نیت خراب ہوچکی ہے

میری۔۔۔!!"

حور دیریک کے گلے سے لگی کان کے قریب سرگوشی نما

انداز میں پوچھتی ہے۔۔

کون سے پیسے۔۔؟؟؟دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

وہ۔۔۔۔حور کہنے والی ہوتی ہے پر خاموش ہو رک مسکرانے

لگتی ہے۔۔

تو ہو گئی محبت مس وائفی کو مجھ سے۔۔؟؟

حور کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہتا ہے۔

وقت لگا ہے پر ہو گئی۔۔"حور پیار سے جواب دیتی ہے۔۔

میں ہمیشہ اس محبت کو برقرار رکھوں گا تمہیں ہر مقام پر

خود سے ڈھیر ساری محبت کرواؤں گا۔۔

حور کو اپنی حصار میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ تو ہوگئی ہے۔۔"

حور کہتی ہے اور کہتے ہی دیریک کے کندھوں پر ہاتھ

رکھے اس کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔

کیک کٹ کرلیں نا اب مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔!!"

معصومانہ انداز میں کہتی ہے۔۔

اوکے ابھی کرتا ہوں میری زندگی کا پہلے برتھ ڈے ہے پتا نہیں تھا یہ دن

میں اتنا خوبصورت ہوتا ہے۔

حور کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی کیک کٹ کرنے

لیے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے

حور کو اپنے ساتھ کیے دونوں برتھ ڈے کا کیک کٹ کرتے ہیں کیک کی

بائٹ دیریک حور کو کھلاتا ہے پھر حور

اسی کے ہاتھ سے لے کر دیریک کو۔۔

اب تحفے کی باری۔۔!!حور کہتی ہی کچھ قدم آگے بڑھ کر

پیلر کے پیچھے ایک چھوٹے سے ٹیبل پر رکھا دیریک

کا تحفہ لیے حور اس کے پاس واپس آتی ہے۔

آپ کا تحفہ ۔۔!! دونوں ہاتھوں میں پکڑے دیریک کی طرف ہاتھ بڑھا

ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اس میں کیا ہے۔۔؟؟ دیریک تجسس سے پوچھتا ہے۔

آپ کھولیں پتا چل جائے گا۔۔!!دیریک کی طرف بڑھاتے ہوئے

بولی۔۔"

ٹھیک ہے کھولتا ہوں۔۔"

دیریک حور کے ہاتھ سے تحفہ پکڑے اسے کھولنے

ہی لگتا ہے کہ دیریک کے کانوں میں کیسے کے چیخنے کی

آوازیں سنائی دینے لگتی ہے۔

صرف دیریک کے ہی نہیں حور کے بھی

کون چیخ رہا ہے۔۔؟؟ دیریک گفٹ بنا کھولے چھت کی ریلنگ کی طرف بڑ

ہے اس کے پیچھے پیچھے حور بھی جاتی ہے

دیریک جیسے ہی نیچے جھک کر گراؤنڈ میں دیکھتا

ہے وہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے اس کے چہرے کی حیرانگی

حور کو مزید حیران کررہی تھی۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ریلنگ پر ہاتھ رکھے نیچے جھانک کر دیکھتے ہی حیرانگی سے اسی پل حور کی طر

دیکھتا ہے جو حیرانگی سے اسے

ہی دیکھے جارہی تھی۔۔

دیریک حور کو دیکھتے ہوئے کچھ کہتا نہیں ہے اپنے

سکتے میں پکڑا حور کے دے ہوئے گفٹ کے ڈبے پر اپنا یہ ہاتھ سے گر

بڑھاتا حور سے نظریں ہٹائے واپس نیچے کی

طرف دیکھتا ہے جہاں چیخوں کی آوازیں ابھی بھی

سنائی دے رہی تھیں۔۔

د۔۔حور تم یہی روکو میں پانچ منٹ میں آیا یہی رکنا میرے پیچھے مت

آنا۔۔!!"

حور کی بات شروع ہونے سے پہلے ہی سے روک کر خود

جلدی جلدی میں بولتے حور کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے

سیڑھیوں کی طرف بڑھتا ہے۔۔

مس مس جا کر بیوی بیوی بن کر ملی ہے مجھے یہ مصیبت

کہاں سے آگئی اب۔۔؟؟

خود سے سوال کرتے ہوئے اپنی ٹائی کو کھینچ کر

نیچے کرتے ہوئے دیریک سیڑھیوں سے اترے حال میں بڑھتا ہے اور بڑھتے

ہی اس کی نظر مینشن کے دروازے میں

تامیر کے پیچھے چھپی ہوئی کھڑی ادینہ کی آوازوں پر دیریک گہری سانس

ہے۔۔

ove a side!!!....

تامیر کو دھکا دے کر راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے

تامیر کو ٹس سے مس نہیں کرپاتی ہے۔

hat the hell is going on here??...

آخری سیڑھی پر کھڑے بلند آواز میں دھاڑتے ہوئے ہوئے بولا

by???...

تامیر کی سائیڈ سے دیریک کی آواز پر پیچھے دیکھتی ہے۔

y baby is here !!...

دیریک کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر تامیر اپنے ایک ہاتھ سے ہی دیریک

طرف بڑھتے ہوئے راستے میں دیوار بنے کھڑا تھا وہ۔

by I missed you so much !!...

دیریک کو دیکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔

hat are you doing here??..

ادینہ معصومانہ انداز میں پوچھتی ہے۔

hat are you doing here??....

حلق کے بل دھاڑتے ہوئے پوچھتا ہے اس کی دھاڑ کی گونج مینشن میں

نہیں چھت پر بھی سنائی دے رہی تھی اور اسی دھاڑ کو سنتے ہوئے

دیریک کی بات نا مانتے ہوئے

سیڑھیوں کی طرف بڑھتی ہے۔۔

I'm here to meet you!!...

لہجہ میں نرمی اور آنکھوں میں نمی سجائے کہتی ہے۔

t out from here don't make me bad person"

حال میں سیڑھیوں سے کچھ قدم آگے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔

st leave from here "...

تامیر کو دھکا دیتے ہوئے غصے میں کہتی ہوئی دیریک کی طرف دوڑتے ہو

جاتی ہے اور جاتے ہی دیریک کے گلے سے لگے روتے ہوئے شیکایتی لہجے

کہتی ہے۔

hy are you doing this to me ...?? I'm here because I love

u، I missed you so much

ou didn't even give me a single msg In this day's"!!..

ڈیریک کو مضبوطی سے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے نم لہجے میں بولتی

ہے ادینہ کے گلے لگتے ہی ڈیریک کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں وہ غصے

ایک ہاتھ کی مٹھی بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں ڈبہ بھیچنے لگتا ہے۔

ڈیریک اور ادینہ گلے سے لگے ہوئے تھے کہ حور چھت کی سیڑھیوں سے

کر حال میں اس آتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگتی ہے پر سیڑھی

قدم رکھنے سے پہلے ہی وہ رہی رک کر اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہو

اپنے سامنے ادینہ اور ڈیریک کے مناظر کو دیکھنے لگتی ہے۔

حور کو دیکھتے ہوئے تامیر اپنا گلہ کھنگارتے ہوئے اپنا سر

جھکائے کھڑا ہوا تھا۔

by are you angry with me..?? Don't be like that..!!" Now

n here everything is fine"..

ادینہ دیریک کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے

کہتی ہے۔۔

hat the hell you want me to do with you ??..

ادینہ کو اسی پل خود سے دور کرتا پیچھے کی طرف کرتے

ہوئے غصیلے لہجے میں کہتا ہے۔۔

on't care about you and you're so called feelings you

tter be leave from here now don't spoil my night for god

ke go away!!...

دیریک اپنی رات برباد ہوتے دیکھ غصے میں اپنے دانت بھینچتے ہوئے د

دبے قدم ادینہ ی طرف اٹھائے بے زاری میں دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے۔

n not going anywhere I'm here for you !!!...

n here to stay with you!!...

ادینہ آنکھوں میں آنسوؤں لیے دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے کہہ رہی تھ

hen he's wife is here to stay with him why he needs some

e like you ??..

اپنے ہاتھ سینے سے ہٹاتے ہوئے ساڑھی کا پلو زمین سے اٹھائے اسے اپنی کم

ڈالتے ہوئے حور ادینہ کو دیکھتے

ہوئے کولڈ لہجے میں کہتی ہے۔

حور کا لہجہ اس وقت بلکل اراک کی اور اس کے بابا کی جھلک دے رہا تھا

کی آواز پر دیریک فوراً سے پلٹ کر اپنے پیچھے کی جانب دیکھتا ہے اور حیر

کن نظروں سے

حور کو دیکھتا رہتا ہے۔

r husband، if you say، Can I come in the middle??...

حور ادینہ سے نظریں ہٹائے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دیریک

سے پوچھتی ہے۔

hoor !!...

دیریک حور کو دیکھتے ہی بوکھلا چکا تھا۔۔

you are giving me permission thank you"..

حور چہرے پر مسکراہٹ سجائے سیڑھیوں سے اترتے

ہوئے کہتی ہے حور کو آتا دیکھ کر

دیریک اس کی طرف بڑھنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے پر تامیر

جلدی سے آکر اسے بازوؤں سے پکڑے روک دیتا ہے۔۔

رک جائیں نا آپ کی معصوم بیوی اس وقت جنگلی بیوی

لگ رہی ہے آگے کا ہوتا ہے وہ دیکھنے تو دیں۔۔!!"

تامیر دیریک کے کان کے پاس کھسپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سانڈ منہ توڑ دوں گا میں تمہارا۔۔!!

دیریک اپنی بازوؤں سے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔۔۔و

آپ کا ٹوٹے کا جلد ہی انتظار فرمایئے تھوڑا سا۔۔!!"تامیر مزے لیتے ہوئے

ہے۔

. husband..??? What is that..?? Who's she;???...

ادینہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں دیریک سے پوچھتی ہے۔

e..?? So you need my introduction okay then let me tell

u something about myself!!..

سیڑھیوں سے اترے دیریک کے سامنے ادینہ کی نظروں

کے سامنے کھڑی ہو کر حور اپنی ساڑھی سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے

اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

y name was Hoorain Ibrahim but now I'm Mrs Derek Jon

you can call me also Mrs Muhammad Arkan!!!..

ادینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فخریہ انداز میں کہتی ہے جتنا فخر حور

لہجے میں تھا اتنا ہی دیریک کے چہرے پر تھا۔۔!!"

s one and only wife!!..

حور مڑ کر دیریک کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی جانب ہاتھ سے اشارہ کر

ہوئے کہتی ہے حور کے مڑتے ہی دیریک کے چہرے کی جانب دیکھتی ہے

چہرے پر کسی قسم

کے تاثرات نہیں تھے حور سیریس فیس میں دیکھتی ہے اور

پھر ادینہ کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھنے لگتی ہے۔

ho are you what are you doing here??..

ادینہ حور کی غصیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

e you deaf..?? Didn't you hear what I told you right

ow ??..

حور ادینہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے حور یاک قدم آگے بڑھتی ہے

پیچھے سے دیریک بھی ایک قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے۔

id but...

did or but just leave please "...

ادینہ بات مکمل کہتی اس سے پہلے ہی حور اس کی بات کاٹے غصہ مذید اس

طرف بڑھتی ہوئی جاتی ہے۔

n not leaving anywhere I'm gonna stay here with him..

حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے قدم دیریک کی طرف

بڑھاتی ہے وہ دو قدم ہی آگے حور کو کراس کیے بڑھتی ہی ہے کہ حور ا

بازوؤں سے پکڑے واپس اپنے سامنے کرتی ہے اس کی کلائی پر گرفت مض

کیے حور اس پر اپنی گرفت مضبوط کرتی جاتی ہے۔

u better be stay away with him and front of my eyes

cause I don't like third person in the beginning of my

ve story..

حور ادینہ کا ہاتھ چھوڑے اس کی طرف بڑھتے ہوئے انکھوں میں آنکھ

ڈالے سخت اور تلخ لہجے میں کہتی ہوئی ادینہ

کے قدموں کو دروازے کی طرف الٹا بڑھاتی جاتی ہے۔

was a disgusting meeting that's the path of your don't

ow us your face again..

مینشن کے دروازے کے باہر ادینہ کو کھڑا کیے اس کے چہرے

کو دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنائے کہتی ہے۔

ant to meet..

ادینہ روتے ہوئے دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

حور ادینہ کی نظروں کے سامنے اس جگہ کھڑی ہوتی ہے جہاں سے اس

نظر دیریک پر پڑتی ہے۔

ut up lady you already distroye everything

ow،Get lost"...

حور غصہ میں دیکھتے ہوئے باہر کھڑے گارڈز کو ہاتھ سے

اشارہ کیے بلا کر اسے کے جانے کو کہتی ہے۔

ادینہ دوبارہ کچھ کہتی اسے پہلے ہی تامیر پیچھے سے آکر مینشن کا دروازہ باہر

بند کیے حور اور دیریک کو

مینشن میں اکیلا چھوڑے وہاں سے جا چکا تھا ادینہ کو مینشن سے نکالے ت

بھی اپنے فلیٹ کی طرف اپنا راستہ

طے کرتا ہے۔"

hh that's my girl..". I like it!!!...

حور کی پشت کو دیکھتے ہوئے دیریک فخریہ انداز میں

دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔ادینہ کے جاتے ہی حور پلٹ کر دیریک

طرف دیکھتی ہے اور اس جانب قدم بڑھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"کون تھی وہ..؟؟" لہجہ سخت تھا۔

"کون وہ..؟؟"اپنے چہرے سے ہنسی غائب کیے انجان بنتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"وہی جو چپک رہی تھی" حور دیریک کے سامنے کھڑی ہوتے ہوئے ا

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"اچھا تو دیکھ لیا تھا تم نے" دیریک شرمندگی سے کہتا ہے۔

"تو کیا آپ کے خیال سے مجھے اندھا ہو جانا چاہیے تھا اس وقت...؟؟"

حور گردن ٹھیڑی کیے مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ن.. نہیں نہیں ایسا تو نہیں کہا میں نے" سر اٹھائے حور کی آنکھوں میں د

ہوئے بولا

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دیں کون تھی وہ..؟؟"

(دیریک کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے غصے سے پوچھتی ہے)"

"کزن ہے وہ میری"

اپنے قدم کھسکاتے ہوئے پیچھے لیے بتاتا ہے۔

"تو...؟؟وہ کزن ہے تو اس میں گلے سے چپک جانے والی کیا

بات تھی اور آپ بھی بڑے پرسکون تھے اس وقت "

"وجہ..؟؟"

حور مزید دیریک کے نزدیک جاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"آئی میری معصوم سی بیوی کو غصہ آرہا ہے یا جلن ہورہی ہے..؟؟

اپنے قدموں کو روکے حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے

چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حور

کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے۔

"غصہ آرہا ہے اور تھوڑی تھوڑی نفرت بھی ہورہی ہے

مجھے لگا تھا آپ باقی مردوں سے الگ ہیں پر نہیں"

"جہاں خوبصورت لڑکی دیکھی وہی منہ مارنے چلے گئے"

حور اب باقاعدہ غصے میں بلند آواز میں کہتی ہے۔

"اوئے... تم میرا کیریکٹر غلط جج کر رہی ہو

میں ایسا ویسا مرد نہیں ہوں"

دیریک بھی پہلے بلند آواز میں کہتا ہے پر پھر اپنا لہجہ نرم

کرلیتا ہے۔

"غلط جج تو میں نے آپ کو پہلے کر دیا تھا کر اب جو

کروں گی وہ ٹھیک کروں گی "

"آپ کی ساری عاشقی نا نکالی میں نے تو میرا نام بھی

حور العین ابراہیم نہیں"

حور غصے میں اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے کہتی ہے اور

کہہ کر اسی پل مڑ کر اوپر جانے لگتی ہے کہ ڈیریک اسے ساڑھی کے پلو

کھینچتے ہوئے اسی پل حور کو گود میں

اٹھاتا کمرے کی طرف لیے بڑھتا ہے۔

"یہ کیا کررہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے نیچے اتاریں

ابھی اور اسی وقت"

سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے حور ڈیریک کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے غ

انداز میں کہتی ہے۔

"غصہ ہو گئی ہو نا تم۔۔؟؟

تو بس اپنی وائفی کو ماننے لگا لوں اپنے طریقے سے"

ڈیریک حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے

کہتا ہے اور پھر دوبارہ سیڑھیوں کی جانب دیکھنے لگتا ہے۔

"مجھ پر احسان مت کریں آپ میری ہی غلطی ہے آپ کے

لیے میں نے اتنی محنت کی ہے"

حور دیریک کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اُف.. اتنا غصہ محنت کرنے پر ہے یا اس لڑکی کے آنے پر...؟"

"دونوں پر ہے..!!

سیڑھیوں سے اوپر کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ اتاریں مجھے نیچے نہیں کرنی مجھے آپ سے کوئی بھی بات"

کمرے میں داخل ہوتے دیریک کی باہوں سے آزاد ہونے کی

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"ایسے کیسے چھوڑ دوں مس وائفی میرے لیے

اتنی محنت کی ہے جوابا مجھے بھی کچھ دینا چاہیے تمہیں"

(گود سے اتارتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہتا ہے)"

"مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ سے میاں جی بہت

بہت شکریہ جو آپ نے دینا تھا وہ آپ دے چکے ہیں مجھے"

(دیر یک سے منہ موڑے اپنی ساری ٹھیک کرتے ہوئے کہتی ہے)

"ابھی کہاں کچھ دیا ہے ابھی تو بہت کچھ

دینا باقی ہے ابھی تو رات کی شروعات ہوئی ہے"

"اپنا کوٹ اتارے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے

کی طرف بڑھتے ہوئے اس کی کمر دیکھتے ہوئے بولا"

"کیا مطلب ہے...!!"

"کہتے ہوئے پلٹی ہی تھی کہ ڈیریک کو شرٹ کے بٹن کھولتے

دیکھ سانسیں روکے کھڑی ہو جاتی ہے "

"یہ...یہ کیا کررہے ہیں...؟؟"

ڈیریک کے کھلی شرٹ سے واضح ہوتا کسرتی جسم دیکھتے ہوئے نظریں چرا

ہوئے کہتی ہے ن

"وہی جو بہت پہلے کرلینا چاہیے تھا پر کوئی بات نہیں تب نا سہی اب سہی"

حور کی طرف دبے دبے قدم اٹھاتے ہوئے کہتا حور کے چہرے پر

ڈر دیکھتے ہوئے ڈیریک کے چہرے پر مسکراہٹ سجتی ہے۔

"اب بھی نہیں" حور لڑکھڑاتے ہوئے دیریک کو دیکھتے ہوئے بس اتنا ہی ک

ہے اور واپس اپنا نظریں اس پر سے ہٹا لیتی ہے۔۔

اب انکار کی گنجائش نہیں ہے تم اپنا پیار کنفیس

کر چکی ہو...!"

دیریک اپنی شرٹ کے بٹنوں کو دھیرے دھیرے کھولتے ہوئے

حور کی دھڑکنوں کو بڑھاتے ہوئے اس کی طرف دبے دبے قدم بڑھا

ہوئے کہتا ہے۔۔

"تو...؟؟"حور فوراً سے بڑی بڑی آنکھیں کیے دیریک ہے چہرے کی جا

دیکھتی ہے پر چہرے سے پہلے نظریں اس کے سینے پر جا رہی تھیں۔۔

"تو یہ کہ اجازت مل چکی ہے مجھے تمہارے پاس

تمہارے قریب بے حد قریب آنے کی اب دور نہیں جا سکتی ہو تم "

حور سے اب وہ صرف دو قدم کے فاصلے پر تھا م

"ایسا کچھ نہیں ہے کچھ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے"

اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے گلہ کھنگارتے ہوئے

دھیرے دھیرے سے کہتی ہے۔

"ٹھیک ہے میں کچھ نہیں بولتا ہوں ویسے بھی آج

رات باتیں کرنے کی ہیں بھی نہیں"

"شرٹ کا آخری بٹن کھولے حور کی طرف بڑھتے

ہوئے شرارتی لہجے میں کہتا ہے"

"دیریک نہیں...

اپنے قدموں کو پیچھے کی طرف اٹھاتے ہوئے کہتی ہی کہ "

دیریک جلدی سے اس کی طرف بڑھے اس کے لبوں

پر جھکے ان پر قابض ہوتا ہے۔

دیریک قریب آتا ہے تو حور اپنا بیلنس قائم نہیں رکھ پاتی ہے اور سب

دیریک کی شرٹ مٹھی میں جکڑے اسے اپنے ساتھ بیڈ پر لیے گرتی ہے۔

دیریک اسکے ہونٹوں پر قابض ہو گئے ہی حور کی سارے الفاظوں پر کفل

چکا تھا"

♡_____♡.....♡_____♡

صبح سے رات ہو چکی تھی گھڑی میں 10 بج کر 27 منٹ ہورہے تھے اراک

کہی ہوئی بات ہے بات اس کے ارادے

جاننے کے بعد روحی کے لیے ایک ایک پل باسیل کے انتظار میں گز

صدیوں برابر لگ رہا تھا۔۔

روحی پوری حویلی کے کھڑکی دروازے بند کیے ہوئے حال میں ٹہلتی جا

تھی۔۔

باسیل کہاں رہ جاتے ہیں آپ۔۔؟؟

روحی مسٹرڈ کلر کے سادھی سی شورٹ سی فراک اور کھلا سا ٹراوزر پہننے ہو

گلے میں دوپٹہ ڈالے اپنے سامنے حال میں بیٹھے بچوں کو دیکھتے ہوئے

ہوئے پریشانی کا ایک ایک لمحہ گزار رہی تھی۔۔

ماما۔۔؟؟ صوفے پر چڑھ کر پلٹ کر کھڑا ہو کر عالیان روحی

کو آواز لگاتا ہے۔۔

جی ماما۔۔!!روحی عالیان کی آواز پر فوراً اس کی طرف

متوجہ ہوتی ہے اور اس کی طرف بڑھنے لگتی ہے۔

ماما بھوک لگ رہی ہے۔!!عالیان معصوم سی شکل بنائے کہتا ہے۔۔

اچھا تو کیا کھانا ہے آپ نے اور آپ نے بھی شہزادی۔۔؟؟

روحی تاشہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پوچھتی ہی ہے کہ تاشہ صوف

الٹی ہو کر عالیان کے ساتھ روحی کی طرف منہ کیے کھڑی ہو جاتی ہے۔

پیزا۔۔!!!"تاشہ عالیان ایک ساتھ کہتے ہیں۔۔

بچہ پیزا نہیں کھاتے ہیں کچھ اور بتاؤ۔۔؟؟ روحی دونوں کو آنکھیں دیکھا

ہوئے کہتی ہے۔

برگر۔۔۔!!!تاشہ عالیان دونوں پھر ایک ساتھ بولتے ہیں۔

آدھی رات کو تمہارا چاچا برگر پہنچتا ہے یہاں

گھر کا کچھ بولو گھر کا کھانا کھانا حرام نہیں ہے تم دونوں پر۔۔۔!!!

روحی اس وقت پکا گاؤں والی ماں لگ رہی تھی جس طریقے سے وہ ممتا بھر

غصیلے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

بول بھی دیکھو ان کو کون رہا ہے جو صدا باہر کا کھانا کھاتی ہے۔۔"

حویلی کا دروازہ کھولتے ہوئے ایک ہاتھ میں کوٹ لٹکائے

دوسرے ہاتھ میں کسی ریسٹورینٹ کا شاپر پکڑے ہوئے

حویلی میں داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہتا ہے۔

باسیل کی آواز پر روحی فوراً سے پلٹ کر دروازے کی طرف

دیکھتی ہے باسیل کو صحیح سلامت کھڑا دیکھ کر

روحی کی جان میں جان آتی ہے۔۔

اسلام و علیکم میرے بچوں۔۔!!!"

باسیل عالیان تاشہ کو دیکھتے ہوئے ہنستے ہوئے ان کی طرف

ہوئے انہیں سلام کرتا ہے۔۔

وعلیکم السلام انکل۔۔وعلیکم اسلام تایا ابو۔۔۔"

انکل نہیں ہوں باپ ہوں میں تمہارا۔۔"

باسیل عالیان کی بات پر دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ لو تمہارا برگر پیزا۔۔۔!!!عالیان تاشہ کی طرف صوفے پر

شاپر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ دونوں شاپر پکڑے اسی پل صوفے پر بیٹھے پیزا ،برگر

لگتے ہیں۔۔

"کہاں تھے آپ۔۔؟؟"

باسیل روحی کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ روحی پوچھ پڑتی ہے پر غصہ میں

"ک۔۔کام سے گیا تھا۔۔؟؟

کیا ہوُا تمہیں اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔؟؟"

باسیل اپنا کوٹ روحی کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"سارا دن کام ،کام کام سارا دن کام کریں گے تو

آرام کب کریں گے آپ"

"یہی حال رہا آپ کا تو ایکسپائر ہونے میں

زیادہ وقت نہیں لگے گا آپ کو۔۔

باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے غصے میں دانت پیستے ہوئے

کہتی ہے روحی کو اچانک سے آتا دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھے پیچھے کی طرف

قدم بڑھاتا ہے۔۔

"آئی میرا بچہ کتنی فکر ہے تمہیں میری"

باسیل خود کو کمپوز کرتے ہوئے سیدھا کھڑے ہو کر کہتا ہے۔

سپنوں کی دنیا سے باہر نکل آئیں میاں جی

مجھے اپنی فکر ہے آپ کی نہیں"

شرٹ سے پیٹ سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے سیدھا

کھڑا کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"بھری جوانی میں بیوہ نہیں ہونا ہے میں نے"

باسیل کی بلیک کلر کی شرٹ کی طرف عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی

شرٹ اسے دل کی جگہ سے پھٹی ہوئی لگ رہی تھی پر وہ زیادہ دھیان دیتی

سے پہلے ہی باسیل اسے اپنی طرف متوجہ کر چکا تھا۔۔

"کبھی میری فکر بھی کر لیا کرو موت نہیں آجائے گی تمہیں"

باسیل ٹھوڑی سے پکڑے اس کا چہرہ اوپر کی جانب کرتے

ہوئے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آگر آگئی تو۔۔!!

م۔۔میں رسک ہی کیوں لوں"

روحی کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"مار کھاؤں گی تم اب مجھ سے بہت زبان چلانے لگ گئی ہو۔۔!!"

ٹھوڈی سے ہاتھ ہٹائے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے روحی کے ہاتھ

کوٹ واپس لے لیتا ہے۔

"ہاتھ تو لگائیں پولیس میں رپورٹ درج کروادوں

گی آپ کے خلاف "

"مارتے رہنا پھر وہاں جج کی کرسی پر بیٹھ کر

اپنے ہی کیس پر ہتھوڑی مارتے ہوئے بولتے رہنا پھر آرڈر آرڈر "

باسیل کو اوپر جاتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"یا اللہ یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے ایک بیوی دینی

تھی تو ڈھنگ کی تو دیتے آپ نے تو چڑیل پیچھے لگادی میرے"

باسیل حویلی کی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور

کہتے ہی ہنس پڑتا ہے روحی بھی اس کی مسکرادیتی ہے

فریش ہو جائیں میں کھانا بنا کر لاتی ہوں تب تک آپ کے لیے باسیل کی پ

کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہمم اوکے۔۔!!باسیل بلند آواز میں بنا پلٹے کہتا ہے۔۔

جب تک باسیل روحی کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا ہے تب تک روحی ا

دیکھتی رہتی ہے باسیل کے جاتے ہی روحی دوڑ کر جاتی ہے اور دوبارہ حویلی

دروازے کو بند کیے اب کی بار اندر سے لوک کردیتی ہے۔۔

بچوں اٹھو کمرے میں چل کر آرام سے کھاؤ آجاؤ اوپر نیو کارٹون لگا کر د

دیتی ہوں۔۔!!!

صوفے سے ان کا کھانا اُٹھائیں واپس شاپر میں ڈالتے ہوئے

حال کی ایل ای ڈی بند کیے دونوں کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ

مووی روم میں لے جاتی ہے جہاں بڑی اسکرین پر

دونوں کو اردو کارٹون لگا کر دیے ان کے سامنے رکھے واپس

حال میں جاتی ہے ایک نظر حال میں ہر کھڑکی دروازے کی طرف ڈر

ہوئے دیکھتی ہے اور پھر گہری سانس لیے خود کیچن کا رخ کرتی ہے جا

جاتے اپنا دوپٹہ ڈائننگ ٹیبل پر رکھے وہاں سے اپنا فون اٹھائے کیچن میں دا

ہوتی ہے۔

فون اٹھالو آئمہ بدر کہاں غائب ہوگئے ہو۔۔۔؟؟

روحی شام سے لگاتار ان دونوں کو فون ملائے جارہی تھی

جبکہ دونوں ہے فون ہی ان کے کمرے میں موجود تھے

کمرے کا دروازہ بند تھا صبح سے وہاں کوئی گیا ہی نہیں تھا نا روحی تاشہ

عالیان کو نہلائے تاشہ کو بھی

عالیان کے کپڑے پہناتی ہے کمرے میں وہ جاتی ہی نہیں ہے

جو اسے فون کا اندازہ ہوتا۔۔۔

افففف یار حد ہوگئی ہے ایک بار تو فون اٹھا لو ہنی مون پر گئے ہو یا گھو

پھر نے بندہ بتا ہی دیتا ہے۔"

روحی فون کو غصے میں گھورتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی شلف پہ پٹکھتے ا

بالوں کو جوڑا بنائے چیچ سے بالوں کو باندھتے ہوئے اپنے ہاتھ دھوئے ف

سے چکن لیے

باسیل کے لیے کھانا بنانے لگتی ہے۔۔

ادھر روحی کھانا بنانے لگتی ہے ادھر اوپر کمرے کے واش روم میں شاور

باسیل اس کے جسم سے ہوتا فرش پر گرتے ہوئے پانی کے ساتھ خ

بھی بہتا ہوا سفید رنگ کی ٹائلز کو لال سرخ رنگ میں رنگنے لگا تھا۔۔

شاور لیے اپنی کمر پر ٹاؤل باندھتے ہوئے واش روم میں لگے

ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے ہے سامنے وہ جا کھڑا ہوتا ہے

جسم پر پانی تھا اور مزید اس کے بالوں سے ٹپکتا ہوا اس

کے جسم پر گر رہا تھا۔۔

شیشے کے سامنے کھڑا سب سے پہلے نظر باسیل کی اس کے

سینے پر دل کے مقام پر جاتی ہے جہاں پر چاقوؤں سے لگی

چوٹ تھی تو گہری تھی جس میں سے خون بہہ رہا تھا ابھی بھی صرف وہ اک

چوٹ نہیں تھی اس کے جسم پر

چھوٹی چھوٹی ان گنت لگی ہوئی تھیں جو اس کی بازوؤں پر بھی تھی۔۔

اراک یورگن پیٹھ پیچھے وار کرتے ہو۔۔۔؟؟

ایک وار تم نے کیا اب میری باری ہے۔۔

میرے آدمی کو مار کر اچھا نہیں کیا تم نے سمیر کو نہیں

مارنا چاہیے تھا تمہیں اراک۔۔۔

تم نے ایک مارا میں اب تمہارے ہر آدمی کے ٹکڑے کروں گا۔"

باسیل اپنے خون کو روکنے کے بجائے اپنے زخم پر زور دیے

اور خون نکالتے ہوئے غصے میں اٹل لہجے میں لال سرخ ہوتی نظروں سے

کو شیشے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسی ٹاؤل میں کمرے میں

آجاتا ہے الماری کی طرف بڑھے اپنے لیے ٹراوزر شرٹ نکالے اور الماری

دروازہ بند کرتا کمرے میں ٹراوزر چینج کرتا شرٹ بیڈ پر پھینکتے ہوئے ٹا

صوفے پر پھینکے روحی کے بیڈ سائیڈ والے ٹیبل کے دراز سے فرسٹ ایڈ

لیے ڈرسینگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے اپنے

کو دیکھتے ہوئے اسے بس صاف کرنے لگتا ہے صرف صاف کرتا ہے زخم

پٹی نہیں کرتا ہے زخم سرسری سا صاف کیے واپس شرٹ پہنے کے لیے بیڈ

طرف بڑھتا ہے

باسیل شرٹ پہن ہی رہا تھا کہ روحی ہاتھ میں کھانے کی

ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوتی ہے کہ اچانک سے

سرسری سی نظر اس کی باسیل کے جسم پر پڑتی ہے جس

پر اسے چوٹ کے نشان نظر آتے ہیں۔

روحی باسیل سے نظریں ہٹائے کمرے کا دروازہ ہلکا سا بند

کرتی صوفے کے سامنے ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے اس

کی نظر ان نشانات پر رک چکی تھی۔۔

جلدی نہیں لے آئی شوہر بھوکا پیاسا ہے پتا ہے پھر بھی اتنی دیر کردی

بری بیوی ہو تم۔۔"

باسیل شرٹ مکمل پہنتے ہوئے اسے سیٹ کرتے ہوئے

روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل کی بات کا جواب دیے بغیر ٹرے ٹیبل پر رکھے اپنا دوپٹہ ٹھیک کر

ہوئے باسیل کی طرف پلٹتی ہے اور فوراً

سے بول دیتی ہے۔

"کپڑے اتاریں"

روحی کی بات پر حیران کن نظروں سے اس کی جانب

دیکھتا رہتا ہے۔

"کیاا۔۔؟؟؟ بڑی بڑی آنکھیں کیے اپنے شرٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے

"ہاں کپڑے اتاریں۔۔۔

روحی باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے دوبارہ اپنی بات دہراتی ہے پر بولتے بو

رک کر آنکھیں بند کیے پھر کہتی ہے۔

م۔۔میرا مطلب ہے شرٹ اتاریں اپنی"

لہجہ میں فکرمندی تھی جو چہرے سے بھی واضح ہو رہی تھی۔

"کیوں تم میری عزت کے پیچھے پڑ گئی ہو ابھی

رک جاؤ بچے جاگ رہے ہیں"

باسیل کہتے ہی کھانا کھانے کے لیے آگے کی طرف بڑھتا ہے کہ

روحی بازوؤں سے پکڑے اسے روکتی ہے روحی کے ہاتھ پکڑنے پر باسیل ا

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیتا ہے اس کی چوٹ پر جو ہاتھ رکھا گیا تھا۔

"خاموش ہو جائیں فضول باتیں مت کریں اور کپڑے اتاریں اپنے" ر

باسیل کو بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے متوجہ کیے کہتی ہے۔

"نہیں مجھے شرم آرہی ہے"

باسیل شرارتی لہجے میں کہتا اپنا ہاتھ چھوڑواتا ہے۔

"اور مجھے غصہ آپ اتار رہے ہیں یا میں اتاروں انہیں..؟؟"

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا ڈرے اس

کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

"کیوں تم میرے کپڑوں کے پیچھے پڑ گئی ہو

شرم کرو تم لڑکی ہو"

روحی کے ماتھے پر شہادت کی انگلی رکھے اسے مزید قریب آنے سے رو

ہوئے کہتا ہے۔

"شرم کس بات کی آپ شوہر ہیں میرے

اور ویسے بھی میری بات کو کسی اور ٹریک پر مت لے کر جائیں"

شرٹ اتارنے کے لیے خود باسیل کی شرٹ کو کونوں سے پکڑتی ہے۔

"تم جس ٹریک پر جارہی ہو میں بھی وہی ہوں"

روحی کے ہاتھوں کو روکتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں سیدھے راستے ٹریک پر ہی ہوں میری جان آپ کو چوٹ لگی ہے

چیک کرنا ہے"

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتی تھی۔

"گندی بچی جھوٹ بولتی ہو اپنے شوہر کی عزت

لوٹنے کے چکروں میں ہو تم اور بہانہ چوٹ کا بنا رہی ہو"

اپنی شرٹ روحی کو نا اٹھانے دینے کی کوشش کرتا ہے۔

مجھے عزت لوٹنے کے لیے بہانے کی ضرورت نہیں ہے

شوہر میرا ہی ہے جب دل چاہیے کچھ بھی کر سکتی ہوں"

باسیل کو شرٹ سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتی ہی اس کی شرٹ کو

مضبوطی سے پکڑے شرٹ اتار دیتی ہے۔۔

باسیل کے سینے پر بہتا خون دیکھ روحی اپنے ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو

مضبوطی سے جکڑ لیتی ہے ایک قدم آگے بڑھا کر اپنے اور اس کے درم

کے فاصلے ختم کرتی ہوئی

باسیل کے زخم پر انگلی رکھتی ہے۔۔

اسے احساس ہوگیا تھا کہ یہ کس نے کیا ہوگا پر روحی اس وقت بس باسیل

سینے پر چوٹ دیکھے وہ ہر سوچ سے خود کو محروم کرلیتی ہے۔

"یہ..یہ کیا ہوا آپ کو..؟؟"

زخم پر انگلی پھیرتے ہوئے نم لہجے میں پوچھتی ہے باسیل کو اسکی وجہ سے

ہو یہ اس سے ہرگز برداشت نہیں ہورہا تھا۔۔

"دل زخمی ہوگیا ہے میرا "

ہلکی سی گردن موڑے روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

"کس نے کیا یہ..؟؟"روحی کی نظریں دل پر لگی چوٹ سے ہٹ کر اس

بازوؤں پر لگی پیٹ پر لگی چوٹ کی جانب

دیکھنے لگتی ہے۔۔

"تمہارے علاوہ یہ ظلم مجھ پر اور کون کر سکتا ہے"

لہجے میں شرارت تھی ۔

"جھوٹ مت بولیں سچ بتائیں"

باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہوئے ہلکا سا تھپڑ

باسیل کے سینے پر مارتے ہوئے کہتی ہے۔

"سچ بول رہا ہوں میری جان اتنے رومینٹک ماحول

میں اس رومینٹک بندے کے ساتھ رومینس کرنے کے بجائے "

"اس سے لڑو گی تو دل تو زخمی ہو گا نا دیکھو

خون بھی آرہا ہے اب"

(دل کے مقام پر اشارہ کرتے ہوئے بولا روحی کو کمر س پکڑے اپنے سینے

لگائے معصوم سی شکل بنائے ممناتے کہتا ہے۔

"آنکل...؟؟"

روحی سر اٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

اراک کے بارے میں کہنا چاہتی تھی پر وہ نہیں بول پاتی ہے

اس کے گھر آنے کے بارے میں گھر کے باہر کھڑے اس

کے گارڈز کے بارے میں پر وہ کچھ نہیں بول پاتی ہے۔

"جی آنکل کی جان "

روحی کی نم ہوتی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے روحی ج ماتھے پر لب رکھتے ہو

پیار سے کہتا ہے۔

"میری وجہ سے چوٹ لگی ہے آپ کو..؟؟"

باسیل کے سینے پر سر رکھتے ہوئے روتے ہوئے کہتی ہے۔

ہمم.... تمہاری وجہ سے بہت ظالم ہو تم"

روحی کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

"سوری" سینے سے سر ہٹائے سر اٹھا کر دیکھتی ہے اور کہتے

ہی باسیل کو کراس کرتے ہوئے فرسٹ ایڈ کٹ لینے کے لیے

آگے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

"سوری سے کام نہیں چلے گا گڑیا چوٹ لگی ہے تو مرحم لگانا پڑے گا "

روحی کو اپنے سامنے سے جاتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"رکیں میں فرسٹ ایڈ بکس لائی"

"کہتے ہی بھاگنے کی لگتی ہے کہ دوپٹہ سے پکڑے

باسیل اسے ایک ہی جھٹکے میں اپنی طرف کھینچتا ہے"

"ہوش سنبھالتی ہی ہے کہ خود کو باسیل کے

حصار میں مبتلاء پاتی ہے"

میرا مرحم تمہارے پاس ہے فرسٹ ایڈ کٹ کا کر کیا کرو گی تم..!!" روحی

کمر کے گرد اپنی دونوں بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے اس کی اتھل پتھل ہ

سانسوں کو

محسوس کرتے کہتا ہے--

"کیا مطلب...؟؟" روحی اپنی سانسیں روکتے ہوئے اپنے پیروں کی انگلیوں

بل کھڑی ہو کر باسیل کی آنکھوں میں

دیکھتی ہے۔

"مطلب یہ..!!"

باسیل کہتے ہی روحی کی کمر پر گرفت مضبوطی

سے بڑھاتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر شدت سے جھکے اس کی

سانسوں پر قابض ہونے لگا تھا "

"باسیل چھوڑیں مجھے"اس کے کندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے دور کرنے

ناکام کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"ابھی نہیں رک جاؤں یہاں" دو پل کے لیے اس کی سانسوں کورہائی د

ہوئے بولا اور پھر اس کے ہونٹوں پر قابض ہوجاتا ہے ہونٹوں کو آزاد ک

روحی کی کمر پر گرفت بڑھاتا ہوا روحی کا رخ موڑے اس کی گردن اور کند

سے

بال ہٹاتا اپنے دونوں ہاتھوں کا حصار مضبوط اس کے پیٹ کے گرد باند

ہوئے باسیل روحی کی پشت اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔

"آپ کو چوٹ لگی ہے نا درد نہیں ہورہا ہے آپ کو۔۔؟"

باسیل کی قید سے نکلنے کی ایک ر چھوٹی سی کوشش کرتی ہے۔

"ہو رہا ہے درد " بلکل دھیمے لہجے میں کہتا ہے۔

"تو آپ آرام کریں دوائی لیں اور سکون سے سو جائیں"

گردن موڑے باسیل کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے

بولی پر چہرے پر نظر نہیں پڑتی الٹا باسیل ہے گیلے بال روحی کے چہرے

بھیگونے لگتے ہیں۔۔

"سکون ہی تو لے رہا ہوں اب تمہاری قربت میں

جب نیند کی مدہوشی چڑھے"

"آنکھیں بند کیے روحی کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے

کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے"

"باسیل رک جائیں ابھی پلززز "

"باسیل کی مدہوش کردینے والی سانسوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے ک

ہے"

"رکنے کا ارادہ نہیں ہے گڑیا اب تک روکا ہوا

ہی تھا اب اگر پھر رک گیا تو تمہارے لیے مسئلہ ہو جائے گا"

گردن پر بائیٹ کرتے ہوئے روحی کا رخ واپس اپنی طرف

موڑتا ہے۔۔

"میرے لیے کیسے..؟؟" اٹھتی جھکتی پلکوں سے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے س

کرتی ہے۔

"تمہارے لیے ہی ہو گا میری جان جتنی میری شدتیں بڑھاؤ گی اتنی برادش

خود میں بھی لانی پڑے گی تمہیں"

روحی کے چہرے پر بکھری اس کے پف کی لٹیں کان کے پیچھے کرتے ہو

کہتا ہے۔۔

"بس یہی چپ کر جائیں"

(اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے چپ کرواتے ہوئے بولی)

"میرے چپ ہو جانے سے کچھ نہیں ہو گا جتنا مجھے تڑپاؤ

گی اتنا برداشت تمہیں بھی کرنا پڑے گا"

روحی کا چہرہ ٹھوڈی سے پکڑے ایک بار پھر اس کے ہونٹوں پر جھک جاتا

پر اس بار روحی جلد ہی خود کو

کمپوز کر لیتی ہے۔

باسیل آپ کا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے وہ کھالیں۔۔!!

گہری سانس لیتے ہوئے زبردستی اپنی نظریں باسیل سے ہٹائے کھانے کی طر

اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اہمم۔۔۔میرا کھانا تو شرم کے مارے گرم ہو رہا ہے گرمائش میں ہوتے

سرخ گلاب جیسے گال نظر آرہے ہیں مجھے۔

گردن موڑ کر روحی کے چہرے کی طرف جھکتا ہوا کہتا ہے

باسیل کی بات پر روحی بھی ہنس پڑتی ہے۔۔

آپ کیا چاہتے ہیں۔۔؟؟ روحی اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

تمہیں سر سے پیر تک۔!!باسیل کے حصار میں اس کے

سینے سے تو وہ پہلے ہی لگی ہوئی تھی اب اور وہ خود میں

مزید روحی کو قید کرنے لگتا ہے۔۔۔

آپ بہت خراب ہوگئے ہیں چھوڑیں مجھے کھانا کھائیں بچوں کو میں روم

چھوڑ کر آئی تھی۔۔

روحی کہتے کہتے خاموش ہوجاتی ہے۔۔

کیا ہو گیا۔۔؟؟ روحی کے چہرے پر حیرانگی دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

تاشہ کے پاس اکیلا ہے عالیان پھر پٹ نا گیا ہو اس سے

بدتمیز میری اولاد ہو کر مار کھاتا رہتا ہے افف ناک کٹوائے گا یہ میری۔۔!

روحی باسیل کی قید سے نکلنے کی لگاتار کوششیں کرتے ہوئے کہتی ہے پر با

اسے جانے نہیں دیتا ہے۔۔

ابھی تو میرا ٹائم چک رہا ہے نا اپنی اولاد کو سائیڈ پر نہیں

رکھ سکتی ہو تھوڑی دیر کے لیے۔۔؟؟؟

روحی کے گال پر کس کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی نہیں۔۔!!آپ کا ٹائم نہیں ہے میں بس آپ کو کھانا

دینے آئی تھی پتا نہیں آئمہ اور بدر بھی کہاں ہیں فون ہی نہیں اٹھا رہے

وہ میرا۔۔۔!!"

روحی پل میں پریشانی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

بدر آئمہ کو لے کر ہسپتال گیا ہے تمہیں فون کیا تھا پر تم سو

رہی تھی کال نہیں اٹھائی تھی پھر کسی نے یہاں تو اس نے

پھر مجھے فون کر دیا تھا۔۔"

روحی کو چھوڑے زمین پر روحی کے ہاتھ سے پھسل کر گری اپنی شرٹ اٹھا

ہوئے کہتا ہے۔

ہسپتال کیوں۔۔۔؟؟ روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھتی ہے۔۔

آئمہ کو پیٹ میں درد ہو رہا تھا کل سے

اس کا 7 منتھ ابھی اسٹارٹ ہونے والا ہے اللہ خیر کرے دونوں ٹھیک ہ

۔۔!!!"

روحی کے دل کی دھڑکنیں ڈر کے مارے عجیب عجیب

خیالات سے بڑھنے لگ گئی تھیں۔

انشاء اللہ وہ ٹھیک ہونگے تم فکر مت کرو۔۔۔!!

باسیل روحی کاہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ صوفے کی طرف

لیے بڑھتا ہے۔۔

وہ کل رات اس روم میں اسی لیے ٹہل رہی ہوگی میرے ساتھ بھی ایسا ہی

تھا۔۔"

روحی اپنا وقت یاد کرتے ہوئے کہتی ہے۔

انکل آپ کو پتا ہے وہ کس ہسپتال میں ہیں میں بھی وہاں

جاؤں گی وہ اکیلی ہے وہاں پر۔۔!!!

روحی کا پریشانی سے اب برا حال ہونے لگ گیا تھا۔

جس ہسپتال میں تم تھی اسی میں ہے وہ۔۔!!

صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے جواب دیتا ہے روحی کی بات کا۔"

میں جاؤں وہاں۔۔؟؟ باسیل کو بیٹھا دیکھ اس سے اجازت لیتی ہے۔اجا

نہیں مانگتے بچے کتنی بار منع کیا ہے۔!!

باسیل اپنے لیے ٹرے سے پانی گلاس اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو میں جاؤں۔۔؟؟ روحی پھر بھی پوچھتی ہے۔

جو تمہیں ٹھیک لگے۔۔"باسیل پانی کا گلاس لبوں سے

لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

اور بچے۔۔؟؟ روحی ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے سوال کرتی ہے۔لے جاؤ لے

انہیں بھی مجھ سے دشمنی ہے تمہیں جب میں گھر میں ہوتا ہوں تب تم

نہیں رہنا ہوتا ہے یہاں جاؤ جی لو اپنی زندگی "

باسیل پانی کا گلاس شور سے ٹیبل پر رکھتے ہوئے تیزیہ لہجے میں کہتا

۔۔سوری انکل پر اسے بھی تو اس وقت کسی دوست کے کی ضرورت ہے ا

اکیلا چھوڑنا اچھی بات تو نہیں ہے نا۔۔"

گڑھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے باسیل کے گڑھنے پر ہاتھ رکھتے ہو

معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔۔

ایسی شکلیں مت بنایا کرو مجھے پتا ہے تما معصوم نہیں ہوں ۔۔گردن جھ

ہوئے کہتا ہے۔۔

شوہر کو اس اکیلے چھوڑ جانا وہ ٹھیک لگتا ہے تمہیں وہ بھی تب جب اس

رومینٹک موڈ ابھی شروع ہی ہوا تھا۔۔؟

روحی کو چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔شوہر کے رومینٹ

موڈ کا کیا ہے وہ تو کسی بھی پل آن ہوجاتا ہے بس موقع ملنا چاہیے ش

کو۔۔۔"

روحی سر اٹھا کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا تو جیسے آپ مجھے وہ موقع آسانی سے فراہم کر دیتی ہیں نا بیگم۔۔؟با

دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا نا۔۔بات میری زبان کی ہے جو میں نے اپنے دوستوں کو دی ہے ہر مش

میں ہر برے وقت میں ان کے ساتھ رہنے کی اب میں آئمہ کو تکلیف میں

نہیں چھوڑ سکتی ہوں نا۔۔روحی ٹمٹماتی ہوئی نظروں سے باسیل کے چہرے

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہاری زبان۔۔۔!!!باسیل کچھ کہنے لگتا ہے پر کہتے کہتے

خاموش ہوجاتا ہے اور اپنا منہ موڑے دوسرے جانب دیورا کو دیکھتے ہو

اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔بول لیں بول لیں۔۔۔یقینا کچھ

سے زیادہ گندا سوچا ہوگا آپ میں سارا دن رات آپ کے دماغ میں یہ

سب چلتا ہے میں تو حیران ہوں اس دماغ کے ساتھ آپ کام کیسے کرلیتے

۔۔!روحی کھڑی ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے باسیل کے چہرے پر

کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔میرے چہرے پر مت جاؤ بیگم

اصل روپ دیکھ لیا تو یقین مانو یقین نہیں کرپاؤں گی تم۔۔

سر اٹھا کر روحی کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنی ایک آئیبرو اٹھا

فخریہ مسکراہٹ چہرے پر سجاتا ہے۔۔

میں اس چہرے پر فدا ہوں دوسرے کسی چہرے سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

خیر میں ناراض ہوں۔۔باسیل کہتے ہی پھر سے سیریس ہوجاتا ہے۔باسیل

حرکت روحی ہنس پڑتی ہے۔۔

پر میں آپ کی بیوی آپ کی گڑیا ہوں نا۔۔

روحی کہتے ہی باسیل کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑتی ہے۔۔

آپ مجھ سے ناراض ہونگے۔۔؟؟ باسیل کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑے ر

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھتی ہے۔۔۔ہو سکتا ہوں کیا میں۔۔؟؟ با

مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور روحی اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیتی ہے

میں جارہی ہوں جلدی سے آجاؤں گی۔"

روحی کہتے ہی کمرے سے باہر نکل جاتی ہے اور سیدھا بچوں کے پاس جاتی

جو اس وقت بھی بے حد پرسکون سے تھے۔۔"

بچوں چلو باہر چلتے ہیں۔"روحی دونوں ہاتھوں کی تالیاں بجاتے ہوئے کہتی

وہ کہتی ہے اور دونوں ہی چیختے ہوئے

اچھل کود کرتے ہوئے باہر چلنے کے لیے اپنے جوتے

پہننے لگتے ہیں۔۔اتنی خوشی۔۔ماں صدقے جائے دونوں کے "

روحی ان دونوں کو دیکھتے ہوئے دونوں کی بلائیں لیتی ہے عالیان اور تاشہ جو

پہنے دونوں روحی کا ایک ایک ہاتھ

پکڑے چلنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

روحی دونوں کو اپنے ساتھ لیے کمرے کی لائٹس اور

دروازہ بند کیے سیڑھیوں کی جانب بڑھتی ہے روحی پہلی

سیڑھی پر پہنچی ہی تھی کہ باسیل کمرے سے باہر

نکل آتا ہے۔

دھیان سے جانا گڑیا چوٹ لگی یا لگائی کسی کو اچھا نہیں ہو گا پھر۔۔۔!!!سیڑھی

سے اترتے روحی کو جاتے دیکھتے ہوئے خود بھی سیڑھیوں سے اترنے لگتا ہے

جانے تو دیں پہلے سے ہی دھمکی دے دیں۔۔"

سیڑھیوں سے اترے بنا مڑے کہتی ہے۔

احتیاط ضروری ہے نا اب میرے جیسا دل کہاں سے لاؤں گی

جو اس رات میں تم۔۔۔چپ۔۔۔ آجاؤں گی نا میں واپس۔۔۔"

باسیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے روحی مڑ کر باسیل کو

دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتی ہے۔۔

ہائے میں قربان تم پر۔۔جلدی سے واپس آجاؤں۔۔"

آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل سے منہ موڑے واپس باہر کہ طرف قدم بڑھاتے ہیں

اور بنا ڈرے بچوں کو لیے اپنی گاڑی میں سوار حویلی

سے نکل جاتی ہے۔۔

روحی حویلی کے دروازے سے باہر جاتی ہے اور اس کے پیچھے دو بلیک کلر

گاڑیاں جاتی ہیں پر روحی کو کوئی خبر نہیں ہوتی ہے۔۔روحی کی گاڑی کا

دیکھ باسیل اسی پل ٹراؤزر کی جیب سے فون نکال کر کان پر لگاتا ہے اور ح

لہجے میں سنجیدگی سے بدر کو کہتا ہے جو ہستپال کے V I P روم میں پولیس

پروٹیکشن میں موجود پرسکون سے دونوں

کمرے میں تھے آئمہ کے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی

جبکہ بدر باسیل کی دیریک سے خریدی ہوئی بلڈنگ میں ڈرگز معلومات لی

ٹاپ پر اکٹھی کررہا ہوتا ہے۔

باسیل نے صبح سے اسے اسی کام پر لگایا ہوا تھا گھر آفس

میں وہ کہیں یہ کام نہیں کرسکتا تھا پر بدر سے وہ

یہ کرواسکتا تھا ایک تو لیپ ٹاپ چلانے میں ماہر تھا دوسرا

اسوقت وہ فری تھا۔۔روحی کو آج رات واپس مت بھیجنا۔۔"باسیل حکمانہ

میں کہتا ہے۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔"بدر پر سکون انداز میں جواب دیتا ہے۔

ڈیٹیلز کہاں تک پہنچی ہے۔؟؟ باسیل پھر سوال کرتا ہے۔

تقریباً ہوگئی ہے آپ فکر نا میں ساری معلومات دوں گا آپ کو۔۔بدر آئمہ

طرف بڑھتے ہوئے اس کی کھالی ہوتی ڈرپ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بہتر۔۔!!آئمہ کا خیال رکھنا میں زارا اب ان کو دیکھ لوں۔۔"

باسیل کہتے ہوئے حویلی سے باہر نکلے ایک نظر گارڈز پر

ڈالتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی فون کاٹ دیتا ہے۔۔

eryone come inside let's have a dinner tonight

gether"..

باسیل کی بات پر سب ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔

me"..

باسیل ان سب کے چہرے پر حیرانگی دیکھتے ہوئے دوبارہ

کہتا ہے اور حویلی میں داخل ہوتا ہے اس کے داخل ہوتے ہی

سب ایک ایک کر کے حویلی میں داخل ہوتے ہیں۔۔

باسیل ہلکی سی گردن موڑے ان سب کو دیکھتے ہوئے خود صوفے پر جا

ہے۔۔

e'll gonna have a dinner tonight relax there's no enemy"

باسیل صوفے پر شہنائی انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھے

ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے کہتا ہے۔

op your gun's!!....

لہجے بے حد سخت اور حکمانہ تھا۔

.. gun's??...

گارڈز باسیل کی بات پر ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں انہیں کسی بھی قسم

رد عمل کوئی شک ہوجانے والی حرکت دیکھانے سے منع کیا تھا پر ان کی

حرکت صاف

واضح تھی جبکہ باسیل ان کے چہرے سے پہلے ہی

واقف ہوچکا تھا اپنے رکھے ہوئے آدمیوں اور اراک کے رکھے ہوئے آدمی

کا فرق وہ پہلے ہی جان چکا تھا۔۔

aid drop your gun's right know "..

ٹانگ سے ٹانگ ہٹاتے ہوئے کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے باسیل کہتا ہے اور س

گنیں پھینک دیتے ہیں۔۔

ve me that one gun!!...

باسیل زمین پر گری گنوں میں سے ایک ج طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا

یہ گن اس گارڈ کی تھی جو اس کے بچوں

کے پیچھے انہیں ڈراتے ہوئے کھڑا تھا اراک کی موجودگی میں

at one??..

گارڈ اپنی گن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے جواب میں باسیل

نہیں کہتا ہے بس سخت نظروں سے اس کی جانب دیکھتا ہے باسیل کی نظر

کی تپش خود پر

محسوس کرتے ہوئے گارڈ اپنی گن اٹھائے باسیل کو لا دیتا ہے اور واپس اپنی

پر آکھڑا ہوتا ہے۔

o all remember we had a same dinner night a week

fore??..

باسیل گن کو دیکھتے ہوئے گن کا ٹریگر چڑھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

s yes we we remember..

سب سے پہلے اب بھی وہی گارڈ بولا تھا جس کی گن باسیل ہے ہاتھ میں تھ

t I don't remember that we had it??...

باسیل کہتے ہی گن کا نشانہ اسی گارڈ کے سینے پر باندھے اسی پل گولی چلا

ہے گولی کی آواز پر سب ہی گارڈ ہکا بکا حیران ہوئے اس کی طرف د

رہتے ہیں جو کسی کی جان لے کر بھی انتہائے پرسکون تھا۔۔

you want to see the monster of me?? .

ay then let me show you that"...

باسیل گارڈ کو منہ کے بل زمین پر گرتا دیکھتے ہوئے

دل ہی دل میں خود سے کہتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

no else remember that night??..

باسیل گن کندھے پر رکھے اسے مرے ہوئے گارڈز کی طرف بڑھتے ہو

پوچھتا ہے چہرہ ہر ایکسپریشن سے ہر تاثرات سے خالی تھا۔باسیل کو اپنی طر

آتا دیکھ کر سب اپنے چھپے ہوئے ہتھیار کو اپنے کپڑوں سے نکالنے لگتے ہیں

swer me !!...

مرے ہوئے گارڈ کے سامنے کھڑے ہو کر دھاڑتے ہوئے بلند آواز میں

ہے اس کی ایک دھاڑ پر سب گارڈز کے چھپے ہوئے

ہتھیار ان کے ہاتھوں میں آچکے تھے۔

u really think I'm stupid or something right??..

مرے ہوئے گارڈ کے دل سے نکلتے ہوئے خون پر پیر رکھے

اس کے زخم کو اتنی زور سے دباتا ہے کہ اسی خون اور تیزی سے نکلنے

ہے۔

..no...sir we have orders to do that!!..

باسیل کی نظریں مرے ہوئے گارڈ پر تھی کہ پیچھے سے ایک

دبے دبے قدم اٹھائے باسیل کو مارنے کے لیے اس کی

طرف بڑھتا ہے باسیل کی مسلسل نظریں مرے ہوئے گارڈ پر

اور اس کے اطراف میں کھڑے دھیرے دھیرے سے بول رہے ہو

ہوئے ہیں تاکہ باسیل کو اسے مارنے آنے والے دوسرے گارڈ کے قدموں

آہٹ سنائی نا دے

..ho give you order's to do that?..

باسیل گردن موڑ کر پوچھتا ہے وہ سر اٹھاتا ہی ہے کہ

دروازے کے پاس پکڑے شیشے کے واس میں اسے اپنے پیچھے سے چاقو

مارنے والے شخص نظر آتا ہے وہ مارتا اس سے پہلے ہی باسیل مڑ کر اسی

کا کونہ جو مضبوط لکڑی کا بنا ہوا تھا اس کے سر پر دے مارتا ہے گارڈ اسی

جھٹکا کھا کر زمین پر گرتا ہے اور اس کے ہاتھ سے چاقو بھی باسیل کے قدم

میں آگرتا ہے۔

ak Yourgun"!!..

باسیل اس شخص کو مارتا ہے اور اس کے کانوں میں اراک کا

نام پڑتا ہے جو اس کے تیش کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔

"اراک یورگن"باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی مڑ ان سب گارڈز کو دیکھتا ہے جو اپنے ہتھیار نکالے باسیل

گھیرے میں لیے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ سجا چکے تھے۔۔

باسیل زمین پر ہاتھ میں پکڑی گن پھینکتا ہے او چاقوؤں اٹھائے اپنی کلائی

مسلتے ہوئے ان سب کو دیکھتا ہے

پر بنا ڈرے ہوئے۔۔

میں دنیا کا واحد شوہر ہوں گا جو انصاف کرنے تھا پر

اپنی بیوی کی خاطر اب دنیا کا سب سے خطرناک انسان کا روپ لوں گا "

باسیل ان سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے

کہتا ہے باسیل بلند آواز میں کہتا ہے اور چاقوؤں مارنے والے انداز میں

میں پکڑے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے ہیں ایک ساتھ دو گارڈ با

کی طرف دوڑتے ہوئے آتے ہیں ان میں سے ایک کا مارنے کے لیے ہاتھ

میں بلند ہوا ہی تھا وہ مارتا اس سے پہلے ہی باسیل اسے گردن سے پکڑتا

نظروں کے سامنے کھڑا کیے چاقوؤں اس کے سینے میں ڈالے اس کا سینہ

چکا تھا۔۔

فوارہ کی شکل میں اس کے سینے خون نکل کر سیدھا باسیل

کے منہ اور اس کے کپڑوں پر گرتا ہے باسیل کی حرکت

پر سب کے خوف کے مارے قدم رہی رک گئے تھے۔

باسیل گارڈ کی گردن سے ہاتھ ہٹاتا ہے کہ خون میں تر وہ

خود اور اس کے سامنے اس کے ہاتھوں سے مرے ہوئے

شخص کا حال دیکھنے کے قابل نہیں تھا۔۔

حویلی میں موجود اراک کا ہر گارڈ خوف سے اپنے قدموں

کو پیچھے کی جانب کھسکاتے ہوئے باسیل کی طرف دیکھتے

ہیں جو اسے مارنے آنے والے دوسرے گارڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

گارڈ بوکھلاتے ہوئے اسے مارنے ہے لیے اس کی طرف بڑھاتا ہے ہاتھوں

جان اس کی نکل چکی تھی پر وہ پھر بھی

باسیل کو مارنے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک قدم آگے

بڑھا تھا اور باسیل دا قدم آگے بڑھ کر اس کے گلے پر چاقوئں پھیر چکا تھا۔

گارڈ کا گلہ کٹتے ہی وہ سیدھے ہاتھ کی بار وہ زمین پر گرتا ہے پھر وہ منہ

بل ہوجاتا ہے۔

حویلی میں موجود گارڈز میں افراتفری مچنے لگتی ہے کچھ گارڈز وہاں سے بھا

کے لیے دروازہ کو کھولتے ہوئے نکلنے ہی والے ہوتے ہیں کہ باسیل جھٹ

اسی پل زمین سے گن اٹھا کر ایک ہی بار میں فائرنگ کرتے ہوئے ان س

کو گولیوں

سے چھلنی کر دیتا ہے اور سب منہ کے بل زمین پر ایک دوسرے پر گر

لگتے ہیں۔۔

تقریباً 6 لوگوں کو وہ گولیوں سے بھون دیتا ہے جو دروازے پر مرے پڑ

تھے ابھی اس کے اطراف میں زندہ صرف

7 لوگ رہ گئے تھے گن سینے سے ہٹاتے ہوئے زمین پر رکھے گہری سانس

ہوئے باسیل گہری سانس لیتا ہے وہ گہری سانس بھرتا ہی ہے کہ ایک اور گ

اکیلا دوڑتے ہوئے

باسیل کی طرف بڑھتا باسیل اسے دیکھتے ہوئے زمین پر گن

پھینکے اس کے چاقو سے بچتے ہوئے ایک زور مکہ گارڈ

کی چن پر دے ماردیتا ہے جس سے وہ اپنا بیلنس قائم نہیں

رکھ پاتا ہے اور گرنے والا ہوجاتا ہے وہ گرتا اس سے پہلے ہی

باسیل نے اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کرتا ایک

اور مکہ اس کے منہ پر ناک پر دے مارتا ہے جس سے وہ

اسی پل ایک ہی مکہ میں زمین ہو جاتا ہے۔۔"

اب بھی 6 گارڈز تھے اور وہ اکیلا تھا باسیل کے خود سے

دل پر لگے زخم سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے

درد میں مبتلا تو وہ پہلے سے ہی تھا اب درد میں کراہ

رہا ہوتا ہے پر وہ ظاہر نہیں ہونے دیتا ہے۔

hat are you waiting for come and die"!!..

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ رکھے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے اپنی نظریں ز

پر جمائے باسیل گہری سانس بھرے دھیرے دھیرے سر اٹھا کر ان گارڈز

طرف دیکھتا ہے جو

اسے مارنے کے لیے ڈر رہے ہوتے ہیں۔۔

باسیل ان کے چہروں پر ڈر دیکھتے ہوئے زمین سے دوبارہ

گن اٹھائے ان کی طرف نشانہ باندھتا ہی ہے کہ وہ سب کے سب زمین

گڈھنوں کے بل آبیٹھتے ہیں۔۔

'm so sorry sirr we are not here intentionally to kill....

گارڈ ڈرے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہہ ہی رہا تھا کہ باسیل بول

ہے۔

ut up.

باسیل دو الفاظ بولتے ہی گولی چلائے اسی گارڈ کے ماتھے پر نشانہ باندھتے ہو

بنا سوچے سمجھے چلا دیتا ہے۔

please please please don't kill usss..

دوسرا گارڈ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ou try ko kill me my brother that's your punishment...

باسیل کہتے ہی اسے بھی گولی سر پر مارے اس زمین بوس کرچکا تھا۔

o you want to say something??....

باسیل تیسرے سے پوچھتا ہے۔

..noo..

اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھتے ہوئے وہ نفی میں سر ہی ہلاتا ہے کہ گولی

کی بار سیدھا اس کی گردن میں لگے

اس بھی زمین بوس کرچکی تھی باسیل اس کے ساتھ والے

گارڈز پر نشانہ کرتا ہی ہے کہ وہ سب خود اپنے چاقوؤں

سے اپنی گردن کاٹے خود مرجاتے ہیں۔

ay"!!.....

باسیل بڑی حیرانگی سے کہتا ہے۔

od boy..."Go to the hell!!...

گن زمین پر پھینکے کہتے ہوئے باسیل صوفے پر صوفے

سے پشت ٹیکائے چھت کو دیکھتے ہوئے وہ سکون کی سانس لیتا ہی ہے

دروازے سے آدمیوں کی فوج اندر داخل ہوتی ہے جو نارمل کپڑوں میں ملبو

ہوتے ہیں جن کی آواز پر باسیل فوراً آنکھیں کھولے ان کی طرف دیکھتا ہے

آگیا کمینہ۔۔!!باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے وہ کہتا ہے اتنے میں

اس کا فون بج پڑتا ہے جو زمین کے گرا پڑا ہوتا میں باسیل

کے اٹھنے سے پہلے ایک آدمی فون لیے باسیل کی طرف بڑھتا ہے سرسری

نظر فون پر ڈالے کال پک کیے باسیل

دوبارہ آنکھیں بند کیے فون کان سے لگا دیتا ہے۔۔۔

ہیلو۔۔۔!!!!فون کے دوسری طرف سے آواز آتی ہے۔

جلدی نہیں آگئے تھوڑا اور انتظار کروالینا تھا۔۔باسیل تنزیہ لہجے میں کہتا ہے

تمہاری بھابھی آنے نہیں دیتی ہے میں کیا کروں۔۔"

شرارتی انداز میں فون کے دوسری طرف سے آواز آتی ہے۔

تم زہر کھاؤں اور مر جاؤ کسی کام کے انسان نہیں ہو تم

باسیل صوفے سے پشت ہٹاتا اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سیدھا ہوکر بیٹھنے

کوشش کرتا ہے۔

ارے نا کر بیوی کو بیوہ نہیں کرنا چھوٹی سی تو ہے وہ ابھی اکیلی اس ظالم میں کیا کرے گی۔"

قہقہ کے ساتھ آواز باسیل کے کان میں پڑتی ہے۔

سکون کرے گی تمہارے جیسے شوہر کے ہونے کے بعد جو اسے یقیناً نہیں ہو گا۔

کہتے ہوئے کھڑا ہوتا ہے اور کھڑے ہوتے ہی حال سے ایک ایک کرکے غائب ہوتی ہوئی لاشوں کی طرف دیکھتا ہے۔

کہاں ہو۔۔؟؟ نظریں خون سے تر زمین پر تھیں۔۔

آگیا ہوں پر صبحِ تک پہنچ جاؤں گا تمہارے پاس۔۔پرسکون انداز میں جو آتا ہے۔

صبح ہی شکل دیکھانا اپنی اس وقت نا حالت ہے اور نا ہمت تمہاری شکل د

کی۔۔۔"

باسیل غصیلے لہجے میں کہتا ہے۔

اوکے اور فکر مت کرنا یہ آدمی سارا ایک گھنٹے میں صاف کردیں گے۔۔

کے دوسری طرف سے آواز آئی تھی۔

میری بیوی کے آنے سے پہلے یہ ہو بھی جانا چاہیے۔۔"

سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے درد میں مزید اضافہ

ہوچکا تھا باسیل کے

سب ہو جائے گا تو سکون کر جا اور سو جا ٹھیک ہے بائے"

بائے بائے۔۔۔!!!"ابھی وہ کہتا ہی ہے کہ باسیل بی فوراً

سے کہہ کر کال بند کر دیتا ہے فون جیب میں ڈالے اپنے دل پر ہاتھ رکھ

ہوئے باسیل سیڑھیاں چڑھے کمرے میں

داخل ہونے سے پہلے رک کر اپنے سیلیپرز ہاتھوں میں پکڑے

انہیں سیدھا واش روم میں چھوڑ کر آتا ہے خون کے

نشان نہیں چاہتا تھا وہاں واش روم میں داخل ہوتے وہ بھی

دوبارہ شاور لینے لگتا ہے اپنے زخم پر پانی کی ٹھنڈی

بوندیں ڈال کر اپنے درد کو کنٹرول کرتا ہے جو کہ اس وقت

ناقابلِ برداشت تھا اس کے لیے "

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کہاں رہ گئی ہے ابھی تک نہیں پہنچی۔۔؟؟

بدر لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آئمہ نیند کی گنودگی میں ہوتی ہے وہ اس کی بات سن کر بھی نہیں سن پ

پاتی اس لیے اسے کوئی جواب نہیں دیتی ہے۔۔

بدر آئمہ کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے ایک نظر

ہی ڈرپ کو دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ

سے کنولا میں سے ڈرپ کی سیرنج نکالتا ہے۔۔

آئمہ کا چہرہ سفید ہو چکا تھا ہاتھوں اور پیروں پر سویلنگ

ہونے لگ گئی تھی اس کے بدر آئمہ کے ڈرپ لگے ہاتھ کو

اپنے ہاتھ میں پکڑتے وہی اس کے پاس اسٹول پر بیٹھ جاتا ہے آئمہ کہی جا

کو دیکھتے وہ روحی کو ٹائم کو

سب کو بھول گیا تھا بس جو نظروں کے سامنے تھی اسی کی فکر کھائے جا

تھی اس کو۔۔

بدر آئمہ کے ہاتھ کا اپنے ہاتھوں میں پکڑے اپنا سر بید پر ٹیکاتے آنکھیں

ہی کرتا ہے کہ پیچھے سے اس کے لیپ ٹاپ

کا سارا ڈیٹا ہیک ہونے لگتا ہے دیریک سے خریدی ہوئی بلڈنگ کی جتنی

معلومات بدر نے اکٹھی کی تھی وہ سب کی سب ہیک ہونے لگتی ہے پر بد

اس کا اندازہ نہیں تھا بیڈ سے سر ٹیکائے وہ اپنی آنکھیں بند کرتا ہے کہ ا

بھی نیند چڑھنے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

مجھے نہیں پتا تھا مس وائفی میری قربت میں آنے کے لئے

تم اتنی بے چین تھی۔۔"

حور کے ہونٹوں کو آزاد کیے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سانس

ہوئے کہتا ہے۔

"کچھ بھی مت بولیں آپ اور ہٹیں مجھ پر سے"

دیریک کے سینے پر ہاتھ رکھے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"کچھ بھی کہاں کہہ رہا ہوں میں سچ ہی تو تم

میری باہوں میں آنا چاہتی تھی تو بتا دیتی پہلے ہی "

دیریک اپنے سینے پر حور کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"فضول باتیں کرنا بند نہیں کریں گے آپ..؟؟"

حور اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے فوراً سے ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔

"نہیں تم منہ بند کروادو میرا کس کر کے میں برا نہیں مناؤں گا"حور

ہونٹوں کی طرف جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں میں نہیں کررہی ہوں کچھ بھی آپ چھوڑیں مجھے"

ہونٹوں پر ہاتھ رکھے روکتے ہوئے بولی

"تم نہیں کررہی ہو تو پھر میں بھی نہیں کررہا

ہوں کچھ بھی آج رات ایسے ہی ٹھیک ہیں ہم ایک دوسرے میں"

ضدی لہجے میں کہتا ہے۔

"ہاں تو ٹھیک ہے آپ ہی تھکے گے میں تو سو جاؤں گی ایسے بھی"گہری سا

لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"پر میرا تھکنے کا نہیں تھکانے کا موڈ ہے وائفی"

دیریک کی بات پر حور بھی اسی پل اپنا رخ موڑ لیتی ہے۔

"دیریک..؟؟؟"اپنی ہنسی دباتے ہوئے پکارتی ہے۔

"جی شہزادی" اس کے ہونٹوں پر آتی ہوئی دبے دبے سی

مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے پیار سے چور لہجے میں کہتا ہے۔

"چھوڑیں مجھے" اب کی بار ہاتھ کندھوں پر رکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

"میں نہیں چھوڑرہا ہوں اور تمہیں مجھ سے دور رہنا تو ایسے کپڑے نہیں

تھے" حور ہی ساڑھی کے ڈیپ نیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو ساڑ

سے چھپا ہوا تھا پر پھر بھی دیریک کی نظروں میں تھا۔

"آپ کو میرے کپڑوں کیا مسئلہ ہے اتنے اچھے تو ہیں یہ"

حور اپنی ساڑھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھے نہیں میری جان کچھ زیادہ ہی اچھے اور چھوٹے ہیں

یہ مجھے بہکا رہے ہیں۔

حور کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ خود بہک رہے ہیں میرے کپڑوں کو الزام نا دیں۔

دیریک کے لمس پر اپنی آنکھیں بند کرتی ہوئی کہتی ہے۔

الزام تو دینا پڑے گا نا ورنہ میں گندی باتیں کرتا اچھا لگوں گا۔

واپس چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

آپ کب سے ایسی باتیں ہی کر رہے ہیں ابھی شرم کرنے کا کیا فائدہ۔۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شرم تو جب آئے اچھی بات ہے نا۔۔؟؟ مسکراتے ہوئے بولا

اچھا اب ہٹیں اب میرے اوپر سے مجھے سانس نہیں آرہی ہے۔ اٹھنے

کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تو انہیں روکا ہی نہیں۔۔ دیریک حور کے اوپر سے ہٹیں اس کے س

بیڈ پر دونوں ہاتھ پیچھے کیے پیچھے کی جانب جھک کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ روک چکے تھے۔۔!!"

حور اٹھتی ہے اور اٹھتے ہی اپنی ہیلز کھولنے لگتی ہے جو جیسی ہی ہیلز ہے

جھکتی ہے اس کی کمر سے پھر

اس کے بال ہٹ جاتے ہیں جس سے اس کی کمر واضح نظر

آنے لگتی ہے۔

آپ کو شرم نہیں آتی ہے۔۔؟؟ حور اپنی ساڑھی سے تنگ

آتے ہوئے اسی پل دیریک کو دیکھتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے ک

ہے۔۔

کس بات کی شرم۔۔؟؟ ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میری ہیلز کھولیں ، گجرے اتاریں ،مجھے کھانا کھلائیں

اور پھر۔۔۔۔!!!سہاگ رات منائیں۔۔"

حور کی بات کاٹے بول پڑتا ہے اور اٹھ کر گڈھنوں کے بل

زمین پر بیٹھتا ہے حور کے پیر کو اپنے گڈھنوں پر رکھے

اس کی ہیلز کی اسٹرپ کھولنے لگتا ہے۔

جی نہیں۔۔!!"پھر ہم سو جائیں گے میں تھک گئی ہوں۔۔"

دیریک کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سوئیں گے تو ہم آج کچھ بھی ہو جائے "

بنا حور کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک۔۔؟؟ حور اسے دیکھتے ہوئے پکارتی ہے ۔

ہمم۔۔۔ سرسری سا جواب دیتا ہے۔

آپ کو برا تو نہیں لگ رہا میں نے ہیلز کھولنے کا کہا۔۔؟؟

معصوم سی شکل بنائے ٹمٹاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

مجھے تمہارے لیے کچھ بھی کرنے میں کبھی برا نہیں لگتا ہے میں نے سنا

لوگ محبت میں خود کو برباد کرتے ہیں

اور مجھے یقین تھا میں نے کی تو میں بھی برباد ہوجاؤں گا۔

حور کے دوسرے پیر کی بھی اسٹریپ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

تم نے سچ میں مجھے برباد کیا ہے تمہیں دیکھے بغیر ،سنے بغیر اور اب چھوے

سکون نہیں ملتا ہے تمہارے چہرے پر کھلتی ہوئی ایک مسکراہٹ کی خاطر

کچھ بھی

کر گزرنے کو ہمیشہ تیار ہوں۔۔

ہیل سے پیر نکالے اپنے ہاتھوں میں پیر کو پکڑتے ہوئے

اسے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارے آنے سے پہلے میری دنیا پرفیکٹ تھی پر تمہارے آنے کے بعد

پرفیکٹ بھی بیکار ہوگئی میرے لیے

سب ہو اور تم نا ہو آگ نا لگادوں ایسی دنیا کو میں "

سر اٹھا کر حور کے چہرے کی طرف دیکھتا وہ مسلسل اسے ہی دیکھے جا

تھی۔

شکریہ میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے شُکریہ یقین

دلانے کے لیے بھی کہ اس دُنیا میں سچے رشتے بھی ہوتے ہیں۔

شکریہ میری دنیا کو پرفیکٹ ہونے کے ساتھ خوبصورت

بنانے کے لیے" دیریک کہتے ہی حور کے پیر پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

یہ۔۔کیا کررہے ہیں۔۔؟؟ حور فوراً سے دیریک کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ

دھڑکتے ہوئے دل سے کہتی ہے۔۔

مت کریں یہ۔۔" آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیرے لہجے میں

دھڑکنوں کی تال کو سنتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی خاموش ہو جاتی ہے۔۔

دیریک بھی بنا پل گنوائے حور کے پیر کو آزاد کرتا اسے باہوں میں بھرتے

پر تکیہ کی جانب لیے بڑھتا ہے۔۔

حور دیریک کی گردن کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے اس کے چہرے

نظریں جمائے ہوئے مسکراتی ہوئی

نظروں سے دل میں اترتے سکون سے اس کی جانب دیکھتی ہے۔

حور کو بیڈ پر بیٹھاتا اس کے جھکتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنی شر

اتارتے زمین پر پھینکے بیڈ پر گڈھنا رکھے حور کے چہرے کی طرف جھکنے

ہے

دل سے اجازت ہے وائفی۔۔؟؟

چہرے کو پیالے نما انداز میں پکڑے اس کو ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہو

پوچھتا ہے۔

حور خاموش تھی وہ اپنے ایک ہاتھ میں ساڑھی اور دوسرے میں بیڈ ش

پکڑے ہوئے وہ نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

نہ۔۔۔اجازت ہے۔۔"دیریک بولتا سے پہلے ہی حور بول پڑتی ہے حور کہ

ہی دیریک مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف دیکھتا اور اسی پل

کے ہونٹوں پر جھکے اس

کی سانسوں پر قابض ہو جاتا ہے۔۔

حور دیریک کی بڑی شدتوں پر ساڑھی اور چادر کو آزاد کیے

اس کی کمر پر ہاتھ رکھے اس میں خود کو سیراب

کرنے لگتی ہے۔۔

حور کے لبوں کو آزاد کرتا دیریک اسے دھیرے دھیرے تکیہ

پر لیٹاتا اس کی گردن پر جھکے اپنی محبت کے نشان چھوڑنے لگتا ہے۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

آدھی رات کو سڑک پر اکیلی گاڑی کے دروازے سے ٹیک لگائے

اپنے ساتھ میں دو معصوم ننھی جانوں کو لیے روحی

کسی کے انتظار میں کبھی ٹہلنے لگ جاتی ہے تو کبھی گاڑی سے ٹیک لگائے دو

کھڑی ہو جاتی ہے اس بات سے وہ بے خبر کے اس کے پیچھے باسیل کی ا

ہوئی دو گاڑیاں اندھیرے میں اس کی حفاظت کے لیے موجود تھیں۔۔

آنا نہیں تھا تو بتادینا چاہیے تھا اتنا انتظار کون کرواتا ہے کسی کو۔۔۔!!ر

غصیلے لہجے کہتے ہوئے سڑک کے دونوں اطراف میں دیکھنے لگتی ہے۔روحی ک

ہی اپنی نظریں پیچھے سڑک پر اس جانب کرتی ہے جہاں اندھیرے میں ک

ہوئی دو گاڑیاں موجود تھی گاڑیوں پر صحیح سے نظر تو نہیں پڑتی ہے پر محس

ضرور ہوتی ہیں اسے

انتظار زیادہ تو نہیں کروایا ہے میں نے۔؟؟

روحی کے پیچھے سے گاڑی سے اترتے ہوئے اراک روحی کو

دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

اراک کی آواز روحی فوراً سے پلٹ کر اس کی جانب دیکھتی ہے اور دیکھتے

غصیلی گہری سانس لیتی ہے۔

وائٹ کلر کے نائیٹ سوٹ میں ملبوس براؤن کلر کا کوٹ پہنے بکھرے بال

کے ساتھ بنا چشمہ لگائے روحی کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے اس کی طر

پلٹتا ہے۔

اراک کے چہرے کی مسکراہٹ روحی کو حیران کر رہی تھی

وہ بس اس کا چہرہ دیکھے جا رہی تھی کیونکہ وہ اس کے ہاتھ سے دو بار تھپڑ

کر بھی مسکرا رہا تھا۔

ہم کل بھی مل سکتے تھے آدھے رات کو ٹھنڈ میں یہاں آنا

اچھا نہیں ہے تمہارے لیے اوپر سے موسم بھی خراب ہی ہے

کبھی بھی بارش ہو سکتی ہے۔

اراک اپنا کوٹ اتارتے ہوئے روحی کے پاس آئے اس کے

کندھوں پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے لہجہ بے حد نرم تھا۔۔

آپ میں سیلف ریسپکٹ نہیں ہے یا صرف انا ہی ہے۔۔؟؟

سر اٹھا کر اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

محبت میں سیلف ریسپکٹ کا کوئی کام نہیں ہوتا ہے اس میں سیلف ریسپکٹ

جیسی چیزیں صرف اسے برباد

کرتی ہیں اور میں اپنی محبت کو اپنے ہاتھوں سے برباد نہیں کر سکتا ہوں۔

اراک بے حد پرسکون انداز میں جواب دیتا ہے روحی اور اراک ایک دوسر

کے سامنے قریب کھڑے تھے کہ گاڑی میں سوار لوگ ان کی ویڈیو

تصاویر بنانے لگتے ہیں۔

کس محبت کی بربادی کی بات کر رہے ہیں جو آپ کی ہے ہی نہیں۔۔"

اراک سے دور ہوتے ہوئے گہری سانس بھرتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی خاموش ہو جاؤں یہی دو تھپڑ برداشت کر سکتا ہوں

پر میری محبت کی توہین نہیں تم محبت نہیں کرتی میں جانتا ہوں پر میں ک

ہوں میری محبت کی بے عزتی نہیں کر سکتی تم۔

اراک روحی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے نم لہجے میں کہتا ہے اراک

بات پر روحی کا دل بھی پھٹنے والا ہو گیا تھا وہ حیران تھی وہ اس وقت بے

حیران تھی وہ کتنی بار اسے صاف الفاظوں میں محبت نہیں ہے یہ کہہ چکی

پر وہ بندہ ابھی بھی اپنی باتوں پر اٹل تھا۔

آپ پاگل ہیں یا بن رہے ہیں ہزار دفعہ بول چکی ہوں میں محبت نہیں کرتی

سے محبت مت کریں سمجھ نہیں آتا۔۔؟؟

روحی اراک کا کوٹ اپنے کندھوں سے اتارتے نم آنکھوں سے

دیکھتے ہوئے حلق کے بل چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

محبت کون سوچ سمجھ کرتا ہے روحی میرے بس میں ہوتا تو تاعمر کسی سے

کرتا پر ہوگئی یہ اب کیا کروں۔؟؟"

زمین پر گرا اپنا کوٹ اتارتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا

سانس لینا تو اس وقت اس کا بھی محال ہوچکا تھا۔

مجھ سے نفرت کریں جتنی ہوسکے اتنی کریں چاہے

تو گالیاں دے دیں مجھے چاہیے تو میرا کریئر برباد کردیں

پر میرے باسیل کو کچھ مت کریں ان کے جسم پر ایک

خروچ میری وجہ سے آئے برداشت نہیں ہے مجھے

کہتے کہتے وہ پل کے لیے خاموش ہوتی ہے اس کے باسیل کے جسم پر کھے

آنکھوں کے سامنے آنے لگتے ہیں۔

خدا کا واسطہ ان کو تکلیف مت دیں آپ کی تو چند دن کی محبت ہے وہ مجھ

5 سالوں سے محبت کرتے ہیں

میرے شوہر ہیں وہ۔۔۔

تم کرتی ہو اتنی محبت اس سے جتنی وہ کرتا ہے۔۔؟؟

روحی کی بات کاٹے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے روحی

کی آنسوؤں میں تر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بہت کرتی ہوں خود سے زیادہ کرتی ہوں ہر حد سے زیادہ

سے کرتی ہوں انہوں نے مجھ سے کیے ایک وعدے کی وجہ سے 4 سال

اور اپنے بچے کو نہیں دیکھا

ایسے شخص سے محبت کیسے کوئی لڑکی نہیں کرسکتی ہے۔اپنے آنسوؤں کو صا

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تم یہاں باسیل ناما پڑھنے آئی ہو۔۔؟؟ اراک اب گہری سانس

لیتے ہوئے غصے میں پوچھتا ہے۔

میں ریکوسٹ کرنے معافی مانگنے آئی ہوں۔

اراک کے ہاتھوں کی بند مٹھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے ٹوٹے ہوئے انداز

کہتی ہے۔

مجھے معاف۔۔۔

یہی رک جاؤ کچھ نہیں سنا معافی چاہیے ہوتی تو اسی وقت تم سے معافی منگو

جب بھری محفل میں مجھے تھپڑ مارا تھا تم نے معافی نہیں چاہیے مجھے تمہ

مجھے بس۔۔۔

محبت میں نہیں کرسکتی ہوں نا آج نا کل نا کبھی میں نے کرلی محبت اور لی

مانیں ہر حد سے زیادہ کی ہے

جتنی محبت ان سے ان کے قریب رہ کر نہیں ہوئی تھی اتنی ان سے دور ان

سالوں میں ہوگئی ہے مجھے

اراک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولے جارہی تھی اپنی محبت کی داس

سناتے ہوئے اگلے کا پل کے لیے خیال نہیں آیا تھا کہ اس کا دل کس ط

اس کے الفاظوں پر چھلنی ہورہا تھا۔۔"

اراک میری بات سنیں۔۔۔"خاموش ہو جاؤ گھر واپس جاؤ دیر ہوگئی ہے۔۔"اراک روحی کی بات کاٹے کہتے ہی بنا زمین سے اپنا کوٹ اٹھائے گاڑی کی طرف پلٹتا ہے۔

میری زندگی سے چلیں جائیں میں لڑ سکتی ہوں پر میں نہیں لڑنا چاہتی میں نے ان کے ساتھ رہنے کے لیے بہت انتظار کیا ہے میری زندگی برباد مت کریں اراک میرے باسیل کو تکلیف مت دیں انہیں کچھ مت کریں۔۔"

روحی زور سے روتے ہوئے بلند آواز میں کہتی ہے اور کہتے ہی اراک کی پ
کو دیکھتے ہوئے اور مزید رونے لگ جاتی ہے۔

اور میری محبت کا کیا۔۔؟؟ میرا کیا۔۔؟؟شوق سے جان کر محبت نہیں کی

سے مجھے پتا ہوتا یہ پہلی نظر کی محبتیں اتنی تکلیف دہ ہیں میں خود کو اس

سے دور رکھتا ہر شخص سے دور رہتا میں

روحی کی طرف پلٹ کر بلند آواز میں کہتا ہے لہجے میں درد

تھا پر غصہ بھی بے حد تھا جو اب اس کی آنکھوں سے بھی ظاہر ہورہا تھا پر

خود کو کمپوز کرنے کی کوشش بھی کررہا تھا۔

رات بہت ہوگئی ہے کل بات کرلیں گے ابھی گھر جاؤں۔

گاڑی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حکمانہ لہجے میں کہتا ہے۔

میں اپنے کل کے دن میں آپ کا ذکر تصور کچھ بھی نہیں

چاہتی اپنی کہانی میں آپ کا چیپٹر اب ختم کرنا ہے۔

یہ میرے مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو گا بولو تو مر جاؤں میں۔۔؟؟

روحی کی بات ایک بار پھر سے درمیان میں کاٹ چکا تھا طرف بڑھتے ہو

اس کی آنکھوں میں دیکھتے غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔

آپ نے جو آج کیا ہے وہ سوچ سوچ کر ہزار دفعہ میں ضرور

مر رہی ہوں۔۔"

اراک کی آنکھوں میں دیکھتے نم لہجے میں کہتی ہے۔

کیا کیا میں نے۔۔؟؟ اراک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

اب بھی پوچھ رہے ہیں آپ۔۔؟؟ جواب دینے کے بجائے سوال

کرتی ہے۔

جو کہنا ہے صاف صاف کہو۔۔"اٹل لہجے میں بولا

آپ نے جو آج مجھے دھمکی دی اس کے بعد باسیل کو چوٹ

پہنچائی وہ۔۔۔

میں نے کیا کیا اس کے ساتھ صاف الفاظوں میں بولو۔۔"

روحی کی طرف مزید بڑھتے ہوئے اپنے الفاظوں پر

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں یہ سب۔۔؟؟آپ نے انہیں مارنے

دھمکی نہیں دی تھی آپ نے ان پر حملہ نہیں کروایا آپ نے ان کا دل ز

نہیں کیا۔۔؟؟

اراک کے سینے پر تھپڑ مارتے ہوئے اسے پیچھا دھکا دیتے ہوئے روتے ہو

کہتی ہے۔۔

میں نے انہیں یہاں اپنے لیے بلایا تھا اپنے بچے کے لئے بلایا تھا تاکہ وا

سے پیچھے کچھ اچھے لمحہ زندگی

کے جی سکے پر آپ نے ہر دن عذاب بنادیا ہے ہر پل موت کی تلوار سر

لٹکا دی ہے میرے" انہیں کچھ دیر نا دیکھو تو یہی خیال آتا ہے آپ نے ان

کچھ کرنا دیا ہو

میں ایسی زندگی نہیں چاہتی ہوں اپنی اور ان کی

میرا بچہ ہے میری وجہ سے اس کی زندگی تباہ نا کریں

اراک پلززز چلیں جائیں میری زندگی سے

آپ کو آپ کی محبت کا واسطہ مت دیں اتنی اذیت مجھے میں ان کے بغیر ن

رہ سکتی ہوں۔۔"

کہتے ہوئے زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھتی ہے اس کے بیٹھتے ہی اراک

نظر اس کے سر پر بندھی پٹی پیچھے سے خون سے تر ہوتی پر پڑتی ہے۔

آنکھوں میں جمع ہوئے آنسوؤں تیزی سے گالوں کو

بھیگونے لگتے ہیں جو اب سڑک پر زمین پر ایک ایک کر گرنے لگتے ہیں۔

روحی کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر اراک اپنی ہمت

گنوا رہا تھا وہ محبت میں ہار تو گیا تھا وہ واقف تھا اس بات سے پر اب روحی

رونا اسے تڑپا رہا تھا۔

اتنی محبت کیسے کرسکتی ہو تم اس سے۔۔؟

ہارے ہوئے لہجے میں پیچھے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ نے ہی کہا نا یہ سوچ سمجھ کر نہیں ہوتی ہے یہ ہوجاتی ہے مجھے بھی با

سے ہوگئی ہے اور ہمیشہ انہی سے ہی رہے گی "

اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کھڑی ہوتی ہ

کہتی ہے۔

مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔؟؟ اراک ہے ہاتھ کانپنے لگ گئے تھے

بلکل دھیمی آواز میں وہ سانس لینے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وعدہ۔۔؟؟ اراک کی حالت دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جانتی ہو آپ کا اور میرا ایسا کوئی تعلق نہیں جس پر میری کی باتوں کی

اہمیت ہو۔۔روحی زمین کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہہ ہی رہی

کہ اراک بول پڑتا ہے۔

اہمیت ہے اب ہر چیز سے زیادہ ہے " نظریں روحی کے جھکے ہوئے سر پر

تھی۔۔

بولو کیا چاہیے" درد بھری گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے وہ یہ نہیں پو

چاہتا تھا پر روحی کی حالت دیکھ وہ

اپنے درد کو کنٹرول کرنے لگتا ہے اور پوچھ بیٹھتا ہے۔

میری زندگی سے جانے کا وعدہ باسیل کو تکلیف نا پہچانے کا وعدہ مجھ سے محبت

کرنے وعدہ۔۔"

اراک کی طرف بولتے ہوئے ایک قدم ہی بڑھا رہی تھی۔

یہ وعدہ نہیں کرسکتا میں۔۔!!"اراک کی بات اس کے قدموں

کو روک دیتی ہے۔۔

میں تم سے محبت کرنا نہیں چھوڑ پاؤں گا میں کوشش گی کرلوں تو میں نہ

کرپاؤں گا یہ وعدہ نہیں کرسکتا ہوں میں۔۔"

اراک کا دل پھٹنے والا ہوگیا تھا آنکھوں میں نمی چھانے لگ گئی تھی پر وہ

کے درد کو کنٹرول کیے کھڑا تھا جو اب مزید نہیں ہو پارہا تھا۔

آپ وعدہ نہیں کریں گے ہمیشہ لڑتے رہنا ہے۔۔؟؟ اراک کے چہرے

دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔اس ایک بات کے علاوہ تمہاری ساری بات مان لوں گا

کردیتا ہوں وعدہ چلا جاؤں گا تمہاری زندگی سے بنا تکلیف دیے بنا اور

پانے کی کوشش کیے

روحی کی طرف بڑھتا اس کے سامنے نظریں جھکائے کہتا ہے۔

" میں کرتا ہوں وعدہ۔۔باسیل سکندر نے تمہارا 4 سال انتظار کرکے اپنی مح

کو اندھا یقین دلایا ہے میں تاعمر تمہارا انتظار کرکے تمہیں اپنی محبت کا یق

دلاؤں گا۔۔"

اراک کی آنکھوں سے آنسوئیں بہے اس کے گال کو بھیگونے

لگتے ہیں۔

روحی کی نظریں اس کے آنسوئں پر تھم گئی تھیں اراک کی آنکھوں

آنسوئں کی وجہ وہ تھی وہ یقین نہیں

کرپارہی تھی۔۔

اراک۔۔؟؟ کہتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھاتی ہے پر وہ ہاتھ سے روک

اشارہ کرتا روحی کے قدموں کو روک دیتا ہے۔

میری طرف مت آؤ وعدے توڑنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں میں

میرے الفاظوں پر قائم رہنے دو

شاید اسی طریقے سے تمہیں مجھ پر یقین آ جائے۔۔"

کہتے ہی روحی سے منہ موڑے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتا ایک دم کولڈ لو

میں آنے لگتا ہے پر اس وقت ہر چیز اس کے لیے نا ممکن ثابت ہو

تھی۔۔

مل گیا وعدہ جاؤ اور کل سے اپنی زندگی اپنے طریقے سے

جیو میں نہیں آؤں گا اب درمیان"

اراک کولڈ انداز میں کہتا ہے۔

آپ آگئے تو۔۔؟؟ روحی اس کی کیفیت دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں آؤں گا کوشش کروں گا اپنا نام اور وجود بھی تم سے

دور رکھوں میں پر ایک بات طے ہے روحی سکندر

'اراک یورگن کا پہلا عشق ہو تم اور تم اسے اس کی محبت کی سزا بہت بے

رے رہی ہو

جینے کو کہہ رہی ہو پر سانس لینے کی اجازت بھی نہیں دے رہی ہو "

خدا تمہارے جیسا ظالم محبوب کسی کو نصیب نا کرے

ایک مرد کو پاگل کرنے کی کوئی قصر نہیں چھوڑتی ہو تم

اراک کی آنکھوں میں پھر نمی آنے کے گئی تھی۔

اس وعدے سے بہتر تھا کہ مجھے مار دیتی کیونکہ اب جیا

تو جائے گا نہیں مجھ سے

نم آنکھوں سے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کبھی نہیں چاہا تھا میری وجہ سے ایسا کچھ ہو۔۔

پر ہوگیا نا مجھے یقین تھا اس بات پر کہ میں جو

غلط کام کرتا ہوں اس کے سزا بہت بری ہوگی میں اس سزا کو سننے سے

ہی قبول کر چکا تھا کاش کہ میں قبول

نا کرتا کاش کہ میں تم سے محبت نا کرتا تم نے

ایک وعدے کے تحت مجھ سے میرا وجود چھین لیا ہے

اراک کے آنسوؤں سے باقاعدہ آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے تھے اس کے

کانپنے لگ گئے تھے۔

دنیا دو پیار کرنے والے لوگوں کی زندگی میں آئے تیسرے انسان کو ہ

ویلن ان کی خوشیوں کا دشمن کہتی ہے پر دنیا یہ کیوں نہیں دیکھتی ہے وہ و

نہیں ہے وہ تو عاشق

ہوتا ہے وہ جیتنے سے پہلے ہی کوئی جنگ لڑنے سے پہلے ہی اپنا اختتام جان

ہے۔۔

تین لوگوں کی کہانی میں کہتے ہیں ہمیشہ خالی ہاتھ رہ جانے والا ہار جاتا ہے

اس کی محبت میں اتنی شدت اور طاقت نہیں تھی کہ وہ اپنے پیار کو جیت

پر تم نے ثابت کر دیا تیسرا ہارتا نہیں ہے تیسرے کے نصیب میں زبردستی

لکھ دی جاتی ہے۔

اراک کی آنکھوں سے آنسوؤں بہہ کر اس کے گال کو بھی اب بھیگونے

ہیں۔۔

روحی دنیا اپنی کہانی کے ویلن کو مار کر اپنی جیت مناتی ہے پر تم نے مجھ

وعدہ لے کر مجھے خاموش موت دی ہے مجھے نہیں لگتا تھا کہ میں ایسی مو

ڈیزور کرتا ہوں۔پر تم نے دی ہے تو مجھے یہ بھی قبول ہے

آج سے اراک یورگن تمہاری زندگی میں اب واپس نہیں آئے گا۔خدا تمہ

خوش رکھے میرے سائے سے دور رکھے

اور۔۔۔ت۔۔تمہاری م۔م۔۔محبت تاعمر تمہارے س۔۔ساتھ رہے۔۔

اراک سے بولا بھی نہیں جارہا تھا وہ اسے دعا بھی نہیں دے پا رہا تھا وہ

قدر اندر سے ٹوٹ چکا تھا۔۔

مجھے معاف کرنا۔"روحی روتے ہوئے اراک کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نہیں کروں گا میں ہمیشہ تمہیں یاد رکھوں گا ہمیشہ"

یہ دن یہ وقت یہ لمحہ میں تاعمر یاد رکھوں گا"

مجھے معاف کر دینا میری وجہ سے تمہیں جو نقصان ہوا ہے تمہارا اب میری

سے کچھ نہیں ہو گا

میں دوبارہ تمہارے سامنے نہیں آؤں گا اگر آیا تو تمہارے پاس سے

جاؤں گا تمہیں نہیں دیکھوں گا میں

کبھی تم سے نظریں نہیں ملاؤں گا پر تمہیں یاد ہمیشہ رکھوں گا"

خدا حافظ تاعمر کے لیے۔۔"روحی کے سر پر ہاتھ رکھے

روحِی کے چہرے کو نظر بھر دیکھے اپنی آنکھوں میں اتارتے ہوئے ارا

باقاعدہ روتے ہوئے پلٹ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے گاڑی میں سوار

ٹرن کاٹے فل اسپیڈ میں جاتا ہوا روحی کی نظروں سے اوجھل ہوجاتا ہے۔۔

" وہ نا ملیں تو کیا ہوا

ہم نے عشق کیا ہے انتظار لازم ہے ہم پر

میں ان کا تھا ان کا ہوں عمر بھر ان کا رہوں گا

وہ میرے نہیں تھے تو کیا ہوا "

اراک کے جاتے ہی روحی زمین پر گڈھنوں ہے بل بیٹھتے ہوئے

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے وہ چلا گیا تھا وہ جا چکا تھا پر اسے ابھی

سکون نہیں مل رہا تھا۔۔"

وہ رو رہی تھی بلند آواز میں رو رہی تھی کہ گاڑی میں بیک سیٹ پر سو

ہوئے بچوں میں سے عالیان اٹھ جاتا ہے۔

ماما۔۔؟؟ عالیان گاڑی کے شیشے پر ہاتھ مارتے ہوئے روحی کو پکارتا ہے۔

عالیان کو دیکھتے ہوئے تو روحی اور زور سے رونے لگتی ہے پر جلد ہی خو

کمپوز کیے گاڑی کا دروازہ کھولے عالیان کو سیٹ سے اپنی باہوں میں اٹھائے

باہوں میں قید کرلیتی ہے۔

ماما آپ کیوں رہے ہو۔؟؟عالیان روحی سے لپٹے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ماما راستہ بھول گئی تھیں اس لیے پر اب منزل صاف ہے راستہ صاف ہے

منزل پر پہنچنا ہے بس "

عالیان کو اپنے گلے سے لگائے اس کھالی سڑک پر دیکھتی ہے

جہاں اب دور دور تک اراک کی پرچھائی بھی نہیں تھی۔۔"

ماما گھر چلیں۔۔؟؟ عالیان کو پھر سے نیند چڑھنے لگ گئی تھی۔

اب گھر ہی جانا ہے " روحی سڑک سے نظریں ہٹاتے ہوئے عالیان کے گال

کس کرتے ہوئے کہتی ہے اور اسے دوبارہ گاڑی میں بیٹھاتی ہے عالیان کو گا

میں بیٹھایا ہی تھا کہ

روحی کے سر پر آسمان برس پڑتا ہے ایک دم سے تیز

بارش اسٹارٹ ہو جاتی ہے جو اسے بھیگونے لگتی ہے۔

اللہ جی مجھے معاف کرنا کسی کا دل توڑنے کے لیے "

روحی نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی

آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر سوار

حویلی کے لیے واپس چل پڑتی ہے آگے روحی اور پیچھے گارڈز کی گاڑیاں ر

کے پیچھے پیچھے ہوتی ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کو تو راستہ اس کی منزل مل گئی تھی پر اراک کی

منزل کھو گئی تھی وہ فل اسپیڈ میں گاڑی چلائے جارہا تھا وہ کہاں جارہا تھ

نہیں جانتا تھا گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بارش کا پانی جما ہونے لگتا ہے

آنکھوں میں آنسوؤں

وہ نا دیکھنے والی سڑک پر فل اسپیڈ میں گاڑی چلائے جارہا تھا۔۔

میں ہار گیا۔۔میں سب ہار گیا۔میں ایک شخص کو اس کے دل کو نا جیت

میں دنیا جیسے جیت سکتا ہوں۔۔؟؟

اراک دھندلی سڑک کی طرف دیکھتے اپنے ہاتھ اسٹرنگ پر مارتے ہوئے

سے کہتا ہے۔۔

مجھے میری محبت کے ہاتھوں ہی ہار ملنی تھی کیا یا اللہ

ایک چیز کی خواہش کی تھی وہ بھی نہیں دی مجھے

میں نے تو بس محبت کی تھی دل سے کی تھی سچی محبت کی تھی اس میں

لالچ نہیں تھا پھر کیوں مجھے

اس کی ایسی سزا دی آپ نے کیوں کیا آپ کے ایسا میرے ساتھ

مجھے محبت کرنے کی سزا تو نہیں دیتے میرے ساتھ ایسا تو نہیں کرتے "

اراک ڈرائیونگ سیٹ کی کھڑکی کا شیشہ نیچے کیے آسمان

کی طرف دیکھتے ہوئے روتے ہوئے کہتا جارہا تھا

کہ اندھیرے راستے میں وہ پل پر چڑھتا ہی ہے پل پر موجود گاڑیوں کے

میں وہ گاڑیوں کو کراس کرتے ہوئے دل اسپیڈ میں گاڑی چل رہا تھا کہ سا

سے آتی ہوئی گاڑی سے اس کی گاڑی جا ٹکراتی ہے اس سے ٹکڑاتے ہی

اراک کی گاڑی سامنے والی گاڑی کے اوپر سے گزر کر زور سے

سڑک پر الٹی گرتی ہے کچھ پل وہ ویسی ہی رہتی ہے

گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوتا دیکھ پل پر موجود دوسری گاڑیاں

رک کر ان میں سے لوگ چھتریاں سر پر لیے اپنی اپنی گاڑیوں سے نکل

اس گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔

اراک کی گاڑی کی طرف کچھ لوگ ویڈیو بناتے ہوئے تو کچھ فکر مندی

بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ اسی پل گاڑی بلاسٹ ہو جاتی ہے۔۔

گاڑی کے اطراف میں موجود لوگ اسی پل گاڑی کو جلتا

دیکھ پیچھے ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو ویڈیو بنا رہے تھے وہ ویڈیو ہی بنا

جارہے تھے۔۔

اراک کی گاڑی کی آگ تیزی سے بھڑک رہی تھی وہی اوپر سے آسمان

بارش تیزی سے برس رہی تھی۔۔

"وادیوں کی طرح عشق بھی آدھا رہا

ملاقاتیں کم رہیں انتظار زیادہ رہا

وہ میرے ہو جائیں گے یہ یقین تھا

پر خوشیوں کی طرح عشق بھی آدھا رہا "

♡_____♡.....♡_____♡

روحی بچوں کو لے کر واپس حویلی پہنچ گئی تھی حویلی کے دروازے کھلے ہو

ہی تھے حویلی کے اندر تین گاڑیاں موجود تھیں جن میں لاشیں پلاسٹک

بیگ میں تھیں۔

روحی کی نظروں کے سامنے بہت کچھ تھا پر دماغ اس کا اراک پر اٹک گیا

حویلی کے دروازے کے سامنے وہ گاڑی روکے بارش میں بھیگتی ہوئی وہ بچوں

گاڑی سے نکالنے

کے لیے آگے بڑھتی ہے کہ حویلی سے دو لڑکے دوڑتے ہوئے اس

کی طرف آتے ہیں اور بچوں کو گاڑی سے نکال کر حویلی

میں لے جاتے ہیں۔۔

ان کے پیچھے پیچھے ہاری ہوئی سی روحی بھی حویلی میں داخل ہوتی ہے ا

اطراف میں نظریں دوڑا ہی رہی تھی کہ تاشہ کو گود میں اٹھائے لڑکا سو

کرتا ہے۔۔

hich room ma'am??...

لڑکے کی آواز پر روحی بچوں کی کمرے کی طرف دوسری منزل کی جانب اٹ

کرتی ہے۔

بچوں کو کیے وہ آگے آگے بڑھ رہے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے روحی

سیڑھیوں پر چڑھ رہی تھی پر چیز دیکھنے کے بعد بھی وہ سب کچھ اگنور کرتی

کمرے کی طرف بڑھتی ہے جہاں اس کے پہنچنے سے پہلے ہی باسیل تک اس

اور اراک کے ملنے کی تصوریں اور ویڈیو

پہنچ چکی تھی۔۔"

روحی کمرے میں داخل ہوتی ہے تو سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک ہاتھ

جلتی سیگریٹ پکڑے ہوئے دوسرے

ہاتھ میں آئی پیڈ پکڑے روحی اور اراک کی تصویر

دیکھتا باسیل کولڈ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔"

روحی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتی ہے باسیل سیگریٹ کو ایک شیشہ کے

میں ڈالے آئی پیڈ بند کرتا اور اٹھ

کھڑا ہوتا ہے روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی ہے اور اس

سینے سے لگ جاتی ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟ روحی کو اپنے حصار میں لیتے باسیل پیار سے پکارتا ہے۔

سب ٹھیک ہوگیا ہے اب باسیل اب کچھ غلط نہیں ہوگا سب ٹھیک ہوگیا

جانا چاہیے تھا وہ جا چکا ہے اب میری

وجہ سے آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔۔"

روحی بند آنکھوں سے باسیل کے سینے سے اپنا سر ٹیکائے اس کی کمر کے گ

اپنی بازوؤں کا حصار باندھے ہوئے

ٹوٹے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے اور کہتے ہی وہ اسی

پل باسیل کی کمر سے اس کے ہاتھوں کو حصار ٹوٹ جاتا ہے

روحی کھڑی بے ہوش ہو جاتی ہے۔

روحی کو بے جان محسوس کر باسیل بھی کچھ پل کے لیے

اسی اپنی باہوں میں لیے وہی کھڑا رہتا تھا روحی کی باتوں

کا مطلب وہ سمجھ گیا تھا پر یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئ صبح کی شروعات ہونے لگی تھی صبح کے 5:30 ہورہے تھے باسیل س

کلر کے شلوار قمیض پہنے ہوئے واش روم سے وضو کرکے نکلا تھا اپنی

بازوؤں پر وہ اپنی قمیض کی بازوؤں ٹھیک کرتے ہوئے روحی کی طرف

بڑھتا ہے جو بیڈ پر پنک کلر کے نائیٹ سوٹ میں ملبوس تھی جو اسے با

نے ہی چینج کروائے تھے سر سے پٹی بھی وہ اس کی چینج کرچکا تھا۔

روحی باسیل کی سائیڈ کروٹ کیے پرسکون سی ہوکر سوئی

پڑی تھی کہ باسیل اس کی طرف بڑھتے ہوئے پورے کمرے کی لائٹس

کرتا ہے اور روحی جے سرہانے کھڑے ہوتے

ہوئے اپنی بازوؤں ٹھیک کیے اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے

رات کو بارش کی وجہ سے وہ ٹھنڈی ہوچکی تھی۔۔

گڑیا۔۔!!!روحی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پکارتا ہے

پر روحی نہیں اٹھتی ہے۔۔

روحی اٹھ جاؤ نماز کا ٹائم جارہا ہے۔۔"اس کے چہرے پر

ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔

روحی اب بھی نہیں اٹھتی ہے کروٹ لیے وہ سو جاتی ہے۔

روحی کو سوتا دیکھ باسیل اسے دوبارہ آواز لگاتے ہوئے

الماری کی طرف بڑھتا ہے اور اس کے لیے بھی سفید رنگ کا

اپنے جیسا سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اس کے

پاس دوبارہ آکر بیڈ پر بیٹھتا ہے۔۔

روحی اٹھ جاؤ جلدی سے نماز کے لیے دیر ہورہی ہے۔۔

روحی کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے روحی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے پر

اپنی آنکھیں نہیں کھولتی ہے۔

انکل کیوں صبح صبح اٹھا رہے ہیں۔۔" روحی اپنی آنکھیں کھولنے کی کوش

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کیونکہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ جاؤ پہلے ہی اتنے دنوں سے ہم نہیں

رہے ہیں اللہ مارے گے ہمیں اب"

روحی کے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا ٹائم ہورہا ہے۔؟؟ اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے پوچھتی ہے۔

5:30 اٹھ جاؤ جلدی سے وضو کر آؤ۔۔"

روحی کی آنکھوں پر اپنا انگوٹھا رکھے اس کی سوجن کو

ہلکا ہلکا سا دبا کر وہ اس کی آنکھیں کھولنے میں مدد کرتا ہے۔۔

دیر ہوگئی ہے یہ تو۔۔اچھا میں ابھی وضو کرکے آئی۔۔"

روحی جلدی سے کہتے ہی بیڈ سے اتر کر واش روم کی طرف

بڑھنے لگتی ہے۔

کپڑے تو لے جاؤ۔!!روحی کو جاتا دیکھ پیچھے سے آواز لگاتا ہے۔

اوپس میں بھول گئی تھی۔۔" جلدی سے واپس آکر کپڑے لیے پھر واش

میں گھس جاتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی باسیل بھی اٹھ کر اپنے لیے روحی کے لیے جائماز بیچھ

اپنے سر اپنا رومال باندھے روحی جے لیے کپڑوں میں سے ایک بڑی سی

نکال ہی رہا تھا کہ روحی واش روم سے وضو کرکے آجاتی ہے۔۔

میری چادر۔؟؟ بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میرے پاس ہے ادھر آؤ۔۔"روحی اپنی بازوؤں ٹھیک کرتے ہوئے باسیل

سامنے کا کھڑی ہوتی ہے وضو کے پانی سے بھیگا ہوا روحی کا چہرہ دیکھ با

مسکراتے ہوئے اس کے

پر چادر کو نمازِ پڑھنے کی طرح اسے اوڑھانے لگتا ہے۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں۔۔؟؟

روحی سیدھی کھڑی ہو کر باسیل ہے چہرے کو دیکھتے ہوئے سر اٹھا کر پو

ہے۔

کیونکہ تمہارا چہرہ آنسوؤں سے بھیگنے سے زیادہ وضو کے

پانی میں بھیگا ہوا اچھا لگ رہا ہے۔۔

چادر اوڑھائے روحی ہے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔

نماز پڑھیں اب۔۔؟ باسیل دونوں ائیبرو اٹھاتے ہوئے

پوچھتا ہے کہ روحی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی جانماز پر جا کھڑی ہوتی ہے

باسیل بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا روحی سے جانماز کے آگے اپنی جانماز پر

ہوتا ہے اور دونوں ساتھ نماز پڑھنا شروع کرتے ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

دوسری طرف بھی صبح کی شروعات کچھ اس طرح ہی

ہوئی تھی صبح 5 بجے ہی اٹھی ہوئی شاور کیے فریش ہو کر وضو کیے واش

سے باہر نکلتی ہے اور ایک نظر بیڈ پر سوتے ہوئے دیریک کو دیکھتے ہوئے

بنا شرٹ کے

ٹھنڈ میں سویا پڑا تھا اسے دیکھتے ہوئے حور ڈریسنگ روم میں داخل ہوتی

حور بی آج سفید رنگ پہنے اپنے دن کا

آغاز نماز سے کر رہی تھی۔

سفید رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے تو نہیں ہوتی ہے اس کے لیے تو وہ د

ہی اوڑھے لگتی ہے اور جانماز بھی نہیں تھی اس وقت پہلے بھی وہ چادر پر

ادا کرتی تھی آج

بھی وہ چادر بیچھانے کے لیے ڈریسنگ روم سے لیے

کمرے میں داخل ہورہی تھی۔۔"

دیریک اٹھیں۔۔۔!!!"حور اسے آوازیں لگائے اٹھانے کی کوشش کرتے ہو

زمین پر نماز کے لیے چادر بیچھانے لگتی ہے۔

دیریک اٹھ بھی جائیں ساری نیندیں آج پوری کریں گے۔؟؟

کہتے ہوئے دائیں سائیڈ دیریک کی طرف بڑھتی ہے اور بیٹھ کر بیٹھے اس

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اٹھانے

لگتی ہے۔

میری صبح میں وقت ہے تم اپنی صبح منالو۔۔" بنا آنکھیں کھولے اپنا چہرہ

میں چھپاتے ہوئے کہتا ہے۔

جی نہیں ہم دونوں کی صبح آج سے ہر دن اسی وقت پر ہوگی جلدی سے ا

نماز کا ٹائم جارہا ہے۔۔"

دیریک کے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی اٹھنے لگتی ہے

دیریک اسے کلائی سے پکڑے اپنے

اوپر گرا لیتا ہے۔۔

خبر دار جو کچھ بھی کیا یا الٹا کچھ بھی کہا میں وضو میں ہوں۔۔"حور انگلی اٹھا

وارن کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وضو میں۔۔۔؟؟؟ دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

جی وضو میں آپ بھی جلدی سے اٹھیں شاور لیں پھر میں

آپ کو وضو کرواتی ہوں۔۔"

حور اپنے آپ کو دیریک سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

شاور کون لیتا ہے اتنی صبح تم کراؤں مجھے وضو۔۔"دیریک اٹھ کر بیٹھتے ہو

کہتا ہے۔

آپ زیادہ باتیں مت کریں اٹھیں اور جا کر شاور لیں نہالیں تو مجھے آواز د

دینا۔۔

کیوں صابن لگاؤں گی مجھے۔؟؟

دیریک سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو ما

سے ہٹاتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتا ہے۔

وضو کرواں گی میری جان اب اٹھیں اور جائیں آپ کے کپڑے واش روم

موجود ہیں۔۔

دیریک کو بازوؤں سے پکڑے اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا اچھا میں جارہا ہوں۔۔"دیریک کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوتا

ہے اور واش روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

حور روم کو ٹھیک کرتے بیڈ کی چادر ٹھیک کرتی ہی ہے کہ

اتنے میں دیریک واش روم سے آواز مارتا ہے۔

حور میں نہا لیا اب کیا کروں۔۔"وہ بالکل بچوں کی طرح

اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

آرہی ہوں میں۔۔!!تکیہ ٹھیک کرتی جگہ پر رکھتے ہوئے وہ

واش روم کی طرف بڑھتی ہے۔

حور دروازہ کھولے اندر داخل ہوتی اس سے پہلے دیریک ہلکا سا دروازہ کھو

اندر سے باہر جھانک کر حور کو دیکھتا ہے۔۔

میں نے کپڑے نہیں پہنے ہیں آؤ گی ایسے اندر۔۔؟؟

دیریک ٹمٹاتی ہوئی نظروں سے اپنی ہنسی دباتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مار کھائیں گے آپ۔۔؟؟ حور بھی اسی کے انداز میں پوچھتی ہے۔

نہیں۔۔۔!!ڈیریک اپنے چہرے سے ہنسی غائب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

گڈ تو دروازہ کھولیں۔۔"حور اپنے ہاتھ دروازے سے دور

کرتے ہوئے کہتی ہے۔

جو حکم آپ کا۔۔ڈیریک کہتے ہی حور کے لیے دروازہ کھولتا ہے جس سے

اندر داخل ہوتی ہے۔

گیلے بال کندھوں سے اور سینے سے سفید رنگ کی گیلی ہوتی شرٹ دیکھے

اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دباتی ہے۔۔

گندی بچی کتنی گندی نظروں سے دیکھ رہی ہو تم مجھے

شرم کرو۔۔۔ڈیریک ہنستے ہوئے حور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔

ہو گیا۔۔؟؟ اب وضو کریں۔۔؟؟ نظر اٹھا کر پوچھتی ہے۔

ہاں چلو کتنی باتیں کرتی ہو کسی وقت تمہارا منہ بند نہیں ہوتا ہے۔ دیریک

ہوئے واش بیسن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

توبہ توبہ۔۔۔ گہری سانس لیتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے

کہتی ہے۔۔

شرٹ کی بازوؤں کہنیوں تک فولڈ کریں۔۔"

حور دیریک کے پاس کھڑی ہو کر سے بتانے لگتی ہے اور وضو کرواتی ہے

کے بتائے ایک ایک اسٹیپ سے دیریک زندگی میں پہلی بار وضو کرتا حور

ساتھ واش روم سے

باہر نکلتا ہے۔

باہر آتے ہی ڈریسنگ روم سے دیریک کا رومال اٹھا کر لاتی ہے اور اسے تھ

سا جھکا خود سے اسکے سر پر

رومال باندھے اسے اپنے ساتھ چادر پر لے آتی ہے۔

آج ابھی اس پر پڑھتے ہیں دن میں گھر سے میرے جانماز لے آئیں گے۔

میں تمہارے لیے نئ منگوادوں گا۔" حور کی بات مکمل ہونے سے پہلے

پڑتی ہے۔

نہیں وہ ہی لائیں گے میں نے پہلے ہی دو خریدی ہوئی تھیں ایک میری ا

آپ کی۔۔"

حور چادر پر کھڑی اپنے سجدے کی جگہ کو دیکھتے ہوئے

پر جوش لہجے میں کہتی ہے دیریک اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر مس

دیتا ہے پر کچھ بولتا نہیں ہے۔

جیسے جیسے میں بلند آواز میں پڑھوں گی آپ بھی ویسے پڑھیں گے ٹھیک

ہے؟؟

دیریک کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

جواباً دیریک ہاں میں سر ہلا دیتا ہے اور دونوں اپنی نماز ادا

کرنا شروع کرتے ہیں۔

حور سے چند قدم آگے دیریک کھڑا اس کے کہے ہر الفاظ کو

دہراتا ہے اور اپنی زندگی کی پہلی نمازِ اپنے مذہب بدلنے

کے بعد کی پہلی نمازِ اپنی بیوی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔۔

یہ نماز پڑھنا شروع ہوتے ہیں تو دوسری جانب روحی باسیل

نمازِ پڑھ چکے تھے پر پھر بھی اپنی اپنی جانماز بیٹھے ہوئے

اپنا رخ کھڑکی کی طرف موڑا ہوا دھیرے سے

صبح ہوتی ایک نئ صبح کی شروعات وہ ساتھ کرتے ہیں۔

انکل۔۔؟؟ باسیل کے کندھے پر سر رکھے نماز کی طرح دوپٹہ

لپیٹا ہوا روحی پیار سے دھیرے سے پکارتی ہے۔

آپ نے پوچھنا نہیں ہے میں کل کہاں تھی۔۔؟؟

روحی کی نظریں مسلسل کھڑکی سے باہر ہی تھیں۔

جانتا ہوں میں سب کچھ۔۔!!باسیل کی بات پر روحی سر اٹھا کر اس کی طر

دیکھتی ہے۔۔

تو پھر مجھ سے کوئی سوال کیوں نہیں کیا۔۔؟؟ روحی تجسّس سے پوچھتی ہے۔

کیونکہ اس کا جواب بھی میں جانتا ہوں۔۔روحی کا سر واپس اپنے کندھے

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ کو پتا ہے وہ رات کو رو رہے تھے میری وجہ سے۔۔"

روحی کے لہجے میں نمی تھی۔"

باسیل اراک کے نام پر مٹھیاں بھینچ لیتا ہے باسیل جیسے ہی

مٹھیاں بھینچتا ہے روحی کی نظر اس کے ہاتھوں پر جاتی ہے اسی پل وہ مسکرا

ہوئے باسیل کے بڑے بڑے ہاتھوں کو اپنے چھوٹے چھوٹے نرم ہاتھوں

قید کرلیتی ہے۔

غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میاں جی اراک کا اب ذکر

بھی دوبارہ نہیں ہو گا ان کا چیپٹر ختم ہو گیا ہے انہوں نے راستے بدل کیے

واپس نا آنے کا وعدہ کیا ہے۔

روحی باسیل کے کندھے سے سر ہٹا کر اسکی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اور آگیا تو۔۔۔؟؟ باسیل کے سوال پر روحی پھر مسکرا دیتی ہے۔

میں نے ان سے یہ سوال کیا تھا جواباً وہ بولے کہ

وعدہ خلافی نہیں کرتا ہوں میں "

روحی کے ذہین میں اس کے آنسوؤں اسی پل ٹھہرنے لگ گئے تھے سر نفی

ہلاتے ہوئے اراک کو اپنے ذہین سے نکالنے کی کوشش کرتی ہے اور گ

سانس لیتے ہوئے باسیل

کو دیکھتی ہے۔۔

اب جو ہوگیا سو ہوگیا اب میں پرانی زندگی میں واپس آنا چاہتی ہوں جہاں

آپ ہمارا ٹیڈی اور ہماری فیملی ہوگی

واپس چلتے ہیں۔۔"

روحی باسیل کو کہتے ہی خاموش ہوکر باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے لگتی ہے۔۔

اب آج ٹھیک ہوگیا ہے تو تمہیں واپس جانا ہے۔۔؟؟

ہنی مون پر نہیں جانا ٹیڈی کے ساتھ ابھی تو بہت کچھ

کرنا ہے ہمیں یہاں اور اب جانے کی ضد کررہی ہو۔۔"

روحی کے ہاتھوں سے ہاتھ نکالے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں

میں پکڑتے ہوئے باسیل روحی کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

اب جب ٹھیک ہو گیا ہے گڑیا تو تم سب سے پہلی مجھے

میری پہلے والی روحی واپس کرو جو تم 4 سال پہلے تھی

نا ڈرنے نا رونے والی ایک مضبوط اور بہادر لڑکی "

روحی کو اپنے سامنے بیٹھاتے اس کا سر اپنے سینے سے لگائے

روحی کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھتے

ہوئے کہتا ہے۔

میں بھی ڈھونڈ رہی ہوں اس لڑکی کو پر وہ لگتا ہے کھو گئی۔۔روحی مایوسی

کہتی ہے۔

تو ڈھونڈ لاؤ اسے واپس تم اسے دوبارہ ڈھونڈوں یہاں رہ کر تب میں بھی ا

جڑ کو ڈھونڈتا ہوں جو مجھے چیلنج کر رہا تھا۔۔

باسیل آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں دھیرے سے کہتا ہے پر

کی آواز روحی کو بآسانی سنائی

دیتی ہے۔

آپ یہاں کسی مشکل میں ہیں کیا اب تو اراک چلے گئے ہیں پھر کس کو ڈھو

ہے۔۔۔؟؟ روحی فوراً سے پلٹ کر گڈھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے باسیل

پوچھتی ہے۔

تم مدد کرو گی میری اس کو ڈھونڈنے میں۔۔؟؟

ضرور مجھے بھی پنگے لینے ہیں۔۔"

باسیل پوچھتا ہی ہے کہ روحی فوراً سے ہنستے ہوئے جواب

دیتی ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے ہم دونوں میاں بیوی جانے سے پہلے اس ملک کو ٹھیک کر

جائیں گے۔۔"

باسیل روحی کے ہنستے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے خود بھی ہنستے ہوئے کہتا

۔۔

اس میں ایکشن بھی ہو گا۔۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے تجسّس سے پوچھتی ہے۔

ہو گا پر تم کچھ نہیں کرو گی جو میں کہوں گا وہ کرو گی کسی کا سر نہیں پھاڑو

تم۔۔"

روحی کو چہرے سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔میں سب کروں

جو آپ کہیں گے " روحی کہتے ہی باسیل کے گلے سے لگ جاتی ہے۔

آہ ہ۔۔ روحی کے گلے لگتے ہی باسیل درد میں کراہتے ہوئے کہتا

۔۔کیاہوا۔۔؟؟ فوراً دور ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کچھ نہیں " باسیل نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نے ابھی بھی اس پر کوئی دوائی نہیں لگائی ہے۔۔؟؟

باسیل کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

تم نے رات کو لگانی تھی دوائی واپس آکر اس پر تم آکر بے ہوش ہوگئ تھی

باسیل گندا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔۔

ویسے تمہیں گولڈ میڈل نہیں ڈائمنڈ میڈل ملنا چاہیے جس طرح تم میر

رومینٹک ماحول کا موڈ کا بینڈ بجاتی ہو خدا پوچھے تمہیں۔۔۔"

روحی سے نظریں ہٹا کر اس سے دور ہوتے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کوئی بات نہیں میاں جی دنیا میں کل رات آخری رات تھوڑی تھی۔۔ر

جانماز طے کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی اپنے لب بھینچ لیتی ہے۔

بہت خراب نہیں ہوگئی لڑکی گندی باتیں کرنے لگ گئی ہو۔

باسیل کہتا ہے روحی قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

حور کو نمازِ ختم کیے 5 منٹ گزر چکے تھے وہ چادر بیٹھے ہوئے اپنے سامنے

دیریک کو پچھلے 5 منٹ سے دعا مانگتے ہوئے خاموشی سے دیکھ رہی تھی

گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی کہ وہ مانگ کیا رہے ہیں۔"

آج کے لیے میری اتنی شکایتیں بہت ہیں باقی کل لگا لینا آپ

گڑھنوں کے بل زمین چادر پر بیٹھتے ہوئے دیریک کی

توجہ اپنی طرف کرنے کی کوشش کرتی ہے پر دیریک گہرائیوں میں ڈوب

دعا مانگ رہا تھا حور کی بات سن

لیتا ہے ہر کوئی جواب نہیں دیتا ہے۔۔

دیریک کو دیکھتے ہوئے حور واپس زمین پر بیٹھ جاتی ہے

لگاتار 5 منٹ بعد دیریک دعا کے ہاتھ منہ پر پھیرتے ہوئے

خود پر پھونک مارتا ہے اور پھر حور کو دیکھتے ہوئے اس پر بھی "

اتنی لمبی دعا میری شیکایتیں لگا رہے تھے نا۔۔؟؟؟

حور غصیلے نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیوں تمہیں ڈر لگ رہا ہے کہ وہ کہیں سن نا لیں۔۔!!" دیریک چادر سے ا

ہوئے اپنے ر سے رومال اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں نا اگر انہوں نے آپ کی بات سن لی تو۔۔۔!!

حور پہلے خود کھڑی ہوتی ہے پھر چادر اُٹھانے کے لیے جھکتی ہے تو دوسر

کونے سے اسی پل دیریک بھی چادر

کو زمین سے اٹھائے اسے حور کے فولڈ کرنے لگتا ہے۔

فکر مت کرو میری دعاؤں سے تمہارا کبھی نقصان نہیں ہو گا۔۔چادر فولڈ کر

ہوئے حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔پکی بات ہے۔۔؟؟ ائیبرو اچکا

ہوئے پوچھتی ہے۔

شک ہے مجھ پر کوئی۔۔؟؟ حور کی طرح ائیبرو اچکاتے ہوئے

پوچھتا ہے اور زور سے چادر کو اپنی طرف کھینچ کر

حور کو اپنی جانب کھینچتا ہے اور سینے سے لگائے اسی

چادرِ کا حصار اس کی کمر کے گرد بنائے حور کو خود میں

قید کرتا ہے۔۔

ابھی نماز پڑھی ہے آپ نے اور میں۔۔"دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہو

دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

پر میں کچھ کر تھوڑی رہا ہوں بس تمہیں اپنے قریب کیا ہے۔چھوٹی چھ

آنکھیں کیے کہتا ہے۔۔"

آپ نے اپنی پہلی دعا میں کیا مانگا۔۔؟؟ دیریک کی شرٹ کو

پکڑتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔۔

بتادینے سے قبول ہو جائے گی ۔۔؟؟ سوالیہ انداز میں پوچھتا ہے۔بیوی

بتادینے سے ہوجاتی ہے۔۔"

حور اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔

تو میں نے سب سے پہلا شکریہ کیا پھر۔۔۔!!دیریک کہتے کہتے خاموش ہو

ہے۔

پھر کیا۔۔؟؟ حور تجسس سے پوچھتی ہے۔

پھر وہ میں نہیں بتارہا جب قبول ہوگی تو پتا چل جائے گا۔"

دیریک حور سے دور ہوتا چادر کو فولڈ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔!!گندا سا منہ بنائے دیکھتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طر

بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

پر تم سے کم۔۔!!چادر ٹیبل پر رکھے خود صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور اپنا

اٹھائے فون میں دیکھتا ہے آج کی نیوز

دیکھنے کے لیے وہ فون اٹھاتا ہے پر آسکرین پر تامیر کے انگنت میسج دیکھ

دیریک حیرانگی سے اس کے میسج

کو پڑھنے لگتا ہے۔

اگر اوولولولوو ہو گیا ہو تو مجھ پر بھی نظر کرم کرلیں

میری پاس بیوی نہیں ہے تو کیا ہوگیا آپ اس کی کمی پوری کریں گے

پوری رات جگا کر رکھنے کی۔۔۔۔

تامیر کے غصے والی ایموجی کے ساتھ 100 سے زائد میسج تھے ان سب

پڑھتے ہوئے دیریک بامشکل اپنا قہقہ

ضبط کرتا ہے۔۔

کیا ہو گیا ہے ایسا ایک رات میں جو اتنی کالز اور میسج کیے ہوئے ہیں۔۔؟؟

فون سے نظر اٹھا کر سرسری سی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ڈرائیر

بال ڈرائے کرتی ہوئی حور کو دیکھتے ہوئے خود سے کہتا ہے اور کہتے ہو

صوفے سے اٹھ

کر بیڈ کے پاس لگے شیشے کو اوپن کرنے والے بٹن کو پریس

کیے دیریک شیشہ کھلتے ہوئے دیکھتے ہوئے بالکنی کی

طرف بڑھتا ہے اور تامیر کو کال لگاتا ہے۔۔"

ہیلو۔۔؟؟ دیریک کال لگاتے ہی بولتا ہے۔

جلدی نہیں کال کرلی۔۔؟؟؟ تامیر تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔

تم انتظار نہیں کرسکتے تھے میں بزی تھا پتا نہیں ہے تمہیں۔؟؟ چڑتے ہو

کہتا ہے۔

ہاں آپ جو رومینس کررہے تھے آپ بزی تھے اور میں جو یہاں رات

پاگلوں کی طرح کام کررہا تھا میں فارغ تھا۔۔

سہاگ رات منا لی ہو تو اب تھوڑا کام بھی کرلیں

نوکر نہیں ہوں میں آپ کا۔۔۔"

تامیر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس وقت اپنا سر پھاڑ لے یا کسی کا

دے"

"تمہارے کیوں ارمان جاگ رہے ہیں تم

بھی منالو شاید کچھ زبان ہی میٹھی ہو جائے تمہاری"

دیریک مڑ کر ریلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"ابھی میری زبان کون سے کڑوے کریلے آپ پر فائر

کرتی ہے جو یہ کڑوی لگ رہی ہے آپ کو.؟"

تامیر اپنے لیپ ٹاپ سے دیریک کو کچھ ای میل بھیجتا ہے۔

"کیوں تم صبح صبح میرا دماغ خراب کر رہے

ہو اپنی باتوں سے کیا کام ہے بولو"

دیریک تامیر کے غصہ پر سکون سا کہتا ہے اور کہتے کہتے

رک جاتا ہے۔

"نہیں ایک سیکنڈ..!! میں تمہارا بوس ہوں تم مجھے

آرڈر کیسے دے سکتے ہو مجھ پر غصہ کیسے کر سکتے ہو۔؟"

دیریک غصہ میں کہتا ہے تو حور فوراً سے اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

"واہ صدقے جاؤں میں آپ کے یاد آگیا آپ کو کہ آپ

بوس ہیں تو اپنا کام مجھ سے کیوں کروا رہے ہیں ..؟؟'

تامیر نے حد کڑوے لہجے میں کہتا ہے۔

"اس بکواس کا مطلب جان سکتا ہوں میں..؟؟"

حور کو مسکراتے ہوئے دیکھتے ہوئے دانت بھینچتے ہوئے

تامیر سے کہتا ہے۔

"ایک بار بیوی سے نظریں اور دماغ ہٹا کر لیپ ٹاپ کی طرف دیکھیں ت

لگ جائے گا یہ بکواس ہے یا نہیں"

تامیر کی بات پر دیریک فوراً سے گلہ کھنگارتے ہوئے حور

سے اپنی نظریں ہٹاتا ہے۔

"صدا جلتے رہنا تم اپنے ہی بوس سے سانڈ کے منہ والے"

گندا سا منہ بنائے کہتا ہے۔

"اور آپ صدا میری باڈی سے جلتے رہنا کیوں ملنے والی تو ہے نہیں آپ کو

جیسی باڈی اور پرسینیلٹی"

(ہنہہنہ.. تامیر منہ بسوڑے کہتا کال کاٹ گیا تھا)

کال کاٹتے ہی تامیر صوفے سے پشت ٹیکائے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا

سامنے کی طرف دیکھتا ہے تو سامنے فرش پڑی ہیل پر تامیر کی نظر جاتی

جس سے اسی پل اس کے ذہین میں شیزا آتی ہے پر جلد ہی وہ سر نفی

ہلاتا

شیزا کو اپنے ذہین میں آنے دینے سے پہلے ہی اس کو نکال دیتا ہے اور

پل اٹھ کر وہ واش روم میں گھس جاتا ہے۔۔

دیریک بھی کال کٹ ہوتے ہی کمرے میں سائیڈ ٹیبل پر پڑا

لیپ ٹاپ اٹھائے واپس صوفے پر آبیٹھتا ہے لیپ ٹاپ آن کرتے ہی تامیر

ایک میل چیک کرتا ہے جس میں ویڈیو

اور کچھ پیپیرز ہوتے ہیں ویڈیو دیکھنے سے پہلے دیریک سارے پیپیرز پڑتا

اور دیکھتے ہی اس کے چہرے کے سارے

تاثرات تیش میں آنے لگتا ہے۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟ دیریک غصہ میں لیپ ٹاپ کو گھورتے

ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اسی پل وہ لیپ ٹاپ اٹھائے لائیبریری میں دا

ہوتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اچھا شرٹ اتاریں اپنی۔۔"روحی جانماز ٹیبل پر رکھتی اپنے

سر سے چادر اتارتے ہوئے کہتی ہے۔

تو پھر میری عزت پر حملہ کرنے کا ارادہ کررہی ہو نہیں میں نے نہیں ات

ہے۔۔صوفے بیڈ کی طرف دوبارہ لیٹنے

کے لیے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل شرٹ اتاریں اب زخم دیکھائیں رات بھی نہیں دکھایا

تھا آپ نے۔"باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہتی ہے۔

تم کیا کرو گی اسے دیکھ کر تم ڈاکٹر تھوڑی ہو۔۔

میں ڈاکٹر ہی ہوں اب پروفیشنل نہیں بنی تو کیا ہوا پر میں بن جاؤں گی جلد

۔۔"

باسیل کی بات سنتے ہی باسیل کی کمر پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے۔

اووو۔۔ہاں میں بھول گیا تھا تم ڈاکٹر بننے والی ہو "

سوری سوری۔۔"روحی کی طرف مڑتے ہوئے معصوم سی شکل بنائے کہتا

۔۔

بڑھاپا سر چڑھ رہا ہے خدارا مجھے مت بھول جانا کبھی

روحی باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بے زار لہجے میں کہتی ہوئی فرسٹ

کٹ اٹھانے کے لیے بڑھتی ہی ہے کہ

باسیل اسے کلائی سے پکڑے خود بیڈ پر بیٹھتے ہوئے روحی کو اپنے اوپر گ

اسے اپنی باہوں میں بھر لیتا ہے۔

آہ ہ ہ۔۔باسیل درد سے سسک اٹھا تھا ہر وہ اپنی سسکی اپنے اندر ہی روک

ہے۔

اب یہ کیا کررہے ہیں۔؟؟روحی کہتی ہے اور باسیل

اسے بیڈ پر گرا دیتا ہے۔

باسیل۔۔؟؟ حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پکارتی ہے۔

جی۔۔!!روحی کے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے پیار سے جواب دیتا ہے۔

آپ رات تک کا انتظار کرسکتے ہیں یقیناً کر سکتے ہیں۔

باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے زبردستی والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے

ہے۔

تمہیں میں کیا ہر وقت رومینٹک موڈ میں ہی لگتا ہے کبھی

کبھی میں نارمل والا رومینٹک بھی ہو جاتا ہوں۔۔

کہتے ہی روحی کی گردن پر شدت سے اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

لگ رہا ہے مجھے پتا آپ کا نارمل رومینٹک موڈ "

باسیل کے بالوں میں اور اس کی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بار بار بات کیوں بدل دیتے ہیں آپ۔۔؟؟ باسیل کو گردن پر

جھکا محسوس کرتی وہ دھیرے لہجے میں پوچھتی ہے۔

کون سی بات۔۔؟؟ روحی کی گردن کو آزاد ہونٹوں

کو فوکس میں لیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

پٹی کیوں نہیں کروا رہے ہیں آپ اس پر۔۔۔؟؟

روحی بیڈ پر لیٹے ہوئے باسل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے

سے پوچھتی ہے۔۔

مجھے نہیں کروانی ہے جب تک اس سے جڑا سب ختم نہیں کردیتا ہوں

اپنے کسی زخم پر مرحم نہیں لگاؤں گا۔۔"

اٹل لہجے میں کہتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے

بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے باسل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہے اور ر

اپنی آنکھیں بند کرلیتی ہے۔۔

اور تب تک کیا درد برداشت کرنا ہے۔۔؟؟ اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھ

ہے۔۔

مرد کو درد نہیں ہوتا ہے وہ تم نے سنا نہیں ہے۔۔؟؟

روحی کے گال کھینچتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتا ہے باسیل کہتا ہے اور روحی اس

دل پر زخم پر ہاتھ رکھ دیتی ہے جس سے اسی پل باسیل کے منہ سے درد

بھری کراہتے ہوئے آواز نکلتی ہے۔

پر میرے مرد کو درد ہوتا ہے۔۔"روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے باسیل کا منہ د

ہوئے وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا

چہرہ چھپا لیتی ہے روحی کی حرکت دیکھتے ہوئے باسیل سیدھے ہو کر لیٹتے ہو

روحی کا سر اپنے سینے سے

پر رکھے وہ اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔۔

آنکل اب پھر سونا ہے۔۔؟؟ باسیل کے سینے پر انگلیاں چلاتے ہوئے پو

ہے۔

وہ ابھی نہیں کرنا ہے ابھی تھکا ہوا ہوں میں۔۔"

باسیل اپنی آنکھیں بند کیے شرارتی لہجے میں کہتا ہے۔

میرا وہ مطلب نہیں ہے آپ کو بھوک نہیں لگ رہی ہے۔۔؟؟

اپنی کہنی کے بل پر تھوڑا سا اوپر اٹھ کر پوچھتی ہے۔

آپ کو بھوک لگ رہی ہے۔۔؟؟ آنکھیں کھولے روحی کے چہرے

کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہمم اور آپ کو۔۔؟؟ روحی جواب دیتے ہی سوال کرتی ہے۔

تھوڑی تھوڑی سی " باسیل ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتاتا ہے۔

پھر ناشتہ بنائیں۔۔؟؟ روحی اب مکمل اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ابھی نہیں میں نے سونا ہے۔"باسیل کہتے ہوئے اپنی آنکھوں

پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔

افففہووو۔۔انکل اٹھ جائیں نا بدر آئمہ کے لیے کچھ اچھا سا بناتے ہیں وہ آجا

گے نا آج۔۔؟؟

روحی اپنی بات کہتے کہتے سوال کر بیٹھتی ہے۔

ہاں وہ آجائیں گے۔۔باسیل کہہ رہا ہوتا ہے کہ اس کے ذہین میں ایک

بات آتی ہے۔۔اور بھی کوئی آرہا ہے آج میں تو بھول گیا تھا۔۔باسیل کہتے

اٹھ بیٹھتا ہے۔۔

کون آرہا ہے۔۔؟؟ روحی باسیل کو اپنے برابر میں بیٹھتے

دیکھ پوچھتی ہے۔۔

مہمان میری جان اب بناؤ ناشتہ وہ بھی 3 مہمانوں کے لیے

روحی کی ٹھوڑی پکڑے پیار سے کہتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

ہیں کوئن وہ۔؟؟ میں جانتی ہوں کیا انہیں۔۔؟؟ باسیل کو

کمرے سے باہر جاتے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے

جانتی ہو میری جان نہیں بھی جانتی تو جان جاؤ گی آج تم

بہت کچھ "

باسیل کہتے ہی کمرے سے باہر نکل جاتا ہے باہر رات والے لڑکے اور آ

ابھی بھی حال میں موجود تھے باسیل کی حویلی کا کام کرتے کرتے وہ سب

حال میں بیٹھ جاتے ہیں تو کبھی دوبارہ کام کرنے لگ جاتے ہیں۔

گاڑی میں مرے ہوئے لوگوں کی لاشیں لے جائی جا چکی تھیں پر دوسر

گارڈز حویلی کی سیفٹی کے لیے ابھی تک نہیں آئے تھے۔۔

حویلی کی ہر چیز بدل دی گئی تھی صوفے سے لے کر

ڈور کارپیٹ، واس ہر چیز تبدیل ہوچکی تھی حویلی کے سرونٹس کے آنے

پہلے ہی حویلی کی ہر چیز صاف شفاف کردی گئی تھی پوری حویلی چمک رہی

کیونکہ لائیٹس ابھی جل رہی تھیں جو حویلی کی ہر نئی چیز کو

چمکتی ہوئی واضح کررہی تھی۔

باسیل کے پیچھے پیچھے روحی بھی کمرے سے باہر نکلتی ہے اور نکلتے ہی ہاتھ

پکڑا دوپٹہ کندھے پر ڈالنے ہی لگتی ہے کہ حال کا منظر دیکھ وہ حیران ہو

ہے۔

تیزی سے کمرے سے باہر نکلنے والے قدموں کی رفتار دھیمی

پڑگئی تھی۔۔

اپنی ہی حویلی میں ہوں نا۔؟؟ روحی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے حیرانگی

خود سے سوال کرتی ہے۔۔

اپنی ہی لگ رہی ہے۔۔"خود ہی جواب دیتی ہے اور سامنے باسیل کو آخ

سیڑھیوں سے اترتا دیکھ جلدی سے سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے۔

انکل۔۔؟؟ باسیل کی شرٹ پیچھے سے پکڑے اسے روکتی ہے۔

جی۔۔!!پلٹ کر جواب دیتا ہے۔۔

یہ سب کیوں بدلوایا ہے آپ نے۔۔؟؟ لڑکوں کو کام کرتا دیکھ روحی تجب

سے پوچھتی ہے۔۔

مہمان آرہے ہیں نا نئ چیزوں سے نئ پہچان ملتی ہے۔۔"

روحی کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی کو سمجھ تو کچھ نہیں آتا ہے بس ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہ باسیل

شرٹ کو چھوڑ دیتی ہے

ناشتہ بنانا ہے پر تم نہیں بناؤں گی سرونٹ سے کہہ دینا

وہ سب کرلیں گے یہ صفائی بھی ختم ہونے والی ہے

بس سب کو دیکھنا ہے کام نہیں کرنا طبیعت ٹھیک نہیں ہے

تمہاری۔۔"

روحی کے چہرے پر حیرانگی دیکھتے ہوئے کہتا جاتا ہے۔

پر بس میرے لیے چائے بنادو کافی ٹائم سے نہیں پی ہے میں نے تمہارے

کی چائے۔۔بنا دو گی۔۔؟؟

روحی کے قریب آتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے

اس کی حیرانگی کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔

ابھی لے کر آتی ہوں چائے بنا کر۔۔"روحی مسکراتے ہوئے جواب دیتی

اور اسی وقت کیچن میں جانے کے لیے مڑتی ہے جاتے جاتے وہ رک کر

کے لیے باسیل کو دیکھتی جو

اپنی جم روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

عجیب وائب کیوں آرہی ہے مجھے۔۔"روحی گردن جھٹکتے ہوئے کہتے ہوئے

کی جانب بڑھتی ہے۔

صبح کے 6 بج رہے تھے سرونٹ کے کام پر آنے کا وقتِ ہوگیا ہے روحی

جاتے ہی پیچھے سے دو لڑکیاں بھی کیچن کی طرف دوڑتے ہوئے آتی ہیں

دونوں ہاتھ باندھے روحی کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے۔

روحی چائے بناتے بناتے ان سب کو ناشتے کا بتاتی ہے۔"

باسیل بھی جم روم سے گزرتے ہوئے اپنے آفس روم میں داخل ہوتا

جہاں سے ہی وہا زیادہ تر کام کرتا ہے اندر جاتے ہی وہ کمرے کو لوک کر

ہے۔۔

ایک نظر اپنے پورے روم پر ڈالتے ہوئے باسیل بک شیلف کی طرف بڑ

ہے بک شیلف میں سے ایک بک نکال کر

اپنے قدم وہ پیچھے کی طرف اٹھاتا ہی ہے کہ بک شیلف دروازے کی صور

میں کھل جاتا ہے دروازے کھلتے ہیں باسیل گہری سانس لیتے ہوئے اندر دا

ہوتا ہے اندر داخل ہی ہوتا ہے کہ اس کے کانوں میں کسی کے سسک

رونے کی آواز آتی ہے جیسے سنتے ہوئے باسیل ایک دم کولڈ لوک

میں دبے دبے قدم آگے کی طرف بڑھاتا ہے۔"

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کے جاتے ہی حور بھی حیران پریشان سی اس کے یوں جانے سے

بھی اٹھ کر دیریک کے پیچھے اس کی لائیبریری میں جاتی ہے پر اندر نہیں

پاتی ہے دیریک لائیبریری کے دروازے بند کر چکا تھا بند دروازوں کو دیکھ

وہ دروازہ پر دستک بھی نہیں دیتی ہے اور اسی لمحے وہ

اپنا رخ کیچن کی طرف موڑے اپنے لیے ناشتہ بنانے لگتی ہے۔

یہاں کے سرونٹس کی کام پر آنے کی ٹائمنگ 8 بجے تھی اس لیے مینشن

اس وقت حور اور دیریک کے علاوہ

اور کوئی نہیں ہوتا ہے۔۔

دیریک لائبریری میں اپنے ٹیبل کے دراز میں بک شیلف میں بنے آخ

درازوں میں وہاں بنی چھت سے لگی وائن بار کی دیوار جس کے بھی نیچے آخ

ہے دو کھانوں کو دراز بنایا گیا تھا دیریک لائیبریری کا ہر دراز چھانٹ مارتا ہے

کچھ ڈھونڈنے کے لئے پر ہر دراز سے اسے غیر ضروری سامان

ملتا ہے جو وہ ڈھونڈ رہا تھا وہ اسے نہیں ملتا ہے۔۔"

کدھر ہے وہ فائل۔۔۔؟؟؟دیریک غصے میں لائیبریری کے ہر دراز میں د

ہے پر فائل اسے کہیں بھی نہیں ملتی ہے۔۔

وہ لایا تھا میں یہاں۔۔۔؟؟ خود سے سوال کرتا وہ اپنی تلاش

روکتا اور بھی لائیبریری کا آخری دراز کھولے

بیٹھ جاتا ہے۔

لایا تو تھا میں مگر وہ فائل ہے کہاں۔۔؟؟ میرے علاوہ یہاں

اور کوئی نہیں آتا۔۔۔۔ دیریک گہری سانسیں لیتے ہوئے

خود سے دھیمی آواز میں پوچھتا ہے اور پوچھتے پوچھتے

سوچتے وہ رک جاتا ہے۔۔

تامیر بھی تو یہاں ہوتا تھا اسے پتا ہوگا فائل کہاں ہے وہ یقیناً جانتا ہوگا۔

دیریک زمین سے اٹھتے ہوئے کہتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔۔

پہلے ہی تامیر کو کال کرلیتا میں بھی کتنا بے واقوف ہوں۔۔

کہتے ہی ٹیبل سے فون اٹھائے ایک ہاتھ کمر پر رکھے کال لگانے لگتا ہے

تامیر کال نہیں اٹھاتا ہے

دیریک لگاتار 5 بار کالز کر چکا تھا پر تامیر فون نہیں اٹھا رہا تھا۔"کدھر ہے

۔۔۔؟؟ میرا فون تو ہمیشہ اٹھاتا ہے

پہلی بیل پر اب کیوں نہیں اٹھا رہا ہے ۔۔!!"

دیریک فون کی اسکرین کی طرف دیکھتے پریشانی سے کہتا ہے اور کہتے ہو

لائیبریری سے باہر نکلنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے کہ دیریک کی نظر لیپ ٹ

کی اسکرین پر پڑتی ہے جہاں

وہ فائل آسکرین پر نظر آرہی تھی جو تامیر نے باسیل والی

اسے بھیجی تھی۔۔"

یہ کیا ہے۔؟؟ دیریک کہتے ہوئے فون صوفے پر رکھے خود

بھی صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ کی اسکرین اپنی طرف متوجہ کیے وہ ویڈیو

کرتا ہے۔۔"

پہلے پہل تو اس ویڈیو میں کیمرے کی فوٹیج تھی صرف ڈرگز کا کام کر

ہوئے اس کی ماں کو دیکھایا جاتا ہے پھر

اس فوٹیج ہے آخر میں دیریک کے باپ کو وہی اسی بلڈنگ کے ہیڈن فلو

اسمیل اور ڈائیگو کے ساتھ داخل ہوتا

دیکھایا جاتا ہے دیریک کے باپ کی ویڈیو آئی ہی تھی کہ

ویڈیو بند ہو جاتی ہے۔

باقی کی کہاں ہے۔۔؟؟ ڈیڈ۔۔۔؟؟؟ دیریک لیپ ٹاپ کے بٹنوں

کو دباتے ہوئے بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

پر اس کے بعد کوئی ویڈیو آن نہیں ہوتی ہے۔۔۔یہ کیا ہورہا ہے ڈیڈ تو ک

اس کا حصہ نہیں تھے وجدان نے تو یہی

کہا تھا پھر ڈائیگو اور ڈیڈ وہاں کیا کررہے تھے وہ

بھی اسمیل کے ساتھ۔۔؟؟

دیریک لیپ ٹاپ کی اسکرین دوبارہ اپنے ڈیڈ ڈائیگو اور اسمیل کی ویڈیو کو رو

ان کو دیکھتے ہوئے خود سے پوچھتا ہے۔

تامیر فون اٹھاؤں ورنہ جان سے ماردوں گا میں تمہیں۔"

دیریک اپنے فون پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے اپنے

ہاتھوں میں جکڑے ہوئے ٹیبل سے اٹھاتا ہے اور اٹھاتے ہی دوبارہ تامیر

کال لگاتا ہے پر اب بھی اسے کال نہیں لگتی ہے۔۔

کہاں ہو تم تامیر۔۔؟؟ غصے میں کہتے ہوئے دیریک لائیبریری سے باہر نکل

ہے لائیبریری سے نکلتے ہی دیریک مینشن کے دروازے کی طرف بڑھنے

ہے۔۔

سنیں۔۔؟؟؟ وہ دروازے سے باہر نکلتا اس سے پہلے ہی پیچھے سے حور ا

کیچن سے باہر نکلتے ہوئے پکارتی ہے۔

حور کی آواز پر دیریک فوراً سے رک کر خود کو کمپوز کرتا حور کی طرف

ہے۔۔

آپ کہیں جارہے ہیں۔؟؟ دیریک کی طرف ڈرے ڈرے دبے دبے

قدم اٹھائے پوچھتی ہے۔

ہاں کچھ کام ہے۔۔"فون اپنے ٹراوزر کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آپ پہلے کچھ کھالیں کل بھی نہیں کھایا تھا آپ نے کھانا"

حور اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے دیریک سے کچھ فاصلے پر جا کھڑی

کر کہتی ہے۔۔

مجھے بھوک لگی ہے پر اس وقت تھوڑا ضروری کام آگیا ہے تو میں نہیں

سکتا ہوں تم کھالو۔۔"

حور کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پیار سے

ہے۔

آپ پھر کب تک آجائیں گے ۔۔؟؟ دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہو

پوچھتی ہے۔۔

تھوڑا ٹائم لگ جائے گا تم ناشتہ کرلو میرا انتظار مت کرنا

حور کے ماتھے پر بوسہ دیے کہتا ہے ہی کہ اس کا فون بج پڑتا ہے۔۔

حور سے دور ہوتا اپنی جیب سے فون نکالے آسکرین کی طرف دیکھتا ہے

دیریک کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں

غصّے میں وہ اسی وقت اپنے قدم مینشن سے باہر گارڈز

کو ساتھ نکلنے کے اشارہ کیے دیریک اپنی گاڑی خود

چلاتے ہوئے مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔

اتنی کیا جلدی ہے کہیں جانے کی کل رات بھی اتنا سب بنایا نہیں کھایا

بھی ناشتہ بنایا نہیں کیا

اب میں بھی کچھ نہیں بنا کر دوں گی رہیں بھوکے گندے میر اسی۔۔۔"

دیریک کی گاڑی اور اسکے پیچھے باقی گارڈز کی گاڑیوں

کو جاتا دیکھ کر حور گندا سا منہ بنائے کہتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

روحی باسیل کے لیے چائے بنائے اسے ٹرے میں رکھے باسیل

کے جم روم میں لیے بڑھتی اندر جاتی ہی ہے کہ پہلے اپنے اطراف میں نظ

گھوماتی ہے اور پھر اپنی بائیں ہاتھ کی جانب کھڑکی میں کھڑے سفید ش

قمیض پہننے ہوئے باسیل کو فون پر بات کرتا دیکھتے ہوئے چائے کا کپ باسیل

طرف لیے بڑھتی ہے۔۔

باسیل آپ کی چائے۔۔"روحی باسیل کے برابر میں کھڑی

اس کی طرف چائے کا کپ بڑھا رہی ہوتی ہے کہ روحی کی نظر باسیل ہے

پکڑے ہاتھ پر ہتھیلی پر لگے خون کی

جانب دیکھتی ہے جو تازہ خون تھا اسے دیکھتے ہوئے

روحی حیرانگی سے باسیل کی طرف دیکھتی ہے۔

کال پر بات کرتے کرتے روحی کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑنے کے

باسیل اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ روحی کے چہرے پر حیرانگی دیکھ با

اسی پل کال بند کر دیتا ہے۔

کیا ہوا تمہیں۔۔؟؟ فون کھڑکی میں رکھے روحی کے ہاتھ

سے ٹرے لیتے ہوئے مڑ کر ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

خون کیا ہے کسی کا۔۔۔؟؟ باسیل کی پشت کو دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

روحی کے سوال پر باسیل کے ہاتھ رک جاتے ہیں پل کے لیے وہ خود بھی ر

جاتا ہے پر جلد ہی وہ خود کو کمپوز کرلیتا ہے۔۔میں تمہیں خونی لگتا ہوں.

روحی کی طرف مڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

مجھے نہیں پتا پر آپ کے ہاتھ پر خون لگا ہوا ہے کل رات حال میں بھی ز

پر خون دیکھا تھا میں نے پر غور نہیں کیا تھا کل وہاں خون تھا آپ نے کپڑ

بی بدلے ہوئے تھے

اور اب ہاتھ پر خون۔۔؟؟

کیا ہے یہ سب۔؟؟ روحی باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے سو

نظروں سے پوچھتی ہے۔۔"

خون نہیں۔۔۔آپ نے ان گارڈز کے ساتھ کچھ کیا ہے کل رات

میرے جانے سے پہلے وہ تھے میرے آنے کے بعد وہ نہیں تھے

خون تھا ان کی جگہ۔۔"

اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سوچتے سوچتے رات کا کر ایک منظر

کرتے ہوئے کہتی ہے۔مار دیا کیا انہیں۔۔؟؟

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے روحی با ایسے ہی پوچھ لیتی ہے۔

ہاں مار دیا انہیں۔۔!!"ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ واپس

ٹیبل پر رکھتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اٹل اور سنجیدگی سے کہتا ہے۔۔۔

باسیل کی بات پر روحی کی آنکھیں حیرانگی سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں وہ

جواب کی امید نہیں کر رہی تھی۔

مذاق کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ تو مت کریں اس وقت میں مذاق

موڈ میں نہیں ہوں بلکہ سیریس ہوں۔۔!!حیران کن نظروں سے دیکھتے ہو

سخت لہجے میں پوچھتی ہے۔

مذاق نہیں ہے سچ ہے پچھلے 4 سالوں سے اسی طرح کام کرتا ہوں جب

کی جان لینے کی ضرورت پڑتی ہے جان لے لیتا ہوں "

اپنے ہاتھوں کو کمر پر باندھتے ہوئے کولڈ نظروں سے روحی کے چہرے کے

آتے جاتے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل میں نے کہا مذاق مت کریں میرے ساتھ۔۔"

روحی غصہ میں بولتی ہے۔

میں مذاق نہیں کررہا ہوں روحی یہ سچ ہے انسانیت کے ساتھ کام کرکے د

تھا میں نے پر دنیا کتے کی دم بن چکی ہے نا خود سیدھی ہوتی ہے نا کسی کو ر

دیتی ہے۔

روحی سے نظریں ہٹائے واپس کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔باسیل کی بات روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے حیرت انگیز نظروں

اس کی طرف دیکھنے لگتی ہے۔

جب دنیا ہی سیدھی نہیں تو میں دنیا کو سدھارنے کا کام

کرنے والا سیدھا کیسے ہو سکتا ہوں

دنیا میں رہ کر کام کرنا ہے تو دنیاوی طریقے سے کرنا ہو گا

واپس روحی کی طرف رخ موڑتے ہوئے روحی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈا

سنجیدگی سے کہتا ہے۔۔۔!!"

ناممکن ہے یہ آپ کسی کی جان نہیں لے سکتے ہیں اپنے کام

کی خاطر تو بلکل بھی نہیں"

روحی گہری سانس لیتے ہوئے اپنی نظریں باسیل سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے

کہتے ہی جم روم سے باہر جانے لگتی ہے کہ اس کے کانوں میں بھی کسی

رونے کی آوازیں آتی ہیں۔۔"

کوئی رو رہا ہے۔؟؟ باسیل کے آفس روم کے بند دروازے

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باسیل سے پوچھتی ہے۔

ہمم۔۔زندگی کے لیے رو رہا ہے کوئی بچانا ہے اسے۔۔؟؟

باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

تم نے کہا تھا ساتھ دو گی تو کیا اب دو گی۔۔؟؟

روحی کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھتا ہے۔

میں کسی جان نہیں باسیل آپ کو یقیناً اندازہ ہو گا اس

بات کا۔۔؟؟ سر اٹھا کر روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے

اندازہ نہیں یقین ہے مجھے پر اس بات کا گڑیا پر شاید تمہیں میرے بارے

کچھ اندازہ نہیں اب تک میں اس فیلڈ میں امریکہ سے ہوں جہاں کرائم کو

کرنے کے گھنٹوں دنوں یا سالوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا ہے وہاں فیصلے سیک

میں لیے جاتے ہیں۔۔

کہتے ہی روحی سے نظریں ہٹاتا ہے کہ اس کے سوال پر واپس روحی کی جا

دیکھنے لگتا ہے۔

اور وہ کیسے۔۔؟؟ تجسّس و جستجو سے پوچھتی ہے۔

"جان لے کر "باسیل مختصر سا جواب دیتا ہے۔

ہم قانون کو چلاتے ہیں قانون ہمیں نہیں چلاتا اس لیے بہتر

قانون بنانے کے انصاف دلانے کیلئے کچھ فیصلے ایسے ہوتے ہیں جو عدالت

کرسی پر بیٹھ کر نہیں گنہگاروں

کے سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کیے جاتے ہیں۔

جن میں سے سب سے پہلا فیصلہ جو تھوڑا سا مشکل ہوتا ہے جو ایک ہی

ہے۔۔"

باسیل کہتا ہے روحی کی طرف بڑھتا نظریں اس کی گرین گہری آنکھوں پر

ہوئی تھیں۔۔

جاننا چاہو گی وہ فیصلہ کیا ہوتا ہے۔۔؟؟ روحی کی آنکھوں میں دیکھتے کولڈ

میں بولا

ک۔کیا ہے۔۔؟؟ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

جان لینے کا " اگر سامنے والے کی باتیں اور ڈیمانڈز آپ

کے فیصلے کے مطابق نہیں ہے تو جان لی جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے یہ فی

شروع کے 5 سیکنڈ میں کرنا

مشکل ہوتا ہے 5 سیکنڈ گزرتے ہی فیصلہ ہوجاتا ہے یا تو وہ مر جاتا ہے یا

بات مان جاتا ہے۔۔"

باسیل کی باتیں باسیل کا لہجہ، نظریہ اس وقت روحی کو وہ کسی اور شخص

پہچان لگ رہا تھا وہ اسے سفید

قمیض شلوار میں ملبوس شخص اپنا ہوتے ہوئے بھی کوئی اور لگ رہا تھا۔"

ان سب میں ایک بات یہ بھی ہے گڑیا۔"

روحی کے چہرے کو اپنے ایک ہاتھ میں پکڑے دوسرا ہاتھ

اس کی کمر پر رکھے باسیل اسے اپنے قریب کرتا اپنے سینے لگاتا ہے۔

باسیل سکندر صرف دو وجہوں سے اس قسم کا شخص بنتا ہے پہلا وہ ا

وعدے کی پاسداری کرنے کے لیے انسان سے جانور بننے میں وقت نہیں

اور دوسرا اپنی بیوی کی حفاظت کرنے کے "

روحی اپنی سانسیں روکے باسیل کا کہا ایک ایک لفظ غور سے سنتی ہے۔۔"

ان دونوں صورتوں میں تم میرا وہ روپ دیکھوں گی جس کو دیکھنے کے بعد

یقیناً اگلا سانس نہیں لے پاؤ گی"

روحی کے چہرے سے بال ایک ایک کر ہٹاتے ہوئے اس کی چہرے کے

ایک نقوش کو گور سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کل رات جنہیں موت ملی وہ میرے درد کی وجہِ سے پرسکون ملی تھی و

میری بیوی اور بچوں پر نظر رکھنے والے اور رکھوانے والے کی موت آس

نہیں ہوسکتی تھی

میرے ہاتھوں تو بلکل بھی نہیں "

کہتے ہی روحی کے ہونٹوں پر جھکے صرف اپنے لب رکھتا

باسیل اسی پل روحی سے دور ہو جاتا ہے اور واپس اپنے

آفس میں داخل ہوتا ہے۔۔۔!!!"

باسیل کے آفس میں جاتے ہی روحی بی اپنے دل پر ہاتھ رکھے جم روم سے

نکلتی ہے باہر نکلتے ہی روحی وہی دروازے میں کھڑی حویلی سے باہر گارڈن

نظر آتی کھڑکی کی طرف سے آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور پھر ایک

پیچھے۔۔

امممم۔۔۔اللہ جی ایک پیکٹ میں کتنے دھماکے دینے ہیں آپ نے۔۔۔

خوشی سے بھرپور لہجے میں آسمان کی

طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ تو بلکل ویسے ہو گئے ہیں جیسے مجھے پسند تھے گنڈے گینسکٹر وائب والے

صرف اپنی بندی کے لیے پوزیوو

ہو اور باقی دنیا جوتی کی نوک پر۔۔۔۔!!!

روحی خوشی سے اپنے دانت بھینچتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی

تالیاں مارتے بھرپور لہجے میں کہتی ہے۔

پہلے ہی ان کی 4 سالوں بعد والی ہوٹنیس سنبھالی نہیں جاتی ہے مجھ سے

ان کا یہ نیا روپ واللہ I'm flat اللہ جی ان پر۔۔۔"

روحی ہنستے ہوئے کہتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتی ہے

سیڑھیوں سے دونوں بچے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ریلنگ کو

پکڑتے ہوئے نیچے اتر رہے ہوتے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے روحی جلدی سے

کے پاس جاتی ہے دونوں کا ہاتھ پکڑے حال میں لاتی ہے دونوں کو صوفے

کھڑا کیے ایل ای ڈی میں

فل آواز میں میوزک چلائے روحی بچوں کے ساتھ گانا گاتے ہوئے ڈا

کرنے لگتی ہے۔

میوزک کا نیا انداز دیکھ روحی کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا گانے کی آواز

بلند تھی کہ حال میں کام

کرتے لڑکے اور افس میں اپنے کام میں مصروف باسیل سب کے چہروں

مسکراہٹ بکھر جاتی ہے۔۔

واپس آرہی ہے گاؤں کی گنڈی"

باسیل مسکراتے ہوئے کہتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھ پھر بک

شیلف کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ڈیریک اپنے گارڈز کے ساتھ ایک گیسٹ ہاؤس کے باہر آپہنچا تھا ڈیریک

گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے گارڈز اپنی گاڑیوں سے باہر نکلے ا

ہاتھوں کمر پر باندھے ہوئے ڈیریک کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے۔۔ گا

میں سوار وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے غصّے میں زور سے اپنے ہاتھ اسٹیر

پر مارتا ہے۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔؟؟ آج کے آغاز اتنی اچھی تھی تو اب کیوں

یہ ایسا ہوگیا ہے صبح صبح ہی"

ڈیریک اپنا سر اسٹیرنگ پر ٹیکائے اپنی آنکھیں بند کیے کہتا ہے اور کہتے ہی

سے اپنے آپ کو کمپوز کیے وہ اپنی سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے گاڑی سے باہر

ہے۔

ماتھے پر سیاہ بال بکھرے ہوئے تھے اس کی ہیزل آنکھوں پر اس کا ب

بکھرا ہوا روپ بھی بے حد کمال لگ رہا تھا دیریک گاڑی سے نکلے گیسٹ ہا

میں داخل ہوتے ہوئے اپنی شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھولتے ہو

دوسرے ہاتھ سے گارڈز کو اپنے پیچھے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دروازے سے

اندر کی طرف داخل ہونے کے لیے قدم بڑھاتا ہے پر دروازے پر کھڑ

گارڈز دیریک اور اسکے گارڈز کو اندر آنے نہیں دے رہے تھے پر دیریک

آدمی زور زبردستی کرتے دروازوں

کو کھلوائے گارڈز کو زخمی کرتے ہوئے دیریک کو

اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس کے راستے سے ہر آدمی کو ہٹاتے ہو

خود بھی سائیڈ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

دیریک جیسے ہی آگے کی طرف بڑھتا ہے اس کے گارڈز اس کے پیچھے اور کے سائیڈ میں اس کے ساتھ ساتھ سائے کی طرح چلنے لگتے ہیں دیریک کے راستے میں جو بھی آتا ہے گارڈز اسے دیریک کی طرف بڑھنے دینے سے پہلے ہی اس کے راستے سے اسے ہٹا دیتے ہیں۔۔"

ہیلو انکل۔۔۔!!!"دیریک گھر میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں کہتا ہے اور کہتے ہی وہ خاموش ہو جاتا ہے سامنے کا منظر دیکھ کر۔۔

ڈارک گیرے کلر کے پنڈلیوں تک آتا گاؤن پہننے ہوئے گیلے بالوں

صوفے پر اپنے اطراف میں دو جوان خوبصورت لڑکیاں پٹوں جتنے کپڑوں

ملبوس لڑکیاں بیٹھائے وہ اپنی صبح کو رنگین بنا رہے تھے۔۔

دیریک کو دیکھتے ہی دونوں لڑکیاں فوراً سے اٹھ کر وہاں سے روم میں بھ

جاتی ہیں۔

دیریک کو اچانک سے دیکھتے ہوئے اسمیل کے چہرے پر

فوراً سے عجیب تاثرات بکھر جاتے ہیں۔"

یہ سب کرنے کے لیے آپ کی عمر زیادہ نہیں ہو گی ہے۔۔؟؟

دیریک اپنے منہ اپنے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن

ڈالے شہادت کی انگلی سے اس کمرے کے بند دروازے کی طرف اشارہ ک

ہے جہاں لڑکیاں گئی تھی۔۔

دیریک اپنی ہنسی دباتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہتا ہے

اور کہتے ہی اسی پل وہ کولڈ لک میں آجاتا ہوں "

تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟؟ اسمیل پر تو جیسے کوئی اثر ہی

نہیں ہوا اس کے رنگے ہاتھ پکڑنے جانے کا دیریک کو دیکھتے ہوئے اپنا ٹا

گاؤن ٹھیک کرتے ہوئے صوفے پر چوڑا ہو کر

بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

آنٹی کو پتا ہے آپ کی عیاشیوں کے بارے میں۔۔؟؟

دیریک صوفوں کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

کیوں تم بتانا چاہتے ہو اسے۔۔؟؟ جواب دینے کے بجائے سوالوں کے بد

سوال کیے جارہے تھے ایک دوسرے سے

ضرورت پڑی تو ضرور۔۔۔!!"

دیریک کہتے ہی اپنے گارڈ کو ویڈیو بنانا بند کرنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔"

بلیک میل کرنے آئے ہو۔۔؟؟ دیریک کو صوفے پر بیٹھتا دیکھ اس پر سے

ہٹا کر گارڈز کو دیکھتے ہوئے اسمیل ایک اور سوال کرتا ہے۔

مجھے یہ سب کرنا پسند نہیں ہے صرف ایک بات پوچھنے آیا ہوں سچ بولا تو

ویڈیو آپ کو دے کر چلا جاؤں گا

اور اگر جھوٹ بولا

دیریک صوفے سے پشت ٹیکائے چوڑا ہو کر بیٹھتے ہوئے اسمیل کے چہرے

باغور دیکھتے ہوئے کہنے لگتا ہے۔۔

آگر جھوٹ بولا تو کیا۔۔؟؟ دیریک کے بولنے سے پہلے اسمیل پھر سوال ک

ہے لیکن اس بار لہجہ کافی حد تک سخت تھا۔۔

تو یہ ہی ویڈیو دنیا کے ہر کونے میں لوگوں تک پہنچانے کا کام میرا۔۔میری

کا یقیناً اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا۔۔؟؟

صوفے سے پشت ہٹاتے پانی کی سیل والی بوتل ٹیبل سے

ہٹاتے ہوئے دھمکانہ لہجے میں کہتا ہے۔۔

کیوں آئے ہو یہاں۔۔؟؟ اسمیل اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے

پوچھتا ہے۔۔

کچھ پوچھنے آیا ہوں ابھی تو بتایا۔۔!!پانی کی بوتل لبوں

سے ہٹاتے ہوئے بولا

کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔؟؟ اسمیل اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے

ہے۔۔

جس دن میری موم کا قتل ہوا تھا اس دن آپ، ڈیڈ اور ڈائیگو کہ

تھے۔۔۔؟؟

دیریک پانی کی بوتل ہاتھ میں لٹکائے ہوئے بنا پلک جھپکائیں تجسّس سے مسل

اسمیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہم جرمنی میں تھے اور کہاں تھے۔۔اسمیل کہتا ہے اور

صوفے سے اٹھ کھڑا ہو کر اپنے ٹاؤل کو ٹھیک کرتے ہوئے کیچن کی طر

بڑھتا ہے کیونکہ فریج میں وائن کی کچھ

بوتلیں موجود ہوتی ہیں۔"

آہ ہ۔۔اپ کے جرمنی میں ہونے کا کوئی پروف ہے۔۔؟؟

دیریک گردن موڑ کر اسمیل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے اور ساتھ س

پانی کی بوتل پر گرفت مضبوط کرتا جاتا ہے۔۔

تمہیں تو ماضی میں رہنا پسند نہیں تھا اور خاص طور پر

جب وہ ماضی تمہارے ماں باپ سے جڑا ہو تو پھر اچانک سے س

کیوں۔۔۔؟؟

وائن کی بوتل ساتھ دو گلاس لیے واپس صوفے کی بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

کبھی کبھی پرانی باتیں بھی یاد کرلینی چاہیے شاید ہمارے

لیے کچھ فائدے مند نکل آئے اس میں سے " پانی کی بھینچی ہوئی بوتل جا

سے آدھا پانی زمین پر گر چکا تھا اسے زور سے ٹیبل پر پٹکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہارے پاس دنیا ہے ماضی میں رہ کر اس سے کیا فائدہ حاصلِ کرنا ہے تم

؟؟ـــ

ایک ائیبرو اچکاتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔

دنیا مل جانے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا ہے کہ انسان اپنا آپ بھول جائے

شناخت بھول جائے جو گزر گیا اسے پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھنا اچھا نہیں

میں چلنے کا سب سے بہترین فیصلہ ہوتا ہے۔۔

دیریک کہتے ہی صوفے سے واپس پشت ٹیکاتا ہے اور اپنی

نظریں گیسٹ ہاؤس میں دوڑانے لگتا ہے وہاں کی ایک ایک چیز دیکھتے ہو

دیریک صوفے سے اٹھ کھڑا ہو کر

مین انٹرنس کے بلکل سامنے دیورا پر لگی ایک بے حد خوبصورت سی لڑکی

پینٹنگ جو رنگوں میں بنائی گئی تھی اسے دیکھتے ہوئے دیریک اس پینٹنگ

طرف بڑھتا ہے۔،"

مجھے ہمیشہ ایسا لگتا تھا کہ ماضی ہوتا ہی بھلانے کے لیے سب کو چھوڑ دینے

لیے ہوتا تھا پر اب لگ رہا ہے کہ ماضی کو چھوڑ کر انسان اپنے حال

مستقبل میں چل نہیں سکتا ہے۔

پینٹنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے با

پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک کو پینٹنگ کے سامنے دیکھ کر اسمیل ڈری ہوئی سانسیں لیتا ہے۔۔

اگر آج جو خوبصورت اور پُرسکون بنانا ہے تو لازم ہے اپنے ماضی کا ایک ا

پنا حفظ کرنا کب کون سا چیپٹر زندگی

کھول کر سامنے رکھ کر سؤال کر دے تو زندگی کو جواب دینے کے لیے

اور الفاظ کھالی نا رہیں ہر سوال کا جواب آنا چاہیے پوری ڈیٹیلز کے ساتھ "

دیریک تصویر کو دیکھتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے اپنا رُخ

واپس اسمیل کی طرف پلٹتا ہے دیریک کے اچانک سے پلٹنے پر اسمیل

سانسیں خشک ہوگئی تھی جس کو دیریک

باآسانی محسوس کر رہا تھا۔"

آپ تو ڈر گئے ہیں ابھی تک تو صرف سوال کیا ہے کچھ کیا تھوڑی ہے۔۔

دیریک کہتے ہی اسمیل کو ڈرتا دیکھ اپنے

منہ میں زبان گھوماتے ہوئے واپس اسمیل کی طرف بڑھتا ہے۔

تو بتائیں اس رات آپ کہاں تھے میرا باپ کہاں تھے۔۔؟؟

اسمیل کے سامنے والے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے شہنشائی انداز میں ج

ہوئے پوچھتا ہے۔۔

بتایا نا جرمنی میں تھے تو دوبارہ سوال کرنے کی وجہ۔۔"

اسمیل دو ٹوک لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی گلاس میں وائن ڈالنے لگتا ہے۔

آہ۔۔پر میں نے تو آپ کو اس دن میری ماں کے بلڈنگ میں دیکھا تھا و

تھا پھر۔۔۔دیریک کی بات پر اسمیل کے ہاتھ رک جاتے ہیں۔۔

آپ کو ٹیلیپورٹ ہونا آتا ہے کیونکہ ایک وقت میں آپ تو میرے حساب

دو جگھوں پر تو نہیں ہوسکتے ہیں۔

دیریک ٹانگ سے ٹانگ ہٹاتے ہوئے کولڈ اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

مجھے کام سے جانا سے ہے دیر ہورہی ہے۔۔"

اسمیل کہتے ہی صوفے سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگتا ہے پر

کے دو قدم چلنے پر ہی دیریک اپنے گارڈز کو اپنی آنکھوں سے اشارہ کر

اسمیل کو روکنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔

دیریک کے اشارہ پر گارڈز فوراً سے دوڑتے ہوئے اسمیل کے سامنے کھڑے

اپنی اپنی گن نکالے اسمیل کے سر پر تان

چکے تھے۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔؟؟ اسمیل حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے اس

دھاڑ پر دیریک فوراً سے اپنی کان میں انگلی

رکھ لیتا ہے۔۔

صبح صبح اپنی بے سوری آواز کو میرے کان کے اندر تک ڈالنے کی کوش

مت کریں اپنی بیوی کی میٹھی آواز سن کر آیا ہو اس کی آواز پر کتوں

بھونکنے کی آواز

صرف دماغ مزید خراب کرتی ہے میری "

اپنے کان میں انگلی مارتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم مجھے کتا کہہ رہا ہو۔۔۔؟؟ اسمیل کہتے ہی دیریک کو مارنے کے لیے اس

طرف بڑھتا ہے پر دیریک کے گارڈز اسمیل کی گردن پر گن مارتے ہوئے

زمین پر گڈھنوں کے بل زمین پر دیریک کے سامنے سر جھکائے بیٹھا دیتے

جو ابھی بھی کسی بادشاہ کی طرح اس کے سامنے صوفے

پر بیٹھا ہوا تھا۔۔

سچ بولنے کو کہا تھا بھونکنے کو نہیں۔۔دیریک صوفے سے پشت ہٹاتے ہو

اپنے دونوں ہاتھ اپنے پٹو پر رکھے

تھوڑا سا جھک کر اسمیل کے جھکے سر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آخری موقع دیتا ہوں سچ بتادیں ورنہ میرے صرف اشارے

کی محتاج ہے آپ کی زندگی "

گہری سانس لیتے ہوئے واپس صوفے سے پشت کرتا ہے۔

تم جب سب جان چکے ہو تو پوچھنے کا مقصد۔۔؟؟

اسمیل اپنا سر اٹھا کر خون اترتی نظروں سے دیریک کو گھورتے ہوئے غصے

کہتا ہے۔۔

جان تو گیا ہوں بس صرف اتنا جتنے میں الجھ چکا ہوں

کچھ کلیئر نہیں ہے۔"

دیریک سوچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اور جیسے میں تمہیں سچ بتادوں گا۔اسمیل کہتا ہے اور بلند آواز میں قہقہہ لگا

لگتا ہے۔۔

اسمیل کی ہنسی کی گونج سن کر دیریک ہے دماغ کی رگیں

تمنے جب گئی تھیں۔۔

مطلب آپ نے مجھے کچھ نہیں بتانا ہے ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔" دیر

کہتا ہے اور اپنے گارڈز کو اسمیل کو چھوڑنے کا اشارہ کرتا ہے اور خود

صوفے سے اٹھ

کھڑا ہوتا ہے۔۔

میں نے سوچا تھا اگر وہ میرے ساتھ سچے رہیں گے تو جس

کمپنی کے لیے اتنی محنت کررہے ہیں وہ میں خود سے آپ کے سپرد کردوں

بلین نرز کی پراپرٹی کا پیسوں کا اکلوتا وارس جرمنی کا کرسچن شہزادہ ہوں

ایک معمولی سی کمپنی تو آپ کو دے ہی سکتا ہوں میں پر شاید آپ کو لڑ کر

کر بھیک مانگ کر وہ سب چاہیے تو ٹھیک ہے ایسے تو ایسے سہی میں

کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لوں گا سچ جاننے کا "

دیریک اسمیل کی طرف پشت کیے دروازے کے باہر آسمان کی طرف سو

نکلتا دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے گردن جھٹکتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے

ہے کہ اسمیل اسی

پل کھڑے ہو کر دیریک کی بازوؤں پکڑے اسے روک دیتا ہے۔۔

میں بتاؤں گا سچ تمہیں اس رات کا پر وعدہ کرو وہ

کمپنی مجھے دو گے" دیریک کا بازوؤں پکڑے اس کے چہرے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

زبان سے اور وعدوں سے مکرتا نہیں میں "

اسمیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے اپنی بازوؤں

کھینچتے ہوئے اسمیل کا ہاتھ خوُد سے دور کرتا ہے۔

میں وضو میں ہوں اپنے گندے ہاتھ لگا کر میرا وضو خراب

مت کرو اور دس قدم کی دوری پر کھڑے ہو کر بات کرو

میرے اتنے قریب آنے کی اجازت اس دنیا میں صرف ایک شخص کو

سمجھے "

اسمیل کی آنکھوں میں خون اترتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں

زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔"

بیٹھ جاؤ میں بتاتا ہوں تمہیں۔۔!!اسمیل اپنے ہاتھوں کی

مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات پر دیریک فوراً صوفے پر ٹانگ

ٹانگ رکھے بیٹھ جاتا ہے۔

تمہاری ماں کی وہ آخری ڈیل تھی اس رات اس کے بعد وہ

یہ فلیٹ چھوڑنے والی تھیں اس ڈیل کو تمہاری ماں ہمیشہ کی طرح اکیلے

چاہتی تھی اس لیے وہ اسی لیے تمہارے ڈیڈ کو انہوں نے جرمنی بھیج دیا تھا

پر ناجانے کیسے کسی نے ڈائیگو اور تمہارے باپ کو تمہاری ماں کی آخری ڈیل

غلط قرار دیتے ہوئے ان دونوں بتا دیا تھا ڈرگزر کا ذکر آتے ہی ڈائیگو

تمہارے ڈیڈ نے پرائیویٹ جیٹ میں فورا جرمنی سے لندن آنے کا فیصلہ کیا

اور ڈیل ہونے سے پہلے وہ لندن پہنچ چکے تھے۔۔

اور ان سب میں تم بھی تو تھے اپنا ذکر کیوں نہیں کررہے ہو۔۔؟؟دیر

حیرانگی سے پر تلخ لہجے میں کہتا ہے۔"

میں تو خود جرمنی اسی دن آیا تھا ڈائیگو سے ملانے کے لیے اپنی بیوی کو جب

وہاں پہنچا تو پورے مینشن میں چیخ و پکار گونج رہی تھیں ڈائیگو اور تمہارے

کی ان کی لڑائی سے پتا چلا کہ تمہاری ماں ڈرگز کا کام کرتی ہیں

اور وہ دونوں اس کی ڈیل کو روکنے کے لیے وہاں جارہے ہیں

تو میں بھی وہاں ان کے ساتھ کچھ غلط نا ہو جائے اس لیے

گیا تھا وہاں گیا تو۔۔

اسمیل کہتے کہتے خاموش ہو کر اپنے ہاتھوں کو آپس میں

مسلنے لگتا ہے۔۔تو کیا۔۔؟؟ دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

تمہاری ماں ڈیل کے پیپیرز پر سائن کرنے والی تھی کہ

تمہارے ڈیڈ نے اسے بازوؤں سے پکڑے بھری محفل میں کھینچتے ہوئے بلڈ

سے باہر لے جانے لگتے ہیں پر تمہاری ماں کے گارڈز انہیں روک دیتی ہے

درمیان میں آئے تمہاری ماں کی حفاظت کررہے تھے ہم سے کہ

افراتفری میں

ڈائیگو سے گولی چل جاتی ہے جو تمہارے ماں کے سیدھا دل

کے آر پار ہوتی ہے اور وہی مر جاتی ہیں۔۔

اسمیل کہتے ہی دیریک کے چہرے کی جانب دیکھتا ہے جہاں پریشانی

تاثرات صاف دیکھائی دے رہے تھے۔

اور میرا باپ وہ کیسے مرا۔۔؟؟ وہ بھی اسی افراتفری میں

مر گیا۔۔؟؟دیریک حیرانگی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھتا ہے۔۔

ہاں تمہارے ماں کے گارڈز کے ہاتھوں وہ بھی مر گئے تھے۔

نظریں مسلسل دیریک کی آنکھوں میں ٹیکی ہوئی تھیں۔

ٹھیک ہے بس یہی جاننا تھا میں چلتا ہوں۔۔"

دیریک کہتے ہی اسمیل کے چہرے سے نظریں ہٹائے جانے سے

اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

اور وہ کمپنی۔۔۔؟؟ اسمیل بھی کھڑے ہو کر دیریک کو جاتا

دیکھ فوراً پوچھتا ہے۔

کہا نا وعدہ خلافی نہیں کرتا ہوں سچ بتایا ہے تو مل جائے گی تمہیں۔۔دیر

کہتے ہی پھر آگے کی طرف بڑھتا ہے ایک

قدم ہی آگے بڑھاتا ہے کہ دیریک پھر رک کر اسمیل کی طرف

بڑھتا ہے۔۔

ایک بات اور کہنی تھی اپنے بیٹی کی پہنچ مجھ سے دور انسان ہوں انسان بن

رہنے دو مجھے عورتوں سے بدتمیزی نہیں کرتا میں اور کرنا بھی نہیں چاہتا

ادینہ یہاں آئی ہے لندن میں۔۔؟؟ اسمیل دیریک کی بات کاٹے

تجسس سے پوچھتا ہے۔

ایک ایکٹر کے سامنے ایکٹنگ کرررہے ہو سنمبھال کر کرو "

اسمیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ایک آئیبرو اٹھاتے کہتا ہے۔

میں ایکٹنگ نہیں کررہا ہوں مجھے سچ میں نہیں پتا تھا کہ ادینہ یہاں ہے اگر

ہوتا تو میں یہاں اس وقت۔۔

اسمیل کہتے کہتے خاموش ہوتا ہے اور دیریک اس کی طرف بڑھتے ہو

اسمیل کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثر

کو دیکھنے لگتا ہے۔

عیاشی نا کر رہے ہو تم۔۔؟؟ دیریک چہرے پر ٹیڑھی سمائل

سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم اپنی بیوی کو اکیلا گھر چھوڑ آئے ہو۔۔؟؟

اسمیل اب اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے دیریک کو غصہ

دلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میری بیوی کا نام بھی مت دلانا ورنہ تمہاری جان میں لے لوں گا تم

۔۔"دیریک غصہ میں اپنے دانت اور مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے اور اسی

گیسٹ ہاؤس سے باہر نکل جاتا ہے اور باہر جاتے جاتے دوبارہ تامیر کو فون

ہے پر اب بھی اس کا فون نہیں لگتا ہے۔

کس ماں کے ساتھ لگے ہوئے ہو سانڈ فون اٹھانے کا ٹائم

نہیں جو مل رہا ہے تمہیں "

فون کی اسکرین کو گھورتے دیریک غصہ میں کہتا ہے اور کہتے ہی اپنی گاڑی

طرف بڑھتا ہے گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے کہ تامیر کی کال دیریک کو آتی

بیل بجتے ہی اسکرین پر دیکھتے ہوئے دیریک کان سے لگاتا ہے۔۔

کہاں مرے ہوئے صبح سے ہزار بار کال کر چکا ہوں میں تمہیں۔۔؟؟ دیر

غصہ میں پوچھتے ہوئے گارڈز کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے گاڑی میں سوار س

لوگ واپس مینشن

جانے کے لیے نکل پڑتے ہیں۔۔

اوو میرا محبوب مُجھے مس کر رہا ہے۔۔؟؟

اپنی گاڑی سے نکلتے ہوئے ایک کیفے میں داخل ہوتے ہوئے

تامیر شرارتی لہجے میں کہتا ہے۔

لعنت تمہاری گندی زبان پر۔۔۔!!دیریک فون کو فون ہینڈل

میں ڈالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتا ہے۔

دیریک کی بات پر تامیر کا قہقہہ گونجتا ہے۔۔

کدھر ہو فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔؟؟ دیریک غصہ میں پوچھتا ہے۔

فون چارج پر پوری رات آن رہا تھا تو بیٹری ختم ہوگئ تھی فون چارج پر لگ

میں جم گیا تھا۔

تامیر کیفے میں داخل ہوتے اپنے اطراف میں نظریں دوڑاتے

ہوئے پر سکون انداز میں کہتا ہے۔

اور کتنا پھولو گے تم سانڈ خیر چھوڑو یہ بتاؤ تم نے آدھی فوٹیج کیوں بھیجی

مجھے مکمل کلپ چاہیے۔۔

دیریک گاڑی کی اسپیڈ تیز کرتا جلد سے جلد مینشن پہنچنے

کی کوشش کرتا ہے۔

وہ مجھے اتنی ہی ملی تھی اس یو ایس بی میں میں نے دیکھتے ہی فورا سے آپ

وہ سینڈ کر دی تھی۔۔!!"

تامیر کہتا ہے اور اس کی نظریں ایک لڑکی پر جا ٹھہرتی ہے

جو اس کی طرف پشت کیے بلیک کلر کے تھیری پیس سوٹ

میں ملبوس بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے بلیک کلر کی پینسل مسلسل اپنے پیر کو ہ

جارہی تھی۔۔

مجھے اس کی باقی کی ویڈیو بھی چاہیے جلد از جلد"

دیریک حکمانہ لہجے میں کہتا گاڑی کو کراس کرتا اسی برتج پر سے چڑھتا

جہاں کل رات اراک کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔

فکر مت کریں میں جلد ہی آپ کو مکمل ویڈیو لا کر دیتا ہوں۔تامیر کہتے ہ

پل ٹھہرے فون کاٹ دیتا ہے اور اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اس لڑکی کی طر

بڑھتا ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

اسمیل کی بات پر دیریک کے دل میں ایک الگ سا ڈر بیٹھنے

لگتا ہے وہ ہوا کی اسپیڈ سے گاڑیوں کو کراس کرتے ہوئے بار بار گھر کے

پر کال لگاتا جاتا ہے جس اسپیڈ دیریک کی گاڑی کی تھی اتنی ہی اسپیڈ اس

گارڈز کی گاڑیوں کی بھی تھی۔۔حور کے پاس موبائل نہیں ہے اس بات

افسوس دیریک کو آج زندگی میں پہلی بار ہورہا تھا۔

لڑکی فون اٹھاؤ نا تڑپایا کرو ایسے۔۔!!!دیریک اسٹیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے

میں کہتا ہوا اور گاڑی کی اسپیڈ تیز

کرتا ہے اور اب وہ برتج کے اس مقام سے گزرا تھا جہاں

پولیس ٹیک والا کریم سین اسپوٹ لکھے لگے ہوئے پولیس کے لوگ بھی

سارے جما تھے وہاں پر۔۔۔

دیریک سرسری سی نظر پولیس والوں کو دیکھتا ہے اور

دیکھتے ہی وہ اگنور کرتا مینشن کی طرف بڑھتا ہے۔

مینشن آنے جانے میں اسے تقریباً 3 سے 4 گھنٹے لگ چکے تھے۔

مینشن پہنچتے ہی وہ گاڑی کا ہارن بجاتا گارڈز کو

دروازے کھولنے کا کہتا دروازہ کھلتے ہی دیریک مینشن کے دروازے کے سا

گاڑی روکتے بنا دروازے کو بند کرتا دیریک

دوڑتے ہوئے مینشن میں داخل ہوتا ہے۔

حور۔۔؟؟ حور۔۔؟؟؟ دیریک مینشن میں داخل ہوتے ہی حلق

کے بک دھاڑتے ہوئے حق رکو پُکارتا ہے پر اس کے

علاوہ مینشن کے بہت کونے میں کام کرتے سرونٹس سب اس کی آواز پر

کے سامنے موجود تھے سوائے حور کے ان سب میں حور کو نا دیکھ کر دیر

دوڑتے ہوئے سیدھا کمرے میں جاتا ہے واش روم ڈریسنگ روم پر جگہ چھ

تک وہ دیکھ آتا ہے پر حور اسے کہیں نہیں ملتی ہے چھت پر کھڑا اپنی کم

ہاتھ رکھتے دیریک ریلنگ کی طرف بڑھتا

ہے اور اوپر سے پورے مینشن کو اندر اور باہر سے

دیکھتا ہے پر حور کا نام و نشان دور تک اسے نظر نہیں آرہا تھا۔۔

کہاں گئی یار تم۔۔؟؟ یاللہ اس کو حفظ و امان میں رکھنا

میری شہزادی کو محفوظ رکھنا۔"

دیریک دھوپ میں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے

سے کہتا ہے اور کہتے ہی اس کے ذہین میں

پھر سے اسمیل کا خیال آتا ہے جیسے سوچتے ہی اس کے

دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔۔

تمہیں کہا تھا میری بیوی سے دور رہنا میری بیوی سے دور رہنا چاہیے پھر۔۔

دیریک کی سانسیں اتھل پتھل ہونے لگ گئی تھیں وہ سانس لینے کی کوش

کررہا تھا پر وہ نہیں لے پا رہا تھا۔

♡_____♡.....♡_____♡

ہیلو۔۔؟؟ تامیر لڑکی کے پیچھے کھڑا ہو کر کہتا ہے جو آنکھوں پر چشمہ لگا

لیپ ٹاپ پر ڈارک سائیڈ آن کیے بیٹھی ہوئی تھی تامیر کی بات پر فوراً سر

کر گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھتی ہے۔

ماتھے پر بے بی کٹ کمر تک آتے لائٹ مہندی کلر کے بال جن میں ہلکے

سے کرلز کیے ہوئے تھے آنکھوں پر گول گول نظر کا چشمہ لگائے گر

موڑے تامیر اپنی بڑی بڑی معصوم سی نظروں سے تامیر کو دیکھتی ہے

دیکھتے ہی اسی پل

کھڑی ہو کر مسکراتے ہوئے تامیر سے ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھاتی ہے

ہیلو۔۔؟؟ آپ تامیر ہیں۔۔؟؟ ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

جی میں تامیر" باسیل سکندر" نے بھیجا ہے آپ سے ملاقات

کرنے کے لیے۔

تامیر ہاتھ ملاتے ہوئے اپنا انٹرو ڈکشن دیتا ہے۔۔

ہمارا نام۔۔ائزا ابراہیم ہے میں جانتا ہوں آپ کو ہیکنگ کی دنیا کی ایکسپرٹ

آپ "

ائرا کے بولنے سے پہلے تامیر ہی اس کا انٹروڈکنشن دے دیتا ہے۔۔ چلیں ب

اچھا لگا یہ جان کر کہ ہم فینس ہیں "

ائرہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اب کام کریں ہمارے ہسبینڈ الریڈی تباہی مچا چکے ہونگے وہاں ہمیں ا

لڑتے ہوئے بھی دیکھنا ہے بہت ٹائم گزر گیا ہے ہم نے ان کی کوئی لڑائی ن

دیکھی ہے۔۔" ائرا کہتے ہی اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارے ہلکا سا جھک کر ا

لیپ ٹاپ کر بند کرتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے ک

ہے۔

وہاں کہاں۔۔؟؟ کیا کہیں اور جانا ہے۔۔؟؟ تامیر ائرا کو دیکھتے ہوئے تجب

سے پوچھتا ہے۔۔

جی ہاں۔۔ہم عام جگہوں پر کام نہیں کرتے جناب اس جگہ کام کو انجام د

ہیں جہاں سے وہ کہانی کا شروع ہوئی تھی۔۔"

ائرا لیپ ٹاپ بائیں ہاتھ میں اٹھاتی دائیں ہاتھ سے آنکھوں سے اتارا ہوا نظ

چشمہ کوٹ کی جیب میں ڈالے وہ جیب سے دوبارہ بلیک کلر کے گوگل نکا

کیفے سے باہر کی جانب

بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

پر جانا کہاں ہے۔۔؟؟ تامیر ائرا کو جاتا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہی جہاں اس وقت دنیا جہاں کے ڈرگزر موجود ہیں۔۔!!"

ائرا کہتے ہی کیفے سے باہر نکلتی ہے۔

پر وہاں تو دنیا جہان کے کرمنلز بھی موجود ہونگے۔۔"ائرا کے پیچھے کیفے

باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

تو انہیں سنبھالنے کے وہاں ہمارے پولیس والے بھی تو موجود ہے۔۔!!"

کیفے کے بالکل سامنے ریڈ کلر کی چمکتی ہوئی گاڑی کے پاس کھڑی ہو کر مڑ

تامیر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔!!"اور کون ہے وہ پولیس والا۔۔۔؟؟؟ ت

حیرانگی

سے پوچھتا ہے۔۔

اندازہ تو ہو جانا آپ کو وہ کون ہوگا اگر نئ ہوا تو تھوڑا

انتظار کریں خود ہی روبرو ہو جائیں گے آپ ان کسے"

ائرا کہتے ہی اپنی ریڈ کلر کی گاڑی کا دروازہ کھولے جو اوپر کی جانب کھلتا

اس کے کھلتے ہی ائرا ڈرائیونگ سیٹ پر سوار ہو جاتی ہے اور گاڑی کی کھ

سے وہ باہر کھڑے تامیر کو دیکھتی ہے۔۔

چلنا نہیں ہے یا ریس شروع ہونے سے پہلے ہی ڈر گئے آپ۔۔؟

ائرا چیلنج کرتے لہجے میں کہتی ہے۔۔

تامیر کسی سے نہیں ڈرتا ہے۔۔تامیر کہتے ہی اپنی گاڑی کی

طرف بڑھنے لگتا ہے کہ فل اسپیڈ میں تیزی سے چلتی ہوئی گاڑی آتی ہے

تامیر سے دو انچ کے فاصلے پر آرکتی ہے۔

اچانک سے گاڑی آنے پر تامیر نا اسے دیکھ پاتا ہے نا اپنی جگہ سے ہل

ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

بس بچوں ہوگئی ایکسرسائز بریک پر پیر رکھو اپنے تم

سب اب۔۔۔!!!گہری سانسیں لیتے ہوئے ایل سی ڈی کو بند کرتے دو

بچوں کو صوفے پر بیٹھاتی خود بھی ان کے

پاس بیٹھ جاتی ہے۔

حویلی میں کام کرنے والے سارے لڑکے جا چکے تھے اب بھی سرونٹس تھ

زبردستی کا کام ڈھونڈ رہے تھے کرنے کو

جو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔

بڑی ماما۔۔؟؟ تاشہ روحی کے بائیں طرف بیٹھے ہاتھ پر انگلی مارتے ہوئے پک

ہے۔۔

جی ماما۔۔۔!!"روحی گردن موڑے تاشہ کو دیکھتے ہوئے پیار سے اسکے چہر

پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میری ماما کب آئیں گے بابا بھی نہیں آئے۔۔؟؟

تاشہ اپنے ہاتھوں سے کھیلتے ہوئے پوچھتی ہے۔

آپ ماما بابا کو مس کررہے ہو۔۔؟ روحی تاشہ کی ٹھوڑی پکڑ کر پیار سے پو

ہے۔۔

تاشہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

بس آپ کے ماما بابا آنے والے ہیں ماما کی طبیعت خراب ہوگئی تھی نا تو

کے بابا انہیں ہسپتال لے کر گئے ہوئے ہیں بس آنے والے ہیں وہ دونو

تاشہ کے گال پر کس

کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ماما بھوک لگ رہی ہے۔!!روحی کو تاشہ کو کس کرتا دیکھ جلدی سے صوف

کھڑا ہو کر روحی کی گود میں

چڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ماما کی جان کون سی مشین پیٹ میں فکس کرواکر آئے ہو

بھوک کے علاوہ بھی کچھ بول لیا کرو ماں ہوں تمہاری

باورچی نہیں"

عالیان کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے کہتی ہ

عالیان گود میں نہیں بیٹھتا ہے روحی کے

گلے سے لگ کر تاشہ کو اپنی چھوٹی سی آنکھوں سے گھورنے لگتا ہے۔

یہ پہلی بار تھا جب عالیان تاشہ کو ڈری ہوئی معصوم نظروں سے نہیں غص

نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

عالیان تاشہ سے نظر ہٹا کر روحی کی گال پر بائیٹ کرنے لگتا ہے۔

آہ ہ۔۔عالیان کاٹ کیوں رہے ہو گندی اولاد

روحی عالیان کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ

ہوئے غصہ میں پوچھتی ہے۔

آپ نے اس کو کس کیوں کیا۔؟؟ تاشہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کھا ہی جاؤ دونوں باپ بیٹے مجھے نا میرے آس پاس ہر چھوٹے سے بڑا شخ

کھٹکتا ہے تم دونوں کو۔۔۔"

روحی غصے میں عالیان کو چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ میری ماما ہو اور کسی کی کچھ نہیں"

عالیان کہتے ہی پھر روحی کے گلے سے لپٹ جاتا ہے۔۔"

اچھا میرے باپ میں بس تمہاری ہوں پر اپنے بابا کے سامنے مت بول

ورنہ ہم دونوں ہی مشکل میں پڑ جائیں گے۔

♡_____♡.....♡_____♡

عالیان کو پہلی بار غصہ میں دیکھ روحی بامشکل اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہو

عالیان کو دوبارہ اپنے سامنے کرتی گود میں بیٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب جاؤ انکل کو میرا مطلب اپنے بابا کو بلا کر لاؤں اس

سے پہلے ان کے ناشتے کا نہیں پوچھا والا ارمان جاگ جائے جاؤ بھاگو۔۔۔"

سے زمین پر اتارتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میں نے نہیں جانا" ضدی لہجے میں کہتا ہے۔

جاؤ گندی اولاد ایک بار میں کچھ مان بھی جایا کرو ہمیشہ

ضد بھاگو اب " باسیل کے جم روم کے دروازے کی طرف

عالیان کا رخ موڑے آگے کرتے ہوئے کمرے میں بھیجتی ہے۔۔

تاشہ آجاؤ منہ ہاتھ دھلواوں میں تمہارا"

تاشہ کا ہاتھ پکڑے اسے کیچن والے واش بیسن کی طرف لیے

بڑھتی ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

انکل۔۔؟؟؟ انکل۔۔۔؟؟؟

جم روم میں پہنچنے سے پہلے ہی عالیان باسیل کو آوازیں

لگانا شروع کر دیتا ہے آواز بلند نہیں تھی پر اپنے آفس روم میں بک شی

کے سامنے کھڑے باسیل کے کانوں

تک وہ بآسانی پہنچ گئی تھی۔۔"

عالیان کی آواز سنتے باسیل اسی پل کمرے کی لائیٹس بند کرتے ہوئے ا

آفس سے باہر نکلتا ہے تو جم روم میں ننگے

پیر کھڑا عالیان کو خود کو ڈھونڈتا پا کر باسیل مسکرا دیتا ہے۔۔

"ہاں جی ..؟؟؟"

دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے سر جھکائے عالیان کو دیکھتے ہوئے ایک اَ

اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"انکل ماما بلا رہی ہیں آپ کو"

عالیان کہتے ہی اسی پل جم روم سے بھاگ کر جانے لگتا ہے کہ باسیل درواز

سے دور ہوتا عالیان کے پیٹ کے گرد بازوؤں ڈالے اسے صوفے کی طر

سامنے کے ٹیبل پر لا کھڑا کرتا ہے۔

انگریز ملک میں پیدا ہوئے ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اپنے سگے اکلوتے ب

کو انکل بلاؤ تم "باپ ہوں میں تمہارا بھول کیوں جاتے ہو تم بار بار "

عالیان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتا ہے پر باسیل کو

وقت بلکل غصہ نہیں آرہا تھا اپنے خود کے بیٹے سے لڑائی کرکے اسے ایک

کا سکون ملتا رہے۔

"نہیں آپ بابا نہیں ہیں آپ میری ماما کے انکل ہیں تو میرے بھی ہیں"عال

معصوم سی شکل بنائے دھیرے دھیرے بولتے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کی طر

دیکھتا ہے۔

"ماں کی بات جلدی مان جاتے ہو باپ کی مانتے ہوئے کون سی موت پڑتی

تم کو..؟؟" دونوں ہاتھ کمر پر رکھے جلتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"آپ ڈانٹ رہیں ہیں م...میں ماما کو شکایت لگاؤں گا آپ کی"

عالیان سر اٹھا کر اپنے باپ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"پہلی بات یہ شیکایت نہیں چغلی ہوتی ہے اور دوسری

بات میں ڈرتا ہوں کیا تمہاری ماں سے "4 فٹ کی تمہاری ماں ہے شر

ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے

مجھے اس کی دھمکی دے رہے ہو " کہتے ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر

ہوئے سنجیدگی سے کہتا ہے پر خود ہی اہمیت بات پر ہنس پڑتا ہے۔۔

"آپ میری ماما کو کچھ مت بولیں"عالیان غصے میں کہتا ہے۔

"میری جان تمہاری ماں وہ میری وجہ سے ہی بنی ہے

مجھ سے مت الجھو تم" دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"میں ماما سے کہہ کر آپ کو ہم سے دور کردوں گا

ماما ایک مکہ میں ماردیں گی آپ کو"

باسیل کو دھمکی دیتے کہتے ہی ٹیبل سے نیچے اترنے لگتا ہے۔

" دو فٹ کے اوگتے ہوئے پودے اپنے باپ کو دھمکی دے رہے ہو آج

تمہاری بہن کا انتظام کرتا ہوں تم صبر کرو "

عالیان کو دروازہ کی طرف بھاگتا دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہوتا ہے پر یہ نہیں د

کہ سامنے دروازے میں کھڑی روحی

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے اپنے دانت پیستے ہوئے خون اترتی نظر

سے اس کی جانب دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔

ماما آنکل گندے ہیں۔۔!!عالیان روحی کی ٹانگ سے لپٹتے ہوئے شیکایت لگا

ہوئے کہتا ہے۔

پتا لگ رہا ہے مجھے میری جان آپ تاشہ کے پاس چلو میں

زارا اس 6 فٹ کے اوگ چکے پودے کو پانی ڈال کر آتی ہوں۔

روحی باسیل کو گھورتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو اپنی قمیض کے بٹن کھ

کر اپنا گلہ کھنگار رہا ہوتا ہے۔۔"

روحی کی بات مانتے ہوئے عالیان دوڑ کر واپس حال میں

ناشتہ کے پاس چلا جاتا ہے۔۔

تم نے منہ دھو لیا۔۔؟؟ تاشہ کے منہ کو دیکھتے ہوئے عالیان

پوچھتا ہے۔۔

بڑی ماما نے دھویا۔۔!!تاشہ معصومیت سے بھرے لہجے میں جواب دیتی ہے

کہتے ہی وہ منہ بناتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے وہ اپنے ماں باپ کو بہت

کر رہی تھی

اس لیے ایک دن میں ہی مرجھا گئی تھی اس کے اندر کی لڑاکا بھی کہیں غا

ہوگئی تھی آج۔۔

اور میرا منہ۔۔۔!!عالیان اپنے ننھے ننھے ہاتھ منہ پر پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

آجاؤں میں دھلواتی ہوں۔۔۔" تاشہ فوراً صوفے سے اتر کر عالیان کا ہاتھ

کر اسے اپنے ساتھ کیچن میں لے جاتی ہے

دونوں برتن دھونے والے بیسن کو خود ہوئے ایک دوسرے کو

دیکھتے ہیں کیونکہ بیسن دونوں کی پہنچ سے بہت اونچا تھا۔۔۔

یہ تو اوپر ہے منہ کیسے دھوؤں گا میں۔۔؟؟ عالیان گردن اٹھائے بیسن

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہم اس پر چڑھ کر دھوتے ہیں " تاشہ شلف کے پاس پڑی

کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور عالیان ہاں میں سر ہلاتے ہو

دونوں کرسی کھینچے ایک ساتھ اوپر کھڑے ہوتے ہیں تاشہ اپنا ہاتھ پانی سے

کرکے جیسے روحی نے اس کا منہ دھلوایا تھا بلکل ویسے عالیان کا منہ دھلوا

لگتی ہے پر اس کے ہاتھ میں پانی آنے سے پہلے ہی بہہ جاتا ہے پھر

دھلوائے جارہی تھی

پانی منہ سے زیادہ عالیان کے کپڑوں کو گیلا کر چکا تھا۔"

♡_____♡.....♡_____♡

کچھ کہہ رہے تھے آپ۔۔؟؟ روحی کمرے کے دروازے کو

بند کرتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے باسیل سے پوچھتی ہے۔

ن۔۔نہیں تو میں نے تو کچھ نہیں کہا ہے۔۔!!باسیل کہتے ہی اپنا منہ موڑتا

تو اس کی نظر اپنے آفس میں جاتی ہے

جہاں کون قید ہے وہ روحی کو پتا نہیں چلنے دینا چاہتا تھا

باسیل کمرے ہے دروازے کو بند کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہی ہے کہ ر

باسیل کو بازوؤں سے پکڑ کر اسی دروازے کو

خود بند کرتے ہوئے روحی باسیل کو دروازے سے پن کر دیتی ہے روحی

حرکت پر باسیل سانسیں روکے اس کی طرف دیکھتا بنا پلک جھپکائیں دیکھتا

ہے۔۔"

پر کچھ سنا تھا میں نے آپ کو پتا ہے آج کل میرے کان بہت

تیز ہورہے ہیں چھوٹی سی بھی آہٹ آسانی سے سنائی دے دیتی ہے مجھے"

روح کہتی ہی اور باسیل اندر بک شیلف کے پیچھے قید شخص کا سوچتے ہوئے تھ

تھوڑا سا روحی سے اب سچ میں ڈر رہا تھا اس ڈر کے اس کے رد عمل سے

رہا تھا۔۔

ہوائیاں کیوں اڑ گئی ہیں آپ کے چہرے کی۔۔؟؟ طبعیت ٹھیک ہے۔۔؟؟

تو نہیں ہو رہا ہے۔۔؟؟

باسیل کے چہرے کی اڑتی ہوئی رنگت کو دیکھتے ہوئے روحی اسی پل پریشانی

مبتلا ہوتی باسیل کے کپڑوں

کی طرف دیکھتی ہے جو خون سے تو صاف ہی تھے پر چہرے کے تاثرات

عجیب ہی لگ رہے تھے روحی کو۔

کیا ہو گیا ہے۔۔؟؟ دروازے سے ہاتھ ہٹاتی باسیل کے سینے پر ہاتھ ر

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

درد ہو رہا ہے۔۔"روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا پلک جھپکائیں کہتا ہے

ہورہا ہے نا کل سے تو کہہ رہی ہوں میں کچھ لگوالیں اس

پر لیکن نہیں بہت شوق ہورہا ہے فنے خان بننے کا

روحی فکر مندی سے اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے گھورتے ہوئے

ہے۔

میں نے تو کل کہا تھا مرحم لگادو تم نے لگایا ہی نہیں میں کیا کروں۔۔" با

کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے اور سارا الزام روحی کر لگا دیتا ہے۔

باسیل۔۔۔؟؟ روحی غصے میں پکارتی ہے۔

اچھا نہیں کرتا میں تنگ لگا دو اس پر مرحم درد بڑھتا

جارہا ہے۔۔"ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔۔

درد میں کون مسکراتا ہے پاگل ہوگئے ہیں آپ۔۔"

کہتے ہی روحی بھی مسکرا دیتی ہے۔۔

چلیں لگاتی ہوں مرحم آپ کو۔۔انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے قور کہتے

فوراً سے اپنا سر جھکا لیتی ہے۔

روحی سر جھکاتی ہے اور باسیل آفس کا دروازہ بند کرتاہے اور روحی کا

پکڑے اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے لگتا ہے کہ اسی پل کسی لڑکی کی رو

ہوئے چیخنے کی آوازیں

روحی باسیل دونوں کو سنائی دیتی ہیں۔

آواز سنتے ہی روحی کی نظر سیدھا باسیل ہے آفس کی جانب اٹھتی ہیں وہ مڑ

اس طرف جاتی پر باسیل اس کا

ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑے ہوئے اسے جم روم سے باہر

کے جانے لگتا ہے پر روحی اپنا ہاتھ چھڑوائے باسیل کے آفس

روم میں داخل ہوتی ہے۔

روحی کے جاتے ہی باسیل اپنی آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے ا

ہاتھ کی مٹھی بھینچتے ہوئے جم روم کا دروازہ دوبارہ بند کردیتا ہے

اور روحی کے پیچھے اپنے آفس کی طرف بڑھتا ہے۔۔

باسیل کسی کے رونے کی آواز آئی ہے یہاں سے آپ نے بھی

سنی ہے نا پہلے بھی آئی تھی اور اب بھی پر یہاں تو کوئی

نہیں ہے۔۔

روحی پورے آفس کی لائٹس آن کر کے چاروں اطراف میں

نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کوئی نہیں ہے یہاں چلو یہاں سے ۔۔" باسیل روحی کی طرف بڑھتے ہو

کہتا ہے وہ مزید قریب جاتا اس سے پہلے ہی

روحی دوبارہ بول پڑتی ہے۔۔

میں نے کسی کے رونے کے آوازیں سنی ہیں باسیل کوئی تھا کوئی ہے یہاں

روحی ابھی بھی اپنے اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کوئی نہیں ہے گڑیا کہہ رہا ہوں نا میں۔۔۔باسیل روحی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے

ہے اور کہتے ہی اسے اپنے ساتھ باہر جانے کے لیے بڑھتا ہے کہ روحی

کانوں میں اب صاف صاف کیسی کے رونے کی آوازیں آرہی ہوتی ہیں ج

سنتے ہوئے روحی باسیل دونوں کے قدم آگے بڑھنے سے رک جاتے ہیں۔

ہاتھ چھوڑیں میرا باسیل۔۔!!روحی رونے کی آوازیں سنتے

ہوئے اٹل لہجے میں کہتی ہے اور اسی پل باسیل اس کے ہاتھ کو آزاد کر

ہے۔

ہاتھ چھوڑوائے روحی مڑتی ہے کہ اس کی نظر بک شیلف کے پیچھے سے

ہوئی آوازوں پر ٹھہر گئی تھیں بک شیلف کی طرف بڑھتی ہوئی وہ حیران

نظروں سے اسے

دیکھ رہی تھی۔۔

آواز یہاں سے کیوں آرہی ہے۔۔؟؟ یہاں کچھ ہے کیا۔۔؟؟

یہ کھلتا ہے۔۔؟ بک شیلف کے سامنے کھڑی ہو کر بنا باسیل کی طرف د

ہوئے پوچھتی ہے۔

کھلتا ہے پر مت کھولنا نہیں ہے یہ ابھی۔۔" باسیل دور کھڑا روحی ہی پشت

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کھولیں اسے۔۔" روحی مڑ کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے

انداز میں کہتی ہے۔

ابھی نہیں کھولنا ہے اسے " روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل اسے آپ خود کھول دیں ورنہ میں کھول دوں گی

روحی مکمل طور پر رخ باسیل کی طرف موڑتے ہوئے کہتی ہے۔

روحی ضد نہیں ہو اس جگہ تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔۔

باسیل مزید روحی کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے میں خود کھول دیتی ہے اگر کھلتا ہے تو کسی چیز

سے ہی کھلے گا ڈھونڈ لوں گی میں "

روحی کہتے ہی خود ہی بک شیلف کے پاس جا کر بک شیلف کھولنے کے لیے ک

چیز تلاش کرتی ہے ہر بک کو ایک ایک کرکے باہر نکالتے ہوئے روحی ر

باسیل کے ٹیبل پر رکھنے لگتی ہے۔۔

روحی۔۔؟؟ باسیل غصے میں پکارتا ہے پر روحی پر اسکا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

رک جاؤ میں کھولتا ہوں۔۔"

روحی کو دیکھتے ہوئے باسیل گہری سانس لیتے ہوئے

بک شیلف کھولنے کے لیے اپنے ٹیبل پر پڑی پہلے والی کتابوں میں سے ا

موٹی سی کتاب نکالے اسے بک شیلف میں لگی کتاب سے بدلی کرتے ہوئے

شیلف کے دروازے کو کھول دیتا ہے اسے کھلتا دیکھ روحی حیرانگی سے اپنے

قدم پیچھے کی طرف بڑھاتی ہے پہلے پہل حیرانگی دروازے کو کھلتا دیکھتے ہو

ہورہی تھی پر پھر اس کے اندر ڈرتے ہوئے قدم رکھے اندر موجود شخص

دیکھتے ہوئے روحی

حیران کن نظروں سے اسی پل مڑ کر باسیل کو دیکھتی ہے جو اپنے آفس

بک شیلف کے کھلے دروازے کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہو

پرسکون سا کھڑا ہوا تھا۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

اووو... ہیل چور" گاڑی سے ہارن بجاتے ہوئے شیزا غصہ میں حیرانگی

کہتی ہے شیزا کی آواز پر تامیر فوراً سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔

"آ..آپ۔؟؟"تامیر حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"شکر ہے مل گئے تم کل سے تم سے ملنے کی دعائیں

کر رہی تھی میں " گاڑی سے نکلتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے سکون بھ

سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"کیوں بہن کا رشتہ دینا تھا مجھے..؟" تامیر غصیلے لہجے میں گھورتے ہوئے

ہے تو شیزا کے چہرے کی ساری مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔

"یہ بولنے سے پہلے جا کر منہ دھو کر آئیں وہ بھی گٹر کے پانی سے "گاڑ

دروازہ زور سے بند کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

"آپ بدتمیزی کر رہی ہیں میرے ساتھ" شیزا کو گھوریا کرواتے ہوئے کہتا

جس کا یقیناً اس پر کوئی اثر نہیں ہورہا تھا۔۔

اور آپ تو مجھے جیسے عزتوں سے نواز رہے ہیں اس وقت"

اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے تامیر کی طرف بڑھتے ہوئے تنزیہ جملوں

کہتی ہے۔

"آپ دماغ خراب مت کریں اور جائیں یہاں سے" گاڑی کی طرف اش

کرتے ہوئے کہتا ہے اور پھر نظر اٹھا کر گاڑی میں سوار ائرہ کو دیکھتا ہے

اس کی لڑائی کے مزے لے رہی تھی۔

ائرا ان دونوں کی لڑائی کو انتہائی پرسکون انداز میں دیکھ رہی تھی اور د

دیکھتے وہ اپنے کوٹ کی جیب سے فون نکالے اپنے فون کی اسکرین کی طر

دیکھتی ہے جہاں لوکیشن آئی ہوئی تھی۔۔

"آپ..؟؟ اس وقت تو بڑی عزت دے رہے ہیں کل میری سینڈل چرا

سے پہلے تھوڑی عزت کرلیتے تو کیا آپ کی ہائیٹ کم ہو جاتی..؟؟"شیزا ا

دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"میری ہائیٹ پر جانے کی ضرورت نہیں ہے خاتون آپ کو اپنی حد میں رہ

شیزا کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے

ہے۔

"خاتون..؟؟" شیزا تامیر کے الفاظ پر زور دیتے ہوئے اس کی بات دہ

ہے۔

"جی خاتون مجھے وہ سینڈل مارنے سے پہلے سوچ

لینا چاہیے تھا اس کا انجام کیا ہو گا پھر اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض

آپ کی وہ سڑی ہوئی ہیل میں نے پھینک دی ہے جبکہ میں پھینکنا تو آپ

چاہتا تھا

شیزا کو گھورتے ہوئے اپنے آپ کو تھوڑا پرسکون کرتے ہوئے کہتا ہے کیو

اپنے چند الفاظوں سے وہ اپنے سامنے کھڑی

شیزا کا پارہ چڑھا چکا تھا۔۔

"پھینک دی...؟؟سنتے ہی شیزا کے تو جسم سے اس کی روح ہی پرواز کر

تھی--

"ہاں پھینک دی میں نے سنائی نہیں دیتا ہے آپ کو

اب جائیں یہاں سے مجھے کام کرنا ہے ڈسٹرب مت کریں آپ"

اپنے دانت پیستے ہوئے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے اور شیزا کو کراس ک

آگے کی طرف بڑھتا ہے۔

تمہیں اندازہ بھی ہے مسٹر وہ کتنی مہنگی ہیل تھی

کل میں نے وہ پہلی بار پہنی تھی "

تامیر کی بازوؤں پکڑے اسے روکتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے غ

میں کہتی ہے۔

"تو مجھ سے الجھنے سے پہلے آپ کو اپنے آپ پر سر سے پیر

تک غور کرلینا چاہیے تھا مجھ سے الجھنے پر کچھ تو نقصان ہو گا آپ کا اور ہو

مبارک ہو"

تامیر مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور اپنی بازوؤں چھڑواتا ہے۔

"بس بہت ہو گیا ہے مجھے میری ہیل واپس کریں دھمکیاں مت دیں"اپنے

زمین پر پٹکھتے ہوئے غصہ میں بولتی ہے۔

"پہلی بات ہیل تو میں نے پھینک دی اب وہ واپس نہیں آسکتی ہے اور دوس

بات میں نے ابھی تک دھمکی دی نہیں پر اب دیتا ہوں

دیر ہونے پر شیزا کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈا

کہتا ہے۔تامیر کی خوف دلاتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے اپنی طر

آتے قدموں کو دیکھ شیزا پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔

اگر دوبارہ میرے راستے میں نظر آئی تو دنیا میں نظر نہیں آئیں گی آپ"

کے قریب آتے ہوئے تامیر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سخت لہجے میں

ہے اور کہتے ہی اسی پل شیزا کی گاڑی کے بونٹ پر ایک شور دار تھپڑ مار

ہوئے شیزا کو ڈراتے ہوئے اسی وقت شیزا کو کراسس کرتا ائرہ کو دیکھتے ہو

اس کے پیچھے پارک اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے۔۔

شیزا اور تامیر کی لڑائی کو مزے لیتے ہوئے دیکھتی ہے دیر ہورہی تھی پر

ایک بار بھی انہیں ٹوکتی نہیں ہے ان کی لڑائی ختم ہوتے ہی وہ اپنی گاڑ

شیشہ چڑھانے لگتی ہے کہ شیزا مڑ کر اس گاڑی کی طرف دیکھتی ہے ا

صرف

ائرہ کا سر دیکھائی دیتا پورا چہرہ نہیں دیکھتا اپنی گاڑی کے سائیڈ میرر سے ت

کو گاڑی میں سوار ہوتا دیکھ ائرا اسی پل اپنی گاڑی اسٹارٹ کرتی اپنی منزل

جانب نکل پڑتی ہے۔۔

آدم خور جانور کہیں کا میری نئ ہیل پھینک دی ابھی تو میں نے پہن کر تص

بھی نہیں بنائی تھی اس کا ریوو بھی نہیں دیا تھا۔۔

شیزا روتلو سا منہ بنائے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے

کہتی ہے گاڑی میں سوار تامیر شیزا کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک

اس کی روتلو سی شکل کو دیکھتا ہے جیسے

ہی اس کے چہرے سے نظریں ہٹتی ہیں تامیر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر

ہے پر وہ اپنی آنکھیں بند کیے گردن جھٹکتے ہوئے ہر منظر کو اپنی آنکھوں

سامنے سے ہٹا دیتا ہے۔۔!!"

ائرا گاڑی اسٹارٹ کرتی ہے جب تک تامیر اس کے نزدیک

نہیں پہنچتا ہے وہ نارمل اسپیڈ میں گاڑی چلاتی تامیر کو اپنے دائیں سائیڈ

میں آتے دیکھ وہ گاڑی کی اسپیڈ تیز کردیتی ہے ایک ہاتھ سے گاڑی فل

میں ڈرائیو

کرتی ہوئی ائرا اپنی منزل کا رخ کرتے ہیں جیسے ہی مین سڑک پر پہنچتے ہیں

کی گاڑی کی اسپیڈ اور بڑھ جاتی ہے اس کے پیچھے پیچھے آتی ہوئی تامیر کی گا

کی بھی

جو اسے فالو کر رہا ہوتا منزل تک پہنچنے کے لیے

دونوں کی گاڑیوں کی اسپیڈ اتنی تیز تھی کہ وہ لندن کی مین سڑک پر کسی ر

سے کم کا منظر نہیں دے رہی تھی۔۔"

یاللہ میری سینڈل۔۔۔ایک پیر کا میں کیا کروں گی اب

شیزا غصے میں کچھ کر تو پاتی نہیں ہے بس رونے لگ جاتی ہے اپنی گاڑی

بونٹ پر چھپا تامیر کا پنجا دیکھ

شیزا کا پارہ مزید چڑھنے لگ گیا تھا۔۔

آئی یہ کیا کیا میری ڈالرنگ کو منہ پر ہی ڈینٹ ماردیا "

تامیر کے پنجے پر انگلی پھیرتے ہوئے شیزا روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اب تم دیکھو شیزا کو ایک جج کو ملکے میں لے رہے تھے اب دیکھو

تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں۔۔

اپنے نا نکلنے والے آنسوؤں کو روکے شیزا غصے میں پیر پٹکھتے ہوئے گاڑی

سے اپنا فون نکالے گہری سانس لیتے ہوئے پولیس کو کال لگاتی ہے۔"

llo، I'm shiza from the high court I want to file a report

out an animal looking like a man"

کھالی سڑک کو دیکھتے ہوئے دیکھتے ہوئے شیزا اپنے دانت بھینچتے ہوئے

میں کہتی تھی۔۔

hat??...

فون کے دوسری طرف سے حیرانگی والی آواز آتی ہے۔

s، My sandal were stolen and my car was also broken

the same person .Come right now here، I want that

rson behind the jail، otherwise I will fire you all from

ur jobs، you understand that.

ایک ہی سانس میں سارا بول کر آخری میں دھمکی دے کر خود کو پرسک

کرتی ہے۔۔

rn off the phone and arrest him as soon as possible"!!...

غصے میں کہتی ہوئی خود ہی فون کاٹ دیتی ہے۔۔

اب دیکھتی ہوں میری اتنی مہنگی ہیل کی بھر پائی تم کیسے نہیں کر

ہو۔۔۔!!"

کہتے ہی ایٹیوڈ سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی کیفے میں داخل ہوتی ہے۔"

♡_____♡.....♡_____♡

چہرے پر ماسک سر پر کیپ پہنے ہوئے ہاتھوں میں گلوز چڑھائے بلیک کلر

پینٹ شرٹ پہنے ہوئے خود کو سر سے پیر تک چھپائے ہوئے بند ہو

دروازے کو دیکھ ریسنگ کار جھٹکے سے فل اسپیڈ میں اس بند ہوتے درواز

سے اندر گاڑی لائے دروازہ پر اور اطراف میں کھڑے گارڈز کو اگنور کر

ہوئے ایک بڑے سے گارڈن میں جس کے اطراف الگ الگ عمر کے ناجا

کتنے لوگ کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے

اچانک سے گاڑی دروازے سے لگ کر اندر داخل ہونے پر وہاں موجود گ

کے چند گارڈز کی سانسیں رک چکی تھیں۔۔

سب کی نظروں کا مرکز بنتے ہوئے گاڑی کو بلڈنگ کے اندر

جانے والے انٹرنس پر روکنے لگتا ہے کہ پیچھے سے دو گارڈز

دوڑتے ہوئے آتے ہوئے غصے میں بولتے ہوئے آگے آتے ہیں۔۔

ho are you you are not!!!!......

گارڈز بول رہے تھے کہ گاڑی کا اچانک سے ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ گھوما

ٹرن کاٹتے ہوئے ان گارڈز میں سے ایک کو ٹکر مارنے سے پہلے روک کر

کے مارے گارڈ کو زمین بوس کر دیتا ہے۔

ut up"....

گردن جھکتے ہوئے کہتا ہے اور ائرا کی گاڑی جیسی گاڑی لیے اس کا در

اوپر کی جانب کھولتے ہوئے گاڑی کی چابی نکالتے وہ باہر نکلتا ہے سر سے

تک کالے رنگ میں چھپا ہوا تھا گاڑی سے نکلتے ہی سخت لہجے میں کہتا چابی

کی طرف پھینکتا ہے۔۔

rk my Second wife carefully on the side

ay??...

پورے چہرے میں آنکھیں نمایاں ہورہی تھیں جس کو ایک دم کولڈ

شہادت کی انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے ہوئے کہتے ہوئے اپنے قدم بلڈ

کے اندر دوسری منزل کی جانب بڑھتا ہے

دوسری منزل پر چڑھتے ہوئے پہلے ہاتھوں سے گلوز ایک ایک کر کے ات

ہے پھر اپنے چہرے پر لگا ماسک پھر سر سے

کیپ اترتا دوسری منزل پر بنے سیڑھیوں سے چند قدم کے فاصلے پر او

میں داخل ہونے لگتا ہے اندر جاتے جاتے رک کر اپنے دائیں ہاتھ کی طر

سر سے پیر تک لگے شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کرتا وہ اندر دا

ہو جاتا ہے اور جاتے ہی دروازے کو دوبارہ بند کر دیتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

دھیرے دھیرے قت گزر رہا تھا پر مینشن کے دروازے سے سائیڈ کندھے

مدد سے ٹیک لگائے

دروازے کے باہر لگا پانی کا چلتا فوراہ دیکھ وقت جیسے رک سا گیا تھا۔

مینشن کے دروازے سے سائیڈ کندھے کی مدد سے ٹیک لگائے

دروازے کے باہر لگا پانی کا چلتا فوراہ دیکھتے ہوئے کوئی بظاہر خاموش لیکن ا

اندر ایک طوفان کیے کھڑا وہ

اپنی نظریں مسلسل فوراہ پر جمائے ہوئے خاموش کھڑا تھا۔

یہاں کیا حرکت ہے کھولو مجھے چھوڑو مجھے" لونگ باتھ ٹاؤل میں ملبوس کر

پر رسیوں سے ہاتھ پیر بندھے

ہوئے اسمیل اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے غصے میں لگ

کہتا جاتا ہے۔۔

دیریک۔۔۔؟؟ اپنے سامنے دروازے میں پرسکون سے کھڑے ہوئے دیر

کو دیکھتا حلق کے بل دھاڑتا ہے۔۔

میں تمہارا انکل ہوں میرے ساتھ ایسا سلوک کیسے کر سکتے ہو۔۔"اپنے اطر

میں کھڑے ڈیریک کے گارڈ کو دیکھتے ہوئے پہلے غصہ میں پھر ڈرتے ہو

کہتا ہے۔۔

اوو۔۔غلط وقت پر اب رشتے یاد آرہے ہیں آپ کو۔۔؟ ڈیریک مڑ کر می

کے بیچوں بیچ کرسی پر بندھے اسمیل

کو دیکھتے ہوئے کولڈ لہجے میں کہتا ہے۔

رشتے یاد آرہے ہیں اس وقت تو ایک رشتہ میں بھی آپ کو یاد کرواتا ہوں

وہ لڑکی میری بیوی ہے جسے دیکھنا تو دور اس کا ذکر کرنے بھی نہیں دیتا

کسی کو اور آپ نے تو اسے میری نظروں سے ہی اوجھل کرنے کی ہمت

ہے

اس بات پر مجھ سے کیسے سلوک کی امید کررہے ہیں۔۔؟؟

دیریک اسمیل کی طرف بڑھتا ہے اور اس کا گارڈ اس کے لیے ڈائننگ ٹی

کے پاس پڑی کرسی لیے اس کی بڑھتا ہے

دیریک بڑھتے ہوئے اسمیل کے چہرے کی

جانب دیکھتے ہوئے سخت اور تلخ لہجے میں سوال کرتا ہے

کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا ہے یقین کرو میرا میں تو خود اپنے بی

سوچ سوچ کر مررہا ہوں اس وقت۔۔"

اسمیل ہارے ہوئے انداز میں کہتا ہے۔

یقین کروں۔۔؟؟؟ چلو کرلیتا ہوں بتاؤں میری بیوی کہاں ہے۔۔؟؟ دیر

اسمیل کی طرف جھک کر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بتاچکا ہوں میں دیریک مجھے نہیں پتا ہے اس کا میں نے بس ایسے ہی کہہ دی

کیونکہ۔۔۔

اسمیل دیریک غصیل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے کہتے رک جاتاہے۔کیو

کیا۔۔؟؟ دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

کیونکہ میں نے منہاج اور اراک سے تمہیں اور تمہاری بیوی کو الگ کر

کہا تھا تو۔۔۔کہتے کہتے بھی الفاظ منہ میں رہنے لگ گئے تھے۔۔پوری بات ن

کریں گے۔۔۔!!دیریک

حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہتا ہے اس کی ایک دھاڑ پر مینشن کا ہر

خوفزدہ ہو جاتا ہے۔۔

میں نے صرف بات کی تھی مجھے نہیں اندازہ تھا کہ سچ میں تمہاری بیوی

نہیں ہے "

اسمیل گہری سانس لیے سر اٹھا کر دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

ہیں۔

مجھے بتاؤ میری بیٹی کہا ہے اگر وہ لندن آئی ہے تو مجھ سے بھی پہلے وہ تمہار

پاس آئی ہوگی یقین ہے مجھے بتاؤ ادینہ کہاں ہے۔۔؟؟ اسمیل اپنی بیٹی

پریشانی میں

اب رونے والا ہوگیا تھا۔۔

وہ آئی تھی اور اسے میری بیوی نے ہی اسی وقت اس گھر سے باہر نکال دی

وہ جا چکی تھی یہاں سے کل رات ہی مجھے نہیں پتا وہ پھر کہاں گئی ہے۔۔"

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے اسمیل کی شکل دیکھتے ہوئے اسے پر سکون ا

میں سب بتاتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے وہ اپنا رخ موڑ لیتا ہے۔

ایک سیکنڈ۔۔؟؟ دیریک واپس اسمیل کی طرف مڑتا ہے۔۔

کیا کہا تم نے تم نے انہیں مجھے اور حور کو الگ کرنے کا کہا تھا۔۔۔؟؟ دیر

حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

وجہ۔۔؟؟ مجھ پر ڈائیگو کی موت کا الزام لگانا کافی تھا تو اب نئی سازشیں ا

دے رہے ہو یہاں۔۔؟؟

دیریک اپنے گارڈز کو اسمیل کی رسیاں کھولنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

تم کب تک باتوں میں سے باتیں نکال کر سچ اور جھوٹ کا اندازہ لگاتے

گے۔؟؟ اسمیل اپنے آزاد ہوتے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے غصہ میں

ہے۔

اس بکواسس کا مطلب۔۔؟؟ دیریک اسے اپنے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے

کر غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔

مطلب یہ کہ سازشیں کی ہیں میں نے مانتا ہوں پر اس کی

نہیں دو وجہ ہے۔۔"

پہلی میں نے تمہاری محبت میں اپنی بیٹی کو تڑپتے ہوئے دیکھا ہے جس کی

سے میں تمہیں اور تمہاری بیوی کو

الگ کروانے کی سازشیں کر رہا تھا۔

تمھارے ہر تلخ الفاظ کا اثر اس پر کیسا ہوتا تھا اندازہ ہے تمھیں۔۔؟؟ میں

بچی ڈپریشن کی مریض بن چکی تھی

مانتا ہوں وہ تمھارے ساتھ نام اس لیے جوڑنا چاہتی تھی کہ تم سے جڑ کر ا

عیش و عشرت کی زندگی ملے گی

لیکِن تمھارے یہاں آنے کے بعد وہ ہر دن عیش کہ زندگی کا

نہیں تمھارا انتظار کرتی تھی تم نے اسے ہر جگہ سے بلوک کردیا تھا تمھیں ن

دیکھتی نہیں تھی سنتی نہیں تھی تو دن رات رو رو کر وہ خود کو ڈپریشن کا

کرچکی تھی۔۔

اپنی بیٹی کی حالت کا بتاتا ہوئے اسمیل کی آنکھوں میں نمی چھانے لگ

تھی۔۔

ایک باپ کے لیے یہ کیسا منظر ہو سکتا ہے کہ اس کا بچہ اس کا خون جیتے

موت کو اپنے گلے سے لگا رہا ہو۔۔۔!!"

ڈیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اسمیل اپنے ہاتھوں کی

مٹھیاں بھینچتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے اس کے منہ

پر اپنی بیٹی کی حالتِ کی چھاپ چھوڑنا چاہتا تھا

پر وہ خود کو کمپوز کیے وہی رک جاتے ہیں۔

ڈیریک اسمیل کے کہے ہر ایک الفاظ کو سنتے ہوئے حیران تھا وہ یہ سب

سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔

ایک مرد جب باپ بنتا ہے تو اس کی زندگی کی اس کے لیے

کوئی اہمیت نہیں رہتی جو اہم ہوتا ہے وہ اس کے بچے ہوتے ہیں میرے

میری اکلوتی بیٹی ہر چیز سے زیادہ عزیز

ہے اس کی خوشی کی خاطر میں نے تمہارا رشتہ توڑوانے

کا انہیں لالچ دیا تھا پر۔۔۔۔

اسمیل اپنے دل پر ہاتھ رکھے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے خاموش ہو جاتا

اور گہری گہری سانس لینے لگتا ہے۔

پر کیا۔۔؟؟ دیریک پرسکون انداز میں پوچھتا ہے۔

منہاج اور میں ارادہ بنا چکے تھے پر اراک نے منع کر دیا تھا

کل رات وہ کہیں جارہا تھا گاڑی چلا رہا تھا تو اس کی کال آئی تھی خوش تھا

وقت وہ اس نے کہا

"محبت کرنے والوں سے محبت نہیں چھیننی چاہیے بہت مشکلوں سے ایسے لو

زندگی میں ملتے ہیں "

حور سے تم سے جیسا وہ جدا نہیں ہونے نہیں دے گا آگر ہم نے بھی کوش

کی تو وہ ہم سب کو نہیں چھوڑے گا

اراک کے یہ آخری الفاظ سننے کے بعد ہی میں نے اپنے فون

بند کیے وہاں گیسٹ ہاؤس میں چلا گیا تھا۔۔

اسمیل کہتے کہتے اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔

زندگی میں پہلی بار کسی کی بات پر اتفاق ایک بار میں ہوگیا تھا مجھے کیونکہ

بیٹی کی حالت سے واقف تھا میں کسی اور کی بیٹی کے حصّے کی خوشیاں اپنی بچی

نہیں دے سکتا تھا میں سمجھ گیا تھا میں

اسمیل کے سینے میں اس کی بائیں بازوؤں میں درد اٹھنے لگتا ہے وہ بار بار ا

سینے پر ہاتھ ماررہا ہوتا ہے۔۔

اور دوسری وجہ تمہارا لالچ وہ پیسہ بلڈنگیں تھیں نا جنہیں تم حاصلِ کرنا چا

تھے۔۔؟؟

دیریک اسمیل کی حالت کو اگنور کرتا اس کی طرف بڑھتے

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں سوال کرتا ہے۔۔

لالچ تو تھا پر مجھ سے زیادہ کسی اور کا۔۔۔!!!اسمیل بامشکل گہری سانس

ہوئے کہتا ہے۔

ایک نیا جھوٹ بولنے لگے ہو۔۔؟؟ دیریک اپنے منہ زبان گھوماتے ہوئے

ہے۔

جھوٹ نہیں سچ ہے تم نے کہا تھا نا کچھ دیر پہلے انسان کو اس کا ماضی حفظ

چاہیے زندگی کب کون سا چیپٹر کھول دے کیا پتا۔۔"

اسمیل اپنے سینے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو کر دھیرے سے کہتا ہے

تمہیں حفظ کرنا چاہیے تھا کسی انسان کو کبھی بظاہر سے

جج نہیں کرتے ہیں ہمیشہ وہ سب کچھ سچ نہیں ہوتا ہے جو دیکھتا ہے۔۔

تم نے مجھے ہمیشہ لالچی شخص کی حیثیت سے دیکھا ہے پر میں نے کبھی تم

خود کا لالچ نہیں دیکھا تم سے

تمہاری کمپنیاں اس لیے نہیں چھیننا چاہتا تھا کہ مجھے پیسہ چاہیے تھا مجھے وہ کر

وہ کہا گیا تھا تاکہ میں تمہارے ساتھ رہوں ہمیشہ تم نے مجھ سے صرف

نفرت کی پر میں نے صرف اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے تمہیں خود سے نفر

کروائی تھی۔۔

اسمیل کہتا ہے اور سر کے بل زمین پر گر جاتا ہے۔۔"

اسمیل کو گرتا دیکھ دیریک ہی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔

انکل ۔۔۔؟؟؟ دیریک پکارتے ہوئے فوراً زمین پر گڑھنوں کے بل بیٹھ

اسمیل کے سینے پر ہاتھ رکھتا ہے۔

جو جو تمہاری حفاظت کے لیے وہ ایک ایک کرکے ایسے تمہارے راستے

ہٹائے جارہے ہیں پہلے ڈائیگو اور اب میں

اسمیل بند آنکھوں سے کہتا ہے اور کہتے ہی وہ اپنی آنکھیں کھولے دیریک

طرف دیکھتا ہے نم آنکھوں سے دیکھتا ہے

میری بیٹی سے محبت نا کرو پر اسے جیتے جی موت بھی

مت دو وہ بھی مر جائے گی ورنہ "

اسمیل کہتا ہے اور اس کے منہ سے خون کی الٹی نکلتی ہے۔

انکل۔۔یہ۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟ دیریک خون کو دیکھتے ہوئے

بوکھلاتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

میں لالچی رشتوں میں ہو جاتا ہوں پر پیسوں میں نہیں

یہ لڑائی تمہاری میری نہیں ہے جس میں ہمیں زندگی اور

موت دی جا رہی ہے یہ جنگ۔۔۔۔

اسمیل اپنی بات مکمل کرنے سے اپنی آخری سانس لے چکا تھا اسمیل کی

اپنی آنکھوں کے سامنے نکلتی دیکھ

دیریک اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے اسی پل دور ہوکر زمین پر ج

ہے دیریک کے دل کی دھڑکنیں پہلے ہی تیزی سے بڑھنا شروع ہوگئ تھیں

اپنے دل کو مسلتے ہوئے سانس لینے کی کوشش کرتا ہے پر وہ اسمیل کی ا

دیکھتے ہوئے نہیں لے پارہا تھا اس لیے اسی پل وہاں سے اٹھ کر مینشن

باہر پانی کے فوارے کے پاس جا کھڑے ہو کر

گہری گہری سانسیں لینے لگتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ائرا اور تامیر بھی اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے دونوں نا تو کسی کلب یا کیسینو

باہر تھے دونوں اس وقت اپنی اپنی میں سوار ایک ارفینج کے باہر موجود تھے

ایک بہت بڑا اور بے حد خوبصورت جہاں بچے،جوان اور بوڑھے لوگ ر

تھے بڑھے لوگ باہر گارڈن میں بیٹھے ہوئے اپنے اپنے گروپ بنائے ہنسی مذ

کررہے ہوتے ہیں

وہی انات بچے گارڈن میں کھیل رہے ہوتے ہیں۔۔

ان سب کو دیکھتے ہوئے ائرا اپنا فون سے ارحم کو کال لگاتی ہے۔

کدھر ہیں آپ۔۔؟؟ ائرا فون لگاتے ہی گردن گھوما کر ارفینج

کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میں۔۔؟؟ ارفینج میں ارفینج کے دوسرے فلور پر مالک کی کرسی پر بیٹھے ہو

اپنے اطراف میں دیکھتے ہوئےائرا کا سوال دہراتا ہے اور دہراتے ہو

خاموش ہو کر آفس کی دائیں ہاتھ کی طرف بنی ہوئی کھڑکی کی طرف بڑھتا

جو اس وقت بند پڑی تھی۔۔

میں تمہارے دل میں۔۔"شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے ایک ہاتھ سے کھڑکی

کھولتا ہے کھڑکی جیسے ہی کھلتی ہے

وہاں سے نظر سیدھا ارفینج کے باہر گاڑی میں سوار

نظر ائرا پر پڑتی ہے جو گردن موڑے کھڑکی میں بلیک کلر کی پینٹ بٹوں

تھوڑی سی لونگ شرٹ پہننے کو اس کے پٹو تک آرہی تھی اوپر بلیک کلر کا لو

کوٹ پہنے ہوئے جو گڈھنوں تک پہنچ رہا تھا الٹے ہاتھ میں برینڈ گھڑی پہنے

ہوئے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اپنی شرٹ کے شروع کے دو بٹن کھو

ہوئے جہاں ایک باریک سی زنجیری چین لٹک

رہی ہوتی ہے ائرا گوگل اتارے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے

دور گاڑی میں سوار ہو کر بھی ارحم کو باآسانی دیکھ رہی تھی۔۔

ہمارا وہ مطلب نہیں ہے میاں جی کام شروع کیا آپ نے یا نہیں ہم وہ پ

رہے ہیں تاکہ ہم بھی اپنے کام کو شروع کر سکیں"

ائرا مسکراتے ہوئے ارحم سے نظریں ہٹاتے ہوئی کہتی ہے۔۔

انٹری ہوگئی تو سمجھوں آدھا کام ہوگیا ہے اب سب

نیچے واپس جانا ہے تھوڑی سی ہڈیاں توڑنی ہے باقی کا کام بھی سمجھوں ہوہی

ہے۔"

ارحم ائرا سے نظریں ہٹا کر اس کے ساتھ گاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے

ہے۔

چپ لگا دی آپ نے کمپیوٹر میں۔۔؟؟ ائرا اپنا لیپ ٹاپ اٹھائے پچھلی س

اسے شولڈر بیگ اٹھائے اس میں ڈالتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ہم لگادی اگلے 7 منٹ میں گارڈن میں درختوں کے درمیان والا دروازہ کھلے

وہی سے اندر آنا ہے۔"

ارحم کہتے ہوئے مالک کی کرسی کی طرف بڑھتا ہے اور

کرسی کے سامنے پڑے ٹیبل پر کمپوٹر میں لگائی چپ کو دوبارہ چیک کرتا ہے

ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں۔۔" ائرا کہتی ہے اور تامیر کا اپنے ساتھ اندر آ

اشارہ کرتی ہے تامیر اسی پل گاڑی سے باہر نکل کر ائرا کی طرف بڑھتا ہے

کمپیوٹر تو بند ہے ڈیٹا ہیک ہو جائے گا۔۔؟؟ارحم کمپوٹر

کی بند اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کو اپنی بیوی کی قابلیت پر کوئی شک ہے۔۔؟؟ ائرا گاڑی سے نکلتے ہو

پوچھتی ہے۔

قابلیت پر شک نہیں ہے میری جان بس تجسّس ہے مجھے

جاننے کا۔"

ارحم سیدھا ہو کر کھڑا ہوتے ہوئے پورے آفس کا معائنہ

کرنے لگتا ہے۔۔

ہم جب ایک ملک سے دوسرے ملک کے ڈیٹا کو بآسانی ہیک کرسکتے ہیں تو

فاصلے پر موجود ڈیٹا کو بند کمپیوٹر سے ہیک کرنا کون سا مشکل ہے۔۔"

ائرا اٹل لہجے میں کہتے ہوئی گاڑی کا دروازہ بند کیے لیپ ٹاپ بیگ کو شولڈر

ڈالے اپنی بائیں ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہے اور دیکھتے

گارڈن میں لگے

ایک اور بند دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔۔

ائرا کی بات پر ارحم فخریہ انداز میں مسکراتا ہے اور دروازے کی طرف بڑ

ہے۔

ائرا اور تامیر دونوں اس بند دروازے کے سامنے جا کھڑے ہوتے ہیں۔۔

دو منٹ اور پھر شروع کرتے ہیں " ارحم اپنے کوٹ کی جیب

سے گلوز نکال کر اسے اپنے ہاتھوں پر پہنتے ہوئے کہتا ہے۔

بلکل کرتے ہیں شروع " ائرا بھی اٹل لہجے میں کہتی ہوئی فون بند کرتی ہے

دو منٹ دونوں وہی کھڑے ہو کر

انتظار کرتے ہیں دو منٹ پورے ہوتے ہیں اور بند دروازہ خود بخود کھل

ہے۔۔"

دروازے کے کھلتے ہی ائرا تامیر کو دیکھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لیے ار

میں داخل ہوتے ہیں وہ داخل ہوتے ہیں

اور گارڈن میں موجود لوگوں کی نظریں کا مرکز بنتے ہوئے

ائرا اور تامیر ارفینج میں دوسرے فلور کی طرف

بڑھتے ہیں۔

ائرا اور تامیر آسکی بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ دوسرے فلور سے

ارحم چہرے پر ماسک لگائے سر پر کیپ پہنتے ہوئے اپنا چہرہ چھپاتے ہو

دوسری منزل کی سیڑھیوں سے نیچے اترتا ہے ائرا ارحم کو دیکھتے ہوئے ا

میں سر ہلاتے ہوئے دونوں اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں۔

تامیر ائرا کے ساتھ اوپر جا رہا ہوتا ہے کہ ارحم اس کے قریب پہنچتے ہی

کی بازوؤں پر ہاتھ اسے کیپ اور

ماسک دیتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھتے ہیں لفٹ کی طرف

وہ راستے میں پڑے ہوئے پلر کے ساتھ دو لوہے کے پائپ میں سے ا

اٹھاتے ہوئے لفٹ میں داخل ہوتا ہے تامیر ارحم کو

حیرانگی سے دیکھتے ہوئے اپنی گردن جھٹکتے ہوئے

چہرے پر ماسک لگائے سر پر کیپ پہنتے ہوئے تامیر لفٹ میں

داخل ہوتا ہے۔۔

تامیر کو کھالی ہاتھ دیکھتے ہوئے ارحم ہنستے ہوئے گردن جھٹکتا ہے اور لفٹ

بٹنوں میں سے وہ کسی بھی بٹن کو نا دباتے ہوئے وہ وہاں لگے سیفٹی الارم

بٹن کو پریس کرتا ہوئے ارفینج کے اندرونی حصے جو دوسری منزل پر ہی

ہے پر لفٹ میں لگے بٹن سے وہاں داخل ہوسکتے ہیں

کیونکہ وہاں جانے کا دروازہ لفٹ کے اندر لفٹ کا پچھلا حصہ ہوتا ہے۔۔

پریس کرتے ہی لفٹ کا وہ دروازہ کھل جاتا ہے اسے کھلتا دیکھ کر ارحم

پرسکون تھا لیکن تامیر

کا حیرانگی سے منہ کھل جاتا ہے۔۔"

لفٹ کا دروازہ کھولتے ہی ارحم پائپ گھسیٹتے ہوئے

زمین پر گرتے ہوئے اندر داخل ہوتا ہے اندر داخل ہوتے ہی اس کے سا

14 سیڑھیاں آتی ہیں ان سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نظریں سیڑھیوں

جمائے ہوئے اپنے سر پر کیپ ٹھیک کرتا ارحم اپنے آنے کا وہاں آنے کا

ہے آخری سیڑھی پر

پہنچتے ہی ارحم سر اٹھاتا ہے تو اس کی نظروں کے سامنے

اس وقت تقریباً 30 سے 40 لوگ سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس س

روشنی میں شیشے کی مشینوں کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوئے سر پر کیپ ہاتھ

گلوز پہننے ہوئے

اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں پر ارحم کے پائپ سے شور کرنے

سب کی نظریں اسی پل ارحم اور تامیر پر اٹھتی ہیں۔

ou will not welcome us.

at's a very rude behavior "..

ارحم پائپ زور سے زمین پر پٹکھتے ہوئے اپنے سامنے موجود

لوگوں کے چہرے کی حوائیاں اڑتی دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

اس کی لاش لے کر جاؤ یہاں سے۔۔۔!!!"

دیریک بنا مڑے اپنے گارڈز کو حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور کہتے ہی اس

ذہین میں حور کا گھر گردش کرتا ہے اس کا خیال آتے ہی دیریک دوڑ

ہوئے اپنی گاڑی میں سوار

ہو کر مینشن سے بنا گارڈ کے نکل کر سیدھا حور کی حویلی کا رخ کرتا ہے

گاڑی کو ہوا کی اسپیڈ سے چکاتے ہوئے

جلد از جلد حور کی حویلی میں پہنچتا ہے۔۔

حویلی پہنچ کر وہ ہارن بجا بجا کر گارڈز کو دروازے کھولنا کا کہتا ہے دروازے

کھلتے ہی گاڑی حویلی میں داخل کیے

دروازے کے سامنے گاڑی پارک کرتا دوڑتا ہوُا وہ حویلی میں

داخل ہوتا ہے حویلی میں سرونٹس کو اپنے کاموں میں مصروف دیکھ کر دیر

حور کو دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے قدم اندر بڑھتا ہے کہ سامنے سے

کو ہاتھ میں کتاب پکڑے اترتا دیکھ دیریک کی جان میں جان آتی ہے۔۔۔

وہ دو قدم آگے بڑھتا ہی ہے کہ اس کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں

دیریک کو دیکھتے ہوئے وہی سیڑھیوں کے اوپر کھڑی ہو جاتی ہے اور گہ

سانس لیتے ہوئے دیریک سے اپنی نظریں ہٹا کر وہ گردن جھٹکتے ہوئے دو

دیریک کو دیکھتی ہے۔۔"

اگر تمہیں میں زندہ اچھا نہیں لگتا ہوں تو بتادوں کیوں

ایسے پل پل تڑپا کر مارتی ہو مجھے۔۔؟

اپنی کمر پر ہاتھ رکھے سر اٹھا کر سیڑھیوں کے اوپر

کھڑی حور کو دیکھتے ہوئے غصے میں بلند آواز میں کہتا ہے۔

عجیب بے چینی میں ڈھرکنوں کا حال بگڑ چکا تھا صرف دھڑکنیں ہی ن

دھڑکنوں پر قابو پانے والا شخص بھی مکمل طور پر فقط کچھ وقت کہ دوری

مکمل بکھر چکا تھا "

"تیز دھڑکنیں، بکھری حالت، بال بکھرے ہیں

آدیکھ، تیرے عشق میں ہم کیسے نکھرے ہیں "

دیریک کی حالت دیکھتے ہوئے حور کے ذہن میں یہ شعر سب سے پہلے گر

کرتا ہے۔۔

دیریک کی آواز پر حویلی میں موجود سرونٹس سب جلدی

سے اپنا کام چھوڑ کر دیریک کو دیکھنے کے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔۔

کوئی دوسری منزل پر کھڑا ہو کر دیکھ رہا تھا تو کوئی پہلی منزل سے کمروں

نکل کر سب کی نظروں کا مرکز

دیریک بنا ہوا تھا پر اس کی نظریں حور پر ٹیکی ہوئی تھیں نا پلکیں جھپک

جارہی تھیں نا نظریں ہٹائی جارہی تھی۔"

♡_____♡.....♡_____♡

"یہاں کیا کررہی ہو اور کس کی اجازت سے یہاں آئی ہو۔۔؟"

دیریک گہری سانس لیتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتی ہوئی حور کو دیکھتے ہو

اپنے غصہ پر قابو پاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"مجھے نہیں پتا تھا اپنے گھر آنے کے لئے مجھے آپ کی

اجازت کی ضرورت پڑے گی"

کتاب پکڑے ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اٹل

میں کہتی ہے۔

"یہ تمہارا گھر نہیں ہے " غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں

ہے۔

"یہ ہی میرا گھر ہے جہاں میں پہلے بھی رہتی تھی

اور آج کے بعد بھی رہوں گی" آخری سیڑھیوں سے چند سیڑھیاں اوپر کھ

ہو کر پر سکون سے انداز میں دیریک کو

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان انسان کو اتنی بھی غلط فہمیوں میں نہیں جینا چاہیےورنہ اس کا

حرام کرنے میں کثر میں

بھی نہیں چھوڑتا ہوں شرافت سے واپس اپنے گھر چلو"

حور کی طرف بڑھتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے

کہتے ہوئے حور کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

"میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جارہی ہوں

آپ سے ہر تعلق کو ختم کرنے کی قیمت جمع کر چکی ہوں"

گہری سانس لیتے ہوئے دیریک سے نظریں ہٹا کر کہتی ہے۔

"کون سی قیمت۔۔؟؟" حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے تجسّس سے پو

ہے۔

"وہی قیمت جس کی بناء پر آپ مجھے چھوڑنے کے لیے راضی تھے" دیریک

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک سیڑھی نیچے اترتی ہے۔۔

"بکواس کرلی ہو تو منہ بند کرلو اپنا یہی اور شرافت

سے چلو میرے ساتھ" سیڑھی پر زور سے قدم رکھتے ہوئے کہتا ہے پر

نہیں چڑھتا ہے۔۔

"میں نے بھی کہہ دیا نا کہیں نہیں جارہی ہوں آپ کے

ساتھ سنائی نہیں دیتا ہے آپ کو۔۔؟؟" اپنے کمر پر بندھے ہاتھوں میں پکڑ

کتاب پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے

کہتے ہی اپنے سامنے سے دیریک کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے ہٹاتے ہو

سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے۔۔

"اگر تم خود سے نہیں جاؤ گی تو مجھے زبردستی

تمہیں اپنے ساتھ کے جانا پڑے گا کروں زبردستی چلے گا تمہیں۔۔؟؟" پو

ہوئے دبے دبے قدم حور کی جانب بڑھتا ہے۔

"میں نہیں جاؤں گی کہیں بھی نہیں جاؤں گی آپ جائیں

یہاں ورنہ مجبوراً مجھے پولیس کو بلانا پڑے گا"

کتاب صوفے پر پھینکتے ہوئے مڑ کر غصیلے لہجے میں کہتی ہے۔

"دھمکی دے رہی ہو مجھے اتنی بہادر ہوگئی ہو تم۔۔؟؟"

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تجسّس سے پوچھتا ہے۔۔

"آپ نے ہی بہادر بنایا ہے مجھے بھگتے اب"

دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے آنکھوں پر آنکھیں ڈالے کہتی ہے۔

"بہادر دنیا سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لیے بنایا مجھ سے لڑنے کے نہیں

حور کی طرف خود بھی بڑھتے ہوئے کہتا ہے

نا پلک جھپکتی ہیں نا چہرے سے نظر ہٹتی ہیں آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

لہجے میں کہتا ہے۔

"مجھ سے لڑ کر کیا ہی حاصل کرلو گی اب تم۔۔؟؟"

لہجہ میں تھوڑی نرمی تھی۔

"رہائی" پرسکون سے انداز میں کہتی ہے۔

"جو تمہارے لیے ناممکن تھی ہے اور ہمیشہ رہے گی

اس رہائی کے لیے بہادر بن کر میرے سامنے کھڑی ہورہی ہو"

حور کی کمر کی جانب دیکھتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ

دھیرے دھیرے اس کے پیٹ سے ہوتے ہوئے حور کی کمر پر رکھے اسے ا

سینے سے لگائے کہتا ہے۔۔

"پر سوری میری جان نا تو اس جنم میں اور نا ہی اگلے کسی جنم میں می

زندگی میں غلطی سے بھی شامل ہونے کی کوئی رہائی نہیں تمہاری"

حور کو اپنے سینے سے لگائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

دیریک کے قریب آنے پر حور بھی پرسکون سی اس کے سینے سے لگی ہ

کھڑی ہوئی تھی پر جلد ہی وہ خود کو کمپوز

کرتی دیریک کے سینے پر ہاتھ رکھے اس سے دور ہونے کی کوششیں ک

ہے۔۔

صبح تک تو ٹھیک تھی یہ اچانک سے پھر سے پرانا بھوت کیوں سر پر سوار ہو

ہے۔۔؟؟

حور کے چہرے پر عجیب و غریب تاثرات کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ پہلے چھوڑیں مجھے سب دیکھ رہے ہیں۔۔حور حویلی میں کام کرتے گھو

ہوئے سرونٹس کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جیسے کہ مجھے فرق پڑتا ہے اس بات سے۔؟

ہلکا سا جھک کر حور کے چہرے کو باغور دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔دیر یک چھو

آپ مجھے مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے یہ۔۔۔!!"اس کے سینے پر ہاتھ رکھے

ہوتے ہوئے کہتی ہے

پر کمر پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ ہل بھی نہیں پارہی تھی۔۔

اور جو حرکت تم نے کی ہے اس کا کیا مجھے بھی وہ کچھ خاص پسند نہیں آئی

وائفی۔۔"

حور کی کمر پر دوسرا ہاتھ بھی رکھتے ہوئے گرفت مضبوط

کرتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

دیریک چھوڑیں مجھے درد ہورہا ہے آپ درد دے رہے ہیں مجھے " درد

کراہتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے بھی درد ہورہا تھا میرا تو دل ہی بند ہونے والا ہو گیا تھا تمہارے جانے

وجہ سے"

حور کی کمر پر گرفت ڈھیلی کرتے ہوئے بولا "

کس کے کہنے پر یہاں آئی ہو۔۔؟ دیریک سوالیہ نظروں سے

غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔۔

میرے کہنے پر۔۔۔!!"ہاف وائٹ کلر میں کیچن سے باہر نکلتے

صدف بیگم حور دیریک کو ایک دوسرے سے چپکا دیکھ

کر کہتی ہوئی کہتے ہوئے کیچن سے باہر نکلتی ہے۔۔

اب تو چھوڑیں میری امی کے سامنے عزت کا جنازہ مت نکلوائیں میرا۔۔!!!

حور کھسپاتے ہوئے دیریک کو چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

گھورتے ہوئے غصے میں کہتی ہے حور کہتی ہے تو دیریک غصہ میں دیکھتے ہو

اسے چھوڑ دیتا ہے۔

میری بیوی کو آپ نے یہاں بلایا تھا۔۔؟؟ دیریک اسی پل صدف بیگم

طرف متوجہ ہوئے پوچھتا ہے۔

ہاں میں نے بلایا تھا۔!!پر سکون سا جواب دیتے ہوئے آگے کی طرف صو

کی جانب بڑھتی ہیں۔۔

اور یقیناً پیسوں کا انتظام آپ نے کیا ہی ہو گا۔۔؟؟؟

پر آپ کی بھی اطلاع کے لیے عرض ہے ساسوں ماں میری بیوی اب صر

میری ہے میں اسے ایک دن کے لیے دور نا جانے دوں خود عمر بھر کا تو سو

ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔"

دیریک اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے خود کو بدتمیزی کرنے سے روکتے ہو

صدف بیگم کی طرف دو قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیریک۔۔؟؟ کہتے ہوئے بازوؤں پکڑے اسے روکنے لگتی ہیں کہ صدف

چند فاصلے پر اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہیں۔۔

بلایا اسے میں نے یہاں ضرور ہے پر اس مصیبت کو ہمیشہ کے لیے اپنے پ

رکھنے کے لیے نہیں اور نا ہی میرے پاس اتنے پیسے ہیں جتنے تم نے اس

بھرے ہیں۔۔

ماما۔۔؟؟ اپنی ماں کی باتوں میں خود کے لیے بے عزتی محسوس کرتے ہو

روتلو سی شکل بنائے کہتی ہے۔

کیا ماما۔۔؟؟ بولا تھا نا ساتھ لے آتی اس کو کیوں چھوڑ کر آئی نا چھوڑ کر

اور نا ہی یہ غلط فہمی ہوتی اسے

حور کو غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

ان کے پاس کام کچھ زیادہ ہی ہے میں کیا کروں نہیں سنتے میری بات "

گندا سا منہ بنائے دیریک کو دیکھتے ہوئے

اسے کراس کرتے صوفے پر جا بیٹھتی ہے۔

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔؟؟؟ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔؟؟؟

حور اور اس کی ماں کی باتیں سنتے ہوئے عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے پو

ہے۔

شادی کے بعد والی رسم کے لیے بلایا تھا مُجھے پتا چلا تھا کہ تم نے میری

سے نکاح کرنے کے لیے اپنا مذہب تبدیل

کیا تھا

صدف بیگم اتنا ہی کہتی ہیں کہ دیریک اپنا سر جھکا لیتا ہے دیریک کے

ہوئے سر کی طرف دیکھتے ہوئے اب ہی بار وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔

جب سب شریعی طریقہ سے کیا تھا تو کچھ رسمیں

بھی کرنی چاہیے تھی پر سنا تھا میں نے کہ تمہارے ماں باپ بھی نہیں ہیں

اس افلاطون اور تمہاری شادی کے بعد ولیمہ تو نہیں کر پائے تم تو اس

ولیمہ کے نام پر تمہارے لیے چھوٹی سی دعوت کا اہتمام کیا ہے۔۔

صدف بیگم کچھ سوچتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی خاموش ہوجاتی ہیں۔۔"

آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟ صدف بیگم کو خاموش دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بابا نہیں ہے آج وہ کل رات نہیں ہیں گھر اس لیے ماما نے ہمیں بلایا تھا۔

حور کتاب کھولے کتاب کو دیکھتے ہوئے

نارمل انداز میں کہتی ہے۔

تم بات نا کرو مجھ سے۔۔حور کی بات پر دیریک گہری سانس لیتے ہوئے

ہے۔

دیریک کی بات پر حور بھی اسے گھور کر دیکھتی ہے اور گندا سا منہ بنا

کتاب میں دیکھنے لگتی ہے۔۔

اچھا بس۔۔لڑنے مت لگ جانا تم دونوں جاؤ اور اوپر جا کر تیار ہو جاؤ دو

کھانا تیار ہونے میں تھوڑا سا ٹائم لگے

گا پر جلد ہو جائے گا تم لوگ ولیمہ ہے تمہارا تیار ہو کر آؤ۔۔"

صدف بیگم دونوں کے منہ بنے ہوئے دیکھ اوپر جانے کا اشارہ کرتی ہیں ان

بات پر حور فوراً سے اٹھ کر

کتاب زور سے بند کرتی ہوئی دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے اسے کراس

سیڑھیوں کی طرف بڑھتی ہے۔"

اپنے پاس سے حور کو جاتا دیکھ دیریک چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے اسے گھ

ہے اور اس کے پیچھے پیچھے روم کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔!!"

♡_____♡.....♡_____♡

اندر کسی لڑکی کے وجود کو دیکھتے ہوئے روحی کچھ ہی سیکنڈز کے اندر واپس

نکلتی اور دھڑکتے دل سے باسیل کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

"آ۔۔آپ نے لڑکی کڈنیپ کی ہے۔۔؟؟" باسیل کو پرسکون سا کھڑا د

ہوئے غصے میں پوچھتی ہے۔۔

"کی تو ہے" باسیل کولڈ لہجے میں کہتا ہوا اپنے ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے۔۔

"توبہ توبہ استغفرُللہ کتنے آرام سے کہہ رہے ہیں اپنی

بیوی کے سامنے" کی تو ہے" شرم نہیں آتی ہے خوبصورت بیوی کے ہو

ہوئے کسی اور لڑکی کو کڈنیپ کرتے پھر رہے ہیں "

روحی اندر جانے سے خود کو روکتے ہوئے باسیل کی طرف قدم بڑھاتے ہو

نم لہجے میں غصہ میں کہتی ہے روحی کے دل کی دھڑکنیں ڈر کی وجہِ سے تی

سے بڑھنے لگ گئی تھیں۔۔

"خوبصورت لڑکیوں کو ہی کڈنیپ کیا جاتا ہے میری جان

اگر تم ہوتی خوبصورت تو تمہیں بھی کڈنیپ کرلیتا میں"

روحی کو اپنی طرف آتا دیکھ باسیل ٹیبل کی طرف دائیں ہاتھ کی جانب ٹ

میں لگے دراز کو کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

"یہ کہتے ہوئے شرم تو بلکل بھی نہیں آرہی ہوگی آپ کو یقیناً" باسیل

بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے روحی کی نظریں بار بار اس بک شی

کے روم کی طرف بڑھ رہا تھیں۔۔

"بے شرم ہونا اپنی بیوی سے ہی سیکھا ہے میں نے

اب کیا کرسکتے ہیں" باسیل سیدھا ہو کر ایک آئیبرو اٹھاتے ہوئے روحی

کراسس کرتے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

"بیوی تو اور بھی بہت کچھ سیکھانے کے چکروں

میں ہوتی ہے وہ تو نہیں سیکھتے ہیں آپ" گھوم کر باسیل

کو آگے بڑھتا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب ہر چیز بھی اس کی سیکھنے کے قابل نہیں ہوتی ہے "

باسیل بک شیلف کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ روحی اس کے سامنے جلدی سے آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔

"بس بہت ہو گیا ہے لڑکی چھوڑیں ورنہ میں چھوڑ دوں گی آپ کو ہمیشہ کے لیے" باسیل کو اندر جانے سے روکے وہ دھڑکتے دل سے کہتی ہے۔۔

"ہو گیا دے دی دھمکی مل گیا سکون۔۔؟؟ اب ہٹو میرے راستے سے روحی راستے سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا

"سکون تو مجھے آپ پر ہاتھ صاف کر کے آئے گا کسی دن پر افسوس آپ میرے مزاجی خدا ہیں یہ یاد آجاتا ہے مجھے" روحی سر جھکائے اپنے دانت بھینچتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

"چلو شکر ہے یہ یاد آجاتا ہے ورنہ اسے یاد کروانے کے ہزار طریقہ میں س

چکا تھا" روحی کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے اور پھر آگے بڑ

لگتا ہے۔

"اس بات کا مطلب بیان کریں گے آپ"باسیل کو بازوؤں سے پکڑ کر ا

سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولتی ہے۔وہ نا اندر جارہی تھی نا اسے اندر جا

دے رہی تھی۔۔

"ابھی روکو کام کرنا ہے رات میں پریکٹیکل میں کرکے بتاؤں گا" روح

فلائنگ کس کرتے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک زور دار چیخ

شیلف کے پیچھے سے آتی ہے وہ چیخ سنتے ہیروحی بھی زور دار چیخ مارتے ہو

باسیل کے پیچھے جا چھپتی ہے۔

دو دو چیخوں کی آوازوں پر باسیل کا دل اسی وقت بند ہونے والا ہوگیا تھا۔یا

۔۔!! باسیل اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی گہری گ

سانسیں لینے لگتا ہے

سانس نا لیتے تو وہ یقینا اس کی روح اس وقت پرواز کر چکی ہوتی۔"

کچھ بھی آرام سے کیوں نہیں کرتی ہوں کسی دن سچ میں مجھے ہارٹ اٹیک د

کر مارو گی تم "

گردن موڑے روحی کو دیکھتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتا ہے اور

دھیانی میں اپنے دل پر اسے مسل دیتا ہے

دل پر لگی چوٹ سے ہاتھ لگنے کی وجہِ سے اسی وقت درد شروع ہونے

ہے۔۔

سسس۔۔باسیل درد میں کراہتے ہوئے کہتا ہے۔۔

کیا ہوا آپ کو۔۔؟؟ روحی باسیل کی بازوؤں پر سر رکھے جھک کر فکر من

سے پوچھتی ہے۔۔

کچھ نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔روحی کی دل پر نظر پڑنے سے پہلے ہی وہ ا

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے خود کو کمپوز کرنے لگتا ہے۔۔

باسیل چڑیل اٹھالی کیا آپ نے۔۔؟؟ اتنی زور سے کون

چیختا ہے۔۔"

باسیل کی کمیز کو مٹھیوں کو زور سے جکڑے اپنے ہاتھوں میں بھینچتے ہو

ڈرتے ہوئے کہتی ہے۔

کی تو انسان ہی ہے پر تمہارا سایہ پڑھنے سے پہلے وہ تمہارا روپ لے چکی

۔۔" باسیل روحی کے ہاتھوں سے کمیز آزاد کرواتا اسے اپنے سامنے کر

ہوئے کہتا ہے اور اس کا سر اونچا کیے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

چلو آؤ چڑیل سے م۔۔۔میرا مطلب ہے کڈنیپ ہوئی لڑکی سے ملواؤں۔

باسیل روحی کا ہاتھ پکڑے سے اپنے ساتھ بک شیلف کے پیچھے لے جانے

ہے وہ بک شیلف کے پاس

پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے اندھیرے میں کسی کو آتا دیکھ

روحی ڈر کے مارے اپنا ہاتھ چھوڑواکر وہاں سے جانے لگتی ہے کہ با

مضبوطی پکڑے روحی کو روک دیتا ہے۔

انکل چھوڑیں مجھے کسی کو نہیں دیکھنا ہے جو کرنا ہے وہ کریں آپ میں جا رہی

ہوں۔۔روحی کہتے ہوئے سامنے اندھیرے کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ باسیل کے

ہاتھ سے چھڑوانے لگتی ہے پر باسیل اسے آزاد نہیں کرتا ہے۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہو۔۔؟؟ روحی کے چہرے کی ہوائیاں اڑتی دیکھ باسیل اپنی ہنسی

کو ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے نہیں پتا بس ڈر لگ رہا ہے آپ نے کسی لڑکی کو اغواء کیا ہے باسیل میں

یہ بات تصور بھی نہیں کرسکتی ہوں۔۔

باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہتی ہے تو باسیل کے چہرے کی

ہنسی بھی غائب ہونے لگتی ہے۔

تو مت کرو تصور ایسا کچھ بھی میں جیسا ہوں تم سے بہتر اور کوئی نہیں

مجھے یقین کرتی ہو مجھ پر تو اپنے یقین ڈگمگاؤ مت چلو میرے ساتھ ایسا

نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو اندر"

ny are you not coming inside???...

اندھیرے میں چھپا وجود روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے

بے زار لہجے میں کہتی ہے۔۔

اللہ اللہ۔۔۔"روحی فوراً اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

منہ بند نہیں کیا اس کا بیچ میں کیوں بول رہی ہے یہ کتنی

سیریس ہوکر بات کررہی تھی میں سارا فلو توڑ دیا گندی شکل نے"

روحی اندھیرے کی طرف دیکھتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

تم نے کون سا اس کی شکل دیکھی ہے جو غصہ کررہی ہو۔۔

باسیل ہنستے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر روحی گردن جھکائے حیران کن نظروں سے اس کے چہر

کو دیکھنے لگتی ہے کہ باسیل اسی پل خود کو کمپوز کیے سیریس فیس میں آ

ہے۔۔"

آپ نے شکل دیکھی ہے اس کی۔۔؟؟ روحی لب بھینچتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

آہ ہ۔۔۔گرمی ہورہی ہے۔روحی کی بات کو آگنور کرتا کہتا ہے۔

n I stupid???...

اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آتے ہوئے لڑکی کہتی ہے کہ

s you're"..

روحی غصے میں اس کی بات کا جواب دیتی ہے اور جواب دیتے ہی اس

چہرے کو باغور دیکھتی ہے۔۔

h beautiful"!!...

روحی کے منہ سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ نکل جاتا ہے

جلد ہی وہ گردن جھٹکتے ہوئے خود کو کمپوز کرتی ہے۔۔

ny are you outside didn't he kidnapped you

روحی سر سے پیر لڑکی کو دیکھتے غصے میں ہوئے کہتی ہے جو گاجری کلر

شورٹ ڈریس پہننے ہوئے پیروں میں پینسل ہیل پہنے ہوئے پرسکون سی

ہوئی بک شیلف کے باہر کھڑی ہوئی تھی۔۔

o back inside and sit on the floor.." by the way Who are

u???....

اندر زمین کی طرف جانے کا اشارہ کرتے کرتے وہ پھر سوال کر بیٹھتی ہے۔

y self، Adina Jon Cousin of Derek Jon"...

ادینہ روحی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

ho is Derek??....

ادینہ کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔۔

y client my love"!!!...

روحی کے کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں کہتے ہوئے باسیل بک شیلف

اندر داخل ہوتا ہے۔۔

ent???...

روحی تجسّس و جستجو کے عالم میں باسیل کی بات دہراتی ہے اور دہراتے ہو

باسیل کے پیچھے پیچھے ادینہ کو کراس کرتے ہوئے چل پڑتی ہے۔

باسیل اندر داخل ہوتے ہی روم کی لائیٹس آن کرتا ہے وہ لائٹس آن ک

ہے اور روحی اندر داخل ہوتی ہے۔

بک شیلف کے اندر جاتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے دونوں سائیڈ طر

کی دیوار پر لگی تصویریں ہی تصویریں جن میں زیادہ تر عجیب قسم کی موت

مرے ہوئے لوگوں کی تصوریں ہوتی ہیں۔۔

اور سامنے کی دیوار پر کمپیوٹر لگے ہوئے تھے جو سب اس وقت بند تھے۔۔

بس ایک چھوٹے سے ٹیبل پر لیپ ٹاپ پڑھا ہوا جہاں لیپ ٹاپ کے سا

کھانے کی کچھ چیزیں موجود تھیں اور اس کے سامنے ایک کرسی تھی کرسی

پاس زمین پر ایک بیگ پڑا ہوا تھا جو بند تھا۔"

روحی ہر چیز کو حیرانگی سے دیکھ رہی ہوتی ہے اور دیکھتے ہوئے اس کی آنکھ

کے ساتھ ساتھ اس کا منہ بھی

کھلا رہ جاتا ہے۔۔

asil..?? When she'll come here I was waiting for her

m the past 13 hours..

ادینہ بک شیلف روم میں داخل ہوتے ہوئے تھکے ہوئے لہجے میں پوچھتی

۔۔

sil?????.....

ادینہ کی بات پکڑے روحی غصیلی نظروں سے اسے دیکھتے

ہوئے اس کی طرف مکمل متوجہ ہوتی ہے۔۔

hmm my lady I think you don't know but he's married

d he's my man and for you he is like you're brother so

l him brother okay???...

روحی اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے ادینہ کی آنکھوں میں آنکھ

ڈالے دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے۔۔

e's coming??..

u need to start your work"..

روحی کو دوپٹہ سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ادینہ سے دور کرتا

کرسی پر بیٹھنے کا ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے۔

باسیل اپنی ہنسی دباتے ہوئے روحی کو گھوریا کرواتا ہے جس پر وہ اس سے ز

کرواتی ہے۔۔

کون آرہی ہے اب۔؟؟ روحی دانت بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔وہی جس نے

سب سیٹ آپ کروایا ہے۔۔"باسیل پرسکون سے انداز میں جواب دیتا ہے۔

لڑکیاں کا ذکر کچھ زیادہ نہیں ہورہا ہے آپ کے آس پاس آج کل۔۔؟؟ با

کی سائیڈ لوک دیکھتے ہوئے غصّے میں

پوچھتی ہے۔

تم اس معاملے میں زیادہ آگے ہو میرے آس پاس تو وہ ہوتی ہیں کام کے

پر تم سے محبت ہوجاتی ہیں لوگوں کو۔"

باسیل اپنے ٹیبل کے دراز سے نکالے ایک لفافے کو کھولتے ہوئے اس لفا

میں موجود ویسی ہی تصویریں ہوتی ہیں جیسی پہلے ہی دیواروں پر لگی ہوتی

مرے ہوئے لوگوں کی"

آپ تانہ مار رہے ہیں۔۔؟؟ باسیل کی بات پر روحی وہی اٹک گئی تھی۔۔

صرف بات کررہا ہوں۔"دیوار پر تصویری لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آپ کے پاس یہ کہنے کا بھی حق نہیں ہے بازوؤں سے پکڑے اپنی طر

متوجہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اول تو انہیں مجھ سے خود محبت ہوئی تھی اور دوسری بات اس طرح کے و

سے تو آپ بھی گزر چکے ہیں۔۔"

روحی سیریس ہو کر کہتی ہے۔

ہاں جس کی سزا ساتھ ہی ساتھ تم مجھے دیتی جاتی تھی کبھی سیومنگ پول پھی

کر تو کبھی۔۔۔!!

بس خاموش۔۔!!" باسیل کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کا منہ بند کروادیتی ہے

جلد ہی ادینہ کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا د

ہے۔۔

جو ہو گیا سو ہو گیا اب پرانے چیپٹر کیوں کھول رہے ہیں

پرانی باتیں چھیڑنے سے صرف نقصان ہوتا ہے پتا نہیں ہے آپ کو۔۔؟؟"

باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جو اب اپنی نظریں وا

روحی سے ہٹائے ان مرے ہوئے

لوگوں کی تصویروں کو دیکھ رہا تھا۔"

"ہمیں لگتا ہے جو گزر گیا ہے وہ سچ میں گزر جاتا ہے پر حقیقت میں وہ

تھم جاتا ہے سب رک جاتا ہے وہ وقت وہ لمحہ سب کچھ اور جب تک انس

اس وقت میں

تھما رہے گا نا وہ وقت چھوڑ پائے گا اور نا ہی وقت اسے

نقصان سے بچنا ہے تو پرانے چیپٹر کے ہر پنے کو جلا کر راکھ کرنا ہوگا "

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہتے ہی گہری سانس لیتے ان تصویرو

جانب دیکھتا ہے۔"

کیا کہہ رہے ہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے مجھے "

روحی گندا سا منہ بنائے کہتی ہے۔

تمہیں کچھ بھی سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ اور جو کر تیار ہو جاؤ مہ

آنے والے ہیں دیر ہو جائے گی۔

باسیل دوپہر ہونے والی ہے مہمانوں کے لیے وہ نے ناشتہ

بنوایا ہے۔۔"بک شیلف روم کے باہر باسیل کے آفس روم کی کھڑکی کی طر

اِشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ان کی صبح دوپہر کو ہی ہوتی ہے ناشتہ سے پہلے ان لوگوں

کو ایکسر سائز کرنے کی عادت ہے ایکسرسائز مکمل ہوتے ہی وہ لوگ آجا

گے تم تیار ہو جاؤ جا کر۔۔"کیا کہہ رہے ہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے مجھے "

روحی کو کندھے سے پکڑے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اس چڑیل کے ساتھ آپ کو اکیلا چھوڑ دوں نا ممکن"

روحی فوراً سے پلٹ کر کہتی ہی ہے کہ باسیل کی چھوٹی چھوٹی ہوتی آنکھوں

دیکھتے ہوئے وہ اسی پل باہر جانے کے لیے پلٹ جاتی ہے اور جاتے جاتے

نظروں سے

ادینہ کو دیکھتے ہوئے جاتی ہے۔"

ادھ ننگی چڑیل کہیں کی کسی کے شوہر کے سامنے کیسے آدھے کپڑے پہن

کھڑی ہوئی ہے چڑیل کے منہ والی

گندی شکل کی"

روحی جم سے نکلتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہتے ہوئے جن روم سے باہر نکل

حال میں داخل ہوتی ہے اور نکلتے ہی زمین پر پیر پٹکھتے ہوئے وہ وہی گہ

سانس لیے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

ho are you???...

سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس چہرے پر لائٹ بلیو کلر کا ماسک لگائے ہو

30 سے 40 لوگوں میں سب سے آخری لائن میں بیٹھے ہوئے 6 آدمیوں

سے ایک ادھیڑ عمر کا

آدمی چہرے سے ماسک اتارتے ہوئے پوچھتے ہوئے ارحم کی طرف بڑ

ہے۔۔

ow did you come Inside???..

ارحم کے سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے سنجی

سے پوچھتا ہے۔۔

e??...

انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ou don't know me ??..

مایوسی سے گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔

s I don't know you.."who are you??..

اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر پوچھتے ہیں۔

lice "!!..

ہلکی سے گردن ٹیڑھی کیے آدمی کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے

آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

police...w..why are you here.. and you're here alone?..

پہلے ڈرتے ہوئے پھر لفٹ ہی طرف دیکھتے ہوئے کسی اور کو

نا دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

I'm not here alone can't you see this biggest man on my

hind??..

لوہے کے پائپ سے تامیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے پلٹ کر واپس آگے ہی طرف بڑھتے ہوئے مشینوں شیشیے کے گلا

کا معائنہ کرنے لگتا ہے۔

hat are you doing here..?? What do you want just get the

l out of here before our boss come"..

ادھیڑ عمر کا آدمی ارحم کی طرف ایک قدم بڑھائے حلق کے بل دھاڑ

ہوئے کہتا ہے۔

hh your boss is not here ..? I'm here to specially meet

n"..

غصّہ کا جواب انتہائی پرسکون انداز میں دیتے ہوئے اپنے چہرے سے ماس

ہٹائے شیشے کی کانچ کی جگ کی شیپ

والے گلاس کو ٹیبل سے اٹھائے اسے سونگھنے لگتا ہے۔

here is he??...

ناک سے لگاتے ہی وہ اسی پل ہٹاتا گندا سا منہ بنائے

پوچھتا ہے۔

r boss is not a man she's a woman

r owner is a "woman."So get the hell out of here she

n't like to see you here"..

ارحم کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے شیشہ کا گلاس

ٹیبل پر واپس رکھتے ہوئے غصے میں کہتا ہے۔

on't think so I'm handsome enough for women's "

ارحم لوہے کا ٹھنڈا پکڑے اپنے ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

en she's a man or a woman

e's a drag dealer she's a criminal who kill lot's of people

herself

d I'm police who needs to arrest and kill like her and

e you"!!...

ارحم اپنی کمر پر باندھے ہاتھوں کی گرفت ڈنڈے پر مضبوط کرتے ہوئے ا

الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے آدمی کی طرف بڑھتا ہے

hand over your drag's and come with me to the police

tion..

her wise I need to take stand for the second option..

بلکل سامنے کھڑے ہو کر ارحم آدمی کے چہرے کے بلکل

سامنے کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

hat is your second option??..

تامیر کے پیچھے سے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سفید رنگ

کے سوٹ بوٹ میں ملبوسس ہاتھ میں ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈا

ہوئے آنکھوں پر گوگل لگائے فل ایٹیٹیوڈ سے

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

hoo??..

ارحم سخت لہجے میں پوچھتے ہوئے پلٹتا ہے کہ ایک اچھی

کھاسی عمر کی عورت کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ خود ہی خاموش ہو جاتا ہے۔

oss"

اسے آتا دیکھ تامیر خود ہی راستے سے ہٹ کر اسے راستہ

دیتا ہے دبے دبے قدم رکھتے ہوئے ارحم کے سامنے اکھڑی ہوتی ہوئی

ہیں۔۔

hhh so you're the boss"...

سر سے پیر تک عورت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آج کل کی عورتیں بھی واقع میں مردوں سے کم نہیں ہیں۔۔"ارحم کمر

ہاتھ ہٹائے ڈنڈے کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

سہی کہہ رہے ہو آج کل کے زمانہ ہے ہی عورتوں کا مردوں کی بہادری

قصے تو دنیا نے بہت پڑھے اور سنیں تھے لیکن اب باری ہے عورتوں کی

کے قصوں کی

آپ کا نام۔۔؟؟؟ عورت کی بات کاٹ کر ارحم دو ٹوک لہجے میں پوچھتا ہے

"فریہ۔۔فریہ جون " عورت کے جواب دینے سے پہلے ہی ارحم

کے کان میں لگی بلوتھوتھ چپ کے ذریعے فریہ جون کے

آفس میں ملبوس ائرا ان کے کمپیوٹر کو ہیک کرتے ہوئے

حیرانگی سے فریہ جون کی ڈیٹیلز کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیاا۔۔؟؟ ائرا کی بات پر ارحم فوراً سے فریہ جون کی طرف دیکھتا ہے جو

کے سامنے سے ہٹ کر اپنے آدمیوں کی

طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔۔"

اتنی حیرانگی کس بات ہے مجھے جانتے ہو تب ہی تو میرے

سیکریٹ روم تک پہنچنے کی ہمت کی ہے سچ کہہ رہی ہوں نا۔۔؟؟

ارحم کو باغور دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ان کی بات پر ارحم اسی پل اپنے سر سے کیپ لگاتا قہقہہ

لگا کر ہنس پڑتا ہے۔

آپ تو مر نہیں گئی تھیں دوبارہ کیسے زندہ ہوگئی ہیں۔۔؟؟

ارحم ٹوپی زمین پر پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ جانتے ہیں انہیں۔۔؟؟ اب کہ تامیر تجسّس سے

پوچھتا ہے۔

تم بھی جانتے ہو انہیں۔۔ارحم فیریہ کی جانب دیکھتے ہوئے

تامیر سے کہتا ہے۔

کون ہے یہ۔۔؟؟تامیر ارحم کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"تمہارے بوس کی سگی ماں اور جان لیوا دشمن "

ارحم فیریہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے ارحم

کہتا ہے اور فیریہ کے چہرے کے تاثرات غصے میں تبدیل

ہو جاتے ہیں۔۔"

کیاااا۔۔؟؟ تامیر حیرانگی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے

دیکھتے ہوئے حیرانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

تو جانتے ہو مجھے۔۔"فیریہ ٹھیڑی سمائل کرتے ہوئے کہتی ہیں اور کہتے ہی

کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے

ارحم کی طرف بڑھتی ہیں۔

اپنی تعریف بیان کرو گے۔۔؟؟ ارحم کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

میرے بارے میں زیادہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے میں زیادہ

دیر کے لیے نہیں ہوں میں تو بس اِتنا جان لیں

مجھے صرف یہاں آپ نے بیٹے کی حفاظت کے لیے بھیجا گیا ہے۔فیریہ

طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں یہاں صرف اور صرف اس جگہ تو تباہ کرکے آپ کو آریسٹ کرنا

ہوں شرافت سے چلیں گی یا اپنا طریقہ اپنائے ہم۔۔"

اپنا لو کرکے دیکھاؤں۔۔!!ارحم کی بات مکمل ہونے سے پہلے

ہی فیریہ بول پڑتی ہیں۔۔"

اہمم چیلنج۔۔"ارحم کہتے ہی گہری سانس لیے اپنے ہاتھ میں

پکڑے ڈنڈے کو زمین پر رگڑ کر کھینچتے ہوئے دو قدم آگے جاتا ہے اور

ہوا میں بلند پکڑتے ہوئے زور سے جا کر مشینوں پر اور کانچ کے کیمیکلز

بھرے

گلاسوں پر دے کر مارتا ہے اور اسی پل ایک ٹیبل پر پڑا سامان کرچھیوں

تبدیل کردیتا ہے۔۔

hat the hell are you doing??..

فیریہ غصہ میں چلاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ow you that I love challenges"..

ارحم مڑ کر ڈنڈا کندھے پر رکھے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

چیلنج پسند ہیں اب میں بھی تمہیں کچھ دیکھاتی ہوں

ll him both right know"

فیریہ حکمانہ لہجے میں کہتی ہیں کہ سفید کپڑوں میں ملبوس آدمی کے ع

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے 7 ہٹے کٹے گارڈ ارحم اور تامیر کو خون ا

نظروں سے دیکھتے ہوئے

وہ فلور پر اترتے ہیں۔۔

تامیر ان آدمیوں کو دیکھتے سر جھکائے ٹیڑھی سمائل کرتا ہے تامیر کو د

ہوئے ارحم بھی مسکرا دیتا ہے۔

ve a good bye my son's savior

t let me tell you one thing you can't save him he Will

y for everything he needs to pay"

فیریہ اٹل لہجے میں کہتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف آنکھوں

پر چشمہ لگائے سیڑھیوں سے اوپر جاتی ہیں اور لفٹ کے ذریعے اسی پل ا

آفس میں جاتی ہیں۔۔

وہ آفس میں داخل ہوتی ہیں اور ائرا ان کی نظروں سے بچتے ہوئے دوس

فلور کی کھڑکی سے باہر دو فٹ کی جگہ پر کھڑی پر کھڑی وہ فیریہ کی نظر

سے اوجھل ہوتی ہے۔۔

یااللہ زندہ بچا لینا ابھی سے نہیں مرنا ہے۔۔"مضبوطی سے وہ کھڑکی کے کو

کو پکڑے ہوئے خود کو گرنے سے بچاتی ہے۔

here's Ismail ??..

فیریہ کمرے میں آتے ہی فون ملاتے ہی غصے میں بے چینی میں پوچھتی ہیں۔

is dead!!..

فون کے دوسری طرف سے آواز آتی ہے اس کی بات سنتے

فیریہ سکون کا سانس لیتی ہیں۔

OOD..!!"Send Derek to jail for murdering Ismail"

فیریہ کا لہجہ اٹل اور حکمانہ تھا حکم دیتے ہی وہ کہتے ہی فون کاٹ دیتی ہیں

اپنے ٹیبل کا دراز کھولے وہ

اس میں سے ایک چھوٹا سا بیگ نکالے کچھ پل اسے ہی گھور کر دیکھتی ہے۔

u can't save him from me like that"..

فیریہ کہتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے اپنے آفس سے باہر

نکل جاتی ہے اور سیدھا ارفینج گارڈن سے مسکرا کر گذرتی ہوئی سب

نظروں سے اوجھل ہوتی ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

چلی گئی ۔۔؟؟؟ائزا دیوار کے ساتھ چپکتے ہوئے کھڑکی مضبوطی سے پکڑ

ہوئے آفس میں جھانک کر دیکھتی اور

دھیرے سے خود سے پوچھتی ہے اندر کسی کو بھی نا پا کر

ائزا واپس کمرے میں داخل ہوتی ہے کھڑکی سے اترتے

ہوئے ائزا سر کے بل زمین پر زور سے جا گرتی ہے۔۔

آئی اللہ میری کمر۔۔۔!!اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ائزا درد میں کراہتے ہو

زمین سے اٹھنے لگتی ہے۔

ماں ہے یا دشمن اتنی ظالم کیسے ہوسکتی ہیں یہ۔۔؟؟

ائزا اپنے سر کو مسلتے ہوئے کہتی ہے اور ٹیبل کہ طرف

بڑھتی ہے ٹیبل کے نیچے ٹیبل پر چپکائی ایک چھوٹی سی چپ اتارتے ہو

اسے اپنے بیگ میں اپنے چشمہ کی ڈبی میں

ڈالے اسی پل دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے

اور سیدھا دوڑتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھتی ہے لفٹ کے ذریعے وہ سیکر

روم میں داخل ہوتے ہی دوڑتے ہوئے نیچے جارہی ہوتی ہے کہ اچانک

اس کے پیروں میں ایک اچھا کھاسا ہٹا کٹا آدمی آگرتا ہے اسے دیکھتے ہو

ائرا چیختے ہوئے اپنے قدم واپس اوپر کی طرف بڑھاتی ہے اور

اتھل پتھل ہوتی سانسوں کی آواز سنتے ہوئے

ائرا ارحم کو دیکھتی ہے۔

سوری۔۔!!ہاتھ سے ٹپکتے ہوئے خون کو جھاڑتے ہوئے مڑ کر ائرا کی چیخ پر

کی حالت دیکھتے ہوئے اشاروں سے کہتا ہے۔

بس کردیں پہلے ہی سب تباہ کردیا ہے آپ نے لوگوں کی جان نہیں لینی

مارنا نہیں ہے پروف لے لیے ہیں میں نے چلیں اب آپ یہاں سے "

ائرا سیکریٹ روم کی حالت دیکھتے ہوئے خون کانچ کے ٹکڑوں کو زمین پر

جگہ بکھرا دیکھ کر ہر چیز ٹوٹی پھوٹی دیکھ کر سفید کپڑوں میں ملبوس لڑکوں

لڑکیوں کو ڈرا سہما ایک کونے میں کھڑا دیکھ ائرا سب پر

نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کہاں گئی وہ۔۔؟؟ تامیر ائرا سے گہری سانسیں لیتے ہوئے پوچھتا ہے جو ا

آدمی کی گردن اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے کھڑا گہری گہری سانسیں لے

تھا۔

وہ چلی گئی ہیں وہ نئی سازش کو انجام دینے "

ائرا ہلکی سی سمائل کرتے ہوئے کہتی ہے۔

کس کام کو۔۔؟؟ ارحم ائرا کو دیکھتے ہوئے اس ادھیڑ عمر

کے آدمی ہی طرف بڑھتا ہے اور اسے کالر سے پکڑے

کھینچتے ہوئے خون سے تر ہوتی زمین پر لا پھینکتا ہے۔۔

اپنے بیٹے کو خون کے الزام میں جیل بھیجنے کے"

ائرا گہری سانس لیتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ائرا کی بات پر ارحم بھی مسکرا پڑتا ہے۔۔

اس کی کمی تھی جس شخص نے کبھی ان کا ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھا وہ

کی وجہ سے کیا کیا بھگتنے والا ہے اس کا اندازہ بھی اس کو۔

ارحم زمین پر گڈھنوں کے بل اس آدمی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔"

پر باسیل سر ہیں ان کے ساتھ وہ سب ٹھیک کرلیں"

ائرا فخریہ انداز میں کہتی ہے۔

وہ ہی کررہا ہے وہ اب بھی کرلے گا "ارحم بھی مسکرا کہتا ہے۔۔

nere's is original drug's??.

ارحم زمین پر بیٹھے ڈرے سہمے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

on't know ??..

آدمی نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

ally?.

بڑی بڑی آنکھیں کیے پوچھتا ہے۔

s..I really really don't know "..

پریقین انداز میں جواب دیتا ہے۔

ay...

ارحم کہتے ہوئے کھڑا ہوتا ہے اور کالر سے پکڑ کر اس آدمی کو بھی اپنے س

کھڑا کرتا ہی ہے کہ ارحم اسے کچھ

کرتا غصے میں تامیر اس کی طرف بڑھے اس کا رخ اپنی طرف متوجہ کرتے

ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارتا ہے جس سے وہ اسی پل

آنکھوں سے زمین بوس ہو جاتا ہے "

اگر میرے بھائی کو کچھ بھی کیا تو زندہ نہیں چھوڑوں گا کسی کو بھی۔۔"

تامیر وہاں موجود ہر شخص کو خون اترتی نظروں سے دیکھتے ہوئے شہادت

انگلی اٹھائے وارن کرتے ہوئے کہتا ہے تامیر کی حرکت پر ارحم فخریہ ا

میں تامیر کو

دیکھتا ہے اور اسی پل وہ تینوں واپس جانے کے لیے لفٹ کی طرف بڑ

ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

"گھورنا بند کریں گے مجھے"

اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے خود پر دیریک کی نظروں کی تپش محس

کرتے ہوئے حور کتاب سائیڈ ٹیبل پر

رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"دل تو تمہیں اس وقت دیکھنے کو بھی نہیں چاہ

رہا ہے پر مجبوراً تم سامنے ہو اور تم سے نظریں ہٹاؤ یہ گناہ بھی مجھ سے ن

ہوتا ہے "

کمرے کا دروازہ زار سے بند کیے پلٹ کر حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اگر اتنی ہی پسند ہوں میں تو مجھے چھوڑ کر کیوں جاتے ہیں۔۔؟؟" غصے

کہتی ہوئی دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

"تم میری پسند نہیں ہو" اپنی شرٹ کا تیسرا بٹن کھولتے ہوئے حور کو دیکھے

کسی ایکسپریشن کے کہتے ہوئے

بیڈ کی طرف بڑھتا ہے۔

"تو پھر کیا ہوں میں آپ کی۔۔؟؟" دیریک ہے پیچھے چلتی ہوئی تجسس

پوچھتی ہے۔

" محبت ہو اور کمبخت ظالم عشق بھی" گہری سانس لیتے ہوئے بیڈ پر سر

بل گرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ابھی تک تو میں نے آپ پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے

پر ارادہ ضرور رکھتی ہوں" دیریک کے سامنے جا کر اپنی کمر پر ہاتھ ر

دیریک کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی گندا سا منہ بنائے پلٹ

جانے لگتی ہے کہ دیریک حور کے دوپٹے کو زور سے کھینچتے ہوئے اسے

اپنے گراتے ہوئے اسی پل بیڈ پر اپنی بازوؤں پر گرا دیتا ہے۔

"آج جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس کے بعد بھی

تم یہ کہہ رہی ہو۔۔؟؟"حور کی ہکا بکا ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے ہو

پوچھتا ہے۔

"کیا کیا میں نے۔۔؟؟" اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"مجھ سے دور جانے کا کہہ کر مجھے چھوڑ کر آنے

کا جو سبق دیا ہے تم نے آج وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا"

حور کے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے اس کے لبوں کو انگوٹھے سے سہلا

ہوئے کہتا ہے۔

"وہ سبق آپ کو میں بھولنے دوں گی بھی نہیں

میاں جی اگر بار رحم کی گنجائش نہیں بچے گی کوئی بھی اگر مجھے چھوڑ کر گ

دیریک کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔"

"تمہیں چھوڑنا کا تو دل میرا بھی نہیں کرتا

پر تمہاری ننھی سی جان کا خیال آکر تمہیں چھوڑ دیتا ہو"

حور کے چہرے پر جھکے اس کے کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں ک

ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے حور کو مدہوش کرنے لگتا ہے

"میرا بس چلے تو دن رات تمہیں خود کے قریب رکھ کر

تمہیں اپنی محبت کی عشق کی ہر شدت سے واقف کرواؤں"

کہتے ہی اسی پل اس کی گردن کو آزاد کرتا حور کے لبوں پر

شدت سے جھکے اس کی سانسوں کو خود میں سیراب کرنے لگتا ہے۔۔

دیریک کی بڑھتی ہوئی شدتوں کو دیکھتے ہوئے حور اس کے کندھے پر

رکھے اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے۔

حور دوبارہ ہاتھ اس کے کندھوں پر مارتی ہے اور اسی پل دیریک اس سے

ہو جاتا ہے۔

آپ نے قسم کھا رکھی ہے مجھ سے سانسیں چھیننے کی۔؟؟؟

دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سانس لیتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

یہ سب تم کرواتی ہو مجھ سے اگر میری شدتوں کو بڑھاؤ گی تو اس کا نقص

بھی تو تمہیں اٹھانا پڑے گا۔

حور کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ جو کرتے ہیں میری ساتھ اس کی سزا آپ کو کیا ملنی

چاہیے پھر۔۔؟؟

غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کس چیز کی سزا۔۔؟؟ دیریک تجسّس سے پوچھتا ہے۔

آپ ہٹیں میرے اوپر سے پھر بتاتی ہوں میں آپ کو

دیریک کو خود پر سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے اور وہ اسی پل دور ہو جاتا ہے۔

آپ کے لیے کل پورا دن بھوکا رہی میں پورے دن محنت کی میں نے

کے لیے اتنے سارے کھانے بنائے میں نے

جرمنی کے اسپیشل ڈشز بھی میں نے بنائی تھیں اتنی ساری محنت کی میں

لیکن بدلے میں مجھے کیا ملا۔۔؟؟

حور کی باتوں پر دیریک گلہ کھنگارتے ہوئے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتا ہے۔۔

آپ نے ایک نیوالہ تک نہیں چکھا تھا میری ساری محنت زیادہ کردی آپ

حور کہہ ہی رہی تھی کہ دیریک بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور حور کو کمر

پکڑے اپنے سینے سے لگائے

دوبارہ اس کے ہونٹوں پر قابض ہوئے اس کے سارے الفاظوں

کا دم گھونٹ لیتا ہے۔

دیریک کے حرکت پر اس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنے

ہاتھوں میں پکڑے اپنی آنکھیں بند کیے دیریک کی طرف

اپنے قدم بڑھائے دیریک میں خود کو سیراب کرنے لگتی ہے۔

♡_____♡.....♡_____♡

آپ پھر شروع ہوگئے ہیں کبھی تو رک جایا کریں آپ۔۔۔

دیریک کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے خود سے دور کرتے ہوئے ک

ہے۔۔

تمہیں دیکھنے کے بعد خود پر قابو پایا نہیں جاتا ہے مجھ سے میں

کروں۔۔دونوں ہاتھ حور کی کمر پر رکھے اسے خود سے لگائے مسکراتے ہو

کہتا ہے۔

اچھا بس ٹھیک ہے جائیں جا کر فریش ہو جائیں اور اب کھا لینا آپ کی وجہ

میں بھی بھوکی اور

اب میرا پیٹ درد کرنے لگ گیا ہے بھوک کے مارے "

حور اپنے دونوں ہاتھوں کو پیٹ پر رکھے ہوئے معصومانہ

انداز میں کہتی ہے۔۔

تو میں نے کہا تھا نا کہ کھانا کھا لینا پھر کیوں نہیں کھایا تم نے۔۔؟؟ کمر

ہاتھ ہٹاتے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ

رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ بھوکے رہیں اور میں کھانا کھا لوں اتنی ظالم بیوی نہیں

ہوں میں" دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور

کہتے ہی اپنا سر جھکا لیتی ہے۔۔

اتنا بھی اچھا نہیں ہوں میں جو میری وجہ سے تم بھوکی

رہو۔۔!!"حور کی ناک سے اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ میرے لیے تو سب سے اچھے ہیں خود کے لیے اچھے ہو یا

نا ہو کیا فرق پڑتا ہے۔"

حور کندھے اچکاتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

حور کی بات دیریک کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے پر وہ جلد ہی گ

سانس لیتے ہوئے اسے ضبط کرنے

لگ جاتا ہے۔۔"

بہت بولنے لگ گئی ہو کم بولا کرو۔۔۔!" حور کو آزاد کرتا اس سے دور ہو

ہوئے اپنی شرٹ کے باقی بٹنوں کو کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ سے سیکھا ہے۔۔" حور بلکل دھیرے سے کہتی ہے پر اس کی آواز دیر

کے کانوں تک باآسانی پہنچ جاتی ہے۔"

میرے پاس تو کپڑے نہیں ہیں چینج کیا کروں میں۔۔؟

دیریک حور کی طرف مڑتے ہوئے کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔ میں

کر آئی تھی کپڑے آپ کے الماری میں ہیں "

حور کہتے ہی الماری کی طرف بڑھتی ہے اور دیریک کو پلین ڈارک گیرے

تھری پیس سوٹ کی پینٹ اور شرٹ

دیے واش روم میں روانہ کرتی ہے اس کے جاتے ہی خود بھی

الماری سے اپنے پہلے والے کپڑوں میں سے دیریک کے سوٹ

کے کلر کے ساتھ میچنگ فراک نکالے خود بھی تیار ہونے لگتی ہے۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ادینہ اور باسیل بک شیلف روم میں سارے کمپیوٹر آن کیے

کچھ کاغذات اور دیواروں سے تصویریں اکٹھی کیے دونوں

اپنے کام میں مصروف ہوئے پکڑے پڑے تھے کہ باسیل

کے آفس میں اس کے فون پر کال آتی ہے جس کی آواز پر وہ واپس جم

میں جاتا ہے جب تک وہ پہنچتا ہے

کال بند ہوچکی تھی اور اب ایک میسج آیا ہوا۔۔

جو انگلیش میں اپنے 10 منٹ میں پہنچنے کا بتا رہا تھا۔

باسیل میسج کو دیکھتے ہوئے واپس اپنے آفس میں جاتا ہے

اور ادینہ کو لیپ ٹاپ پر کام کرتا دیکھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔

's coming in 10 min I need to change you'll complete

ur work in 10 min "..

باسیل اپنے آفس میں کھڑا ہو کر بک شیلف سے دور

ادینہ سے کہتا ہے۔۔

ay??..

اب کہ بار وہ پوچھتا ہے۔

s I'll do that in 10 minutes it's almost over"

ادینہ مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ سے سر اٹھائے باسیل کو دیکھتے ہوئے مسکر

جواب دیتی ہے۔

ood"..

باسیل کہتے ہی ہلکی سی سمائل پاس کرتا اپنے آفس سے نکلے جم روم سے نکل

وہ حال میں نظریں دوڑاتے ہوئے

سیدھا اوپر اپنے روم کا رخ کرتا ہے کمرے میں بھی روحی کو نا پا کر با

فریش ہو کر کپڑے چینج کرنے کے لیے

الماری سے کپڑے لیے واپس واش روم میں چلا جاتا ہے۔۔

باسیل چینج کیے وہ شرٹ پہنتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے اتنے میں ر

بھی اسی حالت میں کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

"تیار کیوں نہیں ابھی تک تم..؟؟"

روحی کو دیکھتے ہی پوچھتا ہے۔

"تیار ہونے کی ضرورت آپ جیسے بزرگوں کو ہے اپنا بڑھاپا چھپانے کے ـ

زور سے دروازے کو بند کرتی ہوئی صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی

نہیں ہونا میں نے تیار شکر الحمد اللہ بنا میک اَپ

کے بھی خوبصورت ہوں بہت" صوفے سے پشت ٹیکائے آنکھیں بند کہتی ـ

"لیکن اس وقت پھر کیوں چڑیل خاندان کی

سربراہ لگ رہی ہو مجھے..؟؟" اپنی شرٹ کی بازوؤں کے بٹن

بند کرتے ہوئے روحی کی طرف مڑے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ کی آنکھوں پر بڑھاپے کے اثرات شروعات ہوگئے ہیں

سمجھ سکتی ہوں میں۔۔آنکھیں کھولے ترس کھانے والا منہ بنائے کہتی ہے۔

"تب ہی حسین خوبصورت جوان لڑکی کو چڑیل کہہ

رہے ہیں آپ " کہتے ہی واپس اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

"تمہیں منع کیا تھا نا میں نے میری عمر کے بارے

میں کچھ بھی بولنے کے لیے پھر شروع ہوگئی تم "

دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے غصّیلے لہجے میں کہتا ہے۔

"تو میں نے بھی منع کیا تھا نا مجھے چڑیل بولنے کے لیے

مانی میری بات آپ نے آنکل" صوفے سے پشت ہٹاتے ہوئے غصہ میں بھ

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"شوہر ہوں میں تمہارا لڑکی بات کیسے اور کس جگہ

سے کر رہی ہو تم مجھ سے" ایک قدم مزید روحی کی بڑھاتے ہوئے کہتا ہے

"منہ سے کر رہی ہوں اور کس جگہ سے بات

کروں گی کہیں اور سے باتیں کرنے کا تجربہ آپ کے پاس ہی ہو گا عمر جو

گزار چکے لڑکیاں تاڑنے میں ہر جگہ سے بولنے کا ایکسپرینس آگیا ہو گا

کے پاس"

تنزیہ لہجے میں کہتی ہوئی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

"کہنا کیا چاہتی ہو بی بی..؟؟صاف صاف بولو جو بولنا ہے تم نے ۔۔روحی

سامنے سے گزرتا دیکھتے ہوئے بولا

"اچھا تو پھر ٹھیک ہے بولتی ہوں میں صاف صاف میرے

منہ مت لگیں اور کمرے سے باہر تشریف کا ٹوکرا لے کر جائیں اپنااس و

سخت زہر لگ رہے ہیں ایسا نا ہو کہ آپ کو دیکھ دیکھ کر میں الٹی ہی کرد

ابھی"

باسیل کے سامنے رک کر انکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے

میں دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے

ہی ہیر زمین پر پٹکھتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھتی ہے

کہ باسیل اسے بازوؤں سے پکڑے اسی پل زور سے

اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

"بہت شوق ہورہا ہے الٹیاں کرنے کا 1 مہنیہ انتظار

کرو 9 مہینے تک یہ کرنے والی ہو اب تم "

روحی کو اپنے سینے سے لگائے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا پلک جھپکائیں

ہے۔

"اور رہی بات منہ لگنے کی وہ تو ابھی لگا نہیں ہوں "

آنکھوں سے نظریں ہٹائے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے اس کے لبوں

اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

پر آج رات وہ بھی پوری رات اچھے سے لگوں تمہیں شہد

اور زہر کا فرق بھی سمجھاؤں گا تاکہ آئندہ بولنے سے پہلے ہزار دفعہ س

تم"

کہتے ہی لبوں پر جھکنے لگتا ہے پر قریب آکر وہ رک جاتا ہے

اور روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

"اچھا اب بس جاؤ اور جا کر تیار ہو کر آؤ تنگ مت کرو مجھے" روحی سے

ہوتا اپنے کپڑے ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"میں نے کب تنگ کیا آپ کو آنکھوں کے ساتھ ساتھ

دماغ پر بھی عمر کے رنگ چڑھنے لگ گئے ہیں لگتا ہے"

روحی اب بھی غصہ میں ہی جواب دیتی ہے۔۔

میری عمر کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے گڑیا

اپنی فکر کرو بول اتنے بولو جتنا بعد میں بھی برداشت کر پاؤ " دوبارہ روحی

طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ کو پتا ہے انکل آج کل کی لڑکیاں اب ان باتوں سے

شرماتی نہیں ہیں" باسیل ایک قدم بڑھاتا ہے پر روحی دو قدم اس کی طر

اٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"مجھے لڑکیوں کا تو نہیں پتا پر ایک کا پتا ہے جو

خود اول درجے کی وہ ہے" شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

"وہ کیا۔۔؟؟؟" حیرانگی سے گردن جھٹکتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"سمجھ جاؤ خود ہی اب ہر بات تفصیل سے بیان

کروں میں عقل کہاں گئی تمہاری اب۔؟؟" کہتے ہی واپس پلٹ جاتا ہے

ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے۔

"عقل کو میں 10 روپے میں کباڑ والے کو بیچ آئی

آپ بتائیں میں کیا "وہ" ہوں۔۔باسیل کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھتی ہے

"بس 10 روپے میں اتنی سی عقل تھی جو 100

روپے بھی نا دے سکی تمہیں" روحی کی بے چینی دیکھتے ہوئے شرارتی ا

میں کہتا ہے۔

"آنکل میں سر پھاڑ دوں گی آپ کا کیوں صبح صبح

دماغ گھوما رہے ہیں آپ میرا" بازوؤں سے پکڑے باسیل کا

رخ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے غصے میں کہتی ہے۔

"تمہارے پاس ابھی بھی دماغ ہے بچ نہیں آئی وہ تو

تم 10 روپے میں۔۔؟؟" روحی کو غصہ میں دیکھ اپنی ہنسی

ضبط کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"بہت ہی کوئی واحیات جوک تھا ہنسی نہیں آئی مجھے "

باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ سجی دیکھ گندا سا منہ بنائے کہتی ہے۔

"پر غصہ تو آگیا نا۔!!" کہتے ہی روحی کی کمر پر ہاتھ رکھے اسے اپنے سا

ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

اس کے لیے اپنے الفاظوں کو زحمت دینے کی ضرورت

نہیں تھی آپ کی شکل دیکھ دیکھ کر مجھے ویسے ہی غصہ آرہا ہے آج" زبرد

کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے

کہتی ہے۔

بھولو مت اسی شکل سے بے پناہ محبت کرتی ہو تم "

ڈریسنگ ٹیبل پر ہاتھ رکھے روحی کی طرف جھکتے ہوئے

کہتا ہے۔

"وہ تب میں بچی تھی نا اور دماغ کو میرے زنگ لگ گیا اس وقت تو غلطی

محبت ہوگئی عقل ہوتی تو آپ سے محبت تھوڑی ہوتی " باسیل کی آنکھوں

دیکھتے ہوئے اب اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔

"بہت ہی کوئی واحیات جوک تھا ہنسی نہیں آئی مجھے"

باسیل چڑتے ہوئے کہتے ہوئے روحی سے دور ہونے لگتا ہے کہ

"پر غصہ تو آگیا نا۔۔۔!!روی کہتے ہی شرٹ سے پکڑتے ہوئے

باسیل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

میرا دماغ خراب کیا تھا نا اب خود کا بھی ہو گیا ہے مبارک ہورہیں اب گند

سڑے ہوئے انڈے جیسا منہ بنا کر

بہت دانت نکل رہے تھے نا اس چڑیل کے سامنے آپ کے اب ہنسیں " با

کو مزید اپنے قریب کرتے ہوئے آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"شوہر سے بدلے لیتی ہو ظالم عورت شرم نہیں آتی تمہیں "

روحی کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"اب تم صبر کرو میری جان اب بدلہ لینے کی باری میری

پھر دیکھتا ہوں کون جیتے گا اور کون ہارے گا"

کہتے ہی روحی کے گال پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

"ہمم میں تو ڈر گئی" باسیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں

پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ گھنٹے گزرنے تو رات آنے دو تم گڑیا تم ڈرو گی بھی

اور ڈر کر چیخوں گی بھی وعدہ ہے میرا"

باسیل کہتا ہے اور روحی اسی پل اپنا سر جھکا لیتی ہے۔"

آپ۔۔۔۔!!!روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کچھ نہیں بول پاتی

کے گال بلش کرنے لگ گئے تھے۔

اب میرے بنا کچھ کرے ہی تم بلش کرو تو مسئلہ کھڑا ہو جائے گا " کہتے

روحی کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔۔

تیار ہو جاؤ 10 منٹ میں مہمان آجائیں گے"

روحی سے دور ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ روحی دوبارہ شرٹ سے

پکڑے اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

بیگم نا کرو یہ ویسے ہی کل رات سے تم نے مجھے بے چین

کر رکھا ہے اب یہ معصوم سی حرکتیں نا تم تڑپاؤ مجھے "

روحی کے ہاتھ اپنی شرٹ ہر دیکھتے ہوئے ہارے ہوئے

انداز میں کہتا ہے۔۔

وہ مجھے ایک ہیلپ چاہیے تھی آپ کی" روحی دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

کیسی ہیلپ چاہیے۔۔"روحی کے دوبارہ قریب آتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میری پٹی کھول دیں " روحی اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہتی ہے

بلکل بھی نہیں چوٹ لگی ہوئی ہے ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے یہ۔۔" باسیل

میں سر ہلاتے ہوئے فوراً سے انکار کرتا ہے۔

اب درد نہیں ہے مجھے اسے کھول دیں ویسے بھی میں نے

بال دھونے ہیں گندے ہوگئے ہیں "

روحی التجائیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔

صاف تو ہیں یہ کچھ دن اور رہنے دو پھر دھو لینا زخم کو

گیلا نہیں کرنا ہے ابھی گڑیا اور ویسے بھی رات ہی تو بدلی ہے میں نے"

روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پیالے نما انداز میں

پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

تو آپ بال دھو دیں میرے احتیاط کے ساتھ "

بڑی بڑی آنکھیں کیے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔

مطلب تم نے بات منوانی ہے مجھ سے میری نہیں ماننی ہے۔؟گہری سانس

ہوئے بولا

آپ کو پتا ہونا چاہیے نا مجھے سر پر بوجھ نہیں پسند ہے اس لیے تو میں نے ا

اتنے لمبے بال کاٹ دیے تھے

میں یہ پٹی کیسے برداشت کروں"

ڈریسنگ ٹیبل سے اترتے ہوئے باسیل کا رخ واش روم

کی جانب موڑتے ہوئے کہتی ہے--

روحی نہیں دھلوانے ہیں کل گیلے کر چکی تھی تم ان کو

واش روم کے دروازے کو دیکھتے ہوئے ہارے ہوئے انداز میں کہتا ہے۔

وہ میں نے نہیں اللہ تعالیٰ نے کروائے تھے انہیں بھی لگتا ہے کہ اب

کھول دینی چاہیے اور اگر مجھے درد ہوا تو میں

بتادوں گی آپ دوبارہ پٹی کردینا میری "

کیسا لگا میرا آئیڈیا۔۔۔؟؟؟ باسیل کی بازوؤں سے ٹھوڑی ٹیکاتے ہوئے جھک

باسیل کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔"

بہت ہی فضول آئیڈیا ہے تمہارا پر خیر مان لیتا ہوں میں تمہاری بات کیا

رکھو گی تم"

روحی کی گردن ہے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے اسے اپنے س

واش بال دھونے لے جاتا ہے۔۔"

____/□/♡

حور اور دیریک بھی دونوں تیار ہو کر صدف بیگم کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل

بیٹھے ہوئے صدف بیگم کے ہاتھوں کے لذیذ کھانوں کا لطف اٹھا رہے تھے

اٹھا چکے تھے صرف حور ہی تھی جو بنا روکے کھائے جا رہی تھی۔۔۔

دیریک حور کے علاوہ صدف بیگم سے بھی تھوڑا بہت گھلنے لگا تھا ان سے

ہنس کر پرسکون ہو کر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔"

دیریک آپ چائے پیے گیں۔۔؟؟حور اپنا کھانا ختم کیے

کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

بلیک کافی بنا شوگر کے "سر اٹھا کر حور کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کڑوی کالی کافی پیتے رہتے ہیں تب ہی ایسے سڑے ہوئے ہیں

لاحولہ ولاقوتہ " حور گردن ہلاتے ہوئے کہتے ہوئے سرونٹس

کے ساتھ برتن اٹھائے کیچن ہی طرف بڑھتی ہے۔۔

حور کی حرکت پر صدف بیگم اور دیریک دونوں مسکرادیتے ہیں۔۔

آجاؤں صوفے پر بیٹھتے ہیں پرسکون ہو کر آج یہی رکنا ہے تم دونوں ن

نہیں پھر یہ موقع مجھے کب فراہم ہو

اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کا"

صوفے جانب بڑھتی ہوئی صدف بیگم کہتی ہوئی جاتی ہیں ان کی بات پر دیر

گہری سانس بھرتا ہے اور صوفے کی طرف بیٹھنے کے لیے بڑھتا ہی ہے

سامنے سے حویلی کے دروازے سے 4 پولیس آفیسر ہاتھ میں ہتھکڑی اور

وارنٹ گرفتاری پکڑے ہوئے حویلی میں داخل ہوتے ہیں۔۔

انہیں دیکھتے ہوئے دیریک بیٹھنے کے بجائے سیدھا کھڑا ہو کر تجسس سے د

ہے۔

rek Jon you are under arrest for killing your grandfather

d Uncle

ou have a right to remain silent or have a attorney for

urself"

پولیس والوں میں سے ان کا سب کا چیف آفیسر ڈیریک کے سامنے کھڑ

ہوتے ہی وانٹ اس کی نظروں کے سامنے اسے دیکھاتے ہوئے اس

ہاتھوں میں ہتھکڑیاں باندھنے لگتے ہیں۔

t's Go"!!....

ہتھکڑی باندھتے ہی وارنٹ واپس فولڈ کیے اپنے آفیسر

کو دیتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

hat are you talking??...

دیریک کی بجائے صدف بیگم کہتی ہیں۔۔

دیریک تو اپنے ہاتھوں میں آج پہلی بار گھڑی سے سونی کلائی میں بند

ہتھکڑی دیکھ کر وہ تو ہکا بکا رہ گیا تھا

نظریں اس کی اس کے اپنے ہاتھوں پر ٹک چکی تھی

نا نظریں اٹھا رہا تھا نا ہی کچھ بول رہا تھا۔۔"

e can talk about that in police station let's go out there"...

پولیس والے دیریک کو کے جانے لگتے ہیں کہ پیچھے سے کیچن سے حور نکل

ہے۔۔

hat are you doing??..

حور کیچن سے نکل کر دیریک کی طرف بڑھتے ہوئے اسے اپنے پیچھے کیے

اس کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھتی ہے۔

e don't have time Mr Jon we need to go"

حور کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے اسے ٹچ کرتے ہوئے ہی پولیس

والا کہتا ہی ہے کہ حور جلدی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر ایک قدم اس

طرف بڑھائے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پھر

بول پڑتی ہے۔

y husband is not going anywhere

ke your Step back"..

حور سخت اٹل لہجے میں کہتی ہے کہ دیریک کو صدف بیگم کے چہرے پر

پل فخریہ مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔

دیریک اس سٹیویشن میں مسکرانے کا تصورِ نہیں کرسکتا تھا پر وہ مسکرارہا تھا

وہ مسکراہٹ فخریہ تھی۔

is a murderer and we have arrest warrant against him

ow me..

پولیس والے کہہ ہی رہے ہوتے ہیں کہ حور ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے

پڑتی ہے۔

hat??...

پولیس والے حیرانگی اس کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔

aid show me the arrest warrant against him!!..

بڑی بڑی آنکھیں کیے سخت لہجے میں کہتی ہے کہ

اسی پل دوسرا پولس آفیسر اس کی طرف آریسٹ وارنٹ بڑھاتا ہے۔۔

ho file a report against him??..

حور کاغذ کھولتے ہوئے پوچھتی ہے کہ دروازے سے داخل ہوتے ہوئے منہ

صاحب بول پڑتے ہیں۔"

میں نے کی ہے۔۔!!پولیس آفیسر کے پیچھے سے حویلی میں داخل ہوتے ہو

حور دیریک کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔

کاغذ پڑھنے سے پہلے ہی حور غصے میں اپنے باپ کو دیکھنے لگتی ہے۔۔

آپ کو کس نے حق دیا میرے شوہر کے خلاف کیس کرنے کا۔؟

اپنے باپ کی طرف بڑھتے ہوئے تلخ لہجے میں پوچھتی ہے۔

میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا ہے میری بیٹی ایک کرمنل

کے ساتھ خونی ہے ساتھ نہیں رہ سکتی ہے۔۔

دیریک کو دیکھتے ہوئے چہرے پر ٹھیڑی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔؟؟ حور حیرانگی سے پوچھتے ہوئے اپنے بابا کی طر

بڑھتی ہے۔۔

ہاں ہو خون ہو میرا۔۔!! منہاج صاحب دیریک سے نظریں ہٹا کر حور

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تو آپ نے بھی تو مجھے بیچا تھا اور نا جانے پہلے چھ کتنی

کوششیں کر چکے ہیں اس بات پر آپ کے ساتھ کیا کیا

جائے کیس کردوں میں نے۔

حور آنکھوں میں آنکھیں ڈالے فل کانفڈنس کے ساتھ

کہتی ہے اور منہاج صاحب کی بولتی بند کردیتی ہے۔

کیا کہہ رہے ہو یہ ۔۔؟؟ منہاج صاحب بوکھلائے ہوئے انداز میں پو

ہیں۔۔

اووو تو اب سمجھ گم ہوگئی ہے آپ کی میں تفصیل سے بتاتی ہوں۔۔

میری ماں سے زبردستی شادی کرکے ان پر شادی کے بعد سے

آج تک تشدد کرنے کا کیس مجھے بچپن سے ایک قیدی

بنائے رکھ کمرے میں بند کرنے کا کیس میرے بڑے ہونے کے بعد سے

گھٹیا مردوں کے سامنے اپنے پیسے کے لالچ کو پورا کرنے کا کیس اور آخر

مجھے بیچ ڈالنے کا کیس

بتائے کردوں یہ سارے کیس میں آپ پر۔۔؟؟

بنا پلک جھپکائیں بنا چہرے سے نظریں ہٹائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

ٹوک لہجے میں کہتی ہے۔

زبان سنبھال کر بات کرو باپ ہوں تمہارا "

اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے غصے میں

کہتے ہیں۔

آپ بھی زبان سنبھال کر بات کریں بیوی ہے یہ میری اپنی بے عزتی

برداشت کررہا ہوں اس کی نہیں کروں گا"

منہاج صاحب کی بات کا جواب دیریک ان کی طرف بڑھتے ہوئے دیتا ہے

واہ 4 دن ساتھ کیا رہے زبان لگ گئی ہے تمہاری اتنی ہمت آگئی ہے تم

کہ اپنے باپ کو دھمکی دے رہی ہو۔۔"

منہاج صاحب واپس حور کی طرف متوجہ ہوئے ہنستے ہوئے

کہتے ہیں۔۔

کیا کروں مجھے میرے شوہر نے ڈرنا سیکھایا ہی نہیں"

حور دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے فخریہ مُسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اس کی مسکراہٹ پر منہاج صاحب کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

کیس واپس لے لیں بابا اس سے پہلے کہ میں کیس کروں آپ پر اور یاد ر

ہمارا کیس زیادہ اسٹرونگ ہے "

حور اپنے ہاتھ نیچے چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

دھمکی دے رہی ہو مجھے" ایک آئیں رو اُٹھاتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

آپ نے مجبور کیا ہے نا میرے شوہر پر جھوٹے الزامات لگاتے نا آپ کو یہ

دیکھنا پڑتا آپ کیس ختم کریں ہتھکڑیاں نکلوائیں ان کے ہاتھوں سے ۔

دیریک کے ہاتھوں میں بندھی

ہتھکڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کیس تو ختم نہیں ہوگا اب دیریک کو جیل جانا پڑے گا اس کے خلاف ثبو

ہیں تمہارے پاس کیا ثبوت ہیں۔۔؟؟

پھر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتے ہیں۔

hat are you waiting for take him with you"..

پولیس والوں کو دیکھتے ہوئے غصے میں کہتے ہیں۔

بابا مت کریں ایسا اچھا نہیں ہو گا اس کا انجام " حور بھی

پولیس کو دیریک کی طرف بڑھتی دیکھ غصہ میں کہتی ہے اس سے پہلے منہ

صاحب کچھ بولتے دیریک حور کا

رخ اپنی طرف موڑ چکا تھا۔"

فکر مت کرو گھر جا کر اپنی پیکنگ کروں ٹکٹ تیار ہے

ہم واپس گھر جائیں گے کل بے فکر رہو پریشان مت ہو میں

آج ہی واپس آجاؤں گا '

غلط فہمی ہے تمہاری۔۔"

دیریک کی بات کاٹتے ہوئے بیچ میں بول پڑتے ہیں۔۔

آپ کی غلط فہمی ہے مانا کہ ہاتھ ہلکا رکھا ہوا تھا میں نے پر اس کا مطلب

نہیں تھا کہ مجھے کمزور ہی سمجھ لو

آپ کی زندگی کی پہلی اور آخری خوشی کے لیے میں جیل کا راؤنڈ لگا کر

ہوں آکر آپ کو تفصیل سے وہاں کے ماحول بتاؤں گا اگلہ راؤنڈ آپ کا جو

وہاں کا "

منہاج صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے دیریک انہیں کند

سے اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے پولیس

کے نکلنے سے پہلے ہی حویلی سے باہر نکل جاتا ہے

وہ باہر نکلتا ہے کہ ایک پولیس والا اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتا

گاڑی میں سوار ہو کر دیریک ان کے ساتھ

پولیس اسٹیشن روانہ ہوتا ہے"

♡_____♡.....♡_____♡

روحی کے بال واش کرواکر باسیل بھی اپنے فون میں ٹائم دیکھتے ہوئے سیڑھی

کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔

10 منٹ بولا تھا 5 منٹ اور گزر چکے ہیں کہاں رہ گئے ہیں یہ۔"

باسیل خود سے سوال کرتا ہوا اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکالے کال لگا

لگتا ہے اور سیڑھیوں سے اترنے لگتا ہے کہ سامنے دروازے سے اندر

اچھی کھاسی عمر کے

شخص کو آتا دیکھ کر اس کے قدم رکنے لگتے ہیں

سامنے سے آتے شخص کو دیکھتے ہی باسیل کال کٹ کرتا گہری سانس لیتا

سیڑھیوں سے نیچے اترتا ہے۔

اتنی دیر کردی آپ نے۔؟؟ باسیل فون کوٹ کی جیب میں ڈالتے ہو

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بلند آواز میں پوچھتا ہے۔

میں پچھلے 23 سال سے رہتا یہاں ہی ہوں پر مجھے ابھی بھی یہاں کے ٹر

کی عادت نہیں ہوئی ہے۔۔

جلدی کروں تو بھی دیر ہوئی جاتی ہے۔

حویلی میں داخل ہوتے 50 سال سے اوپر کی عمر کے آدمی سیڑھیوں

اترتے باسیل کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

مطلب ہم میں سے کسی کو لندن راس نہیں آیا

چاہیے یہاں 4 سال پہلے آئے ہو یہاں یا 23 سال پہلے سٹیویشن سب کی ا

جیسی ہی ہے "

باسیل سیڑھیوں سے اتر کر حال میں اس شخص کے

سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ویلکم مسٹر "واسک جون " باسیل ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھاتے ہوئے

ہے۔۔

تھینک یو مسٹر باسیل " واسک باسیل سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

سوچا نہیں تھا کہ تم سے ملاقات اس طرح ہوگی میری

واسک باسیل کے چہرے کو باغور دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

انسان جو سوچ لے وہ اس کے ساتھ ہو جائیں

قہقہہ لگانے کے لیے یہ جملہ اچھا ہے "

باسیل چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہتا ہے اور کہتے ہی اپنا

ہاتھ دور کرتا ہے۔

آجائیں بیٹھیں وہ دونوں بھی آتے ہی ہونگے پھر شروع کرتے ہیں اپنا کا

صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

واسک ہاں میں سر ہلاتے ہوئے صوفے کی جانب

بڑھتے ہیں باسیل بھی ان کے پیچھے پیچھے لیڈی سرونٹ کو پانی لانے کا اش

کرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔

باسیل بیٹھتا ہی ہے اس کی نظر واسک کے چہرے پر پڑتی ہے جہاں عجیب

غریب تاثرات نے بسیرا کر رکھا تھا۔

آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم اس کہانی کے اختتام پر پہنچ

تھے جب اب تک سب سنبھال لیا ہے تو اب بھی وہی ہوگا جو ہم چا

ہیں۔۔"

باسیل صوفے سے پشت ٹیکائے انتہائے پرسکون انداز میں کہتا ہے اور

شخص کو پرسکون کرنے لگتا ہے۔۔

اب تک سنبھال تمہاری مدد سے تم نا ہوتے تو یقیناً میں صرف اکیلا بیٹھ

سوچ ہی رہا ہوتا کہ اپنی بیوی سے

اپنی فیملی کو کیسے بچاؤں"

واسک کہتے ہی ہیں کہ لیڈی سرونٹ ان کے لیے پانی کا گلاس لے کر ان

سامنے کھڑی ہوتی ہیں۔

یہ میرا فرض تھا میں جج صرف اپنے ملک کے لیے کام کرنے کے لیے نہیں

تھا جہاں جیسے میری ضرورت ہو گی

باسیل سکندر مدد کے لیے ضرور حاضر ہو گا "

باسیل کہتے ہوئے صوفے سے پشت ہٹاتا ہے۔۔

دیریک ٹھیک ہے۔؟؟ کہاں ہے وہ۔۔؟؟

باسیل کی بات مکمل ہوتے ہی پوچھ بیٹھتے ہیں۔۔

اس وقت تو وہ جیل میں بیٹھے وہاں کے ہر شخص کی نظروں کا مرکز بنے

ہیں۔۔"ان کی بات مکمل ہوئی ہی تھی کہ پیچھے سے حویلی میں داخل ہو

ہوئے

ائرا ارحم باسیل کو دیکھتے ہوئے بلند آواز میں کہتے ہوئی

داخل ہوتی ہے اور کہتے ہی سرسری سی نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے آئی پیڈ

ڈالتی ہے پر فوراً سے نظریں اٹھا کر دوبارہ باسیل کو دیکھنے لگتی ہے۔

ائرا ارحم کی آواز پر باسیل اور واسک فوراً سے ان کی طرف متوجہ ہو

ہیں۔۔

کیا مطلب وہ جیل میں ہے۔۔؟؟ باسیل صوفے سے اٹھ کر ان سے ملتے ہو

پوچھتا ہے۔۔

باسیل ملنے لگتا ہے اور پیچھے سے واسک بھی پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہو

صوفے سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

مطلب یہ کہ فیریہ نے انہیں جیل بھجوانے کی تیاری کردی تھی اور ان

تیاری کو مکمل منہاج ابراہیم نے کیا تھا دیریک کی نیوز لائیو ہے اس کے

پہنچتے ہوئے کی ویڈیو "

ائرا آئی پیڈ باسیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے ائرا سے آئی پیڈ پکڑ

پہلے باسیل نیوز کی طرف دیکھتا

ہے اور پھر وہ آئی پیڈ واسک کی طرف بڑھا دیتے ہیں۔۔"

کتنی دیر پہلے وہ آریسٹ ہوا اور کس الزام میں۔۔؟

باسیل ائرا سے پوچھتا ہے۔

خون کے الزام میں وہ بھی ایک نہیں دو "

ڈائیگو اور اسمیل کی موت کے الزام میں وہ جیل جاچکے ہیں۔

اسمیل کو بھی ماردیا اس نے ۔۔؟؟ واسک حیرانگی کا مظاہرہ کرتے ہو

پوچھتے ہیں۔

جی مار دیا انہوں نے وہ بھی اپنے ہی ڈر گز سے

ائرا کہتے ہوئے باسیل اور ارحم کو کراس کرتے ہوئے آگے صوفے کی طر

بڑھتی ہے اس کے پیچھے پیچھے ارحم بھی

صوبے کی طرف بڑھنے لگتا ہے کہ اس کی نظر جم روم

کے دروازے میں کھڑی ادینہ پر پڑتی ہے جو اپنے

باپ کی خبر کا سن کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی تھی"

یہ کون ہے۔؟؟ ارحم ادینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

نارمل لہجے میں پوچھتا ہے۔

ارحم کے سوال کر باسیل بھی پلٹ کر ادینہ کی طرف دیکھتا ہے اور دیکھتے

اسے گہری سانس بھرتا ہے۔

اپنے جواب کے لیے ارحم باسیل کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے۔

یہ ادینہ ہے اسمیل کی بیٹی "

باسیل کہتے ہی اس سے اپنی نظریں ہٹا لیتا ہے۔۔

باسیل کہتا ہے اور ان سب کی نظروں ادینہ کی طرف بڑھتی ہے سب

نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتی

ادینہ رونے کے بجائے خود کو کمپوز کرتی دبے دبے قدم اٹھائے

گہری سانس لیتے ہوئے حال میں سب کی طرف بڑھتی ہے۔

llo، my self Adina Jon

ارحم کے سامنے کھڑی ہو اس سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے۔۔

n Arham Ibrahim".

ادینہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہتا ہے ارحم سے ملتے ہی ادینہ ائرا کی طر

متوجہ ہوتی ہے۔۔

n Aira Ibrahim...

s I know you I saw you on your hacking website as a

st hacker tag"...

ادینہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہتی ہے۔

vas waiting for you everything is ready

ou need to check it.

ave to go back soon so...

ائرا کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی آنسوؤں کو ضبط کر

ہوئے اپنی بات ادھورے الفاظوں میں چھوڑتے ہوئے کہتی ہے۔۔

check that "..

ائرا اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہتی ہے۔

ائرا سے بات کرتے ہی ادینہ واسک کی طرف متوجہ ہوتی ہیں

اور جاتے ہی ان کے سینے سے سر ٹیکاتے ہوئے ان سے ملتی ہے۔

sorry uncle dad didn't complete his promise

n sorry"

واسک سے دور ہوتی اس کے چہرے کی جانب نم آنکھوں

سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

try his best don't need to say sorry"

ادینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

ماحول ایک دم گم سم ہوچکا تھا ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی کہ سیڑھیوں

کائی گرین کلر کی لونگ سمپل سی فراک پہنے ہوئے جس کی کمر پر صرف ا

بھاری سی

لٹکن تھی جو اس کے بیک ڈیپ گلے سے جڑی ہوئی تھی باقی پوری فر

سمپل تھی دونوں کندھوں پر دوپٹہ ڈالے ہوئے سوفٹ گولڈن براؤن سا

آپ کیے پیرؤں میں ہمیشہ کی طرح کھسہ پہننے ہوئے روحی اپنے ساتھ ا

دونوں

بچوں کو لیے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی۔

عالیان اور تاشہ دونوں کو بلیک کلر کا کھلا کھلا سا وائٹ اور نیوی بلیو کلر

ٹراوزر شرٹ پہنائے ہوئے پیروں میں وائٹ کلر کے شوز پہنائے ہوئے ر

دونوں کو لیے ایک ساتھ حال میں بھی بڑھ رہی تھی کہ بچوں کی حرکتیں

روحی کے قہقہ پر سب کی توجہ اس کی طرف اٹھتی ہے۔۔

کچھ دیر رک جائیں پھر کام شروع کرتے ہیں "

باسیل اٹل انداز میں سب کے چہروں کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے باسیل

بات پر سب ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

سب پرسکون سے ہو جاتے ہیں۔۔

ٹیڈی میرے پاس آجاؤں ایسے اگلے سال میں ہی پہنچوں

گے تم نیچے " عالیان کو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے ریلنگ پکڑ کر اترتا

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

روحی کے چہرے پر مسکراہٹ اس کا چہرہ اسے سر تا پیر دیکھتے ہوئے با

کے چہرے پر بھیج مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔"

ماما میں اتر جاؤں گا میں بڑا ہو گیا ہوں"

عالیان کہتے ہی ایک اور سیڑھی پر قدم رکھتے ہیں عالیان

نیچے قدم رکھتا ہے کہ باسیل ان کو دیکھتے ہوئے

ان کی طرف بڑھتا ہے اور دو دو سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے

عالیان کے پاس پہنچ کر اسے گود میں اٹھا لیتا ہے۔

مجھے چھوڑیں میں نے آپ کے ساتھ نہیں جانا ہے آنکل "

عالیان باسیل کی گود میں آتے ہی کہتا ہے۔

کیوں میں تمہیں جانور لگتا ہوں جو کاٹ کھا جاؤں گا جو ڈر کر اتنا دور ر

ہو"

عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے

کہتا ہے۔۔۔

باسیل کی بات پر عالیان خاموش ہو جاتا ہے۔

اب چپ لگ گئی تمہیں کبھی صحیح بات کا جواب مت دینا تم" باسیل عالیان

لیے حال میں بڑھتا ہے اور ارحم

سے ملوانے کے لیے اس کی طرف عالیان کا رخ کرتا ہے۔

ارحم ملنے سے پہلے ہی عالیان کو اپنی گود میں لے لیتا ہے۔

اسلام و علیکم کیسے ہو آپ۔۔؟؟ نام کیا ہے آپ کا۔؟؟

ارحم عالیان کو گود میں لیتے ہی پیار سے پوچھتے ہوئے صوفے کی طرف بڑ

ہے۔

میں عالیان ہوں ماما کا ٹیڈی " ارحم کو بنا دیکھے اس کی

بات کا جواب دیتا ہے۔

عالیان جواب دیتا ہے اور روحی تاشہ کو لے کر سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہے

اور بابا کے۔۔؟؟ ارحم عالیان کو لیے صوفے پر بیٹھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

دو فٹ کا پودا " عالیان کہتا ہے اور روحی باسیل کے ساتھ ساتھ وہاں موجود

شخص کے چہرے پر مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔۔"

اسلام و علیکم " مسکراتے ہوئے روحی سب کو سلام کرتی ہے

اور ائرا کی طرف ہاتھ بڑھتی ہے۔۔

اسلام و علیکم میں روحی" ہاتھ بڑھاتے ہوئے دوبارہ سلام کرتے ہوئے اپنا

بتاتی ہے۔۔

وعلیکم السلام میں ائرا " ائرا مسکراتے ہوئے روحی کی بات کا جواب دیتی ہے

ائرا سے ملتے ہی روحی فورا سے باسیل کی طرف سر اٹھا کر دیکھتی ہے جو ا

ہی اس پل دیکھ رہا ہوتا ہے۔

" ہیلو پرنسس" روحی سے ملتے ہی ائرا تاشہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔"

اور اسے بھی وہ گود میں اٹھاتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھتی ہے۔"

میں ناشتہ لگواں سب کے لیے دیر ہوگئی ہے بھوک لگ رہی ہو گی سب کو۔

روحی باسیل سے نظریں ملاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نیک کام کوئی بھی ہو کرنے سے پہلے پوچھتے نہیں ہیں۔

ارحم اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے تو پھر میں نیکیاں اکھٹی کرکے آتی ہوں جلدی سے"

روحی کہتے ہی فوراً کیچن کی طرف اپنا رخ کرتی ہے۔

روحی کیچن میں جاتی ہے اتنے میں بدر اور آئمہ دونوں بھی حویلی میں دا

ہوتے ہیں۔

کیچن سے روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے فورا سے واپس نکل کر اس سے درواز

پر ملنے آتی ہے۔"

کہاں رہ گئے تھے تم دونوں فون بھی نہیں اٹھا رہے تھے دونوں " روحی فکر

لہجے میں آئمہ کے چہرے کو باغور

دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آؤ ناٹنکی کہیں کی میاں بیوی فون نہیں اٹھا رہے تھے تو

مطلب ان کو پرائیوسی چاہیے ہوتی ہے پتا نہیں ہے تمہیں "

روحی کے سر پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

توبہ توبہ استغفرُللہ بول تو ایسے رہے ہو جیسے میں دونوں

کو ایک دوسرے سے دور حویلی کے کونوں میں باندھ

کر رکھتی ہوں" روحی غصیلی نظروں سے بدر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

خیر چھوڑو یہ سب آئمہ تم ٹھیک ہو۔؟؟ بے بی ٹھیک ہے۔۔؟

روحی آئمہ ہے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

سب ٹھیک ہے وہ کھانے کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی تھی اب ٹھیک ہ

میں "

آئمہ مسکراتے ہوئے پرسکون سے انداز میں جواب دیتی ہے۔

یار مجھے بتادینا چاہیے تھا نا کہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں

بی تو ایک ڈاکٹر ہوں تقریباً والی"

روحی کہتی ہے اور تاشہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آتی ہے۔

تم بھی ڈاکٹر ہو کیا لائیسنس مل گیا تم کو۔۔۔؟؟

اور وہ گریجویشن پیپرز۔۔۔؟؟

کھل کر کرلو بے عزتی ایسے ادھورے لفظوں میں

کرنے کی کیا ضرورت ہے عادت ہے برداشت کرلوں گی تم کرو

پھر اگلی باری میری "

بدر کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی اپنے

لب بھینچتے ہوئے ہنس پڑتی ہے روحی کو ہنستا دیکھ آئمہ بدر بھی ہنس پڑ

ہیں۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔؟ بدر روحی کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے

ٹھیک ہوں۔۔!!"روحی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیتی ہے روحی جو

دیتی ہے اور بدر اور آئمہ ہی نظریں حال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی طر

اٹھتی ہیں

وہ دونوں ان کی طرف بڑھتے ہی اور روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے دوبارہ

کی طرف بڑھتی ہے جہاں دو سرونٹس ساری ناشتے کی ڈشز کو شلف پر

کرکے رکھ

رہی ہوتی ہیں۔۔

روحی کیچن میں آکر کیبینٹس میں نئے برتن ڈھونڈنے لگتی ہے جو ابھی

استعمال نہیں کیے تھے۔۔

here are the new dishes?

سارے کیبینٹیس میں دیکھنے کے بعد پوچھتی ہے۔

ey're in the storeroom،ma'am"

ایک لڑکی جواب دیتی ہے۔

kay"..

روحی کہتے ہی اس پل کیچن سے نکل کر اسٹور روم میں داخل ہوتی ہے اس

روم کی لائٹس آن کر کے وہ اپنے چاروں اطراف میں پڑے سامان کی طر

نظریں دوڑاتی ہے پورے اسٹور روم میں حال کا پہلے والا سامان موجود ہوتا

جن پر سفید چادر چڑھاتی ہوتی ہے۔

اتنا سب کیوں بھر رکھا ہے یہاں پر استعمال کے نہیں ہیں تو کسی کو دے

کوئی اور استعمال کرلے گا

لیکن نہیں امیروں کے چونچلے"

روحی کہتے ہوئے سر اٹھائے پر کبرڈ کے اوپر دیکھتی ہے

برتنوں کے پرانی الماری کے اوپر 3 نئے پیک برتنوں کے ڈبے تھے جن

سے ایک شیشے کا تھا شیشے والا ڈبہ اتارنے کے لیے روحی آگے بڑھتی ہے

ڈبے تک نہیں پہنچ پاتی ہے۔

ایک تو قد ویسے ہی چھوٹا ہے باقی یہ ایسی چیزیں

اس بات کا احساس دلانے سے کبھی نہیں رکتی ہیں "

الماری پر ہاتھ مارتے ہوئے روحی کہتے ہی مڑ کر اپنے پیچھے دیکھتی ہے

چادر میں چھپے سامان میں سے روحی ایک کرسی لیے

واپس الماری کی طرف بڑھتی ہے اور اپنے فراک کو ہاتھوں میں پکڑے ہو

وہ کرسی پر چڑھ کر اسے اتارنے لگتی ہے سر اٹھا کر ڈبے کو دیکھتی ہی ہے

اسی پل اسے چکر آجاتے ہیں الماری کا سہارا لیتے ہوئے خود کو سنبھالنے

ہے کہ پر وہ لڑکھڑا کر سر کے بل گرنے والی ہو جاتی ہے لیکن پیچھے

باسیل آکر اسے کمر سے پکڑ کر اسے گرنے

سے بچا لیتا ہے باسیل کمر پر ہاتھ رکھتا ہے اور روحی اسی پل مڑ کر اس

کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو دیکھتی ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

امی میں بھی پولیس اسٹیشن جارہی ہوں۔۔!!

حور اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہتے ہی حویلی سے نکل کر جانے کے لیے ق

بڑھاتی ہے کہ منہاج صاحب اس کی بازوؤں پکڑ کر اسے اپنے سامنے ک

کرلیتا ہے۔۔

اس حویلی سے باہر قدم رکھنے ہے بارے میں سوچنا بھی مت اب تم اس شخ

کے پاس نہیں جاؤ گی

رابطہ، ہر رشتہ ختم تمہارا اس سے "

منہاج صاحب حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے غصّیلے لہجے میں کہتا ہے۔۔"

آپ میرا رشتہ ان سے ختم کرنے والے ہوتے کون ہیں۔۔؟

حور جھٹک کر اپنا ہاتھ منہاج کے ہاتھ سے چھوڑواتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

باپ ہوں میں تمہارا اور یہ کس لہجے میں مجھ سے بات

کررہی ہو تم آنکھیں اور آواز دھیمی رکھو میرے سامنے "

منہاج صاحب غصے میں حور کی طرف بڑھتے ہوئے کہتے ہیں اور اپنے ہاتھ

کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے حور کو دیکھ رہے ہوتے

کہ اتنے میں صدف بیگم جلدی سے حور کے سامنے آکر اسے اپنے پیچھے

کھڑا کرلیتی ہے۔۔

معاف کردیں اسے غلطی ہوگئی ہے اس سے میں سمجھاؤں گی اسے " صد

بیگم ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

حور معافی مانگو اپنے بابا سے ابھی"

صدف بیگم آنکھیں دیکھاتے ہوئے مڑ کر کہتی ہیں۔

کس بات کی معافی امی۔؟؟ معافی ہمیں نہیں انہیں مانگنی چاہیے ہم سے جو

اب تک خود کو ہمارا بڑا

کہہ کر کرتے آئیں ہیں ہمارے ساتھ اپنے ہر کیے کی معافی انہیں ہم

مانگنی چاہیے ہم سے

حور اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا ڈرے

کہتی ہے۔

ان کا بس چلتا تو یہ ہمیں کبھی سانس بھی نا لینے دیتے

جس کی وجہ سے جینا سیکھا لڑنا، بولنا سیکھا

اپنی زندگی کو جینے کا مقصد سیکھا اس شخص کو میں ان کے کہنے پر چ

دوں۔۔؟؟؟ معاف کرنا آپ امی لیکن مُجھے میرا شوہر ہر شخص سے زیادہ ع

ہے اپنے باپ سے بھی

کہیں زیادہ ان کے لیے سب کو چھوڑ دوں گی پر ان کو نہیں

ہرگز نہیں کبھی بھی نہیں "

حور اب اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اٹل لہجے میں کہتی ہے

منہاج صاحب کو لاجواب کرچکی تھی۔

اگر آپ آج یہ دن دیکھنا چاھتے تھے نا بابا کہ میں آپ کی خاطر کر شخص

خاص طور پر اس شخص کو چھوڑ

دوں جن سے میں نے پناہ محبت کرتی ہوں عزت کرتی ہوں

حور اپنی ماں کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے اپنے باپ کی طرف بڑھتے ہو

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

تو آپ کو اس دن کے مجھے اپنی تھوڑی سی محبت

دینی چاہیے تھی ہمیشہ دھتکارا ہے آپ نے صرف ہم ماں بیٹی کو تکلیف دی

آنسوؤں دیے گھٹ گھٹ کر جینا

سکھایا ہے میں آپ کے اپنے خوشیاں اپنے کھلے آسمان کو

نہیں چھوڑ سکتی ہوں۔۔"

میں دیریک کو کبھی نہیں چھوڑوں اس بات کو آپ حفظ کرلیں تو اب بہتر ہ

۔۔"

حور کا کہا ایک ایک لفظ منہاج صاحب کو اپنے کانوں میں

تھپڑ کی گونج کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔۔"

امی میں جا رہی ہوں آج کے بعد اس حویلی سے میرے باپ سے میرا ک

تعلق نہیں ہے آپ چلیں گی میرے ساتھ

آپ چلیں پلزز چھوڑ دیں اس انسان کو جو اب تک عزت نا دے سکا مح

سے کلام نا کر سکے آپ کے ساتھ ایسے

شخص کے ساتھ رہ کر مزید خود کو اذیت مت دیں چلیں میرے ساتھ "

منہاج صاحب کو زندگی میں پہلی بار کسی انسان کے الفاظوں سے دل میں

ہوتا ڈر پیدا ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔"

امی چلیں۔۔!!حور اپنی ماں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے

پیار سے کہتی ہے صدف بیگم حور کے ہاتھ کو دیکھتی رہتی ہیں پر اپنا ہاتھ نہ

بڑھاتی ہیں۔۔"

میں نے اپنی پوری جوانی گزارنی ہے اس شخص کے ساتھ

ان کی زبان کی مار کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کی مار کھا کھا کر بھی اب جب مو

کا وقت نزدیک ہے تو کیا سکون

کیا خوشی " نم آنکھوں سے حور کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

میری زندگی گزر چکی ہے اب کچھ کھونے کو نا پانے کو ہے میرے پاس

لیے میری فکر مت کرو تم جاؤ اور اپنی

زندگی جیو۔۔!!حور کو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی۔۔؟؟؟ نم لہجے میں پر غصہ سے کہتی ہے۔۔

جاؤ بیٹا جاؤ " خود سے دور کرتی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

صدف بیگم کی باتوں پر منہاج صاحب کا سر جھک جاتا ہے۔۔

ام۔۔حور کچھ بولنے لگتی ہے کہ صدف بیگم نفی میں سر ہلاتے ہوئے ا
جانے کا کہتی ہے کہ حور ہارے ہوئے انداز میں اپنی ماں کو دیکھے پھر ا
باپ کو دیکھتے ہوئے حویلی سے باہر نکل جاتی ہے اور ڈرائیور سے کہہ
دیریک کہ گاڑی میں سوار ہو کر وہ پولیس اسٹیشن کی طرف بڑھتی ہے۔۔"

حور کے جاتے ہی منہاج صاحب صدف بیگم کی طرف دیکھتے ہیں جو کولڈ
انداز میں اپنی بیٹی کے جانے کے بعد تک باہر ہی دیکھتی رہتی ہے۔

منہاج صاحب زندگی میں پہلی بار شاید خود کو ہارا محسوس کررہے تھے جس
وجہ سے ان کے دل میں درد

کی حرارت پیدا ہورہی تھی وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے کمرے

چلے جاتے ہیں کمرے کا دروازہ بند کیے وہ

خاموشی سے جا کر صوفے سے پشت ٹیکائے اپنی آنکھیں

بند کیے بیٹھ جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد بھی صدف بیگم ایک بار

پلٹ کر ان کی طرف نہیں دیکھتی ہیں۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک پولیس اسٹیشن پہنچ چکا تھا اس کے پہنچنے کے چند منٹوں بعد ہی و

بڑی تعداد میں ریپورٹرٹز اور وکیل وہاں پہنچ جاتے ہیں دیریک کو جیل

رہائی دلوانے کے لیے

دیریک اسی بڑے آفیسر کے روم میں صوبے پر بیٹھا ہوا

تھا جس نے اسے آریسٹ کرنے کا وارنٹ جاری کروایا تھا۔۔

اسی آفیسر کے سامنے اپنے وکیلوں کے ساتھ صوفے پر ٹانگ ر

ہوئے وہ شہنشاہی انداز میں بیٹھا ہوا

ہر آفیسر کے چہروں کو باغور دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔"

ese are their release papers، you don't have strong

oofs to send them to jail، if you all don't want to risk your

reer، then release them now"

وکیل دیریک کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھے ہو

آفیسر کو بیل کے پیپیرز دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

Ve have strong proof"..

پولیس آفیسر پرسکون انداز میں کہتے ہیں۔۔

is is the proof that proves that he killed his uncle and his

ndfather.

آئی پیڈ پر دیریک کے صبح اسمیل کے فارم ہاؤس جانے والی تصاویر اور ویڈ

کو دیکھاتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

the morning، they went to threaten them for the property

d when they did not obey، after some time he kidnap him

d poisoned him.

ow we will serve this proof in the court tomorrow the rest

'll see as ordered by the judge..

کہتے ہی صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے دیریک

خاموش چہرے کو دیکھنے لگتا ہے جہاں وقت کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ گہ

ہوتی جارہی تھی۔۔"

پوری پلیننگ کی گئی ہے میرے خلاف پر اتنا وقت کس کے پاس ہے کہ

برباد کرنے کے لیے دن رات ایک کررہا ہے وہ شخص"

آئی پیڈ پر اپنی کیمرے کی فوٹیج کو دیکھتے ہوئے دیریک خود سے سوال ک

ہے۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

اووو۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟

روحی اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچ

ہے۔۔

چکر آگئے ہیں۔۔؟؟ روحی کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ن۔۔نہیں تو میں ٹھیک ہوں۔۔"فوراً سے خود کو کمپوز کیے

سیدھی ہوتی ہوئی کہتی ہے روحی باسیل ہے کندھوں کا سہارا لے کر سید

کھڑی ہوتی ہے کہ باسیل اسے گود میں اٹھاتے ہوئے اسٹور روم میں سفید

سے ڈھکے ہوئے صوفے پر لے جا بیٹھتا ہے۔۔سر دیکھاؤں اپنا۔۔"کہتے ہی

کے زخم کی طرف دیکھنے لگتا ہے ۔

آہ ہ۔۔روحی ہلکا سا بال کھینچنے پر ہی درد میں کراہتے ہوئے کہتی ہے پر فوراً

دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اپنے درد کو کنٹرول کرنے لگتی ہے۔۔

روحی۔۔؟ باسیل غصے میں اس کے زخم کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔ہمم۔۔

منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سر اٹھائے بڑی بڑی آنکھیں کیے ٹمٹماتی ہ

نظروں سے دیکھتے ہوئے اشاروں سے کہتی ہے۔۔

دل چاہ رہا ہے میرا ایک زور کا تھپڑ لگاؤں تمہیں مزہ آرہا ہے اب درد ہ

ہے تو۔۔؟؟

باسیل اس کی فکر میں اسی پر ہی غصہ کررہا ہوتا ہے۔۔

آپ ڈانٹ کیوں رہے ہیں۔۔"روحی کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہے

پر باسیل کندھے پر ہاتھ رکھے اسے واپس بیٹھا دیتا ہے۔۔"

شکر کرو اس وقت بس ڈانٹ رہا ہوں ورنہ دل تو کچھ اور کررہا ہے۔۔"ا

کوٹ کی جیب سے رومال نکالتے ہوئے روحی کے چہرے کی طرف جھک کر

ہے۔

کیا کس کرنے کا میں کردیتی ہوں۔۔"سر اٹھاکر زبردستی

مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہتی ہے۔

سچ میں تھپڑ کھانا ہے۔۔؟؟ روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

نفی میں سر ہلاتے ہوئے سر جھکا لیتی ہے۔۔

اس کو کھلا نہیں چھوڑنا تھا تمہاری بات نہیں ماننی چاہیے تھی مجھے " روحی

زخم پر رومال رکھے اسے پر گند

ھا خون تو نہیں آیا وہ چیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل میں ٹھیک ہوں وہ اچانک سے دیکھا نا اوپر تو اس لیے چکر آ گئے

میں بالکل سامنے ٹھیک ہوں "

باسیل کو کوٹ سے پکڑے نیچے کھینچتے ہوئے کہتی ہے باسیل بھی گڈھنوں

بل زمین پر بیٹھ کر سر اٹھا کر روحی کو دیکھنے لگتا ہے۔۔"

میں ٹھیک ہوں سچ میں ٹھیک ہوں ایسے منہ مت بنائیں جیسے میں مرنے

ہوں"

باسیل کا چہرہ دیکھتے ہوئے گہری سانس لیے کہتی ہے۔

ہر بات پر اتنی فضول قسم کی بکواس کرنی ضروری ہوتی ہے تمہاری۔۔؟؟

باسیل آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بیٹھوں یہاں میں اتار دیتا ہوں۔۔!!کہتے ہی اٹھ کر الماری کی طرف بڑ

کرسی پر چڑھ کر ڈبہ اتارتا ہے

اتنے میں روحی بھی اٹھ کھڑی ہوتی ہے اسے واقع میں ہی چکر آرہے ہو

ہیں وہ اٹھتی ہے پر باسیل کے دیکھنے سے

پہلے ہی واپس صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

آجاؤ چلو۔۔!!ڈبہ لیے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے آواز

لگاتا ہے روحی بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے خود کو کمپوز کرتے باسیل کے

پیچھے چل پڑتی ہے۔

باسیل ڈبہ کیچن میں شلف پر لے جا رکھتا ہے اتنے میں آئمہ بھی روحی کی

کے لیے کیچن میں آجاتی ہے۔

دونوں سرونٹ کے ساتھ مل کر جلدی سے ڈائننگ ٹیبل سیٹ

کرتے ہیں اور سب کو کھانے کے لیے بلاتے ہیں۔

سب کے سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں

سوائے آئمہ اور روحی کے اور ادینہ کے اپنے بابا کی موت کا سن کر وہ ا

حلق سے پانی کا گھونٹ بھی نہیں اتار پا رہی تھی اور آئمہ کی کنڈیشن کی

سے اسے

کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا کھانے میں اور روحی کی

طبیعت بھی اب خراب ہونے لگ گئی تھی۔۔

ائزا ارحم باسیل سب کھانے میں اور باتیں کرنے میں مصروف تھے آئمہ

روحی بچوں کو کھانا کھلا رہی تھی کہ اتنے میں واسک ہے فون پر کال آتی ہے

کال پک کرتے ہی فون کان سے لگاتے ہی وہ حیرانگی سے اٹھ کھڑے ہو

ہیں اور کال کاٹ دیتے ہیں۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟ باسیل پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے ہوئے

پوچھتا ہے وہ پانی پیتے پیتے رک جاتا ہے۔۔

فیریہ ائیرپورٹ کی طرف روانہ ہورہی ہے وہ پھر ملک بدلنے

کے چکروں میں ہے اس بار اسے ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا ہوں میں

گئی تو وہ اس بار دیریک کو مار کر

اس کی جائیداد پر قبضہ کرہی لے گی۔۔"

واسک کی بات وہاں موجود ہر شخص حیران رہ جاتا ہے

روحی بھی بڑی حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے ان کی باتیں سن

ہوتی ہے۔۔

فیریہ کون۔۔؟؟ روحی تجسس سے پوچھتی ہے۔۔

روحی کے سوال پر وہاں کے لوگوں میں کچھ پل کی خاموشی چھا جاتی ہے۔

rek's mom my dad's killer my Grandfather killer....

ادینہ کی بات پر روحی حیرانگی سے پر تجسس سے اس کی جانب دیکھتی ر

ہے۔

e'll die with my hands how Dare she kill ny Father?...

ادینہ کہتی ہے اور کرسی سے جلدی سے اٹھ کر حویلی

سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

آپ ان کا نمبر بتائیں اس وقت کی میں کار ٹریس کرتی ہوں ان کی۔۔"

ائرا بھی ڈائننگ ٹیبل سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے واسک ائرا کو

فیریہ کا نمبر دیتا ہے جس سے وہ لیتے ہوئے فوراً سے اپنا بیگ اٹھائے باسیل

آفس کی طرف بڑھتی ہے۔۔

واسک بھی فیریہ کے پیچھے جانے کے حویلی سے باہر کی

طرف بڑھتا ہے کہ ارحم ان کی بازوؤں پکڑ کر انہیں روک دیتا ہے۔۔

آپ روکے انہیں پکڑنے کی زمیداری میری ہے مجھے میرا کام کرنے دیں۔

ارحم کھڑے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتا ہے۔۔"

دیریک پولیس اسٹیشن میں ہے اور وہ اتنی آسانی سے

اسے یہاں بنا کچھ کیے جارہی ہے بات ہضم نہیں ہوئی مجھے کچھ۔"

باسیل پانی کے گلاس کو گول گول گھوماتے ہوئے اس پر نظریں جمائے سو

ہوئے کہتا ہے۔۔

روحی بدر آئی تینوں باسیل کی بات پر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔؟؟ واسک پوچھتے ہیں۔۔

ائرا سے کہو پولیس اسٹیشن کے کیمرے ہیک کرے "

باسیل بدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے بدر باسیل کی بات پر پہلے حیران

ہے پھر اٹھ کر باسیل کے آفس

کی طرف بڑھتا ہے۔۔

آئمہ روحی تم بچوں کو روم میں لے جاؤ "

باسیل روحی آئمہ کو دیکھتے ہوئے حکمانہ انداز میں کہتا ہے

باسیل کی بات آئمہ تو فوراً مان جاتی ہے پر روحی نہیں"

ٹیڈی آپ بھی جاؤ ماما آتی ہے۔۔"

آئمہ اسے بھی لے جاؤ۔۔"روحی عالیان سے کہتے ہی فورا

سے اسے اپنی گود سے اتارتے ہوئے آئمہ کو اس کا ہاتھ پکڑواتی ہے۔

ٹھیک ہے آجاؤ عالیان۔۔!!آئمہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے

عالیان کاہاتھ پکڑتی ہے اور اسے اپنے ساتھ اوپر اپنے کمرے

کی طرف لیے بڑھتی ہے۔۔

سب باسیل کی بات سن اور مان رہے تھے سوائے روحی کے وہ وہی کرسی

ٹیک لگائے ہوئے اس کو بس

دیکھ سن رہی تھی۔۔

باسیل سر۔۔!!!آئمہ جم روم سے نکلتے ہوئے باسیل کو آواز

لگاتے ہوئے آتی ہے۔

پولیس اسٹیشن میں ہی ہے آفیسر کے روم میں دیریک

کوئی مسئلہ نہیں ہے وہاں پر۔۔"

آئی پیڈ پر کیمرے میں دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے آتی ہے اور آئی

باسیل کو پکڑواتی ہے۔۔"

اتنی آسانی سے وہ یہاں سے نہیں جائیں گے پچھلے 23 سالوں میں وہ 10

تبدیل کرچکی ہیں جب بھی جاتی ہیں تو کسی نا کسی کو اپنی جگہ پھنسا کر جاتی

اس بار بھی وہ کچھ ایسا ہی کر رہی ہونگی یقیناً"

باسیل پورے پولیس اسٹیشن پر نظر ثانی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

روحی خاموش سی پر تجسس سے باسیل کو دیکھتی رہتی ہے۔

اگر وہ یہ کام پچھلے 23 سال سے کررہی ہیں تو ضروری تو نہیں اس بار وہ

وہی کام سیم طریقے سے کریں "

روحی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے اور باسیل کی طرف بڑھتی ہے۔

کیا میں دیکھ سکتی ہوں وہ کیا ہے نا ایک گنڈی ہی دوسرے کی رگ رگ

اچھی طرح واقف ہوسکتی ہے۔

باسیل کے آگے ہاتھ بڑھا کر مسکراتے ہوئے اس سے آئی

پیڈ لینے کی کوشش کرتی ہے۔۔

روحی کی بات پر وہاں موجود لوگ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہیں

حیرانگی جلد ہی مسکراہٹ میں

تبدیل ہو جاتی ہے۔۔

باسیل گردن ٹھیڑی کیے روحی کو دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ میں آئی پیڈ د

دیتا ہے۔۔

لوکیشن کا کیا بنا۔؟؟ باسیل کرسی سے اٹھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

وہ میری ٹیم ڈھونڈ رہی ہے۔۔" ائرا پرسکون انداز میں جواب دیتی ہے

ایک سائرن کی آواز آتی ہے جو وہاں موجود ہر

شخص کو سنائی دیتی ہے وہ آواز سنتے ہوئے سب

آفس کی طرف بڑھتے ہیں سوائے روحی کے وہ وہی حال میں ٹہلتے ہوئے

پیڈ پولیس اسٹیشن کو اچھے سے دیکھ

رہی ہوتی ہے۔

لوکیشن مل گئی ہے وہ اس وقت ائیرپورٹ سے 20 منٹ دور ہیں پر وہ

وقت ائیرپورٹ کے روڈ پر نہیں ہیں۔۔"

ائرا کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی ہوئی لندن کی ساری سڑکوں

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تو کہاں ہے وہ پھر۔۔؟؟ ارحم پوچھتا ہے۔۔

وہ ڈیریک کے مینشن کی طرف جارہی ہیں ڈیریک کی وائف

وہی ہوگی شاید اسے نقصان پہنچانے

دینگ۔۔۔!!!ائرا کی بات مکمل ہوتے ہی پیچھے سے روحی

دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے آئی پیڈ کمر سے لگائے

آفس میں داخل ہوتی ہیں۔۔

پچھلے 23 سالوں سے وہ کیا کام کرتی ہیں۔۔؟؟

روحی سب کو دیکھتے ہوئے سوال کرتی ہے۔۔

روحی پنگے لینے کا وقتِ نہیں ہے۔باسیل سیریس ہو کر کہتا ہے۔

باسیل مجھے پتا ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے اس وقت وہ وہاں کیوں جا رہی

آپ مجھے بتائیں وہ پچھلے

23 سال سے کیا کام کرتی رہی ہیں۔۔

ڈرگز کا کام کرتی ہیں۔۔!!ارحم روحی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے جو

دیتا ہے۔۔

ہمم اور 23 سالوں سے وہ یہ ڈرگز کی وجہِ سے ہی اپنی جگہ دوسرے لوگوں

جیل بھیجتی آئی ہیں۔۔؟؟

روحی سوال کرتے ہوئے اور کچھ قدم آگے بڑھتی ہے۔۔

ہاں۔۔!!واسک اب جواب دیتے ہیں۔۔

تو اس بار جو سامنے ہے وہ ان کا دشمن ہے۔۔؟؟

روحی تیسرا سؤال کرتے ہوئے واسک کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔

نہیں بیٹا ہے پر اس نے دشمن سمجھ لیا ہے اسے اس لیے اب اسے تباہ کر

کے چکروں میں ہے "

وجہ۔۔؟؟ نہیں کوئی ماں اپنی سگی اولاد کی دشمن خود سے کبھی نہیں بنتی چا

دنیا تہس نہس ہو جائے

ایک ماں وہی رہتی ہے وہ کیا ہے نا انکل میں بھی ایک ماں ہوں ایکسپر

ہے مجھے اب آپ اب بتائیں وہ

اپنے بیٹے کی دشمن کیوں بنی ہے انہیں دشمن بنانے والا کون ہے۔۔؟؟

روحی دو قدم اور واسک کے سامنے بڑھا کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سو

کرتی ہے روحی سوال کرتی ہے اور باقی سب تجسس سے اس کی طرف د

ہیں۔"

جب ہمیں پتا چلا تھا کہ فیریہ کیسینو کے ساتھ ساتھ ڈرگز کا کام کرتی ہے

اُسے روکنے کے لیے ہم جرمنی سے

لندن آئے تھے اس کے کیسینو میں اسے سمجھایا تھا

اسے چھوڑنے کو کہا تھا پر وہ کیسینو کے ساتھ ساتھ ڈرگزر کا کام بھی کرنا چ

تھی۔۔

اسے روکنے کی کوشش میں ہم نے اس کے کیسینو کے آدمیوں کو مروانا

اور اسی بھگدڑ میں گولی چل گئی تھی جو فیریہ کو لگی تھی ہمیں لگا تھا وہ مر

ہے پر۔۔

وہ کیسینو اکیلے چلاتی تھیں۔۔؟؟ روحی ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے

پوچھ پڑتی ہے۔

روحی کے سوال پر واسک تھوڑا ٹھہر جاتا ہے اسے جواب دینے سے پہلے واس

کو خاموش دیکھتے ہوئے باسل روحی کے

پیچھے آکھڑا ہوتا ہے۔

نہیں ہم دونوں چلاتے تھے پر اس کا تعلق اس سب سے کیا

وہ میرے بیٹے کی زندگی تباہ کرنا چاہتی ہے۔۔

واسک روحی کو پریشانی سے کہتے ہیں۔

ایک آخری سوال کروں۔۔؟؟ روحی بولنے سے پہلے اجازتِ

لیتی ہے۔۔کرو۔۔!!واسک پر سکون سا ہو کر جواب دیتا ہے۔

آپ نے اپنی بیوی کو دھوکا دیا ہے۔۔؟؟

کیا۔۔؟؟؟ روحی کی بات کاٹتے بول پڑتے ہیں۔۔

وجہ صاف ہے نفرت آپ سے ہے جس کی سزا وہ آپ کی بجائے اپنے

کو دے رہی ہیں کیونکہ آپ نے ان سے ان کے بیٹے کو دور رکھا ہوگا سز

دے رہی ہیں پر وہ بھی بے رحم والی نہیں ان کا بیٹا جیل میں ہے جس پر خ

کے الزام ہیں

پر وہ ثابت نہیں ہے اگر وہ کوٹ میں اس بات سے انکار کریں'گے تو یقینا

کی بات مان لی جائے گی اور رہی بات

ان کے مینشن جانے کی تو یقیناً یہ وہ جگہ ہوگی جہاں آپ

ان کے ساتھ رہے ہونگے پہلے موقع نہیں ملا ہوگا انہیں

اس جگہ واپس جانے کا آج مل رہا ھے تو وہ یقینا اس کا

فائدہ اٹھا رہی ہیں۔۔"روحی آئی پیڈ واسک کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہتی ہے آئی پیڈ پر ابھی بھی دیریک ہی نظر آرہا تھا۔"

روحی کی ہر بات پر باسیل گہری سانس لیتے ہوئے فخریہ انداز میں پرسکون

کر روحی کو دیکھتا ہے۔۔

اپنے بیٹے کی زندگی برباد کرنے والے آپ دونوں ہیں اگر غلط کام کرنا تو

اس کو اس میں شامل کرتے اگر اسے

غلط کام کا حصہ نہیں بنانا تھا تو بھی اس کی زندگی میں

شامل رہتے پہلے اتنے سال چھوڑ دیا اسے اور اب

واپس آئے اس کی زندگی میں تو موت کا فرشتہ بن کر

افسوس ہے ایسے ماں باپ پر "

روحی کی باتوں پر واسک شرمندگی سے اپنا سر جھکائے

آئی پیڈ پر دیریک کو دیکھنے لگتا ہے جو پریشانی کے عالم میں پولیس آفیسر روم میں ٹہل رہا ہوتا ہے۔"

اگر آپ جیسے میرے شوہر ہوتے اور اگر مجھے میرے صحیح غلط میں پیار سمجھانے کے بجائے گولیوں سے

بات کرتے تو یقیناً میں زندہ صحیح سلامت ہونے کے بعد سب سے پہلی اسی پر مارتی جس میں کبھی انہوں نے مجھے مقام دیا ہے۔۔

روحی کی بات پر باسیل حیرانگی سے ارحم کو دیکھتا ہے اور اپنے شرٹ کے کھولتے ہوئے سانس لینے کی کوشش کرتا ہے۔۔

پھر اصلی نفرت اور انتقام کیا ہوتا وہ میں آپ کو دیکھاتی

فلحال جو آپ کو آپ کی بیوی دکھا رہی ہے وہ نفرت اور بدلہ کہیں سے نہ

ہے بس غصہ ہے۔۔۔"

روحی واسک کا جھکا سر دیکھ کر گندا سا غصے والا منہ بنا کر جانے کے لیے

ہے کہ باسیل کو دیکھ کر وہ

رک جاتی ہے کہ کہیں وہ اسے اس کے کچھ غلط بولنے پر کچھ بولے گا پر با

اپنی آنکھیں بند کیے ہلکا سا مسکرا کر اسے اس کے سہی ہونے کا کہتا ہے۔

ایک بات اور انکل کہنی ہے میں نے۔۔روحی کہتے کہتے واپس

واسک کی طرف پلٹ جاتی ہے۔

اگر اب تک آپ اس کی زندگی سے دور رہیں ہیں تو اب بھی کوشش کرے

پہلے والی پہچان میں ہی اس کی یادوں میں رہیں کیونکہ بچپن کا غلط کیا تو انس

بھول جاتا ہے پر جوانی کے جھوٹ دھوکے بھلائے نہیں جاتے ہیں۔۔"

آپ کا واپس اس کی زندگی میں آنا صرف اسے آپ سے مزید نفرت

کروائے گا باقی آپ کی مرضی"

روحی سخت لہجے میں کہتے ہی مڑ کر واپس باسیل کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھ و

کر کے آفس سے باہر نکل جاتی ہے۔۔

روحی کے جاتے ہی باسیل سر جھکائے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتا ہے پر اس و

وہ ناممکن ہو رہی تھی۔۔

ہر برے کام کرنے والے شخص کو کرمنل اور ویلن بنا دیتے ہیں سب یہ ک

کیوں نہیں سمجھتا ہے کہ ہر ویلن

خود سے ویلن نہیں بنتا ہے یہ دنیا ہی اسے اس مقام تک پہنچاتی ہے۔۔

روحی سیڑھیوں سے اوپر چڑھتے ہوئے کہتی ہوئی جاتی ہے کہ اچانک سے

کے ذہین میں اراک کا چہرہ اس کی باتیں

اس کے آنسوؤں آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں

جو روحی کی آنکھوں میں بھی آنسوؤں بھرنے لگتے ہیں۔۔

"تیسرا ہارتا نہیں ہے اس کے نصیب میں زبردستی ہار لکھ دی جاتی ہے "

اراک کے الفاظ روحی کے ذہین میں گردش کرنے لگتے ہیں پر وہ خود کو

کی سوچوں سے نکالتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے آئمہ کے روم میں بچ

کے پاس جاتی ہے۔۔

اس کہانی کا یہ چیپٹر تو میں نے کھولا ہی نہیں "

باسیل اپنی کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے واسک کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

واسک شرمندگی کے مارے سر جھکائے ہوئے اسی انداز میں

کھڑے رہتے ہیں ان کی حالت دیکھتے ہوئے باسیل ان سے

دور ہوتا گہری سانس لیتے ہوئے ارحم کی طرف بڑھتا ہے

کرائم تو کرائم ہے نا اب ہم آئیں تو کچھ لے کر آئیں گے"

ارحم باسیل کو دیکھتے ہوئے ایک ائیں‌رو اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

مس وائفی لوکیشن شئیر کروں ہم ان کو لے کر آتے ہیں۔

ارحم ائرا کے انداز میں کہتے ہوئے اسی پل آفس سے باہر

نکلنے کے لیے بڑھتا ہے جاتے جاتے وہ اپنے جیکٹ کی انر

جیب سے گوگلز نکال کر حویلی سے باہر نکلتا ہے۔۔

ائرا بھی اپنے کام میں لگے ارحم کو اور ادینہ کو فیریہ کی کولیشن شئیر کرتی

"۔۔۔

باسیل واسک کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھتے ہیں اور

ان کے ہاتھ سے آئی پیڈ لیے ٹیبل پر رکھتے ہیں۔۔

"چلیں پھر پولیس اسٹیشن جس کی جو جگہ ہے وہ اسے دے کر آتے ہیں۔۔

باسیل کہتے ہی اپنی ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے واسک کو

دیکھتا ہے۔۔

میں تیار ہوں چلو " واسک کہتے ہیں اور دونوں حویلی سے

باہر نکلنے کے لیے جم روم سے باہر نکلتے ہیں حویلی سے باہر

جانے کے لیے وہ بڑھ رہے ہوتے ہیں کہ اسی وقت روحی

آئمہ کے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ

رہی ہوتی ہے۔

آنکل۔۔۔؟؟؟باسیل کو جاتا دیکھ وہ بلند آواز میں لگاتی ہے۔۔

روحی کی آواز پر باسیل اور واسک دونوں مڑ کر اسکی

جانب دیکھتے ہیں۔"

واسک کی نظر بھی روحی پر دیکھ باسیل واسک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

وہ مجھے بلا رہی ہے آپ چلیں گاڑی میں ابھی آیا"

باسیل پرسکون لہجے میں کہتا ہے واسک ہاں میں سر ہلاتے ہوئے حویلی سے

نکل جاتا ہے۔۔

آپ کہاں جارہے ہیں۔۔؟؟ روحی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے

پوچھتی ہے۔

تھوڑا سا کام ہے۔۔۔

تھوڑا سا کام ہے ضروری ہے جلدی واپس آجاؤں گا "

باسیل کہتے ہوئے روحی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ روحی اس کی بات

کرتے ہوئے پہلے ہی باسیل کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔

آپ کی ہر بات مجھے حفظ ہونے لگ گئی ہے اب تو"

باسیل کے سامنے کھڑی ہوکر سر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ک

ہے۔۔

اچھا ہے نا حفظ کرلو مجھے زندگی آسان ہو جائے گی تمہاری۔"روحی کے چہر

کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔۔

وہ تو الحمد اللہ آپ کے آنے کے بعد سے ویسے ہی ہوگئی ہے میری" ک

ہوئے باسیل کے قریب جاتی اس کے کوٹ کے اندر سے اس کی شرٹ

مٹھی میں جکڑتے ہوئے باسیل کے سینے پر اپنی ٹھوڈی ٹیکاتے ہے۔۔

آپ کب تک آئیں گے واپس۔۔؟؟ روحی بڑی بڑی آنکھیں کیے

پوچھتی ہے۔۔

رات 9 بجے تک آجاؤں گا میں۔۔" چہرے سے ایک ہاتھ ہٹاتا اس کی کم

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو پھر آپ واپسی میں ہم سب کے لیے آئس کریم لے آئیں گے

مجھے کھانی ہے اور ٹیڈی کو بھی"

معصوم سی شکل بناتے ممناتے ہوئے کہتی ہے۔

آئس کریم۔۔؟؟ چلو لے آؤں گا کیا یاد رکھو گی " کہتے ہی روحی

کے گال پر کس کرتا ہے۔۔"

شکریہ جلدی آئے گا۔۔!!!"کیوں کوئی سرپرائز ہے میرے لیے۔۔؟؟؟ دو

آئیبرو اچکاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں تو میں غریب ہوں سرپرائز دینے کے لیے پیسے نہیں ہیں

میرے پاس "

روحی کہتے ہی باسیل سے دور ہونے لگتی ہے کہ باسیل

اس کی کمر پر ایک ہاتھ سے گرفت مضبوط کرتے ہوئے روحی کو دوبارہ ا

سینے سے لگاتا ہے۔

تم ہی تو غریب ہو میری جیب پر ناگ بن کر تو کوئی اور بیٹھا ہوا

۔۔"دوسرے ہاتھ سے روحی کا ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے جانا ہے ورنہ میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاھتا ھوں میری گڑیا۔

کہتے ہی دونوں ہاتھوں میں روحی کا چہرہ پکڑے شدت سے بھرے لب

کے ماتھے پر رکھے اس سے دور ہوتا باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتا ہے۔

آئس کریم لازمی لایئے گا ورنہ گھر میں داخل نہیں ہونے دوں گی میں آپ

"۔

روحی باسیل کو جاتا دیکھ دھمکی دیتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی ہنس پڑتی

باسیل بھی روحی کی بات پر ہاتھ سے اوکے کا اشارہ کرتے ہوئے حویلی سے

نکل جاتا ہے اور جا کر واسک والی گاڑی میں ڈرائیور کو گاڑی سے باہر

نکالے خود گاڑی میں سوار ہو کر واسک کو آگے آنے

کا کہتا ہے اور گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی حویلی سے باہر نکل جاتا ہے۔

باسیل کے جاتے ہی روحی بھی دوبارہ باسیل کے آفس میں ائرا کے پاس جا

خاموشی سے اس کے پیچھے کھڑی ہو کر

اس کے تیزی سے کی بورڈ پر کام کرنے کے انداز کو

دیکھے متاثر ہوتی جاتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

t's go man behind the bars"!!!..

جس آفیسر کے روم میں بیٹھا ہوا تھا وہی اسے ٹہلتا دیکھ کر باہر جانے کا اش

کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

دیریک کے سامنے اس کے ابھی بھی سارے وکیل کھڑے تھے

جو سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے جنہیں دیکھ دیکھ کر

صرف اس کے غصے میں مذید اضافہ ہوتا جارہا تھا۔۔"

t the hell out of here".....

دیریک سبھی وکیلوں کو دیکھتے ہوئے حلق کے بل

دھاڑتے ہوئے کہتا ہے اس کی ایک دھاڑ پر سب وہاں سے جا چکے تھے

دیریک غصے سے بھری نگاہوں سے پولیس

آفیسر کو دیکھتے ہوئے اس کے آفس سے نکل کر

گہری سانس لیتے ہوئے کانسٹیبل کے ساتھ لوک آپ کی طرف بڑھتا ہے۔"

دیریک لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہوئے غصے میں

اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے ریپورٹرز سے چھپاتے ہوئے جلدی جلدی

لوک آپ میں خود جا کھڑا ہوتا ہے۔۔

اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹاتا ہے کہ اس کی نظر سب سے پہلے اپنے سا

نڈھال حالت میں زمین پر دیورا سے ٹیک لگائے

تامیر پر پڑتی ہے جو کھلی آنکھوں سے بے ہوش ہوا پڑا تھا۔"

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟؟؟"

تامیر کو دیکھتے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

"مجھے بھی نہیں پتا میں یہاں کیا کر رہا ہوں

بس اِتنا کتا ہے یہ مجھے اٹھا کر لائیں ہیں"

بے حال حالت میں دیوار کو دیکھتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

"مذاق کر رہے ہو 100 کلو کے سانڈ کو کوئی کیسے اٹھا سکتا ہے"دیریک کہتا

تو تامیر سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"میں مذاق کی حالت میں لگ رہا ہوں آپ کو۔۔؟؟

بات سنیں مجھے چپل چرانے کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی ہے مجھے لی

کرسکتے ہیں آپ۔۔؟"

دیریک کو بازوؤں سے پکڑے زمین کی طرف کھینچتے ہوئے چوکڑی مار کر بیٹھتے

ہوئے دیریک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"کیوں دماغ خراب کررہے ہو میرا سیدھا بتاؤ یہاں

کیوں آئے ہو" بے زار لہجے میں کہتا ہے۔

"سچ ہی کہہ رہا ہوں اس چڑیل کے منہ والی عورت

نے مجھے جیل بھیجا ہے اپنی سینڈل چرانے کے جرم میں"

"جبکہ اپنی سینڈل سے مارا اس نے مجھے تھا

میرا اس پر کیس کرنا بنتا ہے لیکن اس نے مجھ پر کر دیا"

تامیر اس منظر کو یاد کرتے ہوئے اپنے لب بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"لکھ دی لعنت تمہاری اس بتھی پر میرے گارڈ ہو کر

کہاں کہاں منہ مارتے پھر رہے ہو۔؟؟"

اپنے بائیں ہاتھ سے لعنت دیتے ہوئے غصہ میں چیختے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

"عورتوں کو چھیڑتے ہو کیا جو ان کی جوتیوں سے پٹ رہے ہو "تامیر

بازوؤں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

بس یہی امید تھی آپ سے اتنی چھوٹی سوچ

رکھی ہوئی ہے میرے بارے میں پتا چل گیا مجھے"

واہ برا میرے ساتھ ہوا ہے سزا اور لعنتیں بھی

مجھ کو ہی مل رہی ہیں بس یہ ہی دیکھنا رہ گیا تھا میرا اس دنیا میں"

ناراض منہ بناتے ہوئے اپنا رُخ واپس دیوار کی طرف موڑے دیوار سے

لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تو کیا تمہارے اس عمل کے بعد تمہیں پھولوں کے ہار

سے عزت دوں یا جوتیوں کے "دیریک کو اس قدر غصہ آیا ہوُا تھا کہ اس

بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس وقت کسی

کو پیٹ ڈالے

لفظوں سے بھی بندہ تسلی دے دیتا ہے لیکن آپ کو

کیا پتا وہ کیا ہوتی ہے' ظالم مارد" ٹیڑھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے

کہتے کہتے خاموش ہو جاتا ہے

"اور ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ .میں تو یہاں

غلط الزام ہے تحت پھنسا آپ یہاں کس ماں سے ملنے آئیں ہیں۔۔؟؟"ت

دونوں ائیبرو اُٹھاتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

شرم کرو بوس ہوں میں تمہارا کیسی گندی

باتیں کررہے ہو تم مجھ سے اور شادی شدہ بھی ہوں میں "

تامیر کی بات کا جواب نا دینے کی کوشش کیے کہتا ہے ۔۔اا

"شرم میں بعد میں کرلوں گا پہلے آپ بتائیں یہاں

کیا کررہے ہیں۔۔؟" دیریک کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جیل میں لوگ کیا کرنے آتے ہیں جو وہ کرتے

میں بھی وہی کررہا ہوں" اپنے کپڑے ٹھیک کرتا چوکڑی مارے بیٹھتے ہو

بولا

" میرے خیال سے ہنی مون منانے تو کوئی بھی نہیں آتا ہے

یہاں تو پھر۔۔۔"تامیر دیریک کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"خون کر دیا کسی کا۔؟؟ پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بولا

میں جاب چھوڑ رہا ہوں خونی بوس نہیں چاہیے مجھے"

کہتے ہی فوراً سے رخ موڑ لیتا ہے۔

بہت اچھا کیا تھا اس لڑکی نے جس نے بھی تمہیں

اپنی سینڈل سے مارا تھا تم ڈیزور کرتے ہو مار سانڈ کے منہ والے" تامیر کی

پر پیر مارتے ہوئے غصّہ میں بولا

ہاں اب تو وہ چڑیل عورت بھی صحیح لگے گی

آپ کو غلط اور برا تو میں ہی ہوں اس دنیا میں اب"

خونی نظروں سے گھورتے ہوئے غصہ میں کہتا ہے۔

ہاں تم ہی ہو جاب چھوڑنی ہے تمہیں جاؤ

چھوڑو مجھے بھی عورتوں کی سینڈیلوں سے پٹنا والا گارڈ نہیں چاہیے " تامیر

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا سوچا تھا اور کیا نکلے تم ڈوب مرو جا کر کہیں "

بیوی کی سینڈیل سے مار کھاتے تو تمہیں پھر بھی کام

پر رکھ لیتا پر دوسری عورتوں سے پٹتے ہو "

بس یہی دن دیکھنا رہ گیا تھا زندگی میں میرا ایک گارڈ ملا وہ بھی عورتوں

جوتیاں کھاتا ہوا۔۔۔"

دیریک غصے میں اتنی زور سے کہتا ہے کہ تامیر کے ساتھ ساتھ ہر شخص مو

وہاں کی ان کی بات سننے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے پر کسی کو کچھ بھی

نہیں آتا ہے۔۔"

دیریک کہتا ہے اور کہتے ہی سر کے بل زمین پر لیٹ کر چھت کی جانب د

لگتا ہے۔۔

میں کہاں سے کہاں آپہنچا ہوں بنا کچھ کیے کس چیز کی سزا کاٹ رہا ہ

۔۔۔؟؟

دیریک چھت کو دیکھتے ہوئے خود سے باتیں کرتا ہے لہجے میں نرمی د

ہوئے تامیر فوراً دیریک کی طرف مڑتا ہے فیریہ کے بارے میں وہ اسے

چاہتا تھا پر ہمت نہیں جوڑ پارہا تھا۔۔۔!!"

دیریک کہتے ہی اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے تامیر سے دیکھتے ہوئے خود

دیوار سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں کو بند کرلیتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

someone wants to meet you let's go..

دیریک کو زمین پر لیٹا دیکھ کر ایک پولیس آفیسر نارمل

کپڑوں میں جیل کے باہر سے دیکھتے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ho???..

آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پوچھتا ہے

Didn't allow us to tell you that please come with us "..

آفیسر اٹل لہجے میں کہتے ہوئے جیل کا دروازہ کھولتا ہے۔۔

میں آتا ہوں ۔۔! دیریک تامیر سے کہتے ہوئے اٹھ کر جیل سے باہر

جاتاہے اور پولیس والے کے ساتھ وہ انویسٹیگیشن

روم کی طرف بڑھتا ہے روم میں اندر داخل ہوتے ہی اپنے

سامنے ایک ہی شخص کی پشت کو دیکھتے ہوئے دیریک

کے قدموں کی رفتار ہلکی ہوتی ہوئی وہ آگے روم میں درمیان میں لگے ٹ

اور اس کے آمنے سامنے لگی کرسیوں کی طرف بڑھتا ہے کہ اتنے میں سا

کھڑا شخص مڑ کر

اس کی طرف اپنا رخ کرتا ہے۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟؟"دیریک باسیل کو سامنے سے

دیکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

"یقیناً تمہیں منہ دیکھائی دینے تو نہیں آیا ہوں میں یہاں پر"

اپنے کوٹ کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے کرسیوں کو الٹے

ہاتھ سے کھینچے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو کیا میرے عشق میں دیوانے بنکر آئے ہو۔۔؟؟ تنزیہ لہجے میں پوچھتا

اور خود بھی کرسی کھینچ کر باسیل کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔

تم سے عشق وہ بھی مجھے بکواس اچھی کر لیتے ہو"

کہتے ہی جھک کر ایک بیگ میں سے ایک فائل نکالتا ہے۔

میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہو مزید

خراب مت کرو جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت"

دیریک بدتمیزی کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں اگر چلا گیا یہاں سے تو تمہیں جیل سے کون

نکالے گا اپنی زندگی گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا" پرسکون لہجہ میں کہتا ہے۔

"تمہاری شکل دیکھ کر گزارنے کا ارادہ بھی نہیں ہے میرا"

گردن جھٹکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"نفرت تو تم مجھ سے ایسے کرتے ہو جیسے میں تم سے

قرض لے کر ملک چھوڑ کر بھاگ گیا ہوں"

فائل کھولے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے دیریک

کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کاش تم یہی کرتے تو شاید مجھے تم سے نفرت نا ہوتی

پر تم سے نفرت کی جو وجہ ہے وہ عام نہیں ہے"

اپنا رُخ موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا تو بتاؤ وجہ اپنی شاید سمجھ آنے کے بعد تم سے

نا ملنے کی مجھے وجہ مل جائے " ٹیبل سے دور ہوتا کرسی سے پشت ٹیکاتے ہ

پوچھتا ہے۔

تم مجھے میرے ماں باپ ڈائیگو کی پرچھائی لگتے ہو

بوسی انسان جو خود کو سب کچھ اور دوسرے کو کچھ نہیں سمجھتا" دیریک ا

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے کہتا ہے کہ باسیل گردن موڑے کمرے میں لگے بڑ

سے شیشے

جس کے دوسری طرف واسک کھڑا اسے دیکھ سن رہا تھا۔

"آہ ہ۔۔تو پسند نہیں ہیں کیا وہ تمہیں۔۔؟؟"

واپس نظریں دیریک کی طرف کرتے ہوئے پوچھ بیٹھا"

نفرت کرتا ہوں میں ان سب سے ان سب کو

اپنی زندگی کا حصہ سمجھنے سے بھی نفرت ہے مجھے"

دیریک ہاتھ کا پنجا بنائے غصہ میں کہتا ہے۔۔

تمہیں پہلے بھی کہا تھا جب تک سب جان نہیں

لیتے کسی سے نفرت نہیں کرتے ہیں" باسیل گہری سانس لیتے ہوئے کہتا

اور سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے فائل کھولتا ہے۔۔

کسی سے محبت اور نفرت کرنے کے ہزاروں لاکھوں

وجہوں کا ہونا ضروری نہیں ہوتا ہےاور ان سے نفرت مجھے بچپن سے ۔

باسیل کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں

جواب دیتا ہے۔۔

تو اب کیا چاہتے ہو میں مدد کروں یا چلا جاؤں

یہاں سے کیونکہ کورٹ میں تمہیں پھر میرا سامنا کرنا پڑے گا اور تمہیں

کہ تم وہاں کرسکتے ہو۔۔؟؟؟

سوالیہ نظروں سے دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے جس کے جواب میں دیریک بس دیکھتا رہتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ائرا کے بھیجے ہوئے ایڈریس پر ادینہ پہنچ چکی تھی ارحم ابھی سفر طے کررہا

کیونکہ اس کی منزل بدل گئی تھی۔

ارحم ادینہ کی ڈرگز لوکیشن پر ارفینج دوبارہ گیا تھا

کیونکہ ڈرگز اس کے ارفینج کے کیچن میں موجود تھا

اس کی غیر موجودگی میں وہ کسی بچہ یا بزرگ کے ہاتھ لگتا کسی کے ساتھ

برا ہوتا اس سے پہلے وہ

ڈرگز لینے وہاں جا چکا ہے۔۔

اندر داخل ہونے سے پہلے ہی ادینہ مینشن کے دروازے پر اپنی گاڑی

سوار وہی کھڑی رہتی تھی اور ابھی سے نہیں اسے وہاں کھڑے 40 منٹ

چکے تھے۔

ادینہ کی اندر جانے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی اس کی

کل رات کی بے عزتی اور آج اس کے بابا کی موت جو یہاں ہوئی تھی۔۔

رات بھی وہ دیریک کی ہیلپ کرنے کے ارادے سے مینشن میں آئی تھی

حور کے غصے اور ہمت نے اسے زبردستی ان کے مینشن میں رہنے کی وجہِ

دی تھی۔

اب وہاں جانے کی ہمت اس سے خود نہیں ہورہی تھی پر اس سفید می

میں وہ شخص تھی جو سفیدی کو جلدی

خونی رنگ میں رنگنے کا کام کرتی ہے۔۔"

u have to pay

u have to pay for killing my dad "...

ادینہ روتے ہوئے غصہ میں اسٹرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے گاڑی کو اسٹارٹ

مینشن میں داخل ہوتی ہے۔

گاڑی دروازے کے فوراہ کے سامنے پارک کیے جلدی سے گاڑی سے نکل

دوڑتے ہوئے مینشن میں داخل ہوتی ہے۔۔

اندر جاتی ہی ہے کہ حال میں دروازے کے سامنے ہی بلیک کلر کے تھی

پیس سوٹ میں ملبوس آدمیوں کے درمیان

وہ سفید رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس آنکھوں پر

گوگل لگائے ہاتھ میں پرس لٹکائے ہوئے حال میں موجود

پورے مینشن کا معائنہ کرکے حال میں لگی دیریک کی بڑی سی تصویر کا مع

کررہی ہوتی ہیں کہ پیچھے سے ادینہ

انہیں دیکھتے ہوئے دوڑتے ہوئے حال میں داخل ہوتے ہی درمیان میں

ٹیبل پر پڑے واس اٹھائے اسے مارنے

کے لیے اس کی طرف بڑھتی ہی ہے کہ فیریہ کے گارڈ ادینہ کو فیریہ تک پ

دینے سے پہلے ہی اس کے ہاتھ سے واس چھین کر ادینہ کو زمین پر گرا

تھے۔۔

ait، step back leave her"!!...

فیریہ حکمانہ لہجے میں کہتے ہوئے ادینہ کی طرف بڑھتی ہے اور ادینہ کو زمین

گرا دیکھ گڈھنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے چشمہ ات

ہے۔۔"

e you Ismail daughter Adina Right??..

فیریہ چشمہ سے ادینہ کا آنسوؤں سے تر چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے پو

ہے۔۔

s I'm Ismail Jon's daughter"

ادینہ غصہ میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہتی ہے۔۔

ow Dare you kill my father how could you do this to him

ny you kill himmmm??...

ادینہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھ کر فیریہ کو مارنے کی کوشش کرتی ہے پ

نہیں مارپاتی اسے ٹچ کرنے سے پہلے ہی اس کے گارڈز اسے بازوؤں سے پکڑ

ادینہ کو کھڑا کردیتے ہیں۔

cause I don't have another option he's not working well

ese day's so I have to do that..

اپنے گڈھنوں پر ہاتھ رکھے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

on't like lazy person's you know "..

گندا سا منہ بنائے کہتی ہے۔۔

is my father someone husband...

ادینہ اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتی ہے پر وہ ہل تک نہیں پاتی ہے

جگہ سے گارڈ نے اتنی مضبوطی سے جو پکڑا ہوا تھا۔۔

what ..??I don't like relation words so don't use that

rds in front of me "..

فیریہ گندا سا منہ بنائے کہتے ہوئے اپنے آنکھوں پر واپس

چشمہ لگانے لگتی ہے۔

going to kill you I'll kill you"..

ادینہ حلق کے بل دھاڑ کر روتے ہوئے کہتی ہے پر اس کے آنسوؤں کا ک

اثر فیریہ پر نہیں پڑرہا تھا۔۔

u think you can do that my love???..

بنا آنکھوں پر چشمہ لگائے ادینہ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہیں

ou can't do that I think you don't know me that's Why

u're behaving like a child in front of me "..

ادینہ کا چہرہ مٹھی میں جکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

n not a normal person

'm Fariya Jon the one and only Fairya Jon who have

wer in dark world

I kill you right know now no one can found you my love

if u don't want to die in my hands Just shut up your

outh and just Get the hell out of here"...

اپنے گارڈز کو چھوڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے منہ سے ہی کھینچ کر دروازے

باہر کی طرف دھکا دیتی ہے۔۔

ادینہ لڑکھڑاتے ہوئے چند قدم پیچھے جاتی ہے پر زیادہ دور نہیں جاتی۔۔

t Lost"...

دوبارہ ادینہ کے پاس آکر بازوؤں سے پکڑ کر اسے دھکا دیتے ہوئے مینشن

باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے دھکا دینے پر ہیل کی وجہِ سے وہ سر کے

زمین پر گرنے والی ہوتی ہے کہ اتنے میں دروازے سے داخل ہوتے ہو

شخص ادینہ

کو گرنے سے بچا لیتے ہیں۔۔۔

e's not going anywhere else ma'am you are going to lost

my world "...

بلند آواز میں ادینہ کو دیکھتے ہوئے دروازے میں کھڑے

ہو کر اپنے سامنے کھڑی فیریہ سے کہتا ہے۔۔

کہتے ہی ادینہ کو اپنے پیچھے کھڑے ہوئے شخص کی طرف بڑھتا ہے جو ا

سنبھالتے ہوئے سیدھا کھڑے ہونے میں مدد کرتا ہے فیریہ کے گارڈز فو

کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں

جن کی وجہ سے وہ دروازے میں کھڑے لوگوں کو نہیں

دیکھ پاتی ہے۔

ho are you??..

فیریہ غصہ میں اپنے گارڈز کو ہاتھ سے سامنے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے ہو

پوچھتی ہے وہ اس وقت اس مینشن میں کسی اور شخص کا وجود نہیں چاہتی

وہ صرف اپنے آپ کو اپنے گزرے وقت کو یاد کرنا چاہتی تھی۔۔

sil Sikandar "...

کچھ قدم مینشن میں آگے رکھتے ہوئے باسیل آگے کی طرف

رکھتا ہے کہ اس کے سامنے سے گارڈز خودبخود ہٹنے لگتے ہیں گارڈز ہٹتے ہیں

فیریہ کی نظر پہلے باسیل پر سر تا پیر پڑتی ہے پھر اس کے پیچھے مینشن

داخل ہوتے ہوئے

واسک پر واسک کو دیکھتے ہی فیریہ کی اس کی جگہ سے

قدم ہل جاتے ہیں۔"

..what are you doing here????....

فیریہ حیران کن نظروں سے واسک کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا میں یہاں ہوں۔۔؟ فیریہ اب کی بار غصے میں کلام کرتی

۔۔

تمہیں کیا لگا فیریہ اس بار بھی آسانی سے ملک سے راہ فرار حاصل ک

گی۔۔؟؟؟ ادینہ کو سیدھا کھڑا کر باسیل کی طرف بڑھتے ہوئے فیریہ کے

کھڑا ہوتا ہے۔۔

بکواس بند کرو اور چلے جاؤ یہاں سے ورنہ اس بار تم میرے ہاتھوں سے

گے "

فیریہ غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس بار مرے کوئی بھی نہیں سب کو اس کے حصے ملے گی برابر ملے گی" با

کہتے ہی چہرے پر ٹیڑھی مسکراہٹ سجاتا ہے۔"

اس بار بھی ایسا کچھ نہیں ہوگا اس شخص نے مجھے ایسا بنایا ہے اس کی وجہ

اور اس کے باپ کی وجہ سے

میرا سب برباد ہو گیا ہے۔۔

ڈائیگو اور اسمیل کو تو اس کے کیے کی سزا دے دی میں نے

پر تمہیں آسان موت نہیں ملے گی تم نے مجھ سے میرا

بچہ چھینا تھا میں بھی تم سے اسے چھین کر تمہیں زندہ

موت دوں گی"

فیریہ اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے غصّہ میں حلق کے بل زور د

ہوئے بولی"

نہیں اس بار یہ ممکن نہیں ہے سب بس بہت ہو گیا ہے سب ختم کرو

اپنے گناہوں کو قبول کرو اور دیریک کو چھوڑ دو اس سب میں اس کی کیا غ

ہے۔۔؟؟

کہتے ہوئے فیریہ کی طرف بڑھتے ہوئے پر وہ مزید قریب ہوتے اس سے

ہی فیریہ کے گارڈ واسک کے قریب آکر

واسک کو گلے سے پکڑ کر ان کے قدموں کو پیچھے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

واسک کو گارڈ چند قدم ہی پیچھے لے کر گیا تھا کہ باسیل پرسکون سا کھڑا ہو

اپنی کلائی کو مسلتے ہوئے اپنے سامنے کے مناظر دیکھتے ہوئے پرسکون سا ہو

صوفے پر

شہنشائی انداز میں جا بیٹھتا ہے۔۔"

ان کو مارنے سے آپ کو لگتا ہے کہ رہائی مل جائے گی تو ماردیں پر ایک

دروازے کے باہر دیکھ لیں"

باسیل ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنے پیر کو ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

باسیل کی بات پر فیریہ فوراً سے دروازے کی طرف بڑھے چند قدم آگے بڑ

باہر کی طرف جھانکنے لگتی ہے

کہ مینشن کے گارڈن میں پولیس کی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا ہوئے ارحم کو

کے پیچھے پولیس کی گاڑیوں اور

اس کے ساتھ ریپورٹرز کی گاڑیوں کو دیکھ جو لائیو ریپورٹنگ کررہے ہو

ہیں انہیں دیکھتے ہوئے فیریہ اسی پل واپس پیچھے آکر مینشن کے سارے کھ

دروازوں کو

بند کرنے کا حکم دیتی ہے۔

گارڈ واسک کو چھوڑ کر جلدی سے پورے مینشن کی

کھڑکی دروازے بند کردیتے ہیں جب تک وہ بند کرتے ارحم بھی مینشن

داخل ہو جاتا ہے۔۔

یہ کیا تم نے۔۔؟؟ فیریہ غصہ میں باسیل کو دیکھتے ہوئے چیختی ہے۔

وہی جو اسوقت ضروری تھا اگر آپ کو یہاں سے جانے دیتے تو ایک بار

سے آپ کسی اور ملک میں جا کر

کاروبار شروع کرتی ایک بار اور کسی معصوم پر اپنے

غلط کام کا الزام لگاتی اور ایک بار پھر۔۔۔

باسیل کہتے ہوئے گہری سانس لیتے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور فیریہ

طرف قدم بڑھانے لگتا ہے۔

آپ ایک بار پھر سے اپنی نفرت ہی نظر میں کسی اور کو

اپنے بیٹے کی جان لینے کے لیے بھیجتی۔۔

باسیل فیریہ کے سامنے کھڑا ہو کر اکہ آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے بولا "

میری بیوی نے کہا کہ آپ اپنے شوہر سے غصہ ہیں تب ہی ان سے ان

دیے ہوئے دھوکے کا بدلہ لے رہی ہیں اس لیے آپ سب سے زیادہ نقص

ان کے قریبی شخص کو ان کے بیٹے کو دے رہی ہیں۔۔

باسیل اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھتے ہوئے فیریہ کی مکمل

توجہ اپنی طرف کیے کھڑا تھا کہ اتنے میں ارحم اطراف میں کھڑکی درواز

پر نظریں جمائے

خاموشی سے اس کے آدمیوں کو کھڑا دیکھ کر انہیں بھی پتا نہیں چلتا اتنی آ

سے وہ سب کو ان کے پریشر پوائنٹ پر مار کر بے ہوش کرتا جاتا ہے۔۔"

ایسا کچھ بھی نہیں ہے مجھے غصہ نہیں نفرت ہے اس شخص سے اس نے می

زندگی تباہ کی ہے اب میں اس کی کروں گی فیریہ کہتی ہی واسک کی طر

مڑتے ہوئے کہتی ہیں۔۔

اس آدمی نے میری زندگی میرا کیریئر میرا بزنس سب کچھ تباہ کردیا تھا

اس کے باپ نے مجھے بھی مار دیا تھا

وہ تو میرے نصیب میں زندگی تھی تو آج میں زندہ ہوں

ورنہ اس آدمی نے مجھے مارنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا۔

فیریہ غصہ میں کہتی ہوئی واسک کی طرف بڑھتی ہے

فیریہ کی نظریں صرف واسک پر تھی اس وقت اور جبکہ باسیل اتنی دیر

پورے مینشن پر نظریں دوڑا چکا تھا۔

ایسا نہیں تھا فیریہ ہم صرف تمہیں وہاں سے روکنے آئے تھے

لیکن پتا نہیں کیسے ڈیڈ سے گن چل گئی غلطی سے

واسک شرمندگی سے نظریں جھکاتے ہوئے کہتے ہیں۔۔

غلطی سے تم دونوں نے مجھ سے میری زندگی چھیننی میرے بیٹے کے ذہنی

مجھے غلط قرار دے دیا

جس کے تحت وہ بچپن سے ہی میرا نام سننے سے بھی نفرت کرتا تھا کیا یہ س

بھی غلطی سے تھا۔۔؟؟

فیریہ واسک کے کوٹ کے کالر اپنے ہاتھوں میں پکڑتے

ہوئے پوچھتی ہے۔

م۔۔مجھے معاف کردو فیریہ۔۔۔!!!واسک فیریہ کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

معاف نہیں گولی ماردو اس آدمی کو۔۔۔؟؟؟

واسک کی بات باسیل کے آفس میں ائرا کے پیچھے کھڑی

روحی غصے میں کہتی ہے۔

روحی غصہ میں آسکرین کو گھورتے ہوئے کہتی ہے کہ ائرا

اپنے دل پر ہاتھ رکھے ڈرتے ہوئے روحی کی طرف دیکھتی ہے۔

ایک عورت سے سب کچھ چھیننا بچہ کے ذہین میں بھی سب کچھ غلط بھرا

پھر بھی بول رہے ہیں مجھے

معاف کردو۔

روحی غصے میں واسک کو گھورتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کب آئی یہاں ڈرا دیا ہمیں۔۔!!ائرا اپنے دل سے ہاتھ ہٹاتی

گہری سانسیں لیتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔۔میں بس ابھی آئی۔۔!!روحی کہتی ہے اور کرسی کھینچے

ائرا کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔

ایک بات پوچھیں ہم آپ سے ۔۔؟ ائرا روحی کے چہرے کو دیکھتے ہو

پوچھتی ہے۔

پوچھو۔۔!! تجسس سے ائرا کو دیکھتے ہوئے بولی

آپ نے وہ سب اتنی آسانی سے کیسے سمجھ لیا دیریک کا

کیسں مطلب۔"

ائرا ہچکچاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

ارے تمہیں نہیں پتا میں بتاتی ہوں مجھے نا بچپن سے ہی

بڑے ہو کر کرمنل وہ گینگسٹر بننے کا شوق تھا اس

لیے بچپن سے ہی میں ایکشن مووی کرائم سسپینس مووی

دیکھتی ہوئی آئی ہوئی اس لیے اب سٹیویشن کا

اندازہ لگاتے ہی سب سمجھ لیتی ہوں میں"

روحی فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کمال ہیں آپ تو۔۔"ائرا بھی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

ہیں نا۔۔"روحی کی ہنسی کی آوازیں بھی مزید گہری ہوئی تھیں۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے کمپیوٹر کی اسکرین کی طرف دوبارہ دیکھنے کے جاتے

دیکھتے دیکھتے دونوں کے چہروں سے ہنسی غائب ہونے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

معاف کردوں تمہیں۔۔؟؟ میں ہرگز معاف نہیں کروں گی

تمہیں۔فیریہ کہتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتی ہے اور مڑ کر اپنے گا

کو حکمانہ انداز میں کچھ کہنے لگتی ہے پر

کسی بھی گارڈ کو اپنے اس پاس نا دیکھ کر وہ خاموش

سی حیران ہوجاتی ہے۔۔

یہ آخری تھا میڈم یہ بھی گیا۔۔۔ارحم آخری گارڈ کی گردن

موڑتے ہوئے فیریہ سے کہتا ہے۔۔

کیا چاہتے ہو تم سب مجھ سے۔۔؟؟ فیریہ اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھا

ہوئے پوچھتی ہے۔۔

گرفتار کرنا " باسیل کہتا ہوا فیریہ کی طرف بڑھتا ہے۔

انہوں نے سرینڈر کرنے کا فیصلہ کر لیا اب آپ کی باری آپ

خود سے سب چھوڑ کر خود کو قانون کے حوالے کر دیں

ورنہ مجبوراً آپ کو وہاں لے کر جانا پڑے گا اگلے 10 منٹ کے اندر اندر۔

باسیل اپنی بائیں ہاتھ کی کلائی پر گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

10 منٹ میں کیوں۔۔؟؟ فیریہ تجسّس سے پوچھتی ہیں۔

کیونکہ اگلے 10 منٹ میں دیریک اپنے مینشن واپس آپہنچے گا اور یہاں آ

کے بعد وہ آپ کو دیکھ کر اس کا

ردعمل کیا ہو گا آپ اس کا اندازہ لگا سکتی ہیں۔۔"

باسیل کہتے ہی گہری سانس لیتے اپنے ہاتھوں کو کمر پر

باندھ لیتا ہے۔

شاید تمہیں نہیں پتا ہے پر دیریک تو جیل میں ہے وہ یہاں نہیں آسکتا

اس پر قتل کا الزام لگا ہوُا ہے۔۔"فیریہ کہتے ہی ہنس پڑتی ہے۔

شاید آپ کو نہیں پتا ہے جب میں امریکن مونسٹر کو ایک فون پر یہاں بلا

ہوں جب میں کرغیزستان کے

قابل ہیکر اور پولیس آفیسر کو ایک فون پر یہاں بلا سکتا ہوں تو کیا میں

ملک میں رہ رہا ہوں وہاں کی حکومت کو قابو نہیں کر سکتا ہوں۔۔؟؟

باسیل کہتے چہرے پر فخری ٹیڑھی سمائل سجاتے ہوئے کہتا ہے۔۔"

تم ایسا نہیں کرسکتے ہو ہر گز نہیں۔۔۔۔"

فیریہ ڈر کر لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کو پیچھے کی جانب اٹھاتے ہوئے کہتی ہے

میں کرچکا ہوں اور اب 7 منٹ بچیں ہیں۔۔باسیل دوبارہ

گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ ڈرگز باہر ہیں اور آپ جیل چلی گئی

تو وہ کسی اور کے نام ہو جائیں گے تو فکر مت کریں

ڈرگز ہم برآمد کرچکے جیل کے باہر رہنے ہی کوئی وجہ

نہیں ہے آپ کے پاس۔

ارحم کہتے ہوئے فیریہ کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

آپ کو صرف فیصلہ کرنا دنیا کے سامنے قاتل بن کر جیل جانا ہے یا بیٹے

سامنے دوسروں کے ساتھ ساتھ کی خوشیوں کا قاتل بن کر۔۔

ارحم کہتے ہوئے واسک کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں باندھتا ہے اور باندھتے ہی

فیریہ کی آنکھوں کے سامنے ہتھکڑیاں کرتا ہے۔۔

فیریہ اب بس کر جاؤ اب گناہ کرنے کا نہیں اپنے گناہوں کی سزا کاٹنے کا و

آگیا ہے۔۔"

واسک دوبارہ فیریہ سے کلام کرتے ہیں۔۔

4 منٹ۔۔۔ٹھیک ہے میں سرینڈر کرنے کے لیے تیار ہوں پر کیا دیریک ک

دیا گیا ہے کہ میں۔۔۔۔

باسیل کی بات کاٹتے ہوئے فیریہ بول پڑتی ہیں اور بولتے بولتے وہ خامو

ہو جاتی ہیں۔۔

نہیں اسے نہیں پتا اسے بتانے کا اب کوئی جواز بنتا بھی نہیں ہے کو مر گیا

اس کے لیے معنی نہیں رکھتا

اگر اسے یہ پتا چل جائے کہ جیسے مرا ہوا وہ سوچ رہا ہے وہ زندہ ہو کر ا

مارنے کے منصوبے بنا رہے ہیں تو یقیناً

پھر اسے اپنی جان کی حفاظت کے لئے جانور بننے میں

زیادہ وقت نہیں لگتا۔"

باسیل کہتا ہے اور ارحم فیریہ کے ہاتھوں میں ہتھکڑی

باندھتے ہیں۔۔

آپ کے برے کاموں کا وقت اور سفر ختم ہوا اب آپ کی نئی زندگی جو ا

جیل ہے وہ منتظر ہے پورے دل سے اسے

قبول کرنا ورنہ جیل کی صرف چار دیواری اندر سے کتنی

بھیانک بھی ہوسکتی ہے آپ کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوسکتا ہے۔"

ارحم فیریہ کی جھکی ہوئی پلکوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

چلیں۔۔!! ارحم باسیل سے کہتا ہے اور کہتے ہی مینشن۔جت دروازے کھو

واسک اور فیریہ کے چہرے کو ڈھکتے ہوئے

انہیں مینشن سے باہر لیے بڑھتے ہیں۔

ارحم بڑھتا ہے تو سب رپورٹرز کی نظریں اور کیمرے اس کی طرف اٹھتے

ارحم کے پیچھے سے کمر پر ہاتھ باندھے

ہوئے باسیل مینشن کے دروازے میں آ کھڑا ہوتا ہے تو اس

کی کولڈ نظروں میں دیکھتے ہوئے سب رپورٹرز اسی پل

اپنے اپنے کیمرے بند کردیتے ہیں۔

♡_____♡.....♡_____♡

ہمارے جانے کا وقت بھی ہوگیا ہے۔۔ائرا کرسی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے

روحی بھی اسی پل اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

ابھی سے ابھی تو ہم نے باتیں بھی نہیں کی۔۔"

روحی معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔۔

اگر قسمت میں لکھا ہؤا تو ہم پھر کبھی ضرور ملیں گے اور ا س بار کریں

ڈھیر ساری باتیں"

ائرا اپنے بیگ میں اپنا آئی پیڈ اور لیپ ٹاپ وغیرہ ڈالتے ہوئے کہتی ہے

کہتے ہوئے وہ بیگ سے اپنا چشمہ والے ڈبی میں سے ایک یو ایس بی اور ا

چپ نکالے روحی کی

طرف بڑھاتی ہے۔

یہ باسیل سر کو دے دینا ان کے کیس میں ہیلپ کرے گا"

ائرا دیتی ہے اور روحی ہاتھوں بڑھا کر یو ایس بی اور چپ پکڑتی ہے۔

آپ سے مل کر اچھا لگا آپ کچھ دیر اور رکتی نا۔۔

روحی ائرا کو دیکھتے ہوئے معصوم سے التجائے انداز میں کہتی ہے۔۔

ہم ضرور رکتے پر ہمیں دادی کے پاس واپس جانا ہے وہ

انتظار کر رہی ہونگی " ائرا مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

چلیں پھر اپنا خیال رکھیں گے زندگی رہی تو پھر ملاقات

کریں گے" روحی ائرا سے گلے ملتے ہوئے کہتی ہے۔

انشاء اللہ ضرور ملیں گے " ائرا روحی کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کہتی

اور کہتے ہی اس سے دور ہوتی حویلی سے باہر جانے کے لیے اپنے قدم بڑھ

ہے۔۔

روحی اسے حویلی سے باہر تک چھوڑ کر آتی ہے کہ سامنے سے سیڑھیوں

عالیان کو اترتا دیکھ روحی دوڑتے

ہوئے اس کے پاس جاتی ہے اور عالیان کو گود میں اٹھاتے ہی اپنی باہوں

بھر لیتی ہے۔

ماما آئس کریم کھانی ہے۔!!عالیان روحی کی گردن کے گرد

اپنی ننھی سی بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

آپ بابا کو کہا ہے وہ کے آئیں گے واپس میں " روحی کہتے ہی عالیان کے گ

پر اپنے لب رکھتی ہے۔"

ٹیڈی گیم کھیلیں۔۔؟؟ روحی عالیان کے ساتھ کھیلنے کے

لیے پوچھ رہی تھی۔خود ہی اپنی بات پر ہنس پڑتی ہے۔

ماما اجازتِ نہیں لیتے ہیں آپ کو جو کرنا ہے کرلو۔"

عالیان کہتے ہی روحی کو گال پر کس کرتا ہے۔۔

اپنے بابا کا جھوٹا کھا لیا ہے کیا آج آپ نے آپ کے بابا بھی

یہی بات کرتے ہیں "

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی بلند آواز میں بدر تاشہ اور آئمہ کو

بلائے سب کو لیے گارڈن میں کھیلنے

کے لیے چلی جاتی ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

یہ ریپورٹرٹز صرف فیریہ کو ڈرانے کے لئے تھے اسے

حقیقت میں دنیا کے سامنے لانے کے لیے نہیں تھے لیکن پھر

بھی ریپورٹرٹز انہیں جاتا ہوا کیمرے میں قید کرلیتے ہیں۔۔"

ارحم اور باقی پولیس کی گاڑیاں گارڈز کو اندر سے اٹھائے

مینشن سے باہر لے کر ایک ایک کر کے نکلتے ہیں کہ

وہ سب جاتے ہیں اور پیچھے سے دیریک اپنی گاڑی میں سوار فرنٹ سیٹ

حور کے ساتھ اور بیک سیٹ پر تامیر کو لیے اپنے مینشن میں داخل

ہے۔۔"

مینشن میں داخل ہوتے ہی دیریک کی نظر سب سے پہلے مینشن کے درواز

میں کھڑے باسیل پر جا ٹھہرتی ہے۔

یہ وقالتی نہیں پیچھا چھوڑے گا میرا"

باسیل کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں دیریک بڑبڑاتا ہے اور

کہتے ہی مسکرا دیتا ہے۔۔"

یہاں پھر سے تم۔۔؟؟ دیریک گاڑی باسیل کے سامنے پارک

کیے گاڑی سے نکلتے ہوئے باسیل سے پوچھتا ہے۔۔

تمہارے بغیر دل نہیں لگتا میرا میں کیا کروں" باسیل شرارتی لہجے میں کہتا

اور کہتے ہی دروازے سے باہر نکل

کر دیریک کے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔۔

آخری ملاقات مبارک ہو ہماری تمہیں " باسیل دیریک کی

طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

سچ میں یہ آخری ہے۔؟؟ دیریک ہاتھ کو دیکھتے ہوئے باسیل سے ہاتھ ملا

ہوئے پوچھتا ہے کہ اتنے میں حور اور تامیر بھی گاڑی سے باہر نکل آ

ہیں۔۔

ہاں آخری ہے کل میں یہاں سے واپس جارہا ہوں اور یقینا تم بھی" با

اپنے اور دیریک کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میں کہنا تو نہیں چاہتا تھا پر میری مدد کرنے کے لیے شکریہ

تمہارا۔"دیریک نظریں جھکائے کہتا ہے۔۔

شکریہ کی ضرورت نہیں ہے جو میرا فرض اور وعدہ

ہوتا ہے میں اسے ہر حال میں پورا کرتا ہوں۔۔

تم پر غلط الزام لگے تھے اور میرا فرض ہے سچ کا حق کا ساتھ دینا ہے تو

لیے تمہارے نا چاہتے ہوئے بھی مجھے مدد کرنی ہی تھی"

باسیل اپنا ہاتھ دیریک کے ہاتھ سے آزاد کرتے ہوئے کہتا ہے۔

اور ان لوگوں کا کیا جن کی وجہ سے وہ دونوں مرے ہیں

وہ کون ہیں۔۔؟؟

ان سوالات کا جواب تمہیں کوئی اور دے گا۔

دیریک کی بات سنتے ہی باسیل مینشن کے اندر سے باہر آتی ہوئی ادینہ

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

hat are you doing here?...

ادینہ کو دیکھتے ہی پوچھتا ہے۔

rry Derek..

مینشن سے باہر لڑکھڑاتے ہوئے نکلتی ہر خودکو سنبھال لیتی ہے۔۔

r what??..

دیریک ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

hatever happens to you because of My dad

d me

e and mom leaving your Germany mention so I have to

y sorry before leaving "

y dad pay for his crimes his business partner did this to

m and also the same thing with Diago "..

ace again I'm sorry"...

ادینہ بنا سر اٹھائے دھیرے دھیرے سے وہ دیریک سے سر

جھکائے معافی مانگتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی بنا کچھ بولے وہ اپنی گاڑی

طرف بڑھتی ہے اپنی گاڑی میں سوار وہ بھی مینشن سے باہر نکل

ہے۔۔۔"

میرا وقت بھی ختم ہوا رات ہونے لگی ہے مجھے بھی جلدی

کام ختم کر کے گھر جانا ہے تو چلتا ہوں"

خدا حافظ " باسیل ادینہ کو جاتے دیکھ کر دیریک سے کلام کرتا ہے۔۔"

اس بات پر کیا بولتے ہیں۔۔؟؟ دیریک حور کے چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

اللہ حافظ۔"حور دھیرے سے کہتی ہے۔

ہاں وہی جو یہ کہہ رہی ہے۔۔"دیریک حور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

دیریک کی بات پر باسیل مسکراتے ہوئے

اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے کہ تامیر کو گاڑی کے پاس

کھڑا دیکھ کر اپنی دونوں ائیبرو اچکاتے ہوئے اپنی گاڑی کی

طرف بڑھتا ہے اور گاڑی میں سوار ہو بھی مینشن سے

باہر نکل جاتا ہے۔۔"

سب کیے جانے کے بعد دیریک اور حور دونوں دروازے کے باہر کھڑ

مینشن کو دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔

ان کے پیچھے کھڑا تامیر ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر

دیریک کی ہی گاڑی لیے اپنے فلیٹ کا رخ کرتا ہے۔۔

چلیں اندر۔؟ دیریک حور سے پوچھتا ہے۔

چلیں۔۔!!"حور مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی دونوں

ہاتھ پکڑے مینشن میں داخل ہوتے ہیں۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

ڈیریک مینشن میں داخل ہوتا ہی ہے کہ چند قدم رکھتے ہی وہ رک جاتا

حور جو بنا رکے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے ڈیریک

کے روکنے پر وہ بھی تک کر مڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگتی ہے۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟؟ حور بڑی بڑی آنکھیں کیے پوچھتی ہے۔

تم روم میں جا کر پیکنگ شروع کرو میں آرہا ہوں۔

ڈیریک کہتے ہی حور کا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے حور کی نظریں مسلسل اس سے

الجھن کے شکار چہرہ پر مسکراہٹ ٹیکی ہوئی تھی۔۔

آپ کہاں جارہے ہیں۔؟؟ حور تجسس سے فکرمند لہجے میں پوچھتی ہے ڈیر

اسے پریشان ہوتا دیکھ خود کو کمپوز کرتا حور کا ہاتھ دوبارہ پکڑے اسے

طرف کھینچ لیتا ہے۔۔ ایسے بات بات پر اب پریشان ہوگی تو کیسے چلا گا

نے ایک بار لندن کی ہر جگہ کا معائنہ کرنا تھا یہ طے تھا تو ہوگیا جیل بھی

آیا صحیح سلامت کچھ بھی نہیں ہوا نا

میں ٹھیک ہوں تو فکر کیسی۔۔؟؟

حور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے پیار سے کہتا ہے۔

پر آپ اس وقت کہاں جارہے ہیں رات ہورہی ہے۔۔"حور معصوم سی ش

بنائے دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

پوچھتی ہے۔۔

اپنے کچھ سوالوں کے جواب لینے اس سے پہلے کے دیر ہو جائے اور آج کا

بھی گزرے ہوئے دنوں میں شامل ہو جائے کچھ سوالوں کے جواب چا

مجھے

دیریک حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پر کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تم میرے لیے کافی بنا دو دن والی پینڈگ پر ہے جب تک وہ بنے گی میں لو

آؤں گا۔۔"کہتے ہی ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔

میں جلدی سے بنا لوں گی آپ کی کافی آپ واپس جلدی

آنا ورنہ اسی میں زہر ڈال دوں گی میں

حور گندا سا پر کیوٹ بلی جیسا منہ بنائے کہتی ہے اور کہتے ہی مسکرادیتی ہے

کی بات پر دیریک بھی سر جھکا کر

بات مانتے ہوئے اپنے قدم مینشن سے باہر کی طرف بڑھتا ہے۔

مینشن سے باہر نکلتے ہی وہ اپنے گیراج کی طرف جاتا ہے جہاں اس کی باقی

ساری گاڑیاں اور بائیکس موجود تھی گیراج کا دروازہ کھلتے ہی اس کی سیدھا

بائیک پر جاتی ہے بائیک پر نظر جاتے ہی ڈیریک آگے کی طرف بڑھتے ہو

دروازے کے ساتھ ٹیبل کے اوپر رکھے ہوئے

گلوز اور ہیلمنٹ میں سے دونوں ایک ایک چیز اٹھاتا ڈیریک اپنے دائیں

میں گلوز پہنتے ہوئے بائیک ہی طرف بڑھتا ہے بائیک پر سوار ہو رک ہیلم

پہنتے ہوئے ڈیریک گیراج سے بائیک مینشن میں نارمل اسپیڈ پر چلاتا ہے

ہی سڑک پر پہنچتا ہے بائیک کی اسپیڈ فل ہوجاتی ہے ہوا کو چیرتے ہو

ڈیریک بنا رکے اپنی مینشن کی کھالی سڑک سے

لندن کی مین سڑک پڑ بائیک چلاتے ہوئے کسی کی گاڑی کو

تلاش کرتے ہوئے وہ ہر گاڑی کو کراس کرتا جاتا ہے کہ اس کی نظر میں

گاڑی آجاتی ہے جس کی وہ تلاش کررہا تھا اپنی بائیک کی اسپیڈ اور بڑھا

ہوئے دیریک سیدھا گاڑی

کے سامنے لے جا کر اپنی بائیک روکتا ہے۔۔

اللہ۔۔۔!!!" گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر سوار باسیل اچانک سے گاڑی

بریک لگنے پر ڈرے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔

اس کی ایسی کی تیسی۔۔۔باسیل کہتے ہوئے گاڑی سے باہر

نکلتا اور دیریک کی پشت دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتا ہے دیریک کو

بولتا اس سے پہلے ہی وہ اپنا ہیلمنٹ اتارتے ہوئے گہری گہری سانسیں لینے

ہے بائیک پر ہیلمنٹ رکھے اپنے دونوں ہاتھوں سے ماتھے پر پسینے میں بھیگے

بالوں کو ہٹاتے ہوئے گردن موڑ کر باسیل کو دیکھتا ہے

جو اسے ہی حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی کمر پر

ہاتھ رکھے ہوئے کھڑا تھا۔۔"

ہیلو وقالتی " دیریک بائیک سے اترتے ہوئے کہتا ہے۔

بدتمیز انسان اگر مرنا ہے تو کہیں اور جا کر مرو میری گاڑی

کے سامنے آکر مرنے کی کون سی آگ لگ رہی ہے تمہیں "

گاڑی غصے میں گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے اپنی زندگی عزیز موت نہیں ۔۔" دیریک باسیل کی غصیلی آنکھوں

دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سیدھا پوائنٹ پر آتا ہوں کچھ پوچھنے آیا ہوں جواب دے دو میں چلا جاؤں

--"

دیریک پرسکون انداز میں کہتا ہے۔

کیا پوچھنے آئے ہو۔۔!!باسیل تجسّس سے پوچھتے ہوئے اپنی کمر سے ہاتھ

ہے۔۔

میرے ماں باپ زندہ ہیں کیا۔۔؟؟ دیریک سنجیدگی سے پوچھتا ہے۔۔"

تمہیں کس نے کہا یہ۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

میں بچہ نظر آتا ہوں کیا آپ کو۔۔؟؟ ہر چیز دکھائی اور

سنائی دیتی ہے مجھے میرے سامنے پہلے وہ ہو ایس بی آنا

پھر اسمیل کا مجھے وہ سب بتانا پھر اسی کی موت کا الزام لگانا ان چیزوں

پہلے سمجھ نہیں آیا تھا کہ شاید میرے

ماں باپ زندہ ہوں پر پھر اچانک سے اسمیل کی موت بھی ویسی ہی ہونا ج

ڈائیگو مرے تھے ان دونوں کی موت کا الزام مجھ پر لگانا ان سب سے صا

واضح ہے کہ میری ماں زندہ ہے جو ایک ایک کر کے سب کو موت دے ر

ہیں

پر ان سب میں میرے باپ کا ذکر نہیں تھا

کہیں ان کی سزا تو مجھے نہیں دی جارہی ہے۔۔؟؟

دیریک باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے رک جاتا ہے اور سوالیہ نظروں

اس کے چہرے کو باغور دیکھنے لگتا ہے۔

ان سب سے یہ کیسے واضح ہے کہ تمہارے ماں باپ زندہ ہے

کوئی اور دشمن بھی تو ہو سکتا ہے تمہارا تم ایکٹر ہو

دشمن ہونگے یقیناً تمہارے "

باسیل بات کی رخ کسی اور جانب موڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

میں جرمنی میں پیدا ہوا ہوں وہی پلا بڑا ہے وہاں کا ہر شخص مجھے جانتا ہے

سے بات کرنے سے پہلے لوگ ہزار دفعہ سوچتے ہیں آپ دشمنی موڑنے

بات کر رہے ہو

کمال کر رہے ہو اس وقت "

سیدھا سیدھا جواب دے دیں ہاں اور نا میں آگے سؤال نہیں

کروں گا کیونکہ ان کے بنا رہنے کی عادت ہو چکی ہے مجھے

ان کے زندہ ہونے کی کوئی خوشی ہے ان کا زندہ ہونا مجھے ان سے صرف

صرف مزید نفرت ہی بڑھائے گا تو بتائیں

وہ زندہ ہیں یا نہیں۔۔؟؟

دیریک باسیل ہے کولڈ فیس کو دیکھتے ہوئے بے حد تجسّس کے ساتھ ا

جواب کا انتظار کررہا تھا۔۔

ہاں زندہ ہیں وہ انہی کی وجہ سے بار بار تمہارے ساتھ حادثات ہوجاتے

جرمنی میں گارڈز اسمیل کے ذریعے

تمہارے باپ نے لگوائے تھے ڈائیگو اسمیل اور ادینہ صرف اور صرف تمہ

حفاظت کے لیے تھے وہاں

ان کی موت کی وجہ تمہاری ماں اور تمہاری ماں کو ایسا بنانے کی وجہ تمہارا ب

ہے۔۔

اب بولو اب کیا اور کچھ جاننا ہے۔؟؟"

باسیل بتاتے ہی سوال کر بیٹھتا ہے۔۔

نہیں اتنا بہت ہے شکریہ۔۔۔!!!" دیریک کہتے ہی اسی پل واپس اپنا ہیلمنٹ

ہوئے اپنی بائیک پر سوار ہو کر وہاں سے چلا جاتا ہے نظروں سے او

ہونے تک باسیل اسے

ہی دیکھتا رہتا ہے اس کے جاتے ہی وہ بھی گاڑی میں سوار اپنی منزل

طرف نکل پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کی گاڑی میں سوار تامیر لندن کی مین سڑک پر گاڑی

چلاتے ہوئے ہلکی سی آواز میں گانے گاڑی میں چلائے

اپنے دن بھر کی تھکان اپنا غصہ دور کرنے کی کوشش کررہا تھا کہ سامنے

اسی سڑک پر اس کی طرف آتی ہوئی

گاڑی میں سوار لڑکی کو دیکھ کر گاڑی کی اسپیڈ کم ہوتی جاتی ہے صرف اس

نہیں سامنے سے آتی ہوئی شیزا گاڑی کی بھی شیزا کی نظر بھی خود پر محسو

کرتے تامیر

گاڑی کی اسپیڈ کو مزید کم کرتا اس کے سامنے گاڑی کو

روک دیتا ہے۔۔

شیزا بھی گاڑی کو بلکل تامیر کی گاڑی کے سامنے کھڑا کرتی

گہری سانس لیتے ہوئے غصے سے بھری نگاہوں سے اس کی

طرف دیکھے اپنی گاڑی سے باہر نکلتی ہے۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟" گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے

غصّے میں پوچھتی ہے۔

"آپ کے خیال سے کیا میں تا عمر جیل میں ہی رہتا"

تامیر بھی گاڑی سے نکلتے ہوئے تلخ لہجے میں کہتا ہے۔۔

نہیں تا عمر نا سہی پر زندگی کا کچھ وقت آپ

وہاں رہنا ڈیزور کرتے تھے" اپنی گاڑی کی بونٹ کے قریب

رک کر بونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جیسے وہ ابھی ٹھیک کرواکر

لائی تھی۔

"کس گناہ کی بنا پر۔۔۔؟؟" شیزا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

دونوں ائیبرو اٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"پوچھنے کی ضرورت تو نہیں پڑنی چاہیے آپ کو

اس کی چلیں پھر بھی بتا دیتی ہوں "

"تامیر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں

ڈالے بنا پلکیں جھپکائیں دیکھتے ہوئے کہتی ہے"

"میرے راستے میں آنے کی کوشش میں"

"اپنی مردانگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرنے میں"

"میری گاڑی تباہ کرنے کے جرم میں"

"مجھے لڑکی ہونے پر کمزور ہونے کا طعنہ دینے کے جرم میں"

"مجھے نیچا دکھا کو خود کو بڑا ثابت کرنے کے گناہ میں"

"اگر اب میرے راستے میں آئے تو یقیناً کچھ وقت کی سزا کو عمر قید کی

بنانے میں وقت نہیں لگے گا مجھے"

تامیر ہے بلکل قریب آکر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے

دیکھتے ہوئے غصے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتی ہے۔۔"

وہ کہہ تو تامیر سے رہی تھی پر اس کی ہا بات کا مطلب صرف اور صر

اراک سے جوڑا تھا اراک کو ذہین میں رکھتے

ہوئے وہ اپنا غصہ تامیر پر نکالنے لگتی ہے پر جیسے ہی اسے اپنے سامنے کھڑ

شخص کا احساس ہوتا ہے کہ وہ

کون ہے وہ خاموش ہوجاتی ہے۔"

شیزا کی اس حرکت پر تامیر بت بنے اپنے قدموں کو ایک ہی جگہ روکے ک

ہوا تھا وہ آنکھوں میں دیکھ رَہا تھا تو بس دیکھتے ہی جارہا تھا۔۔"

م۔۔میں نہیں آیا تھا آپ میرے رستے میں کھڑی تھیں۔۔

تامیر خود کو کمپوز کرتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہتا ہے تو شیزا

ہوش کی دنیا میں دنیا میں واپس آتی ہے اپنا سر جھکائے اپنے قدموں کو اسی

پیچھے کی

طرف اٹھاتی ہے۔۔

غلطی نا آپ کی تھی نا میری احساس ہوچکا ہے ہم دونوں کو ہی اس بات

یہاں غلط صرف وقت تھا

غلط وقت پر سہی انسان ملتا ضرور ہے پر تب تک بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔

شیزا کے چہرے پر عجیب ڈرے رونے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے تا

دھیرے سے کہتا ہے اور کہتے کہتے وہ رکنے لگتا ہے پر وہ پھر بھی بول پڑتا ہے

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کس کی غلطی سے کس کا کتنا نقصان

چکا ہے جتنا جو ہونا تھا وہ ہوچکا ہے

گزہ ہوا وقت اور اس وقت کی خوبصورتی واپس نہیں لوٹ سکتی ہے اس

اسے بھلا دینا ناممکن ہے پر کوشش پوری کرنی چاہیے ورنہ پوری زندگی

عذاب کے ختم ہونے

کے انتظار میں گزر جائے گی "

تامیر کی باتوں پر شیزا گہری سانس لیے سر اٹھا کر اسے

دیکھنے لگتی ہے۔

وقت ہر بار غلط نہیں ہوتا ہے جو ہر انسان کے غلط کیے

کا الزام بھی اس کے سپرد کردیں وقت ٹھیک تھا خوبصورت تھا سب اچھا تھ

انسان اچھا نہیں تھا

کسی کی خوشیوں کو خاک میں بدلنے کا حق کسی کو نہیں ہے کسی کے دل

ساتھ کھیلنے کا حق کسی کو

نہیں ہے سرئے عام محبت کرنے والے شخص کو ذلیل کرنے

کا حق کسی کو نہیں ہے"

تامیر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے کہتی ہے اور

آنسوؤں اس کے گالوں کو بھیگونے لگتے ہیں۔۔"

تامیر اب کچھ نہیں کہتا وہ بول ہی نہیں پاتا ہے شیزا کی

ٹوٹی ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے تامیر کو ترس بھری نگاہوں سے خود کو د

ہوئے شیزا ہنستے ہوئے اپنے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کیے خو

کمپوز

کرتے ہوئے وہ گہری سانس بھرے تامیر کو دیکھتی ہے۔

ترس آرہا ہے مجھ پر۔؟؟ شیزا اپنے ہاتھوں کی

مٹھیاں بھینچتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

بلکل نہیں آرہا ہے۔۔تامیر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جھوٹ

بولتا ہے۔۔"

آنے بھی نہیں عادت ہے مجھے مردوں سے ذلیل ہونے کی

محبت سے ذلیل ہونے کی " شیزا اپنا رخ موڑے سڑک پر چلتی گاڑیوں

دیکھتے ہوئے بالکل دھیمے لہجے میں کہتی ہے اس کے خیال سے آواز اتنی د

تھی کہ کسی کو سنائی نا دیتی پر اس کے پاس کھڑا اس طرح کی آوازیں

سن کر سمجھنے کا عادی تھا تامیر کو باآسانی اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔"

خیر جو ہونا تھا وہ ہوگیا امید ہے آج کے بعد ہمارے راستے

نہیں ٹکرائیں گے۔۔۔شیزا تامیر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی

اور کہتے ہی وہ اپنی گاڑی میں سوار

ہوکر تامیر کو کراس کرتے ہوئے نکل پڑتی ہے۔۔

تامیر وہی سڑک پڑ کھڑے ہوکر شیزا کی گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہو

تک دیکھتا رہتا ہے جب مکمل گاڑی اس کی

نظروں سے دور ہوتی ہے وہ بھی اپنی گاڑی میں سوار ہو کر

اپنی گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے پر چلاتا نہیں ہے ذہین پر شیزا کی باتیں جو ح

ہو چکی تھیں۔

کس کمبخت کو اپنی قسمت سے نفرت ہے جو کسی کا دل

اتنی بے رحمی سے توڑ دیا ہے اور پھر بھی اپنی زندگی جئ رہا ہے۔۔؟؟ ت

خود سے سوال کرتا گاڑی اسٹارٹ کیے اپنی

منزل کی طرف اپنا سفر طے کرنے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل بھی پہنچ گیا تھا لیکن حویلی میں نہیں ایک ہوٹل میں ایک 5 اسٹار ہو

میں ہوٹل کے باہر پارکنگ میں گاڑی پارک کیے اپنے گہری سانس لیتے ہو

وہ ہاتھ میں بیگ پکڑے ہوئے ہوٹل میں لفٹ کی طرف بڑھ رہا تھا لفٹ

داخل ہوتے ہی سیدھا 28 منزل پر کلک کرتا 28 منزل پر پہنچتا ہے پہنچتے

اس کی آنکھوں کے سامنے اس فلور پر بنے 10 کمرے بند دروازوں کے س

اسے نظر آتے ہیں ان سب پر نظر ڈالتے ہوئے اسی فلور پر سب سے آخ

کونے والے کمرے کی طرف بڑھتا ہے اور دروازے نوک کرکے بنا اجاز

کے انتظار کیے باسیل کمرے میں داخل ہوجاتا ہے۔

پورے کمرے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے چند روشنیوں کی کرنیں ہوتی

جو شیشے کی بڑی سے دیورا سے سامنے

والی بلڈنگ کی روشنی اس کمرے میں آرہی تھی۔۔"

وقت تمہیں آرام نہیں کرنا چاہیے تھا سکون ملتا تمہیں۔۔؟؟ باسیل کمرے

دروازہ بند کرتے ہوئے شیشے کی دیوار کے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے شخ

کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جس کا سکون خود اس سے خود کو دستبردار کرچکا ہوں اس سے سکون کی با

نہیں کرتے ہیں۔۔

آدمی بنا مڑے باسیل سے کہتا ہے۔

اپنے سکون کے دشمن تم خود تھے "اراک یورگن "

باسیل کہتے ہوئے اگے بڑھتا ہے اور کمرے کی لائیٹس آن کرنے لگتا

باسیل کی بات پر اراک فوراً

سے اس کی طرف پلٹتا ہے سر پر بازوؤں پر سفید رنگ کی پٹی جس پر دو

پر ہی خون لگا ہوا تھا

آنکھوں پر چشمہ لگائے ہوئے سفید رنگ کی شرٹ

بلیک کلر کے ٹراؤزر پہنے ہوئے ماتھے پر بکھرے بال لیے اراک

مڑ کر باسیل سنے باغور اس کی جانب دیکھتا ہے کہ اتنے میں باسیل پور

کمرے کی لائٹس آن کر چکا تھا۔

دونوں لائٹس کی روشنی میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے

ایک دوسرے کے چہروں کو باغور دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔

مدد کرنے کے ارادے سے بچایا تھا یا طعنے دینے کے۔۔؟؟

اراک کولڈ نظروں سے بنا کسی ایکسپریشن کے باسیل کو

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ارادہ تو مدد کرنے کا تھا پر تب تک کا جب تک تمہیں تمہاری سانسیں وا

نہیں مل جاتی پر اب تم زندہ ہو تو مدد

کرنے کا کوئی ارادہ نہیں میرا۔۔"

باسیل کہتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور بیگ ٹیبل

پر رکھتے ہوئے صوفے سے پشت ٹیکائے چوڑا ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

تو اب کس ارادے سے یہاں آئے ہو اپنی کہانی کا چیپٹر ختم کر چکا ہوں

آج سب کو بھی پتا چل جائے گا ایک زندہ

جیتا جاگتا شخص خود اپنی موت کی خبریں دنیا تک کیسے

پہنچتا ہے۔۔

اراک مڑ کر باسیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جانتا ہوں میں کہ تم دنیا کے سامنے خود کو مرا ہوا آج

ثابت کرنے والے ہو کیونکہ تم ان سب معصوم لوگوں کا مقابلہ کرنے

ناقام رہنے والے ہو سب جانتا ہوں میں اراک

پر یہاں آنے کا مقصد کچھ اور ہے۔

باسیل کہتا ہے اور ٹیبل پر رکھے بیگ میں سے ریڈ کلر کی فائل نکالتا ہے۔۔

جیسے دیکھ کر اراک کے ذہین میں روحی سے پہلے بار اپنی

محبت کے اظہارِ کی باتیں ذہین میں گردش

کرنے لگتی ہیں جو اسے خود خاموش کرجاتی ہے۔

کیا مقصد ہے تمہارا یہاں آنے کا مجھے جیل بھیجنا ہے

مُجھے سزا دینی ہے تم نے۔۔؟؟

اراک باسیل کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

تمہیں میں سزا دینے والا ہوتا کون ہوں جس شخص نے اپنی سزا کا انتخاب کیا ہے اس کو کوئی اور کیسے سزا دے سکتا ہے۔باسیل اراک کی حالت کو د
ہوئے کہتا ہے۔

مطلب۔۔؟؟ اراک اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مطلب مجھ سے مت پوچھو جب جانتے ہو سب تم "

باسیل دو ٹوک انداز میں بولتے ہوئے اراک کی طرف پہلے ریڈ فائل کرے آیے اور پھر بیگ سے ایک اور بلیک کلر کی فائل نکلتا ہے وہ بھی اس کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

ان پر دستخط چاہیے تمہارے بس یہ لینے آیا ہوں یہاں جانے سے پہلے س

ختم اور ٹھیک کرنا تاکہ سکون کی سانس

میں لے سکوں"

باسیل اپنے کوٹ کی جیب سے پین نکالتے ہوئے اراک کے سامنے فائلز

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ی ریڈ فائل کے بارے میں تو میں جانتا ہوں پر یہ بلیک

کس کی ہے۔؟؟ فائل ہو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یہ ریڈ فائل سے واقف ہو تو بلیک سے بھی ہونا چاہیے

یہ ان اسٹوڈنٹس کی فائل ہے جن سے تم نے جھوٹے وعدے کرکے ا

خواب دیکھائیں تھے اگر سچ کہہ کر ان کی

خواب پورے کرنے میں مدد کرتے تو یقین ہے مجھے مجھ جیسا سکندر تمہارے آگے ٹک نہیں پاتا

سکندر کہتے ہی واپس صوفے سے پشت ٹیکا لیتا ہے۔

تم نے اپنی جڑیں خود زمین سے کھود کھود کو ایک ایک کر کے کاٹی ہیں زمین پر کھڑے تو ہو لیکن بنا کسی بنا کسی سہارے کے افسوس ہو رہا تمہارے لیے

تم سے جو ہر حد سے زیادہ نفرت تھی وہ اب خود بخود فنا ہوتی جا رہی ہے۔۔"

اراک کی جھکی پلکیں جو ریڈ فائل کو کھولے اس پر لگی روحی کی تصویر پر تھمی دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے جڑیں مضبوط بنائی تھی اور میں اور مضبوط

کرنے کا پورا رکھتا تھا پر۔۔

اراک روحی کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے کہتے خاموش ہو جاتا

اس کی خاموشی پر باسیل ہلکی سی گردن موڑے اراک کو دیکھتے ہوئے چہر

ٹیڑھی مسکراہٹ سجائے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

تمہاری جڑیں مضبوط ہی تھی پر ایک لڑکی نے اسے کھوکھلا کردیا تھا وہ انجا

میں تمہاری زندگی میں آئی اور تم نے

سب کھودیا۔۔"

کہتے ہوئے باسیل کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اراک کے چہرے

شرمندگی، غصے کے تاثرات تھے۔

مجھے یقین تھا کہ روحی تمہاری اس محبت کو خود سنبھال لے گی کیونکہ وہ ز

چلانے کے ساتھ ساتھ ہاتھوں

کو چلانے میں بھی ماہر ہے بہت

اور تم اس بات سے اچھے سے واقف ہو اس کے ہاتھ کا تھپڑ

کھا کر بھی تم نے اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑا

بلا کے ڈھیٹ مرد ہو۔۔۔!!

باسیل شیشے سے باہر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا

اور کہتے ہی پلٹ کر واپس اراک کو دیکھتا ہے جو اس وقت

مسکرا رہے تھا۔

مسکرا رہے ہو اس وقت خیریت ہے۔۔؟؟ باسیل حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

روحی کے ہاتھ کا تھپڑ کھایا تھا نا تو ہنسی آگئی تھی مجھے خود پر۔۔" ار

مسکراتے ہوئے کہتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

ٹھیک کہہ رہے وہ باسیل تمہاری بیوی نے سب سنبھال لیا

اس نے مجھ سے ساڑھے 6 فٹ کے آدمی کے منہ پر تھپڑ مار

کر پہلے مجھے میری اوقات دیکھائی تھی

پھر میرے سامنے رو کر تم سے کتنی محبت کرتی ہے اس بات کا اظہار کر

مجھے میری محبت کی بھی اوقات دکھا دی اس نے"

اراک کہتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ مارتا ہے۔۔مجھے لگت

کہ محبت، رشتوں سے زیادہ طاقت

پیسے میں ہوتی ہے کیونکہ انسان پوری زندگی ایک چیز کو پانے میں ہزار غلط

کرتا ہے ہر حد پار کرتا ہے اپنا آپ وقف کردیتا ہے تو اس سے زیادہ پاور

اس دُنیا میں اور

کچھ نہیں ہوتا ہے بس پیسہ ہونا چاہیے انسان کے پاس

وہ صحیح کام کرکے آئے یا غلط کام کرکے بس پیسہ آنا چاہیے۔۔

اراک کہتے ہوئے باسیل سے دو قدم دور شیشے کی دیوار کے

سامنے آکھڑا ہوتا ہے باسیل بنا اراک کی طرف دیکھے اس کے لفظوں سے

کی کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوئے اسے خاموشی سے سن رہا تھا۔

پیسہ ضروری ہوتا ہے پر جائز رشتوں میں ناجائز پیسہ

استعمال نہیں کیا جاتا ہے اراک یورگن روحی پیسے کی دیوانی ہے پر جانتے

کبھی بھی پیسے کو خود کی ذات پر

خرچ نہیں کرتی ہے گاؤں میں تھی تو وہ گیم کھیل کھیل کر شرطیں لگا کر

جیتی تھی مجھ سے اپنے بابا سے لڑ جھگڑ کر وہ پیسے لیتی تھی پر وہ کبھی بھی ال

پیسوں سے اپنے لیے پیزا اور گجرے سے زیادہ کچھ نہیں

خریدتی تھی وہ سب کے سب پیسے گاؤں کے بچوں کو دے دیتی تھی

ضرورت مند کو دے دیتی تھی کر خود کی ذات پر نہیں لگاتی تھی۔۔"

روحی کے ذکر کرتے کرتے باسل فخریہ انداز میں مسکرا

اٹھتا ہے۔۔

پیسوں کا رشتوں سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اگر اس کی بناء پر کوئی ر

بنانے کی کوشش کروں گے تو ہاتھ نا

پیسہ آئے گا نا کوئی رشتہ "

باسیل گردن موڑے اراک کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو روحی کے بار

میں کچھ جان کر ہی مسکرانے

لگ گیا تھا۔۔

وہ مسکرارہا تھا کہ باسیل اس کی شکل دیکھتا رہ گیا تھا

میری بیوی سے محبت تمہیں جس بھی بات پر ہوئی میں

نا جانتا ہوں نا جاننے کا تجسس رکھتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں میری بیوی

ہی کمال کی جس سے محبت کر

کوئی کر بیٹھتا ہے اس سے محبت ہوگئی تمہیں یہ بات بھی میں برداشت اس

کررہا ہوں کیونکہ اس نے بھی

یہ بات برادشت کی تھی "

باسیل کہتے ہی اپنا مکمل رخ اراک کی طرف موڑ لیتا ہے۔

اپنی بیوی سے مقابلے کررہے ہو۔۔؟؟ اراک کہتے ہوئے باسیل

کی طرف مڑتا ہے۔

اس کا مقام مجھ سے اونچا ہے میں اس کے برابر کا نہیں ہوں اس کے لیے

کے حساب میں سب سے بہترین ہوں پر مجھے لگتا ہے کہ میں شاید اتنا بھی

نہیں جتنا وہ ڈیزور کرتی ہے۔باسیل کہتے ہی اراک کی طرف دیکھتا ہے جو

بولنے والا ہوتا ہے وہ بولتا اس سے پہلے باسیل پھر بول پڑتا ہے۔۔

پر میں اسے اس خیال سے چھوڑنے والا نہیں ہوں "

باسیل اپنے الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے اس کی بات پر اراک

جھکائے مسکرا دیتا ہے۔۔

تم پاگل ہوگئے ہو کیوں مسکرا رہے ہو۔۔؟؟ باسیل غصیلے لہجے میں کہتا ہے۔

تم ڈرو مت سکندر میں وعدہ نہیں توڑوں گا جو میں نے روحی سے کیا ہے

اب اس کی زندگی میں نہیں آؤں گا

بلاشک میں تم سے خود کو بہتر سمجھتا ہوں اس کے لیے

پر میں اس سے کیا وعدہ نہیں توڑنا چاہتا ہوں میں اسے چاہتا ضرور ہوں

تاعمر اپنی آخری سانس تک اسے ہی چاہوں گا لیکن اس سے کیا میری زندگ

پہلا وعدہ میں

نہیں توڑوں گا۔

اراک کی بات پر باسیل گہری سانس لیتا ہے اراک اس کے سامنے ہی اس

بیوی سے ہی سچی محبت کے دعوے کررہا تھا۔۔

تم نے بلکل ٹھیک کہا ہے جس شخص نے اپنی سزا کا انتخاب خود کیا ہے اس

کوئی اور کیسے سزا دے سکتا ہے

میری ایک خواہش نے ایک وعدے نے مجھ سے سب چھین لیا اور دیکھو

برباد کرکے مجھے بچانے والا میرے سامنے کھڑا ہے نا میں تمہیں مار سکتا ہوں

شکریہ ادا کرسکتا ہوں

تم سے حد سے زیادہ نفرت بھی ہے مجھے لیکن اس وقت

تم مجھے ہر لحاظ سے صحیح بھی لگ رہے ہو

روحی تمہارے لیے کیوں روئی تھی مجھے جانے کو کیوں کہا تھا مجھے بنا کوئی

دیے وہ ایک وعدے کے تحت مجھے اپنی زندگی سے کیسے نکال چکی تھی سب

اب سمجھ آرہا ہے۔۔

اراک کہتے ہی اپنا رُخ موڑے آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔

روحی کو میں اپنی محبت سے دستبردار کرچکا ہوں

چھوڑ چکا ہوں میں اس کو پر اس نے مُجھے جس طرح مجھ میں ہی قید کر دیا

یہ سب سے برا ہے میرے لیے

اراک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے کہ باسیل بھی گہری سانس لیتے ہو

اراک کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے اور ٹیبل سے فائل اٹھاتا ہے۔

قید میں تو میں تمہیں ڈالنا چاھتا تھا تمہارے گناہوں کی

سزا دینے کے لیے پر اب میں چاہتا ہوں تم جیل کی سلاخوں کے پیچھے

اس دنیا میں کھلی فضا میں رہو

اور ان سب کو اب کامیاب ہوتے دیکھو جن کو کامیاب ہونے سے پہلے

ناکام کر چکے تھے۔۔

باسیل کہتے ہوئے بلیک فائل لیے اراک کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔

اس فائل میں کاغذ تین ہیں پر ان پر کی گئی تمہاری ایک

سائن تین ہزار لوگوں کی زندگی بدل سکتی ہے ان پر سائن کرو اور

لوگوں کی نفرت سے آزاد کرو

لوگوں کی نفرت تو برداشت ہوجاتی ہے پر ان کی بددعا آگ لگ گئی تو

ہے نہیں رہو گے تم سائن کرو اور

اپنا قصہ ختم کرو۔۔۔"

میں کروں گا سائن لوگوں کی بد دعا کے ڈر سے نہیں کیونکہ

وہ تو پہلے ہی لگ چکی ہے مجھے حالت سے اندازہ لگا سکتے ہو تم میری"

اراک کہتے ہوئے فائل باسیل کے ہاتھ سے پکڑ کر صوفے

کی طرف بڑھتا ہے اور بیٹھتے ہی ٹیبل سے پین اٹھتا کاغذات

پر سائن کرنے لگتا ہے سائن کرتے ہی اراک روحی کی فائل

اٹھاتا ہے نظر پھر اس کی تصویر پر رک چکی تھی ہر وہ

جلد ہی خود کو کمپوز کرتے ہوئے روحی کی فائل اراک کے دیے آفر کو کین

کرنے والے پیج جو باسیل نے بنوائے تھے اس پر اراک سائن کرتا ہے۔۔

دونوں فائلز پر سائن کیے اراک فائل بند کرتا باسیل کے سامنے اٹھ کھڑا

ہے۔۔"

یہ قصہ ختم ہوا پر ایک بات پوچھوں تم سے۔۔؟؟ فائل

باسیل کو دیتے ہوئے کہتا ہے۔

پوچھوں فائلز لیے بیگ میں ڈالنے کے لیے بڑھتا ہے۔

ہر کہانی میں ہوتا ہے ہیرو کے ہاتھوں ویلن کی موت تم نے مجھے مارا کی

نہیں۔۔؟؟ اب یہ مت کہنا کہ میں نے اپنے

سزا خود منتخب کی ہے اس لیے وہ سزا مجھے

صیح شخص سے غلط وقت پر کرنے کی ملی ہے یہاں جانتا ہوں میں تم اپنی

بتاؤ۔۔"

اراک تجسّس و جستجو کے عالم میں باسیل کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

ہر انسان ہر کردار اپنی زندگی کا اپنی کہانی کا ہیرو ہوتا ہے جس سے بہت

لوگ محبت کرتے ہیں وہ غلط ہوتے بھی

ہیں لیکن پھر وہ کچھ لوگوں کے لیے فرشتہ صفت ہوتے ہیں۔اچھے ہوتے

بہترین ہوتے ہیں۔ہر کہانی میں ویلن کو موت دے دینے سے ہیرو کو بڑا ب

جاتا ہے اور کہانی کو ہیپی اینڈنگ کردیا جاتا ہے

پر ضروری تو نہیں ہے کہ کر کہانی کے ویلن کو موت ہی دی جائے اسے بد

کا موقع دے کر بھی ہم کہانی کو

ہیپی اینڈنگ دے سکتے ہیں۔

باسیل فائلز بیگ میں ڈالتے ہوئے اراک کے سامنے اٹل انداز میں کھڑ

ہوکر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

باسیل سکندر ایک عام آدمی ہے جو اپنے فرائض کو دل سے مکمل کرتا ہے

اس سے محبت کرتے ہیں اور جو

اس پر یقین کرتے ہے یہ سکندر صرف ان کی مدد کے لیے ان سے

وعدے کو پورا کرنے کے لیے ہر حد سے گزر جاتا ہے پر حقیقت میں ہ

ایک عام ہی انسان جس کا تعلق

پاکستان کے ایک گاؤں سے ہے دنیا گھوم لی ہے کتے کی طرح کام کرلیا او

سب کرکے اتنا ہی سمجھ آیا ہے ہم

جیسے لوگ مر جائیں گے پر تم جیسے لوگ کبھی بھی ختم نہیں ہونگے۔۔

مجھے خون خرابا نہیں پسند ہے مگر جب بات ہر حد سے بڑھ جائے تو خ

کرنے سے پہلے میں ایک بار بھی

نہیں سوچتا ہوں تمہاری باری میں پہلی بار مجھے بلڈنگ کو

تباہ کرنے سے پہلے ایک بار خیال نہیں آیا

کسی کی جان لینے سے پہلے بھی خیال نہیں آیا مجھے پر

تمہیں چھوڑ رہا ہوں ایک چھوٹی سی امید کے ساتھ کہ تم

اس کہانی کا اختتام عام ویلن کی طرح نہیں کرو گے جو

خود کو آنا کی خاطر مار دیتے ہیں یا کسی کی جان لے لیتے ہیں خود کو بدلو گے

ہمارے اختتام کو شاندار الفاظ میں سب کو سناؤ گے کیونکہ یہ اختتام صر

تمہارا ہی نہیں

اس فیلڈ میں میرا بھی ہے امید ہے کہ تم مجھے دوبارہ

دیکھنے کے خواہش مند نہیں رہو گے۔۔

باسیل کہتے ہی پرسکون والی گہری سانس لیتا ہے اور اپنی کلائی میں پہنی ہ

گھڑی کی طرف دیکھتا ہے۔

9 سے اوپر ٹائم ہو گیا ہے میری بیوی اور بیٹا آئس کریم کا انتظار کررہے

۔۔"

باسیل کہتے ہی صوفے سے بیگ اٹھاتا ہے بیگ اٹھاتے ہی اراک

کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔۔

خدا حافظ" باسیل ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے کہ اراک بھی

اس سے ہاتھ ملا لیتا ہے "اللہ حافظ " اراک بھی مسکرا کر

کہتا ہے۔۔ایک کام کرو گے میرا۔؟؟ ہاتھ ملائے ہوئے ہی پوچھتا ہے۔

بولو۔۔۔تم تو صرف اس فیلڈ کو چھوڑنے کا ارادہ بنا رہے ہو پر میں اپنی

پہنچان نام اپنی شناخت کو چھوڑنا چاہتا

ہوں اس فیلڈ سے میں نے جتنا بھی ان اسٹوڈنٹس کی

محنت سے کمایا ہے وہ سب میں تمہارے حوالے کرنا چاہتا ہوں تم ان سب

وہ لوٹا دینا زیادہ نہیں ہیں پر اتنے پیسے ہیں کہ وہ ہر اسٹوڈنٹ کی اس مش

وقت میں آسانی

پیدا کرسکے۔۔کردو گے میرا کام۔۔؟؟؟

اراک اپنی بات مکمل کیے باسیل کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہتا ہے۔اس کے س

تمہاری مرنے کی خبر بھی میں چھپوادوں ۔۔؟؟باسیل اپنی ہنسی دباتے ہو

پوچھتا ہے۔

شوق سے " اراک بھی مسکرا کر کہتا ہے اور کہتے ہی باسیل

کو جانے کا راستہ دیتا ہے۔۔

کمینہ واقع میں ہی سمجھدار ہے بہت " اراک باسیل کے جانے

کے بعد مسکراتے ہوئے خود سے کہتا ہے۔۔

باسیل بھی بنا وقت گنوائے روم سے باہر جانے کے لیے نکل پڑتا ہے با

کے جاتے ہی اراک بھی شیشہ کی طرف جا کھڑا ہوتا آسمان کو دیکھتے ہوئ

دبی دبی مسکراہٹ

چہرے پر سجائے گہری سانس لیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔۔"

"نگاہوں کے تقاضے چین سے مرنے نہیں دیتے

یہاں منظر ہی ایسے تھے کہ دل بھرنے نہیں دیتے

کی تھی کوشش تمہاری ہر یاد سے بیگانہ ہونے کی

تمہیں بھول جانے کی تجھے پانے کی ہر خواہش سے

آزاد ہو جانے کی

پر تیرے نام کے حروف اس قدر مجھ میں سما گئے ہیں

کہ تیرے نا ملنے کا خوف مجھے جینے نہیں دیتے

نگاہوں کے تقاضے چین سے مرنے نہیں دیتے

یہاں منظر ہی ایسے تھے کہ دل بھرنے نہیں دیتے "

اپنی آنکھیں بند کیے روحی کو تصور کرتا اراک دل ہی دل میں اسے ا

سامنے تصور کیے اسے دیکھتے ہوئے درد بھرے لہجے میں مسکرا کر کہتا ہے

کہتے ہی اپنے آنکھیں کھولے کمرے میں جلتی لائیٹس کی روشنی میں شیشے میں

اپنا عکس دیکھتا ہے پہلی بار شاید اسے آج اراک کو خود

خود پر ترس آرہا ہے دل میں طوفان اٹھا ہوُا تھا پر چہرے سے وہ خو

پرسکون کیسے ہوتا ہے موت سے ڈرتا نہیں تھا کچھ کر گزرنے سے ڈرتا

تھا لیکن وہ آج ڈر رہا تھا

صرف ایک شخص کے خیال سے وہ اپنے آپ کو مسلسل دیکھ ہی رہا تھا

آنکھوں میں بھرتی ہوئی نمی کو باغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کے انتظار میں حور خود 4 کپ کافی بنا کر پی چکی تھی لیکن اس کی و

کی کوئی امکان نظر نہیں آرہے تھے غصہ میں منہ پھلائے صوفے پر بیٹھی

ای ڈی پر کارٹون دیکھتی ہوئی 5 کہ کافی کا جو دیریک ہے لیے بنایا تھا ابھی ا

وہ پی رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں بائیک کی آواز پر حور فوراً سے سیدھی ہو

بیٹھ کر دروازے کی

طرف دیکھتی ہے۔

بائیک فوارے کے پاس پارک کیے سر سے ہیلمنٹ اتارتے ہوئے ہاتھ

پکڑے دیریک مایوسی سے اندر داخل ہورہا تھا اور مسلسل ہاتھ اپنے بالوں

پھیرتا جارہا تھا کہ

اندر داخل ہوتے ہی دیریک کی نظر سیدھا حور پر

پڑتی ہے جو ٹمٹاتی ہوئی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے صوفے پر

ہوئے

"کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے انتظار کررہی تھی آپ کا"

کہتے ہی صوفے پر گڈھنوں کے بل کھڑی ہو جاتی ہے۔

"مس کررہی تھی مجھے۔۔؟" ہیلمنٹ دروازے کے سامنے والے ٹیبل پر ر

ہوئے حور کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے "حور گردن جھٹکتے ہوئے کہتی اور کہتے ہی وا

صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

"بات تو نہیں ہے پر تمہارا کہنا اچھا لگتا ہے مجھے"

حور کے پاس کھڑا ہو کر صوفے کر اپنا کوٹ اتارے پھینکتے ہوئے حور کے

بیٹھ جاتا ہے۔

"مُجھے کچھ نہیں کہنا آپ دور رہیں مجھ سے

بات کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے آپ کو"

غصّے میں کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہو کر جانے کے آگے بڑھتی ہے کہ دیریک

کو پیٹ سے پکڑے کھینچتے ہوئے اسے

اپنی گود میں گرا لیتا ہے۔۔۔

"افففف۔۔اتنا سارا غصہ ایسے تو نا کرو اب تو آگیا ہوں نا میں" حور کے پ

کے اپنی بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے

اس کے کندھے پر سر ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔

بہت شکریہ آپ کا آپ اب واپس چلیں جائیں

مجھ سے بات نہیں کریں آپ ' اپنے آپ کو اس کے حصار سے

نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر میرا گزارہ کیسے ہو گا تمہیں چھوئے بغیر باتیں کیے بغیر میں کیسے رہوں گ

کندھے پر بکھرے بالوں کو ہٹاتے ہوئے

سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے اور اور کہتے ہی حور کے

کان پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔

"جیسے آپ سارا دن کام کرتے ہوئے رہتے ہیں بلکل ویسے رہنا ہے" اپنا

موڑتے کہتی ہی ہے کہ دیریک اسی پل اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ

دیتا اور حور کو اسی پل

وہی خاموش کر دیتا ہے۔۔

دن تو ہوتا ہی کام کے لیے ہے اور راتیں سکون لے لیے"

اس میں بھی تم ناراض ہو کر مجھے خود سے دور کر کے

ایسے بھی برباد کرنا چاہتی ہو" حور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکر

کہتا ہے۔۔

میں کچھ بھی نہیں چاہتی پر جو آپ کرتے ہیں

میرے ساتھ اس کی سزا ہے یہ" کہتے ہوئے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتی

پر دیریک اسے اٹھنے نہیں دیتا ہے بلکہ خود ہی اسے گود میں اٹھائے بنا ایل

ڈی بند کیے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

خود سے دور رکھ کر مجھے سزا دینا چاہتی ہو پر ابھی میری سزا دینے کی باری

اور تمہیں خود کے قریب کرکے پوری رات سزا نا دینے کی "دیریک سیڑھی

پر چڑھتے ہوئے

حور کے چہرے پر سرسری سی نظر ڈالے آنکھوں میں

شرارت لیے کہتا ہے۔۔"

جیسے کہ میں سزا لے لوں گی۔۔"دیریک کی گردن کے گرد

بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے ممناتے ہوئے کہتی ہے پر دیریک کو سنائی د

دیتا ہے اس کا کہا ہوا ایک ایک لفظ

حور کو اوپر کرتا اپنے سینے سے لگائے دروازے پر پہنچنے سے پہلے ہی اس

چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کرتا ہے

حور کی سانسیں خشک کر دیتا ہے۔

میں تمہیں اوپشن نہیں دوں گا کہ سزا کو قبول کرو یا

نا کرو میں تمہیں بتا رہا ہوں تمہیں سزا ملے گی اور ابھی ملے گی " حور

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے

اٹل لہجے میں کہتے ہوئے حور کو کمرے کا دروازہ

کھولنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔

دیریک کے اشارہ پر حیران ہکا بکا سی وہ کمرے کا دروازہ

کھولتی ہے کہ دیریک باقی کا دروازہ لات مار کر

کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے سیدھا واش روم کا رخ کرتا ہے۔۔

وہاں کیوں جارہے ہیں۔؟؟ حور دیریک کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہو

ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھتی ہے۔

میرا شاور لینے کا دل کر رہا ہے۔۔!!مختصر سا جواب دیتے

ہوئے واش روم کے ہلکے سے کھلے ہوئے دروازے کو لات مار

کر پورا کھولتے ہوئے اندر داخل ہوتے ہی پیر سے دوبارہ

بند کر دیتا ہے۔

ہاں تو آپ لے لینا مجھے کیوں لائیں ہیں یہاں اتاریں مجھے نیچے " حور کے ک

ہی دیریک سے زمین پر اتار دیتا ہے دیریک کی باہوں سے آزاد ہوتے ہی ا

اپنے کپڑے ٹھیک کرنے لگ جاتی ہے کہ دیریک اس کے جھکے سر کے دیکھے

ہوئے بول پڑتا ہے۔۔

"شادی کے بعد اکیلے اکیلے تھوڑی نا شاور لیتے ہیں۔

دیریک بول ہی رہا ہوتا ہے کہ حور جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھے ا

مزید کچھ کہنے سے روکنے لگتی ہے۔

یہی خاموش ہوجائیں اور آپ میرے ساتھ گندی گندی باتیں مت کریں

حور آنکھیں دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"کچھ بھی مت بولیں اور ہٹیں میرے سامنے

سے مجھے باہر جانے دیں" لہجہ میں ابھی بھی غصہ تھا۔۔

"اس رومینٹک سے ماحول میں گندی باتیں تم مت کرو اور باہر نہیں جاؤ

تم" حور کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں میں جاؤں گی آپ کو کرنا ہے کرلیں مجھے نیند

آرہی ہے ویسے بھی میں سونے جارہی ہوں"ج

"حور کو جلدی جلدی میں وہاں سے جاتا دیکھ

کمر سے پکڑے روف شاور کے نیچے لا کر دیوار سے پن کر دیتا ہے"

"4 کپ کافی کے پی کر کس کمبخت کو نیند آتی ہے

اور اگر آ بھی رہی ہے تمہیں تو میرے پاس بھگانے کا طریقہ ہے"

حور کے ڈرتے ہوئے چہرے پر نظریں جمائے دھیرے دھیرے شاور کو

کرتا ہے "

د۔۔دیریک ن۔۔نہیں کریں یہ دور ہو جائیں مجھ سے اور شاور

بند کریں ابھی۔۔"حور خود بند کرنے کی کوشش کرتی ہے پر دیریک اس

ملنے سے پہلے ہی اس کے قریب تر آکر اس

کے اور اپنے درمیان کے سارے راستے بند کر کے حور کو وہی

پن کر دیتا ہے۔۔

نا شاور بند ہو گا نا تم آج یہاں سے ایسے ہی جاؤں گی

ڈیریک کہتے ہوئے شاور کے ہینڈل کو گھوما کر پانی کی اسپیڈ اور بڑھاتا ہے

کی اسپیڈ بڑھتی ہے اور ڈیریک ہے چہرے پر مسکراہٹ بکھرتی ہے حور کو

دیکھ کر

ڈیریک شاور کے ہینڈل سے ہاتھ ہٹا کر حور کی کمر پر

ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے چہرے کی طرف جھکنے لگتا ہے۔

ڈیریک آدھی رات کو کسی بھوت کا سایہ سر پر چڑھ گیا ہے کیا کیسی کیسی با

کررہے ہیں آپ۔۔"

ڈیریک کو مزید قریب آتے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سائے کا تو نہیں پتا پر تمہارا نشہ ضرور ہے جو ہر وقت میرے سر چڑھا رہتا

اب نشہ کی عادت لگائی ہے تو مجھے

پورا نشہ بھی ہونے دو اس سے پہلے کے اس کے ڈر چڑھنے سے تمہارا نقص

ہو جائے

حور کے لبوں کے پاس اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہوئے دیر

اس کے کندھے سے اس کا دوپٹہ اتارے

زمین پر پھینکتے ہوئے حور کی کمر پر گرفت بڑھاتے ہوئے حور کے ہونٹوں

قابض ہو جاتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل بھی تھکا ہارا سا بکھری ہوئی حالت میں واپس حویلی پہنچ جاتا ہے پو

حویلی میں پرسکون ماحول چھایا ہوا تھا بچے بھی آئس کریم کے انتظار میں

چکے تھے آئمہ اور بدر دونوں اپنے کمرے میں پوپ کورن، چپس

کھاتے ہوئے فلم کا مزہ لے رہے تھے۔۔

باسیل گاڑی دروازے کے سامنے روکتے ہوئے گاڑی سے اپنا کوٹ بیگ

آئس کریم بیگ لیے حویلی میں داخل ہوتا ہے کہ روحی اور بچوں کو دیکھنے

لیے ہر طرف نظر دوڑاتا

ہے پر اسے کوئی نظر نہیں آتا ہے آتا بھی کیسے رات 10:40 ہو چکے با

کے انتظار میں کسی کو حال میں نا دیکھ کر باسیل آئس کریم بیگ سے نکال

فریج میں رکھے باسیل

اپنا کوٹ بیگ اٹھائے پہلے عالیان کے روم میں اسے دیکھنے جاتا ہے کمر

دروازہ کھولے عالیان اور تاشہ کو

سکون سے سوتا دیکھ باسیل دونوں کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کمرے کا در

بنا بند کیے وہ واپس نکل جاتا ہے

اپنی شرٹ کے شروع کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے باسیل اپنے کمرے میں دا

ہوتا ہے پر دھیرے سے اس کی موجودگی کو محسوس نا کرتی ہوئی بالکنی

ریلنگ پر ہاتھ رکھے

نیوی بلیو کلر کے سلک کے نائیٹ سوٹ میں ننگے پیر کھڑی آسمان کی طر

دیکھتی ہوئی روحی کو دیکھتے ہوئے اندر داخل ہوتا ہے جو مسلسل آسمان

طرف دیکھتے ہوئے آسمان میں ستاروں کے درمیان چاند کو دیکھنے میں اور

کے بے فضول کی باتیں کرنے

میں مصروف ہوئی پڑی تھی اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ باسیل کی آہٹ بھی ا

محسوس نہیں ہوتی ہے۔۔

باسیل کمرے کا دروازہ بند کرتا بیگ اور کوٹ صوفے پر رکھتے ہوئے

شرٹ کا تیسرا بٹن کھولتے ہوئے روحی کی طرف بڑھتا ہے روحی کے پیچھے

اس کے پیٹ کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار باندھے روحی کو اپنے سینے

لگائے خود اس کے کان کے قریب جھکتا ہے۔

"اسلام و علیکم" سرگوشی نما انداز میں کہتا ہے کہ روحی اسی پل باسیل کی طر

مڑ کر دیکھتی ہے۔

"میں نے نہیں دینا جواب آپ کو۔۔" باسیل کے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹا

ہوئے کہتی ہے۔۔

"ناراض ہو مجھ سے۔۔؟؟" روحی کو خود کو کراس کرتے دیکھ پوچھتا ہے۔

نہیں تو میں آپ سے ناراض ہونے والی کون ہوتی

ہوں میں تو نہیں ہوں ناراض" چلتے چلتے مڑ کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتی

جو ریلنگ سے پشت ٹیکائے اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"تم میری بیوی میری گڑیا میری جان سب کچھ تم ہی تو ہو۔۔۔!!"باسیل دو

آئیبرو اٹھاتے ہوئے اشارے سے کہتا ہے۔

جی جی بلکل میں یوفون کی سم ہونا جو سب کچھ

تم ہی تو ہو"چڑتے ہوئے کہتی ہےاور کہتے ہی واپس اپنا منہ پھرتے ہوئے

کے پاس سے زمین پر پڑی اپنی سیلیپرز

پہننے لگتی ہے۔۔

"اچھا نا سوری ادھر ادھر آؤ میرے پاس" معصوم سی انداز میں تھکی ہ

سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

نہیں آنا آپ کے پاس بات بھی نہیں کرنی آپ سے

کچھ بھی نہیں کرنا" بنا دیکھے باسیل سے کہتے ہوئے اس سے ناراض ہوتے ہو

وہ کمرے سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھاتی ہی ہے کہ باسیل کہتے ہوئے

کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

"سوری سوری جلدی آرہا تھا اپر ٹریفک میں

پھنس گیا تھا تو دیر ہوگئی سوری نا گڑیا آئندہ نہیں کروں گا" معصومیت

بھرے لہجے میں کہتا ہوا اس کی طرف بڑھتا آتا ہے۔۔

آپ ہمیشہ یہی کرتے ہیں میرے ساتھ

آپ بات ہی نہیں کروں گی آپ سے تو سب ٹھیک ہو جائے گا"

ایک ہاتھ کمر پر رکھے شہادت کی انگلی سے باسیل کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اتنا بڑا ظلم تو مت کرو مجھ پر معصوم سا شوہر ہوں میں تمہارا" کہتے ہوئے ر

کے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

"آپ بلکل بھی معصوم نہیں ہیں آپ بہت زیادہ برے

انسان ہیں میری غلطی ہے جو میں نے آپ کا اتنی دیر انتظار کیا" غص

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

'میرا انتظار کرنا فرض ہے تمہارا " ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے۔۔

"جس سے میں اب خود کو دستبردار کرتی ہوں

آج کے بعد آپ کا انتظار نہیں کروں گی میں بات ختم"

باسیل کی طرف ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی زمین پر

پٹکھتے ہوئے دروازے کو گھورتے ہوئے اس کی طرف بڑھ جاتی ہے درواز

کا لوک ہاتھ میں پکڑ کر دو پل کے وہی کھڑی ہو کر گہری سانس لیتی

کیونکہ باسیل کی

باتوں نے اس کے قدم روک دیے تھے۔۔

"میں آج کے بعد انتظار کرنے ہی نہیں دوں گا اب بات ختم کرتے ہیں

آجاؤ میرے پاس" باسیل کمر پر ہاتھ باندھے ہوئے روحی کی طرف بڑ

ہوئے کہتا ہے۔۔

"میں نے نہیں آنا کہہ دیا نا" اپنی جگہ پر ساکت کھڑی ہو کر اسے آتا د

ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے مت آؤ تم پھر میں آتا ہوں"

(کہتے ہوئے شرٹ کے بٹن کھولنے لگتا ہے)

"ش۔۔شرٹ کے بٹن کیوں کھول رہے ہیں آپ۔۔؟؟" باسیل کی شرٹ

چوتھا بٹن کھلتا دیکھ جس سے اس کا سینہ صاف واضح ہونے لگتا ہے روحی ا

دیکھتے ہوئے زبردستی اس

سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتی ہے۔

"بھول گئی تم آج میں نے کیا کہا تھا صبح میں" آخری بٹن

کھولتے ہوئے روحی کے چہرے پر شرم اور کچھ ڈر کے

تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیا کہا تھا آپ نے۔۔؟؟"

روحی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہتی ہے۔

"سچ میں بھول گئی ہو یا دوبارہ سننا چاہتی ہو"

باسیل اپنی شرٹ اتارنے لگتا ہے کہ روحی اپنی نظریں چراتے ہوئے جل

سے باسیل کو کراسس کرنے لگتی ہے۔

"میں کچھ نہیں سننا چاہتی ہوں مجھے نیند آرہی ہے

میں سونے لگی ہوں" باسیل کو کراس کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

'اور جیسے کہ میں تمہیں آج رات سونے دوں گا "

"کہتے ہی اپنی شرٹ کا آخری بٹن کھولے شرٹ

صوفے پر پھینکتا ہے اور روحی کو بازوؤں سے پکڑے اپنی طرف کھینچتے ہو

اپنی باہوں میں اٹھا لیتا ہے۔

"آنکل نہیں" باسیل کی ارادوں کو سمجھتے ہوئے کہتی ہے۔

سوری گڑیا پر آج تمہاری بات نہیں مانی جائے گی

بہت تڑپا کر انتظارِ کرواتی ہو مجھے پر آج میں انتظار کرنے کے موڈ میں

نہیں ہوں"

باسیل بیڈ کی طرف لیے بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ بھی تو مجھے تنگ کرتے ہیں اس کا کیا۔۔؟؟ روحی باسیل کی باہوں

اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تمہیں تنگ کرنے میں مزا آتا ہے مجھے میں کیا کروں

روحی کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا۔۔۔۔روحی مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی باسیل

اس کے ہونٹوں پر قابض ہوچکا تھا روحی پر جھکتے ہوئے وہ اسے تکیہ پر لیٹا

ہوئے روحی کو مکمل اپنے حصار

میں لے چکا تھا۔۔۔!!!"

♡_____♡.....♡_____♡

صوفے پر بیٹھی ہوئی آئمہ فلم دیکھتے دیکھتے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پ

کورن کا ڈبے میں ہاتھ ڈالے کچھ ڈھونڈ رہی ہوتی ہے پر کھالی ڈبے سے

کے ہاتھ میں کچھ نہیں آتا ہے

ڈبے کو کھالی رکھ کر آئمہ معصوم سی شکل بنا اسے وقت

بدر کی طرف دیکھتی ہے جو اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے فلم دیکھنے

مصروف ہوتا ہے۔۔

"سنیں۔۔؟" بدر کی بازوؤں پر انگلی مارتے ہوئے اسے اپنی

طرف متوجہ کرتی ہے۔

"بولیں" بدر بنا آئمہ کی طرف دیکھے اسے جواب دیتا ہے۔

"مجھے بھوک لگ رہی ہے" آئمہ کھالی ڈبہ بدر کی طرف بڑھاتے ہوئے ک

ہے آئمہ کے ڈبہ بڑھانے پر بدر پہلے ڈبے کو

پھر آئمہ کو دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔

"لاحولہ ولا قوتہ

پچھلے 3 گھنٹوں سے لگاتار کھا رہی ہو تم لڑکی"

آئمہ کے ہاتھ سے ڈبہ لیے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ابھی بھی تمہیں بھوک لگ رہی ہے"اب کی بار غصہ سے کہتا ہے۔

آپ میرے کھانے پر نظر رکھ رہے ہیں نا تب ہی مجھے ہضم نہیں ہو

ہے۔۔گندا سا منہ بنائے چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"اپنی بات کرو تم بھکڑ تھکی نہیں کھا کھا کر ابھی

اور کھانا ہے تم نے۔۔؟؟"بدر غصیلے لہجے میں پوچھتا ہے۔

ہاں بلکل لگ رہی ہے اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض

ہے یہ مجھے نہیں میرے اندر آپ کی اولاد کو لگ رہی ہے"

اپنے پیٹ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔

"صدقے جاؤں میں تمہارے سارا الزام دے دو تم

اس معصوم کو اپنا نام نا لینا تم" بدر اس کا ہاتھ اسی کے پیٹ سے ہٹاتے ہو

کہتا ہے۔

"سب اسی کی وجہِ ہے آپ اتنی لڑائی کیوں کررہے ہیں

کھانا بنا لائیں میرے لیے" آئمہ بدر کو غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"م۔۔میں بناؤں کھانا۔۔؟؟"شہادت کی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کر

ہوئے پوچھتا ہے۔

"جی آپ بنائیں گے بھوک آپ کی بھی اولاد کو

لگ رہی ہے میں کھاؤں گی آپ بنائیں گے"

دونوں مل کر اس کا خیال رکھیں گی کیسی لگی

میری ڈیل اچھی ہے نا اب جائیں جلدی سے بھوک لگ رہی ہے اسے " آ

کہتے ہی خود کو ایل ای ڈی کی طرف متوجہ

کرتی ہے۔

اس ڈیل میں مجھے اپنے نقصان کے امکانات

زیادہ کیوں لگ رہے ہیں۔؟؟" بدر سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر یہ آپ کو زیادہ لگ رہا ہے تو بے بی آپ اپنے پیٹ میں

رکھ لیں میں کھانا بنا لاتی ہوں" آئمہ اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"استغفرُاللہ جارہا ہوں میں میرے جینڈر پر اٹیک

کرنے کوئی ضرورت نہیں تمہیں "

"بس زندگی میں اسی چیز کی کمی رہ گئی تھی بچے نا پیدا کرنے کا طعنہ بھی

میری ہی بیوی دے گی "

بدر غصے میں کہتے ہوئے اسی پل کمرے سے باہر نکل جاتا ہے اور سیدھا ک

میں جاتا ہے کچھ بتانے تو آتا نہیں

تھا اسے لیکِن اس کنڈیشن میں وہ آئمہ کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا کیونکہ

کے لیے ہو آج کل خطرناک بیوی ہوئی تھی۔۔"

کیا بناؤں میں۔؟؟؟ فریج کھولے فریج میں دیکھتے ہوئے

خود سے کہتا ہے کہ سرسری سی نظر وہ فریج سے ہٹا کر سامنے والے کیبی

کی طرف اٹھاتا ہے اور فریج بند کیے اسی وقت کیبنیٹ کی طرف بڑھے

میں راشن میں نولڈز ڈھونڈنا لگتا اس کے علاوہ اسے اور روحی کو پہلے کچھ اور

بنانا آتا جو نہیں تھا۔۔

نوڈلز کو دیکھتے ہوئے چہرے پر کسی جنگ فتح کرلینے والی

مسکراہٹ سجاتے ہوئے بدر نولڈز بنانے لگتا ہے جب تک وہ نولڈز بنا کر وا

کمرے میں جاتا ہے تب تک آئمہ صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو چکی تھی۔۔

آئمہ۔۔؟؟ کمرے میں اندر داخل ہوتے ہی آواز لگاتا ہے ہر جواباً آئم

خاموش پاکر بدر آئمہ کے چہرے کی طرف نظر اٹھاتا آئمہ کو سوتا پا

دروازے کو آرام سے بند کرتے ہوئے نولڈز کا بول ٹیبل پر رکھے آئم

احتیاط سے

گود میں اٹھاتے ہوئے بیڈ پر لے جاتا ہے اسکے گلے سے دوپٹہ

نکالے بیڈ پر پیروں میں رکھتے ہوئے اچھے سے اسے

کمفرٹر اوڑھاتے ہوئے بدر کمرے کی لائٹس ڈم کر دیتا ہے۔

مجھ سے وہ کیوں بنوائے تھے اگر سونا ہی تھا تم نے۔۔؟؟

سوتی ہوئی آئمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

بیوی بیوی نا ہوگی جھانسے کی رانی ہوگئی ہے۔۔

لائیٹس مزید ہلکی کرتے ہی آئمہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے مسکرا

ہوئے جا کر پہلے ٹیبل صاف کرتا ہے اور باقی کی فلم کو مکمل دیکھتے ہوئے ا

بنائے نولڈز خود کھا کر برتن وہی چھوڑ کر آئمہ کے پاس

بیڈ پر پر اس سے فاصلے سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید

کرتا بدر بھی سونے لگتا ہے۔۔"

کچھ لوگوں کی زندگیوں میں سکون واطمینان واپس

لوٹ آیا تھا تو وہی شیزا، اراک اور تامیر کی زندگیوں کی

الجھنیں شروع ہو چکی تھی۔

اراک کی باتوں نے اس کی زندگی سے سکون چھین لیا وہی شیزا کی باتوں

اس کے آنسوؤں نے تامیر کو بھی

آج بے چین کر دیا جب سے اس سے آخری ملاقات کر کے آیا ہے

تب سے وہ اپنے ذہین سے شیزا کے خیال کو نکال ہی

نہیں پا رہا تھا۔۔

اراک کا سکون تو ویسے ہی اس کی زندگی سے رخصت ہو چکا تھا اور ا

کرنے والا بھی وہ خود ہی تھا

اراک روح باسیل کی کہانی کا وہ ویلن تھا جس نے اپنا انجام خود طے کیا تھا

محبت، انا کو چھوڑ کر آسمان کو دیکھ پارہا تھا پر پھر بھی وہ خود کو کسی کا

گہرے اندھیرے میں کھوتا ہوا محسوس رہا تھا۔۔

"محبت کی کہانی میں الجھے چند کردار

اپنے داستان کو سنانے آئے چند کردار

کسی نے لڑ کر رو کر سنائی اپنے کردار کی کہانی

تو کوئی خاموش رہ کر بیان کرگیا اپنے عشق کی کہانی

عشق آسانی سے میسر ہوتا تو کیوں نا ملتا ہر شخص کو

عشق کی فطرت میں ہے ذلیل وخوار کرنا

اس عشق کی داستان کی حقیقت یہ ہے

یہ جس سے بے پناہ ہوتا ہے یہ اسی کے ہاتھوں برباد کرتی ہے اس شخص ک

محبت کی کہانی میں الجھے چند کردار

اپنے داستان کو سنانے آئے چند کردار "

♡_____♡.....♡_____♡

ایک نئ صبح کی شروعات ہو چکی تھی صبح کے 10 بج رہے تھے اور پوری ح

میں ابھی بھی سکون کا ماحول چھایا ہوا تھا بچوں سمیت ہر کوئی سویا پڑا تھ

باسیل کی نیند بھی اب کھلنے لگی گئ تھی آنکھوں میں نیند

بھری ہوئی تھی پر آنکھیں تھکاوٹ کے مارے کھولنے سے قاصر ہورہی تھ

اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے باسیل دھیرے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولتا ہے

اس کی نظر سب سے پہلے اپنے سینے پر سر رکھے ہوئے گہری نیند میں س

پڑی ہوتی ہے۔۔

روحی کو سوتا دیکھ کر باسیل ہلکی سی کروٹ لیے

روحی کے چہرے کو باغور دیکھنے لگ جاتا ہے دیکھتے دیکھتے ہی وہ اسکے چہرے

اپنی محبت کے نشان

چھوڑنے لگتا ہے۔۔

کبھی اس کے بالوں کو چہرے سے ہٹاتا تو کبھی اس کے چہرے پر بوسہ د

باسیل کی چھوٹی چھوٹی سی شرارتوں پر روحی نیند سے اٹھنے لگتی ہے کروٹ

لیتے

وہ خود کو مزید باسیل میں چھپا جاتی ہے پر اپنی آنکھیں

نہیں کھولتی ہے۔۔"

اٹھ جاؤ جانا بھی ہے پھر دیر ہو جائے گی ہمیں"

باسیل روحی کے چہرے پر بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہتا

باسیل کی بات پر روحی اپنی آنکھیں بامشکل کھولتے ہوئے باسیل کے سینے

ٹھوڑی ٹیکاتے

سر اٹھا کر باسیل کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے۔

کس دیر کی بات کررہے ہیں آپ۔؟؟ روحی اپنی آنکھیں کھولنے کی کوش

کرتے ہوئے پوچھتی ہے کہ باسیل اس کے آنکھوں کو اپنے انگوٹھے سے

ہلکے سے مسل کر

اس کی آنکھوں کو کھولنے میں مدد کرتا ہے۔

پاکستان نہیں جانا ہے فلائیٹ کے لیے ٹائم سے نکالیں گے تو ہی پہنچیں

ہم۔۔!!!"روحی کہ گردن پر اپنا

رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

پاکستان۔۔!!"ہم پاکستان واپس جارہے ہیں۔۔؟؟ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔؟"

پہل باسیل ہی بات پر غور نہیں کرتی ہے جب کرتی ہے تو اسی پل بیڈ پر

کر حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

جی ہم واپس پاکستان جارہے ہیں۔۔!! باسیل بھی اٹھ کر بیڈ کراؤن سے

لگاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سچی۔۔؟؟؟ روحی باسیل کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

جی ہاں سچی لندن کا چیپٹر ختم کریں اور اب واپس اپنی زندگی کا رخ کرتے

۔

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے با

کی باتوں پر روحی کے چہرے پر سجی

"مسکراہٹ سے اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔"

پہلے پاکستان سے لندن آنے کے لئے تم اتنی خوش تھی اب واپس جانے

لیے اتنی خوش ہو کیا چیز تم۔۔"

روحی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے۔

میں چیز تو بہت مست ہوں پر وہ کیا ہے اس وقت میں پاگل تھی مجھے لگتا

کہ باہر کے ملک پاکستان سے زیادہ

بہتر ہیں پر اب لگتا ہے پاکستان پاکستان ہے اس جیسا کچھ

نہیں "روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے بیڈ سے اترتے ہوئے کہتی ہے اور

ہوئے الماری کا رخ کرتی ہے۔

پاکستان میں اب ایسا کیا ہے جو یہاں نہیں ہے۔۔

باسیل بی بیڈ سے اترتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہاں سب تو ہے وہاں گھر بھی ہیں عمارتیں بھی ہیں لوگ بھی ہیں اور س

سے بڑھ کر وہاں میرا گاؤں ہے جو اس لندن سے کہیں گناہ بہتر ہے۔

وہاں کی مٹی کی خوشبو میری حویلی کی خوشبوئں

واللہ مجھے سب واپس چاہیے "

روحی الماری سے اپنے لیے کپڑے لیے اسے ہاتھوں میں فولڈ کرتے ہو

باسیل کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے ایک ایک دل سے مسکرا کر کہتی ہے

لیکن ایک مسئلہ ہے۔۔!! چہرے پر مایوسی چھانے لگ گئی تھی ۔۔اور وہ

ہے۔۔؟؟ مایوس چہرے کو حیرانگی سے

دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں نے اپنے 4 سال کچھ بننے کے لیے محنت کی تھی اب کھالی ہاتھ جاؤں

تو سب ویسے بھی پڑھائی میں کام چور کہتے تھے اب بھی میں سب کو وہی

چور لڑکی لگوں گی جس نے صرف آپ کے پیسے ضائع کروائیں ہیں۔۔"

روحی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے آگے کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتی ہے۔

اول تو تمہیں کچھ بولے اتنی ہمّت اور اجازت کسی کو نہیں

اور رہی دوسری بات 4 سال ضائع کرنے کی تو وہ بھی

ہم سب جانتے ہیں تم نے کتنی محنت کی ہے اور محنت ہے نتیجے کیسے کے

سے نظر نہیں آتے ہیں وہ محنت

کرکے نظر آتے ہیں۔۔"

باسیل روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے اس کی

طرف بڑھتا ہے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیے ٹیبل پر رکھے اپنے بیگ

فائلز نکالے

باسیل روحی کا رخ موڑتے ہوئے اسے سینے سے لگاتا دونوں

فائلز روحی کی طرف بڑھاتا ہے۔

یہ کیا ہے۔؟؟ روحی پہلے بلیک فائل دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے پر ریڈ دیکھ کر

خود سمجھ جاتی ہے کہ یہ کیا ہے۔۔

باسیل مجھے یہ نہیں دیکھنا ہے یہ میں جانتی ہُوں اس میں میری بربادی ہے۔

روحی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے کہ باسیل اس کے پیٹ پر گرفت مض

کرتا روحی

کو واپس اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔"

جب تک دیکھو گی نہیں تو پتا کیسے چلے گا کہ یہ بربادی ہے یا نہیں۔۔!!"ر

کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا

میں نے یہ پہلے بھی دیکھی تھی۔۔روحی گردن موڑے

باسیل کے چہرے کو سرسری سا دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جانتا ہوں میں لیکن اب پھر دیکھو۔"باسیل بھی اپنی بات پر ڈٹا پڑا تھا۔۔"

باسیل سے بنا کچھ مزید بولے روحی فائل اوپن کرتی ہے

اور دوبارہ اپنے کاغذات کو دیکھنے لگتی ہے ہر ایک پنا پلٹتے ہوئے اس کے چہر

پر حیرانگی کے تاثرات گہرے ہوتے جارہے تھے۔۔

باسیل اب اس کے چہرے پر حیرانگی دیکھتے ہوئے مسکرارہا تھا وہ کچھ بولتا

سے پہلے ہی باسیل کے کوٹ کی

جیب میں پڑا اس کا فون بج پڑتا ہے روحی کو آزاد کرتا اپنے

کوٹ سے اپنے فون لینے کے لیے بڑھتا ہے فون کی اسکرین پر

اراک کا نمبر دیکھتے ہوئے باسیل اسی پل فون اٹھائے

کان سے لگا دیتا ہے۔

ہیلو۔۔"باسیل کہتا ہے۔۔

اراک۔۔۔؟؟؟؟ باسیل کی آواز سنتے ہوئے روحی فائل سے سر اٹھا کر با

کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے اراک کا

نام لیتی ہے پر باسیل کو فون پر دیکھ وہ خاموش ہو جاتی ہے۔

فون کے دوسری طرف اسی کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے ہوئے اپنے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر روحی کی تصویریں دیکھتے ہوئے روحی کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ ٹھہر سا جاتا ہے۔۔

"تجھ سے محبت کرکے تجھے چھوڑ جانے کے دعوے اپنی جگہ

پر فقت تیرا میرا نام پکارنے پر میرا رک جانا اپنی جگہ "

بولو۔۔؟؟ باسیل اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے۔

پیسے ٹرانسفر ہو گئے ہیں نیوز پبلش اگلے 2 گھنٹے میں کروادینا اس سے مجھے کہ

جانا ہے۔۔

اراک لیپ ٹاپ اسکرین پر روحی کی تصویر سے نظریں ہٹاتے ہوئے

ہے۔۔

کچھ الٹا سیدھا مت کرنا۔۔!!لہجہ دھمکانہ تھا۔

دھمکی نا دو کچھ نہیں کررہا ہوں کہیں جانا ہے میں نے ابھی آخری ہو آؤں

پھر نیوز چڑھوانا میری

اراک صوفے سے پشت ٹیکاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ٹھیک ہے 2 گھنٹے ہیں تمہارے پاس کو کرنا ہے کرلو پھر سب

ختم وقت بھی اور زندگی بھی لندن میں"

باسیل کہتا ہے اور دو پل ٹھہر کر فون بند کر دیتا ہے اس کے فون بند کرتے

اراک بھی لیپ ٹاپ بند کرتا صوفے سے اٹھ

کر لیپ ٹاپ شولڈر بیگ میں ڈالتے ہوئے بیڈ سے اپنا

ہوڈی لونگ جیکٹ اٹھائے اسے پہنتے ہوئے سر پر کیپ چہرے پر ماسک لگا

ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے باہر نکلتے ہی لفٹ کے ذریعے لوبی میں

یے جہاں اراک کا آدمی گاڑی لیے اس کا انتظار کر رہا تھا اس کے ساتھ گا

میں سوار ہو

کر وہ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

انکل یہ سب تو ٹھیک ہے۔۔!!روحی خوشی سے بھرپور لہجے میں اپنی فائل

ساتھ ساتھ دوسری فائل دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں اب سب ٹھیک ہے اور اب تم آسانی سے اپنی ٹریننگ پوری کرسکتی ہو

پھر ہم گاؤں میں اپنے بابا کے نام پر تمہارا ہاسپٹل کھولیں گے۔۔"

کال بند ہوتے فون صوفے پر رکھے روحی کے پاس آتے اس کے چہرے

پیالے نما انداز میں اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے اس کے ماتھے پر بو

دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

شکریہ۔۔!!روحی مسکراتے ہوئے نم لہجے میں کہتی ہے۔

ضرورت نہیں ہے تمہاری محنت کو ضائع نہیں ہونے دے سکتا تھا میں یہ

فرض تھا میرا۔۔"

باسیل کہتا ہے اور روحی اس کے گلے سے لگ جاتی ہے آنکھوں کی نمی

آنسوؤں میں تبدیل ہونے لگ گئی تھی۔

پھر بھی شکریہ باسیل ہر چیز کے لیے مجھ پر یقین کرنے کے

لیے میری ہر خواہش پوری کرنے کے لیے ہر چیز کے لیے شکریہ آپ کا"

روحی کی آنکھوں سے آنسوؤں بہتے ہوئے اس کے گالوں ہے ساتھ سا

باسیل کے کندھے پر بھی گرنے لگتے ہیں روحی کو روتا محسوس کرتا باسیل ا

خود سے دور کرتا اس کے

چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے آنسوؤں کو صاف کرتا ہے۔

رویا مت کرو گڑیا مانا کہ تم روتے ہوئے اچھی لگتی ہو پر مجھے یہ آنسوؤں نا

پسند تمہاری آنکھوں میں

مت روؤ۔۔"انگوٹھے سے آنسوؤں سے بھیگے گالوں کو صاف

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ اور پیکنگ کرلو آج شام کی

فلائٹ ہے اپنی۔۔"روحی کے کپڑے ٹیبل سے اٹھائے اسے دیتے ہوئے ا

واش روم میں روانہ کرتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک سے پہلے حور اٹھ چکی تھی آج بھی وہ ابھی تک سورہا تھا جبکہ حور

پیکنگ کر چکی تھی وہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد سے پیکنگ میں لگی ہوئی

اور

اب وہ پیکنگ مکمل کیے کیچن میں ناشتہ بنانے کے لیے جارہی تھی درواز

تک پہنچی ہی تھی کہ ہوا میں اڑتی ہوئی گدی آتی ہے جو سیدھا اس کی پ

کو لگتی ہے جو حور کے قدموں کو روک دیتی ہے۔۔

بندہ آواز لگا کر بھی اپنے اٹھنے کا بتا سکتا ہے۔۔

زمین سے گدی اٹھاتے ہوئے حور مڑ کر دیریک کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے ج

شرٹ کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا رہا ہوتا ہے۔۔

تم کدھر چلی۔۔؟؟ پھر سے چھوڑنے کر جانے کا ارادہ ہے۔؟

ہلکی سی گردن ٹیڑھی کرتا حور کو سر تا پیر دیکھتے ہوئے

پوچھتا ہے۔

جی بھاگ رہی تھی میں پر آپ نے سارے ادارے میرے ناکام

کر دیے ہیں اب مجبوراً مجھے یہی رکنا پڑے گا۔۔"

گدی کیے بیڈ کی طرف بڑھے دیریک والی طرف سے بیڈ

پر رکھتے ہوئے کہتی ہے حور کہتی ہے اور دیریک اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے

طرف کھینچ لیتا ہے۔

مجھے چھوڑ کر جانے کی غلطی اور اس کی سزا تمہیں

دونوں مل چکی ہے اب بھی دوبارہ وہ کرنا کا سوچ رہی ہو

ہر رات سزا برداشت کرلو گی تم۔۔"حور کے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

م۔۔میں ناشتہ بنانے جارہی تھی۔۔" حور دیریک کی طرف گردن گھوما

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

شاباش میری شہزادی ایسے ہی سیدھا سیدھا جواب دے دیا کرو ورنہ میر

ذہین میں بہت سی چیزیں گردش کرنے لگ جاتی ہیں۔۔"

دیریک مسکرا کر کہتا ہے اور ٹائم دیکھنے کے لیے نظریں

گھڑی پر دوڑاتا ہے۔

11:30 ہوگئے ہیں پیکنگ کرلو لڑکی شام کی فلائیٹ ہے اپنی

دیریک گھڑی سے نظریں ہٹا کر حور کو دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔۔

پیکنگ تو میں کرلی ہے لیکن جانا کہاں ہے۔۔؟؟ بیڈ سے اٹھتے دیریک کو د

ہوئے سوال کرتی ہے۔

جرمنی۔!!ڈیریک پر سکون انداز میں جواب دیتا ہے اور بیڈ سے اٹھ کھڑا

ہے۔

جرمنی گھومنے کے لیے۔۔؟؟ حور تجسّس سے ایک اور سوال

کرتی ہے۔۔

نہیں میری جان ہمیشہ کے لیے میں لندن صرف تمہارے

لیے آیا تھا اب تمہیں پالیا ہے تو یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے۔۔

بیڈ سے اترتے ڈریسنگ روم میں جاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ جرمنی میں رہتے تھے۔۔؟؟ حور حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہاں میں جرمنی میں رہتا تھا اور آج کے بعد بھی وہی رہوں گا اور میرے س

کچھ ساتھ تم بھی

ڈیریک اپنے لیے اپنے سائڈ کے کپڑوں میں سے سوٹ نکالتے ہوئے

ہے۔۔

پھر ہم کبھی واپس یہاں نہیں آئیں گے۔؟؟؟ ڈریسنگ روم کی طرف بڑ

ہوئے پوچھتی ہے۔

ہاں نہیں آئیں گے اب کبھی نہیں آئیں گے یہاں کچھ ایسا ہے جس سے

نفرت ہے اور میں اپنی نفرت کو بدلے کی

شکل نہیں دینا چاہتا ہوں اس لیے ہم دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے۔۔!!

ڈیریک ڈریسنگ روم میں کھڑا ہو کر کل کے واقعات کو

ذہین میں رکھتے ہوئے کہتا ہے اور کہہ کر جیسے ہی حور کو دیکھتا ہے ڈیریک

پل خود کو کمپوز کرلیتا ہے۔

لیکِن فکر مت کرو تمہیں یہاں سے لے جانے کے بعد تمہیں یہاں کی نہیں آنے دوں گا میں کبھی بھی

حور کے پاس اس کے سر پر ہاتھ رکھے کہتا ہے۔

اچھا تو کیا میں بلو کا بھی ساتھ لے جا سکتی ہوں۔۔؟

حور بڑی بڑی آنکھیں کیے پوچھتی ہے۔

بلو۔۔؟؟ وہی پہلے والا بلو۔۔؟؟ دیریک حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

جی میرا بلو وہ بیمار تھا اب تک تو ٹھیک ہوگیا ہو گا

حور مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

میں نے تامیر کو بھیجا تھا اسے لانے کے لیے پر وہ اسے تو تمہارے گھر میں کوئی نہیں ملا۔۔"

دیریک سوچتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ وہ ہسپتال میں داخل ہے نا جانوروں کے ہستپال میں

حور سیریس ہو کر کہتی ہے

انسان کا جانوروں کے ہستپال میں کیا کام۔۔؟؟

دیریک کی حیرانگی مزید گہری ہورہی تھی ۔

انسان۔۔؟؟ میرا بلو کو کتا ہے جانور ہے۔۔!!"حور وضاحت کرتی ہے۔۔

ہیں۔۔۔؟؟؟؟ بڑی بڑی آنکھیں کیے کہتا ہے۔۔

ہاں وہ تو بیمار ہوگیا تھا اس لیے اسے ہستپال میں ایڈمٹ

کروایا تھا اب 1 مہینہ ہوچکا ہے اب تک تو وہ ٹھیک ہوگیا ہو گا تو میں لے

اسے جا کر تب تک آپ فریش ہو جائیں

پھر ہم ناشتہ کریں گے۔۔"

حور کہتی ہے اور کہتے ہی دروازہ کی طرف رخ موڑتی ہے کہ دیریک ا

دوپٹہ سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔۔

رک جاؤ میں ساتھ چلتا ہوں تمہارے ساتھ ناشتہ بھی پھر باہر سے کرلیں

ہم۔۔"

دیریک کہتا ہے اور حور ہاں میں سر ہلاتی ہوئی دیریک کو واش روم میں جا

کا اشارہ کرتی ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

روحی آئمہ ساری پیکنگ کیے بیگز حال میں رکھتے ہوئے سب کے سب حال

ناشتہ بننے کا انتظار کررہے تھے جو

ناشتہ روحی اور آئمہ بنا رہی ہوتی ہیں۔۔

"ماما ہم کہاں جارہے ہیں۔۔؟؟" تاشہ کے ساتھ کھیلتے کھیلتے عالیان کیچن

روحی کے پاس آکر پوچھتا ہے۔

"ہم واپس پاکستان جارہے ہیں" روحی پیار سے جواب دیتی ہے۔

"تو یہ انکل بھی ہمارے ساتھ جائیں گے۔؟؟" صوبے پر بدر کے ساتھ

باسیل کو دیکھتے ہوئے روحی سے پوچھتا ہے۔

"تو میں نے کون سی تمہاری ماں بھگائی ہے جو تم

مجھے یہاں چھوڑ کر جاؤ گےاور بابا بولنا شروع کردو مجھے گندی اولاد تمہارا

باپ ہوں میں"

عالیان کی بات کا جواب چڑتے ہوئے دیتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ بابا نہیں انکل ہیں بوڑھے انکل"

عالیان گندا سا منہ بنائے کہتا ہے۔

"دھر دھر فٹے منہ ہو نا تم پھر گندی اولاد نا مزہ نا سواد"

باسیل اس کی حرکت پر غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

"انکل میرے بیٹے کو ایسے مت بولیں" روحی چائے کا تھرماس ٹیبل کی طر

لیے بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔

باپ بیٹے کی لڑائی دیکھ بدر اور آئمہ ہنس پڑتے ہیں۔

"واہ صدقے بیگم یہ دو فٹ کے پودے کو کچھ

کہنے کا بڑا دکھ لگ رہا ہے اور یہ جو اپنے باپ کی ایسی کی تیسی کر رہا ہے

کی باتیں نہیں سن رہی ہو تم "

باسیل صوبے سے اٹھ کر ایک نظر حال میں لگی گھڑی

پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ماما آنکل گندے ہیں نئے بابا چاہیے"روحی کے پیچھے پیچھے کیچن سے باہر آ

ہوئے کہتا ہے اور کہتے روحی کی ٹانگ سے لپٹ جاتا ہے۔۔

جانتی ہوں میں یہ گندے ہیں پر انہی سے ہی

گزارا کرلو کوئی بات نہیں مجھ سے ایک ہی عذاب بار بار نہیں جھیلا جاتا

اور یہ اچھے ہیں آنکل ہیں پر امیر بھی تو ہیں "عالیان کو گود میں اٹھاتے ہو

اسے کرسی پر بیٹھاتے ہوئے ساتھ والی کرسی پر خود بیٹھتے ہوئے کہتی ہے م

"مجھے سنائی دے رہا ہے بیگم"

درمیان والی روحی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

سنانے کے لیے ہی کہہ رہی ہوں میں میاں جی" اپنے لب بھینچتے ہوئے ک

ہے۔

بہت زبان چلا رہے ہو دونوں ماں بیٹے لگام لگانی پڑے گی اس کو " عالیان

گھوریا کرواتے ہوئے کہتا ہے۔

"ایسا کوئی شخص اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا

جو روحی اور اس کے ٹیڈی کی زبان کو لگام لگا سکے انکل"

کہتے ہی عالیان کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے جس سے وہ

اس پر تالی مارتا ہے۔

شاید تم میری صلاحیتوں سے نا آشنا ہو رہی ہو

اس وقت کہو تو اسی وقت لگام لگا دو شرما مت جانا بس پھر تم"

باسیل دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹیکاتے ہوئے روحی کی طرف جھک کر کہتا

باسیل کی بات پر روحی اسی وقت

بلش کرنے لگ جاتی ہے پر بدر اور آئمہ کو ڈائننگ ٹیبل پر

بیٹھتے دیکھ وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرلیتی ہے۔۔

ٹیڈی آپ کے بابا کہہ رہے ہیں وہ آپ کو کھانا کھلائیں

سارے پیسے انہی کے پاس ہیں یہ ہی اب سے آپ کو منٹ آئس کری

کردینگے آپ کی ماما اب غریب ہوگئی ہے

آجاؤں ان کے پاس۔۔"عالیان کے ناشتہ کی پلیٹ باسیل کی

طرف بڑھاتے ہوئے آنکھ ونک کرتے بولی

روحی کی بات پر عالیان فوراً سے کرسی سے اتر کر باسیل

ہے پاسس آکھڑا ہوتا ہے۔

بابا میں آگیا۔۔!!عالیان سر اٹھا کر باسیل کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بابا۔۔۔؟؟ غلطی سے تو نہیں سمجھ آگیا کہ میں بابا ہوں تمہارا۔۔؟؟ با

چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے

عالیان کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

نہیں ماما نے بتایا تھا آپ میرے ہینڈسم نوجوان بابا ہے

جو بہت امیر ہیں۔۔

عالیان اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے سر جھکائے دھیرے دھیرے سے کہتا ہے

عالیان کی بات پر روحی اس باقی سارے ہنس پڑتے ہیں جبکہ باسیل گہری سا

بھرے عالیان کو دیکھتا رہتا ہے۔۔

دونوں ماں بیٹے کو مجھ سے زیادہ میرے پیسوں سے پیار

ہے توبہ توبہ لالچ اچھا نہیں ہوتا ہے میری جان۔۔عالیان کو اپنی گود

بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

ماما میں بھی بابا ہے پاس۔۔۔تاشہ کہتے ہی کرسی سے اتر کر بدر کے پاس

کھڑی ہوتی ہے بدر ہنستے ہوئے تاشہ

کو اپنی گود میں بیٹھاتے آج دونوں باپ اپنی اولادوں کو

کھانا کھلانے لگاتے ہیں۔۔

سب ناشتے میں مصروف ہوتے ہیں کہ روحی کا فون کیچن میں بج پڑتا

جلدی سے روٹی کا نیوالہ کھاتے ہوئے

کیچن میں جا کر فون اٹھاتی ہے اور کال کر بات کرتے ہوئے

واپس باہر آتی ہے۔۔

کس کا فون ہے۔؟؟ کال بند ہوتے ہی باسیل پوچھتا ہے۔

یونیورسٹی کی فرینڈ ہے اس کے پاس آئی ڈی کارڈ ہے میرا

میں لینا بھول گئی تھی میں جلدی سے لے کر آتی ہوں۔۔"

روحی پانی کا گلاس ایک سانس میں کھڑے ہو کر پیتے جلدی سے بنا کوئی جو

سننے حویلی سے باہر کی

طرف دوڑ جاتی ہے۔۔

ماما گئی۔۔؟؟ عالیان باسیل کی گود میں کھڑا ہو کر دروازے

کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں گئی تمہاری ماما آجاؤ واپس نیچے ناشتہ ختم کرو اپنا

دو فٹ کے ہی رہ جانے کا ارادہ ہے۔۔

عالیان کو گود میں بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مجھے وہ کھانا ہے۔۔!!عالیان روحی کے پراٹھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

ہے۔۔

وہ کیا۔۔؟؟ باسیل ٹیبل پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ ماما کا پراٹھا۔۔!!عالیان پلیٹ کی طرف ہاتھ سے اشارہ

کیے کہتا ہے۔

باپ کے لیے بھی کچھ چھوڑ دو نا پوری اپنی ماں دیتے ہو

نا اس کا بچا ہوا کھانا سب کچھ تم ہی لے لو۔۔۔

روحی کی پلیٹ کو اپنی طرف کرتا اس کی آدھی روٹی سے

عالیان کے لیے نیوالہ بناتے ہوئے کہتا ہے۔۔

سب کچھ میرا ہی ہے ماما بھی آپ بھی چاچو بھی چاچی بھی اور تاشہ بھی میر

ہے۔"

عالیان تاشہ کا نام لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا ہے تو

بدر فوراً سے تاشہ کے چہرے کو اپنے

ہاتھوں سے چھپانے لگتا ہے۔

میری بیٹی صرف میری ہے اس کو شئیر نہیں کرتا میں کسی سے اور ایک چڑ

کے بیٹے سے تو بالکل بھی نہیں"

بدر عالیان کو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے گھورتے ہوئے دیکھتے ہوئے

ہے۔۔

تاشہ پھر بھی میری ہے میں چھین لوں گا آپ سے بڑے ہو کر

عالیان سر اٹھا بدر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

عالیان کی باتوں پر بدر باسیل کو دیکھتا ہے جو اس وقت

چہرے پر فخریہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے بدر کو دیکھتے کندھے اچکا دیتا ہے۔"

جو چاہیے تمہیں سب ملے گا میری جان باسیل سکندر کے بیٹے ہو تمہیں دنیا

ملے گی اور اس دنیا پر راج کرنے والی شہزادی بھی "باسیل کہتے ہی عالیان

ماتھے پر بوسہ دیتا ہے۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک اور حور بھی ہسپتال پہنچ چکے تھے پر مجبوراً وہ

دونوں واپسی ہستپال سے کھالی ہاتھ لوٹ رہے تھے۔۔

حور کی آنکھوں میں نمی تھی جبکہ دیریک کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی ہ

تھی۔۔

ایسے رو کیوں رہی ہو اب تم کتا ہی تو تھا وہ۔۔۔

کتا مت بولیں اسے میرا بلو تھا وہ "

دیریک بول رہا تھا کہ روتے ہوئے اس کی طرف مڑتے حور اس کے سینے

تھپڑ مارتے روتے ہوئے کہتی ہے۔۔

جو بھی نام دے دو اسے تھا تو وہ نسلی کتا ہی لڑکی

اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھے بلو واپس چاہیے انہوں نے کہا تھا وہ ٹھیک ہو جائے گا پر انہوں نے ا

مار کر دفن بھی کر دیا مجھے بتایا بھی نہیں مجھے کیس کرنا ہے ان پر ابھی رپو

درج کرواتے ہیں چل کر چلیں آپ۔۔۔

حور دیریک کی بازوؤں پکڑے اسے اپنے ساتھ لیے گاڑی کی

ظرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

کنٹرول وائفی کنٹرول ایک کتے کے مرنے پر ہسپتال تباہ نہیں

کرتے ہیں جس کی موت جب جیسے لکھی ہوتی ہے ویسے ہی آئے گی نا اس

ان ڈاکٹرز کا کیا قصور۔۔۔؟

حور کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے اس کے آنسوؤں

صاف کرتا آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

ایسے نہیں روتے ہیں میں تمہیں دوسرا لا دوں گا بلکہ اب تمہیں کسی جانور

کوئی ضرورت نہیں ہے اب تو تمہارے

پاس تمہارے اپنے چھوٹے چھوٹے سے بچے آئیں گے انہیں

سنبھالوں گی یا اپنے بلو کو سنبھالتی تم اس

لیے جو ہوا وہ ٹھیک تھا زیادہ مت سوچوں ناشتے کا ٹائم

کو رہا نہیں اب لنچ کرنے چلتے ہیں۔۔

ہاتھ پکڑے گاڑی کی طرف لیے بڑھتے ہوئے بنا رکے بولتا جاتا ہے۔۔

پر میرا بلو۔۔۔!!!حور مڑ کر ہسپتال کی طرف نم آنکھوں سے

دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

آجاؤ بلو کی لگتی آجاؤ اب۔۔۔"گاڑی کا دروازہ کھولے فرنٹ

سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے حور کو بیٹھا کر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ کی طر

بڑھے گاڑی ریسٹورنٹ کی

طرف موڑتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

1;20روحی اپنی یونیورسٹی فرینڈ سے مل کر کیفے میں وہ اپنا آئی کارڈ واپس

چکی تھی آئی کارڈ لیتے ہوئے اسے پتا

چلا تھا کہ یونیورسٹی جل کر راکھ ہو چکی ہے

وہ یونیورسٹی جل چکی ہے جہاں وہ ایک سپنے سے جڑے انگت سپنے لے کر

تھی اب وہ جگہ خاک ہوچکی تھی۔

گاڑی یونیورسٹی کے سامنے پارک کیے روحی یونیورسٹی کے اندر چند قدم بڑھ

ہوئی اپنے سامنے آئی بڑی سی

عمارت کو جلے ہوئے رنگ میں دیکھ اس کی ہمت مزید آگے بڑھنے نہیں د

رہی تھی اس کو

پہلے ہی وہ اپنے دل میں اراک کا دل توڑنے کا ڈر لیے بیٹھی تھی اس

آنکھوں سے بہہ آنسوؤں کو وہ نہیں بھول پائی تھی اب اراک کی بلڈنگ

تباہ دیکھ کر اس کا دل

مزید پریشان ہو چکا تھا۔۔"

یہاں اس وقت اس یونیورسٹی کے دروازے میں صرف روحی ہی نہیں تھی

کے پیچھے چند فاصلے پر کھڑا اراک

اپنی اتنے سالوں کی محنت کا آخری دیدار کرنے آیا تھا

پر آخری دیدارِ اسے نصیب ہوا تو اس شخص کا جس کا

اس نے سوچا بھی نہیں تھا روحی کو کھڑا دیکھ اراک بھی بت بنے وہی کھڑ

ہوکر اسے دیکھنے لگتا ہے

اب تک یونیورسٹی پر اس کی نظر بھی نہیں گئی تھی جبکہ روحی کی ہٹ ہی نہ

رہی تھی بامشکل روحی خود کو

کمپوز کرتی مڑتی ہے اور مڑتے ہی اس کی نظر سر سے پیر تک چھپے ہو

کپڑوں میں ملبوس اراک پر پڑتی ہے

نظریں ملتی ہیں ایک پل کے لیے آپس میں ٹکراتی ہیں پر دیر زیادہ ہوتی

سے پہلے ہی وہ اپنی نظریں جھکا لیتا ہے اور بنا اندر یونیورسٹی میں گئے ا

دیکھے اراک اپنے

قدموں کو واپس موڑے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے۔

اراک۔۔۔۔؟؟ روحی اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کا نام

پکارتی ہے روحی کے منہ سے اپنا نام سنتے دو پل کے لیے اس کے قدم ر

تھے قدموں کے ساتھ ساتھ اس کا دل

بھی اسے اپنا بند ہوتا محسوس ہوتا ہے پر اراک رکتا نہیں ہے

اراک چلا جاتا ہے اور روحی اسے وہی جاتا دیکھتے وہ

رک گئی تھی اراک کی آنکھیں وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی اس کی آنکھ

دماغ کے ہر کونے میں چھپ چکی تھی

اراک جا چکا تھا پر روحی رک گئی تھی نظروں سے اوجھل ہونے تک وہ

اراک کو پھر اس کی گاڑی کو دیکھتی رہتی ہے۔۔

سنو محبت تھی تم سے

کیا یاد ہے تمہیں کبھی ہم نے تم سے دل لگی کی تھی؟

تمہاری اک جھلک کی خاطر

ہم دنیا اجاڑنے کو تیار تھے

تمہاری آنکھوں میں خود کو اک نظر دیکھنے کی خاطر

ہم آئینے میں خود کو اتار بیٹھے تھے

سنو محبت تھی تم سے

کیا یاد ہے تمہیں کبھی ہم نے تم سے دل لگی کی تھی ؟؟

تمہارے پاس سے گذرے تھے آج ہم

ہم گزر گئے اور تم تھم گئے

تم تھمے تو وقت ٹھہر گیا

چلتے قدم رکے تو اس کے دل کی ہر سانس رک گئی

سنو محبت تھی تم سے

صرف دل لگی نہیں دل کی لگی تھی تم سے

کبھی تمہیں تصور کر کے جیٔے تو

کبھی تمہیں تصویروں میں دیکھ کر جیٔے

تمہاری اک مسکراہٹ پر ہم رک گیٔے

تمہاری اک پکار پر ہم رک گیٔے

پر دل کی ہر دھڑکن شور مچا رہی تھی

ہر دھڑکن ایک ہی لفظ دہرا رہی تھی

جانتی ہو دل کی دھڑکنیں کیا کہہ رہی تھیں۔؟؟

الجھی دھڑکنوں کی ہر تال

آپس میں الجھے ہوئے انگت سؤال

ہر لفظ کی حرکت صرف ایک بات بیان کررہی تھی

سنو محبت تھی تم سے

کیا یاد ہے تمہیں کبھی ہم نے تم سے دل لگی کی تھی ؟؟

اراک کو جاتا دیکھ روحی اپنے دل پر ہاتھ رکھے گہری

سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی ہے پر

اس کا دل بے چین ہوچکا تھا اپنے آپ کو کمپوز کرنے کی

کوشش کرتے ہوئے روحی بھی گاڑی میں جا بیٹھتی ہے اور واپس حویلی

طرف بڑھنے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

سر یہ اس آدمی کی بیوی کی تھی جس نے یونیورسٹی کو

آگ لگائی تھی آپ کہیں تو اسے اٹھا لیں۔۔؟؟

اراک کا آدمی کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے فرنٹ

کے شیشیے سے اراک کو سیٹ سے پشت ٹیکائے آنکھیں بند کیے بیٹھا دیکھ

پوچھتا ہے۔۔

جانتا ہوں میں یہ اس آدمی کی بیوی ہے پر اس کی حفاظت

میرے خود پر بھی لازم کردی ہے روحی کو ہاتھ لگانے

کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ اگلہ سانس تمہیں نصیب

نہیں ہونے دوں گا میں۔۔"

اراک سر سر سیٹ سے ٹیکائے ہوئے آنکھیں کھولے خوف دلاتی نظروں ڈرائیو کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی سر۔۔!!!کہاں جانا ہے اب۔۔؟ ڈرائیو پوچھتا ہے۔

شیزا کے پاس۔۔!!"اراک کہتے ہی گہری سانس لیتے ہوئے اپنا رخ کھڑکی کی طرف موڑتے ہوئے دیریک اپنی آنکھیں بند کرجاتا ہے۔"

♡_____♡.....♡_____♡

حور آجاؤ لڑکی دیر ہورہی ہے فلائیٹ مس ہو جائے گی۔"

میشنن کے دروازے میں کھڑا دیریک بلند آواز لگا کر سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آرہی ہوں میں ایک منٹ بس۔۔۔!!!کمرے سے زور سے آواز لگا کر کہتی

اور کہتے ہی اپنے ایک ہاتھ میں سینڈل اور دوسرے ہاتھ میں دوپٹہ لٹکا

ہوئے حور سیڑھیوں سے نیچے اترتی ہوئی سیدھا دیریک کی طرف بڑھتی ہے۔

اوو ہووو آدھی ادھوری تیار ہوئی ہو تم ابھی بھی۔۔۔"

حور کو اپنی طرف آتا دیکھ کر خود اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے اور

ہی اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے اس کے ہاتھ سے سینڈیل لے کر زمین

ایک گڈھنا زمین پر

ٹیکائے حور کو سینڈیل پہنانے لگتا ہے۔

دیریک۔۔؟؟ حور دیریک کو دیکھتے ہوئے پکارتی ہے۔

ہاں۔!!بنا دیکھے جواب دیتا ہے۔

جو میں نے آپ کو گفٹ دیا تھا آپ نے وہ کھولا ہے۔؟؟

دیریک کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھتی ہے جواباً دیریک خاموش رہتا ہے

نہیں کہتا ہے۔۔

میں بھول گیا تھا۔۔!!دونوں پیروں میں سینڈیل پہنا کر

کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے۔

آج کے بعد میں آپ کو کوئی گفٹ نہیں دوں گی میں نے کو بنانے میں

محنت کی تھی اور آپ نے دیکھا بھی نہیں اسے آپ نہیں دوں گی کچھ

آپ کو

ہٹ جائیں میرے راستے سے۔۔۔

ڈیریک کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے حور باہر کی طرف بڑھنے لگتی ہے

ڈیریک حور کو پیٹ سے پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگائے اس کے قدموں

روک دیتا ہے۔۔

اتنا غصہ نہیں کرتے ہیں بیگم تم نے دیا تھا اس لیے تو اسے کھولنے کو بھی

نہیں چاہا میرا اس لیے ہی اسے

سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔۔

حور کو کمر سے پکڑے گھوماتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف

موڑتے ہوئے کہتا ہے۔۔

مطلب۔؟؟ تجسس سے پوچھتی ہے۔

مطلب یہ کہ میری جان تم سے جڑی وہ واحد چیز ہے جیسے تم نے پہلی بار ا

ہاتھوں سے دل سے میری لیے بنایا تھا

اسے کھولنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی مجھ سے

حور کی کمر کی گرد بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے کہتا ہے۔

اگر کھولیں گے نہیں تو پتا کیسے چلا گا اس میں کیا تھا

اس میں تم ہو اس میں تمہارا پیار اس میں تمہارے پیار کی

جھلک ہے سب پتا ہے مجھے۔

حور کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دیریک اس کے گال پر

کس کرتے ہوئے بول پڑتا ہے دیریک کی ایک ایک بات پر

حور کے چہرے پر کبھی نا ختم ہونے والی مسکراہٹ چھا جاتی ہے۔"

چلیں اب۔۔؟؟ دیریک آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے تو حور ہوں

سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف اپنا رخ

کرتی ہے۔

دیریک اور حور دونوں ایک ساتھ مینشن سے باہر نکلنے

کے لیے بڑھتے ہیں اور ایک ساتھ ہی دروازے کے پاس رک کر

پورے مینشن کی لائٹس بند کرتے ہیں پھر دونوں ایک ایک دروازے کو

کر نظر بھر پورے مینشن کو اور اس میں جیے اپنے خوبصورت وقت کی ہر

کو اپنی نظروں کے سامنے آتا دیکھتے ہیں۔

دروازے بند کرنے کے ساتھ ساتھ دونوں کے دل بھی جیسے بند ہو رہے

یہ وقت بھی آئے گا یہ دیریک کو پتا تھا پر

یہاں سے جانا اس کے لیے اتنا مشکل ہو جائے گا یہ

اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔

دونوں مینشن کا دروازہ بند کرتے ہیں اور بند کرتے ہی مسکرا کر ایک دوسر

کو دیکھتے ہوئے اور دیکھتے ہی مڑتے ہیں تو گاڑی کے پاس کھڑے ہوئے ت

کو خود کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے حور دیریک بھی مسکرا کر گا

کی طرف بڑھتے ہیں اور ائیرپورٹ کا رخ کرتے ہیں۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

باسیل اراک کے مرنے کی خبریں ہر نیوز چینل پر چڑھوا چکا تھا ہر چینل

اراک ہی اراک تھا ہر شخص کے موبائل پر ہر بلڈنگ کے باہر لگی بڑی

اسکرین پر

اور روحی کے پہلے والے گھر میں جہاں اب شیزا رہتی تھی

اوپر کے فلور پر اکیلی کاؤچ پر بیٹھی ہوئی اراک کی خبر

سن کر وہ اس بات پر یقین کرنے کی کوشش کررہی تھی پر

نا یقین ہورہا ہے نا اچھا لگ رہا تھا اپنے آنسوؤں کو زبردستی کنڑول کیے وہ

کو اس ظالم شخص کی موت

پر افسوس کرنے اور آنسوؤں بہانے سے روک رہی تھی کہ

میں اسکے گھر کے دروازے پر دستک ہوتی ہے اپنے آپ کو

کمپوز کیے وہ دروازے کو کھولنے کے لیے جاتی ہے کہ اپنے سامنے بلیک کلر

جینز شرٹ پہنے ہوئے چہرے کو ماسک اور کیپ سے چھپائے ہوئے ار

آنکھوں سے نظر کا چشمہ ہٹائے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دروازے میں کھ

شیزا کو

دیکھتا ہے۔۔

یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟ اور آپ تو مر گئے تھے نا پھر زندہ ہو گئے

۔۔؟؟ ایک بار پھر کسی کی زندگی برباد کرنے کا ارادہ بنا لیا ہے کیا۔۔۔؟؟

نا لہجہ میں نرمی تھی نا ہی غصہ تھا پر سؤال تھے جن کی جواب وہ جانتی

اسے نہیں ملیں گے۔۔

تم یہی سمجھو میں مر گیا شاید اس طرح تمہیں مجھ سے نفرت کم ہو سکے۔۔

اراک شیزا کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

میری نفرت کم نہیں ہوگی آپ کے لیے اب کبھی نہیں ہوگی اراک یور

آپ نے اپنی وجہ سے مجھ سے سب چھین لیا ہے

ہر چیز سے آپ نے مجھے نفرت کروادی ہے یہاں تک کہ

خود سے وجود سے بھی اور آپ کو لگتا ہے کہ میری نفرت کم ہوسکتی ہے

کے لیے۔۔؟؟

آنکھوں میں بھرنے والی نمی لہجے میں بھی جھلک رہی تھی۔

لوگ صحیح کہتے ہیں مکافات عمل ہوتا ہے جو جس کے ساتھ اس دنیا میں

کرے گا اوپر والا اس کے ساتھ بھی ویسا ہی کرے گا

اراک سر جھکائے کہتا ہے۔

میں نے تمہارا دل توڑا تمہیں تکلیف دی تم سے محبت کے دعوے کرکے تم

ہاتھ بھرے محفل میں چھوڑ دیا

جانتا ہوں میں یہ بات ناقابل معافی ہے جو میں نے تمہارے ساتھ اب

خدا میرے ساتھ کررہا ہے۔

مجھے محبت کی شکل میں جیتے جی موت دے رہا ہے

آپ کو محبت ہوگئی ہے کسی سے۔۔؟؟

اراک کی بات کاٹتے شیزا پوچھتی ہے۔

ہاں ہوگئی ہے۔۔!!اراک مذید کچھ کہتا شیزا خود کو کمپوز کرتی پھر بول پڑتی ۔

خدا آپ کو بھی اس کی محبت سے آزما رہے ہیں یقینا

تب ہی اس وقت میرے در پر کھڑے ہیں آپ "

شیزا اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں اس وقت ایک زور دار تھپڑ آپ کے منہ

ماروں اور تھوڑا سا سکون دوں اپنے

دل کو لیکن مجھے یقین ہے اراک آپ اتنے کی امید کر کے آئے

ہونگے یہاں۔۔؟؟

کہتے ہوئے اراک کو دیکھتے ہوئے شیزا کی آنکھوں سے آنسوؤں پھر سے

شروع ہو جاتے ہیں۔۔

پر میں تھپڑ نہیں ماروں گی کچھ نہیں کہوں گی خدا آپ کو محبت نصیب کر

اتنی سی دعا ہے اور آگر وہ آپ کے نصیب کی نہیں تو آپ پوری زندگی

کی محبت کو پانے کے انتظار کرتے رہیں اور وہ آپ کو کبھی نا ملے

یہ بھی دعا ہے میری آپ کے لیے تاکہ آپ کو محبت کی اس میں کئے

انتظار کی اور اس میں دی گئی تکلیف کا

اندازہ ہو سکے۔۔

شیزا اراک کی طرف ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہتی ہے۔

خدا غرق کرے آپ کو آپ کو دنیا والوں نے مرا ہوا سمجھ لیا ہے میں

آپ کو آج سے مرا ہوا ہی سمجھو گی

فاتحہ قبول کریں میری اور چلے جائیں یہاں سے "

شیزا کہتی ہی اور کہتے دروازے کو زور سے بند کرتی دروازہ کے ہینڈل کو ا

ہاتھ میں پکڑے ہوئے زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھتی جاتی ہے اس کے رو

کی آوازیں دروازے کے باہر کھڑے اراک کے کانوں میں بآسانی پہنچ

ہوتی ہے۔۔

خدا تمہاری دعا قبول کرے اور مجھے غرق کرے آمین

کیونکہ زندہ اب مجھ سے بھی نہیں رہا جاتا ہے ایسی زندگی سے موت بہتر

پر اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہے میں نے میں خود کو خود موت بھی ن

دے سکتا ہوں

بس اس کے آنے کی دعا کر سکتا ہوں خدا مان جائے

تمہاری بات اور دے دے مجھے موت "

بند دروازے کو دیکھتے ہوئے شیزا ہے رونے کی آوازیں سنتے ہوئے اراک

آنکھوں سے دھیرے سے کہتا ہے اور کہتے ہی

وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہے گاڑی میں سوار وہ ائیرپورٹ کا رخ ک

ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

روحی باسیل پہلے ہی ائیرپورٹ پہنچ چکے فلائیٹ کے آنے میں آدھا گھنٹہ رہ

تھا وہ بچوں کو لے کر جلدی آجاتے ہیں دیریک اور حور بھی ائیرپورٹ

چکے تھے بس اپنا سامان لیے دیریک خود کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل رک

ہوئے حور کے ساتھ ائیرپورٹ میں داخل ہورہا تھا

اندر آتے ہی وہ ایک چھوٹے سے کیفے کی طرف کچھ کھانے کے لیے بڑ

ہیں کیونکہ حور کو پھر سے بھوک لگ

چکی تھی۔

دیریک کے آنے کے 5 منٹ بعد ہی اراک بھی ائیرپورٹ پہنچ چکا تھا خو

مکمل طور پر کورر کیے وہ اپنے صرف شولڈر بیگ کے ساتھ اکیلا آیا تھا۔۔

ائیرپورٹ میں داخل ہوتے ہی وہ وٹینگ ایریا میں کانوں میں بلوتھوتھ لگا

خاموش سا ہو کر جا بیٹھتا ہے۔۔

ماما بھوک لگی ہے۔۔" تاشہ آئمہ کو دوسرے بچوں کو کھاتے پیتے دیکھتے ہو

کہتی ہے۔۔

آپ کے بابا آجائیں پھر وہ دلا لائیں گے آپ کو کھانا ہے ابھی تھوڑا سا ان

کرلو۔۔

تاشہ کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہتی ہے۔بدر اور با

دونوں سامان رکھوانے کے لیے گئے ہوئے تھے روحی عالیان کو لیے ائیرپو

گھوم رہا تھی آئمہ سے زیادہ چلا نہیں جارہا تھا اس لیے وہ تاشہ کو اپنے

لیے

بیٹھی ہوئی تھی۔۔

ماما بھوک۔۔۔!!تاشہ ضدی بچوں کی طرح آئمہ کی بازوؤں

کھینچتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنے میں پیچھے سے حور آکر

تاشہ کا ہاتھ اسے آئمہ کو کھینچنے سے روکتی ہے۔۔

بچے ماما کے ساتھ ایسا نہیں کرتے ہیں۔۔حور تاشہ کے دونوں ہاتھ پکڑے

پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔۔

آپ کو بھوک لگ رہی ہے آپ یہ لے لو میں بھی ابھی لے کر آئی ہوں

پر کوئی بات نہیں آپ کھالو۔۔

کھانے کا پیکٹ تاشہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے

دیریک بھی سامان رکھوانے کے لیے حور کو ویٹنگ روم میں اکیلا چھوڑ کر جا

تھا۔۔

نہیں رہنے دیں اس کے بابا آرہے ہیں۔۔"حور کی بات

سنتے ہوئے آئمہ ڈرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔۔

کوئی بات نہیں جب اس کے بابا آئیں گے انہیں کہنا ایسا سیم مجھے وہاں

لے دیں سمپل۔۔۔

ایسے کیسے سمپل لڑکی ہم تمہیں کیا شکل سے حد سے

زیادہ معصوم لگتے ہیں جیسے تم بیواقوف بنا رہی ہو۔۔۔

حور کی بات کا جواب لڑاکا انداز میں اس کے پیچھے کھڑی ہوئی روحی دیتی

روحی کی آواز پر حور فوراً

سے اٹھ کھڑی ہو کر روحی کو دیکھنے لگتی ہے روحی بھی حور کو دیکھ خوش ہو

کے تاثرات چہرے پر سجائے

حور کو دیکھتی ہے۔

تم۔۔۔؟؟؟ روحی حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

آپ۔۔؟؟ حور بھی حیرانگی سے پر مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

کیسی ہیں آپ۔۔؟؟ روحی کی طرف بڑھتے ہوئے اسے گلے

سے لگاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

میں ٹھیک لڑکی تم کیسی ہو اور یہاں کیا پھر کسی مصیبت میں ہو۔۔۔؟؟

حور کی کمر پر ہاتھ رکھے اسے سے گلے ملتے ہوئے پوچھتی ہے۔

نہیں نہیں میں اپنے شوہر کے ساتھ واپس جارہی ہوں ان کے ملک اب

سب ٹھیک ہے۔حور روحی سے دور ہوتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔۔

سچ میں ٹھیک ہے نا۔؟؟ روحی فکر مندی سے پوچھتی ہے۔

جی جی سب ٹھیک ہے اور صرف آپ کی وجہ سے آپ نے میری بہت ہی

کی تھی میری وجہ سے آپ کو چوٹ بھی لگی میں نے دیریک سے کہا تھا۔۔

دیریک۔۔۔؟؟؟؟ حور کی بات کاٹتے ہوئے روحی حیرانگی سے نام دہراتی ہے

جی میرے شوہر دیریک جون عرف محمد ارکان "

حور فخریہ انداز میں دیریک کا نام لیتی ہے۔۔

یہ دیریک وہی تو نہیں ہے جس کا کیس باسیل پینڈل کررہے تھے۔روحی حو

چہرہ دیکھتے ہوئے خود سے

سوال کرتی ہے۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔؟حور فکر مندی سے پوچھتی ہے۔۔

ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں روحی سکندر کو یہ چھوٹے چھوٹے موٹے گنڈے

نہیں کرسکتے ہیں۔

روحی اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے کہتی ہے وہ کہتی ہے اور حور کا قہقہہ بلند

میں لگتا ہے۔

آہ ہ میں ان سے ملواتی ہوں۔۔روحی آئمہ کی طرف متوجہ

ہوتی ہے۔۔

ایہ آئمہ ہے میری بھابھی بھی اور میری دیورانی بھی"

روحی بتاتی ہے اور حور حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔

کزن کی بیوی ہے تو ڈبل رشتے ہیں۔۔حور کی حیرانگی کو دیکھتے ہوئے

ہے۔۔

یہ ہے ہماری شہزادی نتاشہ جیسے ہم سب تاشہ کہتے ہیں آئنہ کی بیٹی ہے

دوسرا بےبی جلدی آنے والا ہے۔۔

اور یہ میرا بھالو۔۔۔روحی کہتے ہوئے پیچھے پلٹتی ہے عالیان کو دیکھتے ہوئے

وہ وہاں نہیں تھا۔۔

ٹیڈی۔۔؟؟؟ روحی پریشانی سے نظریں دوڑاتے ہوئے پکارتی ہے روحی

ساتھ ساتھ عالیان اور آئمہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔۔

عالیان کہاں ہو ۔۔؟؟؟ روحی آگے بڑھے وٹینگ ایریا میں نظریں دوڑا

ہوئے کہتی ہے کہ اس کی نظر وٹینگ ایریا میں لگی شیشے کی دیوار کے آ

شیشے سے چپک کر کھڑے ہوئے جہازوں کو اڑتا دیکھتے ہوئے عالیان پر

ہے اسے دیکھتے ہی روحی کے دل میں سکون کی لہر دوڑتی ہے۔۔

ماں کی طرح پتا نہیں پیروں میں کون سے ٹائیر فکس کیے ہوئے ہیں جو ر

ہی نہیں ہیں کہیں۔۔۔"

روحی خود سے کہتے ہوئے عالیان کی طرف بڑھتی ہے۔

ٹیڈی۔۔۔؟؟؟ روحی بلند آواز میں کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی ہے

روحی کی آواز پر عالیان بھی دوڑتے ہوئے روحی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے

منہ کے بل زمین پر گر

جاتا ہے عالیان کو گرتا دیکھ روحی دوڑنے لگتی ہے وہ پہنچتی اس سے پہلے

کرسی پر اکیلا بلوتھوتھ لگائے ہوئے بیٹھا اراک بچے کو گرا دیکھ اسے اٹھا

کے لیے بڑھتا ہے روحی کے پہنچنے سے پہلے اراک عالیان کو اٹھانے لگا تھا

زمین سے اٹھائے عالیان کا چہرہ دیکھتا ہے تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔

جب دل نے بار بار ملنے کی دیکھنے کی خواہش کی تھی تب قسمت اسے صر

اسے دور رکھنے کا کام کرتی تھی اب جب وہ سامنے نا آنے کا نا دیکھنے کا ادرا

چکا تھا تو قسمت بار بار اس شخص کو سامنے لائے اپنے وعدے فیصلے پر

سوال اٹھانے لگتا ہے پر اراک اپنے وعدے پر اٹل ہو چکا تھا وہ نا توڑنے

ارادہ بنا چکا تھا۔۔"

عالیان ٹھیک ہو میری جان۔۔۔؟؟؟ روحی جلدی سے زمین پر

بیٹھتے ہوئے اراک کے ہاتھوں سے عالیان کو لیتے ہوئے روحی اسے چ
کرواتے ہوئے اپنے گلے سے لگائے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے بنا اراک
طرف دیکھے روحی سر جھکا کر شکریہ ادا کرتے ہوئے روحی آگے کی طر
بڑھنے لگتی ہے

روحی کو جاتا دیکھ اراک روحی سے نظر ہٹا کر حور کی جانب دیکھتا ہے اسے
ہی رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں بدر باسیل اور دیریک تینوں ایک ساتھ ہی ر
آئمہ اور حور کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔۔

باسیل عالیان کو روتا دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آتا ہے اور روحی
عالیان کو لیے چپ کروانے لگتا ہے۔۔

اراک ان سب کو دیکھ ہی رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں ان کے پاس احمر
مہرین اور شیزا بھی آخری بار ان سے ملنے کے لیے آجاتے ہیں وہ آتے ہی
روحی والوں کی فلائیٹ کی اناؤسمنٹ ہوتی ہے۔۔

ایک دوسرے سے سب مل رہے ہوتے ہیں کہ اتنے میں ائیرپورٹ پر ہر
ای ڈی کی ہر اسکرین پر اراک کے مرنے کی خبر چل پڑتی ہے اور ساتھ س
ہی ساتھ منہاج صاحب کے خود کو سیریںڈر کرنے کی خبریں بھی جیسے
ہوئے حور کے پیروں تلے زمین نکل جاتی ہے حور کے ذہین میں سب
پہلے اپنی ماں کا خیال آتا یے وہ کال کرنے کے لیے فون دیریک سے لیتی
کہ پہلے ہی صدف بیگم کا میسج

فون کی اسکرین پر ہوتا ہے۔۔

جہاں مختصر سی بات نا لوٹنے کی لکھی ہوئی تھی جو حکم تھا حور کے لیے

پڑھتے ہی حور فون واپس دیریک کو بنا کچھ بولے دے دیتی ہے وہ بھی ک

سوال نہیں کرتا ہے اتنے میں پھر سے فلائیٹ کی اناؤسمنٹ ہوتی ہے روحی

مسلسل نظریں اراک کے مرنے کی خبر پر تھی وہ جانتی تھی یہ جھوٹ ہے

وہ پھر بھی بس خاموشی سے اس خبر کو دیکھ رہی ہوتی ہے اور دور کھڑا ارا

روحی کو اپنی خبر دیکھتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے پر اس سے نظر پٹتے ہی خود

شیزا پر جاتی ہے جو بھی اپنی کیفیت کو سمجھتے ہوئے اپنے غصے اور درد

برداشت کرتے ہوئے اراک کی نیوز دیکھ رہی ہوتی ہے اراک جیسے شیز

دیکھتا ہے وہ اپنا سر جھکا لیتا ہے وہ ایک شخص کی نظروں میں خود کو گنہگار

خود کو نہیں دیکھ پارہا تھا وہ ہزاروں کی تعداد میں برباد کی ہوئی لوگوں

زندگیوں کا ازالہ کیسے پورا کرتا اپنے فیصلے کو صحیح سمجھتے ہوئے اراک گہ

سانس لیتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔۔

اور روحی باسیل بدر آئمہ جانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں اور سب کو ایک

دیکھتے ہوئے روحی حور سے دوبارہ گلے ملتے ہوئے اپنے ملک واپسی کی منزل

چل پڑتی ہے۔۔

ان سب کو جاتا دیکھ اراک گہری سانس لیتے ہوئے وہی

کچھ پل وہی بیٹھا رہتا ہے روحی باسیل کے جانے کے بعد احمر مہرین اور

بھی واپس چلے جاتے ہیں ان کے جاتے ہی کچھ ہی دیر میں دیریک اور حور

جانے کا وقت ہو جاتا ہے وہ بھی اپنی فلائیٹ میں سوار اپنی واپسی کی منزل

سفر طے کرتے ہیں۔۔

ان سب کے جاتے ہی اراک بھی اکیلا تنہا اپنی بے نام منزل

کو طے کرتا ہے وہ بس سفر کرتا ہے اس کا سفر کہاں ختم ہو گا اس بات سے

بھی انجان سب کسی انجان راستے پر چل پڑتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

year's Later"

روحی باسیل لندن سے لوٹنے کے بعد دونوں عالیان کی تیسری سالگرہ اس

آباد میں سب گھر والوں کے ساتھ منا کر دونوں 7 مہینے وہی گزارتے ہیں ر

اپنی انٹرن شپ کمپلیٹ کرتی ہے اور اپنا ڈاکٹر کا لائسنس حاصل کرتی ہے

وہ بھی اپنی پریگننسی میں باسیل اپنے پینڈگ پر پڑے اور کیسس کو ختم

ہے اور ساتھ ساتھ ہی روحی کی پریگننسی میں اس کا خیال بلکل بچے کی ط

رکھتا ہے

عالیان کی باری میں وہ اس کے ساتھ نہیں تھا لیکن اس بار تھا تو وہ ہر لحاظ

اس کا خیال رکھتا تھا۔

اسلام آباد میں اپنے سارے کام مکمل کیے روحی باسیل واپس اپنے گاؤں

چکے تھے جب واپس لوٹتے ہیں تب تک گاؤں میں حمدان صاحب کے نا

ایک ہسپتال باسیل

اور فیروز صاحب مل کر بنوا چکے تھے روحی کے گاؤں لوٹتے ہی روحی پر یگنیں

کے آخری مہینوں میں ہسپتال کو شروع کرتی ہے اور باسیل لوٹنے کے بعد ا

گاؤں کے ساتھ ساتھ وہ باقی کے گاؤں کو بھی سنبھال لیتا ہے۔۔

وہ گاؤں کی سرداری سنبھالتا ہے اور فیروز صاحب اور بدر چاروں گاؤں

پولیس بن کر وہاں کے گاؤں کے جرم کو

سنبھالتے ہیں۔۔

بدر کا پولیس والا بننا کا سپنہ فیروز صاحب جیسا بننے کا سپنہ ب اس کا سپنہ

رہا تھا اس کا بڑا بھائی اس سے ساری زمہ داریاں لے کر اس کے کندھوں

زمہ داریاں لے کر

اسے اس کی ایک پرسکون زندگی دے چکا تھا۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

بدر کو پولیس والا بنا چکا تھا۔۔۔"

آدھا دن گزر چکا تھا ایک بار پھر سے افراتفری کا ماحول پوری حویلی میں ج

ہوا تھا سب کی ہر براہٹ سے جلد بازی سے کام کرنے پر کسی کی نظر ٹیکی ہ

تھی اور وہ بھی کسی ایک کی نہیں دو دو لوگوں کی

یہ کہہ سکتے ہیں دو شیطانوں کی

بچوں مائیں کہاں ہیں تمہاری دونوں کی۔۔۔؟؟؟ سیڑھیوں سے اترتے ہو

پولیس کی وردی میں ملبوس سر پر کیپ پہنتے ہوئے اپنے پینٹ میں گن اس

کوٹ میں صیحح سے لگاتے ہوئے اترتے ہوئے بدر اپنے بالکل سامنے حال

صوفے بیٹھے ہوئے عالیان جس نے سفید رنگ کا کرتا پہنا ہوتا تھا 2 فٹ کا

کافی بڑا اور بے حد پر کشش ہوچکا تھا اور قد میں بھی وہ کافی بڑا ہوچکا تھا۔

صوفے پر صوفے سے پشت ٹیکائے ہوئے سامنے ٹیبل پر چپس رکھے ہوئے

ہاتھوں میں کولڈ ڈرنک کے گلاس پکڑے ہوئے

اپنے سامنے گھر میں ہوتی ہوئی افراتفری کو خاموشی سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

بابا ماما شہر گئی ہیں۔"عالیان کے ساتھ صوفے کے دوسرے کے کونے پر

پرپل کلر کی لائٹ سوفٹ سے کپڑے کا

کرتا شلوار پہننے وہ بھی بوتل پیتے ہوئے سب پر عالیان کے ساتھ ساتھ

رکھ رہی تھی نظر رکھنی بھی بنتی تھی

آخر کار آج پوری حویلی میں سب کی جان کی بچے سے لے کر بڑے سب

دل ٹکڑے کی سالگرہ کا اِہتمام جو کیا جارہا تھا۔۔

ایک ننھی سی شہزادی کی شہزادی کا باسیل کی شہزادی صرف باسیل کی ہی ن

عالیان کی بھی ننھی شہزادی

اور روحی کی ایک سال کی دشمن جس نے آتے ہی اس سے

اس کا آنکل اور بیٹا چھیننے کی بھر پور کوشش کی ہوئی ہے۔۔'روح گل "

سالگرہ جو ہوتی ہے۔۔" باسیل ہی اپنی بیٹی کا نام خود رکھتا ہے کیونکہ اسے

بالکل اس کی ماں جیسی چاہیے تھی روحی کی پرچھائی کو اس کی بیٹی کو وہ نام

اسی کا ہی دیتا ہے۔۔

حال میں صوفے پر عالیان اور تاشہ گھر ہو پھولوں سے لائٹوں سے سجتے رہے تھے ان پر نظر رکھنے کا باسیل نے جو کہا تھا۔

باسیل کی شہزادی کی پہلی سالگرہ جو تھی اسے ہر چیز پرفیکٹ چاہیے کسی بھی چیز میں کمی وہ اپنی بیٹی کو لے کر افورڈ نہیں کرسکتا تھا۔۔

باسیل کی شہزادی اور بدر کا دوسرا بیٹا جو 1 سال 7 مہینے کا ہو چکا تھا جس آئمہ کی جان بستی ہے وہ پل کے لیے بھی آہل کو خود سے دور نہیں رکھتی کیونکہ وہ اس کے بغیر رہتا ہی نہیں تھا۔

" اہل سکندر " بدر کی دوسری اولاد جس کو سب عالیان کی کاپی کہتے ہیں۔ ک

کو بھی آپ کی ماما ساتھ لے کر گئیں ہیں۔۔؟؟

بدر صوفے پر بچوں کو دیکھتے ہوئے بدر پوچھتا ہے اور

ٹیبل پر پڑی نمکو کی پلیٹ سے کچھ نمکو اٹھائے وہ کھانے

لگتا ہے۔

یہ تاشہ کی ہے میں نے بھی اس میں سے ایک نہیں کھایا

بدر کو نمکو کھاتا دیکھ عالیان فوراً بول پڑتا ہے۔

اور تاشہ میری اولاد ہے میں کھا سکتا ہوں۔۔۔!!بدر منہ چڑھاتے ہوئے

ہے۔

بابا عالیان کو ایسے مت دیکھیں۔۔۔اب کی بار تاشہ بولتی ہے۔

تم نے پھر پارٹی بدل لی اس چڑیل کے بیٹے کو دیکھ

کر تم بار بار مجھ سے لڑتی کیوں ہو۔۔۔؟

بدر غصیلی نظروں سے عالیان کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کیونکہ یہ میرا دوست ہے " تاشہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اور میں تمہارا باپ ہوں بیٹے نے آکر بیوی چھین لی اور اب بیٹی بھی میری

رہی کیا کروں میں میں مر جاؤں۔۔۔۔!!

میری کوئی فیلنگز نہیں ہیں۔"

بدر عالیان تاشہ کو دیکھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے کہتا ہے اور کہتے ہی وہ اک

پوری نظر پوری حویلی پر ڈالتا ہے۔

ماشاءاللہ بھائی نے تو اسے شادی جیسا سجوایا ہے۔

بدر حویلی کی سجاوٹ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔

بچوں میں جارہا ہوں کچھ چاہیے آپ لوگوں کو باہر سے۔؟

تمہارے لیے کچھ نہیں لاؤں گا میں ۔۔!! بدر حویلی کے دروازے کی طر

بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے اور

جاتے جاتے رک کر عالیان کی طرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہو

کہتا ہے۔۔

ہمم آئس کریم آہ بھی منٹ والی " عالیان فوراً سے مسکراتے

ہوئے بول پڑتے ہیں۔

اس وقت ہوبہو اپنی ماں کی کاپی لگ رہے ہو جب اسے بھی

کچھ چاہیے ہوتا ہے وہ ایسے ہی معصوم بن جاتی تھی چڑیل کہیں کی۔۔!!!

بدر عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے گندا سا منہ بنائے گہری سانس لیتے ہو

کہتا ہے۔۔

انکل میری ماما کو کچھ مت بولیں اب میں ویسے بھی بڑا ہوگیا ہوں اب م

بولیں آپ میری ماما کو کچھ بھی "

عالیان صوفے سے اتر کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

عالیان کو غصے میں دیکھتے ہوئے بدر اس کی طرف آتا ہے اور اس کے سا

کھڑا ہوجاتا ہے۔۔۔

کتنے بڑے ہوگئے ہو تم۔۔؟؟؟ بدر عالیان کو اپنی ٹانگوں سے

اس کی ہائیٹ کو میچ کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ابھی تم میرے آدھے قد کے برابر آئے ہو ابھی آدھا اور بڑا

ہونا باقی ہے تمہارا عالیان سکندر اور تم میری بیٹی سے دور رہو۔۔۔!!!

بدر جھک کر اپنے گڈھنوں پر ہاتھ رکھ کر عالیان کی آنکھوں میں آنکھ

ڈالے اسے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تاشہ میری ہے۔۔!!عالیان بھی اٹل لہجے میں کہتے ہوئے اسی پل بدر کو کر

کرتے ہوئے دروازے کی طرف دوڑتا ہوا جاتا ہے وہ باہر جانے کے

بھاگتا ہے پر حویلی میں اندر داخل ہوتی ہوئی ہیرا بیگم سے ٹکڑا کر وہ وہی ر

جاتا ہے۔

واہ۔۔۔۔بدر کھلے منہ کے ساتھ کہتا ہے۔

کیا ہو گیا سکندر کیوں دوڑ رہے ہو۔؟؟ ہیرا بیگم عالیان کو سکندر کو ہی

پکارتی تھیں انہیں اچھا لگتا تھا عالیان کو دیکھ کر یہ نام اس پر۔۔۔

دادو چاچو مار رہے ہیں۔۔۔!!!عالیان بدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا

جو منہ کھولے اسی کو دیکھے جارہا تھا۔۔

جھوٹا کہیں کا۔۔۔!!بدر گہری سانس بھرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

بدر کیوں میرے سکندر کو تنگ کرتے رہتے ہو تم شرم کرو

دو بچوں کے باپ ہو تم۔۔۔!!!

عالیان کا ہاتھ پکڑے اسے حال میں لے جاتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی اسے نہیں کہتی ہیں جو میرے سامنے کتنی ڈھٹائی سے میری بیٹی کو اپنا

لیے۔۔

بے شرم سکندر کہیں کا۔۔"بدر عالیان کو ہیرا بیگم کے پیچھے چھپتے دیکھتے ہو

کہتا ہے۔۔

صحیح تو کہہ رہا ہے وہ جو اسی کا ہے اس پر ہی تو حق جتا رہا ہے غلط کیا ہے

میں۔؟؟

ہیرا بیگم عالیان کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ صوفے کی طرف لیے بڑ

ہیں۔

دنیا میں یہ آخری چلغوزہ بھی ہو گا تو بھی میں اس کو اپنی لڑکی نہیں دول

بھلے یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے پر پھر بھی نہیں اس کی ماں نے مجھے بہت

اس سے میں نے سارے بدلے ہیں اپنے

بدر اپنے سر پر پولیس کیپ کو ٹھیک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

جیسے کہ تم کرلوں روحی کا کچھ بھولو مت بندر روحی کے آگے اس کا سکندر

پیچھے اس کا آنکل کھڑا ہے جو اس پر خراش تو دور کسی کی نظر برداشت نہ

کرتے ہیں اور سب سے بڑی بات وہ خود یہ سب خود پر برادشت نہیں

کرتی ہے تو اس لیے میری گڑیا کے بارے میں کچھ مت بولو

اور میرے سکندر کو بھی "

ہیرا بیگم عالیان کو اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھاتے ہوئے اسے

پیار کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی مجھے کیا کچرے سے اٹھا کر لائی تھیں آپ۔۔؟؟

میں بھی پا ہی کی اولاد ہوں لیکن آپ مجھ سے بلکل پیار نہیں کرتی ہیں

ہوں میں یہاں سے باہر کے دشمنوں

سے بندہ کیا نپٹے اپنے خود کے گھر میں ہی دشمن

بھرے پڑے ہیں میرے تو۔۔۔!!

بدر منہ پھلائے پیر زمین پر پٹختے ہوئے حویلی سے باہر جاتے ہوئے کہتا ہے

یہ تو بتاؤ باسیل ہے کہاں صبح سے نہیں دیکھا آج اسے

ہم نے۔۔؟؟ بدر کو جاتا دیکھ ہیرا بیگم پوچھتی ہیں۔

وہ پنچائیت میں ہی ہیں اپنی بیوی کا کیس لڑ رہے ہیں۔

بدر حویلی سے باہر نکل کر بلند آواز میں کہتا ہے۔

پھر کسی کو پیٹ دیا کیا اس نے۔۔؟؟ ہیرا بیگم پھر بلند آواز میں پوچھتی ہیں۔

ہیرا بیگم پوچھتی بدر سے ہے پر وہ حویلی کے دوسری طرف جا چکا تھا۔۔۔

اب پوچھ رہی ہیں یہ ابھی ابھی دادو ماما مار کر ہی تو لوگوں کا علاج کرتی ہیں۔

عالیان ہیرا بیگم کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تمہاری ماں افلاطون ہے کوئی دن نہیں گزرتا جا دن وہ کچھ نا کرے ہست

لوگوں کا علاج کروانے کے لئے کھلوایا ہے اس

کا پر مجال ہے انسان بن کر کسی کو علاج کیا ہو اس نے

آج تک وہاں پہلے ہڈیاں توڑتی ہے پھر خود ہی مفت میں جوڑتی ہے آفرین

تمہاری ماں پر۔۔۔

گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہیں اور کہتے ہی کیچن میں رات کی سالگرہ

تقریب کا کھانا بنانے کی تیاری شروع

کرتی ہیں ہیرا بیگن اور سلطانہ بیگم دونوں سب کچھ خود ہی کرنا چاہتی تھی۔۔

اسلام و علیکم چاچی۔۔!!بدر سلام کرتے ہوئے حویلی میں داخل ہوتا ہے۔

وعلیکم السلام۔۔حال میں صوفے پر ننھی شہزادی کو لیے بیٹھے ہوئے اسے

کھلاتے ہوئے سلطانہ بیگم سلام کا جواب دیتی ہے۔

آئی میری معصوم سی گڑیا۔۔۔بدر کہتے ہی روح گل جس کو گل کہتے ہیں س

کیونکہ وہ ہے ہی پھولوں جیسی معصومیت سے بھری نازک سی لال کشمیری گ

جیسی

آج میری گل پورے ایک سال کی ہوگئی ہے مبارک ہو میری جان آپ

آپ کی پہلی سالگرہ "

بدر پیار سے گل کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے اس کے ما

پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے بدر کو بچوں میں لڑکیاں بہت پسند تھیں پہلے

کو وہ بچپن میں خود سنبھالتا تھا زیادہ تر اور اب گل کو بھی اس کی ضرورت

ہر چیز باسیل سے پہلے

لا دیتا تھا کرتا بھی کیوں نا اس کی بہن کی بیٹی ہے بظاہر وہ جتنا لڑ لے ہر

اپنے چاروں بچوں سے ہر حد سے زیادہ محبت کرتا تھا۔۔

عالیان کے ساتھ لڑ کر اسے مزہ آتا تھا بس اسی لیے وہ ہمیشہ اس سے نو

جھوک کرتا رہتا تھا۔۔

چاچی کے لیں اسے مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہے ضروری کام ہے ورنہ آج

نے سارا د اپنی گل کے ساتھ رہنا تھا "

سلطانہ بیگم کی گود میں گل کو بیٹھاتے ہوئے خود گڈھنوں کے بل زمین پر

کر اس کے ننھے ننھے پیروں کو چومتے ہوئے کہتا ہے۔

چاچی کچھ چاہیے اس کے لیے۔۔؟؟ بدر سر اٹھا کر پوچھتا ہے کہ سلطانہ بیگم

آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی ہے

اور دیکھتے دیکھتے وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دے دیتی ہیں۔

تم نے ہر چیز پہلے ہی لا کر دی ہوئی ہے بدر کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے

۔۔!!بدر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔

گل میرے بھائی بہن کی بیٹی ہے تو میری بھی بیٹی ہے اس کی ہر چیز کا خ

رکھنا فرض ہے ہمارا اور ویسے بھی چاچی بابا نے سیکھایا ہے بیٹیوں کی پرو

اس کی حفاظت اس کی ضرورت کا خیال ہر چیز سے پہلے رکھنا چاہیے میں

اپنے بابا کی بات پر عمل کرکے ان کی طرح ایک اچھا باپ بننے کی کوش

کررہا ہوں۔۔

بدر گل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

تم ایک بہترین باپ بن چکے ہو ایک بہترین شخص بن چکے ہو چار چار گاؤں

حفاظت کرنے والے ایک بہترین محافظ بن چکے ہو تم تمہیں کوشش کرنے

کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سلطانہ بیگم فخریہ انداز میں کہتی ہیں۔۔

چاچی میری اتنی تعریف مت کیا کریں پھر میں شرما بھی جاتا ہوں۔۔!!بدر

ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ہنستے ہوئے کہتے ہوئے دوبارہ گل کے ماتھے

بوسہ دیتا ہے اور باہر

جانے کے لیے نکل پڑتا ہے۔۔

بدر کو نظروں سے اوجھل ہونے تک دیکھتے ہوئے سلطانہ بیگم ہنس رہی ہ

ہیں بدر حویلی سے نکل کر سیدھا گاڑی میں سوار ہو کر پولیس اسٹیشن کے

حویلی سے نکل پڑتا ہے۔۔

اب کیا کیا ہے تم نے روحی بی بی گاؤں کی گنڈی بنا چھوڑو گی نہیں تم۔۔!!"

بدر روحی کو فون ملاتے ہوئے کہتا ہے پر روحی فون نہیں اٹھاتی ہے اس

فون نا اٹھانے پر بدر پولیس اسٹیشن

جانے کے بجائے پنچائیت کا رخ کرتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

تم چپ کرو گندے پانی کے کیڑے۔۔۔ آواز اتنی بلند تھی کہ پوری پنچائ

روحی کی آواز پر ایک دم خاموش ہو چکی تھی سب بت بنے ہوئے روحی

سامنے خاموشی سے سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے سوائے ان سب لوگوں

سامنے کرسی پر سفید رنگ کے کارٹن کے سوٹ میں ملبوس ڈارک چاکلیٹ

براؤن کلر کا کوٹ سفید قمیض شلوار پر پہنے ہوئے

ٹانگ پر ٹانگ رکھے ہوئے باسیل ٹیڑھا ہو کر بیٹھا ہوا خود بھی خاموشی

روحی کو اپنی بات رکھنے کا موقع دے رہا تھا۔۔

بی بی جی آپ نے میرے بیٹے کو مارا ہے اس کی بازوؤں توڑی ہے اور غصہ

آپ اسی پر کررہی ہیں۔

باسیل کی موجودگی میں کوئی اس سے بدتمیزی کرنے کا تصور بھی نہیں کر

تھا۔

بی بی جی آپ میری بات سنیں آپ کی اس گندی اولاد نے میرے ہسپتال

ٹرینی کو چھیڑا تھا بازوؤں ٹوٹی ہوئی نا ہونے کے بجائے اس نے جھوٹ بول

اس سے علاج کروانے کی کوشش کی تھی اور علاج کروایا بھی نہیں اس

ساتھ بدتمیزی کررہا تھا آپ کو کیا لگتا ہے میں اپنے ہسپتال میں یہ سب ہو

دے سکتی ہوں۔۔؟؟

روحی اپنے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے اپنے سامنے کھڑی لڑکے کی ماں

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ شکر منائیں میں نے صرف اس کی بازوؤں توڑی ہے ورنہ جسم کا ہر اع

نکالنا آتا ہے مجھے۔

ورنہ ایک ائیبرو اٹھاتے ہوئے اٹل لہجے میں کہتی ہے تو اسے دیکھتے ہوئے با

کے چہرے پر مسکراہٹ سجتی ہے۔۔

اماں یہ جھوٹ بول رہی ہیں میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔

لڑکا روحی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسے دیکھتے ہوئے با

کولڈ فیس میں اسے دیکھتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

اس کے اٹھتے ہی زمین پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی اسی پل کھڑے ہوجا

ہیں۔۔۔

میری بیوی کی طرف نظر اٹھانے کی دوبارہ غلطی مت کرنا وہ صرف ہڈ

توڑتی ہے میں ایسی حرکتوں پر جان لینے سے گریز نہیں کرتا ہوں۔۔"

باسیل بھی کمر پر ہاتھ رکھے روحی کی طرف دو قدم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے با

کی بات پر روحی مسکرا اٹھتی ہے پر جلد ہی اپنی ہنسی ضبط کرلیتی ہے اور با

کی طرف بڑھنے لگتی ہے

وہ آگے بڑھتی ہے کہ اس کی پوری کمر پر لمبے لمبے بال اس کے سارے

سے اڑنے لگتے ہیں جنہیں دیکھتے ہوئے باسیل کا دل خوشی سے جھوم

ہے۔۔

فالسہ کلر کی لونگ گھیر والی ریشمی کپڑے والی فراک پہنے ہوئے دونوں کند

پر دوپٹہ ڈالے ہوئے ریشمی دوپٹہ ڈالے ہوئے بالوں کو کھلا چھوڑے جو قد

ہی سیدھے ہوتے ہیں چہرے پر ہلکا پھلکا سا میک کیے گرین آنکھوں میں بس

کاجل لگ جائے وہ قیامت خیز بن جاتی ہیں میک آپ کی ضرورت کی ہوتی

روحی کو اپنے آپ کو سجانے کے لئے

روحی کے آس پاس موجود لوگوں کو دیکھ کر غصہ اور روحی کو دیکھ کر اس

بنا بات کے مسکرانا پرمینینٹ تھا۔

ایسے مت ہنسیں نظر لگ جائے گی اور آپ کو نظر لگنا میں افورڈ نہیں کر

ہوں۔۔"

روحی باسیل ہے سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے

میں کہتی تھی۔

تم بھری محفل میں مجھ پر لائن مت مارو گاؤں کا سردار ہوں میں بلش کرتا

اچھا لگوں گا کوئی میں۔"

چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے روحی کو دیکھتے ہوئے باسیل بھی دھیمے لہجے میں

ہے۔

ہائے میں قربان آپ پر اس پنچائیت کو ختم کردیں جلدی سے ورنہ اس لڑ

کا اب بازوؤں نہیں میں سر پھاڑوں گی

کتا بھری محفل میں جھوٹ بول رہا ہے۔۔

ششش۔۔گالی نہیں دیتے ہیں ۔۔روحی کی بات مکمل ہوتے ہی باسیل دا

بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں اس کو دوں گی جتنی جلدی مجھے آج کام ختم کرکے گھر جانے کی تھی

ہی مجھے دیر ہو رہی ہے۔

روحی اس لڑکے کو گھورتے ہوئے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے۔

پنچائیت کا فیصلہ لڑکی کے بیان پر ختم ہو گا لڑکی کو بلاؤ

باسیل روحی سے نظریں ہٹا کر بلند آواز میں کہتا ہے کہ اسی وقت دو عور

جاتی ہیں اور لڑکی کو پنچائیت کے پیچھے بنے بڑے بڑے کمروں میں سے ا

کمرے میں سے لے

کر آتی ہیں۔۔

روحی بھی اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے پرسکون سی ہو کر مڑ کر اس لڑکے کو د

لگتی ہے جس کے چہرے کے سارے تاثرات بدل چکے تھے لڑکی کو د

ہوئے

اپنی بات رکھیں تاکہ آگے کا فیصلہ کرسکیں ہم۔۔۔"باسیل

لڑکی کو دیکھتے ہوئے سیریس فیس میں کہتا ہے باسیل کہتا ہے اور اتنے میں

اپنی پولیس گاڑی میں پولیس کی وردی میں پنچائیت میں داخل ہوتا ہے بدر

پولیس کی وردی میں دیکھتے ہوئے روحی باسیل دونوں فخریہ انداز میں اس

دیکھ کر دونوں میاں بیوی ایک ساتھ اپنی بائیں آئیبرو اٹھا کر اس کی جا

دیکھتے ہیں جو آنکھ ونک کرتے ہوئے انہی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پر س

کھڑا نہیں ہوتا ہے جارک باسیل کی کرسی پر پرسکون سا بیٹھ جاتا ہے۔

سب حیران کن نظروں سے بدر کی یہ حرکت دیکھ رہے ہوتے ہیں ہر بدر

اس حرکت پر باسیل مسکرارہا ہوتا ہے

جیسے اسے اپنی جگہ پر دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔۔"

لڑکی بولو سچ کیا ہے مجھے گھر جانا ہے میرے بچے انتظار کررہے ہیں میرا۔۔۔

روحی تھوڑا زور سے بولتی ہے کہ سب کی نظروں کا مرکز وہ بنتی ہے۔

روحی کی نظریں اس لڑکی پر تھی جو سر جھکائے ہوئے کھڑی ہوئی تھی اور

روئے جا رہی تھی۔

آہ ہ۔۔۔انکل میں ایک تھپڑ ماروں اس لڑکی کو دماغ خراب کر رہی ہے

میرا۔۔۔!!

روحی باسیل کو کہتے ہوئے مارنے کے لئے اس لڑکی کی طرف بڑھتی ہے

باسیل پہلے ہی اسے بازوؤں پکڑ کر روک چکا تھا۔

نہیں کرو لڑکی ہر کسی پر ہاتھ صاف کرنا اچھا نہیں ہوتا ہے۔باسیل دھیر

سے کہتا ہے۔

اچھا نہیں کرتی ہوں میں ۔۔۔روحی کہتی اور گہری سانس لیتی باسیل اس

پرسکون دیکھتے ہوئے اس کی بازوؤں چھوڑ دیتا ہے۔۔

سنو شیفا میری بات جو بات ہے بتا دو یہ گاؤں ان مردوں کا نہیں میرے

کا جہاں لڑکیوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں ہے جو سچ

وہ بولو۔۔"

روحی اپنے آپ کو پرسکون کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔

اس نے مجھے غلط ٹچ کیا تھا۔۔!!لڑکی اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے روتے ہو

کہتی ہے وہ کہتی ہے اور روحی کے ساتھ ساتھ پورا گاؤں سنتا ہے روحی

لڑکے کو گھورتے ہوئے مارے کے لیے اس کی طرف بڑھتی ہے پر بدر اب

کی روحی کے سامنے آکھڑا ہو کر اس لڑکی کو پیچھے گردن سے پکڑ چکا تھا۔۔

آوارہ بننے کی بہت آگ لگی ہوئی تمہیں تو۔۔!! بدر اس کی گردن پر گر

مضبوط کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

س۔۔سوری۔۔۔سر۔۔۔۔لڑکا درد میں کراہتے ہوئے کہتا ہے۔

سوری کی کیا ضرورت ہے جوانی ہے تمہاری آگ تو بھڑکے گی تمہارے اندر

پر اس آگ کو ٹھنڈا کرنے مجھے اچھا سے آتا ہے ڈونٹ وری " بدر کہتا ہے

اس کی گردن کو چھوڑتے ہوئے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے اپنے لے جانے

لیے مڑتا ہے۔

آگے کی کاروائی میں کرلوں گا بھائی آپ اپنی بیٹی کی

پہلی سالگرہ کو یادگار بنائے اس کا یہ دن میں یادگار بناؤں گا تھرڈ ڈگری د

کر۔۔!!!

بدر باسیل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اپنی آنکھوں سے اسے

میں اشارہ کرتا ہے۔۔

آپ سب بھی چلیں فیصلہ ہوگیا ہے اس لڑکے کلنگ غلط کیا ہے جس کی

پولس دے گی اسے تاکہ اس گاؤں میں دوبارہ کوئی لڑکا یا بڈھا ایسی و

حرکت کرنے کے بارےمیں سوچ بھی نا۔۔

بدر سب گاؤں کے لوگوں کو وہاں سے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہتا

اس کے اشارہ پر سب آدمی اور عورتیں وہاں سے جانے لگتی ہیں سوائے

لڑکے کی ماں کی

بدر سب کے ساتھ اس لڑکے کو کیے پولیس اسٹیشن کے لیے نکل پڑتا ہے۔

نہیں۔۔نہیں صاحب میرے بچے کو چھوڑ دیں۔۔۔

عورت کہتے ہوئے باسیل کی طرف ہاتھ جوڑتے ہوئے بڑھ رہی ہوتی ہے کہ
پہنچتی اس سے پہلے ہی روحی ہی باسیل
کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔۔

آنٹی جی میرے شوہر سے دور رہ کر بات کریں البتہ تو جو بات کرنے
جارہی ہیں وہ کرنے کی ہے نہیں
اس لیے بہت ہی احترام سے کہہ رہی ہوں اپنے قدموں کو واپس لے
کیونکہ عمر کا لحاظ مجھے کرنا نہیں آتا ہے۔۔

روحی اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہتی ہے پر سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے ر
کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عورت اسی پل وہاں سے روتے ہوئے چلی

ہے جب تک وہ مکمل وہاں سے نہیں چلی جاتی ہے روحی اسے ہی دیکھتی ر

ہے۔

اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا ہے گڑیا۔۔!! پنچائیت میں موجود ہر فرد کا چکا تھا

کے جاتے ہی باسیل ہے آدمی پہنچائیت کا دروازہ بند کیے وہاں اٹل ہو

کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔

مجھے پتا ہے مسٹر باسیل پر آپ کی طرف مجھے کسی کی نظر گوارہ نہیں میں

کروں کون بولتا ہے اتنا ہینڈسم لگنے کو بڈھے ہونے کی عمر میں پھر سے جو

ہوتے جارہے ہیں

نہیں کریں بات مجھ سے

روحی غصے میں کہتی ہے اور کہتے ہی اسی پل پنچائیت سے نکل کر پیدل کچی

سڑکوں پر چلنے لگتی ہے وہ چل رہی تھی اور گاؤں میں مٹی والی ہوا اس

کپڑوں کو بالوں کو اڑانے کے چکروں میں ہوتی ہے۔۔

گڑیا۔۔؟؟؟ پنچائیت سے باہر نکلتے ہوئے اپنا کوٹ اتار کر گاڑی میں ر

دھیرے دھیرے سڑک پڑ روحی ج پیچھے پیچھے گاڑی چلاتے ہوئے باسیل

آواز میں اسے پکارتا ہے مجھ سے بات مت کریں بڈھے ہو کر آئیں پہلے "

روحی بنا مڑے کہتے ہوئے چلتی جارہی تھی کہ روحی کی بات پر باسیل کا ق

بلند آواز میں لگتا ہے گاڑی روکے باسیل اپنی قمیض کی بازوؤں کہنیوں تک

کرتے ہوئے

روحی کی طرف بڑھتا ہے روحی جو ہوًا سے خود کو اڑنے سے سنبھال رہی ہ

ہے کہ اتنے میں باسیل اس کے پاس آکر روحی کو پیچھے سے اپنی باہوں

اٹھا کر سے اپنی

گاڑی کی طرف لیے بڑھتا ہے۔۔

ڈھلتی شام تیز ہوا مٹی کی خوشبو ہوا سے زمین میں لگی ہوئی فصل تیز ہوا

درختوں سے گرتے پتے روحی باسیل

کے دل میں ایک الگ سی خوشی کی لہر پیدا کر رہے تھے۔

انکل سکون نہیں آپ کو کوئی دیکھ لے گا اتاریں نیچے

روحی اپنے اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

کسی کی ہمت نہیں ہے میری جان ہمیں ٹھر کر دیکھنے کی

روحی کو گاڑی کے بونٹ پر بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ بول رہے ہیں ہم پاکستان میں ہیں یہاں نا دیکھنے والی چیز پر بھی لوگوں

ہجوم جمع ہو جاتا ہے

اور آپ مجھے اپنی باہوں میں اٹھائے کہہ رہے ہیں کہ کوئی ہمیں نہیں د

گا۔۔۔!!!"

روحی باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے بالوں کو اپنے چہرے سے ہٹا

ہوئے کہتی ہے۔۔

ove you!!!....

باسیل روحی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے پیار سے چور

میں کہتا ہے۔

ہیں۔۔؟؟؟باسیل کے اچانک بولنے پر حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

ہمم۔۔ائی لوو یو۔۔۔۔!!!باسیل روحی کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے

ہے۔۔

آنکل کیا ہوگیا ہے آپ کو۔۔؟؟ روحی ہنستے ہوئے پوچھتی ہے۔تم سے پیار ہ

ہے اور بے پناہ ہوگیا ہے۔۔!!"

کہتے ہی روحی کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔۔

باسیل رک جائیں کوئی آجائے گا۔سینے پر ہاتھ رکھے روکتے ہوئے کہتی ہے۔

ٹھیک ہے گھر جا کر کرلیتے ہیں وہاں تو کوئی نہیں دیکھے گا۔باسیل مسکرا

ہوئے کہتا ہے اور روحی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے اپنے چہرے

قریب کرتی ہے۔

وہاں آپ کی دو اولادیں ہیں آپ بھول گئے وہ گاؤں کے لوگوں سے بری

۔۔روحی ہنستے ہوئے کہتے ہوئے باسیل ہے گال پر کس کر دیتی ہے۔۔

ہاں یاد ہے مجھے خاص طور پر وہ فٹ کا پودا دشمن ہے میرے رومینس کا۔۔

باسیل اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

انکل میرے بیٹے کو کچھ مت بولیں ۔۔!!! روحی گھوریا کرواتے ہوئے

ہے۔۔

تم بھی دشمن ہی ہو میرے رومینس کی ظالم عورت " باسیل روحی سے

ہوتے ہوئے کہتا ہے اور گاڑی کے دروازے کی طرف بڑھتا ہے۔۔

بلکل بلکل میں ہی تو ہوں ظالم

"اے اقبال دیکھ اپنے شاہینوں کو کیسے کیسے الزام

لگاتے ہیں مجھ معصوم پر۔۔۔۔!!!

روحی بونٹ سے اترتے ہوئے گاڑی کی فرنٹ سیٹ کی طرف بڑھتے

ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے

روحی کی بات پر باسیل قہقہہ لگاتے ہوئے خود بھی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ

بیٹھ جاتا ہے۔۔

گھر چلیں اب اس سے پہلے امی میرے امی ہونے کا لحاظ نا کرے اور میری

اولاد کے سامنے میں مار کھا رہی ہوں۔۔"

روحی اپنی سیٹ بیلٹ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔۔

نا تم مار کھانے والی حرکتیں کیا کرو تو کوئی کچھ نہیں بولے گا تمہیں۔۔!!

باسیل گاڑی چلاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

جب شوہر آپ جیسا ہو قسم سے دنیا میں کسی اور دشمن کی کوئی کمی نہیں

ہے۔۔

روحی اپنے لب بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔۔

ہمم اور مجھ جیسا پیار کرنے والا رومینٹک انسان بھی ایک ہی ہو تمہاری دنیا میں

تو تمہیں واقع میں کسی اور کی کمی نہیں یہ بھی تو بولو۔۔۔۔!!!"

گاڑی حویلی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

ہنہنہنہ۔۔۔اپنے منہ میاں مٹھو۔۔۔بڑبڑاتے ہوئے کہتے ہوئے شیشہ سے باہر

کی طرف منہ کرلیتی ہے۔

باسیل پرسکون والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے حویلی کے راستے پر

گاڑی لیے چل پڑتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

دیریک کہاں ہیں۔۔؟؟ اپنے کمرے سے نکلے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے

حال میں صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر لیپ ٹاپ رکھے ہوئے ادینہ سے بلند آ

میں اردو میں ہی پوچھتی ہے۔۔

پچھلے دو سالوں سے اسمیل کی موت کے بعد سے ادینہ اور اس کی ماں دیر

کے ساتھ ہی رہتی ہیں

دیریک نے انہیں خود اپنے ساتھ مینشن میں رہنے کے لیے بلایا تھا جب

کی کہانی کا ہر چیپٹر اس کے سامنے کھل کر پیش ہوچکا تھا کون سہی کون غلط

اسے پتا چل چکا تھا تو ادینہ اور اس کی ماں کو اکیلا چھوڑنا اسے بہتر نہیں لگ

اب وہ بھی حور اور دیریک کی فیملی کا حصہ بن چکے تھے صرف فیملی کا ہی نہ

بزنس کا بھی

ادینہ دیریک کے ساتھ اس کی کمپنی میں سی ای او کی پوسٹ پر کام کرتی

اور اس کی ماں دیریک کے دوسری کمپنی میں وہ جو ڈائیگو کی تھیں اس

مالک کے طور پر ابھی وہ کام کرتی تھیں۔

ڈائیگو اور اس کے ماں باپ کی طرف ملی جائیداد میں سے دیریک اس کے

کیے تیسرا حصہ ادینہ کے اور دو حصے حور کے اور اپنی ننھی شہزادی کے نام

چکا تھا۔۔

اسے ان پیسے سے محبت ویسے بھی نہیں تھی وہ اس کا صحیح استعمال کرنا چ

تھا حور اور ادینہ کے نام کرکے وہ سب پیسہ اور جائیداد ان دونوں کے س

کئی اپنی محنت سے اب وہ اپنی والی کمپنی میں

جو لوگوں کی مدد کے لیے اس نے دن رات محنت کرکے حلال کمائی سے

تھی اس کا اب وہ ایک ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ بنارہا ہوتا ہے وہ بھی ان لو

کی مدد سے جو جرمنی جانے سے پہلے اس نے ہائیر کرنے کو بولے تھے اپنا

اور پہچان وہ ان دو سالوں میں خود بنا چکا تھا اپنا ایکٹنگ کرئیر کو چھوڑ کر۔۔

دیریک گیم روم میں ہے اپنی بیٹی کے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔

ادینہ حور کو دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے۔

سارا دن کھیلتے ہی رہتے ہیں اس کی نیند کے دشمن

اپنی نہیں جیسے کیسی کی ادھار پر لے کر آئیں ہیں سکون تو لینے دیتے ہیں

رات میں پھر وہ مجھے نہیں لینے دیتی ہے۔

حور غصے میں کہتی ہوئی گیمنگ روم کی طرف بڑھتی ہے جہاں ایک بچوں

باتھ ٹب جیسے پلاسٹک کے ٹب میں

بیٹھا ہوا دیریک چھوٹی چھوٹی سی پلاسٹک کی بالز سے بھرے ہوئے ٹب میں

گود میں اپنی بیٹی ہیزل کو لیے اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہوتا ہے۔۔

دیریک اپنی بیٹی کا نام خود رکھتا ہے اپنے آنکھوں کے رنگ پر کیونکہ اس

آنکھوں کا سکون جو ہے اس کی بیٹی اور

دل کا سکون اس کی بیوی ہے۔۔

دیریک۔۔؟؟؟ حور کمرے میں داخل ہوتا ہی کمر پر ہاتھ رکھے زور سے غص

آواز میں کہتی ہے۔۔

آپ کے آفس جانے کا ٹائم ہے میٹنگ پر نہیں جانا اور خدا کو مانیں اس ا

کو سونے بھی دیا کریں آپ کی ہی ہے آپ کے پاس ہی ہے یہ۔۔۔!!!

حور گہری سانس لیتے ہوئے غصے میں کہتی ہے کل رات سونے سے

دیریک نے امپورٹینٹ میٹنگ پر جانا ہے یہ کہہ کہہ کر حور کی نیند اور د

دونوں برباد کیے ہوئے تھے اب جب جانے کے وقت ہوا ہے دیریک کو ک

فکر ہی نہیں تھی۔

میری ہے تب ہی تو میرا دل نہیں کرتا ہے اسے خود سے دور کرنے کا می

جان میرا بچہ

دیریک کہتے ہی ہیزل کے گال پر کس کرتا ہے۔

آپ کی جان آپ کا بچہ یہی ہے اب اٹھیں اور جا کر تیار ہوئیں اور اس

سلانے دیں مجھے یہ رات کو بھی نہیں سوتی ہے پھر نا بگاڑیں اس کی عادتیں

میری بھی "

حور تھوڑا غصیلی لہجے میں کہتی ہے۔

میری جان دو منٹ یہاں روکو میں تمہاری ماں کو ٹھنڈا کر کے آتا ہوں ورنہ

ہم دونوں پر ہی آگ کی طرح برستی رہے گی۔۔

ہیزل کا منہ دوسری طرف موڑتے ہوئے کہتا ہے اور کہتے ہی اٹھ کھڑا

ہے بلیک کلر کے کھلے سے ٹراؤزر شرٹ پہنے

ہوئے دیریک حور کی طرف بڑھتا ہے ہے جو غصے میں اس

کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

پتا ہے نا غصہ حرام ہے پھر اتنا غصہ کیوں کرتی ہو۔۔۔؟؟

آپ مجھے غصّہ دلاتے ہیں مجھے خود بخود غصہ نہیں آتا ہے۔دیریک کو طرف آتا دیکھ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جھوٹی سارا الزام مجھ پر لگا دو تم اب۔۔!!

اچھا سنو۔۔؟؟؟

حور کو کمر سے پکڑے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتا ہے

بولیں۔۔!!بڑی بڑی آنکھیں کیے بولتی ہے۔

ہنی مون پر چلیں۔۔؟؟؟ مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

جی نہیں کام پر جائیں۔۔دانت بھینچتے ہوئے بولی

دیکھو کام تو ہوتا رہتا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں ہنی مون کی شدید ضرورت

ہمیں جانا چاہیے میں ٹکٹ بک کرواتا ہوں۔حور کے کندھے پر انگلیاں پھیر

ہوئے کہتا ہے۔

اللہ اللہ۔۔کتنے کام چور ہو گئے ہیں آپ کام نا کرنے کا بہانہ ملنا چاہیے آپ

بس۔۔اپنے کندھے سے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

یار میں تھک گیا کام کر کرکے اب مجھے آرام کرنا۔

دوسرا ہاتھ بھی حور کی کمر پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی جی آپ بولیں تو شاہی بستر سجا نا دے دوں آپ کو تاکہ آپ سکون

آرام کرسکیں۔۔

دیریک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں لگا دو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس بستر تم بھی میرے ساتھ ہونی چا

پھر مزہ آئے گا۔۔

حور کے ہونٹوں کو فوکس میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

لاحولہ ولاقوتہ۔۔ہوگئی بکواس آپ جائیں کام پر۔۔

سینے پر ہاتھ رکھے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بکواس نہیں ہے میرا پیار ہے جس کی تم ناقدری کررہی ہو ظالم عورت

تو دل خوش کر دیا کروں ہمیشہ کام

کام کرواتی رہتی وہ مجھ سے بیوی کے روپ میں گنڈی

ملی ہے مجھے دھمکی کے بغیر تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا ہے یہاں ہنہنہنہ

پیپل۔۔۔۔!!!"

دیریک منہ بنائے کہتے ہوئے گیم روم سے نکل کر سیدھا اپنے کمرے میں

ہے وہ جاتا ہی اور حور بھی ہیزل کو

لیے روم سے باہر نکل کر حال میں ادینہ کے پاس سامنے والے صوفے پ

بیٹھتی ہے حور ہیزل کو لیے بیٹھی ہی تھی کہ اتنے میں دروازے سے اندر ت

داخل ہوتا ہے جو ہاتھ میں شاپنگ بیگ لیے اندر داخل ہورہا ہے اور ہیزل

دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھتا ہے شاپنگ بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے تامیر

سے ہیزل کو لے لیتا ہے اور اس کے ساتھ اور اسے پیار کرنا شروع کرتا

تامیر بھی اب فیملی میمبر کی طرح ہوگیا ہے یہاں اب کے لیے سب

ساتھ نارمل سا

اس میں کیا ہے۔۔؟؟حور اور ادینہ تجسّس سے پوچھتی ہیں۔

اس میں گفٹ ہے۔تامیر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اسی لڑکی کے لیے۔۔؟؟ ادینہ پوچھتی ہے۔

یس۔۔!!تامیر کہتا ہے۔

گفٹوں سے ماننا ہوتا تو وہ کب کی مان چکی ہوتی پر اسے گفٹ لے کر نہیں

ہے سمجھ نہیں آتا تم کو۔۔

ادینہ اپنے دانت بھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

مجھے پتا ہے وہ نہیں ماننے والی اس سے پر میں کوشش تو

پوری کروں گا ایک نا ایک دن تو مان جائے گی وہ۔

تامیر ہیزل کو واپس حور کو دیتے ہوئے کہتا ہے اور اتنے میں دیریک تیار ہو

سرمئی کلر کے تھیری پیس سوٹ پہنے

ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اپنی کلائی میں گھڑی باندھ رہا ہوتا

اسے آتا دیکھ کر ادینہ بھی لیپ ٹاپ بند کیے کھڑی ہو جاتی ہے جانے

لیے اور تامیر ہیزل کو حور کو واپس دیے ٹیبل سے بیگ اٹھائے دروازے

طرف بڑھتا ہے دیریک حال تک پہنچتا ہے اس سے پہلے ادینہ اور تامیر

چلے جاتے ہیں۔۔

میں جلدی آتا ہوں میری بیٹی کو تنگ مت کرنا تم گندی بچی۔۔"دیریک

ہوئے حور کے پاس آتا اس کے اور ہیزل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے

ہے۔

جی جی میں ہیرو گندی ہوں آپ اور آپ کی بیٹی ہی تو سب سے اچھے

۔۔دیریک کے پیٹ پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے حور کی بات مسکرا

ہوئے حور کے گال کھینچتے ہوئے دیریک مینشن سے باہر نکل جاتا ہے۔۔

ادینہ اپنی گاڑی میں سوار ہو کر اور دیریک اور تامیر ایک گاڑی میں سوار

کر میٹنگ کے لیے ریسٹورنٹ کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔۔

آدھا سفر گزر چکا تھا تامیر کو خاموش دیکھ کر دیریک سے مزید صبر نا ہوا

سے کچھ پوچھنے کے لئے اس لیے وہ پوچھ بیٹھتا ہے۔

کب تک کوشش کرتے رہنا ہے۔۔؟؟ تامیر کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہو

دیریک پوچھتا ہے۔

جب تک وہ مان نہیں جاتی۔۔پرسکون انداز میں جواب ملتا ہے۔

وہ نہیں مانے گی۔۔دیریک کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑتا ہے۔

جانتا ہوں میں پر پوری کوشش کروں گا شیزا کو منانے کی۔۔تامیر گہری سا

لیتے ہوئے کہتا ہے۔

دو سال سے کوشش کررہے ہو ایک پیر لندن میں اور دوسرا جرمنی میں

تمہارا اب تو سمجھ جاؤ کہ اس نے نہیں ماننا ہے۔۔

دیریک کو اب اس کی ضد پر غصہ آرہا تھا۔۔

جانتا ہوں میں سب جانتا ہوں پر پیچھے نہیں ہٹ پارہا ہوں وہ مانے گی یقین

مجھے۔۔۔

تامیر اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

لگے رہو پھر۔۔۔،!! دیریک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

وینا ایک چھوٹا سا پر بے حد خوبصورت سا شہر جہاں رات کا وقت ہوچکا تھ

ایک چھوٹے سے پر خوبصورت سے شہر کی ایک چھوٹی سی یونیورسٹی میں

وقت بھی اسٹوڈنٹس پڑھ رہے تھے۔۔

اوران اسٹوڈنٹس کو پڑھانے والے پروفیسروں میں سے بھی اتنی ہی لگن

محنت سے اسٹوڈنٹس کے مستقبل کو روشن کرنے کے لیے محنت کررہا تھا۔۔

here's Irak sir?..

لائٹ بلیو کلر کی جینز اور ہاف وائٹ کلر کی بنا بازوؤں کی شرٹ پہنے ہوئے ا

لڑکی ہاتھ میں بکس اور کندھے پر بیگ لٹکائے ہوئے کلاس روم ج

کھڑے ہوئے پیون سے پوچھتی ہے۔

's In his cabin!!..

پیون پر سکون انداز میں بتاتا ہے۔

kay thank you..

خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتے ہوئے اراک کے آفس کی طرف بڑھنے

ہے۔۔

llo professor may I come in??..

آفس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا دیکھ خود کو خود کی دھڑکنوں کو نارمل کیے درواز

پر دستک دیتے ہوئے پوچھتی ہے۔

s come!!..

کرسی پر بیٹھے ہوئے آنکھوں پر نظر کا چشمہ فل بازوؤں والی ہائی نیک

ہوئے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے ہوئے اراک بنا اوپر دیکھے اندر آ

کی اجازت دیتا ہے اور اجازتِ دیتے ہی اپنے سامنے ٹیبل پر پڑے کاغذات

چیک کرنے لگتا ہے وہ سب اسٹوڈنٹس کے اسائنمنٹ ہوتے ہیں جنہیں وہ

3 گھنٹوں سے چیک کررہا تھا بائیو جے پروفیسر جو تھا ہر چیز پرفیکٹ ہونے

عادت تو پیدائشی تھی اراک یورگن میں۔

ow are you sir??..

اراک کے سامنے کھڑی ہو کر پوچھتی ہے اور لگاتار ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتا

کو دباتے رہتی ہے۔۔

ood"!!..

مختصر سا جواب دیتا ہے پر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

e you free sir I want to talk to you about something

ecial.

اپنے نظریں جھکاتے ہوئے دھیرے سے کہتی ہے۔

s tell me..

سر اٹھا کر سرسری سی نظر لڑکی پر ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

mmmm....are you single sir??..

گہری سانس لیتے ہوئے ہمت کر کے پوچھتی ہے۔۔

hat??..

حیرانگی سے پوچھتا ہے۔۔

ean to ask that are you single sir??..

اپنی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں کو نارمل کرتے ہیں دوبارہ پوچھتی ہے۔

ny are you asking me that..

سوال کے بدلے سوال کرتا ہے۔

cause I love you!!..

لڑکی بنا جھجکے بول پڑتی ہے۔

ou Love me??...

پین سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے چشمہ ہے پیچھے چھپی انکھوں کو بڑا

کیے پوچھتا ہے۔

s ...ahhh...but I'm sorry girl I'm also interested in love

th someone..

اراک کہتے ہوئے پین ٹیبل پر رکھے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اٹھتے ہی وہ اپنی کر

پر پیچھے لٹکا ہوُا اپنا کوٹ اٹھا کر پہنتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔

hat...?whoo..??? We didn't saw you with someone you

e laying...

لڑکی اراک کی باتوں پر حیرانگی سے کہتی ہے-۔

on't need to lie I never say lie about my love

n single man but not like that you are thinking About I'm

rry for that!!!...

اراک کوٹ پہنتے ہوئے اپنے آفس سے باہر جانے کے لیے قدم

بڑھاتا ہے کہ لڑکی اسی پل اس کا راستہ روکے اس کے سامنے آکھڑی ہ

ہے۔۔

t sir If u love someone how we never saw her with you

didn't even you smile for the last part 2 year's

u are saying that because you don't like mee nahh???...

مایوس سی شکل بنائے سر اٹھا کر اراک کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

not like that،I really love someone I really do، but I

n't think that's important if you love someone you need

talk to him full day some love stories are very special

here you can't see your love you can't touch it you can't

el her but still you love her...

y story is very rare in the world I love someone but I

n't have to have her....

o I hope you understand!!...

اراک اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی محبت کی داستان چند الفاظ

میں بیان کر جاتا ہے اور کہہ کر اسی پل وہاں سے روکے چلا جاتا ہے۔۔

hhh he's definitely laying no one can let down man like

mmm....

ny he's confusing me like that if he doesn't like me he

ould need to say that...

ndsome arrogant person"!!!...

لڑکی اراک کو جاتا دیکھ مڑ کر پیر پٹختے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی وہ بھی

کے آفس سے نکل جاتی ہے۔۔

اراک گاڑی میں کچھ ہی منٹوں کا سفر طے کیے ایک چھوٹے سے گھر کے

پہنچتا ہے گاڑی گھر کے باہر پارک کرتے اپنا کوٹ اور چشمہ اتارتے ہوئے

میں داخل ہوتا ہے داخل ہوتے ہی اراک بلند آواز میں سلام کرتا ہے۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔کیچن سے صدف بیگم نکلتے ہوئے ہاتھ میں کھانے کی ٹر

پکڑے ہوئے حال میں ڈائننگ ٹیبل کے بجائے

صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے جواب دیتی ہیں۔۔

اتنی دیر کردی میں نے دو بار کھانا گرم کرلیا ہے شام سے

صدف بیگم اراک کو دیکھتے ہوئے شیکایتی انداز میں کہتی ہیں۔۔

منہاج صاحب کی جیل کی خبر کے بعد خود کو ایک گھر میں سیٹل کرنے

بعد ایک جاب حاصل کرنے کے بعد اراک صدف بیگم کو بھی لندن سے ا

پاس لے آتا ہے اور حور کو

بھی ان کا بتا دیتا ہے اس لیے وہ پرسکون ہو کر اپنی زندگی کی رہی ہوتی

اور یہاں صدف بیگم بھی مطمئن ہو کر

اپنی نئی زندگی کا آغاز کر چکی تھیں۔

آج ایکسٹرا کلاسس تھی تو بس۔۔!!اراک کیچن سے اپنے ہاتھ دھو کر حال

آتے ہوئے کہتا ہے۔

میں نے کچھ اور آرڈر کیا تھا وہ آگیا۔؟؟؟ اراک صوفے پر بیٹھتے ہوئے پو

ہے صدف بیگم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہتی ہیں اور کیچن کا رخ کرتی

کیچن میں فریج سے ایک شیشے کی پلیٹ میں 2 پاؤنڈ کا چاکلیٹ کیک

صوفے کی طرف بڑھتی ہے۔

آج تمہاری سالگرہ تو نہیں ہے تو یہ کیک کس کے لیے ہے۔۔؟؟ صدف

ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھتی ہیں۔۔

آج روحی کی بیٹی کی پہلی سالگرہ ہے تو کیک اس کے لیے ہے روح گل

لیے ہے۔۔"

اراک مسکراتے ہوئے کیک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

تم سے بڑا پاگل آدمی میں نے اپنی پوری زندگی میں

نہیں دیکھا تھا اپنی ناکام محبت کی بیٹی کی سالگرہ کا کیک کاٹ رہے ہو آف

ہے تم پر اراک۔

صدف بیگم کو اس کے ساتھ رہتے ہوئے ایک سال سے اوپر ہی ہوا تھا

سے پہلے وہ اسی ارفینج میں رہتی تھیں جہاں سے ڈر گزر ملے تھے اب وہ

حکومت کی جو ہو چکی تھی۔

"گزرے ہیں محبت کے اس مقام سے

اب تو عادت سی ہوگئی اپنی ناکام محبت کو پانے کی خواہش سے "

اراک کہتا ہے اور کیک کو مسکراتے ہوئے کٹ کرتا ہے سب سے

پہلی بائٹ وہ خود کھاتا ہے اور دوسری صدف بیگم کا

اپنے ہاتھوں سے کھلاتا ہے۔۔

شاعر کیوں نہیں بن جاتے ہو ہر بات پر تمہاری شاعری نکل جاتی ہے

صدف بیگم کہتی ہے اور اراک کا قہقہہ بلند آواز میں لگتا ہے ہر وہ قہقہہ ا

نہیں تھا درد بھرا تھا جو وہ ہر بار وہ خود کی ہار پر لگاتا ہے۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

روح گل کی پہلی سالگرہ مبارک ہو۔۔۔!!!

حویلی کے باہر گارڈن میں کھڑے پوری فیملی ایک ساتھ بلند آواز میں کہتی

اور کہتے ہی آسمان میں آتش فشانی شروع ہوئی تھی آتش فشانی دیکھ کر بچ

کی خوشی سے بھری چیخیں عروج پر تھی عالیان اور تاشہ کی خوشی کا کوئی ٹھ

نہیں تھا انہیں دیکھتے ہوئے باقہ سارے گھر والے بھی خوشی سے بھرپور

میں قہقہ لگا رہے تھے۔

پورا گاؤں اکٹھا تھا ہر کوئی کیک کھلا کر روحی باسیل کی خوشی میں حصہ ڈالتا

سالگرہ کی تقریب مکمل ہوتی ہے روحی کچھ عورتوں کے ساتھ باتوں میں

ہوتی ہے اور باسیل بھی گاؤں کے لوگوں کے ساتھ اور روح گل عالیان

تاشہ کے ساتھ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی کھیلنے میں مصروف تھی سب حویلی

آئے لوگ آپس میں باتوں میں مصروف ہوتے ہیں کہ تالیوں کی گونج پر

بچوں کی چیخوں کی آوازوں پر روحی اور کچھ آدمیوں کے ساتھ کھڑے با

کی نظریں سب کی طرف دوڑتی ہیں سب کو دیکھ ہی رہے ہوتے ہیں کہ ر

باسیل دونوں کی نظریں ایک ساتھ اپنے ننھے

پیروں پر بنا کسی کے سہارے کے کھڑی گل پر جاتی ہے

جو عالیان اور تاشہ کے سامنے کھڑے ہوتی ہوئی روحی کی طرف بڑھ رہی ہ

ہے۔

جیسے دیکھتے ہوئے روحی کا منہ خوشی سے کھل جاتا ہے جبکہ باسیل اپنی شہز

کی چلتا دیکھ کر خوشی سے مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھتے ہوئے خود بھی ر

گل کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔

میرا بچہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا ہے۔۔ سلطانہ بیگم کے ساتھ کھڑے فی

صاحب کہتے ہیں صبح سے وہ بھی کچھ دیر پہلے ہی سالگرہ کی تقریب کا حصہ

تھے۔

ماشاءاللہ۔

باسیل گل کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے وہ کہتا ہی اور روحی باسیل

پاس آتی ہے اور گل کو اپنی گود میں لیتے ہوئے اسے پیار کرنے لگتی ہے ا

میں گھر کے باقی سارے افراد بھی ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔

سب کے سب گل کی صدقے اور بلائیں اتار رہے ہوتے ہیں

اپنی پہلی سالگرہ پر اس نے اپنا پہلا قدم جو رکھا تھا۔۔

گل کو ہیرا بیگم کو دیے روحی جھک کر عالیان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

کے چہرے پر کس کرتے ہوئے اسے

پیار کرنے لگتی ہے۔۔

عالیان کو گلے سے لگاتی ہوئے روحی سر اٹھا کر گل کو دیکھتی ہے جو اپنی

کے پاس آنا چاہتی تھی گل کو ہیرا بیگم کی گود سے کہے روحی عالیان کے

کھڑا کرتی ہے

روحی کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ جاتی ہے اس کے

بچیں اتنے بڑے ہوگئے ہیں اسے یقین نہیں ہورہا تھا۔۔

روحی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے باسیل اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے

ہاتھ رکھ کر اسے یقین دلاتا ہے۔۔

باسیل کا ہاتھ سر پر محسوس کرتی روحی اسی پل کھڑی ہو کر باسیل کے سینے

سب کے سامنے لگ جاتی ہے روحی کو گلے لگتا دیکھ باسیل گہری سانس لیتا

اور روحی کی کمر پر ہاتھ رکھتا ہے روحی باسیل کو گلے لگا دیکھ کر عالیان تاش

ہاتھ پکڑے روحی باسیل کی ٹانگ سے لپٹ جاتے ہیں ان دونوں کو دیکھتے ہو

ہیرا بیگم اور سلطانہ بیگم بھی روحی باسیل سے گلے لگ جاتی ہیں فیروز صاح

گل کو لے کر فیروز صاحب بھی اپنے پوری مکمل فیملی کو دیکھتے ہوئے ان س

سے جڑ جاتے ہیں۔۔

تم کچرے سے نہیں اٹھائے گئے ہو میرے ہی بھائی ہو۔

بدر اور آئمہ کو دور کھڑا دیکھ کر باسیل اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا ہے

گل کو زمین سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔

بدر اور آئمہ بھی آہل ں کو لیے ان کی طرف بڑھتے ہیں بدر اور آئمہ ان

پاس پہنچتے ہیں کہ باسیل فیروز صاحب سے گل کو لیے اپنی گود میں اٹھا

ہوئے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔

آنکل یہ جگہ میری ہے پارٹی بدل رہے ہیں آپ۔۔؟

گل کو باسیل کے سینے سے لگا دیکھ کر روحی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے گھور

ہوئے کہتی ہے۔۔

جلتی رہنا بس مجھ سے میرا بھی پروموشن ہوگیا ہے اب گڑیا۔۔۔باسیل کہتا

سب کا قہقہہ ہوا میں بلند آواز میں لگتا ہے سوائے روحی کے روحی کا چہرہ د

ہوئے باسیل اس کے چہرے ہر ہاتھ رکھے روحی کے ماتھے پر سب کے سا

بوسہ دیتا ہے۔۔

میرا بھی ہوگیا ہے اب میرے پاس بھی دو دو بیٹے ہیں۔۔

روحی کہتے ہوئے آئمہ سے اہل کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے آئمہ مسکرا

ہوئے اسی پل اہل کو روحی کو دے دیتی ہے اہل کو اپنی گود میں لیتے ہو

روحی اسی پل اس پر

آپنی ممتا نچھاور کرنے لگتی ہے۔

اہل تھا بھی اتنا ہی کیوٹ اور معصوم سا بچہ اسے دیکھ کر پیار نا آئے تو

ناممکن ہی تھا۔

شوہر کو جلاتی ہو جلالی عورت شرم نہیں آتی تمہیں۔۔؟

باسیل اسے اہل کو کس کرتے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

میرا اور شرم کا ایک ساتھ کوئی کام نہیں ہے انکل۔۔!!

روحی آنکھ ونک کرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہمم یہ تو ہے۔۔م جھے یہ ترقی دینے والی تو تم ہو تم نا ہوتی تو آج میں

یہاں نا ہوتا گڑیا تم سے پہلے اور سب سے ضروری ہے میرے لیے۔۔۔

روحی کے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

ہیں اور کہتے ہی اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیتا ہے۔۔

روحی باسیل کو دیکھتے ہوئے بدر تالیاں بجانا شروع کرتا ہے اور اس کے

پیچھے تاشہ عالیان بھی باقی حویلی میں موجود سب لوگ تالیاں بجانا شروع کر

ہیں۔

شکریہ گڑیا اتنی اچھی خوبصورت اور مکمل زندگی دینے کے لیے ہر چیز

لیے۔۔"

روحی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا کسی کی پرواہ کیے

باسیل انگت لوگوں کے بیچ روحی سے بنا نظر ہٹائے بنا پلک جھپکائے کہتا ہے

حویلی میں موجود پورا گاؤں باسیل کی اس حرکت پر خوشی سے بھرپور لہجے

تالیاں بجانے لگتا ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

اکیلی کیوں کھڑی ہو یہاں۔۔؟؟؟ کمرے کی بالکنی میں کھڑی

حور ہیزل کو سلا کر دیریک کا انتظار کرتے ہوئے اپنی پرانی زندگی کے بار

میں سوچ رہی ہوتی ہے کہ دیریک پیچھے سے آکر حور کے پیٹ کے گرد

بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

آپ کا انتظار کررہی تھی۔حور خود کو پرانی یادوں سے نکال کر اپنے آج

واپس لوٹتے ہوئے کہتے ہوئے مڑتی ہے۔

آئی اللہ سچی۔۔!!!دیریک ہنستے ہوئے کہتا ہے۔۔

جی سچی۔۔۔!!حور کہتے ہی دیریک کے ہونٹوں پر اپنے لب

رکھ دیتی ہے۔۔

نا چھیڑوں ہمیں ہم تھکے ہوئے میری جان۔۔!!" دیریک حور کے گال پر ا

لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرے پاس چھیڑنے کا لائسنس موجود ہے۔۔حور دیریک کی ٹھوڈی پکڑ کر ک

ہے۔۔

آئی لوو یو۔۔!!آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دیریک کہتا ہے۔

آئی لوو یو ٹو۔۔۔!!!"حور بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے ہوئے ک

ہے۔

تم خوش ہو میرے ساتھ۔۔؟؟ حور کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سیریس ہو

پوچھتا ہے۔

یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے۔۔کہتے ہی دیریک کے گلے سے

لگ جاتی ہے۔

پوچھنے والی بات نہیں ہے پر پھر بھی پوچھنے کو دل کیا

شکریہ میری جان میری زندگی میں آنے کے لئے مجھے اتنی اچھی خوشی

نوازتے ہوئے شُکریہ شکریہ۔۔۔!!

y pleasure my love!!!...

حور گلے سے لگی ہوئی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ میں سوچ رہا ہوں ہم اب دوسرے بے بی۔۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔دیریک کی بات سننے سے پہلے ہی حور دیریک سے دور ہو

کمرے میں اندر داخل ہوتی ہے۔۔

حور کی بچی رک جاؤ یہی خبردار جو گئی۔۔!!!

حور کو ہیزل کے پاس بیڈ پر لیٹتے ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔

ہیزل جب سوری ہے تو اس کی نیند خراب نہیں کرتا تھا دیریک اور اسی با

کا فائدہ حور اکثر اٹھاتی رہتی تھی۔۔

حور اٹھو۔۔!!حور کے سرہانے کھڑے ہو کر کہتا ہے۔۔

دیریک تھک گئے ہیں نا آپ بھی سوجائیں۔۔!!!حور بنا آنکھیں کھولے ہیزل

اپنی بازوؤں پر لیٹاتے دیریک کے کچھ کرنے کے سارے راستے بند کر

ہے۔۔

اللہ پوچھیں تمہیں۔۔!!دیریک غصہ میں کہتے ہوئے حور کے پیچھے لیٹ کر

کے پیٹ کے گرد اپنی بازو کا حصار باندھتے ہوئے اسے دھیرے سے ہیزل

دور کرتا حور کو

اپنی بازوؤں پر گرا لیتا ہے۔

یہ کیا ہے۔؟؟ حور حیرانگی سے کہتی ہے۔۔

تمہارا شوہر جم جاتا ہے تم سے 40 کلو ہی لڑکی کو اٹھانا ایک ہاتھ کی بات

ہے۔۔!!

حور کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے ہی اس کے ہونٹوں پر جھک جاتا ہے

جلد ہی اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا

بیڈ پر درمیان میں ہوتا اپنے سینے پر ایک طرف ہیزل کو لیٹائے اور دوسر

پر حور کو لیٹاتے اب وہ اپنے آپ کو پرسکون سی نیند دینے لگتا ہے۔۔

دیریک کی حرکت پر حور بھی مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہو کر دیر

کے سینے پر سر رکھے وہ بھی اپنی آنکھیں بند کیے اپنی ہنسی کو ضبط کرتے ہو

سونے لگتی ہے۔۔

♡_____♡.....♡_____♡

فون کیوں نہیں اٹھارہی ہے یہ۔۔؟؟؟

کہیں بلوک تو نہیں کر دیا ہے مجھے۔۔!!تامیر اپنے اپارٹمنٹ میں صوفے پر

ہوئے لگاتار شیزا کو فون کرتا رہتا ہے پر وہ فون نہیں اٹھاتی ہے۔

شیزا کا فون نا اٹھانا تامیر کو پریشان کر رہا ہوتا تھا۔۔

کیا ہوگیا ہے ٹھیک تو ہے وہ۔۔؟؟؟ تامیر پریشانی سے کہتے ہوئے صوفے

اٹھ کر دروازے کے ساتھ پڑے ٹیبل کے دراز سے گاڑی کی چابی لیے

اپارٹمنٹ سے باہر جانے لگتا ہے کہ اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہی اس

قدم رک جاتے ہیں۔۔

جس شخص کے وہ فون اٹھانے کا منتظر تھا اب وہ اس کے سامنے کھڑی

تھی اپنے ایک بیگ کے ساتھ۔۔

ش۔۔شیزا۔۔۔؟؟؟ تامیر بوکھلاتے ہوئے کہتا ہے۔

شرم ہے تم میں کہ نہیں ایک جج کے کو اتنا تنگ کون کرتا ہے ۔۔

اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

تم یہاں کیسے۔۔؟؟ اپنے سامنے اسے اچانک سے کھڑا دیکھ کر

حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

یہ سب لوٹانے آئی تھی دماغ خراب کر دیا ہے تم نے میرا۔

شیزا اپنا لایا ہوا سوٹ کیس زمین پر پھیکنتے ہوئے کہتی ہے۔

تم ٹھیک ہو فون نہیں اٹھارہی تھی میرا مجھے اس طرح پریشان کرنا ضروری

کیا۔۔؟؟؟ تامیر کی جان میں جان آئی تھی شیزا کو سہی سلامت دیکھتے ہوئے

تم سن بھی رہے ہو میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔ شیزا کہہ ہی رہی ہوتی ہے

تامیر اسے اپنے گلے سے لگا چکا تھا شیزا کی سانسیں وہ روک چکا تھا۔۔

تم ٹھیک ہو پہلے یہ ضروری ہے باقی باتوں پر غور میں بعد کروں گا۔۔!!

آنکھیں بند کیے گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے۔۔

تامیر کی حرکت پر اس کے گلے سے جگہ ہوئی شیزا اپنا غصہ ہوا ہوتے ہو

محسوس کر رہی تھی۔۔

تامیر کیوں کررہے ہو ایسا۔۔؟؟ تامیر کے گلے سے لگے اس کی دھڑکنوں

آوازوں کو سنتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیونکہ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مختصر سا جو

دیتا ہے۔

میں نہیں کرتی پر۔۔۔بنا کسی احساس کے کہتی ہے۔

کرنے لگ جاؤ گی یقین ہے مجھے خود پر۔اٹل لہجے میں کہتا ہے۔

تم زندگی برباد کررہے ہو اپنی۔۔۔خود سے دور کرتے ہوئے کہتی ہے۔

تم سنوار دو شادی کرلو مجھ سے۔۔!!شیزا کے آگے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے

ہے۔۔

ٹھیک ہے کرلیتی ہوں۔۔!!تامیر کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے ۔۔

ہاں۔۔۔؟؟؟ک۔۔۔کیا سچ م۔۔میں۔۔۔۔؟؟؟؟

ہاں سچ میں۔۔۔اب قدرت یہ ہی چاہتی ہے تو بار بار انکار کرنے سے کیا

کرلیتی ہوں تم سے شادی کیا یاد رکھو گے۔۔شیزا کہتے ہی مسکرا دیتی ہے۔۔

شکریہ۔۔۔بیت بہت شکریہ۔۔۔!!!تامیر کہتے ہی شیزا کے ماتھے پر بوسہ د

ہوئے اسے دوبارہ اپنے گلے سے لگا لیتا ہے۔۔

شیزا بھی اس کی خوشی دیکھتے ہوئے اس کی کمر پر اپنے

ہاتھ رکھ دیتے ہے۔۔۔"

♡_____♡.....♡_____♡

بچے سو گئے۔۔؟؟ سب مہمانوں کو بھیج کر باسیل اپنے کمرے میں واپس آ

صوفے پر بیٹھے ہوئے روحی کو آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

جی جی سب سو گئے ہیں۔۔۔!!روحی باسیل کی آواز پر فوراً اس کی طرف م

ہوتی ہے۔۔

تم کیوں جاگ رہی ہو۔۔؟؟ روحی کے پاسس بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

آپ کا انتظار کر رہی تھی میں۔۔باسیل کی طرف بڑھتی اس

کی بازوؤں کو پکڑے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھ کہتی ہے۔۔

مجھ سے کیا چاہتی ہو گڑیا۔۔؟؟ دیکھو آج میں تھ۔۔۔۔

باسیل بولتا ہی ہے کہ روحی اس کے سینے پر تھپڑ مارتی ہے۔سب کو بائے

کرنا ہے اس لیے انتظار کررہی تھی میں۔

باسیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اووو۔۔ہمیں بائے بھی کرنا ہے میں بھول گیا تھا۔۔

روحی کی ناک کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

آپ عمر کے اس مرحلے میں ہیں جہاں باتوں کو بھولنا کوئی بات نہیں ہے

سکتی ہوں میں۔۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے۔۔

پوری کہانی ختم ہوگئی ہے لیکن تم نے مجھے عمر نے طعنے دینے بند

کیے۔۔۔باسیل۔گندا سا منہ بنائے کہتا ہے۔

میں کیا کروں مجھے اچھا لگتا ہے۔روحی باسیل کے گال پر کس کرتے ہوئے ک

ہے۔۔

اچھا چلو اب سب کو شکریہ کرتے ہیں بہت بکواسس کرلی ہے ہم نے۔!!ر

کی طرف اپنا رخ موڑتے ہوئے کہتا ہے۔

یس۔۔!!!ایک ساتھ کرتے ہیں۔

روحی ہنستے ہوئے کہتی ہے اور دونوں مل کر کہتے ہیں۔

"روحی باسیل کے سفر کے ساتھیوں ہمیں شروع سے آخر تک

پڑھنے والوں کا دل سے شکریہ "

امید ہے ہماری داستان کو آپ نے بھی ہماری طرح جیا ہو گا

اور کوئی غلطی ہوئی ہو تو دل سے معذرت آپ سب سے

آپ سب کا بہت بہت شکریہ ہماری کہانی میں جڑنے کے لیے

زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگئی تب تک کے

خدا حافظ روح باسیل کی طرف سے ان کے سب ریڈرز کو۔"

روحی باسیل کہتے ہی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بالکنی میں جا کر لائٹوں

آسمان میں ستاروں کے درمیان میں موجود چاند کو دیکھتے ہوئے باسیل روحی

اپنی باہوں میں قید کرتا اس کی پشت اپنے سینے سے لگائے اپنی کہانی کا اخ

کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد